ذی فہم و ذکی ذہین و لائق

فسانۂ لطافت بار

جلد دوم

سیرِ کہسار

کہ ہندوستان کے فخر و افتخار مشہورِ روزگار

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی

کی بحر مواج طبع کا ایک لہرا ہے

تو کانِ جواہر سخن ہے لاریب

ہے نام رتن ناتھ بھی موزوں تیرا

[illegible] م السہیم و فقید المثل میں سب لایا ہے مالک مطبع مصنف

[illegible] جادو طرازی اور معجزہ پردازی کا خاتمہ کر دیا ہے فصاحت [illegible] کام ہے تو سحر

غلام ہے نثر نثرہ نثار ہے تو شعر شعری شعار

بار سوم ۱۹۱۷ء میں

باہتمام منوہر لال بھارگو بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوا

... یورپ کے فاتح تھے - جدھر تیغ اسلام
... مگر اب بالکل سناٹا پڑا ہوا ہے کابل
ایران ... تباہ -
... سلطان ... دن تباہی کے جہاز ہیں ہین
... ہیں اور منجدھار ہے ۵

... شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز
... کہ باز بینیم آن یار آشنا را

... توران اور آریا ورت اور کابل و ایران سے تو
... کوئی تعلق ہی نہین یہان کے مسلمانونکو اب تو
ہندوستان سے اور یہین ہماری نال گڑی ہے
... کہ ابھی تک ہم لوگ پرانے خیالات صرف کے
... پڑے ہوے ہین کہ سچی ترقی ہمارے ملک سے
دور ہے -
... کا ہمین بہت کم شوق اور ٹپر ظاہر ہے کہ ع -
... باید تا پختہ شود خامے - اب توکل امور کی ترقی کا
... ہی پر ہے تجارت ہر قسم کی ترقی کی ذریعۂ خاص ہے
... ملک کی دولت و ثروت روز بہ ترقی پاتی ہے
... رونق اور آسودگی اور فارغ البالی کا ذریعہ یہ
ہے - یہ تجارت کی برکت کا اثر تھا کہ گو فرانس ...
... بڑی شکست پائی مگر فرانس نے تھوڑ ...
وہ دولت پیدا کر لی کہ اسوقت چاہے تو ...
چھوڑ دے - تاریخ شاہد ہے کہ ہر ملک کی دولت ...
ترقی کا دارمدار ہمیشہ اور ہر زمانے مین تجارت ...
اور زیادہ تر تجارت ہی کے سبب سے زمانہ ...
روزگار تھے - اور تجارت کا دارمدار سیر و سیاحت ...

اور سفر پر ہے - جس سے ہم ہندیون کی طبیعت نفور ہے کیون کہ
ہماری کاہلی اور سستی اور پست ہمتی نے ہمکو کسی مصرف کا نرکھا
ورنہ غور تو کیجیے کہ نینی تال لکھنؤ سے قدم بھر کے فاصلے پر ہے
شام کو سوار ہوے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر داخل -
پھر دن رہے نینی تال کی جھیل کی سیر کرنے لگے یا این ہمہ قربت
اس سستی اور ادبار کو دیکھیے کہ کب سے نینی تال جانیکا قصد
کر رہے ہین اور ابتک لکھنؤ ہی کے گلی کوچون کی ٹھوکرین کھا رہے
ہین - پہلے تو کچھ دن بالکل کان مین تیل ہی ڈال کے بیٹھے
تھے - نینی تال کے سفر کا عزم فسخ ہی کر دیا تھا کہین کدھر کا خوف
تھا کہ نالش نہ فوجداری مین ٹھونک دے - کبھی مجذوبہ کے
پھیر مین پڑے - مگر ابکی گرمی مین ٹھان لی کہ چاہے جو ہو ضرور
نینی تال جائینگے ۵

ابکی بہار مین تو مجھے پار اتار دے
کشتی مری دو آبۂ امید و بیم سے

گو قصد تو مدت دراز سے تھا مگر معشوقون کی صحبت اور
خصوصاً قمرن اور نازو کے پیار اور محبت نے انکو لکھنؤ سے
نکلنے نہ دیا - سچ ہے ۵

پھر نہ نکلون مین چمن سے جو صبا تیری طرح
غنچۂ گل ہون کبھی دیکھ کے خندان مجھکو

قمرن کے ساتھ باغ جانا اور وہان مع یاران موافق و دوستان
صادق شراب ناب کا دور اور لطف و سرور کا حظ اٹھانا ان کے
نزدیک یہی نینی تال تھا - مگر بشیر الدولہ کی کارستانی اور قمرن کی
چند روزہ جدائی اور درد فراق اور ہجر نے انکو مجبور کیا کہ ابکی اس
معشوقۂ شیرین ادا کو لیکر پہاڑ پر چلے جائین صحبت مے نے
... اور بھی پست ہمت کر دیا تھا - گو نواب نامدار بشیر ...

شراب مردار کے عاشق زار اور دام دختِ رز کے گرفتار تھے لیکن ؎

گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے
زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین

قمرن نے جب گلے مین گورے گورے ہاتھ ڈالکر اصرار کیا تو نواب صاحب آبِ حیات سمجھکر اڑا گئے ؎

نمازی کو شراب اُس نے پلائی جا کے مسجد مین
کلیسا مین گیا تو بُت کو دے ٹیکا برہمن پہ

اور نازو کی طرّاری اور جادو بیانی اور کبھی تبسم پر تبسم اور غضب پر غضب ڈھاتی تھی ؎

جھڑتے ہین پھول منھ سے اس گل کی بات بات مین
غنچہ نثار تیری رنگینی [illegible]

ان دونون کی ادائے شیرین و سخن دلربا نے نواب صاحب کا قافلۂ زہد کو دن دہاڑے لوٹ لیا۔ الغرض انکو بیٹھے بٹھائے نینی تال کا لطف گھر ہی پر حاصل ہوا کرتا تھا ؎

عالم وجد ترے مستون کو | [illegible] کرتا ہے

گو نواب صاحب تو تہ دل سے عاشق تھے اور دم نا خریدہ غلام بلکہ غلام کے غلام بنے رہتے تھے مگر قمرن بے اعتنائی کرتی رہتی تھی اور کیون نہو معشوق پرفسون اگر ایسی نہو تو [illegible] یہ جسقدر خاطر کرتے تھے اسیقدر وہ کھنچی رہتی تھی ؎

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظرین کب کسی کی [illegible]

ضعیفہ البتہ انکو پٹی پڑھاتی رہتی تھی کہ دیکھو بیٹیا بنا بنایا کھیل کہین بگاڑ نہ دینا جو اچھی چال چلو گی تو تمام عمر چین کرنا ہے ایسا نہو کہ چکما کھا جاؤ۔ ذری بہت سنبھلی ہوئی ۔۔ وہ بات کرو کہ نواب کے دل مین تمہاری جگہ ہو جائے۔ مروت خالی خولی حسن ہی پر نہ گھمنڈ کرنا۔ جو تم نے کبھی کوئی ا... کسی نے دکھا دی تو تمکو اسطرح نکال باہر کرینگے جیسے دودھ [illegible] مکھی۔ پہاڑ پر تمکو بڑا موقع ملیگا کہ نواب کے دل مین جگہ [illegible] اس ضعیفہ کی دعا یہ تھی کہ ؎

یارب آغازِ محبت کا بخیر انجام ہو
شیشے مین اترے پری پختہ جنون خام ہو

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی جو بیمار کے سبب سے پیچھے [illegible] نواب صاحب مع رفقا اپنے دوست چھٹن صاحب کے باغ مین جو وہان سے قریب تھا چلے گئے کہ اب تو گھر سے رخصت ہو کر آ گئے ہین اب واپس کیا جائین رات اسی باغ مین بسر کرین دن پھر رہین شام کو سوار ہو جائین۔ باغ مین پہونچے تو قمرن نے نواب چھٹن صاحب کو آڑے ہاتھون لیا۔

قمرن۔ عجب بے مروت کنجوس آدمی ہو۔ تمہارے باغ مین آئین اور پھیکے کے پھیکے رہین۔

چھٹن۔ آپ بے سامان گمان آئی ہین۔ باغ کچھ میرا گھر تو ہے نہین کہ یہان کل سامان موجود ہو مگر ہان اتنا ہو سکتا ہے کہ گھڑی دو گھڑی مین حاضر ہو جائے۔

قمرن۔ لا حول ہم تو آج بے شراب نہ رہینگے۔

چھٹن۔ ابھی اسی دم۔ یہ کون بات ہے۔

نواب۔ تمہارے حکم کی دیر ہو جانی۔ شراب بھی کوئی [illegible] ہے۔

آغا۔ چھٹن صاحب بھئی بی قمرن جان کا حکم بجا لاؤ۔

چھٹن۔ سر آنکھون سے بھائی جان۔

قمرن۔ مگر گزک کیا ہوگی۔

چھٹن۔ جنے اتنی ہی دیر مین سب سامان لیس کر دیا ہے۔

ع - شراب تلخ میخواہم کہ مرد افگن بود زورش ۔ یہ نہین کہ پی اور لوٹ گئے -

ایسے کمظرف نہین ہین کہ بہکتے جائین

نازو - ارے یہ کلیجی اور کباب کیون نہین کھاتا -
مہراج - اتنی خاطر تمھاری کردی کہ جھوٹی شراب پی لی اب زیادہ دق کروگی تو مین پریشان ہو جاؤنگا -
نازو - اچھا ہماری خاطر جو منظور ہے تو کباب کھاؤ -
مہراج - اب خاطر ہوچکی - واہ اچھی خاطر ع - خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم -
آغا - تو پھر انکی خاطر کیجیے -
مہراج - بھئی شعر خوانی ہو واللہ -

جوش جنون ہے موسم گل کا ہے زور شور
سودائی کھینچے جاتے ہین فصاد کیطرف

آغا - جی ہان -

آتش یہ وہ زمین ہے کہ جسین شفیق من
سودا ہوا ہے میر سے اُستاد کی طرف

نواب - بھئی چندا کلیجر کوئی برجستہ شعر ہو -
مسخرہ - حضور مین تو شکستہ بحر عرض کرونگا -

گردون سے ... ہین یہی منشی مہراج بلی
منھ سوے ... تو نگین نازو پریزاد کیطرف

سچ کہیے گا یہ شعر ناموزون کیا ہے قربان جاؤن حضور موزون تو شعر سب کہا کرتے ہین ناموزون کہنا کارے دارد - ہم آن زبردست شعرا مین ہین جو شعر کے ... زمیلے کر دیتے ہین ا... اسکو کیا کرے -
منشی مہراج بلی صاحب ... ہم ایسا کہدا ...

شعر مین موزون ہو ہی نہین سکتا -

مشہور زمانے مین جو مہراج بلی ہے	پیتا ہے یہ تیل اور غذا اسکی کھلی ہے

مہراج - اب ہم بھی بے نقط لکھنے لگینگے -
آغا - ضرور کہیے - بہت چل نکلا ہے -
مہراج - بُرا نہ مانیے گا پھر جی اتنا کہدیا ہے اپنے داؤن روئیے گا نہین -

ز اصل و نسل کلنجر وجہ پرسی	خدا خر زادہ ہا کرسی بہ کرسی

اس شعر کے سنتے ہی سب کے سب پھڑک اٹھے اور چوطرفہ مہراج بلی کی تعریفین ہونے لگین - قلم توڑ دیے اُستاد - کیا خوب شعر کہا ہے - یہ شعر آپکے حصے کا ہے - بڑی دیر تک تعریف کا دونگڑا برسا اور نواب صاحب نے پیٹھ ٹھونکی چھٹن صاحب نے ڈنٹرل دیے -
مسخرہ - بڑی کڑی کہ گئے -
نواب - انصاف شرط ہے - واقعی خوب سوجھی -
آغا - سنار کی سو لہار کی ایک -
چھٹن - اور کسقدر برجستہ سوجھی ہے -
مہراج - (بہت اکڑکر) مجھے کیا خاک سوجھی - ار... وہ شیخی سمجھانے والی اور ہی شے ہے -

صوفی از پرتو می راز نہانی دانست
گوہر ہر کس ازین لعل توانی دانست

ہین ع اسوقت جو کھونگا ... ہو نگا - اور ... کوئی مسخرہ کیا جواب دیگا - اول ... ع -

نامرد کیا کریگا وہ ... کا ... اپنا

آغا - کیون نہو - واہ ... بڑی ٹھونٹ ...
... ہین - چڑھ ...

مہراج - مین مسخرے پن کی روٹیان توکھاتا نہین ہون شاعری نہ میرا پیشہ ہو نہ میرے باپ کا ؎

سو پشت سے ہو پیشۂ آبا سپہ گری
کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے
آزادہ رو ہون اور مرا مسلک ہی صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہین مجھے

اسوقت کیا پردے کی بو بونکے بیٹھے ہین - بجھی بجلی بنے ہوئے سر میدان ہی تو آج امتحاں بیٹھے ہین - وہ بھگایا -

بادۂ گلگون کے شیشے کا ہون سائل ساقیا
ساتھ کیفیت کے اُڑتا مجھکو گوُرا چاہیے

ہمارا جام خالی نہ رہے - دور چلا جائے - اسوقت وحشت کے پینگ بڑھے ہوئے ہین -

نالِ مفلس تجھے سمجھا ہو جنون نے شاید
وحشتِ دل سر بازار لیے پھرتی ہو

نواب - کیا کیا شعر پڑھے واللہ - یہ تو چھپے رستم نکلے -
آغا - انکے جوہر تو آج کھلے واللہ -
چھٹن - صحبتین اٹھائی ہین بھائی صاحب - اور پھر برسات بھی خوب بھیگی ہو اور باغ بھی ہو اور یاران ہمدم بیچ بھی ہین اس سے بڑھکر بہار اور کیا ہوگی ؎

نشہ کے پینگ خوب بڑھینگے بہار مین
بوتل بغل مین ہوگی تو ہم سبزہ زار مین

مہراج - جی ہان لوٹتے ہونگے - ہوش رہا تو رندون مین سبکی ہوگی - ہوش تو رہنے نچاہیین - حواس کیسے کیسے ہین کسکی خرد ادھر کہان کے ہوش ع -

واللہ ہوشیار وہی ہو جو مست ہی

نازو - نواب جھولا ڈلواؤ -
قمرن - اے باجی رات کو جھولا کیسا کوئی گر پڑے ہاتھ ٹوٹے پاؤن ٹوٹے - لینے کے دینے پڑین - تمکو بیٹھے بیٹھے کیا سوجھی ہو کہ واہ -
نازو - جو نواب کو ہماری محبت ہوگی تو جھولا جھلوا[illegible] نہین تو ہم آج سے نہ بولینگے -
قمرن - تمھین تو جیسے دھن سی لگی ہو جیسے -
نازو - ہمارا مردہ دیکھے جو جھولا نہ ڈلوائے -
نواب - کچھ خیر ہو نازو جان - بھلا جھولا جھولنے کا یہ کون وقت ہی - کل دن کو البتہ سب کچھ ہو سکتا ہو جھولا ابھی پڑ جائیگا -
نازو - نواب کے کان پکڑکر - نہین ابھی ابھی [illegible] ڈالو - ابھی اسی دم - مین ایک نہ مانونگی -
نواب - مہراج جی - یار انکو سمجھاؤ اب یہ بے کیف [illegible]
نازو - (مہراج جی کو زور سے دھول لگاکر) [illegible] ایسی کی تیسی - یہ کُٹنا کیا سمجھائیگا ہمین - جھولا ڈال [illegible]
مہراج - نازو جان تم تو اب بہکنے لگین پیاری -
نازو - جھولا ابھی ابھی پڑے - بس کہدیا ہو سمجھا [illegible]
مہراج - خدا خیر کرے - بھلا رات کے وقت اور جھولا [illegible]
نازو - ہان ہان جھولا جھولا - کیون کیا اجارہ ہو [illegible]
آغا - اچھا ہم جھولا ڈلوائے دیتے ہین - تم ہماری سے برف ڈال کر ایک سوڈا تو پی لو -
نازو - مین ابھی اسکی جان ایک کرونگی ہان -
قمرن - باجی تم ہو کہان -
مہری - اے بیوی ذرا منہ دھو ڈالو - اوئی کتنی [illegible]

نشہ کو ضبط کرکے سو رہا۔ تمام شب کے جگے ہوئے تو تھے ہی سوئے تو گھوڑے بیچ کر۔ اُٹھے تو کوئی بارہ بجے تھے۔ سب حوالی موالی جمع ہوئے۔ دیکھتے ہین کہ نازو اور قمرن اور ایک چھری کا پتا نہیں معلوم ہوا کہ نازو کی طبیعت ازبس پریشان اور بے کیف ہو گئی اور قمرن اور چھری کو لیکر گاڑی پر سوار ہو کے گھر چلدین نواب صاحب نے آدمی دوڑایا کہ جا کر خبر لاؤ۔ اُسنے آکے عرض کیا خداوند فضل الٰہی ہے نازو جان اچھی ہین۔ شام کو دونون آئینگی۔ منشی مہراج بلی گھر سے جا کے اپنا سب اسباب اور ایک خدمتگار اور باورچی کو لے آئے نواب اور چھٹن صاحب اور اُنکے رفقا نے باغ ہی مین کھانا کھایا۔

دن بھر کا قیام اور بادۂ گلفام

ضعیفہ تو شب کو سوچتی تھی کہ قمرن اور نازو ریل پر جا رہی ہونگی اب شاہجہانپور پہونچی ہونگی اب ہردوئی پہونچی ہونگی۔ اور یہ خبر نہ تھی کہ وہ تھوڑی ہی دور پر باغ مین دندنا رہی ہین تڑکے جب آنکھ کھلی تو گھر مین باتین ہونے لگین کہ اب قمرن بریلی سے نینی تال روانہ ہوئی ہونگی۔ تو دس بجے کے وقت سوچی کہ اب پہاڑ پر پہونچ گئی ہونگی جب دس ساڑھے دس بجے کے وقت گاڑی دروازے پر رُکی اور نازو اور قمرن اُتریں تو اُنکو بڑا تعجب ہوا کہ ایں! یہ یہان کہان! تم تو سوار ہو گئی تھین۔

قمرن۔ کل مہراج بلی چھینک کے سبب سے نہین گئے۔

ض۔ ہان چھینکی کو ہندو لوگ برا سمجھتے ہین۔

نازو۔ اب آج آٹھ بجے رات کو جائینگے۔

ض۔ اور ہم لوگ گھڑیان گنتے تھے کہ اب ہردوئی تک پہونچی ہونگی اور اب شاہجہانپور مین داخل ہوئی ہونگی۔ ہم تو

سمجھے تھے کہ تم پہاڑ پر پہونچ گئیں۔
نازو۔ ہاں اب تلک تو وہاں پر آئے بھی ہو گئے ہوتے مگر
مہراج بلی نے کہا ہمارے گھر میں منع کرتی ہیں۔
ض۔ رات کہاں رہیں۔ نواب کے یہاں۔
نازو۔ نہیں امی جان ایک باغ میں رہے۔ مہراج تھے
اور سب تھے۔ اسی وقت ہم چلے آئے۔
ض۔ کبھی جب ڈرکی تو میں نے کہا یا اللہ کون ہے پہلے کبھی کہ
شاید نواب کے یہاں سے کوئی یہ کہنے آیا ہو کہ نازو اور قمرن
سوار ہو گئیں۔ دیکھتی ہوں تو تم ہو۔
مہری۔ وہاں تو سب کو سوتے ہی چھوڑ آئے ہیں
ض۔ کسی سے کہہ آئی ہو کہ کہاں جاتی ہو۔
مہری۔ جی ہاں سب سے کہہ آئے ہیں حضور ایسی بات ہے
بھلا بے کہے ہوئے کیونکر آسکتے تھے۔ اچھی طرح سے وہاں
سب آدمیوں کو سکھا دیا سمجھا دیا کہ شام کو ہم سب آجائینگے
گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ اور ابھی تو اللہ جھوٹ نہ بلائے
وہاں سب سوتے رہے ہونگے سویرا ہوتے ہوتے تو سوتے ہیں
ض۔ اور رات بھر کیا کیا کیے۔
نازو۔ گانا ہوتا تھا۔ کئی طائفے تھے۔
راوی۔ نازو نے عمداً اور قصداً رات کی دھما چوکڑی کا حال
نہیں ظاہر کیا۔ اور گانے کا بہانہ کر کے بات ٹال دی۔ اتنے
میں نواب صاحب کا آدمی خیر صلاح دریافت کرنے آیا۔ مہری نے
باہر نکلکر کہہ دیا کہ فضل الٰہی ہے شام کو آئینگے۔
نازو اور قمرن نے کبھی ریل گاڑی کاہیکو دیکھی تھی۔
گو باہر نکلتی تھیں مگر جانے بوجھے محلوں کے سوا اور کہیں
جانے کا اتفاق نہیں ہوتا تھا۔ محلے کی دو ایک بوڑھی کٹنیٹ

عورتوں نے ڈرانا شروع کیا [illegible]
دوا۔ سیر زمان۔ شاہی [illegible]
بیٹا تم ریل گاڑی پر [illegible] سوار ہونا [illegible]
سنتے ہیں کہ ریل گاڑی ٹوٹ گئی۔ اور [illegible]
دبا دب کے یہاں [illegible] گئے [illegible]
پھوٹا۔ ایک [illegible]
ضعیفہ۔ نا [illegible] گاڑی [illegible]
ہے جس کسو کو یہاں پہاڑی [illegible]
رہیں تو ہمکو [illegible] اللہ [illegible]
رحمانی۔ دوسری [illegible]
وہاں سے آ [illegible]
بھلا ہی سا [illegible]
ضعیفہ۔ [illegible]
رحمانی۔ [illegible]
توڑا کے [illegible]
نازو۔ کیا ریل [illegible]
رحمانی۔ [illegible]
وہی کہتا [illegible]
دوا۔ ہمار [illegible]
خاصی اچھی [illegible]
منزل [illegible]
ض۔ تو [illegible]
دوا۔ منزل [illegible]
کہتے ہیں [illegible]
گاڑی [illegible]

حُسن – تو پھر یہ بن جادو کے زور سے چلتی ہوگی –

رحمانی – جبھی تو کلکتے سے لکھنؤ کچی دو گھڑی میں پہونچ جاتی ہے –

نازو – ادی – دو گھڑی! کچی دو گھڑی میں کلکتے سے یہاں آتی ہے – تو کیا پر لگا کے اڑتی آتی ہے –

قمرن – پر لگا کے بھی تو باجی جان کچی دو گھڑی میں نہیں پہونچ سکتی – کروروں ہزاروں کوس ہے –

دوا – بٹیا یہ فرنگی جو نہ کریں سو تھوڑا ہے –

نازو – تو امی جان آدمی سے اسپر بیٹھا کیونکر جاتا ہے – جو کہیں ذری اگا تیز دوڑا یا کمانی دار ہوا تو پیٹ کا پانی تک ہل جاتا ہے –

قمرن – ریل کیا اڑن کھٹولا ہے سچ مچ کا –

رحمانی – یہی ہے – اڑن کھٹولے ہیں اور ایسین فرق کیا ہے – کھانا بمبئی میں کھاؤ ہاتھ کلکتے میں جاکے دھوؤ – مگر جان جوکھوں جو لگی ہوئی ہے –

دوا – سولی کی دھار ہے – جیسے تلوار کی باڑھ –

قمرن – ہمارا تو کلیجہ سننے سے دہلا جاتا ہے –

نازو – اونھ جو ہونا ہوگا سو تو یون بھی ہوگا اور وون بھی ہوگا – [illegible] ہی باری ہوگا –

رحمانی – [illegible] ایسی باتیں منھ سے نہ نکالا کرو – کیا جانے کون گھڑی [illegible] ہوتی ہے –

حُسن – [illegible] نے کہا ہوگا – اسکی زبان تو کاٹنے کے قابل ہے – سو دفعہ [illegible] کی – یہ ایک نہیں مانتی –

قمرن – [illegible] لاکھوں آدمی روز ریل پہ آتے ہی جاتے ہیں – مگر کبھی نہیں سنا کہ ریل میں کوئی مرگیا –

جس کسی کی آئی ہوگی اسکو کوئی روک نہیں سکتا ہے –

حُسن – بہن تو اب ڈر گئی جب تلک نواب سے دو دو باتیں نہ کر لونگی بین نچانے دونگی – میری تو کل کائنات تمھین دونون ہو – اللہ تمھین سلامت رکھے –

دوا – تمھاری آنکھوں کی روشنی اور گھٹنوں کی طاقت اور دل کی مضبوطی انھین کے دم سے ہے اور دونون بچاریان تم پہ جان فدا کرتی ہین –

حُسن – بہن کسی طرح جی جائین بس –

دوا – خدا انکو عمر دے – بوڑھی ہون – ہماری طرح سے انکا بھی سر ہلنے لگے –

نازو – اے واہ کیا اچھی دعا دی ہے –

قمرن – ہے ہے ہمارا اور باجی کا سر ہلنے لگے تو کیسی بری معلوم ہون (سر ہلا کر اور قہقہہ لگا کر) واہ – کیا بھلی معلوم ہوتی ہین –

نازو – آج ہم نواب کے سامنے سر ہلا ہلا کے باتین کرینگے دیکھین کیا کہتے ہین –

دوا – باگھڑی گھڑی انکا نام نہ زبان پہ لایا کرو – جو کوئی غیر سن لے تو مفت مفت میں بدنام کرے – انسان کرے سب کچھ مگر ساتھ لیاقت کے – ع –

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

نازو – تو ہمارا تو دل صاف ہے دادی –

حُسن – کہنے کو جسکا جو جی چاہے سو کہے کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے –

دوا – نازو تو نادان اور بچہ ہین – پر تم کو کیا ہوگیا ہے – سر پہ بال سفید کیے ہین – دل صاف ہو چاہے

گھوڑا ہو دنیا والے تو نہیں جانتے - اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے - یہ کیا فرض ہے کہ جو نیکی بدی کرے خواہی نخواہی ڈھنڈورا ہی پیٹیے -

رحمانی - ہان ہان چنو کی جورو - ددا جی سچ کہتی ہین اور جو کہین خدا نا خواستہ قمرن کے میان کو خبر ہو جائے تو کیسی ہو -

قمرن - ہمین کیا اس نگوڑے نکھٹو کا کچھ ڈر پڑا ہے اس موئے کلمُہے کی صورت حرام ہے -

نازو - اب اس ذکر کو جانے دو بہن -

اتنے مین منی دائی آئی - جوان عورت - کوئی ستائیس برس کا سن - اور بڑی چنچل اور شوخ - کلکتے تک کا دھاوا مارے ہوئے - ریل کے سفر مین مشاق -

ص - منی یہ کہان بھول پڑین آج -

منی - اے بیچی کئی دن سے دیکھنے کو ترستی تھی - مگر ایک راجہ آئے ہوئے ہین اُنکے گھر مین لڑکی ہوئی تھی وہان سے چھٹی نہین ملتی تھی -

نازو - ملے دس بارہ روپیے ؟

منی - اے ہان بہن کوئی سات نقد ملے اور ایک جوڑا اور کھانا دونون وقت وہین کھاتی ہون -

ص - تم تو کلکتے تک ہو آئی ہو منی - بھلا کیون بی منی ریل گاڑی مین کوئی جو کھون تو نہین ہے -

منی - جی نہین - ریل گاڑی سے بڑھکر کوئی سواری نہین ہے - اس زور سے جاتی ہے کہ جیسے آندھی آگئی - بالکل آندھی روگ - اور لطف یہ کہ پانی کا کٹورا بھر کے رکھدو مجال کیا جو چھلکنے پائے -

نازو - بوا رحمانی کہتے ہین کہ اسمین گھوڑے جوتے جاتے ہین اور ددا جی کہتی ہین کہ گنگا کے زور سے چلتی ہے -

منی - اے یہ سب باتین ہین - سنا کرو بس - انجن لگا ہوتا ہے اُسپر پانی اور ہوا کے زور سے گاڑیان آپ ہی آپ چلتی ہین گھوڑے چاہے سو ہزار جوت دو - وہ زور کہان سے لائینگے اور نہ دانہ نہ گھانس نہ کوچوان نہ موئے سئیس نہ گھسیارا -

رحمانی - تو کیا جادو کے زور سے چلتی ہیگی -

ددا - جب گھوڑا ٹٹو کیا معنی موا گدھا تک نہین جوتا جاتا تو پھر جادو نہین تو اور کیا ہے -

رحمانی - نظر بندی بھی نہین کہہ سکتی - اگر ڈٹھ بندی ہوتی تو دو کوس چار کوس انتہا پانچ کوس - اس سے زیادہ اور ڈٹھ بندی بھی نہین ہو سکتی -

منی - نہ جادو کا زور ہے اور نہ نظر بندی - ہوا اور پانی کے زور سے انجن چلتا ہے اور گاڑیان اسمین لگا دیجاتی ہین اور لوہے کی پٹریان بنی ہوئی ہین اُنپر سے لڑھکتی ہوئی جاتی ہے -

ص - تو مطلب یہ ہے کہ جوکھم تو نہین ہے کچھ ؟

منی - اے نہین بیچی - کھچا کھچ آدمی بھرے ہوتے ہین گاڑیون مین تل رکھنے کی جگہ نہین ملتی اور گاڑی گھنٹے گھنٹے بھر اسٹیشن پر کھڑی ہو جاتی ہے اور پانی پیتی ہے اور جہان کوئی اور ریل آنے کو ہوتی ہے تو یہ ٹھہر جاتی ہے وہ نکل جاتی ہے یا وہ ٹھہر جاتی ہے یہ نکل جاتی ہے -

ص - پانی پینا کیا معنی منی -

منی - جو کی جو کی پانی بھرا جاتا ہے - پانی ہی کے زور سے تو ریل چلتی ہے - جو پانی اور آگ نہ ہو تو یہ اپنی ساری

گاڑیون کو کون کھینچے - تانتا بندھا ہوتا ہی یہان سے وہان تک مار کے گاڑی ہی گاڑی اور جہان چوکی پر پہونچی اور سپاہیون نے غل مچانا شروع کیا - انجلین - انجلین - یا اٹاوہ - اٹاوہ جو کوئی چوکی ہوئی - اور جہان کے اُترنے والے مسافر ہوے وہان اُتر گئے -

رحمانی - اور جو کوئی کی آنکھ لگ گئی ؟

منی - ہان بندہ بشر ہی - ایسا بھی ہوتا ہی - مگر بہت کم لاکھون مین کہین ایک یا دو - مسافر ایسا کون بیدھا ہی کہ سو رہیگا - یون نیند تو مثل ہی کہ سولی پر بھی آتی ہی مگر کوئی اکا دُکا ہی راہ مین سو رہتا ہوگا - سوتون کو جگا بھی تو دیتے ہین - اور چاہے کیسی گرمی ہو ریل چلی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین آنے لگین - ہان گرمی کے دنون مین لوٗن البتہ بدن کو جھلسا دیتی ہی -

نازو - جب ریل رات کو ادھر سے جاتی ہی تو گھڑ گھڑ کی آواز سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے مکان مین سے جا رہی ہی اور ہوتی ہی خدا جھوٹ نہ بلائے یہان سے دو کوس پر - تو اس حساب سے جو سوار ہوتے ہین انکو مارے گڑگڑاہٹ کے کاہیکو نیند آتی ہوگی -

منی - نہین بہن - فرّے فرّے لوگ سوتے چلے جاتے ہین -

رحمانی - تم کتنی دفعہ چڑھی ہو -

منی - مین ایک دفعہ تو کانپور گئی تھی - جب ہماری بیگم صاحب کربلا جاتی تھین تو ہمکو بھی کلنپو تک لیگئی تھین اور ایک دفعہ اجودھیا گئی تھی - ڈپٹی صاحب کے گھر مین جب لڑکا پیدا ہونے والا تھا اور ایک باری کلکتے گئی تھی - اور چند [illegible] آئی تھی ہم کو تو کبھی کوئی

تکلیف ہوئی نہ بے چینی - جگہ جگہ پان کے گلوریان ملین مٹھائی ملی - نہاری کے وقت بکری کے گرما گرم کباب اور روٹی - گرمیون مین برف بھی ملتی تھی - فالودہ - اور چوکی چوکی میلا لگا ہوتا ہی - ملک ملک کا آدمی دیکھنے مین آتا ہی اگر آدمی نہ بھی سفر کرے اور دو گھڑی اسٹیشن پر جا کر سیر کرے تو جی بہل جاے -

نازو - آہان ہم تو سوار ہو وین ہینگے - آج تم چلکے دیکھ لو - جسمین تمھاری تسکین تو ہو جاے -

قمرن - ہان امی جان سچ کہتی ہین باجی - کسو کے ساتھ جاکے دیکھ لو -

منی - ہم لے چلینگے - ہمارے ساتھ چلو -

رحمانی - ہم ایک بات بتائین - ہماری بہن کے مکان کے بالکل نیچے سے ریل جاتی ہی - وہین چل کے بیٹھو اور دیکھو دن بھر تو فاکرتی ہوئی آتی ہی اور جاتی ہی - کوئی پانچ دفعہ سے کم تو نہ آتی جاتی ہوگی - دو بجے چلو یہان سے -

منی - یہ اور بھی سہل ترکیب ہی - بس انھین کے گھر سے چلکے دیکھ لو - اپنے گھر مین فرّے سے بیٹھے ہوے ہین اور ریل سامنے سے جاتی ہی - اپنے آپ سیر دیکھ رہے ہین کسی کا اجارہ نہین -

فض - تو پھر اچھا دو بجے چلو -

رحمانی - ہان گھر ہی اپنا - کچھ سرا سے تھوڑا ہی ہی -

فض - ہمارے وقت مین نہ موئی ریل تھی نہ سیٹی - گاڑیون پر - بہلون پر منزل منزل جاتے تھے - شام سے سراؤن پہونچ گئے - روٹیان پکا رہی ہین آنہ دو آنے مترانی کو دیے چلو چھٹی ہوئی جب سے یہ نگوڑی ریل نکلی

بھٹیارے تو الگ مرمٹے - اور گاڑی کے چودھریوں کا الگ روزگار گیا -

ددا - ہان بہن پھر یہ تو وقت وقت کی بات ہے اب وہ برکت کہان جو پہلے تھی - اب تو دن پر دن مہنگی ہوتی جاتی ہے - پانی کھاری ہوتا جاتا ہے - کھانے مین وہ مزہ نہین - بیماری ہے کہ الگ موئی مارے ڈالتی ہے - تب نہ کوئی ہسپتال تھا نہ یہ موئے ڈاکٹر اور سب کھاتے پیتے ہنستے بولتے تندرست رہتے تھے - اب آئے دن ہیضہ - کال - بیبا - سو کہا - ناج مہنگا - گھی روپیے کا سوا سیر - ترکاری کو آگ لگی ہوئی ہے ایک ایک سرکار مین ہزارون آدمیون کی پرورش ہوتی تھی - اب دینے کے نام کوئی کنواڑا دیکھے بھی نہین سوتا - وہ برکت گئی اُسی زمانے کے ساتھ - ہماری ہی برادری کے لوگون نے سونے کی دیوارین کھڑی کر لین - اب وہ آدمی اور وہ برکت کہان پایئے - خلیل خان فاختہ اُڑا گئے - بو آگے کے دن پاچھے گئے -

ددا - اب چوریان کتنی ہونے لگین - اور تیسرے محلے محلے تھانے اور چوکیان ہین - تب ایک مرزا سیتا بیگ اور شہر بھر کا انتظام ہوتا جاتا تھا - اب تو وہ اندھیر ہے کہ کوئی کسی کو پوچھتا ہی نہین -

رحمانی - ابھی پارسال ہمارے پڑوس کے ٹھاکرون کے گھر چوری ہوئی اور ساٹھ ستر ہزار کا مال نکل گیا - اور چور پکڑے نہ گئے - شاہی کا زمانہ ہوتا تو ایک ایک چور کو درختون مین بندھوا کر بارے کوڑون کے کھال اُدھیڑ کے پھینک دیتے - دیکھئے کیونکر نہین بولتا ہے مگر اب تو پوچھتے ہین کوئی گواہ ہے - چوری کرتے کس نے دیکھا - گواہ لاؤ - اب بتاؤ گواہ کہان سے لائین - چور چوری کرنے آئیگا کہ محلے والون کو گواہی بدنے - اب جس بیچارے کے یہان چور پکڑا جاے وہ گواہ کہان سے لائے کہ انھون نے چوری کرتے دیکھا تھا اور چوری کی چوری ہوا اور مہینونکی وڑ دھوپ الگ - آج نخاس جا کے گدڑی بازار دیکھو - کل تھانے پر جاؤ - پرسون چوکی پر جاؤ - بندھے بندھے پھرو -

ددا - اور پھر ملنا ملانا ایک نہین - کاش کے اس دوڑ دھوپ کے بعد کچھ وصول ہی ہوتا - وہ بھی سناٹا - رویٹ کے چور کی جان کو چپکے ہو رہے اور جو چور صاحب پکڑے گئے اور انھون نے کہدیا کہ انکی بہن سے رسم تھا - بیٹی سے ملاقات تھی تو عزت کی عزت گئی اور مال کا مال -

رحمانی - کہدیا نا بہن کہ اب برکت نہین رہی اور برکت کہان سے ہو گرمی مین تپے - جاڑے مین جاڑا ہو - برسات مین مینہ برسے تو برکت ہو اب تو گرمیون مین رات کو رضائی کا جاڑا ہوتا ہے - سردی کے دنون مین مینہ برستا ہے - ساون بھادون مین خاک اُڑتی ہے - پھر برکت کہان سے ہو فصل پر تو کوئی چیز ہوتی ہی نہین -

ض - بھلا آگے بھی کبھی سنتے تھے کہ چیچک کی بیماری مین سیکڑون بچے مر گئے جیسے اب مرتے جاتے ہین کہ بچون کی لاشون سے قبرستان آباد ہو گئے -

ددا - اور یہ ٹیکا لگانے والے گانون گانون اور گلی در گلی مارے مارے پھرتے ہین - جتنا ہی جتنا بند و بست کرتے ہین اتنا ہی اُلٹا ہوتا جاتا ہے - ایک مالن ہندو مسلمان سب کے گھر محلے بھر کے بچون کو اچھا کر دیتی تھی نہ کوئی ٹیکا لگانے والا تھا نہ کوئی ٹیکا - کیا جانے کیا سبب ہو گیا ہے

منی - کیا جانے ہمنے تو آنکھ کھولتے انگریزی ہی عملداری دیکھی -
نازو - ہان ہمنے تو ارکت برکت کچھ نہین دیکھی -
قمرن - یہ تب اناج سستا کاہے سے بکتا تھا -
ددا - لوگون کی نیک نیتی سے -
قمرن - تو نیت سے کیا اناج زیادہ یا کم ہوجایا کرتا ہو - بھلا ہماری نیت آج اچھی ہو کنوئین کا پانی میٹھا تو ہوجاے -
حسن - تم اِن باتون کو نہین سمجھوگی -
نازو - یہ سب واہیات باتین ہین امی جان -
رحمانی - تم لڑکیان کیا جانو -
نازو - تم تو کہتی تھین کہ ریل گاڑی مین ٹٹو جوتے جاتے ہین (ہنسکر) کیون قمرن -
قمرن - جب آدمی کا سر ہلنے لگتا ہو تو پھر اُسکے حواس ٹھکانے نہین رہتے -
منی - اے ہان یہ ریل مین گھوڑے کہان جُتتے تھے یہ تمنے دیکھا کہان - اسیطرح یہ سب باتین بھی جھوٹی ہونگی -
ددا - جب ہمارے برابر ہوگی اور کچھ دنیا دیکھوگی تو معلوم ہوجائیگا -
رحمانی - ہم لوگون نے جانے کیا کیا دیکھا کس کس بادشاہ کا زمانہ دیکھا کون کون وقت دیکھے - اب وہ وقت ہی نہ وہ بادشا
منی - کیا کسو اور خدا کی خدائی تھی - اے ہان وہ کون بات کون تھی - موے چھکڑے پر لدکر جانا اچھا تھا - کہ کانپور تک چار دن مین پہونچے اور رین رین کرکے چلے - نو دن چلے اڑھائی کوس -
قمرن - اور بیماری کیا اُس زمانے مین نہ تھی -
نازو - نہوتی تو ہمارے دادا لکڑدادا کیون مرتے -
قمرن - یہ تو ہان دو چار بوڑھی بوڑھی بیٹھ جاتی ہین ایسی
ایسی باتین کرتی ہین کہ ہم لوگون کو ہنسی آنے لگتی ہو -
نازو - اب جو چیز ہو وہ بُری ہو اِنکے نزدیک -
قمرن - اور اِنکی جوانی کی کل چیزین اچھی تھین -
منی - اناج بھی زیادہ ہوتا تھا اور چوری بھی نہین ہوتی تھی اور ترکاریان بھی سستی تھین -
نازو - سب ہی کچھ تھا -

ددا اچھی اور رحمانی اور قمرن کی ماں یہ تقریرین سنکر باہم یون گفتگو کرنے لگین -

رحمانی - آنکھ کھولتے تو یہ زمانہ دیکھا -
ددا - اے ہان بہن - یہ بچے ہین ابھی اِنکو کیا معلوم کہ شاہی مین کیا کیا ہوتا تھا -
ددا - ایک محل مین اگر چلی جاتی تو عمر بھر کی روٹیان تھین تمام عمر کی روٹیون کا ٹھکانا ہوجاتا -
رحمانی - اور جو کسی رئیس کی نظر پڑجاتی تو سونے کی دوارین کھڑی کرلیتی -
منی - کیا کہیے ہم اُس زمانے مین نہوئے -
نازو - تو تمنے کیون نہ سونے کی دوارین کھڑی کرلین -
قمرن - کہنے دو باجی جان کسی طرح اپنا دل تو خوش کرلیوین -

اُدھر تو یہ بوڑھی عورتین نوابی کی باتون کو یاد کرکے افسوس کرتی تھین اور اُدھر یہ جوان جوان چھوکریان اُنکو ہنسی اور بناتی تھین کہ خواہ مخواہ گپ اُڑاتی ہین -

قاعدہ ہو کہ بوڑھے آدمی سب اپنے شباب کو یاد کرکے عمر گذشتہ اور یاران رفتہ پر افسوس کرتے ہین تو اُسکے ساتھ ہی پچھلے زمانے کی باتون کو بھی یاد کرکے روتے ہین کہ ہاے وہ کیا زمانہ تھا - ہمنے اکثر ثقات کی زبانی سنا ہو کہ

نوابی کے سے وضعدار لوگ اب کہان پائیے - اور بہت
بڑی وضعداری یہ بیان کیجاتی ہو کہ جو دس روپیے ماہواری کے
نوکر تھے وہ ہزار ہا روپیہ مہینا خرچ کرتے تھے - اور پچاس پچاس
مصاحب انکے دسترخوان پر ساتھ کہاتے تھے اور باورچیون کو
تاکید تھی کہ جو شے پکے بے مثل پکے - اور حکم کیا کہ خود پلاؤ
کہائین اور مصاحبون کو سوکھا خشکہ کہلائین - اب کوئی فلسفے
پوچھے کہ دس روپیے ماہواری کے تو نوکر تھے یہ ہزار ہا روپیے
کہان سے خرچتے تھے - ضرور ہو کہ سرکاری رقمین چیرتے
تھے اور ڈنڈناتے تھے - یا شاید نوابی مین کیمیا گر بہت
ہون اور ایک آنچ کی کسی کو کسر نہ رہتی ہو مٹی کی چاندی
ور پیتل کا سونا بناتے ہون - ورنہ دس روپیے ماہواری
مین روٹی تو اچھی طرح چل نہین سکتی - اسقدر فراخ دسترخوان
یعنی چہ - اسی کا نام وہ لوگ برکت رکھتے ہین واقعی کتنا
جامع لفظ ہو - منجملہ اور شکایتون کے ایک یہ بھی شکایت ہو
کہ اب اہلکارون کے مزاج مین مروت نہین ہو - ورنہ نوابی
کے زمانے مین یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی جرم مین
گرفتار ہوا تو کہنے سے فوراً رہا ہو جاتا تھا چور چوری کرتے
گرفتار ہوے اور فوراً لوگ سفارشین لے لیکر پہونچے
کوتوال کو چھوڑ ہی دینے بن پڑتی تھی - ایک صاحب فرمانے
لگے کہ نوابی کے عہد مین اکثر چکلہ دارون اور ناظمون نے
سرکاری روپیہ ہضم کر لیا اور ایک کوڑی تک خزانہ عامرہ
مین نہ جمع کی مگر بال تک بیکا نہ ہوا - وجہ کیا کہ مقربان
سلطانی اور حضور رس اہلکارون سے گٹھ گئے کسی نے
پوچھا بھی نہین کہ - ع - ایک ہی یا ڈیڑھ ہی پاؤ ان ہو +
اب اگر ایک تہ دو سا ہی پیسا بھی کسی تحصیلدار کی طرف
بابت مالگزاری رہجاے تو معاذ اللہ بڑا گھر ہی دیکھین یہ ان
بزرگوار نے بہت فخریہ بیان کیا -

اسی طرح بی رحمانی اور دادا جی اور جمّن کی جورو بھی پچھلی باتین
کو یاد کر کرکے آٹھ آٹھ آنسو روتی تھین کہ ہاے اب وہ زمانہ
نہین ہو کہ گاڑیون پر سفر کرتے تھے اور منزل منزل جاتے
تھے اور سراؤن مین اترتے تھے - اب موئی ریل گاڑی
نکلی ہو - بھٹیارون کی روٹی ہاتھ سے گئی - انکے نزدیک
ریل سے خلق خدا کو آرام کے عوض تکلیف پہونچتی ہو اور
بڑا نتیجہ انکو یہ تھا کہ بھٹیارون اور بھٹیارنون کی روٹیان
ہاتھ سے گئین - گویا ریل سے ملک کی تباہی ہو گئی - وہ دن
یاد کر کرکے یہ روتی ہین جب چھکڑے پر لد کر نو دن پہلے
اڑھائی کوس -

وجہ یہ کہ بوڑھے آدمی پرانی باتون کے ایسے خوگر ہو گئے ہین
کہ انکے عوض نئی باتین دیکھنے سے انھین افسوس ہوتا ہو
اور لطف یہ کہ ریل کی صورت کبھی انھون نے نہین دیکھی مگر ایمان
دینے کو موجود - جمّن کی اماجان ٹیکا لگانے والون سے بھی
سخت ناراض ہین کہ مدت سے گلی ور گلی پھرتے ہین اور بیچاری
بچے چیچک کی بیماری سے مرے جاتے ہین - اب انسے کوئی
پوچھے کہ یہ کیسا قصور ہو ٹیکا لگانے والون کا انہین کیا
قصور ہو جہلا ٹیکا لگانے کے نام سے بھاگتے ہین یہ شکایت
انسے ہو سکتی ہو یا اس عملداری سے جمّن کی جورو تو بیچاری قوم
اور ان پڑھ عورت ہو افسوس تو یہ ہو کہ پڑھے لکھے آدمی بھی
اکثر اسکے خلاف تھے اور گانون والے تو ٹیکے کے نام سے
لرزتے ہین - ہر مقام پر پولیس سے مدد لینی پڑتی ہو -
الغرض دو بجے بی رحمانی انکے یہان آئین اور جمّن

اور نازو اور اُنکی ماں کو لیکر اپنے عزیز کے یہان گئین کہ ریل گاڑی
دکھائین وہان پہونچین تو سنا کہ ریل کے آنے کا ٹھیک وقت ہو
اور یہ سب بڑے شوق سے ریل کے آنے کا انتظار کرنے لگین -
اتنے مین کسی نے کہا کہ وہ ریل آرہی ہو - گھڑگھڑاہٹ کی آواز
تو گھر سے یہ سنتی ہی رہتی تھین جب ریل قریب آئی تو ضیغہ نے
قمرن کو کہ کٹھرے کے پاس بیٹھی تھی ذرا اپنی طرف کھینچا کہ ایسا
نہ ہو گر پڑے - انجن بھک بھک کرتا ہوا آیا اور گاڑیان
گھڑگھڑاتی ہوئی آناً فاناً نکل گئین -

قمرن - اُفوہ - یہ ریل ہو کہ آندھی روگ -

نازو - جادو ضرور ہو امی جان - اے گھوڑا نہ اونٹ اور کیسی
تیر کی طرح زن سے نکل گئی -

قمرن - مینے سچ کہتی تھی کہ بڑی تیز جاتی ہو -

نازو - یہ تمنے قمرن کو اپنی طرف کیون کھینچا تھا -

ض - مجھے ڈر لگتا ہو کہ مبادا اسکا دشمن گر نہ پڑے -

رحمانی - ماں کی ماتا اسی کو کہتے ہین بہن -

قمرن - کیسی چلتی ہوئی گاڑی آگو آگو تھی -

نازو - پیچھے کی گاڑیون مین تو آگ واگ نہین تھی -

ض - کوئی چالیس پچاس آدمی تو ہونگے -

نازو - ایلو اندھیر ہی کر دیا -

رحمانی - چالیس پچاس ! اے کوئی دو سو سے کم تو نہونگے
کھچا کھچ بھری ہوئی تھین -

نازو - صاحب اور میم بھی ایک گاڑی مین تھے -

قمرن - اتنو امی جان تمھاری تسلی ہوئی یا اب بھی نہین ہوئی
یہ اتنے آدمی بیٹھے تھے جو جوکھون ہوتی تو کاہیکو سوار ہوتے
کسو کو اپنی جان بھاری نہین ہوتی -

نازو - اللہ نے چاہا تو ہم بھی اسی پر پرسون تک سوار
ہو جائینگے -

ض - اور مین ادھر سے آن کے دیکھونگی کہ نازو اور قمرن
جا رہی ہین -

رحمانی - مگر دکھائی کہان سے دیگا -

نازو - واہ دکھائی کیون نہ دیگا - جتنے آدمی گاڑیون پر سوار
تھے سب ہمین سوجھے - تم ضرور آنا - ہم ایک رومال اپنے
پاس رکھینگے اور جب ادھر سے آئینگے تو رومال ہلا دینگے
بس تم دیکھ لوگی -

ض - کیا کیا سوجھتی ہین ان لڑکیون کو -

نازو - کیا اچھی سواری ہو کہ نہ مینھ کا ڈر نہ دھوپ مین انسان
جلے نہ گرمی لگے - مزے سے کھاتے پیتے چلا جائے - اور
جو ریل پر ناچ ہوتا جائے تو اور بھی اچھا -

راوی - کیا کیا سوجھنے لگین - بےفکری ہو نا - اب جو رنڈیان
تو بنائی نہین ہین - مہراج بلی اور نواب صاحب کی بدولت
چین ہی چین لکھتا ہو -

رحمانی - ریل پر تو چاہے آدمی کھانا بھی پکا لے -

ض - نہین بہن - اس آندھی روگ مین کھانا بھلا کہان
پک سکتا ہو اور اندھیر مین جو کہین چنگاریان اُڑین اور آگ
لگ جائے تو بڑی مصیبت پڑ جائے -

نازو - کیون - کود نہ پڑے -

ض - اتنی تیز گاڑی مین سے کون کود سکتا ہو بھلا - ہان
جو جان دینی ہو تو کود دے -

نازو - اچھا اُترکو اے -

ض - جب تک کوئی روکے روکے تب تک ستر ہدن کرم

ہو جائین - اور پھر اسکی آگ بجھائے بھی نہ بجھے -

رحمانی - اے اچھی اچھی باتین کرو بہن - اِن باتون سے کیا مطلب نکلتا ہے -

قمرن - چلو آج ریل گاڑی بھی دیکھ لی - گھڑگھڑ کی آواز کتنے دن سے سنتے تھے - اب آنکھون بھی دیکھی -

رحمانی - اُڑن کھٹولا سنا کرتے تھے - وہ بھی ایسا ہی ہوتا ہوگا - واہ کیا کرامات کی بات ہے نہ بیل نہ گھوڑا اور ادھر آئی اُدھر ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہوگئی اِسکے ساتھ گھوڑا لنگڑا کیا برابری کریگا -

نازو - کیون قمرن جو آدمی لوگ اِسکو لے جائین تو کتنے دن مین لیجا سکین -

قمرن - آدمی تو کوئی دو تین لاکھ گھسیٹین تو شاید ہمسے سکے یون تو نہین گھسیٹ سکتے -

نازو - واہ ہم چاہین تو دس منزل کھینچ لیجائین -

راوی - اِسمین کیا فرق ہے حضور چاہین تو بیس منزل کھینچ لیجائین - جب مہراج بلی سے بخیل آدمی کو بیتال کھینچے لیے جاتی ہو تو ریل کی کیا حقیقت ہے -

ریل دیکھکر یہ سب اپنے گھر روانہ ہوئین اور بوڑھی دھڈھو نے گھر پہونچکر پھر پڑھائی شروع کی -

ضعیفہ - سنو بیٹیا - قمرن کیطرف سے مجھے یہ تو تسکین ہے کہ نواب آدمی دل کا چالاک ہے - بے مانگے ہزارون ہی دے نکلیگا

قمرن - امی جان بڑا بول تو نہین بولتی ہون بڑے بول کا سر نیچا مگر اتنا جانتی ہون کہ مسجد کے بوڑھے بوڑھے ملانے بھی ہمین دیکھین تو اذان دینا بھول جائین -

نازو - جبھی تو نواب لٹو ہو رہا ہے -

ض - مگر نازو والا ذرا چست ہے -

نازو - ذرا ! یہ نہین کہتین کہ موا کنجوسون کا بھی باپ ہے تل تل کے روپیہ نکلتا ہے -

قمرن - سویرے سویرے کوئی نام لے تو کھانا تو نہ ملے -

ض - مگر قمرن کے مزاج مین ابھی لڑکپن بہت ہے بچپنا نہین جاتا - اِنکو چونگا کرنے اور روپیہ اینٹھنے کی ترکیبین نہین یاد ہین -

نازو - اے ابھی کیا جانے بچاری -

قمرن - اُنہہ ! جس بھڑوے کا دل آئیگا اپنے آپ گھر بیٹھے دیجائیگا - ہمکو کیا پڑی ہے -

نازو - وہ نہ دیگا تو جائیگا موا کہان -

ض - رہا تیرا والا تیرا وہ نکلا - تل تل کے پیسا نکلتا ہے - مرو رو کے خرچتا ہے -

نازو - ہم ٹھیک بنا دینگے امان -

ض - تم تو بیٹیا اِن گھاتون سے بخوبی واقف ہوگئی ہو - قمرن مین ابھی کسر ہے -

نازو - نکل جائیگی کسر

قمرن - اُنہو جی - ہوگا -

ض - جب پہاڑ پر جاؤگی تو وہان نہ اُنکا کوئی اپنا ہوگا نہ تمھارا تو خواہی نخواہی تم سے زیادہ محبت ہو جائیگی - تم اسطرح پر رہنا کہ جیسے بالکل اُنھین پر مری ہوئی ہو -

نازو - اے ہمکو کیا سکھاتی ہو امان -

قمرن - جو تیرہ آپ کو توالی سکھا لیتا ہے -

نازو - خوب بناؤ چناؤ کرکے چلنا قمرن -

قمرن - باجی جان نگلیان اُٹھین تو سہی پہاڑ بھر مین دھوم مچ جائے -

ض ۔ اللہ تم کو نظر بد سے بچائے بیٹا۔

نازو ۔ امی جان خط بھیجا کرنا۔

قمرن ۔ ہاں ہاں اماں خط ضرور بھیجنا۔

ض ۔ اے بابا ہفتے میں چار دفعہ۔

قمرن ۔ کس سے لکھوا یا کرو گی بھلا۔

ض ۔ نواب کے کسی مصدی (متصدی) سے جس کو وہ حکم دیجائینگے۔

قمرن ۔ ہے ہے تو پھر ہم لوگ اپنے دل کی بات بھلا کیسے لکھ سکینگے اور تم کیسے لکھوا سکوگی۔

ض ۔ ایسا غضب بھی نہ کرنا کہیں۔

نازو ۔ ای ہمکو ضرورت ہی جھوٹ بولنے کی کیا ہوگی وہان نواب کی بدولت مزے مزے سے چین کرینگے ۔ وہ خود ہماری خاطر کرینگے ۔ دلجوئی کرینگے ۔ اور مہراج بلیا مدا کہانتک کنجوسی کریگا ۔ کچھ نہ کچھ شرماشرمی مین دے ہی نکالیگا ۔ کھانا پینا شراب میوے مٹھائی کپڑا سواری سب نواب کے سر ۔ پھر کیا ہمکو دو چار روپیے روز بھی خرچنے کو ندیگا تم خاطر جمع رکھو امی جان ہم لوگ وہان چین کرینگے۔

ض ۔ اللہ تمام عمر چین کرنا نصیب کرے خوش خرم رہو چین کرو اپنے ہنسی خوشی رہو۔

شام کو ضعیفہ نے دونون بیٹیون کو گلے لگایا اور مراسم معمولی کے بعد رخصت کیا اور روتے ہوے کہا امام ضامن کو سونپا ۔ جسطرح پیٹھ دکھائی ہو اسیطرح منھ دکھانا ۔ یہ باتین ہوئین تو مہاراج بلی اپنا آدمی اور اسباب یہین رکھ گئے ہین اور خود اسٹیشن پر ملینگے ۔

اسٹیشن کے لیے بڑا انتظام ہوا تھا ۔ ان دونون پردہ نشین مخدرات نازو اور قمرن کے واسطے دو فنسین تھین اور ایک مغلانی کے لیے ڈولی ۔ یہ سب سامان ساتھ ساتھ تھا ۔ اور داروغہ صاحب بریلی بھیجے گئے تھے کہ وہان چار کا سامان تیار رکھین اور ایک روٹے کو جو پہاڑ پر رہ چکا تھا اور ففکار بھی تھا کاٹھ گودام بھیجدیا تھا کہ پہاڑ سے اترتے ہی کل سامان یہیں رکھے ۔

اسٹیشن پر جانے کے وقت نواب صاحب کا جی بھر بھر آیا کہ تھوڑی تھوڑی پی لین تاکہ ذرا ذرا تو سرور جم جاے ۔ ساتھی تو بادہ خوار تھے ہی کسی نے یہ صلاح ندی کہ اسوقت کیا ضرورت ہے راستے مین ایک آدھ چسکی لگا لینا ۔ بلکہ اسکے برعکس ایک صاحب نے کہا بے سرور کے سفر کرنا فضول ہے دوسرے صاحب نے اسپر بھی حاشیہ چڑھایا اور فرمایا کہ دو مقام پر بے پیے ہوے جانا واقعی فضول ہے ایک تھیٹر کا تماشا دیکھنے ۔ دوسرے ریل کے سفر مین ۔ سبحان اللہ کیا اچھی صلاح دی ہے ۔ دیوانہ راہوئے بس ست اتنی شہ جو پائی تو میان ممن نے فوراً ایک جام نواب صاحب کے روبرو پیش کیا ۔ انھون نے پی کر نواب چھٹن صاحب کی طرف اشارہ کیا ۔ اسی طرح سب ایک ایک جام پی کر سرور مین ہوے ۔

نواب ۔ اسکا لطف تو پہاڑ پر حاصل ہوگا سردی ہونا ۔

چھٹن ۔ میرے دل کی بات کہی ۔ واقعی اس شہر کا لطف وہین ہے ۔ سردی کی تو جان ہے ۔ چاہے جسقدر پیو لطف ہے

ممن ۔ خداوند کل اسوقت پہاڑ پر پیش کرونگا ۔

اختر ۔ انشاء اللہ ۔ اب پہونچے داخل ہین بھائی ۔

نواب ۔ نیت شب بخیر ۔

نواب صاحب سوار ہونے کو تھے کہ اختر نے کہا حضور یہ

ذرا ذرا سی تو کچھ معلوم بھی نہوئی - کچھ تو اور لیجیے کہ ذرا سرور تو ہو - گھونٹ اور لوگون نے بھی اتفاق کیا - ممن نے پھر کھولی اور تھوڑی تھوڑی سب کو پلائی -

قمرن - اے اب بہت نہ پیو جی - ریل کا سفر کرنا ہے -

آغا - تو کیا تھرڈ کلاس تھوڑا ہی جائینگے - ہمکو ریل کے سفر کا کیا خوف ہے - ڈراتی کیا ہو -

اختر - حضور تھوڑی ہی تھوڑی تو پی ہے -

نواب - بھئی سویرے سویرے بریلی مین چلکے پہنچینگے بس تاکہ رات کو بے چینی نہونے پائے -

آغا - ہان اسپر ہمارا بھی صاد ہے - یہ بات جو آپنے کہی یہ صلاح کی بات ہے - بس اب بریلی مین تھم جمے -

مسخرہ - اجی ابھی دیکھتے تو جایئے - کتنی تہین جمتی ہین -

نواب - کون - توہم تو اب بریلی ہی مین شغل کرینگے -

قمرن - اے تم لاکھ پیو ہم بیچ مین پینے بھی دین - اور باجی جان کو تو اب جھوٹے بھی نہ دینگے -

مسخرہ - ہان ہان جو کہین ریل پر جھولا جھولنے کا جی چاہا تو بڑی خرابی ہو جائیگی - وہان جھولا کہان ملیگا -

نازو - (شرماکر) اب کیا روز جھولا ہی جھولینگی -

مسخرہ - ترنگ ہی تو ہے -

قمرن - یہ تمکو ہو کیا گیا تھا باجی - یہ جھولا جھولنے کی کیا سوجھی - رات کا وقت اور اندھیری رات - نشہ تیز - کہنے لگین جھولا جھولینگے -

نواب - بہت چڑھ گئی تھی - میرے کان پکڑے - مہراج بلی کو زور سے دھول جڑی - یہ اپنے آپے مین نہین تھین -

خدمتگار (درمیان) ممن نے عرض کیا کہ حضور اگر یہ باتین یون ہی ہوتی رہین تو ریل چل دیگی اور آج پھر اسی باغ مین جھولا جھولنا پڑیگا - بسم اللہ کرکے سوار ہو جیے - نواب صاحب مع احباب و رفقا سوار ہوے -

ریل کی سواری باد رفتار اور نظارۂ دامن کہسار

ادھر آ ساقی میخانۂ شوق — دے مجھے اب کوئی پیمانۂ ذوق
بادۂ تند پلا دے ساقی — ساغر ہوش ربا دے ساقی
اے مرے ساقی فرخندہ شیم — اسطرف بھی نگہ لطف و کرم
جوش مستی مین کرون ترک وطن — کوہ و صحرا کو بناؤن مسکن
وقف گردش ہون ساغر کیطرح — خاک اڑاتا پھرون صرصر کیطرح
نون مین سب کوہ بیابان کی راہ — شوق کہتا ہے کہ ہان بسم اللہ

منشی مہراج بلی صاحب کی عقل تو گدی مین تھی ہی اور یار لوگ آپ جانیے رنگت باز - ایک ہی مرشد - کسی نے انکو یہ پٹی پڑھادی کہ نینی تال مین اس شدت کی سردی ہوتی ہے کہ چار چار لحاف اوڑھتے ہین اور کلیجا تک ٹھٹھرا جاتا ہے - اتنا سننا تھا کہ بس - دیوانہ را ہوے بس ست - آپ نے لکھنؤ ہی سے سردی کے کپڑے لادلیے - اور سب ساتھی گرمی کی پوشاک پہنے تھے مگر آپ سر سے پاؤن تک لدے ہوے - گویا کرۂ زمہریر مین پہونچنے والے ہین - اور لطف یہ کہ لوگ انکو ہنستے تھے اور یہ اُن سب کو بیوقوف سمجھتے تھے - آپ کی پوشاک قابل دید تھی - اگلے وقت کی وضع - گھیتلا روپہلا ٹاٹ بافی جوتا - کوئی تین روپے کی ہوگی - پانچ روپیے کی تیاری کا گلبدن کا ڈھیلے پائنچون کا پاجامہ - زربفت کی چپکن - دستہ بیش بہا - سر مبارک پر دستار - شملہ - بقدر علم - کمر مین شالی پٹکا اور اس سب اسباب حشمت پر دوشالہ دوسالہ مستزاد - گرمی کے دن

اور دوگدہون کا بوجھ لادے ہوے۔ پسینون کا تڑا لہ چلنے لگا
مارے گرمی کے انتہا سے زیادہ بوکھلاتے ہوے۔ ہوش
حواس ٹھکانے نہین۔ پنکھیا ہاتھ مین۔ اِس ڈھیلم ڈھال
وضع سے جو اسٹیشن پر تشریف لائے تو میلا لگ گیا چوطرفہ سے
لوگون نے گھیر لیا۔ ایک تو یون ہی گرمی تھی۔ اِسپر دومن
بوجھ لدا ہوا اور لوگون نے گھیرنا شروع کیا۔ قریب تھا کہ
کپڑے پھاڑ کے بھاگ جائین۔ اور ستم پر ستم یہ ہوا کہ بھیڑ
بھڑکے کے سبب سے پنکھیا بھی نہین ہل سکتی تھی۔ اول تو
وہ پنکھیا عورتون اور نازک نازک ہاتھون کے قابل تھی
پنکھیا کیا چونچلا کہیے۔ مگر جو کچھ ہوا آتی بھی تھی اسکا بھی سد
لوگون نے سد باب کر دیا کبھی بوکھلائے ہوے ڈھینگ دم
طرف دوڑ گئے وہان ذرا سستا کے اسٹیشن ماسٹر کے کمرے
کیجانب رخ کیا۔ وہان بھی لوگون نے پیچھا کیا تو باہر چلے گئے
وہان بدمعاشون نے تالیان بجائین تو پھر اسٹیشن مین دھنس
پڑے۔ اور ابھی ریل کے چھوٹنے مین پورے گھنٹے بھر کی کسر
باقی تھی مگر آپ اسٹیشن پر موجود۔ اِس وحشت کے صدقے
جب کوئی دس بارہ منٹ باقی رہے تو نواب صاحب مع
مصاحبین خاص رونق بخش ہوے۔ منشی مہراج بلی کو پہلے
کسی نے نہین پہچانا۔ نواب صاحب وغیرہ کی جانب انکی
پشت تھی۔ مولوی اختر نے متحیر ہو کر کہا۔ ابین! یہ کون جانگلو ہے
بھئی۔ اِس گرمی مین آپ دوشالہ اوڑھکر آئے ہین اور زربفت
کی چپکن۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دارم چرا نپوشم او جیسے
کے یہان تیتر۔ باہر رکھون کہ بھیتر۔ ایک مصاحب نے
کہا پیر و مرشد ہمکو تو یہ کوئی بہروپیا معلوم ہوتا ہے۔ بھلا اِس موسم
مین دوشالہ لادکے کون نکلیگا کہ اتنے مین منشی مہراج بلی
صاحب کی مقطع صورت نظر آئی۔
نواب۔ ارے! یہ تو ہمارا ہی جانگلو نکلا بھئی۔
اختر۔ ابین! ماشاءاللہ۔ واہی واہ ہے۔
مسخرہ۔ سچ کہیے گا خداوند ماما دھوم دھام کی کتنی ہوتی ہے
چھا گئی حضور۔
نواب۔ خوب کہی بھئی۔ اِس کم بخت کو سوجھی کیا۔
مسخرہ۔ حضور آدمی مین حواس ہی حواس تو ہین۔
اختر۔ منشی مہراج بلی صاحب ہین۔ تسلیم عرض ہے حضور۔
مسخرہ۔ مین بھی مجرا عرض کرتا ہون۔ یا وحشت۔
نواب۔ ابے یہ تجکو آج ہوا کیا ہے۔ اِسوقت مارے گرمی کے
بُرا حال ہے۔ یون ہی پسینا بلغارون چھوٹ رہا ہے جی چاہتا ہے
کپڑے اُتار کے پھینکدون اور تم غضب خدا کا زربفت کی چپکن
اور گلبدن کا پائجامہ اور دوشالہ لادکے آئے ہو آخر یہ
تمکو سوجھی کیا۔
مہراج۔ ع۔ اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو۔
چلے ہین نینی تال کے سفر کو اور شربتی کا انگرکھا ڈانٹ کے
کھنگر نہ بجاؤ مارے سردی کے تو سہی۔
نواب۔ ارے تو ظالم ابھی سے نینی تال آگیا۔ کہان
نینی تال کہان لکھنؤ۔
مسخرہ۔ حضور اب ایسے کہیے کہ لندن کا بھی قصد کرین
اور یہین سے گرم کپڑے پہن لین۔ اُلو مر گئے پٹھے چھوڑ گئے
آغا۔ (محمد اطہر) ارے میان ہان یہ کیا حماقت ہے۔
راستے ہی سے جو تم سردی کے کپڑے پہن کے چلے ہو
یہ خبط ہے یا کچھ اور۔
مسخرہ۔ یہ آپ کو آج معلوم ہوا کہ منشی مہراج بلی خبطی ہین

یہ خبطی انکے ولی کھنگر خبطی۔

مہراج۔ بس اب ہمکو غصہ آیا ہی چاہتا ہی۔

نواب۔ ازبراے خدا یہ سامان وحشت تو اتارو۔

مہراج۔ بھئی نینی تال تو سرد مقام ہی۔

نواب۔ تو نامعقول جب نینی تال آ گئے بھی تو۔ یا پیشتر از مرگ واویلا۔

مہراج۔ ہمسے تو لوگون نے یہی کہا کہ وہان سردی ہوتی ہی لوگ ٹھٹھر ٹھٹھر جاتے ہین۔

اختر۔ لاحول ولاقوۃ! لوگون نے آپ سے کہا تھا کہ وہان سردی ہوتی ہی اور آپ نے یہین سے گرم کپڑے پہن لیے لوگون کے کہنے سے آپ لکھنؤ کو نینی تال سمجھ بیٹھے۔

نواب۔ واللہ مجھے اس گرمی مین یہ کپڑے دیکھنے سے الجھن ہوتی ہی۔

مہراج۔ اب تو پہنے سو پہنے۔ میرا پاے استقلال تو نہ لب نہو گا۔ اسمین چاہے جو ہو۔ ع۔ ہمکو خدا پہ چھوڑ دو پھر خدا جو ہو سو ہو۔ ع۔ ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم۔

نواب۔ تو ایسی تباہی آپ پر کیا آئی ہی کوئی مارے ڈالتا ہی گلا ریتتا ہی۔

اختر۔ کپڑے بدل ڈالیے۔

مہراج۔ گرمی کے کپڑے میرے پاس جب ہون بھی۔

نواب۔ نازو ہی تمکو ٹھیک بنائینگی بس۔ ع۔

جوتا لیکر نازو بولی بیاہ ارے کچھ کھیل نہین

اتنے مین نواب نامدار اور منشی مہراج بلی فرسٹ کلاس مین جاکر متمکن ہوے اور دو فنسین درجۂ مذکور کے پاس لگائی گئین اور بی قمرن جان اور نازو چھم چھم کرتی ہوئی اُترین اسٹیشن پر لوگ دیکھنے لگے کہ کسی امیر کے یہان کی سواریان ہین جب فنسین قریب لگائی گئی تھین تو پردہ کر دیا تھا۔ مگر چھما چھم کی صدا اور شور خلخال کو کون روکتا۔

اتفاق سے اُس روز اسٹیشن پر ایک کم عمر میم صاحب تازہ وارد ولایت نژاد بھی اپنے صاحب کے ہمراہ آئی تھین اور وہ بھی اُسی ٹرین پر جاتی تھین۔ میم صاحب نے جو یہ فنسین اور پردہ اور گھٹاٹوپ دیکھا اور چھم چھم کی آواز سُنی تو انکو بڑا اشتیاق ہوا کہ دیکھین اسمین کون پریان جلوہ گر ہین ولایت مین سُن چکی تھین کہ لکھنؤ کی بیگمات بڑے ٹھسے سے رہتی ہین اور سر سے پانون تک زیور اور جواہرات سے لدی ہوتی ہین۔ صاحب سے اُنھون نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا کہ ہم ان پردہ نشین بیگمات ہندوستان سے ملنا چاہتے ہین۔ اِنھون نے فرسٹ کلاس کے قریب آنکر نواب صاحب کو سلام کیا۔ نوابصاحب نے جھک کر خوش خلقی کے ساتھ جواب دیا اور کہا صاحب بہادر ہمنے یہ درجہ پورا لیا ہی۔

صاحب۔ ول ہم اس درجے مین نہین بیٹھنے آئے ہین ہم کو آپ سے فقط اسقدر دریافت کرنا ہی کہ آپنے کہانتک ٹکٹ لیا ہی۔

نواب۔ جی ۔۔۔ ہمنے ۔۔۔ ابھی تک ۔۔۔ ہمنے ٹکٹ

مہراج۔ ہم لوگ نینی تال جاتا ہی۔

صاحب۔ او۔ بریلی مین ٹھہریگا تو نہین۔

مہراج۔ نہین۔ بخط راست جائیگا۔

صاحب۔ اچھا ہم آپ سے کاٹھ گودام مین ملینگے۔

یہ مختصر تقریر کرکے صاحب چلے گئے اور ادھر منشی مہراج بلی

اور نواب صاحب مین تخ ہو گئی - نوابصاحب کے دلمین جو نو تھا ہی - خوف ہوا کہ مبادا قمرن کے شوہر نے نالش کر دی ہو اور یہ صاحب بہادر بھاپ گئے ہون کہ نواب قمرن کو بھگا لیے جاتے ہین - انھون نے تو چاہا تھا کہ صاحب کو یہ نہ بتائین کہ کہان جاتے ہین - کچھ آئین بائین شائین کہدین مگر مہراج بلی کی زبان سے نکل گیا کہ نینی تال جاتے ہین - بڑے پس و پیش مین تھے کہ یا الٰہی اب کیا کرین جا سے ماندن نہ پاے رفتن - بڑے مخمصے مین پڑ گئے - چپکے سے مہراج بلی کے کان مین کہا کہ یار تمنے اسوقت سب بے طور دھروا دیا - اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی - نازو اور قمرن دونون گرفتار ہو جائینگی اور ہمپر تم پر مصیبت پڑ جائیگی صاحب کے تیور بیڈھب پڑتے تھے - کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی - ورنہ اتنا بڑا جلیل القدر انگریز اُسکو کیا پڑی تھی کہ ہمارے پاس آتا اور ہم سے مشورہ کرتا - سو دوست ہین سو دشمن - معلوم ہوتا ہی کسی نے جا کے جڑ دی ہی کہ یہ لوگ نازو اور قمرن کو بھگائے لیے جاتے ہین اور خرابی یہ ہے کہ اور سب لوگ اپنے اپنے درجون مین بیٹھ گئے ورنہ ان دونون کو علیحدہ کسی درجہ مین بٹھا دیتے -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نوابصاحب کے ایک انگریزی خوان دوست مکرجی بابو نظر پڑے - فوراً آواز دیکر بلایا اور یہ سرگذشت اُنسے بیان کی - اُنھون نے کہا آپ گھبرایئے نہین مین اسکا فیصلہ کیے دیتا ہون - صاحب کا پتا لگا کر اُنسے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ میم صاحب نئی نئی ولایت سے آئی ہین انکو ہندوستان کی بیگمون کے لباس اور زیور دیکھنے کا بڑا شوق ہی اسی وجہ سے صاحب نے نوابصاحب سے دریافت کیا تھا کہ آپ کہان جاتے ہین - جب سنا کہ نینی تال جاتے ہین تو سوچے کہ نینی تال ہی مین دکھا دینگے - عجلت کیا ہی - بابوجی نے اِنسے آنکر بیان کیا اور تشفی کی تو جان مین جان آئی -

نازو - اللہ نے بڑی خیر کی نواب - توبہ -

نواب - میرے تو حواس ٹھکانے نہ تھے نازو جان -

نازو - اے وہ بات ہی ایسی تھی - پانون تلے سے مٹی نکل گئی کہ یا اللہ اب کیا ہونا ہی -

قمرن - ہم تو سوچتے تھے کہین اب پھر اُس موے قسائی کے کھونٹے نہ بندھین -

نازو - دشمنون کے کان بہرے - اُف - توبہ -

مہراج - ہین تو سکتے مین ہو گیا تھا کہ چارونکے چارون باندھے جاتے -

نواب - چلو خیر - ع - رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت +

نازو - ایک بات ہو سکتی تھی - ہم کہدیتے کہ ہم اُنسے راضی ہین - اپنے میان سے ہم راضی نہین ہین چلو چھٹی ہوئی -

نواب - معقول! چھوکریون کی سی باتین کرتی ہو - بیاہی عورت بھلا ایسا کہہ سکتی ہی - اِسکے لیے بڑی سزا ہی -

قمرن - اُنھ! پھر اب جو ہونا ہوگا وہ ہوگا -

مہراج - تم اتنا ضرور گاڑھے وقت کہدینا کہ یہ مینوسپل کمشنر ہین - بس -

نازو - لی بھر وحشت کی - تو گڑھیا کی صفائی اور موریون کی دکھائی اور مہتر دن بھر ڈانٹ ڈپٹ کرنا جانے ریل پر بھجے کون جانے کہ کون موندی کاٹا ہی - اور اس جھول جھال کو تو اُتار موا دو دانا - نوابصاحب نے نازو سے اُنکی بڑی شکایت کی

اور اصرار کیا کہ یہ کپڑے اُتر دالو۔ نازو تو خود ہی اس لباس سے
جلی ہوئی تھی آؤ دیکھا نہ تاؤ شملہ اُتار کر پھینکا تو وہ گرا چکن پیہ
ہاتھ بڑھایا تو مہراج بلی نے غل مچایا۔ ہائین! ہائین! یہ میری
بڑی قیمتی لباس ہو کاہے واسطے تم لوگ چھیڑنے مانگتا۔ یُو
بلڈی فول۔ مگر جب دیکھا کہ نازو بہت ہی جھلائی ہوئی ہو
تو کپڑے خود اُتارنے لگے۔ گلبدن کا پائجامہ بھی پھینکا اور
چکن بھی اُتاری اور کمر بند بھی الگ رکھا۔ وہی موچی کے
موچی بنگئے۔ اور نازو نے کھونٹی پر دو ایک جامہ بھی دین
نواب۔ اب ٹھیک ہوے۔ خوب شد۔ سزا تمھاری۔
مہراج۔ بھائی صاحب آپ نے سنا ہی ہوگا۔

دلبران گر دلبری زین سان کنند
زاہدان را رخنہ در ایمان کنند

ہمارا دلبر دلربا دلدار دلنواز یعنی نازو کہ نازو جان من ست
و دین و ایمان من ست ع۔ دل من بردے سیم برے
طرفہ بیدادگرے۔ خدا کی قسم نازو جان ایسا خوش کرونگا کہ
تمام عمر یاد کرو گی کہ ہان کسی شریف اور رئیس سے ملاقات ہوئی تھی
جواہرات ہین تو اون تو سہی۔ سمجھے کیا کوئی ایسا ویسا سمجھی ہو
ہم بہت دل کے چالاک ہین۔ اور ابھی ہماری فیاضی دیکھنا
تم ع۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔
نازو۔ دُر موے جھوٹے۔ وعدہ کیا تھا کہ ادھر تم ریل پر
بیٹھین اور اودھر مالا مال کر دونگا۔ پہلے لوٹ (نوٹ) دینے کا
اقرار کیا تھا۔ کچھ وہ دیئے اور کچھ آج مالا مال کر دیا۔ تیرے
قول و فعل کا اعتبار کیا گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین اور لیا
اتنے مین ریل چلی۔ اسکے دونون درجون مین نوابصاحب
بنفس نفیس اور منشی مہراج بلی اور وہ دونون بتان جادو جمال

اور ایک شوخ و شنگ خوبرو مہری اور ایک ورخادمہ نازک کمر
ریل چلی تو نازو بولی یا اللہ جسطرح ہنسی خوشی جاتے ہین
اُسی طرح ہنسی خوشی واپس آئین۔ نواب صاحب کی بدولت
پہاڑ کی سیر بھی کر لینگے۔ اس فقرے سے منشی مہراج بلی چین بجبین
ہوے۔ اور بگڑ کر کہا کہ ہان قمرن کے آنیکا باعث تو نوابصاحب
ہی ہوے مگر تم ہماری بدولت آئی ہو۔ نازو نے مسکرا کر
بات ٹال دی۔
اب سنیے کہ ریل کئی اسٹیشن تک نکل گئی تو مہراج بلی
ذرا ذرا اونگھنے لگے۔ نواب کے اشارے سے نازو نے ایک
دھول لگائی تو چونک پڑے۔ فرمایا الشکر نوم بر من غالب بود ند
کہ گفتہ اند ع۔ مثل سچ ہو کہ جھونکے نیند کے سولی پہ آتے ہین
تھوڑی دیر کے بعد ریل ایک اسٹیشن پر ٹھہری۔ پوچھا یہ
کون اسٹیشن ہو۔ معلوم ہوا کہ شاہجہانپور ہو۔ پوچھا یہان
کتنے منٹ تک ٹھہرتی ہو۔ کسی دل لگی باز نے کہدیا کہ یہان
تو آدھ گھنٹے تک ٹھہرتی ہو۔ بہت ہی محظوظ ہوے۔ پیاس
بہت لگی ہوئی تھی۔ غل مچانا شروع کیا کہ اونچی والا درجہ
کھولدے ارے ہم لوگ اُترنے مانگتا ہو۔ نوابصاحب نے
للکارا۔ ابے کچھ دیوانہ ہوا ہو۔ فرسٹ کلاس مین کبھی بابا
راج بیٹھے تھے۔ یہ بھی تیسرا درجہ مقرر کیا ہو۔ کھلا ہوا تو
ہو۔ اُترتے کیون نہین۔ بہت جھینپے۔ سخت شرمائے۔
اب دروازہ کھولتے ہین تو کھلتا نہین۔ نواب صاحب نے
پھر چھیڑا۔ واہ رے گنوار۔ دون نہین یون کھول
اُترے تو وہی خیال جما ہوا کہ ریل آدھ گھنٹے تک یہان
ٹھہرتی ہو۔ بڑی بیفکری کے ساتھ ٹہلنے لگے اور دور نکل گئے
کہین اسٹیشن کے پھول دیکھ رہے ہین۔ کہین بیل کی

تعریف کر رہے ہین کہین زنانے درجے کے قریب کھڑے ہوکر گھورنے لگے اتنے مین ایک گھنٹی بجی - یہان خبر ہی نہین دوسری گھنٹی ہوئی - آپ ابھی سَیر گشت ہی کر رہے ہین اور نازو اور نواب صاحب ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین - اور باتین کر رہے ہین کہ منشی مہراج بلی اسٹیشن پر رہگئے - بوکھلا کے دوڑے تو زنانے درجے کیطرف جھک پڑے اور اسٹیشن ماسٹر نے ڈانٹ بتائی - جنانا درجہ ہے تم اِسپر سوار نہین ہونے سکتا - جنانا ہے وہ - ایک عورت نے الگ للکارا - ڈاڑھی جار - کا دار دِلی کے آوا ہے - مہراروون کے درجہ مان کو دسے کا دھیان ہے ہتوارا تورے بہو بیٹی ناہین ہے - اِسکے بعد ایک اور درجہ کھولنے کو تھے کہ کانسٹبل نے غل مچایا - ہان! ہان! گاڑی کھل گئی الگ رہو - اتنے مین گاڑی چلی اور نواب صاحب نے اِنکا ٹکٹ اور دو روپیے پلیٹ فارم پر جلدی سے پھینکے اور با آواز بلند کہا ہم بریلی مین تمھارے واسطے ٹھہرے رہینگے -

مہراج - ارے ذرا ریل روک لو ہمنے فرسٹ کلاس کا کرایہ دیا ہے ریل روکو - او گارڈ - ہم رپورٹ کر دیگا - کاہے واسطے ریل تم نہین روکنے مانگتا -

کانسٹبل - اب نہ دوڑیے گاڑی چھوٹ گئی -

مہراج - ارے ریل روکو - ہم بیمار آدمی ہے اجمیر کا اسٹیشن ماسٹر اب سنیے کہ گارڈ ابتک نہین سوار ہوا تھا - جب گارڈ بھی سوار ہوگیا اور ریل چلی تو اُسنے اِنپر ترس کھاکر گاڑی کو الی اور اِنکو جلدی سے اپنے ساتھ بریک مین بٹھا لیا اور گاڑی چلی - نواب اور نازو اور قمرن سمجھے کہ منشی مہراج بلی چھوٹ گئے اور اِنکے مصاحبون نے بھی اپنے درجے سے یہی دیکھا تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب پلیٹ فارم پر چہل قدمی کرتے رہے اور ریل چلی گئی - گارڈ نے اِنسے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہان جانے کا قصد ہے - فرمایا ہم منشی مہراج بلی صاحب رئیس ہین اور علاقہ دار بھی ہین - اکبر بادشاہ کے وقت مین ہمکو جاگیر ملی تھی اور ہم مینوسپل کے ممبر اور کمشنر بھی ہین اور ہم فارسی کے محقق ہین اور آب و ہوا تبدیل اور صاحب لوگون کی ملاقات کو ہم اب نینی تال جاتے ہین - اُسنے دیکھا کہ آدمی گول ہے کہا - ہماری بڑی خوش نصیبی کہ آپ سے ملاقات ہوگئی - لیکن ہمنے اسوقت انعام کا کام کیا ہے - جو ہم گاڑی نہ روک لیتے تو آپ بڑی دقت مین پڑتے - ایک رئیس کے واسطے ہم نے پار سال اسیطرح گاڑی روکی تھی تو اُسنے ہمکو ایک سو روپیہ دیا تھا - اور آپ تو تعلقہ دار بھی ہین اور مینونسپل کمشنر بھی ہین آپ سے تو اور زیادہ کی امید ہے -

یہ فقرہ سُنکر منشی مہراج بلی کے آئے ہوئے حواس غایب ہوگئے قریب تھا کہ غش آجائے - دن کا وقت ہوتا تو شاید گاڑی سے کود پڑتے - گارڈ نے اچھا چونگا کیا اور ایک سرے سے سو روپیہ کی فرمایش کی - انھون نے کچھ جواب نہ دیا مگر مارے غصے کے تھر تھرانے لگے - اگر ذرا بھی کرارے ہوتے تو گارڈ کو بریک سے ضرور پھینک دیتے - گارڈ نے اِنکا سکوت دیکھکر کہا - آپ نے کچھ جواب نہ دیا راجہ صاحب ہمنے آپ کے واسطے اِسی سبب سے گاڑی روک لی کہ آپ امیر ہین خوش ہوکر انعام دیجیے گا - آپ کچھ بولتے ہی نہین - مہراج بلی نے غور کرکے جواب دیا صاحب یہ آپ کو کہان سے معلوم ہوا کہ ہم امیر آدمی ہین - اول تو ہم امیر ہین نہین اور اگر ہوتے بھی

تو رات کے وقت آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوتا کہ ہم امیر ہین کیونکہ ہمنے اپنا زربفت کا تھان جسکا ہمنے چپکن بنایا ہی اور گلبدن کا پاجامہ اور اپنی پگڑی جو تیرا مول کا ہی اُتار رکھا تھا۔ پھر آپ ہمکو امیر کیونکر سمجھے۔

چہ خوش! اس عقل کے قربان۔ ثابت تو یہ کرنا چاہتے ہین کہ غریب مفلس آدمی ہین اور اپنی زربفت کی چپکن اور گلبدن کے پاجامے اور پگڑی کی تعریف کر رہے ہین۔ اور پگڑی کو (تیرا مول) بتاتے ہین اور زربفت کی چپکن نہین بلکہ (زربفت کا تھان) فرماتے ہین۔ گارڈ نے کہا جب آپ اتنے امیر ہین کہ بڑے بڑے دام کا پگڑی اور چپکن پہنتا ہی تو ہمکو کیا سو روپیہ بھی نہین دے سکتا اچھا آپ ہمین اتنی روپیہ دے۔ ہم بیس اور گھٹا دیگا۔ آپ ہمکو ساٹھ ہی دین۔ بس منشی مہراج بلی ایک مشہور فقرہ بار آدمی اور پرلے سرے کے بخیل۔ یہ بھلا کب دوال سکے۔ اور ایک دم سے سو روپیہ! سو کو تو زبان بھی کسی کو نہ دین۔ گارڈ اپنے حساب بہت گھٹ گیا تھا۔ ساٹھ پر راضی ہو گئے اور یہ معلوم ہی نہین کہ ساٹھ روپیے بھی اُنسے وصول ہونا محال ہے۔

مہراج - آپ لکھنؤ مین کہان پر رہتے ہین۔

گارڈ - نیل صاحب کے پھاٹک کے پاس۔

مہراج - وہان صفائی اچھا رہتا ہی؟

راوی - کیا خوب خود بھی صاحب لوگ بنینگے۔

گارڈ - آپ تو بات کو ٹالتے ہین۔ ہمنے بڑا کام کیا کہ آپ کو اِس تکلیف سے بچا دیا اور آپ انعام نہین دے سکتے ہین۔

مہراج - آپ بار بار تقاضا کیون کرتے ہین ہم اپنی زبان سے تو کچھ بھی نہین کہتے۔ مگر جسکا جو حق ہوتا ہی وہ اسکو پہونچ جاتا ہی۔ حق بحقدار رسید۔ آپ کو بھی خوش کر دیا جائیگا۔

گارڈ - (خوش ہوکر) آپ چرٹ پیتے ہون تو حاضر ہی۔ نیلا چرٹ اور عمدہ چرٹ ہی۔

مہراج - نہین صاحب چرٹ ہم لوگ نہین پیتے۔

گارڈ - آپ اچھی طرح بیٹھیے صاحب۔

مہراج - ہم بہت آرام سے ہین۔

گارڈ - جو بات ہمارا قابل ہی وہ کہو صاحب۔

مہراج - آپ کا مہربانی۔ ہم آپ کو بہت یاد کریگا۔

گارڈ - ول۔ پرورش آپکا۔

مہراج - آپ بہت اچھا آدمی ہی صاحب بہادر۔

گارڈ - دنیا مین ایسا چاہیے۔ سب سے ملکے چلنا چاہیے۔

مہراج - بھلا شاہجہان پور کب پہونچے گا؟

گارڈ - آپ بس اسٹیشن پر اُتر جاے ہم آپ کو بٹھا دیگا۔

مہراج - ہم فرسٹ کلاس مین ہی۔ اپنے درجے مین نہین جائینگے تو بنیگی کیونکر۔ یہان تو ہمارے پاس کچھ ہی نہین۔

گارڈ - ہان ہم سمجھتا ہی۔

راوی - گویا وہان جاکے مالا مال ہی تو کر دینگے بڑے دھنا سیٹھ بنے ہین۔

مہراج - اچھے کو اچھے ہی ملتے ہین کہ گفتہ اند ؎

اگر برکہ پر کنند از گلاب	سگے در وی افتد شود منجلاب

اب کتنی دور ہی اسٹیشن۔

گارڈ۔ بس اب آگیا حضور۔ ہم فوراً آپ کو بٹھا دینگے اور آپ مزے مزے سے جائیگا۔ ہوا کھاتا ہوا۔

گارڈ نے اپنا مطلب گانٹھنے کے لیے انکی بڑی خوشامد کی اور انھون نے بھی اُسکو خوف سبز باغ دکھائے کہ مین اپنے درجے مین پہونچ جاؤنگا تو تمکو بھی خوش کر دونگا۔ پہلے تو بہت دون کی لیتے تھے کہ امیر کبیر ہون اور ہندوستان کمشنر اور جاگیردار ہون اور یہ ہون اور وہ ہون مگر جب گارڈ کو طالب زر پایا اور انعام کا لفظ درمیان مین آیا تو غریب بنگئے۔

اب نواب صاحب کا حال سنیے کہ مع حشم و خدم و رفقا و ناظورہ نوخاستہ بی قمرن و معشوقہ آراستہ نازو و احباب بذلہ گو بڑی منتون اور دعاؤن کے بعد روانہ کوہ نینی تال ہوے۔ اثنا راہ مین کبھی تو محظوظ و مسرور ہوتے تھے کہ بعد مدت دلی آرزو برآئی۔ اب چلکے پہاڑ کی سیر کرینگے۔ ہواے سرد و موسم خوشگوار اور آبشار اور چشمہ سار اور پہاڑ کے سبزہ و گل و لالہ اور قدرت کی بہار کا لطف اُٹھائینگے۔ اور کبھی اس خیال سے افسردہ اور پژمردہ ہوجاتے تھے کہ اگر پہاڑ سے گرے تو ہڈیون تک کا پتا نہین ملیگا سیر بالاے طاق جان کے لالے پڑینگے۔ اگر جھیل مین کشتی اُلٹی تو ع۔ گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ اور اگر وبا آئی تو وبا کے پہلے موت مرے۔ کبھی اس خیال سے خوش ہوتے کہ الموڑے کی حسینان دلفریب اور رشک طاؤس زیب دیکھنے مین آئینگی اور کبھی اس خیال سے دل ہی دل مین کانپتے تھے کہ اگر خدا نخواستہ پہاڑ پھسل پڑا تو گئے گذرے قمرن نے کہا نواب اسوقت تم ضرور کسی فکر مین ہو سمجھ مین نہین آتا کہ جب ہم تمھاری بغل مین ہین تو فکر کیسی۔ تم اور فکر اگر یہی خال ہو تو پھر سفر نینی تال کو سلام کرو۔

فکر کو مین کی رہتی نہین مجھو ار دون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

ہمسا معشوق زیب آغوش ہو اور تم فکر کرو ہمین کچھ بھید ضرور ہو۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا یار چلے تو ہو سفر کو اور زادراہ پاس نہین۔ بی قمرن کا یہی منشاء دلی ہو کہ راہ مین کچھ شغل ضرور ہونا چاہیے۔

بے شاہد و بادہ صبر توبہ توبہ
اس عمر مین دل پہ جبر توبہ توبہ
ایام شباب اور دیجو ساقی
فصل گل و جوش ابر توبہ توبہ

نواب صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ اب ہم اگر شغل کرینگے بھی تو تہذیب کے ساتھ۔ یہ نہین کہ پی کر بد تہذیب ہوگئے اول تو راہ مین ریل پر اسکا شغل فضول ہو۔ اتنا کہنا تھا کہ بی قمرن تنک کر دوسرے بنچ پر جا بیٹھین اور کہا ہمکو نہین معلوم تھا کہ تم نے توبہ کر لی ہو۔ نواب صاحب نے لاکھ لاکھ منایا مگر وہ روٹھی ہی رہین تو انھون نے ہنسکر یہ رباعی پڑھی

مومن یون بھی کسی پہ مرتا ہو کوئی
اس طرح بھی جان سے گذرتا ہو کوئی
خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا
نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی

ہمسے ہمارے دوستون نے کہدیا تھا کہ اس پھیر مین نہ پڑنا مگر ہمنے کسی کی نہ سنی اب پچھتاتے ہین کہ یہ ہاری مانتی ہین نہ جیتی۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ

نہ تو بیٹھے بٹھاتے خراب اے مومن
لڑا نہ اُس بت خانہ خراب سے آنکھین

اِسپر قمرن اور بھی تنگین - کہا ہان - اب ایسے گئے گذرے خانہ خراب - اچھا پھر اگر ہم ایسے ہی خانہ خراب ہین تو پھر ساتھ کا ہیکو لائے تھے - تو صاحب ابھی سے ہم دو بجھ ہو گئے - ہم کچھ گرے پڑے نہین - مغلانی تم ادھر جا کے بیٹھو اور مہری تم ذرہ ادب سے باتین کیا کرو - تم لوگ بھی سر پر چڑھی جاتی ہو - اپنی عزت کو نہین دیکھتی کہ تم ہو کیا دو پیسے کی آدمی اور ہمارا مقابلہ - یہ کہکر بی قمرن لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی - مغلانی نے بوڑھی مہری سے کہا اے بہن ہین جھوپڑون مین خواب دیکھین محلون کا - یہان رئیسون امیرون بادشاہزادون بادشاہزادیون مین عمر گذر گئی - بادشاہون اور بادشاہون کے محلون ہی مین بال سفید ہوئے یہ جھونکریان بازار کی نکلنے بیٹھنے والیان کیا جانین کہ امیرون کی صحبت مین کیا ہوتا ہے - اور نواب صاحب تو پوتڑون کے رئیس ہین مگر دل کا آنا بُری بلا ہے - آدمی چوندھیا جاتا ہے بس اب یہ بالکل قمرن کے قابو ہین - دو دن نہ دیکھین تو چین نہ پڑے مچھلی کی طرح تڑپنے لگین مگر اپنے لٹو ہین - اللہ نے اِن چوڑی والیون کو یہ دن دکھایا کہ اب بیگم بنی بیٹھی ہین ؎

	سوتے ہین اب وہ چین سے مخمل کے فرش پر گھٹا ہوا نصیب نہ جنکو پیال کا	

اور ہمنے کچھ دھوپ مین تو چونڈا سفید کیا نہین ہے اللہ جانتا ہے پہلے ہی دن انکی چال ڈھال سے مین تاڑ گئی کہ چھچھوری امت کی ہین - وہ تو بو ہی نہین چھپی رہتی وہ چال ڈھال ہی نہین چھپتی - وہ تو وضعداری اور آن بان گھٹی مین پڑی ہوتی ہے - بات چیت ہی سے ہم سمجھ گئے کہ شریف زادی نہین ہین -

	ہوتا نہین ہے ایسا بہو بیٹیون کا طور بدلا ہوا ہے رنگ تری چال ڈھال کا	

یہ تو اتنا بھی نہین سمجھتین کہ پڑاتنے دار گوٹ کیسی ہوتی ہے ہان چوڑیون کا سب حال اِنسے پوچھ لو - مجھے ایسا بُرا معلوم ہوا کہ ہمسے کہتی ہین کہ ادب سے بات کرو ہمارا تمھارا مقابلہ کیا - تو سبب کیا لونڈی باندی مغلانی مہری آتون دوا خواص پیش خدمت انکی عادت نہین باہر کی نکلنے والی اور منہارن - دیدہ چہرہ بانک ہے - وہ شہزادیون کی خوبوان مین کہان سے آئے کہ ہل کے پانی نہین پیتین - اور کیون پینے لگین - اللہ کا دیا سب کچھ ہے - ایک چھوڑ بیس عورتین ہر دم خدمت کو حاضر ہین - کوئی کپڑے سی رہی ہے - کوئی پنکھا جھل رہی ہے - کوئی پہرا دے رہی ہے - کوئی پانی لاتی ہے کوئی خواص ہے - کوئی آبدار خانے والی ہے - کوئی محلدار ہے - کوئی داروغہ ہے - یہ موئی منہارنین کیا جانین اِنکے نزدیک اِتّی ہی دنیا ہے - مہری نے مغلانی کی راے سے اتفاق کیا - اے سچ کہتی ہو بوا یہ موئی بازار کی بیٹھنے والی کہین رئیسون کی خوبو سے واقف ہو سکتی ہین - توبہ کرو بوا - ہم پہلے ہی سے سمجھے ہوے تھے - تانت باجی راگ بوجھا مگر قسمت کی ہین دھنی - نواب کی نظر پڑ گئی - سیرت شریفون کی سی نہین ہے صورت تو ضرور ہے - مگر نواب کی ابھی ذرا طبیعت پھر جاے تو یہ تکلے کی طرح بل کرنا بھول جائین - اب تو نیچون کے بھل چلتی ہین کسیو کی کچھ ہستی ہی نہین سمجھتین - اور کیونکر سمجھین - کہان مٹھا اور جوار کی روٹی کھاتی تھین کہان اب یہ کیفیت ہے کہ پلاؤ ۱۸۱

ورمزعفر اور شیرمال اور باقرخانی اور قورمہ اور کباب دو دو وقتہ پکتی ہین مٹھائی کی کمی نہین - میوہ بھرا اٹا پڑا ہی مجھے تو اُسوقت بڑا غصہ آیا جب یہ قمرن کہنے لگی کہ ہم پکانا کیا جانین کبھی آنچ کے پاس کاہے کو بیٹھے تھے - سر سے پانون تک پھک گئی ہین کہ اچھی اچھی بیگمین بھی یہ بڑا بول نہ بولینگی ہم بھی کسی کی لاڈلی بیٹیان تھے - کبھی آنچ کے پاس بٹھانے کی کوئی روادار نہین ہوتی تھی - کبھی ایک ٹانکا بھی نہین لگایا - نند بھی توکسی کا نہین ٹانک دیا گرہستی کہ آخر کسی کے گھر جانا ہی - یہان میکے مین ما بخشتیان اُڑائین - دونون وقت پکی پکائی ملتی ہی مگر سسرال مین ساس نند بھاوجین طعنہ دینگی کہ کس گنوارون کے یہان کی گنوارن آئی ہی کہ روٹی پکانا اور سینا تک نہین جانتی - جی توڑ کے پکانا اور سینا سیکھا - وہ وہ تحفے کپڑے مرد کے واسطے تیار کیے کہ لوگ پوچھتے تھے میان یہ کس درزی کے ہاتھ کے سِئے ہوے ہین - یہ کہان کی بڑی نوبنی ہی کہ کھانا پکانا نہین جانتی - چولھے کی آنچ کے سامنے کبھی نہین بیٹھی - وہ موا کدرا پکا پکا کے کھلاتا ہوگا - اتنے مین قمرن کی آنکھ کھلی -

ق - مہری - مہری او مہری - اِی سو گئی مہری - اِی واہ -

مہری - سرکار حکم - کہیے - ذری یون ہی آنکھ جھپکی تھی -

ق - کتنے ٹیشن نکل آئے ہونگے ہم -

مغلانی - سرکار یہی کوئی چھ سات -

ق - نواب بھی غافل سو رہے ہین - گھوڑے بیچ کے

مغلانی - جی ہان - اب کل نو بجے پہاڑ دیکھیے -

ق - ہمارا دل تو دھک دھک کرتا ہی یا اللہ کیا ہوگا -

مہری - حضور اللہ مالک ہی توکل مالک ہی -

مغلانی - فتح ہی حضور - گھبرائیے نہین - اب تو کل ہی کھڑے ہوے

مہری - حضور لاکھون کرورون آدمی وہان بھی بستے ہین پھر ڈر کاہے کا ہی -

ق - اِی جس چیز کو آدمی نے دیکھا نہین ہو تو اُس سے پہلے پہل ڈر معلوم ہی ہوتا ہی -

مہری - اور حضور لطف یہ کہ کوئی اِس سفر سے واقف نہین ہی

نواب صاحب نے کہا لوگ کہتے ہین کہ وہان بس اونچا اور نیچا ہی - زمین کا کہین پتا نہین ہی - جو کہین جاؤ تو یا تو چڑھو یا اُترو - یہ نہین کہ سیدھے سیدھے چلے جاؤ - ادھر کے لوگ جو پہلے پہل جاتے ہین تو تھوڑی ہی دیر مین ہانپ جاتے ہین دم ٹوٹ جاتا ہی - اور پہاڑی اِس طرح جاتے ہین جیسے ڈونگی یا بجرا بہاؤ پر جاتا ہے اور ہمارے شہر مین جب آتے ہین تو تھوڑی ہی دور مین تھک جاتے ہین یہ عجب بات ہی اور یہان یہ کیفیت ہی کہ ہمالہ کی چڑھائی سے زیادہ اونچی اور کوئی چڑھائی کسی مردود ہی نے دیکھی ہی -

ان سب کو گو کبھی کبھی ذرا پہاڑ کے نام سے ڈر معلوم ہوتا تھا مگر دل کو ایک قسم کی خوشی ہوتی تھی کہ ایک نئی چیز دیکھینگے اور خوب سیر کرینگے - ہوالی موالی ساتھ ہین خوب چہا چوکڑی رہیگی - نواب صاحب نے حکم دیا کہ میان جلو سے کہو کچھ چھیڑین - جلو نے دوسرے درجے سے یہ غزل گائی -

کیا مرے قتل پہ حامی کوئی جلاد بھرے
آہ جب دیکھ کے بسمل ستم ایجاد بھرے
چارہ گر اسکی خطا کیا مرے تن مین نہ رہا
خون اتنا کہ سر نشتر فصاد بھرے

ہوں میں وہ صید جگر خوں اسیری مشتاق
جو پس ذبح بھی ہر دم دم صیاد بھرے

ٹمن - حضور اسکا لطف تو پہاڑ پر ہوگا -
نواب - ایسا گویا دوسرا وہاں نہوگا -
ٹمن - اگر حضور پہاڑ پر پہر دھوم ہو جائے تو سہی -
نواب - یہ سب تم لوگوں کی مہربانی ہے بس -
جھکو - خداوند حضور کا ثانی ہی نہیں اسوقت -

سالکوں کا ترے کوچے میں ہم تیغ ہجوم
جیسے گلزار میں ہنگام سحر جوش ہزار
توسن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے ننگ
کلب جبار سے نسبت سگ در کو ترے عار
جب تلک گردش افلاک سے اس عالم میں
ایک کے دل کو قلق ایک کے دلکو ہو قرار
تیرے احباب رہیں تکیہ زن مسند عیش
تیرے حساد ہوں آوارہ دشت ادبار

اتنے میں اسٹیشن آیا اور منشی مہراج بلی صاحب بڑی بدحواسی کے ساتھ اتر پڑے اور ناک کی سیدھ پر دوڑے - گارڈ لالٹین لیے ہوئے دم کے پیچھے - ایک دفعہ تھرڈ کلاس گاڑی میں دصنسنے کو تھے - وہاں سے نکلے تو ڈاک کے لال لال خانے میں گردن ڈالی - یہاں سے بھی بوکھلائے ہوئے بھاگے تو گارڈ نے انکو فرسٹ کلاس کا وہ درجہ بتا دیا جسمیں نواب صاحب بیٹھے ہوئے تھے - انکو دیکھکر نواب محمد عسکری کو حیرت ہوئی -

نواب - مہراج بلی ! ارے ! ارے میاں تم یہاں کہاں سے پیدا ہو گئے - آؤ آؤ -

مہراج - اجی یہاں صدہا گر یاد ہیں قبلہ -

گارڈ - ہم آپ سے بریلی میں ملیگا - سلام صاحب -

مہراج - جواب ندارد - (نواب سے) سچ کہنا کیا کار نمایاں کیا ہے - ذرا ڈنٹر تول دو -

نواب - آخر تم تھے کہاں - ہمتو سمجھے رہ گئے -

مہراج - رہ گئے ہی تھے - سمجھے کیا معنی - مگر واہ رے میں - ایک دفعہ ہی ڈانٹ بتائی - ہم کمشنر ہیں - ہمارے واسطے گاڑی روک لو - فوراً کانسٹیبل دوڑ پڑے - اسٹیشن ماسٹر گھبرا گیا - گارڈ نے لالٹین دکھائی - ڈریور نے فوراً ریل روک لی -

راوی - جھوٹے کی ایسی تیسی -

نواب - سب جھوٹ - آپ ایسے ہی بڑے سرہنگ ہیں -

نازو - اے ہوا ڈینگیا ہے - گپ اڑاتا ہے مونڈی کاٹا بچوں کیطرح رویا ہوگا لوگوں کو ترس آیا چڑھا لیا - اب یہاں شیخی بگھارتا ہے -

ٹمرن - اور یہ صاحب کون تھا - روشنی لیے ہوئے -

مہراج - یہ گارڈ ہے - اسی نے ہمکو اپنے پاس بٹھایا تھا - راستے میں انعام مانگتے تھے چڈا -

نواب - اسکو کچھ دینا چاہیے -

مہراج - سو روپے کی فرمایش ہے - گھٹنے گھٹنے ساتھو پڑ گئے ہیں -

نواب - جھک مارتا ہے - دو روپے دیدینا -

منشی مہراج بلی پریشان تو تھے ہی فرسٹ کلاس میں آرام پایا تو سو گئے ادھر نازو اور ٹمرن اور نواب صاحب کی بھی آنکھ لگ گئی تو بریلی میں بیدار ہوئے - منھ ہاتھ دھوکر اٹھے - فنسیں تو ساتھ تھی ہیں فوراً انکے درجے کے پاس لگائی گئیں - پردہ ہوا - نازو اور ٹمرن نازو ادا سے سوار ہوئیں - نواب صاحب اور منشی مہراج بلی اور مصاحب

اور ہمراہی اُترے داروغہ نے چارپیش کی سب نے دودھیا چاۓ نوش کی۔ نواب صاحب نے گارڈ کو عمدہ کا نوٹ دلوا دیا اور نینی تال کی گاڑی پر سوار ہونے کی تیاری کرنے لگے کہ اتنے مین وہی صاحب ولایت زا جنکی میم صاحب کو قمرن اور نازو سے ملنے کا شوق تھا تشریف لائے۔ محمد عسکری اُنسے تپاک کے ساتھ پیش آئے اور وعدہ کیا کہ ہم آپ سے خود نینی تال مین ملینگے اور بیگم صاحب بڑی خوشی سے آپکی میم صاحب سے ملاقات کرینگی۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ افسوس ہے کہ ہم لوگون کی رسم کے مطابق ہمارے یہان کی عورتین بجز اپنے اعزہ خاص کے اور کہین جا نہین سکتین۔ ورنہ بیگم صاحب خود ملتین۔ مگر ہم آپ کی دعوت کرینگے آپ ہمارے بنگلے تک تکلیف فرمایئے گا اور میم صاحب کو ہم اپنے یہاں کی خواصون کے ساتھ زنان خانے مین بھیجینگے۔ صاحب ممدوح نے شکریے کے ساتھ اس تجویز اور دعوت کو منظور کر لیا اور کہا ہم آپ کی رسم سے بخوبی واقف ہین اور بمسرت تمام آپ کی دعوت کو قبول کرینگے۔ اور آپ کو شکار کا شوق ہے تو ہم آپ کے ساتھ شکار کو بھی چلینگے۔ نواب صاحب نے اسکا شکریہ ادا کیا۔

منشی مہراج بلی صاحب ایک کونے مین لباس خاص زیب بدن کر رہے تھے۔ جب کپڑے پہن چکے تو صاحب کو سلام کیا۔ نواب صاحب نے کہا یہ میرے دوست منشی مہراج بلی صاحب مینوسپل کمشنر ہین۔ یہ بھی میرے ساتھ نینی تال جاتے ہین صاحب نے اُنسے ہاتھ ملایا اور رخصت ہوے۔

مشاہدہ کوہ فلک شکوہ

جلد آ ساقی پیمانۂ شوق | جوش پر آج ہے خمخانۂ شوق
بادۂ تلخ پلا دے مجھکو | دختر رز سے ملا دے مجھکو

کیف مین نشہ مین مستی مین ہون | کچھ دنون بادہ پرستی مین رہون

بادہ پرستی اور رندی و مستی کے اشعار ہر شاعر کے کلام مین پایئے گا۔ مگر سب زبانی داخلہ یعنی سنائی باتین و ظاہر ہے کہ
ع۔ شنیدہ کی بود مانند دیدہ۔

رندی و بادہ پرستی اور سیہ مستی کا حال رندان لاابالی سے پوچھیے۔ اگر غالی خولی شاعر ہوے تو بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے اشعار نظم کیا کیجیے۔ مگر جو لطف رندون کا کلام دے جائیگا وہ کہان پایئے۔ دختر رز کی خوبیون کا حال اُن لوگون سے پوچھیے جو اِس مینا بازار والی کے دلدادہ والہ و شیفتہ ہین — بنت العنب کی تعریف اُنکی زبان سے سنیے جو اُس پر جان دیتے ہین اور حق تو یون ہے کہ رندی و مستی کا لطف ہے تو کہسار پر جہان ہر فرد بشر بے پیے مست رہتا ہے۔ آب و ہوا مست کرنیوالی۔ قدرتی بہار مست کرنے والی۔ سلسلہ کوہ مست کرنے والا سبزہ و گل کی بہار کے مقابل مین جام گل کی کیا اصل و حقیقت ہے اور چشمہ سار و رودبار و آبشاران سب پر مستزاد ہے۔ الغرض جو شے نظر آتی ہے انسان کی روح کو غایت وجدان سے مسرور و تر دماغ و سرخوش کر دیتی ہے۔

ہوا نوید رسانست و باغ موزون ست
بہر ترنم مرغے ہزار مضمون ست

اور لطف یہ کہ اِس قدرتی بہار کے مشاہدے سے نشے کے نشے گھٹین اور گناہ کا گناہ نہین۔ ہمتو سرخوش و تر دماغ و مست ہون اور کاتبان عمل کھڑے منہ تاکین۔ گناہ کی خانہ پری کا انکو کوئی موقع ہی نہ ملے۔ جھلا جھلا کے رہجائین۔ گو روانگی کے وقت اور کبھی کبھی راہ مین بھی نواب صاحب اور بی قمرن و نازو کو اِس خیال سے خوف معلوم ہوتا تھا کہ مبادا

پہاڑ سے پھسل جائیں یا خدا نخواستہ کھڈ میں گر پڑیں - یا کشتی الٹ جائے - مگر بریلی سے جو تڑکے گجردم ریل پر سوار ہوئے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آئے تو جی خوش ہوگیا -

قمرن - نواب سچ کہنا اسوقت کیا اچھا سماں ہے

نواب - کچھ پوچھو نہ بس جان میں جان آگئی - روح خوش ہوگئی

نازو - اب پہاڑ یہاں سے بھلا کتنی دور پر ہونگے نواب -

نواب - بابو سے ہمنے پوچھا تھا - کہا تھوڑی ہی دور ہیں -

نازو - یہ پہاڑوں ہی کے سبب سے اتنی ٹھنڈی ہوا آتی ہے -

نواب - بس اب کوئی دو گھنٹے میں پہاڑ دکھائی دینگے -

قمرن - خوش ہوکر چاہے میری جان جاتی رہے مگر دلکو تو خوشی ہے کہ اک نئی شے دیکھینگے پہاڑ پہاڑ برسوں سے سنتے آتے ہیں -

مہراج - دیکھیں اونچے کتنے ہوتے ہیں - اور چڑھتے کیونکر ہیں

نازو - زینوں پر جسطرح چڑھتے ہیں اسیطرح جاتے ہونگے -

نواب - لوگ کہتے ہیں جسطرح چیل منڈلاتی ہے اسطرح جاتے ہیں -

قمرن - لوگ سب کچھ کہیں مگر بے دیکھے تسکین نہیں ہوسکتی -

نواب - بات تو یہی ہے اسمیں شک نہیں -

نازو - دو چار ایسے آدمیوں کو ساتھ لے لینا جو واقفکار ہوں - ایسا نہو کہ ہم سب کے سب ناواقف آدمی ہیں کوئی بات نئی پیدا ہوجائے -

نواب - اجی اب وہاں تک چلی تو چلو پہلے -

قمرن - یا اللہ پہاڑ جلد دکھائی دیں کہیں -

ممّن - حضور اب تھوڑی ہی دیر میں پہاڑ نظر آئینگے -

نواب - نقشوں اور تصویروں میں جو پہاڑ دیکھے انسے تو جلال اور عظمت برستی ہے - کیا شان خدا ہے کس کس شے کی تعریف ہو سکے -

ہر سو تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

عجب شان کبریائی ہے -

نازو - دو چیزوں سے ڈر معلوم ہوتا ہے ایک دریا دوسرے پہاڑ کے نام سے دریا تو خیر دیکھے بھی ہیں مگر پہاڑ نہیں دیکھے

اتنے میں منشی مہراج بلی کی آنکھ لگ گئی دو ایک اسٹیشنوں کے بعد نازو نے کہا مبارک وہ دیکھیے پہاڑ دور سے نظر آتے ہیں - کل رفقا اور ہمراہی بڑے شوق سے دیکھنے لگے چونکہ پہاڑ دور تھے لہذا بعض بعض کو بخوبی نہیں دکھائی دیے اور جنکو دکھائی بھی دیے انکو دھندلے نظر آئے سیاہ سیاہ دھواں اور غبار سا نظر آیا - دو ایک میل اور ریل گئی اور پہاڑ ذرا ذرا صاف دکھائی دینے لگے -

ق - ارے یہ کوئی گولی بھر کے ٹیلے پر ہونگے -

ن - واہ گولی بھر کے ٹیلے پر تو کیا کوئی دو گولی کے فاصلے پر ہونگے

اختر - حضور خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہے

ممّن - خداوند یہ پہاڑ یہاں سے دور ہیں -

اختر - جی نہیں - وہ کیا سامنے ہیں -

نازو - یہ موا مہراج بلی سو ہی رہا ہے -

نواب - ابتک گرمی ہے - اور یہ اُلّو کی دم فاختہ جامہ لاد کے آیا ہے -

نازو - عقل سے تو اسکو کچھ واسطہ ہی نہیں ہے -

قمرن - اے از بہر خدا اب سب کے کہنے سے ہی جھبولا تو اتار ڈالو

اختر - کیا اندھیر ہے بھئی - اتارے تو پہنے کیا - گرمی کے کپڑے تو لایا ہی نہیں -

نازو - اب یہاں سے پہاڑ بھلا کتنی دور ہونگے -

نواب - اس معاملے مین جیسی تم کورے ویسے ہی ہم بھی کورے ہین
قمرن - یا اللہ پہاڑ کیسے ہوتے ہین -
تھوڑی دیر کے بعد منشی مہراج بلی نے غل مچاکر پوچھا کیا
پہاڑ دکھائی دیتے ہین - دیکھا تو سب بڑے شوق سے دیکھنے
لگے - قاعدہ ہے کہ جب انسان پہلے پہل کسی نئی چیز کو خصوصاً
سلسلۂ کوہ کو اپنی زندگی مین اول مرتبہ دیکھتا ہے تو اسکے ذہن مین
عجیب قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہین اور کوہ کی رفعت و عظمت
سے اسکے دل پر عجیب قسم کا اثر پیدا ہوتا ہے - کبھی وہ پہاڑ و نکی
چوٹیون پر نظر ڈالتا ہے - کبھی سلسلہ دراز کو حیرت کی نظر سے
دیکھتا ہے - کبھی سبزہ کو دیکھکر عش عش کرتا ہے - کبھی دامن کہسار
کے لالہ زار سے اسکی روح کو بالیدگی ہوتی ہے - پہاڑ چاہے دس
کوس کے فاصلے پر ہون وہ پہلے پہل یہی سمجھتا ہے کہ قدم بھر
پر ہین - اور اگر کوئی واقفکار آدمی اسکو صحیح صحیح فاصلہ بتائے
تو اسکو یقین نہین آتا کہ اسقدر بعد ہے - بعینہ یہی کیفیت ان
لوگون کی بھی تھی -
نواب - شکر ہے کہ پہاڑ تو آنکھوں سے دیکھے -
نازو - کتنے اونچے ہین قمرن اور کہان تک دور چلے گئے ہین
کچھ ٹھکانا ہے -
قمرن - اونچے نیچے چلے گئے ہین - اِنپر چڑھتے کیونکر ہین -
نازو - کہین سیڑھیان ضرور بنی ہونگی -
مہراج - سیڑھیان کیسی - سڑکین بنی ہین جنپر کھاکر لوگ جاتے ہین -
قمرن - اے ہے باجی ہمین تو ڈر معلوم ہوگا -
نازو - نیچے کا آدمی تو ٹھنگا معلوم ہوتا ہوگا جیسے بلّی یا کتّا -
قمرن - اے یہ بنے کاہے کے ہین - مٹی ہی مٹی نظر آتی ہے
پھر یہ کیون کہتے ہین کہ پہاڑ پتھر کے ہوتے ہین پتھر کا تو نام بھی نہین ہے

مہراج - تمھارے کہنے سے نام نہین ہے - یہ مٹی اوپر جم گئی ہے -
مٹی کے بھی کہین پہاڑ ہوا کرتے ہین بھلا -
نازو - کیون نواب اِنمین جنگلی جانور بھی ہوتے ہونگے -
نواب - کیا معلوم - اب تو چلتے ہی ہین -
قمرن - بارے خدا خدا کرکے اِتنا تو ہوا کہ پہاڑون کی صورت
دیکھی - اب ذری سی دیر مین اِنپر چلتے پھرتے ہونگے - پردہ موا
اِنپر بھلا کیا خاک ہوسکیگا - توبہ کرو - اور یہان پردہ کرنا بھی بیکار
ہے - دیکھتا کون ہے - یہان جنگل مین کون بیدصاہی جو آئیگا -
مہراج - اوہ کیسی ڈراؤنی بھیانک چیز ہے -
نواب - آپ بھی گدھے ہی رہے واللہ -
اختر - حضور خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہے -
نواب - اور اِنکو بھیانک معلوم ہوتے ہین -
مسخرہ - اِنکا تو باوا آدم ہی نرالا ہے -
ممّن - حضور یہ پہاڑ یہان سے آٹھ آٹھ دس دس کوس پر ہین -
نواب - نہین صاحب کوئی انتہا آدھ میل -
ممّن - حضور کب سے دیکھتے ہین اور ابھی اُسی جگہ پر ہین کوئی
دو میل سے دیکھتے آئے ہین - آٹھ کوس سے کم نہین ہین -
راوی - ایک اسٹیشن پر ریل ٹھہری تو ممن نے ایک سقے سے
پوچھا کیون میان بھشتی یہ پہاڑ اب کتنی دور ہین - اُسنے کہا
یہ سامنے والا پہاڑ تو پانچ میل ہے اور وہ پہاڑ یہانسے کوئی
گیارہ بارہ کوس ہے -
نازو - اوہی! بارہ کوس! جھوٹا ہے موا -
قمرن - سنبری بیبی ہے کیا - اے ابھی ڈھیلا پھینکون تو کھٹ سے
بولے جاکے - بارہ کوس!
سقہ - حضور لوگ لکھنؤ کے رئیس ہین یا - جبھی پہاڑ نہین دیکھے

چمن - جیسا ہم لوگون نے گھر کے باہر تو قدم رکھا نہین - اب کل قافلے کی نظر پہاڑون ہی کیجانب تھی - سب ٹکٹکی باندھے پہاڑون کو غور سے دیکھ رہے تھے - اور عش عش کرتے تھے کہ واہ عجب خود کی شے نظر آئی ہو - اُسوقت صبح کا سمان تھا - اور مطلع صاف - کہرے کا نام نہین - اِس سبب سے اور بھی زیادہ لطف حاصل ہوتا تھا - بی قمرن جھوٹڑو نگی رہنے والی کو اِس عظمت بار کہسار کا دیکھنا بھلا کہان نصیب ہوتا نواب صاحب کی بدولت اُنھون نے بھی پہاڑ دیکھے اور پھر کونسے پہاڑ سلسلہ کوہ ہمالیہ - جو دنیا مین سب سے بڑا پہاڑ ہی - نازو کے کبھی خواب و خیال مین بھی نہ تھا کہ نینی تال کی سیر کرینگی اور پھر اِس دھوم دھام اور تزک و احتشام کے ساتھ - میان چمن تمام عمر لکھنؤ ہی مین رہے مگر شہر کے اُنھون حصے سے بھی واقف نہوے - سعادت گنج - نخاس - نوازگنج - درگاہ - رستم نگر منصور نگر - چوپٹیان - چوک - نئی سڑک - حسین آباد - امین آباد حضرت گنج کے سوا اور کسی محلے سے نہین واقف - منشی مہراجبلی صاحب کا تمام عمر مین یہ پہلا سفر تھا - آغا صاحب فیض آباد تک ہو آئے تھے - باقی اللہ اللہ خیر صلاح - چھٹن صاحب نے سفر کا نام ہی نہین سنا تھا - اللہ کی عنایت سے سب ایک ہی فش کے - اب ان سب کی دلی آرزو یہ تھی کہ کہین جلد پہاڑ دیکھین -

ع - آتش شوق تیز تر گردد - کا نقشہ تھا - بارے خدا خدا کر کے کاٹھ گودام کا اسٹیشن قریب آیا - اسٹیشن کیا قریب آیا کہ جان مین جان آئی - تھوڑی ہی دیر مین ریل کی سیٹی نے اسٹیشن والون کو اطلاع دی کہ ریل آن پہونچی اور پانچ منٹ بھی نہین گذرنے پائے تھے کہ ریل دو پہاڑون کے درمیان مین کھڑی ہو گئی -

اس قافلے کے لوگ تو سمجھے تھے کہ یہ دونون پہاڑ دس دسکنڈ کی راہ پر واقع ہین مگر اصل مین ایک پہاڑ وہان سے کوئی دو میل کے فاصلے پر تھا اور دوسرا تقریباً تین میل - اور نینی تال خاص وہان سے آٹھ کوس سے کم نہ تھا - نواب صاحب نے داروغہ کو پہلے ہی سے روانہ کر دیا تھا اور اُنکے ہمراہ آدمی بھی تھے - جب ریل ٹھہری تو داروغہ نے قریب آنکر جھک کر سلام کیا اور عرض کیا پیر و مرشد روئین روئین سے حضور کی جان و مال کے لیے دعا نکلتی ہی - حق تعالیٰ حضور کو فائز المرام کرے کہ حضور کی بدولت یہ جنت دیکھنے مین آئی - غلام کا تو جی چاہتا ہی کہ بس یہین تمام عمر رہے - حضور کھانے بھر کے لیے کچھ مقرر فرما دین بس یاد الٰہی مین مصروف رہون اور حضور کو دعائین دون - خداوند تمام عمر مین اِس سے بڑھکر دلچسپ مقام غلام نے نہین دیکھا تھا -

لکھنؤ کی اور بات ہی اور اِسکی اور بات یہ قدرتی بہار کہین پائیےگا یہان وہ رونق تراش خراش بازارون کی کثرت سوداگرون کی دکانین یہ باتین یہان کہان - مگر ہندوستان کے کل شہر اِسپر قربان کر دینے کے قابل ہین یہ وہ دلچسپ مقام ہی - لکھنؤ مین ایسی آب و ہوا کہان پائیے یسا سبک اور ہاضم اور میٹھا پانی وہان کہان - خدا اُرد دے تو اِس سے بہتر اور کون مقام ہو ہمتو سرکار اسکو کلکتے اور لندن پر بھی ترجیح دیتے ہین -

پہلی منزل

نواب صاحب کا تو منشا تھا کہ بوچے اور سکھپال ساتھ لائین مگر لوگون نے سمجھایا کہ وہان سکھپال اور بوچون کو اُٹھائیگا کون اور چڑھائی پر کیونکر جا سکینگے - لہذا صرف ہلکے ہلکے ہوادار ساتھ لائے تھے - ریل پر پردہ کیا گیا - بی قمرن چھم چھم کرتی ہوئی درجے سے اُترین اور گنگا جمنی ہوادار مین سوار ہوئین اِس

ہوادار ہیں رنگین رنگین اور ہلکے ہلکے پردے چارونطرف بڑی خوبصورتی کے ساتھ لٹکائے گئے تھے - یہ داروغہ کی اختراع بدیع تھی - گلشن لیٹ کو رنگوا کر اسمین نبت گوکھرو لچکا اور ہلکی ہلکی چوبون مین مسہری کی طرح پردے لگا دیے - کئی ہوادار پردہ نشین عورتون کے لیے ساتھ تھے - مہریان اور خواصین اور ساتھ کی وہ عورتین جو بلا پردے کے جا سکتی تھین ڈانڈیون پر سوار ہوئین - نواب صاحب اور کل رفقا گھوڑون اور ٹانگنون پر سوار ہوے - کوئی چار گھنٹے مین یہ سب انتظام ہوا - اس اثنا مین اسٹیشن کے اہلکار اور پہاڑی اور مسافرون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے بانکی مہریون کی چال جیسے کڑی کمان کا تیر ساتھ کی خواصون کی تراش خراش اور خادمہ عورتون کی چمک دمک اور ناز و ادا اور عشوۂ روح افزا اور لباس اور زرق برق پوشاک اور زیوران سب باتون کو لوگ غور سے دیکھتے تھے

ڈانڈی پہاڑی لفظ ہے - پہلے پہل لوگ سمجھتے ہین کہ شاید یہ کوئی انگریزی لفظ ہوگا مگر یہ غلط ہے - یہ نہ انگریزی ہے نہ اردو بلکہ پہاڑ مین ایک نیا لفظ گڑھا گیا ہے - ڈانڈی کو ایک قسم کا ہوادار کہنا چاہیے - یا یون کہین کہ ایک بھونڈی قسم کا ہوادار ہے - یورپین لیڈیان اسی پر ہوا کھانے نکلتی ہین اور سفر بھی اکثر اسی پر کرتی ہین - امیرون کی ڈانڈیان اچھی بنی ہوئی ہین اور خوشنما معلوم ہوتی ہین مگر جو ڈانڈیا کرائے پر چلتی ہین وہ ایسی ہی ویسی ہوتی ہین دونون طرف ڈنڈے رہتے ہین اور ان مین رسی باندھ کر اٹھاتے ہین - عورتون اور بیمارون کے لیے اس سے بہتر سواری پہاڑ پر دستیاب نہین ہوتی - اکثر آدمی جو بہت زیادہ موٹے ہو گئے ہین یا جنکا توند نکل آیا ہے یا کاہل ہین یا گھوڑے پر سوار نہین ہو سکتے انکے لیے بھی ڈانڈی کی سواری آرام کی چیز ہے - مسون اور میمون کی ڈانڈی اکثر دو کہار اٹھاتے ہین - ان نازک بدن خاتونون کے لیے دو کہار کافی ہین - مرد جب ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو اگر دبلے پتلے ہوے تو چار کہار کافی ہین اور اگر جسیم و تجسیم ہوئے تو چھ یا آٹھ - کرائے کی ڈانڈیون کے کہار بیچارے مزدور آدمی وردی کیسے گھر سے لائین - امیرزادیون کے کہارون کی وردیان البتہ زرق برق اور صاف ستھری ہوتی ہین - جو لوگ ڈانڈی اٹھاتے ہین انکو کہار کہنا غلطی ہے وہ اصل مین راجپوت ہوتے ہین مگر پہاڑ کے کل راجپوت افلاس کے سبب سے محنت مزدوری خدمتگاری کرتے ہین اور برتن مانجنے اور جوتا صاف کرنے مین بھی انکو عار نہین ہے - کہار اس پہاڑ کی طرف نہین ہوتے - الغرض قافلہ روانہ ہوا - تھوڑی دور تک پہاڑ کسی قدر مسطح تھا اور چلنے مین خوف نہین معلوم ہوتا تھا لہذا سب کے سب خوش و خرم مزے مزے سے جاتے اور ہنستے کھلکھلاتے تھے جدہر نظر جاتی تھی اونچے نیچے پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دیتے تھے - نئی چیز دیکھکر حیرت ہوتی تھی کہ یا خدا ایسی چیزین بھی تو نے خلق کی ہین اس قافلے مین کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ قادر مطلق اور خداوند برحق نے پہاڑ سی چیز کو دنیا مین کیون خلق کیا - پہاڑون کے کیا فائدے ہین - اور انسے دنیا کو کیا منفعت پہونچتی ہے - اسکا مفصل بیان طبیعی آگے چلکر عرض کیا جائیگا -

مہراج - یہ پہاڑی لوگ تو بے زینے اور سیڑھی کے چڑھ جاتے ہونگے

رہبرو - (بہت ہنسکر) اور آپ کیا سیڑھی لگا کر چڑھیے گا - کوئی سیڑھی ساتھ ہے -

راوی ۔ سیڑھی کے لفظ پر اردگرد جو لوگ کھڑے تھے ہنس دیے اور سمجھ گئے کہ یہ لکھنؤ کے اُن لوگوں میں ہیں جو خشکے کا کھیت ڈھونڈھتے ہیں ۔

۱ ۔ کیا آپ نے کبھی پہاڑ نہیں دیکھے تھے ۔

۲ ۔ زینے کی کیا کہی ہے (ہنستے ہوئے) ۔

۳ ۔ پہاڑ کو بھی آپ اپنے مکان کی چھت یا کوٹھا سمجھے ہوئے ہیں

۴ ۔ کل کو آسمان کا زینہ ڈھونڈھیے گا ۔

۵ ۔ جناب آپکو اتنی عقل خدا نے نہیں دی ہے کہ پہاڑ پر چڑھنے کے لیے زینہ کیسا ۔

۶ ۔ بے اختیار ہنسی آتی ہے ۔

۷ ۔ یہ لطیفہ بھی عمر بھر یاد رہیگا ۔

مہراج ۔ (جھلا کر) یاد کیا رہیگا جی اور کاہے واسطے یاد رہیگا اور عقل کا ہماری ایک ادنیٰ سا ثبوت یہ ہے کہ جو فارسی ہم لکھنے سکتا ہے ہم کوئی قلم دو زبان نہیں پکڑنے سکتا کہ گفتہ اند ع

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد | عیب و ہنرش نہفتہ باشد

راوی ۔ منشی مہراج بلی صاحب ڈپٹی کمشنر گرما گئے وہ تو جہان انکی زبان سے (کاہے واسطے) نکلا اور سب ہم سمجھ گئے کہ غصے کے تھرما میٹر کا پارہ ایک سو گیارہ درجے سے بھی اوپر گیا ۔ ان لوگوں نے جو انکی گفتگو سنی اور بوکھلاہٹ دیکھی تو اور بھی چھیڑنے کو جی چاہا ۔ مگر نوابصاحب کے سبب سے مسکرا کر خاموش ہو رہے ۔ یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب نے خوب پڑھدیا ع ۔ تا مرد سخن نگفتہ باشد الخ ۔ اِس سے بڑھکر اپنے اوپر پھبتی نہیں کہہ سکتے تھے ۔ اُن ظریفوں میں سے ایک بذلہ سنج نے آگے بڑھکر دبے دانتوں پوچھا کیوں حضور آپ تو فارسی کے محقق ہیں ۔ یہ مصرع کس طرح ہے ع ۔ عیب و ہنرش نہفتہ باشد یا نہفیہ باشد ۔ منشی مہراج نے اکڑ کر جواب دیا ۔ یہ رباعی اسطرح ہے

تا مرد سخن نگفتہ باشد | عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست | شاید کہ پلنگ نہفیہ باشد

اُسنے کہا درست ۔ شعر اول میں نگفتہ اور نہفتہ ہے اور چوتھے مصرع میں خفیہ ۔ سچ ہے سیر شو پیاموز ۔

نوابصاحب نے دریافت کیا کہ یہاں سے اب کسقدر فاصلے پر جانا ہوگا ۔ اُسنے کہا کوئی بارہ تیرہ میل جانا ہے یا تو یہ کیجیے کہ یہاں سے بیر بھٹی تک تانگے پر جائیے ۔ اِسمیں دو گھوڑے جوتے جاتے ہیں اور چار آدمی بیٹھ سکتے ہیں ۔ اگر دو ہی تین بیٹھیں تو اور بھی آرام ہو ۔ دو بیٹھے آگے ہوتے ہیں اور دو پیچھے اور اوپر ٹپ ٹم ٹم کا سا ہوتا ہے مگر نیچا اور گھوڑے چوکی چوکی بدلے جاتے ہیں ۔ اور مرے ہو جاتے ہیں گھنٹوں بیچارے ہانپتے ہیں ۔ اور پسینوں کے تراڑے بہنے لگتے ہیں ۔ بڑی اوبھی چڑھائی ہے ۔ یہاں سے بیر بھٹی تک تانگا جاتا ہے اور پھر وہاں سے ٹٹو پر جائیے یا ڈانڈی پر ۔

نواب ۔ بھلا کوئی خطرہ تو نہیں ہے ۔

رہرو ۔ بالکل ڈر نہیں ہے ۔

نواب ۔ مطلب یہ کہ ہم لوگ پہاڑ پر چڑھنے کے تو عادی نہیں ہیں عادی کیا معنی پہاڑوں کی صورت تک تو دیکھی نہ تھی اب خواہ مخواہ خوف معلوم ہوتا ہے کہ کیسے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ کی مثل نہ کہیں صادق ہو ۔ تو جو راہ سب سے سہل و آسان ہو وہ بتائیے کہ نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے ۔

مہراج ۔ یہ فرمائیے کہ یہاں سے نینی تال تک کوئی مقام ایسا بھی ملتا ہے جہاں ٹھہر سکیں ۔

رہرو ۔ یہاں سے ایک ہوٹل ہے رانی باغ میں اور وہاں سے

بیر بھٹی مین اور وہان سے کوس بھر نینی تال ہی۔
مہراج۔ بس بس یہی ٹھیک ہی چلو چلکے رانی باغ کے ہوٹل مین ٹھہرین
نواب۔ اور وہان سے کل بیر بھٹی۔
آغا۔ اور پرسون نینی تال۔
رہرو۔ اسمین تو بڑی دیر ہوگی۔
مہراج۔ عجلت ہمین ایسی کیا ہی۔
نواب۔ بس یہی ٹھیک ہی۔

منشی مہراجبلی کی جان مین جان آئی کہ منزل منزل جائینگے۔ دیکھتے بھالتے قدم اٹھائینگے خطرہ بھی کم ہو جائیگا اور سیر بھی کرینگے نواب بھی ناتجربہ کار آدمی تھے اور سفر کیے تو تھے ہی راضی ہو گئے یہان سے سواری چلی۔ تو سب کے سب پہاڑون کو ایک نظر حیرت سے دیکھتے تھے اور ہر دم انکو پہاڑ نئے ہی نظر آتے تھے۔ گو ناتجربہ کاری کے سبب سے کسیقدر ڈرتے ضرور تھے مگر قدرتی بہار نے اسقدر مسرت بخشی تھی کہ خطرہ اور ڈر منزلون دور تھا۔ اور اتنی چیزین طبیعت کی بہلانیوالی نظر آتی تھین کہ اور کسی بات کے سوچنے کا موقع ہی نہین ملتا تھا کاٹھ گودام سے رانی باغ تک پہاڑ اسقدر دشوار گزار نہین ہی کہ ناتجربہ کار آدمی زیادہ خائف ہو سکے۔ ہان وہان سے بیر بھٹی تک البتہ خوف معلوم ہوتا ہی اور بیر بھٹی سے نینی تال تک تو معاذ اللہ بڑی سخت چڑھائی ہی کہ کلیجہ منھ کو آتا ہی۔ نواب صاحب نے آغا محمد اطہر سے کہا یار عجب لطف کا مقام ہی۔ جی خوش ہو گیا۔

نواب۔ ناحق لوگون نے ڈرا دیا تھا۔ واہیات۔
قمرن۔ ہمکو تو ذری رتی برابر بھی ڈر نہین معلوم ہوتا۔
نازو۔ اجی تو کیا ہمین اور کسیکو معلوم ہوتا ہی۔
ق۔ ہمین تو عمر بھر کوئی یہان رہنے دے تو ہم رہا کرین۔

نواب۔ اہاہا۔ بڑی خوش قسمتی تھی ہماری واللہ۔
ق۔ ان موؤن نے ایسا ڈرا دیا تھا کہ اوئی مین کہتی تھی کہ یا اللہ یہ ہونا کیا ہی۔
نازو۔ چلو وہ تو جو ہوا سو ہوا۔
نواب۔ نینی تال بھی دیکھ لیا خیر۔
مہراج۔ ابھی کہان دیکھا یار عزیز۔

راوی۔ اسقدر عرض کرنا بھول گئے تھے کہ منشی مہراجبلی صاحب بھی ڈانڈی ہی پر سوار ہوئے تھے۔ نواب صاحب نے اپنا ایک سمند گھوڑا انکو دیا۔ پہلے تو بڑی دیر تک انھون نے قطعی انکار کیا کہ ہم نہ سوار ہونگے۔ آخر کار جی کڑا کرکے سوار ہونے چلے ایک رکاب پر کانپتے ہوئے پانون رکھا تو دوسری ٹانگ گھوڑے کے پٹھون پر۔ گھوڑا سمجھا کہ کوئی بلا آگئی۔ فوراً بھاگا اب منشی مہراج بلی صاحب ٹنگے ہوئے چلے جاتے ہین لوگ دوڑ پڑے گھوڑے کو روک لیا یہ گڑبڑا کر اترے تو بہت ہی خفا ہوئے۔

ممن۔ آپ تو کہتے تھے ہم بڑے شہسوار ہین۔
چھٹن۔ اسطرح ٹنگے ہوئے چلے جاتے تھے جیسے چیل مینڈھک کو لٹکائے لیے جائے۔
نواب۔ بہت بچے اسوقت لاحول ولاقوۃ۔
مسخرہ۔ گھوڑا بھی سوچا کہ یہ کون بلا نازل ہو گئی۔
نواب۔ لے آؤ اب ہم سوار کرا دین۔
چھٹن۔ ارے یار اب انکو ڈانڈی ہی پر سوار کراؤ۔
آغا۔ ہان ہان جی۔ پردیس کا واسطہ ہی۔
نازو۔ رسالدار صاحب سلام۔ بڑی رسالداری کے پیٹتے تھے۔
قمرن۔ مجھے بڑی ہنسی آتی ہی۔ کیسے ٹنگے ہوئے چلے جاتے تھے

نواب - ہنسی تو نہین ہمارا تو خون خشک ہو گیا تھا - جب
منشی مہراج بلی صاحب گھوڑے پر ٹنگ گئے تھے تو ان سب ہین
یہ باتین ہوتی تھین - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - اب سنیئے کہ پہاڑ
جون جون زیادہ بلند ہوتے جاتے تھے منشی مہراج بلی صاحب کا
خوف بھی زیادہ ہوتا جاتا تھا - آخرالامر نوبت باینجا رسید کہ اتفاق
سے ایک مقام پر انکی ڈانڈی کے ایک راجپوت نے ٹھوکر کھائی
بس ستم ہو گیا - قیامت کا سامنا تھا - غل مچانا شروع کیا -
روک لو روک لو - بس اتار دو - اتار دو ہمکو کاہے واسطے تم
دق کرنے مانگتا ہو دل ہمارے کو اپنا جان بھاری نہین ہے -
جان ہے تو جہان ہے -

زنق ہرچند بگمان برسد   شرط عقل ست جستن از دریا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد   تو مرو در دہان اژدرہا

جان بوجھ کے جان دینا چہ معنی دارد -
نواب - تو اب تو یہان تک آ گئے - اب کیا ہوگا -
آغا - چلے چلو - ڈانڈی سے اترے کیون چلے چلو بھی -
ممن - سب سے مزے مین تو آپ ہی ہین -
مسخرہ - زن بروتی یعنی ڈاڑھی مونچھ کی عورت -
نواب - لے سوار ہو جیے - ورنہ کیجیے اب -
مہراج - بندہ تو اب نجائیگا جناب -
آغا - کچھ خبط ہو گیا ہے - واہی ہو رہے ہو گیا -
مہراج - ہمین جان عزیز ہے - گھر سے فالتو نہین ہین -
آغا - اور گھر سے فالتو کون ہے اتنے آدمیون مین -
مہراج - تو بندہ تو نہ جائیگا - آپ لوگ جائین -
نواب - ارے میان کچھ سڑی ہو گئے ہو گیا -
نانڑو - ڈر موے نردلے - ہم تو رنڈی ذات ہین ہم کو خوف
نہین معلوم ہوتا یہ ٹرے مرد و لئے بنتے ہین -
آغا - اے ہے کٹے سے منھ - اے لعنت خدا -
مہراج - آپ کی بلا سے جان ہے تو جہان ہے -
چھٹن - تو کھائے آپ کو کون جاتا ہے -
نواب - کیا جانے شیر لگتا ہے - بھیڑیا اٹھائے لیے جاتا ہے -
گلبگھے کا جنگل ہے - آخر خوف کا ہیکا ہے -
مہراج - مین تو ڈر گیا - ایک ٹھوکر مین ہڈی پسلی چور ہے -
آغا - تو جان کا خیال بس تم ہی کو ہے شاید -
چھٹن - ارے یار منزل کھوٹی ہوتی ہے بھائی -
نواب - یار تم بچون کی سی باتین کرتے ہو -
ممن - اے حضور ڈر یہان کا ہیکا ہے -
آغا - لے اب سوار ہو جیے بس -
مہراج - بندہ نہ جائیگا - بس آپ جائین -
نواب - یہ تو بڑی مصیبت پڑ گئی یارو -
آغا - اب انکے ساتھ سختی سے پیش آیئے -
مہراج - اوہ ! آسمان پر چڑھتا ہے -
نواب - جی بلکہ اور آسمان کے بھی پار -
مہراج - بھائی صاحب ع - مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
نواب - اسکو آخر بینی نہین اسکو خبط کہتے ہین -
آغا - نواب اب انکو ٹھیک بنانا پڑا -
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب بھاگے اور نواب اور ممن اور آغا نے
گھوڑے انکے پیچھے ڈالے اور قہقہہ اور نانڑو نے زور سے قہقہہ لگایا -
ممن - لینا - لینا چور ہے - اوہو ڑی استر کا چور ہے -
آغا - پکڑ لینا سڑی استر کا چور ہے - جانے نہ پائے -
نواب - آخر بھاگ کے جاؤ گے کہان تم -

قمرن - (ہوا دار پر سے) اری یہ کیا اپنا فضیحتا اُڑواتے ہو -
مہراج - (گھوڑے ہو کر ہانپتے ہوئے) ہم نہ جانتے ہے -
راوی - نواب صاحب نے ممن اور آغا صاحب کو اشارہ کیا
یہ دونون گھوڑے سے اُترے - مہراج بلی کو پکڑا تو اُنھون نے
غل مچانا شروع کیا اِن دونون نے مہراج بلی کو پکڑ کر دانڈی مین
سوار کیا اور رسون سے باندھ دیا -
مہراج - (بچون کی طرح روتے ہوئے) ہائے مین مرا - اِس دیس
مین میری جان مفت مین گئی -
نواب - چلے چلو بس چپ چاپ - کان دبائے ہوئے -
مہراج - ہائے میری اماں - ارے مین کیا کرون -
آغا - (ہنسکر) ارے یار یہ بالکل گوکھا ہی ہر -
چھٹن - اِسقدر رونا اِن مہراج مین ہر ! ! !
آغا - لاحول ولاقوۃ ! واللہ کچھ رنج ہوتا ہی اور کچھ ہنسی آتی ہر -
مہراج - ہے پرمیشر - اِن سب سے خدا سمجھے -
آغا - بس چپ چاپ چلے چلو -
مہراج - میرا دم نکل جائیگا اب -
آغا - مرو - کل مرنے ہو تو آج ہی مرجاؤ -
مہراج - یا خدا تو صانع مطلق ہر - قادر برحق ہر اور رسول خدا

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

کریم مین دلطف خداوندگار
گنہ بندہ کر دست او شرمسار

قمرن - (ہنسکر) ارے - یہ اِسکو ہو کیا گیا ہر -
نازو - سزا اِس مونڈی کاٹے کی -
نواب - اِنسے کوئی بولو نہین -
مہراج - ہان ہمسے نہ بولو کوئی (رو رو کر) ہمسے کوئی کیون بولے
ہم کسی سے بولتے نہین تو کوئی ہمکو کیون چھیڑے -
نواب - روئے بنیا گڑ دیگا - ہنسکے بنیا چھین لیگا -
آغا - واللہ بڑی ہنسی آتی ہر -
نواب - ہنسی آتی ہر یا رونا آتا ہر -
چھٹن - رونا نہین ہمکو تو ہنسی آتی ہر -
مہراج - خدا سے تبارک وتعالےٰ - اعملو آل داؤد شکرا
وقلیل من عبادی الشکور -

ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد

اِسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی اور بھی جھلائے مگر قہر درویش
بر جان درویش جھلا جھلا کے رہجاتے تھے آخر کار جب بہاٹ اور بھی
زیادہ بلند ملا تو اُنھون نے آنکھین بند کر لین اور ایک سر سے
سب کو کوسنا شروع کیا - یا خدا ممن کمبخت کی ٹانگ ٹوٹ جائے
یا خدا مسخرا اپاچی کسی کھڈ مین گر پڑے - اِسکی ہڈی پسلی چکنا چور
ہو جائے - یا خدا چھٹن پر پہاڑ کی کوئی بڑی سی سل گر پڑے
اور وہ دب کے رہجائے - یا خدا آغا محمد اطہر کا گھوڑا اِسکو
پھینکدے اور وہ گرتے ہی مرجائے - یا خدا نواب کا ہاتھ
ٹوٹے - پہلے تو سب کے سب ہنستے اور اِنکے کوسنے پر قہقہے
لگاتے تھے مگر جب نواب کو اُنھون نے کوسا تو قمرن بگڑ گئین
کہا ہاتھ ٹوٹین تیرے - تیرے کنبے والون کے - تیرے
ہوتون سوتون کے تیرے عزیزون کے ہاتھ ٹوٹین اُنکے جو نواب کی
طرف دیکھ نہ سکین - اور سنو موئے کی باتین - تو دور ہو مونڈی کاٹے

بزدلے۔ تجھ سے تو ہم عورتیں ہی اچھے۔ تجھے مرد وا کون کہتا ہے انا ہی
کیا ضرور تھا جو اب تا ہے اپنی جان کو۔ تجھی کو جان پیاری ہے۔ ہمکو
کسی کو جان نہیں پیاری ہے۔ تو تو اپنی عمر تیر چکا ہے ساٹھو باسٹھ برس
کا سن ہونے کو آیا۔ اور جان کو اسقدر عزیز رکھتا ہے۔ نازو نے
بھی آڑے ہاتھوں لیا۔ ہاتھ ٹوٹیں تیرے اور تیرے
ہوتوں سوتوں کے۔ نواب اِس مونڈی کاٹے گنوار کو پہاڑ سے گرا دو
ایسے منحوس آدمی کا ساتھ رکھنا کیا۔

نازو کا اسقدر رکہنا تھا کہ منشی معراج علی صاحب خوشامد کرنے لگے
جناب من اگر خطا ہوئی ہو تو امیدوار معافی۔ یا سزا دیجیے اور اس سے بڑھکر
سزا اور کیا ہوگی کہ مجھے یہاں سے رخصت کر دو میں سیدھا گھر جاؤں۔

نواب۔ ایسی تیسی آپکی۔ بس بندے چلے چلیے۔

نازو۔ ای تمکو کیا بیٹھا ہے نواب۔ جانے دو۔

قمرن۔ ای ہے ایسے چرچرے کا ساتھ رکھنا کیا۔

نواب۔ واہ انہیں کے دم سے تو رونق ہے۔

مسخرہ۔ یہ نہ ہوتے تو بچوں کی طرح روتا کون۔

قمرن۔ اور نحوست کا گھر۔ اسکو رخصت ہی کر دو۔

نواب۔ انکو بس بندے چلنے دو۔ چلو چل چپ چاپ۔

آغا۔ ارے یار کھلوا دو۔ مگر گھوڑے ساتھ ساتھ رکھو خبیث کہیں بھاگ نہ سکے۔

چھٹن۔ کھینچی رسی کھلوا دو۔ کوئی دیکھتا ہوگا تو کیا کہتا ہوگا۔

آغا۔ روک لو۔ روک لے رہے۔ رکھے رہے ڈانڈی پکڑے رہو۔

راوی۔ راجپوتوں نے رسی کھولدی۔

معراج۔ یا خدا ان سب کو غارت کر۔ ان مردودوں نے میری آج
بڑی درگت کی۔ خدا کرے ان سب کی ٹانگیں ٹوٹیں اور یہ
لنگڑاتے ہوئے چلیں۔ آمین۔ سب انکی اس بدحواسی
سراسیمگی اور وحشت اور بزدلی پہ قہقہہ لگاتے تھے اور یہ جھنجلاتے تھے

نواب صاحب نے ممن سے آہستہ سے کہا کہ انکی ڈانڈی کے کسی کہار کو
سکھا دو کہ کاندھا بدلتے وقت ذرا ڈانڈی کو ہلا دیں۔ دو تین منٹ کے
بعد کاندھا بدلنے کے وقت دو آدمیوں نے ڈانڈی کو ذرا ہلا کر چھوڑ دیا
تو منشی معراج علی صاحب ڈانڈی ہی پر منہ کے بھل گرے اور کسی قدر
چوٹ بھی آئی۔ پہلے تو ان لوگوں کو خوب گالیاں دیں اسکے بعد
اپنی ٹوپی اُتار دو ہتڑ لگانا شروع کیا۔ مسخرے نے کہا استاد انکی
سند نہیں ہے۔ ہم لگائیں تو قدر عافیت معلوم ہو۔ ممن نے پہاڑ
کی طرف دیکھکر کہا سرکار میں سمجھتا تھا کہ پہاڑ سیدھا چلا گیا ہوگا
اگر یہ بات نہیں ہے۔ اور اگر یہ سڑکیں نہ بنی ہوتیں تو بڑی مصیبت
سے چلنا پڑتا بلکہ شاید ہم لوگوں سے تو چلا بھی نہ جاتا۔ اختر نے
جواب دیا بھائی جان بس یہ سمجھ لو کہ جسطرح چیل چکر کھاتی ہوئی
چڑھتی ہے اسی طرح پہاڑ کی چڑھائی کا بھی حال ہے۔ ممکن نہیں
کہ چیل سیدھی ہوا میں جائے۔ کیا مجال۔ چکر کھاتی ہوئی
جاتی ہے۔ اسی طرح چکر کھاتی ہوئی سڑک بھی بنائی ہے ورنہ ممکن
نہ تھا کہ انسان دامن کوہ سے سیدھا باندھکر سیدھا قلہ کوہ تک
بخط راست جا سکتا۔ یہ تو خاص پہاڑی تک نہیں کر سکتے نہ کہ
بادشاہ۔ لاحول ولا قوۃ۔

قمرن۔ اب کتنی دور ہے۔ چلتے چلتے اندھی رنگ آگیا۔

نازو۔ اب کہیں چلکے دم تو لو نواب۔

نواب۔ بس اب آن پہونچے۔

آغا۔ وہ کیا سامنے رانی باغ کا ہوٹل ہے۔

ممن۔ کیوں صاحب وہاں ہر شے تیار ملیگی۔

نواب۔ دنیا بھر کی چیزیں۔ ہوٹل ہے کہ نہیں۔

ممن۔ یہاں مرغی کے انڈے آئے کہاں سے ہونگے۔

مسخرہ۔ کیا بات پیدا کی ہے حضور نے۔

نواب ۔ (ہنسکر) جی ہان نایاب بات نکالی ۔
مسخرہ ۔ اِس ویرانے مین اور مرغی کے انڈے ۔
ممّن ۔ تم تو ۔
مہراج ۔ بانس بریلی سے منگواتے ہونگے ۔
آغا ۔ جی نہین اور بلکہ شاہجہان پور سے ۔
چھٹن ۔ ہمتو جانتے ہین کلکتے سے منگواتے ہونگے ۔
ممّن ۔ اجی ہمکو تو کھانے سے مطلب ہی ۔ چار اور مکھن روٹی تو سویرے سویرے اڑا ہی چکے ہین ۔ اب کیا ہی ۔

جب داخل منزل مقصود ہوے تو دیکھا کہ ہوٹل مین پنکھے لٹکے ہوے ہین اور خس کی ٹٹیان برآمدے مین لگی ہوئی ہین اور ایک جانب کو ایک پالکی گاڑی رکھی ہی ۔
نواب ۔ این ! خس کی ٹٹی اور پنکھا ۔
چھٹن ۔ منشی مہراج بلی سے کہیے جو جھول لادکے آئے ہین ۔
نواب ۔ کیون بچہ اب اپنی حماقت کے معترف ہوے یا نہین ۔ تم لکھنؤ ہی سے سردی کے کپڑے اور گدھے کی جھول لادے آئے تھے ۔
مہراج ۔ بھائی صاحب واللہ جو کسی کی بات کبھی مانون اور دیکھو لینا نینی تال مین اسقدر گرمی نہوگی یہ لوگون نے خواہ مخواہ کی گپ اڑا دی تھی کہ نینی تال سرد مقام ہی اور لوگ لحاف اوڑھے ہین اور کشمیر کا لطف آتا ہی یہ سب ڈھکوسلا ہی غضب خدا کا اسقدر اونچے پہاڑ پر تو آ گئے اب سردی کیا خاک دھول ہوگی بھئی آغا یار تم اپنے کپڑے ہمکو دیدو ۔ بس ڈھیلا پائجامہ اور کرتا ۔ خدا گواہ ہی مین تو مارے گرمی اور پسینون کے مرا ۔ کہین کا بھی نہ رہا ۔ اُف ۔ گرمی ہی کہ موت کا سامنا ہی رونگٹے رونگٹے سے چنگاریان نکلتی ہین اور سر سے پانون تک پھنکا جاتا ہون مجھے بدبخت کو یہ کیا معلوم تھا کہ پہاڑ پر بھی آگ برستی ہی مگر آپ کے جھوٹے مصاحبون سے خدا سمجھے جنہون نے ہم سب کو جھانسا دیدیا ۔

یہ کہکر منشی مہراج بلی ایک کمرے مین گئے اور دروازے بھیڑ کر کپڑے اتارے اور لنگی پہنکر بیٹھے اور پنکھا ہونے لگا ۔ نازو اور قمرن اور آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری بھی بنچ اور کرسیون پر بیٹھے ۔
مہراج ۔ بھئی ہم تو اب کل لکھنؤ چل دینگے ۔
نواب ۔ اب رنگ لائی گلہری ۔
آغا ۔ کیا پہاڑ پسند نہین آیا ۔
مہراج ۔ موت کا سامنا ہی مارے گرمی کے ۔
نواب ۔ اجی تو مردود اسقدر گرم کپڑے کیون پہنے ۔
آغا ۔ تصور اپنا اور گالیان دین پہاڑ کو ۔
مہراج ۔ دل لگی اسوقت نہ کیجیے ۔
نازو ۔ اے نواب تو پنکھا ہو رہا ہی ۔
مہراج ۔ تو پھر یہ کیون کہتے تھے کہ سردی ہوتی ہی ۔
چھٹن ۔ بھئی سُن تو چکے کہ سردی بیربھٹی سے شروع ہوتی ہی اب جون جون بڑھتے جاؤگے سردی شروع ہوتی جائیگی ۔
قمرن ۔ کیا بھلا معلوم ہوتا ہی ۔
نازو ۔ واہ کیا کہنا ۔
مہراج ۔ خدا کی مار ۔ اب تو ہمنے ٹھان لی کہ کبھی بھولے سے بھی پہاڑ پر نہ آئینگے ۔
نازو ۔ اے تو موئے منڈی کاٹے گدھے تجھسے یہ کسنے کہا تھا کہ دو روٹی لادکے آ ۔ آخر اتنے اور ساتھ تھے کسو نے بھی گرم گرم کپڑے پہنے تھے کہ تو ہی پہن کے آیا اور وہان جو ہم سب نے منع کیا تو کسی کا کہنا نہ مانا ۔

چنگلو - (برآمدے سے) خداوند غلام نے اسی لیے شربتی کے انگرکھے ساتھ رکھے ہین کہ نہ سردی ہوگی نہ پہنینگے - مگر منشی مہراج علی صاحب بہادر تو سنتے ہی نہین - جسنے جو کہدیا منظور اب اسوقت گرمی کے سبب سے پریشان ہوگئے ہین شام کو جب ادھر اودھر سیر کو چلینگے تب پھر کیفیت دیکھیے گا - کیا مجال کہ ذرا بھی جی گھبرائے یہ مقام دل بہلانے کا ہی یا جی گھبرانے کا -

چار کمرے نوابصاحب نے وہان لیے اور چار رونگین خس کی ٹٹیان لگائی گئین اور پنکھا چلنے لگا - ایک کمرا خاص نواب نامدار اور آنکی معشوقہ لالہ رخسار کے لیے اور ایک منشی مہراج علی صاحب اور بی نازو جان کے لیے اور دو کمرون مین مجرد لوگ تھے - کھانے کا اہتمام ہوٹل ہی مین کیا گیا اور دو گھنٹے مین شوپ اور مرغ کے کٹلٹ اور اسٹو اور فریج بال اور فول کری اور آملٹ اور پڈنگ تیار ہوکر میز پر چنا گیا اور سب نے ملکر کھایا - منشی مہراج علی نے دو دو اور فہاکہ اور چار پر قناعت کی اور ان سب کی چوری سے چار پانچ پگ برانڈی کے اڑا لیے - ایک تو یون ہی گرمی تھی دوسرے زربفت کی چپکن اور دوشالے کی گرمی - تیسرے برانڈی نے اور بھی پھونک دیا - لنگی باندھکر لیٹے تو گرمی کی شدت کے سبب سے کئی بار پانی پیا - آخر کار خس کی ٹٹی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور برف کے پانی سے اسقدر تسکین ہوئی کہ آنکھ لگ گئی -

نواب صاحب اور انکی معشوقہ گلبدن کو بہت عرصے کے بعد ایک کمرے مین تخلیے مین صحبت نصیب ہوئی تھی - باہم گھل گھل کے یون باتین ہونے لگین -

قمرن - نواب دیکھو اپنے سب عزیزونکو چھوڑکے تمسے ملے ہین ہم - اسکا خیال رہے -

نواب - تو خدا نخواستہ تکلیف کیا اٹھائی -

قمرن - اوئی - تکلیف دشمنون کو ہو - ہمارے تمھارے ساتھ اور تکلیف -

نواب - ہم تو تمکو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین -

قمرن - پھر دل کو دل سے راہ ہی -

نواب - ہمنے تمھارے لیے سب کو چھوڑ دیا -

قمرن - اے کیا ہم نادان ہین کوئی - اتنا بھی نہین جانتے - ہمارے ہی سبب سے کیسی کیسی بدنامی ہوئی تمھاری - پھر ہم لونڈی کی طرح حاضر بھی تو ہین -

نواب - (بوسہ لیکر) ہماری جان تک تمپر صدقے - لونڈی کیسی - تمکو تو ہمنے دل مین جگہ دی ہی اب ہم اور تم تمام عمر علیحدہ نہین ہو سکتے -

قمرن - (روٹھی صورت بناکر) یہ تمنے جدائی کا نام کیون لیا - ہمکو تو یہ سننا ہی ناگوار ہی - اب ہم مرکے اس گھر سے نکلینگے بس -

نواب - (گلے لگاکر) اچھا اب ان ذکرو جانے دو - بری بری باتونکا خیال دلکو پریشان کردیتا ہی اب اچھی اچھی باتونکا دھیان کرو -

قمرن - ایک بات کہین جو مانو -

نواب - سر آنکھون سے - ایسی بات ہی بھلا -

قمرن - ابھی تو گرمی ہی - دو گھڑی دن رہے ہم تم باجی سب کو سیر کرانے لے چلو - ذری ادھر اودھر سیان سان چہل قدمی کر آئین - یہان موئے پردے کی کون ضرورت ہی -

نواب - اچھا اور سب سے بھی صلاح لے لین -

قمرن - یہان ہی کون جس سے پردہ کرین - ان موئے بنگلیون سے پردہ کرنا بیکار ہی -

نواب - اچھا مہراج علی اور محمد اطہر وغیرہ سے دریافت کرلین تو شام ہوتے ہوتے پہاڑ کی سیر کو لے چلین -

قمرن - اب اِتّی دور آئے ہین تو کچھ تو سیر کرین - پردہ تو پھر شہر مین ہوتا ہی رہیگا -

نواب - سچ کہنا کیا مقام ہی -

قمرن - کیا کہین نواب ہمسے بڑی چوک ہوگئی اپنی گیّان کو نہ لیتے آئے - وہ سب بھی ہماری تمھاری بدولت دیکھ لیتین

نواب - اب تو آنا جانا لگا ہی رہیگا - ابکی اور بھی سامان سے آئینگے - اب تو آہی گئے - پہاڑ کا حال یکدفعہ معلوم ہوجائے تو پھر برابر آنے لگین اور سب کو ساتھ لائین - وہ بات ہی کیا ہی - مگر لوگون نے کیا کیا ڈرا دیا تھا - کیا کیا گپین لوگ اُڑاتے ہین -

دو گھڑی دن رہے نواب صاحب اور منشی مہراج بلی اور نازو اور قمرن اور آغا محمد اطہر اور میان جملو اور چھدّا الگنجیر و اور اختر اور ایک سپاہی اور دو مہریان یہ قافلہ پیادہ پا سیر کے لیے نکلا قمرن سادی پوشاک زیب بدن کیے ہوے چھم چھم کرتی جاتی تھی اور نازو نے اِسوقت صندلی رنگ کی ساری مہراج بلی کی فرمایش سے پہنی تھی -

قمرن - نواب یہان کی بازار تو ہمکو دکھا دو -

نواب - بہت خوب - صدر بازار دیکھو گی !

نازو - اے یہان کا چوک کہان ہی -

آغا - معقول ! چوک کی ایک ہی کہی -

مہراج - یہان پہاڑ پر چوک کہان ڈھونڈھتی ہو تم لوگ یہان تو بس چوطرفہ پہاڑ اور کوہ و ہامون و در و دشت و لالہ زار ہی اور شب کو یہ مقام دود و دام کا مسکن ہی -

نواب - بھئی کیا خوش بیان آدمی ہو واللہ -

آغا - فارسی کے محقق ہین نا - آدمی طبیعت دار ہی -

نواب - ارے یار ہم لوگون کو فارسی ہی پڑھایا کرو - آخر کچھ تو کام آئے -

مہراج - بھائی صاحب آپ لوگون مین مادّہ اور قابلیت ہی نہین ہی - آپ کا تو یہ قول ہی کہ

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے نواب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے خراب

اختر - سبحان اللہ - کیا بمحل شعر پڑھا ہی اور کیون صاحب یہ لفظ نواب ہی یا واو معروف ہی لوگ نواب کہتے ہین اسکی کیا تحقیق ہی

مسخرہ - آپکو تحقیق اور تدقیق سے سروکار منشی مہراج بلی بتا تو کہہ ہی چکے ع تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد ست -

مہراج - ہی تو ایسا ہی - میرے جی کی بات کہی جو کہین دیہنے کوئی مجھسے فارسی بولے تو زباندان ہو جائے -

شنیم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز
چہ شکر گوییت ای کارساز بندہ نواز

نازو - یہ پہاڑ سیدھا اونچا نہین ہوتا -

آغا - نہین بس اسی طرح نینی تال تک چڑھائی ملتی جائیگی - اگر الف وار بالکل سیدھا ہو تو چڑھنا محال ہو جائے -

نواب - ہم خدا جانے پہاڑون کی نسبت دل مین کیا کیا سوچتے تھے گدّے لگاتے تھے بس -

مسخرہ - مگر خالی خولی گدّے بازی سے مطلب نہین نکلتا - یہان آئے تو کچھ اور ہی بات پائی -

قمرن - یہ موے پہاڑی ہمین عجب طرح سے دیکھتے ہین جیسے کھا جائینگے -

سپاہی - حضور یہ بڑے سیدھے لوگ ہین -

مہری - معلوم تو ایسے ہی ہوتے ہین - یہ تو کچھ ایسے

سرخ و سفید نہین ہین -
آغا - دن بھر تو دھوپ مین مارے مارے پھرتے ہین محنت مزدوری کرتے ہین - دھوپ کے سبب سے کالے اور سانولے ہوجاتے ہین -
قمرن - اور وہ موئی پہاڑنین ہی کون بڑی گوری ہوتی ہین جنپر تم شرط بدتے تھے نواب -
نواب - تمھاری صورت سے اِنکی صورت اچھی ہوتی ہر کہنے سے تو بُرا مانوگی -
قمرن - وہ جو تیان گوری ہوتی ہین -
نازو - چلو وہ پریان ہوتی ہین پھر کوئی کیا کرے -
مہراج - جان سن چھیڑنے کے لیے کہتے ہین -
نواب - اچھا اِس عورت کو دیکھو جو سامنے آرہی ہر - یہ کیا کالی ہر -
آغا - یہ بھی سرخ و سفید ہر اور وہ جسپر تم شرط بدتے تھے وہ بھی بہت اچھی تھی -
قمرن - اچھی تھی تو تم دو ایک کو گھر ڈال لونا اور نہین تو چلے وہان سے باتین بنانے - گھر ڈال لو اگر ایسے ہی ریجھے ہو تو نکاح پڑھوا لو -
نواب - ہملوگ تو خدا الگتی کہینگے -
قمرن - اب تم نگوڑی پہاڑن کو ایک آدھ کو میرے ہاتھ سے چھوڑ دوگے -
نازو - اِنکو کون جیت سکیگا موئی دو نیون کو -
قمرن - کیسی گول ڈھنگ ہوتی ہین -
نازو - یہ تو اِس قابل ہین کہ امیرون کے محل مین قلماقنیون اور حبشنون کی جگہ اِنسے پہرہ دلائے -

قمرن - ہان ہان باجی خوب کہی -
جبتک ہموار زمین ملی تب تک تو یہ سب مزے مزے سے چلا کیے جب ذرا چڑھائی آئی تو چار پانچ قدم چلنا بھی دوبھر ہو گیا - اول تو ہموار زمین کے چلنے والے جب پہلے پہل پہاڑ کی چڑھائی پر چڑھتے ہین تو بڑی دقت پڑتی ہر - چلنا ہی نہین آتا پانون لڑکھڑانے لگتے ہین - اور بہت جلد انسان ہانپ جاتا ہر - تھوڑی ہی دور چلنے مین پسینے آجاتے ہین اور بُری حالت ہوجاتی ہر - قدم تو آشنا ہوتے نہین پہاڑ پر سے اجنبی آدمی پھسلا پڑتا ہر یہ معلوم ہوتا ہر کہ اب گرے اور اب گرے - یہی اِن سب کی بھی کیفیت تھی جب یہ حال دیکھا تو اُترنے لگے - ایسین بھی اِنکو دقت واقع ہوئی مگر اُتارمین چڑھائی سے ذرا کم - جب ہموار زمین ملی تو ذرا دم لیا گویا بڑی کڑی منزل طے کرکے آئے تھے - آفتاب غروب ہو چکا تھا مگر میدان کے سبب سے اندھیرا بہت نہین ہوا تھا گو ہوٹل کی عمارت دور سے کسیقدر نظر آتی تھی مگر منشی مہراج بلی صاحب کے ہوش اُڑے ہوے تھے کہ ایسا نہو بھیڑیے سے مڈبھیڑ ہو - بھیڑیے سے اِنکی روح فنا ہوتی تھی شیر سے یہ اتنا نہین ڈرتے تھے جتنا بھیڑیے سے ڈرتے تھے - بدحواس ہو کر کہا بھئی اب قدم بڑھائے چلو جنگل کا واسطہ ہر گھر نہین ہر -
نواب - تم تو ایسے ڈرے جاتے ہو جیسے شیر کا جنگل ہر - لاحول ولاقوۃ -
نازو - اِی موا بزدلا بودا ہر -
مہراج - جی ہان موا بزدلا ہر - موت کے مُنہ مین موا نہین گھس جاتا -
نازو - تو اتنے ہین ایک تمھین کو جان بھاری ہر بس -
مہراج - کچھ سنت کی بھی خبر ہر جاہلی یہان جانور لگتے ہین -

ابھی کوئی نکل آئے تو قدر عافیت معلوم ہووے - یہ
ساری بہادری نکل جاے -
نازو - (کانپ کر) اوئی کیا جانور بھی ہین یہان -
قمرن - بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے -
نازو - پھر یہان آتے وخت آئی ہو کیا کرنے -
آغا - یہ تو ہو سودائی - جانور کیسے -
نازو - اوئی جنگل تو ہی - سچ کہتے ہین یہان اِتنے وخت
آنے سے فائدہ ؟
قمرن - نواب ہمارے ساتھ ساتھ چلو -
مہری - پردیس کا واسطہ اور پھر جنگل اور موا پہاڑ -
چلے ہین سیر کو - تم کون کہے -
نواب - یہ مہراج بلیا خود بھی ڈرتا ہو اور اونکو بھی ڈراتا ہو ملعون
مہراج - تم تو ہوا جد اور جان کو ہتھیلی پر لیے ہوے
بندہ گھر بار سے فالتو نہین ہو - صریحاً جانتے ہو کہ یہ دشت
پر خار ہو جانورون کے رہنے کا مسکن - اگر ابھی کوئی جنگلی
کتا آجاے تو غضب ہی ہو جائے -
مسخرہ - اوہ ! جنگلی کتے سے جان نکلتی ہو - ہم تو سمجھے تھے
ہاتھی یا شیر یا گینڈے یا ارنا بھینسے کا خوف دلائینگے مگر ٹائین
ٹائین فش - یہ سارا خوف بھیڑیے کا ہو -
مہراج - (بہت جھلا کر) اون - کیا بکتے ہو جی اِسکا نام
رات کو نہین لیتے - ایک اِسکا نام اور ایک ماموں کا نام
جسکو رسی کہتے ہین -
نازو - کیا سڑی ہو موا -
قمرن - واہی تباہی بکتے ہین -
مسخرہ - تو بھیڑیے اور سانپ کا نام نہین لینا چاہیے

مہراج - (سر پیٹ کر) ارے نامعقول ! انکا نام رات کو
لینے سے یہ دونون آجاتے ہین - کن کم بخت اُجڈون کے
ساتھ بن آیا ہون - ہاری مانتے ہین نہ جیتی -
نازو - اے ہان یہ تو سچ کہتے ہین رات کو رسی کا نام ہی جان
بھی نہین لیتین -
قمرن - اور نہ جنگلی کتے کا نام لیتی ہین -
مہراج - بھلا خیر - کسی نے تو ہم سے اتفاق کر لیا - یہ لوگ
تو بھلے چنگے آدمی کو دیوانہ بنا دیتے ہین -
مہری - نہین منشی جی - آپ سچ کہتے ہین اسی سے تو کہتے ہین کہ
کوئی بڑا بوڑھا ضرور ساتھ ہونا چاہیے کہ اونچ نیچ دکھلائے -
مہراج - (آگ ہو کر) تیرا سر مردار - دور ہو یہان سے - جلاتی
ہو مجھے - خبردار جو آج سے مجھسے بات کی ہو تو جانیگی -
مسخرہ - کیا ! یہ اِسپر کیون بگڑے بھئی -
قمرن - مہری نے تو انھین کی سی کہی تھی -
آغا - سودائی تو ہو ہی جی -
نازو - اور ہم تو سمجھ گئے -
نواب - ہم بھی تاڑ گئے -
مہراج - کیا مجھ کم بخت کو سوجھی کہ اِن پاجیون کے ساتھ
آیا - افسوس - اِسوقت آگ بھبوکا ہون -
نواب - (ہنسکر) مہری کی بدولت ہم سب بھی پاجی بنے -
مسخرہ - اور ایک سرے سے سب پاجی - سب دھان
بائیس پنسیری لگا دیے - پاجیون کا دڑبا ہی کھل گیا ہو -
نازو - ہم بھی کیا سمجھتے ہین -
قمرن - اچھا مہری نے کیا بھس ملایا تھا -
نازو - مہری نے ہمارے نوجوان نٹھے میان کو بڑے

پوڑھوں مین شامل کر دیا - واہ -

مسخرہ - ارے رے رے! یہ بجوگ پڑ گیا -

آغا - اوہ - یہ اسپر جھلائے کہ مہری نے اِنکو بوڑھا بنایا

نازو خوب سمجھین واللہ -

مسخرہ - کیون نہ سمجھین مثل مشہور ہی اپنے بچھڑے کے دانت سب پہچانتے ہین -

نواب - ایک ہوئی چڈ اگلنیزہ -

جملو - اور ایک بات پر کسی نے دھیان ہی نہین کیا -

نازو جان کیا کہہ گئین -

نازو - اب مجکو لڑواؤ انسے تم سب مل کے - مین نے کچھ کہا وہا نہین - تم اِنکے بھروسے مین نہ آنا جی ہمنے تو سو وقت تمھاری سی کہی -

مسخرہ - ہان بس اتنا ہی کہا تھا کہ ہمارے جوان میان کو بوڑھا بناتی ہو -

نواب - تو یہ پٹھے ہین یا نازو کے ٹھٹھے -

آغا - اصل مین تو ٹھٹھے ہی ہین نرے -

مہراج - ابھی کوئی جانور نکل آئے تو یہ بڑھ بڑھ کے باتین بنانا معلوم ہو جائے -

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست	شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

چھکّن - آدمی دور اندیش کہی ہین -

مہراج - ارے یارو آخر جنگل اور پہاڑ اور ہو کا عالم لق و دق میدان ہی یا نہین - یا اسکو بھی آپ اپنا گھر اور رانی کٹرہ اور نوانز گنج سمجھے ہوئے ہین لکھنؤ کے گلی کوچے یہ نہین ہین

مسخرہ - جی ہان یہان بھیڑیا نکلتا ہی -

نواب - چپ نامعقول پھر اسی کا نام لیا -

آغا - جنگل کا کتّا کیون نہین کہتا - کیون نہین کہتا - کیون بی مہری - ہونا -

مہری - حضور ایک دفعہ بول کے مردار بنی اب پھر گالیان کھاؤن آپ لوگ تو دل لگی کرتے ہین اور ہم گالیان کھاتے ہین -

نازو - گالیان تو گالیان تمنے تو جوتیان کھانے کی بات کی ہمارے جوان میان کو بوڑھا بنائے دیتی ہو - ہمکو یہ سننا اچھا معلوم ہوتا ہی بھلا کہ ہم بوڑھے کے کھونٹے بندھے ہین بوڑھے کے کھونٹے بندھے تو -

مہری - میرا میان تو بارہ ہی برس کا ہی ابھی -

مسخرہ - ہان! تو میرے سن کا ہی - مین بھی پونے بارہ برس کا ہون

باتین کرتے ہوئے ہوٹل کے قریب پہونچے ہی تھے کہ اتفاق سے بھیڑیا واقعی اس طرف سے گذرا اور جملو نے غل مچا کر کہا ارے بھیڑیا - بھیڑیے کی صورت دیکھتے ہی مہاراج جی تو دھم سے گر پڑے اور اسقدر غل مچایا کہ کوس بھر تک پہاڑ پر آواز گئی ہو گی - نازو نے کانپتے ہوئے مہری کو پکڑ لیا اور کہا ای بوا بچاؤ بی قمرن ڈر کر نواب صاحب کو زور سے لپٹ گئین اور دوسری مہری بھی کانپ کر غل مچانے لگی - سپاہی اور آغا صاحب اور جملو بھیڑیے کی طرف دوڑے - چڈ اگلنیزہ بھی دوڑنے لگا - وہ تو مسخرہ پن ہی تک تھے بس - بہادری اور جرأت سے اُنکو کیا کام تھا - جب بھیڑیا نظر سے غائب ہو گیا تو منشی مہراج جی کو بہزار خرابی اُٹھایا - یہ زمین پر لیٹے ہوئے تھرتھر کانپتے تھے اور آنکھین بند کیے ہوئے گلا پھاڑ پھاڑ کے غل مچاتے تھے - جسنے دیکھا ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

نواب - منشی مہراج جی صاحب دوت -

آغا - دوت - دوت - جنگلی کتے دوت -

مہری - انھین کا کہنا سچ ہوا -
جملو - اور یہ گرگیون پڑے تھے حضور -
مسخرہ - جنگلی کتا آہی گیا - بڑے بڑے کان ہوتے ہین اسکے نام لیتے ہی مستعد -
مہراج - دیکھ لیا یا اب بھی اُجڈ پنا کروگے -
آغا - مین یہ سوچتا ہون کہ اگر کوئی چیتا یا اور کوئی بڑا جانور آتا تو شاید یہ مرہی جاتے -
نواب - بڑا ہی بودا ہو جی -
مہراج - بڑے مردوے تھے تو مقابلے کو گئے ہوتے -
آغا - گئے ہی تھے -
مسخرہ - آغا صاحب کے ڈنٹرل دیکھیے گا ذرا - بڑا کام کیا گویا شیر کے پیچھے دوڑے تھے - اور پیادہ پا ادھ ننگے نیمہ شیر ران ننگے -
آغا - اور تو ابھی تو کہ بیٹھے - مارے خوف کے کانپنے لگا تھا
مہری - اتنی بات تو ٹھیک کہی آپ نے - دبکے بیٹھے تھے -
مسخرہ - کون قسم کھا کے کہتا ہون میرے ہی ڈپٹنے سے بگٹٹ بھاگا - نہین ضرور چوٹ کرتا -
مہراج - اُف - خدا نے بہت بچایا واللہ -
نواب - جی بہت بچے - نہین تو قضا کے منہ مین پہونچ ہی گئے تھے - گویا قبر سے نکل آئے -
مہراج - بڑے بچیا ہو - ادر بڑا اجڈ او گنوار ہو اب بھی نہین مانتے
نازو - نہین تم سچ کہتے تھے جی -
قمرن - ہمارے پانون تلے سے مٹی نکل گئی تھی -
نواب - تم عورتون کا خوف تو بیجا نہ تھا - مگر اس کمبخت کا کانپنا اور گر پڑنا تو ستم ہو - یہ ہاتھ پانون اور یہ خوف -

آغا - بڑا بودا ہو - ڈوب مرجاگے -
مہراج - خدا کرے تمکو پھر ملے -
آغا - ایک لٹھ مین ڈھیر کردون -
مہراج - جی بڑے تیس مار خان ہین - ڈھیر کردیتے اب ایک آپ ہی تو بانکے رہ گئے ہین بس - چور اٹھائی گیرا - چلے وہان سے وہ بنکے -
آغا - نہین تمہاری طرح سے لیٹ جاتے -
مہراج - یہ ہمسے واقعی بڑی بے وقوفی ہوگئی ہم گھبرا گئے ورنہ وہ ہماری لاش کو اگر اٹھا لیجاتا تو ہم کیا کرلیتے -
مسخرہ - (بہت ہنسکر) اللہ اللہ اب ایسے نازک ہوگئے آپ کہ بھیڑیا - ارے توبہ (گالون پر تھپڑ لگاکر) جنگلی کتا آپ کو اٹھا لیجاتا - آپ کی لاش اٹھانے کے لیے پہاڑ بھر کے جنگلی کتے جمع ہون سات آٹھ رہین تو شاید دو چار قدم کھینچ سکین - کیا ننھے بنے جاتے ہین -
نواب - واللہ اس شخص کو پکا جنون ہو - اسکی لاش بھیڑیا لادکے اٹھا لیجاتا - اس اندھیر کو تو دیکھیے -
جب ہوٹل کے زینون پر پہونچے تو دیکھا کہ ہر کمرے مین لیمپ روشن ہین اور ایک لالٹین باہر بھی جلتی ہو زینے پر پہونچے ہی تھے مسخرے نے غل مچاکر دفعتہً کہا (ارے بھیڑیا !) اتنی مہراج بلی بوکھلا کے کمرے کے اندر جھپٹنے ہی کو تھے کہ ڈر سے ٹکرا کے گرے تو بڑا ہی قہقہہ پڑا - خانساماں و ڈرائیور سے معلوم ہوا کہ دل لگی ہی دل لگی تھی -
مہراج بلی سخت خفیف ہوے - بہت ہی جھینپے - بڑے نادم ہوے اور ان سب کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے برا حال تھا مہراج دل مین کٹ گئے اور نازو نے اور بھی بنانا شروع کیا - واہ رے

مردوے چوڑیان پہن لے جاکے - ڈاڑھی مونچھ کی تو شرم رکھو کیسا اوندھا گرا منھ کے بھل - بیٹھے سے منھ - چل ہٹ ایسا بھی نبردلاپن کیا ہی - آخر کسی اور کو بھی جانتے ہو یا مجھی کو جانتے ہو اسکیلے کو - ذری تو شرما دل مین -

قمرن نے بھی بنانا شروع کیا - ای ہان یہ ماجرا کیا ہی تم تو اب مین دیکھتی ہون خواب سے چونک پڑو گے - ذرا کسی نے کہدیا بھیڑیا اور بس اوندھے گر گئے -

مسخرہ بولا اور دل لگی یہ ہوئی کہ مین انھین کے سایے کو اتفاق سے بھیڑیا سمجھا تھا جب یہ بھاگے تو مین سمجھا کہ بھیڑیا انکی لاش لادکر بھاگا کیونکہ انکا سایہ انکے ساتھہ ساتھہ بھاگا جی مین تو آیا کہ دوڑکے چھڑا دون پھر صبح کو لاش ڈھونڈھو لینگے - بھیڑیا بہت کریگا مارڈالیگا - بس ان فقرون پر اور بھی قہقہہ پڑا - اور سب کے سب لوٹنے لگے سوچے کہ صبح کو لاش کو ڈھونڈھ لینگے کیا بے پروائی ہی - اور اس سے بڑھکر یہ فقرہ ہوا کہ (مار ہی توڈالیگا بس) یہ گویا کچھ ہوا ہی نہین -

مہراج بلی ایک تو نادم تھے - دوسرے انکے ہنسنے سے اور بھی جھلا گئے - تیسرے بھیڑیے کا نام سے سہمے ہوے تھے اور ایک بھیڑیے کو دیکھہ ہی چکے تھے بڑے ہی مخمصے مین بھرے ہوے تھے -

مسخرہ - اسوقت شعر کہنے کو جی چاہتا ہی -

نواب - ضرور کہو دل ہی بہلیگا -

مسخرہ - دل تو کیا بہلیگا - یہ کہے ہوے پر سو ڈرے -

آغا - کیا منھ کے بھل گرا تھا واللہ -

مسخرہ - حضور سمجھتے یہ سمجھے کہ بھیڑیا انکی لاش لادکے بھاگا اب یہ سمجھے بھیڑیے کے بچے ہین -

چھمٹن - جناب منشی صاحب قبلہ مزاج شریف -

نازو - ای اب مرے ہوے کو نہ مارو -

آغا - کیا بھیڑیے نے ٹنگڑی لی تھی -

قمرن - ای نہ کچھ نہ کچھ - واہی تباہی غل مچادیا کیون ڈراتے ہو -

نواب - اچھا قمرن سچ کہو تم بھی ڈری تھین -

قمرن - نہین - بچا بھی سمجھ جاتا -

نازو - یہ تو ایسا بدحواس ہوا کہ جیسے کوئی آکے اسکو کھا ہی گیا -

قمرن - کیا بری بری باتین بکتی ہو باجی جان -

آغا - اسوقت جھلائے نہین کچھ -

نازو - سہما ہوا ہی ہوا - جیسے کبوتر کو بلی پکڑنے دوڑے اور وہ سہم جائے بس وہ انکی کیفیت ہی -

آغا - اب رات کو باہر نہ نکلینگے -

نازو - رات کیا اب دن کو بھی باہر نہ نکلیگا -

نواب - سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہی -

مہری - حضور نے بھی رسی کا نام لیا - رات کو اسکا نام لیا کیجیے

شام کو کھانا کھاکر اپنے اپنے درجون مین سب سو رہے - مگر شب کو منشی مہراج بلی صاحب منکے تک نہین - نازو نے چھیڑا بھی مگر یہ نہ بولے نہ بولے -

صبح کو آٹھ بجے تک یکے بعد دیگرے یہ سب بستر استراحت سے بیدار ہوے نازو نے تخلیے مین نواب صاحب سے کہا کہ شب کو مہراج بلی بہت سہمے ہوے تھے - رات پھر مجھ سے نہین بولے چپ چاپ پڑے رہے مین نے کئی بار شانہ ہلایا - جگایا مگر نہ بولے بڑے غصے مین تھے رات کو بھیڑیے سے بہت ڈر گئے - اب ان لوگونکو منع کردو کہ انھین نہ چھیڑا کرین - کسی روز بیمار ہو جائے تو نیکی برباد گناہ لازم - جو ساتھہ لائے ہو تو پھر اچھی طرح رکھو

ورنہ رخصت کردو۔ نواب صاحب کو خود افسوس ہوا کہ ناحق اسقدر
چھیڑا۔ کہا اچھا اب ہم سب کو منع کر دینگے کہ انکو آج سے دق
نکرین ہمین خود رنج ہوا۔ ہمین یہ نہین معلوم تھا کہ چھپکلی سے
انکی روح فنا ہوتی ہے توبہ توبہ کیسا بے تحاشا بھاگا تھا کہ مین
سمجھا واقعی چھپکلی نے انکی ٹانگ لی۔

خیر جب سب منہ ہاتھ دھو کر چلنے کو تیار ہوئے تو کیا دیکھتے
ہین کہ منشی مہراج بلی صاحب بوریا بدھنا لادے دو تین قلیون
کو ساتھ لیے ہوئے سر اٹھائے ناک کی سیدھ پر کاٹھ گودام کی
طرف چلے جاتے ہین۔ ہائین! ہائین! کہان کہان۔
ارے میان یہ کیا وحشت ہے۔ اجی منشی جی۔ اجی منشی جی
صاحب ذرا یہان تو آئیے۔ ارے میان سنو تو۔ آخر قلی
روک کے پوچھا۔ یہ غل مچا کر نواب صاحب اور آغا صاحب
اور میان اختر دوڑ پڑے۔ ارے بھائی منشی جی تمھین خدا کی قسم
جو آگے بڑھو۔ سن لو بات سن لو۔ تمھین قسم لو جو اب کوئی ذرا بھی
تمکو چھیڑے۔ اب ہم سب کو منع کر دینگے۔ کل واقعی بڑی
بے ضابطگی ہوئی تھی۔

نواب۔ خدا کے لیے لوٹ چلو۔ بس کہنا مانو بھائی۔

آغا۔ ہاتھ جوڑتے ہین بھائی صاحب۔ اب قصور معاف کرو
از برائے خدا معاف کرو۔ جو کچھ ہوا وہ ہوا مضی ما مضی۔

نواب۔ ہمکو واللہ یہ نہین معلوم تھا کہ تم چھپکلی سے اسقدر
خائف ہو۔ کبھی چھپکلی سے ہم بھی ڈرتے ہین۔

آغا۔ منشی مہراج بلی بھائی اب پریشان نہو۔ چلو بس۔

نواب۔ بہت خفا ہو گئے ہین بھئی۔

مہراج۔ اگر زیادہ چھیڑو گے تو پہاڑ سے کود پڑونگا۔

نواب۔ (ٹوپی اتار کر) معاف کرو یار۔

آغا۔ (ہاتھ جوڑ کر) قسم لو بھائی جو اب کوئی تمسے ہنسے بھی۔

مہراج۔ کیا پاجیون نے ہمکو الو سمجھ لیا ہے۔ ابھی تم سے
ہزار کو الو کا باپ بنا کر چھوڑ دین۔

راوی۔ اس فقرے پر یہ دونون بے اختیار ہنس پڑتے مگر
سوچے کہ معاملہ بگڑ جائیگا ورنہ یہ حماقت کا فقرہ کہ (الو سمجھے ہو
تو ہم تمکو الو کا باپ سمجھے ہین) واقعی ایسا مہمل فقرہ ہے کہ آدمی تو
آدمی گدھون تک کو ہنسی آ جائے۔

آغا۔ ہم سب اسی قابل ہین۔ مگر از خردان خطا و از بزرگان
عطا۔ اور مطلب میرا یہ تھا کہ ہم کمسن ہین بس جہان دو چار
ہم عمر اور کم عمر بیٹھتے ہین وہان دل لگی مذاق ہوتا ہی ہے۔ ایمین
برا ماننا فضول ہے مگر یہان بیشک حماقت ہوئی۔ اب معاف کرو

مہراج۔ سر پھوڑ ڈالتا مین ایک ایک دو کا۔ یہ بھی خبر ہے کہ مین
پھکیت ہون اور بانک بھی جانتا ہون۔ اگر جی چاہے تو لڑ لیجے

اختر۔ نہین جناب لڑنا کیا معنی ہم تو دست بستہ عرض کرتے
ہین لڑنے تھوڑا ہی آئے ہین۔

مہراج۔ بس اب ہم واپس جاتے ہین۔ ہم یہان اسلیے نہین
آئے ہین کہ اپنی جان دین۔ ع۔ تو مرو در دہان اژدرہا۔
نوبت جا بہ جا منشو اژدرہا کے۔ اژدرہا جمع ہے اژدر کی۔

اگر اور کوئی وقت ہوتا تو نواب صاحب اور آغا محمد اطہر بے اختیار
ہنس پڑتے کہ آپ باتین کرتے ہین یا مکتب خانے مین مولوی صاحب
کو آموختہ سناتے ہین ع۔ تو مرو در دہان اژدرہا + کہکر اسکا
ترجمہ کیا ضرور تھا مگر اسوقت تو تالیف قلوب سے کام لینا تھا
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور زیر لب تبسم کر کے رہ گئے۔
پھر ایک گھنٹے کی قیل و قال کے بعد منشی مہراج بلی کو یہ لوگ
راہ راست پر لائے۔ فرمایا کہ اول تو ابھی ہم کو سیاحت کا عزم جوانمردی ہین

بات کرتے ہی چانٹا رسید کرینگے۔ بس بندے نے ٹھان لی کہ اب زبان سے کام نہ چلیگا لہذا آپ ذرا سمجھ بوجھ کے چلیے گا۔ ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کسواسطے کام کرے عاقل کہ پھر آسکے پچھتاوا۔ دوسرے ہم اِس شرط پر چلتے ہین کہ ہماری ڈانڈی تب تک سب کے آگے آگے چلے جب تک پہاڑ ملے اور ہموار زمین مین ہم سے آپ سے دو دو نوکین ہون کچھ مضائقہ نہین۔ اور بھیڑیے کا نام رات کو کوئی نہ لے۔ نواب صاحب نے کہا اگر اور کوئی شرط باقی ہو تو وہ بھی کہہ دیجیے۔ ایک ایک حرف کی تعمیل ہوگی۔ فرمایا بس اور کچھ ہمکو نہین کہنا ہے -

الغرض بڑی تجھوڑ کے بعد ؎

لائے اُس بت کو التجا کرکے	کفر توڑا خدا خدا کرکے

آغا محمد اطہر نے میان اختر کو دوڑا دیا کہ لپک کے وہان سب سے کہدو کہ یہ وحشی بھاگا جاتا تھا۔ بڑی دقت سے منایا ہے کوئی اسوقت اسکو چھیڑنا نہین ورنہ یہ بھاگ ہی جائیگا۔

دور سے اِنکو دیکھکر سب ادب کے ساتھ کھڑے رہے کہ ایسا ہو ابکی پھر رسیان توڑا کر بھاگ جائے مگر آہستہ آہستہ آپس مین یون باتین کرنے لگے -

نازو۔ ہمین بے اختیار ہنسی آ جائیگی۔

قمرن۔ نا باجی جان ایسا غضب بھی نہ کرنا۔

مہری۔ تم ذرا منھ بنا کر روٹھی ہوئی رہنا۔

قمرن۔ ہان تدبیر تو اچھی ہے باجی۔

مہری۔ گر سنے مرے تو زہر کیون دو۔

مسخرہ۔ مجھے تم ذرا دو چار بار ڈپٹ دینا نازو جان۔

اختر۔ مگر یار تم ذرا مسخرہ پن نکرنا۔

مسخرہ۔ کیا مجال۔ کہین پھر وحشت کی لے تو غضب ہی ہو جائے اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب رئیس و ہینو سبل کمشنر مع مصاحبین یعنی نواب صاحب و آغا محمد اطہر تشریف لائے تو نازو کو دیکھا کہ بولے کے کمرے مین دروازے کے پاس منھ چھپائے اوداس کھڑی ہے اختر نے کان مین کہا سرکار آپ کی معشوقہ نے رو رو کے مہنا تھ مچایا چوڑیان ٹھنڈی کر ڈالین۔ چڈا اگلیز وکو برا بھلا کہا۔ بہت لے دے کی۔ وہ تو موقوف ہی کیے دیتی تھین مگر ہم نے تو سمجھو کر کے سمجھایا۔ لیکن آپ کے چلے جانے سے سخت ناراض ہین۔ یہ تو سیدھے سادے آدمی۔ بچھڑے ہین آ گئے۔ مگر نواب اور آغا دل ہی دلمین ہنسے کہ اِن لوگون نے یہان اچھی کارستانی کی اور انکو سمجھانا شروع کیا کہ جا کے نازو کو مناؤ۔ آپ بہت خوش ہو گئے اور نازو کے پاس گئے جا کے قریب کھڑے ہوئے۔ کہا جانی نازو جان کیا تم روٹھ گئین خفا ہو گئین۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ ہم کتنے حلیم الطبع آدمی ہین مگر جو کوئی ہماری آنکھون مین خواہ مخواہ تنکا کرے تو پھر ہم سے نہین رہا جاتا ؎

کرتے جون کو وہ نہین ہم تو سخن مین سبقت	پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو

اب غصے کو تھوک دو۔ تمھین ہمارے لہو کی قسم جو ہم سے بولو ہماری روح پر صدمہ ہوتا ہے۔ نازو منھ بنائے ہوئے چپ چاپ کھڑی رہی۔ اِنکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا بھی نہین۔ اب اُنھون نے اور بھی قسمین دینی شروع کین مگر وہ روٹھتی ہی گئی۔ آخر کار جب اُنھون نے نازو کے قدمون پر ٹوپی رکھی تو نازو نے جھلا کر کہا۔ بس بس ہمسے نہ بولو۔ پہاڑ پر ہمکو اسی لیے لائے تھے کہ چھوڑ کے چلدو۔ واہ۔ ایسی طوطا چشمی! ہمکو یہان کس پر چھوڑ کے جاتے تھے۔ تمھارے بھروسے پر تو ہمنے گھر بار چھوڑا۔ اپنے آدمی کو

چھوڑا۔ اماکو چھوڑا اور تم اسوقت ہمکو چھوڑ چھاڑ کے بھاگے جاتے تھے اگر خفا ہو گئے تھے تو ہمارا ہاتھ پکڑا ہوتا کہ چل ہمارے ساتھ ہمارا جی خوش ہو جاتا۔ نہ کہ اپنے آپ تو بھاگے اور ہمکو یہان چھوڑ دیا جیسے کوئی بے وارثی کو چھوڑ دیتا ہو اب ہمکو تمھاری وہ محبت نہین رہی جو پہلے تھی۔ نازو نے باواز بلند یہ شکایت کی تاکہ سب سن سکین۔

نشی مہراج بلی نے اسکے جواب مین یہ فصیح و بلیغ اسپیچ دی سنو نازو جان اب تم ہماری اور ہم تمھارے۔ ہم اور تم ؎

من تو شدم تو من شدی من تو شدم تو من شدی
تا کس نگوید بعد ازان من دیگرم تو دیگری

راوی۔ مصرعہ اولی کتنا صحیح ہو اور تکرار نے کیا لطف دیا ہو مصرعۂ ثانی مین بعد ازان اور دیگرم کے بعد واو عطف یہ گویا شاعر کو حضور نے اصلاح دی۔

خیر فرمایا کہ ہمکو تمھارا ویسا ہی عشق ہو جیسا باپ بیٹی مین ہوتا ہو۔ اس سے بڑھکر عشق کوئی اور ہو تو بتا دو۔ تم میری راحت جان ناتوان قوت بازوے برادران ہو۔ نور چشم ہو۔ فرو کنندۂ خشم ہو۔ تمھین ہماری کل کائنات ہو معشوق ہو بدر ہو ہلال ہو رفیع الدرجات ہو۔

مگر عاشق و معشوق مین تو اب تک کوئی رنجش باہمی یا عداوت قلبی نہین ہوئی ہو اگر فساد کا دروازہ کھلا بھی تو باہم اغیار کے نہ کہ مابین یار کے ؎

رعنا قد او بجامہ زیبے	گلدستہ بدست دلفریبے
گیسوش بدامن جگر ساے	پیچیدہ ہزار فتنہ در پاے
چشمش کہ جہان خراب کردہ	در چشم غزالہ خواب کردہ
شاہنشہ غمزہ فوج در فوج	طوفان کرشمہ موج در موج

یہ تمھاری شان مین صادق آتا ہو۔ ہم میان بیوی آپس مین کیون لڑین۔ ہم تو یک جان و دو قالب ہین اب ہمارا ہی مردہ دیکھے جو منہ نہ دھو ڈالے۔ اب ہم نہ بھاگینگے مگر تم ہماری ہی سی کہتی جانا۔ نازو کو سمجھا بجھا کر باہر آئے اور سب تیار ہو کر چلے مہراج بلی کی ڈانڈی سب کے آگے آگے تھی۔

دوسری منزل

نواب۔ یار اسوقت تو نشان کے ہاتھی کی پھبتی ہوئی ہو۔

مہراج۔ اچھی کہی۔ یہ پھبتی خوب ہوئی واللہ۔

آغا۔ آدمی قدر دان ہین۔

مہراج۔ بھائی صاحب یہ تو آپ نے ٹھیک کہا۔ چاہیے ہمین پھبتی ہو ہم تعریف کرینگے مگر ہان عمدہ پھبتی ہو۔

مسخرہ۔ بھلا ہم بھی کچھ کہین حضور۔

مہراج۔ (آنکھین نیلی پیلی کرکے) تو پھر بولا ہے مسخرے۔

مسخرہ۔ چاہے حلال کر ڈالو۔ یہ زبان نہ رکیگی۔

مہراج۔ یہی زبان تو جوتے کھلواتی ہو۔

مسخرہ۔ پھر چاہے جو ہو۔ سچ کہیے گا شیطان کے ماہی مراتب کی کتنی ہوتی ہو۔

مہراج۔ (مسکرا کر) بھی اچھی کہی۔

نواب۔ واقعی خوب کہی۔ قدر دانی شرط ہو۔

مہراج۔ ہم اسوقت فوج کے جنرل معلوم ہوتے ہین۔

مسخرہ۔ حضور کی فوج کی قواعد تو ہولی کے دن ہوتی تھی آگئے۔

مہراج۔ یہ بے تکی کہی (سمجھے خاک نہین)۔

آغا۔ (ہان مین ہان ملانے کو) واہیات۔

جملو۔ یہ بالکل بے تکی ہوئی۔

نواب۔ جی ہان۔ ایسی پھبتی کا منہ کالا۔

مہراج - یہ خوب ہوئی -

شا - واقعی خوب ہوئی -

مہراج - بیجا تو مین نے نہین تعریف کی حضور -

نواب - تسلیم - قدردان ہو واللہ -

مہراج - صحبت کن لوگون کی رہی ہر بھائی صاحب -

مسخرہ - جی ہان - کیون نہین - آپ آپ ہی ہین -

مہراج - یہ لونڈا ہائی پھبتی ہر -

نواب - پیٹ چلو مسخرے کو جب بے تکی کہدے پیٹئے -

مسخرہ - حضور آپ لوگون نے تو انکو اب دیکھا ہر ہم نے شاہی کے زمانے مین انکو دیکھا ہر جب یہ کسی رسالے کے افسر تھے - تلوار کتنی زیب دیتی تھی -

مہراج - (بہت خوش ہوکر) یاد ہر - یاد ہر - ہمکو یہ اب تک نہین معلوم تھا کہ تم ہمارے اس زمانے کے دیکھنے والون مین ہو - بیچ کہنا گھوڑے پر کیسا سوار ہوتا تھا -

مسخرہ - بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوبر مین کسی نے لوہے کی میخ ٹھونک دی ہر -

نواب - جیسے گھوڑے پر شیر ببر بیٹھا ہر -

مسخرہ - گھوڑا نظر تھوڑا ہی آتا تھا - گھوڑا تو اسکے تن و توش سے چھپ جاتا تھا - جیسے خاصہ اچھا بیٹھا سور گھوڑے کو چھاپ بیٹھے -

مہراج - (بے سمجھے) وہ زمانہ ہی اور تھا -

مسخرہ - اور حضور کو شکار کا بھی تو شوق تھا -

مہراج - سپہ گری کا وہ کون شوق ہر جو ہمکو نہ تھا - مگر اب وہ وقت کہان ہر یار -

مسخرہ - میر شکار سرکاری خطاب ملا تھا اسپر آغا محمود اظہر او

اختر اور نواب صاحب کو بے اختیار ہنسی آئی مگر منشی مہراج بلی اس اصطلاح کو خاک نہ سمجھے - فرمایا کہ ہنستے کیا ہو - ہمین ہنسی کی کون بات ہر - ہم بڑے مشہور شکاری تھے نشانہ لگاتے تھے جتنے گل چلے تھے سب ہمارے تابع - نام سننے سے کان پکڑتے تھے -

نواب - تو منشی مہراج بلی کے یہ جوہر تو آج کھلے چھپے رستم نکلے واللہ - اور ہمسے اسکا کبھی ذکر ہی نہ کیا کیون استاد یہ انکسار -

مہراج - بندے کے مزاج مین تعلی نہین ہر -

جملو - جتنے باکمال ہین سب ایسے ہی ہوتے ہین -

مہراج - مین کس قابل ہون حضور - ایک بندۂ ناچیز - جاہل اُجڈ آدمی - سب سے بدتر - بیوقوف -

مسخرہ - یہی کمال ہر - اس کمال پر یہ عاجزی خدا کو بہت پسند ہر ہم تو بھائی صاحب کے اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہین -

مہراج - ارے یار یہ جبھی تم اسقدر گستاخ ہو -

مسخرہ - مگر تم تو بھولے ہوتے ہو -

مہراج - بھئی صاف یون ہر کہ ہمکو تو ایک زمانہ جانتا ہر اب ہم کس کس کو پہچان سکین -

مسخرہ - وہی مہراج بلی تو ہو جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھے چکلہ دارون کی اطلاع نہین ہوتی تھی -

مہراج - (اکڑ کر) ہم دیکھتے ہین تم ہمارے رگ و ریشہ سے واقف ہو یاد ہر جب گردھاری سنگھ چکلہ دار تین دن دوڑے تب کہین ملاقات ہوئی -

مسخرہ - تم ایک گردھاری سنگھ کو لیے پھرتے ہو اور یہان ویسے بہتر یاد ہین - طوطی بولتا تھا -

مہراج - اب بھی کچھ برے نہین ہین - اب بھی خدا کے فضل سے میونسپل کے کمشنر ہین اور نیکنام بھی اب تو شوا گزار رستہ آیا

واللہ - اب تو ذرا ذرا خوف معلوم ہوتا ہے - اتر پڑو - پیدل چلو

نواب - ہم سب تو آپ کے ہمراہ رکاب اور تابع فرمان ہیں اگر آپ اتر پڑیں تو ہم بھی اتر پڑیں اور اگر آپ لکھنؤ واپس چلیں تو بھی ہم تیار ہیں -

آغا - واقعی چڑھائی سخت ہے ذرا - مگر پہاڑوں کا سلسلہ کیا لطف دیتا ہے - جدھر دیکھو آسمان یا پہاڑ - جی خوش ہوتا ہے - اور سبز سبز درخت اور بھی لطف دیتے ہیں - مگر کیوں صاحب جن پہاڑوں پر سبزہ نہیں ہوتا وہ کیسے بھیانک معلوم ہوتے ہونگے کہ الاماں - اور اسی طرح برف کے پہاڑ اور بھی بھلے معلوم ہوتے ہونگے - جی تو انسان کا یہاں نہ گھبرائے - جو اگر اکیلے بھی ہوں تو دل بہلا رہے -

مہراج - یار نواب - کوئی یہاں کیسا پردہ ہے - یہاں ہر کوئی ان دونوں بیچاریوں کی ڈانڈیوں سے پردہ اور گھٹا تو اٹھا دو - انکو یہاں بھی ذرا آزادی نہ ملی تو پہاڑ دکھانے لائے ہی کیوں - ہماری تو رائے ہے کہ پردہ اٹھا دو - کہیں جنید ان جنگلیوں سے کیا پردہ ہے - اور جب ہمسا شیر بچہ ساتھ ہے تو مجال کیا کہ کوئی آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے صورت دیکھتے آنکھیں نیچی کر لے - دل لگی ہے - آغا تمہاری کیا رائے ہے -

آغا - بھائی صلاح تو ہماری رائے ہے اور نواب صاحب کی مقدم ہے جب ہم پہاڑوں پر نکاح کرینگے تو سمجھا جائیگا - تم جانو نواب صاحب جانیں

چلتے چلتے بھی مصاحب تمام پر نواب صاحب نے ذرا دم لینے کے لیے پڑاؤ بولا - پی کے شام عجب دلچسپ مقام ہے - چوٹی کوہ میں ایک مندر اور پٹڑی صفحے اور چاروں جانب سبزہ اور انگریزوں کے پانچ سات بنگلے اب میں ... نازو اور قمرن کی ڈانڈیوں کا پردہ بھی اٹھا دیں تو کہ وہ تماشے دلفریب دیکھکر عش عش کرنے لگیں

یہاں سے جانے کو دل نہیں چاہتا تھا - ندی سے اور بھی لطف آتا تھا قدرت خدا کی یہ کیفیت مشاہدہ کر کے چلے تو تھوڑی دور پر ذرا میدان ہموار ملا - یہاں نواب صاحب اور آغا صاحب اور میاں اختر اور جگو اتر پڑے مگر منشی سراج علی نے نازو اور قمرن کا ساتھ دیا - اور باتیں کرتے ہوئے ڈانڈیوں پر سوار ہو اکھا نے جاتے تھے - مسیح الدولہ بھی اپنے مصاحب خاص جیسے ہوے ڈانڈی پر سوار تھے -

جب سب بھٹی کے ڈاک بنگلے میں پہونچے تو ٹھان لی کہ شب کو یہیں رہینگے - اس ڈاک بنگلے میں شراب کی الماریاں بہت سی نظر آئیں اور سب بڑی صفائی اور قرینے کے ساتھ تھی -

آئی فصل بہار ساقی — اب پھر ہو انتظار ساقی
ہر وقت وداع ہوش ساقی — ہر موسم ناؤ نوش ساقی
ہر تختۂ گل مہک رہا ہے — ہر مرغ چمن چہک رہا ہے
ہر گل کا ہے رنگ آفتابی — ہر غنچہ ہے صورت گلابی
ہر ساغر گل ہے سرشار — شبنم کا بھرا ہوا ہے بادہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قمرن کی اور بیچ میں اپنی دونوں یا دوستدار جھوکریوں کو ایک روز سکھایا تھا کہ نواب کو راہ پر لاؤ اور شراب پلاؤ تو دونوں ہاتھوں سے لوٹو - قمرن تب تک اس شے سے ناواقف تھی اور نواب صاحب کی صحبت میں بھی اسکا چرچا تھا بھولے پن کے ساتھ کہا اجی جان کیا ہم مسلمان لوگ بھی کالا پانی پیتے ہیں - جیسے کہ دم لگاتے تو مسلمانوں کو دیکھا ہے مگر کالا پانی پیتے نہیں سنا - نرن بیر کے فقرے سے یہیں خوب یا ڈینا بابا تماشہ بنی ہیں یہ مردوے سب ہی پانی پیتے ہیں - آدمی تنکے چُننے لگتا ہے - کالے پانی کی کیا حقیقت ہے - نازو اور قمرن دونوں کو پٹی پڑھائی کہ نواب کے گلے میں ہاتھ ڈالکر کہنا

کہ ہمارا خون پیتے جو یہ نہ پیے - دیکھو سمجھتے ہیں یا نہیں - قمرن کو تیار کیا کہ نواب سے اصرار کرنا اور نازو کو صلاح دی کہ مہراج بی کو رنگنا اس ضعیفہ کو نیسون سکے پانسنے اور پلٹانے کی صد ہا ترکیبین یاد تھیں - نازو نے کہا تھا کہ امی جان ابھی نیا نیا سابقہ ہے الکا ایکی فرمایش کر بیٹھنا ٹھیک نہین ہے شاید خفا ہو جائین مگر وہ تو خوب سمجھی تھی کہ یہ دونون یاقوت رخسار چھوکریان ایسی حسینہ اور سیہ چشم ہین کہ جو کہینگی وہی ہو گا - انکی بات ہرگز ہرگز نہ ٹلیگی چاہیے ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے - خوب جانتی تھی کہ جب یہ پری پیکر نوعمر خوبصورت چھوکریان سکے ساتھ کہینگی کہ ہماری خاطر سے تھوڑی سی پی لو نہ کبھی پیتے ہونگے تو پی لینگے -

نازو نے جو اس ڈاک بنگلے مین بوتلین اس قرینے سے چنی ہوئی دیکھیں تو جی بھر بھر آیا - قمرن سے کہا کہ نواب سے کہکے آج تو تھوڑی سی پلواؤ - کئی دن ہو گئے اب بہت جی للچاتا ہے قمرن تو خود بادہ گلگون کی شایق تھی راضی ہو گئی اور نواب صاحب کو بلا کر یون گفتگو کی -

قمرن - میرے اچھے نواب - ایک بات کہون جو مانو -

نواب - (بوسہ لیکر) تم کوئی بات کہو اور ہم نہ مانین یہ ہو سکتا ہی بھلا - بے تکلف کہو جان من -

قمرن - آج ہمارا بہت جی چاہتا ہے کہ (بوتلون کی طرف اشارہ کرکے) بس سمجھ جاؤ تھوڑی ہی تھوڑی -

نواب - ابھی حاضر ہے - سچ کہون میرا خود جی چاہتا تھا ابھی آغا اور ہم یہی گفتگو کرتے تھے کہ تمنے بلا لیا -

قمرن - آغا صاحب - ذری ادھر آئیے -

آغا - حاضر ہوا - آج تو قمرن ہمارا جی چاہتا ہے کہ تمکو پلائین

بولو کیا ہو گی -

قمرن - باجی سے پوچھ لین - کیون باجی جان -

نازو - اے نہین پردیس کا واسطہ ہے بہن -

راوی - ہن بھیا وسے ٹریا بلا دے -

آغا صاحب تو خود ہی چاہتے تھے کہ ذرا گرما جائین کیونکہ ہوا سے سرد اور کسی قدر بدلی تھی اسی بہانے قمرن کی دعوت کر دی - شری اور شامپین اور کلارٹ اور وہسکی اور برانڈی کی بوتلین میز پر چنوا دین -

نواب - شری اور شامپین تو نازو اور قمرن کے لیے ہے کلارٹ گرمی کے دنون مین پی جاتی ہے - یہ آغا لیجاؤ وہسکی ہم لوگ [illegible] پینگے - برانڈی کوئی نہ پیے گا -

نازو - کوئی [illegible] شی اسکے ساتھ پینے کو تو لاؤ -

قمرن - ارے [illegible] بھی سے ہوش جاتے رہے - بدرقہ کہو

نازو - (جھینپ کر) ہاے ہوے [illegible] ان وہی -

نواب - بدرقے کے لیے کہا ہے کہ [illegible] پہلے ہی سے حاضر ہین کھانا پکنے مین ابھی عرصہ ہے -

آغا - میان جمو ادھر آؤ [illegible] کو بھی بلاؤ اور مسخرہ کہان ہے اسکو بھی آواز دو - سنو [illegible] وقت پارسائی کی کوئی لیگا تو بگڑ ہو جائیگی -

[illegible]

مہراج - کیون بچہ ہمکو بھول [illegible] دن دوڑ

آغا - تمتو لنگوٹیے یار ہو [illegible] جلد آؤ -

مہراج - لاؤ پہلے تو نازو او [illegible]

نازو - اور ہم تمکو پلائین [illegible]

مسخرہ - کیا خوب شیر خدا [illegible] ہین اچھا [illegible]

نواب - کبھی نازو سے [illegible] ہوتا جاے -

مہراج - ابھی نہیں - ذرا پی لیں -

اِس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا - اور مہراج بلی خفیف ہوے نازو نے آہستہ سے منھ پر ہاتھ مارا - کہا تجھے اپنی زبان ہی سے لینا نہیں ہے - اِسکو ہم کیا کریں -

اِس تمہید کے بعد شامپین کی بوتل کھلی اور ایک ایک گلاس نازو اور قمرن نے پیا تو سرخوش ہو گئیں - نواب صاحب نے آغا اور آغا صاحب نے مہراج بلی کو ہوئیسکی دی اور جلو اور اختر نے بھی پی - اور تعریف کرنی شروع کی کہ واہ کیا عمدہ شراب ہے ایک نے کہا ڈکار کتنی اچھی آتی ہے - دوسرا بولا تیز کسقدر ہے تیسرے نے کہا پھر ہے بھی تو خاص لندن کی - اِسپر آغا اور نواب صاحب کو ہنسی آئی -

ناتجربہ کار آدمی ہر قسم کی شراب ولایتی کو لندن ہی کی کھنچی ہوئی سمجھتے ہیں - چاہے کوئی شراب ہو - انکے نزدیک ولایت کی کل شرابیں لندن ہی میں کھنچی جاتی ہیں اسمیں چاہے موزیل ہو چاہے اولڈ ٹام یعنی تال بیر جٹی کی شراب کو بھی وہ لندن ہی کی شراب سمجھتے ہیں - شاہجہان پور رم کو تو البتہ جانتے ہیں کہ لندن کی نہیں ہے لیکن اگر جمیکا رم بھی پلائی جائے تو وہ شاہجہان پور ہی کی سمجھینگے - رم اِنکے نزدیک شاہجہانپور ہی میں کھنچتی ہے - مگر نواب صاحب تو خوب واقف ہو گئے تھے اور کیون نہ واقف ہوتے ہزارہا روپیے کی پی چکے تھے مگر بعض بعض مصاحب ابھی گاؤدی بنے ہوے تھے - مہراج بلی کا قاعدہ تھا کہ پی کے شعر خوانی کی طرف بہت مائل ہو جاتے تھے اپنے اشعار پڑھنے شروع کیے -

کیفِ شراب میں ہم فرہ فکر شعر کا　　رکھتا پیادہ کسے ہے ارادہ سوار دو
پیری میں ترکِ مے کا ارادہ نہ کیجیو　　آتش صبوحی کرتی ہے شب کا خمار دو

نواب - بھئی چنڈا گنجیڑ تم بھی کچھ کہو - بہت دن کے بعد آج فرمایش کی ہے -

مسخرہ - حضور قربان جاؤں اپنے استاد کے طبیعت حاضر ہے برجستہ عرض کرونگا -

آغا - مگر یہی بحر اور ردیف و قافیہ ہو حضرت -

مسخرہ - یہی بحر یہی ردیف یہی قافیہ خداوند سنیے گا -

نازو نے دھپ لگا کے کہا دور ہو موے　　ہیں اور تجکو پیار کرون نابکار دور
وعدہ کیا ہے موسم گل میں ملینگے ہم　　یارب میں کیا کرون کہ ہے فصل بہار دور
نازو کو رات دن ہے غم ہجر دوستدار　　اس درد دل کو کیجیو پروردگار دور

مہراج - بھئی یہ شعر ہمثیل ہوا ہے -

نواب - ہمثیل کیا خاک ہوا ہے - بددعا دی ہے - کہنے لگے شعر ہمثیل ہوا ہے غم ہجر دوستدار -

مہراج - پھر پروردگار سے دعا بھی تو مانگی ہے -

مسخرہ - اور اِس حسن کو ایک نے نہ دیکھا کہ معشوق کیطرف سے اظہار غم ہجر ہے - معشوق کہیں درد و غم کا اظہار کرتے ہیں - اول تو انھیں ہجر کا غم یعنی چہ - اور پھر اِنکا اظہار یعنی نازو ہمارے سُرانے یار جے مہراج بلی پر عاشق ہو گئیں -

مہراج - ہمنے تو چھوٹتے ہی کہدیا تھا کہ یہ شعر ہمثیل ہوا ہے مگر یہ لوگ کیا سمجھیں -

ز شعر دلکش حافظ کسے شود آگاہ
کہ لطف طبع و سخن گفتن دری داند

ع - نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند -

نواب صاحب اور آغا ٹھہ انہ کا نپ ٹھڈا بیچارے کیا جانین -

مسخرہ - اسوقت تو طبیعت آپ کی چرب ہی -

نواب - حلق سے اُتری ہونا -

آغا - ایک ہو ئی قبلہ -

مہراج - ایسے ابھی سیکڑ دن ہی ہونگی -

مسخرہ - مہراج ہی ہین کہ کوئی اور -

مہراج - تم واللہ ہمین خوب پہچان گئے -

نواب - تیرے کی بات تیرے پہچانا -

مسخرہ - بھئی اس جنگلی کے پیچھے تیری خوب ہوئی بن سکے ، دُ
بکٹ سکے رانا - تیرے کی بات تیرے پہچانا -

نواب - معلوم شد بافندگی -

مہراج - ہم نہین سمجھے - یہ ناسمجھ تو کہین پر ہوئین -

آغا - سب حضور ہی پر ہوئین - مگر سمجھنا دل لگی نہین ہی کہ
کاٹا اور لے دوڑے - جی ابھی کچھ دن سیکھیے اور شہائی رہیے
استادون کی صحبت مین بیٹھیے - جوتے سیدھے کیجئے تب کہین
جا کے یہ باتین معلوم ہونگی -

مہراج - (مسخرے کے کان مین) اسکو چڑھ گئی ہی ورنہ مجھے
محقق فارسی پہ اپنے کو ترجیح دیتا -

مسخرہ - صحیح ہی - مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا جی -

مہراج - تم نہ سمجھتے تو کون سمجھتا -

نازو - یہ کباب تو کھا - بکری کے گوشت کے ہین بڑی
احتیاط سے پکے ہین -

مہراج - بس بس الگ رہیے - یہ نہ رہے گا -

آغا - واہی ہو - یہان کون دیکھتا ہی - اور یہ پانی اور سوڈا
پہنچتا اور بوتلین کس برہمن کے ہاتھ کی بنی اور کھنچی ہوئی ہی -

مہراج - یہ اور شی ہی - یہ تو جائز کر دی ہی ہمنے -

نواب - یار یہ تو پاگل بنا ہی - شراب مین گوشت نہین پڑتا
وہ جائز ہی اور کباب ناجائز - پاگل کہین کا -

نازو - گڑ کھائے گلگلون کا پرہیز -

قمرن - یہ کلیجہ کاٹ دیگی - خالی خالی پینی ٹھیک نہین ہی -

مہراج - ہر چہ بادا باد - تم لوگون کو اس سے کیا مطلب -
بھئی نواب یہ زبردستی اچھی نہین -

نواب - اچھا بھئی جانے دو - نہ چھیڑو - رو دیگا -

مسخرہ - رونے دھونے کی سنہ نہین ہی بھائی جان - اس
کا فرکومت برتن چھوڑ اؤ -

اختر - اس کافر سے کہو چھیڑے نہ یہ منہ پر - گڑ کھائے گلگلون
سے پرہیز -

نواب - کیا خوب - کیا بات اللہ یہ شعر موزون کیا ہی -

آغا - صاد ہی واللہ مثل کتنی صاف کھپائی ہی -

نواب - بھئی مہراج جی تم تو کم کم پیتے ہو یار - آج اس سرد ملک مین
بادہ نوشی کی کھونٹ دوڑ ڈالو اور تم لڈو شتر کی چال چلتے ہو -

مسخرہ - جی اور کیا شہ کام جانتے نہ کام سے

مٹھو جی اپنی کر دو ذرا سی نذر	مہراج جی کی دُم مین مہینہ

نواب - (زور سے قہقہہ لگا کر) بھئی کیا خوب کہا ہی واہ
چشم بد دور واہ - واللہ قلم توڑ دیے اور پھر اور ردیف بھی دیکھی ہی
ع - گڑ کھائے گلگلون سے پرہیز ۔ اور ع - مہراج جی
کی دُم مین مہینہ -

شب کا ایک حصہ اسی ہنسی ٹھٹھے مین صرف کر کے آرام کیا صبح اُٹھے
تو کہسار کا سامان دیکھ کر عش عش کرنے لگے - یہ سامان انہین دیکھنا
کہان نصیب ہوا تھا - کروڑون روپے صرف کرنے سے بھی تو

نہیں نصیب ہوتا وہ قدرتی سمان تھا سطح زمین کے ملکوں میں کہاں کوئی دیکھ سکتا ہے۔ یہاں سے روانہ ہوئے تو اثنائے راہ میں اور بھی لطف مزید پایا۔

کہسار رشک بہار اور آبشار طرب بار

یوں تو سفر نینی تال میں ہر مقام عشرت منزل اور طرب کا شانہ تھا۔ مگر سیر کشتی سے جو نواب صاحب کی سواری مثل باد بہاری چلی تو تھوڑی دور پر ایک ایسا دلکش سمان دیکھا کہ روح بلا مبالغہ وجد کرنے لگی۔ اس دلاویز دلربا سمان نے روح کے ساتھ وہ کیا جو چاندنی چکور اور گھٹا مور کے ساتھ کرتی ہے مشہور ہے کہ ایک زمانے میں ہندوستان میں ہنس موتی چگتے تھے۔ لیکن اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ وہ کوہی مقام ہے جہاں پہاڑ موتی اُگلتے ہیں۔ اگر اس پہاڑ کی شان میں ابوالفیض فیضی فیاضی کے یہ اشعار لکھیں تو بھی زیبد۔

عہد تو بعشرت دلاویز — دور لیست ز حسن و عشق لبریز
رنگین چمنست روزگارت — گلہاست شگفتہ در بہارت

ایک ایک پھول نور کا بکا تھا سبزے کا وہ روپ ہر دم دیکھا تو ہیرا کھاتے اور پھر آبشار صفا بار کا جلوہ نظر آیا تو گویا خدا کی قدرت کو مجسم روبرو پایا۔ پہاڑی ندیوں کا پانی بڑی دور سے پہاڑوں سے ٹکراتا ہوا اس مقام پر کئی جگہ زور سے ٹکر کھا کر آواز بلند گرتا تھا اور پہاڑ اسقدر اونچے و رفیع تھے کہ اگر چوٹی پر نظر ڈالتے تو ٹوپی ایڑی پر آ رہتی۔ اس بلندی اور رفعت سے شل پانی کا ادھر اُدھر ٹکرا کر گرنا عجب کیفیت بخشتا تھا۔ پانی کیا آب حیات ہے بلکہ آب حیات بھی اسکے مقابل میں گرد اور مات ہے ان کالے کالے پہاڑوں میں روح نے وہ پایا۔ مصرع

آنچہ در ظلمت سکندر آرزو کرد و نیافت

درثمین اگر صفائی کا دعوی کرے تو بے آبرو ہو جائے زلال صفائی کے دل کی طرح صاف ہے جس سے سلسبیل و کوثر پر روضۂ رضوان کو ناز ہے اس سے کہیں شفاف ہے معلوم ہوتا تھا کہ صبح عید کے کھیل میں حور و غلمان نے اپنے گورے گورے ہاتھوں سے بُلوے لالا سرمہ سا کر کے اس پانی میں ملائے ہیں۔ نور دیدہ حور بھی گرد ہے آفتاب کی ضو بھی آب و تاب میں خجل ہے۔ چاندنی چاہے کیسی ہی شفاف ہو اسکے سامنے میلی ہی معلوم ہوگی۔

وہ دونوں پری تمثال یاقوت لب یعنی نازو اور قمرن بھی محو دید ہو کر اتر پڑیں۔ یہ بہار دیکھکر انکی وہی کیفیت ہوئی جو کالی گھٹا بدلی دیکھنے سے مورنی کی کیفیت ہوتی ہے۔ اول تو پہاڑوں کے دیکھنے کا تمام عمر میں اسی مرتبہ اتفاق ہوا تھا دوسرے یہ بےمثل سمان پہاڑ پر بھی شاذ و نادر ہی نظر آتا تھا۔

میاں جلو نے لہرا لہرا کر بے اختیار گانا شروع کیا۔

اے جنون رکھیو بیابان کو سواری تیار
آج کل چلنے کو ہے باد بہاری تیار

اتنے میں آغا محمد اطہر صاحب نے میاں ممن سے ساتھ گانا کرکے ایک جام مسکی ہاتھ میں لیکر سب کے روبرو آکر کہا ۔

افطاری جام مے سحری ساغر شراب
مجھ رند کو شب رمضان روز عید ہے

نازو نے ہنسکر کہا بس میرے دل کی بات کی۔ بھلا ایسے مقام پر اور شراب ندارد۔ مہراج بلی نے اس نازنین مشتری خصال کی ادائے شیریں دیکھکر کہا۔

سر اندر پے حنا تم قیامت سی — فتنہ انگیزی کی ترکیبیں ہیں ساری تیار
تیرے دیوانے کی وحشت ہے زیادہ سر پا — تیر مژگان کی تیں ہیں سر مرتبہ بھاری تیار

نواب صاحب نے ایا اور لی قمرن جان کی اجازت سے تھوڑی تھوڑی

سب نے پی اور پیکر جب سرد ہوگئے تو کہسار پر بہار کی اِس روح پرور سمان نے اور بھی زیادہ فرحت بخشی۔
چھتن۔ عجب مقام دلکش ہے۔ معشوقون کی سی لگاوٹ ہے واللہ۔ ڈھن ہے ڈھن۔

ہر سمت ہوائے روح افزا
دم جسکا بھرے دم مسیحا
جنبش وہ دست دیا تصویر
تن پرور و جانفزا ہے تصویر
تکلیف کن سیاہ مستی
مفتی طریق مے پرستی
بربادہ وہ نشان توبہ
رخنہ گر خانمان توبہ
زاہد کی جو دہ ہوا ہو قسمت
کاہیکو رہے ہوائے جنت
اور ابر سیہ و نور ابر باران
ہنگامۂ عید بادہ خواران
ابر و گل و سبزہ سب طرب خیز
افلاک و زمین سرور انگیز
رخسار زمین سبزہ ہر سو
ریحان خط عذار گلرو
از بسکہ ہے سبزہ جلوہ آرا
ہر خاک طلسم چرخ خضرا
یون سبزہ گیاہ جانفزا ہے
گویا خط یار دلربا ہے
خودرو گل کوہ کیسے کیسے
شاید کہ بہشت مین ہون ایسے
ہر رنگ کے گل جو ہین نمودار
صحرا کی زمین ہے صحن گلزار
ہے سرخ تو رشک لالہ و گل
ہمرنگ سرشک خون بلبل
ہے کوئی اگر سیاہی مائل
سویدۂ اہل حسن کا تل
ہے زرد تو نور چشم گلزار
یا جلوۂ حسن عاشق زار
اور ہے جو سپید تو وہ دلخواہ
جیسے شب ہجر کی سحرگاہ
ان پھولون سے ہے زمین رنگین
ہے کوہ نگار خانۂ چین
شرماکے ہے سپید سے نگون سر
فوارۂ آب حوض کوثر
گر کوہ نہین ہے غیرت باغ
ہے لالے کے دل مین کسلیے داغ
سنبل کو ہے پیچ و تاب کیون کر
احوال چمن خراب کیون ہے
اس وقت عجیب اک سمان تھا
ان سب پہ سپہر مہربان تھا

قافلے کا قافلہ اِس بہار روح پرور پر لوٹ ہوگیا اور حکم ہوا کہ یہان ذرا ٹھہر جائینگے۔ شاہد گلفام دلبر بے پروا خرام معشوقۂ نسرین بدن لی قمرن جو ہوادار زرنگار سے جلوہ فگن ہوئین تو قدرت کی بہار پر عش عش کرنے لگین چارون سمت سلسلۂ کوہ فلک شکوہ اور جوبن کوہ مین ایک چھوٹی سی ندی کا چکر کھاتے ہوئے جانا۔ نرمل پانی کی تہ سے سنگریزون کا صاف نظر آنا۔ ہر طرف سبزۂ بیگانہ و خودرو کا لہرانا روح کے ساتھ وہ کرتا تھا جو شب ماہ تدرو مست خرام اور ابر بار طاؤس مرصع دم کے ساتھ کرتا ہے خصوصًا جب کوہ فلک تمکین کی آبشار کے صاف وشفاف پانی پر نظر پڑی تو روح کو وہ تھی بالیدگی ہونے لگی کئی میل سے پانی پہاڑون سے ٹکر کھاتا اور چکر کھاتا ہوا اِس زور سے گرتا تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی اور ایسا صاف وشفاف اور بگلے کے پر سے کہین زیادہ سفید پانی تو اس چھوٹے سے قافلے مین کسی نے کبھی پیشتر نہین دیکھا تھا معلوم ہوتا تھا کہ حوران جنت اور راجہ اندر کے اکھاڑے کی پریون نے اپنے پیارے پیارے ہاتھون سے آب گوہر گران بہا کو جوے شیر مین غوطے دیکر حل کیا ہے اور ہماچل پربت کی ان ندیون کے پانی مین ملا دیا ہے جنکی قرب وجوار کے پہاڑون کی کھوہون مین اہل ہنود کی روایات مذہبی کے مطابق رشی اور منی اور خدا شناس فقرا رسیدہ یاد الٰہی مین مصروف ہین۔ اور وہی پانی ٹکر کھاتا ہوا یہان گرتا ہے اس آبشار کا پانی طوفان کیطرح امڈا آتا ہے۔ سنگ مرمر کی ایک گاے بنی ہوئی ہے گؤمکھ یعنی اس گاے کے منہ سے پانی گر کر ایک خوشنما حوض مین جمع ہوتا ہے اور فیض عام پہونچاتا ہے۔ بخار کے لیے یہ پانی اگر کنائین کی خاصیت رکھتا ہے تو صفرا شکنی مین آب زلال آلوے بخارا کا کام کرتا ہے

ایک گھونٹ پانی پی لیجیے سفر کی تھکاوٹ دور ہو جاے الغرض پانی کیا زندگانی ہی۔ حضرت خضر اگر اسکندر اعظم کو گمراہ نکرتے تو وہ اسی آبشار کا آب حیات پیتا۔ منکر و مشرک اور ملحد دو گھڑی تک تھوڑی دیر کے لیے تو صانع بیچون کی قدرت پانی کے ضرور قائل ہو جاتے۔ اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر آتے

فضل خدا اسے نہ اگر تواند شمار کرد
تا کیست آنکہ شکر یکے از ہزار کرد
آن صانعی لطیف کہ بر فرش کائنات
چندان ہزار صورت الوان نگار کرد
ترکیب آسمان و طلوع ستارگان
از بہر عبرت نظر ہوشیار کرد
بر آفرید بحر و درختان و آدمی
خورشید و ماہ و انجم و لیل و نہار کرد
الوان نعمتے کہ نشاید سپاس گفت
اسباب راحتے کہ نداند شمار کرد
آثار رحمتے کہ جہان سر بسر گرفت
احمال منتے کہ جہان زیر بار کرد
مسمار کوہسار بہ نطع زمین بدوخت
تا فرش خاک بر سر آب استوار کرد
اجزاے خاک مردہ بہ تشریف آفتاب
بستان میوہ و چمن و لالہ زار کرد
ابر آب داد بیخ درختان مردہ را
شاخ برہنہ پیرہنش نو بہار کرد
چندین ہزار منظر زیبا بیافرید
تا کیست کو نظر ز سر اعتبار کرد
توحید گوے او نہ بنی آدم اند و بس
ہر بلبلے کہ زمزمہ بر شاخسار کرد
اے قطرۂ منی سر بیچارگی بنہ
کابلیس را غرور منی خاکسار کرد

پہلے تو نواب صاحب اور اُنکے احباب و رفقا کا قصد تھا کہ سیر بھٹی سے سیدھے نینی تال جائیں درمیان میں کہیں نہ ٹھہریں مگر اِس آبشار نے ایسا لبھایا کہ دیر تک ٹھہرے رہے۔

نواب۔ قمرن سچ کہنا کیا فرحناک مقام ہی۔

ق۔ نواب یہیں ایک کوئی محلسرا بنا کے رہا کرو۔

نواب۔ ہی تو ایسی ہی دلربا جگہ۔ کیون نازو جان۔

نازو۔ میرا تو جی چاہتا ہی کہ میں اِس پانی کے صدقے ہون

ق۔ پانی کا ہیکو ہی زندگی ہی۔ جی خوش ہو گیا۔

نواب۔ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ ہمنے اِس پہاڑ کو دیکھا۔

نازو۔ اللہ جانتا ہی سچ کہتے ہو۔ جدھر دیکھو گل لالہ۔

ق۔ کیا کہون دگانا جان کو نہ ساتھ لیتی آئی۔

مغلانی۔ اے حضور یہ حال کسی کو کیا معلوم تھا بھلا۔

ق۔ سچ کہتی ہو بی مغلانی۔ یہ تو بہشت ہی بہشت۔

نواب۔ بہشت ہی سچ مچ بہشت ہی ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

یہان رہے تو سب سے الگ تھلگ اور پھر نہ جی گھبرائے۔

مغلانی۔ جی گھبرانا کیا سرکار۔ بالکل اکیلا رہے انسان تو بھی جی نہ گھبرائے میری اِتنی عمر آئی میں نے کبھی ایسا پانی پیا تھا نہ دیکھا تھا نہ یہ بہار کبھی عمر بھر دیکھنے میں آئی تھی۔ آپکی کریمی کے صدقے۔

نازو۔ دو قدم پر نینی تال اور ہمکو معلوم ہی نہیں کہ یہ دنیا ہی دوسری ہی۔ اللہ نواب کو سلامت رکھے جنکی بدولت بہار

چکھنے مین آئی۔

خانی۔ آہین نہین ہمارے نصیب ایسے کہان۔

نواب۔ مین تواب ہر سال یہان آیا کرونگا۔

خانی۔ سرکار یہ تنہا خوری اچھی نہین سب کو ہمراہ رکاب لائیے تو بات ہے اکیلے آئے تو کیا۔

نواب۔ سب آئینگے۔ اکیلے تو گاتے نہ نہ ردتے۔

نواب صاحب خیمے سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ منشی مہراج بلی صاحب ناچ رہے ہین۔ این! ارے میان مہراج بلی ارے یہ کیا خبط ہے۔ ابے کچھ شری ہوگیا ہے۔ اوخبط الحواس لوگون نے آڑ مین جاکر اشارے سے کہا کہ حضور نہ بولین ذرا دل لگی دیکھیے اتنے مین نواب صاحب ممن کو علحدہ لیگئے اور کہا یہ کیا ماجرا ہے۔ کیا بی گیا ہے۔ یہ اسے اسوقت ہو کیا ہے ممن نے کہا حضور اس پہاڑ اور آبشار اور سبزے اور چشمہ سار کو دیکھکر سب وجد کرتے تھے مگر منشی مہراج بلی صاحب سب سے زیادہ عش عش کرتے تھے تو ہم سب نے بنانا شروع کیا کہ بھئی شاعر مزاج رنگین طبیعت صنم پرست آدمی ہین انکو تو سب سے زیادہ لطف حاصل ہونا ہی چاہیے۔ بس اتنا کہنا تھا کہ تنبے لگے مسخر نے انگلیون پر نچایا۔ کہا ہم سنا کرتے تھے کہ فرط طرب سے ٹوپی اُچھالتے ہین۔ مگر دیکھا نہین۔ آپ نے فوراً ٹوپی اچھالدی تو کھڈ مین گر پڑی۔ پھر مسخرے نے کہا ایران مین لوگ وفور مسرت سے ناچنے لگتے ہین اور یہ شعر پڑھا۔

ز شعر حافظ شیراز می رقصند و می گویند	
سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی	

بس اتنا سننا تھا کہ خود بدولت بھی تھرکنے لگے۔

نواب۔ عجب بیوقوف آدمی ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔

ممن۔ گدھے سے گدھا ہوتا تو بھی سمجھ جاتا۔

نواب۔ مگر یہ وہ گدھا ہے کہ خاک نہ سمجھا۔

ممن۔ حضور ہم لوگ چاہین تو ابھی آبشار سے اسکا سر پھوڑوا دین یہ وہ فرمایشی گدھا ہے۔ عقل تو چھو ہی نہین گئی ہے۔

نواب۔ واہ بھئی منشی مہراج بلی واہ۔ اسوقت تو خوب ناچے ذرا پھر تھرکو۔

نازو۔ (خیمے سے) نواب اس موسودائی کو منع نہین کرتے اور اُلٹے اور شہ دیتے ہو۔ واہ عقل کا دشمن ہے نگوڑا۔ بڈھا ہوگیا اور عقل نہ آئی۔ یہ ذلیل کریگا تمھین۔

منشی مہراج بلی نے جو یہ سنا تو بگڑ کھڑے ہوے۔ این کہ زن جاہل العقل بود چہ داند بوزنہ لذات ادرک کہ گفتہ اند۔ع۔

زنان را کید ہا سےنا ئیں عظیم ست	

بران ارشدک اللہ تعالیٰ فی الکوہستان کہ

بکن یاد این سخن از این گنہگار	
زکید زن بود دانا گرفتار۔	

مردم ایران زمین ہم از فرط خرمی کناہ بر آسمان — اون — برآسمان — اون — می اُچھالند وہم مردم دنیا از غایت خرسندی رقص کردہ اند — بندہ کہ دلدادۂ سیہ خیمہ لیلائے بہارست چون این کہسار جانفزا اور بہار دلپذیر مشاہدہ کردم روح بوجد آمد و رقص کردن آغاز نمودم

	بسے گل شگفتہ براطراف باغ
برافروختہ سر یکے چون چراغ	
	ریاحین دمیدہ براطراف جو
صبا عطر بیز و ہوا مشکبو	

درختش ز طوبےٰ دلاویز تر	
	گیاہش ز سوسن زبان تیز تر

بایان راچنین شاید کہ ہرگاہ کہ ایزد متعال صاحب اقبال دو
و مال و جاہ و جلال کردہ است در ہیچ مقام پرفضا و دلکشا موسم
گرما بسر کنند۔ بود و باش مادولتمندان در موسم گرما بمقامات
گرما گرم مثل لکھنؤ و آگرہ و ملتان وضع الشئ فی غیر موضعہ
گفتہ اند ؎

چار چیز است تحفۂ ملتان		گرد و گرما گدا و گورستان

نواب۔ یار اسوقت تو تم بالکل شیرازیون کی سی
بول رہے ہو ذرا فرق نہین معلوم ہوتا واللہ۔
چھقن۔ بھی یہ تو مبالغہ ہو۔ مگر ہان فارسی اچھی ہو انصاف
شرط ہو۔ امر حق بولنا چاہیے۔
مہراج۔ (بگڑکر) امر حق کیا خاک آپ بولتے ہین۔ یعنے آپکی
اپنے نزدیک گویا مبالغہ کیا ہو کہ بالکل شیرازیون کی سی ہماری
فارسی ہو۔ مبالغہ نہین ہماری ہجو کی ہو کہ اسوقت بالکل شیرازیون
کی سی گفتگو ہو۔ یہ اسوقت کے کیا معنی۔ اور شیرازیون
کی سی فارسی ہوتی کب نہین ہو۔
مسخرہ۔ ہمارے سرکار کہنے سے تو برا مانینگے وہی بات کہتے ہین
جس سے حسد پایا جاے گو ہم نواب صاحب کا نمک کھاتے ہین
مگر اللہ لگتی کہینگے کہ یہ اسوقت حسد کے سبب سے آپ نے
فرمایا کہ اسوقت تو شیرازیون کی سی فارسی بولتے ہین مجھسے
ایک معتبر شیرازی کہتا تھا کہ منشی مہراج بلی سے بہتر بول چال
اور روزمرہ اہل شیراز کا بھی نہین ہو۔
راوی۔ منشی مہراج بلی گدھے تو تھے ہی انکو فوراً یقین
آگیا۔ اکڑکر کہا۔ ارے یار عزیزان جاہلون کے سامنے

یہ نہ کہا کرو۔ چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔
نازو۔ اے نواب ایک ڈھول تو لگاؤ اسکے سر پر بڑا ولایتی
بنکے آیا ہو۔
مہراج۔ آپ نہ بولین جنابہ بس۔
راوی۔ جنابہ کے لفظ پر بڑا قہقہہ پڑا۔
نواب۔ یہ جنابہ ہین آپ کی !!!
ممن۔ حضور اس رشتے کا حال تو اب معلوم ہوا۔
مسخرہ۔ تو اس حساب سے نواب صاحب و منشی مہراج بلی
مین کیا رشتہ ہوا ذرا غور فرمائیے گا۔
چھقن۔ (ہنسکر) نواب صاحب کے سالے ہوے۔
مہراج۔ اگر آپ لوگ ہمکو بنانے کو لائے ہین تو ویسا کہیے۔
ہم مسخرے نہین ہین ہم بھی روپے والے ہین۔ صاحب مال
اور صاحب جائداد منقولہ و غیر منقولہ اور پھر میونسپل کمشنر
بھی ہین۔ اگر یہی مسخرہ پن ہو تو ہم بھاگ جائینگے۔
مسخرہ۔ تو ہم بھی پٹیل ہی رہجائینگے سرکار۔
اسپر بھی قہقہہ پڑا۔ بی قمرن نے اس لطیفے کی بڑی داد دی۔
نواب۔ کیا انکو بھی تم مسخرہ سمجھتے ہو۔
مسخرہ۔ اے حضور کیسے کچھو۔ پشتینی۔ پشت ہا پشت سے
یہ جو گانون اِنکے پاس ہین یہ سب اِنکے دادا کو اسی مسخرے پن ہی
مین تو ملے تھے۔
مہراج۔ سنو جی۔ مین دل لگی مذاق مین بند نہین ہون۔
سمجھے حضور۔ مگر اپنے برابر والے سے۔ شریف زادے
نہ کہ پھراج سے۔
مسخرہ۔ یہ پھراج مشہد دکنا مزہ دیتا ہی منشی مہراج بلی صاحب
بڑے عقلمند مردان معلوم ہوتے ہین کہ گفتہ اند۔ ع۔

کہ کلام من ہیچ خطا ندارد

چھٹن ۔ منشی مہراج بلی صاحب محقق فارسی ہین ۔
نواب ۔ اِن سے چڈا اگلیز وکی پیش نجائیگی ۔
چھٹن ۔ جعفر زٹلی ان سے البتہ بڑھے ہوے تھے ۔

کشتی جعفر زٹلی در بھنور افتادہ است
ڈباؤ ڈبکو میلکند از یک توجہ یار کن

نواب ۔ منشی صاحب کے اشعار کسی روز سننے چاہیین
مسخرہ ۔ واہ سے

تو کار زمین را نکو ساختی | کہ با آسمان نیز پرداختی

چہ خوش چرا نباشد ۔
مہراج ۔ تم نہو تم سے وہ ایرانی کہ چکا ہے بھول گئے ۔
مسخرہ ۔ حضور مین دل لگی کرتا تھا ۔
مہراج ۔ مین جانتا ہون جی ۔ تم فہمیدہ آدمی ہو ۔
مسخرہ ۔ حضور وہ تو حضور کا لب ولہجہ ہی کہے دیتا ہے ۔
مہراج ۔ ارے یار ہم کس قابل ہین ۔
مسخرہ ۔ واہ مجھسے وہ ایرانی کہ چکا ہے کہ اسوقت فارسی کے قطب ہین ۔ مگر ایک بات وہ کہتا تھا حضور کے سامنے عرض کرونگا ۔
مہراج ۔ (بے پروائی کے ساتھ) اجی کہ بھی ڈالو ۔
مسخرہ ۔ وہ کہتا تھا کہ بول چال اور روزمرہ اور سلاست مین تو منشی مہراج بلی صاحب غالب دہلوی سے کہین بڑھے ہوے ہین مگر بلاغت اور کلام منظوم مین غالب انسے بیس ہے ۔
مہراج ۔ اول تو بھائی صاحب اسکو ہم اسوقت تک مستند نہین سمجھتے جب تک ہمارے اسکے نشست مشت کی نوبت نہ آئے مگر یہ البتہ اسنے صحیح کہا کہ مرزا نوشہ کی بول چال ہماری بول چال کی سی پیاری نہ تھی ۔ ہان ایک شخص البتہ ہمارا نقطۂ مقابل تھا ۔ وہ کون میرزا فاخر مکین سلمہ اللہ تعالے ۔
اختر ۔ سلمہ اللہ تعالے یا علیہ الرحمۃ ۔
مہراج ۔ علیہ الرحمۃ ! کیا کچھ زندہ ہین ۔
راوی ۔ اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا ۔
نواب ۔ بھئی اختر یہ پاگل ہی رہے ۔
اختر ۔ حضور بہت شرمایا اسوقت ۔ بہتا ہی چوکا ۔ علیہ الرحمۃ تو زندہ کے لیے کہا جاتا ہے ۔
ممن ۔ اب تو یاد رکھوگے مُردے کے لیے سلمہ اللہ تعالی کہا کرو ۔
اختر ۔ حضور خوب یاد آیا ۔ وہ داکہ گئے ہین ۔

مین دشمن جان ڈھونڈھکر اپنا جو نکالا
سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالے

مہراج ۔ یہ شعر ہمارا دادا علیہ الرحمۃ اکثر پڑھا کرتا ہے ۔
نواب ۔ ابے چپ کم بخت پاگل ۔ بڑا ایرانی بنا ہے ۔ فارسی بولتے ہین صاحب ۔ اپنا سر فارسی بولتے ہین سلمہ اللہ تعالی مردے کے لیے آیا ہے ۔ سلمہ اللہ تعالی کے کیا معنی ۔
مہراج ۔ سلمہ اللہ تعالے کے معنی سلامت رکھے اسکو ۔
(دانتوں کے تلے انگلی دباکر) ارے !
نواب ۔ اور علیہ الرحمۃ مردے کے لیے نہین آتا !
مہراج ۔ یہ اتفاق حسنہ ہے ۔

گاہ باشد کہ پیر دانشمند | بغلط بر ہدف زند تیرے

اسپر سب کے سب نے غل مچا دیا ۔ واہ رے بےتکی کے اڑانے والے ۔ شیخ سعدی کو کیا اصلاح دیدی ہے ۔ مانتا ہون چار مصرعون کو مختصر کرکے دو مصرع کر دیے کیا عمدہ شعر ہوا ہے ۔ خدا غارت کرے تجھے ابے آخر کچھ عقل بھی ہے

یا عقل کے پیچھے سونٹا ہی لیے گھومتا ہی - اِسی برتے پر ایرانی بنتے ہو - اے لعنت خدا -

مسخرے نے کہا حضور غلام نے اِنکے دادا کو دیکھا ہی - اگر اِسکے سامنے علیہ الرحمۃ کہتے تا تو اُٹھا کے دے مارتا - بندہ اُسکا لوہا مانے ہوے ہی - یہ فقرہ سُنکر منشی مہراج بلی بہت بگڑے چہرہ سُرخ آگ بھبوکا ہو گیا - لوگ تو اِس مرک سے واقف تھے ہی تجاہل عارفانہ کر کے پوچھنے لگے کہ بھئی اِسمین کچھ فہم معلوم ہوتی ہی - ممن نے کہا خداوند یہ کوئی معما ہی - چھٹن میان صاحب بولے چیستان تو ضرور ہی - آغا صاحب اُنکو ملتے ہوے کچھ تھے غل کی آواز سُنکر کہا یار و یہان تو اِس کم بخت کو نہ بناؤ - یہ بھلا کونسا موقع ہی منشی مہراج بلی اُنکا اتنا کہنا غنیمت سمجھے - اور بات ٹال دی گئی -

نواب - آغا صاحب سچ کہیے گا بہشت ہی یا نہین -

آغا - بھائی صاحب نمونۂ بہشت تو ضرور ہی -

نواب - اگر فردوس بر روے زمین ست -

آغا - سچ ہی یار - یہ فضا ہمارے شہر مین کہان -

نواب - تو یہ کہ سبزہ سے - یہ پانی - یہ ہوا ! ! !

قمرن - آغا صاحب اب نواب صاحب کو صلاح دیجیے کہ یہین کوٹھی بنوائین -

آغا - اور نہین تو کبھی کبھی تو انسان یہان رہے -

نازو - جی چاہتا ہی اِن درختون اور اِس پانی کو پیار کرلون مگر راستے مین تو اللہ جانتا ہی بڑا ڈر لگا -

قمرن - اوئی وہ ہوا میدان کیا ڈراونا تھا -

آغا - تم تو ہم نواب صاحب ڈر کے بھاگے تھے -

مہراج - بھائی صاحب یہان ابھی تک خوف ہے -

مسخرہ - حضور ہم لوگون کو بناتے ہین - آپکے آبا جان تمام عمر پہاڑون پر رہے - خود بدولت پہاڑ کی کھوہ مین پیدا ہوے پھر خوف کیا -

مہراج - پاگل ہو - تم سے کسنے کہا -

مسخرہ - آپ کی والدہ نے -

مہراج - (بڑی حیرت کے ساتھ) کسنے کسنے - جھک مارتے ہو ہماری والدہ نے تم سے کیونکر کہا بھلا -

مسخرہ - جب ہمارے یہان ناگری مین نوکر تھین -

مہراج - جھوٹے ہو - انھون نے تمام عمر آیا گری تک مین نوکری کی نہین ہم سے اُڑتے ہو بچہ - یہ جتاؤ کسی گنوار کو -

نواب - منشی مہراج بلی چکھے ہین نہین آنے کے میان اختر نے کہا نہا نہ میرے دل کی تو اِسوقت کچھ عجیب ہی کیفیت ہی حق تعالے حضور کو سلامت رکھے آپکی جوتیون کے صدقے مین یہ بہار روح افزا دیکھنے مین آئی - واللہ وہ ہندوستانی بڑے بدبخت و بدنصیب ہین جو باوصف ثروت و دولت اِس کہسار لطافت بار کی زیارت سے محروم رہتے ہین - مین نے زیارت کا لفظ اِسلیے استعمال کیا خداوند کہ یہ سلسلۂ کوہ نہین نمونۂ قدرت حق ہی - اِسکے مشاہدے سے دل پر صناع حقیقی کی صنعت کاملہ کا نقش اِسطرح منقوش ہوتا ہی کہ اُسکا مٹنا دل کی فنا پر موقوف ہی - اگر دو چار مہینے انسان اِس پہاڑ کی ہوا کھائے تو زندۂ جاوید ہو جائے جن لوگون کو یہ قدرتی بہار دیکھنی نصیب نہین ہوئی وہ اِسکے لطف کا حال خاک نہین سمجھ سکتے - اور کیونکر سمجھین وہ تو سطح زمین کے دیکھنے کے عادی ہین - وہان مرزاپور اور چنار کی طرف جو ذرا ذرا سی پہاڑیان ہین وہ بھی ایک نمود کی چیز ہین اور

یں پہاڑ اس کوہ عرش شکوہ کے مقابل ہین اُن پہاڑیون کو بھلا کیا نسبت ہو ع - چہ نسبت خاک را با عالم پاک + اگر ہمارے شہر کے اہل ذائق اور شہزادے اور رؤسا ے عظام ایک مرتبہ یہان آجائین تو تمام عمر نہ بھولین - ہر سال نینی تال آئین - مگر وہ تو بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھنے کے عادی ہین - انکو یہ فکر کہان کہ حفظان صحت کے لیے پہاڑ پر چند روز قیام کرین - لاحول ولا قوۃ - ایک نواب صاحب سے ہمنے ذکر کیا کہ ہمارے سرکار پہاڑ پر جانے والے ہین تو ناک بھون چڑھا کر فرماتے ہین کہ جی ہان آپ اپنے سرکار کی نہ کہیے - اُنکو ہمیشہ نئی نئی باتین سوجھتی ہین ہمیشہ اُپج ہی کی لیتے ہین - کیا پہاڑ پر دوسرا خدا ہو - کیا پہاڑ کے لوگ نہین مرتے - پھر وہان جانا حماقت اور وحشت ہو - اپنے وطن اپنے گھر بار اپنے احباب کو چھوڑ کر جنگل اور صحرا اور بیابانون کی خاک اُڑانا مجنونانہ حرکت ہو یا کچھ اور - حضور مین تو سنتے ہی آگ ہو گیا - مین نے کہا جب حضور کے دشمن علیل ہوتے ہین تو حکیم صاحب بلوائے جاتے ہین یا نہین - پارسال جب ہیضے کی شدت تھی تو حضور لکھنؤ سے بارہ بنکی کیون چلے گئے کیا وہان معاذ اللہ کوئی دوسرا خدا ہو -

نواب - ہمارے شہر کے رئیس نامدار آغا ابو صاحب ہر سال الموڑے جاتے ہین اور نینی تال مین کبھی رہتے ہین - فہمیدہ اور تربیت یافتہ ہین نا -

اختر - حضور اُنکا کیا کہنا - وہ لکھنؤ کی ناک ہین -

ممن - سرکار ایک شہزادہ مرزا سلیمان قدر صاحب عالم بہادر بھی نینی تال گئے تھے -

نواب - وہ تو جو شخص اخبار پڑھتا ہوگا وہ اخبارون مین پہاڑون کے سمان اور بہار کا حال پڑھ پڑھ کر اسقدر ضرور کوشش کریگا کہ جس طرح ممکن ہو پہاڑون کی سیر کرے -

چھٹن - ہمین خود شرم آتی ہو کہ اتنے بڑے ہوے اور اب تک پہاڑ نہین دیکھے تھے -

آغا - علی ہذا القیاس - ہمارا بھی یہی حال ہو -

مسخرہ - حضور یہ بھی تو نہین جانتے تھے کہ ہو کتنی دور -

نواب صاحب نے کہا واللہ اعلم کیا سبب ہو کہ یہ جتنے پہاڑی ہین سبکی عادت ہو کہ کھڈ کیطرف چلتے ہین - اب اس سڑک کو ملاحظہ فرمایئے کہ اُدھر تو کھڈ ہو اور اُدھر پہاڑ چلا گیا ہو - مگر یہ لوگ جب چلینگے کھڈ ہی کی جانب چلینگے - اگر ذرا پاؤن پھسلے تو معاذ اللہ کہین پتا نہ لگے - آدمی ہی راہ مین مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جا - ممن نے کہا سرکار ان لوگون کو تو مساوات ہو - اور دل لگی بھی سُنی کچھ حضور نے - یہ کہار جو پی قمرن کے سوار کا ہو آپ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دیش مین تھوڑی دور چلنے سے تھک جاتا ہو نواب صاحب نے پوچھا دیش کیا معنی - کہا دیش ان لوگون کی اصطلاح مین مسطح زمین کو کہتے ہین جہان پہاڑ نہون - چونکہ پہاڑون کے چڑھاؤ اُتار اور گھوم گھومیون کے عادی ہین اُنکو مسطح زمین پر چلنا دوبھر ہو جاتا ہو - اتنے مین ایک پہاڑی ہاتھ جوڑ کر نواب صاحب کے روبرو کھڑا ہو گیا - اور اپنی ٹوٹی پھوٹی اُردو مین کہنے لگا کہ ہم کہار نہین ہین - اس پہاڑ پر کہار نہین رہتے ہم راجپوت ہین ہم لوگ غریب آدمی ہین - سب کام بجا لاتے ہین - ڈانڈی ہم اُٹھاتے ہین - برتن ہم مانجتے ہین - چوکا برتن ہم کرتے ہین جوتا ہم صاف کر دیتے ہین مگر کہار ہم نہین ہین - ممن ہنسا - اچھا اب کہار تم کو نہ کہینگے - دھوکے سے کہار کا لفظ نکل گیا - ہمارے ملک مین راجپوت ڈولی نہین اُٹھاتے نہ برتن مانجتے ہین نواب صاحب نے پوچھا کیون بھئی اس پہاڑ مین مسلمان تو

بہت ہی تھوڑے ہونگے - اُسنے کہا اِس پہاڑ مین مسلمان
ہین ہی نہین - نام کو نہین ہین - اب البتہ آنے اور رہنے
لگے ہین - پہلے تو کوئی جانتا بھی نہ تھا - اِس پہاڑ مین سب
ہندو ہی ہندو ہین - پوچھا آبادی زیادہ ہی یا کم - کہا بہت کم
دور تک بستی کا نام نہین ہی - بہت کم آبادی ہی - ممن سے
کہا سرکار دیکھیے کِس فرّے اور آسانی سے ہم پہاڑی لوگ پہاڑ
پر چڑھتے ہین کہ گویا سطح زمین پر چل رہے ہین - واللہ ہنسی
آتی ہی کہ دیش مین تھوڑی ہی دیر چلنے سے تھک جاتے
ہین - اور یہان کیفیت ہی کہ پہاڑ کی صورت دیکھنے سے
روح کانپتی ہی کہ یاخدا یہ کیا بلا ہی - یہان سے اختر تو اِس سے
زیادہ دلچسپ مقام نہین ملیگا - شاعر آدمیون کی تو جان ہی
آغا صاحب بولے بھائی جان شاعر ہو تو فضا مین رنگین
خوب سوجھین - پرستش کرنے کا اِس سے بہتر اور کون
مقام ہی - ع - کسے را با کسے کاری نباشد - ع -
زغم وزد و زغم کالا - شراب خوار ہو تو اِس سے زیادہ
لطف بادہ گساری اور کہان حاصل ہو سکتا ہی - یا راشی کا
لطف ہو تو اِس سے بہتر جگہ اور کہان ملیگی - غرض کہ واقعی
نمونۂ بہشت ہی - واللہ ہم لوگون کی بڑی بدقسمتی تھی کہ اب تک
ایسے دلکش و دلربا مقام سے ناواقف تھے بحمد اللہ کہ اب تو
اِس پہاڑ کے مشاہدے سے روح مسرور ہوئی - یہ کیا کم
غنیمت ہی ہم تو حضرت لکھنؤ جا کر کل احباب کو صلاح دینگے
کہ نینی تال ضرور جاؤ - ہزار کام چھوڑ دو اور نینی تال پہنچو -
قمرن - نواب اچھا قسم کھاؤ کہ ہر سال ہم کو لے کے
یہان آؤگے -
نواب - مین کسی اور ہی منصوبے مین ہون جان من

ق - وہ کیا - کہ یہان سے نیچے اُترو ہی نہین -
ن - (قمرن کے سر پر ہاتھ رکھکر) واللہ صحیح ہی -
نازو - اچھا تو یہان بھی یہی گون ہی -
ق - نکل نہ جانا نواب - دیکھو یاد رکھنا -
ن - میری روح اِس سمان اور قدرتی بہار پر عش عش
کر رہی ہی - مین زمین پر لوٹ ہون تم کہتی کیا ہو -
ق - میرے اچھے نواب آج تو یہین پڑا و کرو -
ممن - ای حضور آگے تو اِس سے بھی زیادہ دلچسپ فضا ہی -
ق - کیا ابھی اور چڑھائی ہی - اوئی -
ممن - اور نہین تو کیا ابھی تو نینی تال یہان سے دو کوس کے
قریب ہی -
ق - دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہی -
نازو - جبتلک جب تک ہم جا کے دیکھنے آسکی کیا سمجھ مین آئیگا -
ق - جبتلک اپنی آنکھون سے نہ دیکھے کوئی کیا سمجھے -
ن - تم ہی سے کوئی کہتا کہ پہاڑ ایسا ہوتا ہی اور پانی کے جھرنے
گرتے ہین اور چکر کھاتی ہوئی سڑک گئی ہی تو کیا
سمجھ مین آتا -
نازو - کیسے ہی نِچّے لوگ تو ہماری سمجھ مین کیا خاک آتا تھا -
ن - یہین تو صاحب لوگون کو لکھا ہی -
ممن - حضور خدائی بھر کا عیش انھین کے لیے ہی -
اختر - جب تو ساری خدائی کے بادشاہ بنگئے -
مہراج - چکرورتی راج ہی -
اختر - چکرورتی کیا معنی -
مہراج - یعنی ربع مسکون کے شہنشاہ ہین -
ممن - حضور کہتے ہین سکندر کے برابر بادشاہت ہی -

ن - کیا عجیب ہے - اب دیکھو کہاں لندن اور کہاں کلکتہ اور کہاں یہ پاٹو کا پہاڑ -

مسیتھو - خداوند یہ تو اسطرح راج کرتے ہین جیسے بادشاہ لوگ -

مہراج - بادشاہ لوگ ! اور یہ ہین کیا - آپ بھی عجیب پاگل ہو -

مسیتھو - آپ بھی نرے گاودی ہو - آپ بات کو سمجھتے تو نہین اور آپ دخل در معقولات دے بیٹھتے ہو آپ ودی ہو یا گھن چکر آپ کی عقل گدی مین ہے -

راوی - اس پر ایسا قہقہہ پڑا کہ منشی مہراج بلی صاحب جھینپ گئے

قافلہ داخل نینی تال ہوا

اس کہسار پر بہار اور آبشار لطافت بار کی سیر سے روح کا سیر ہونا محال تھا - مگر جب زیادہ عرصہ گذر گیا تو نواب پچھٹن صاحب نے کوچ کی صلاح دی نازو اور قمرن ہوا دارون مین سوار ہوئین اور قافلہ روان ہوا -

نواب - ہم تو یہان سے نہ جانے کے -

قمرن - یہین پر بنگلہ ہوا لو نواب -

نواب - اب کیا یہان سے مرتے دم تک جاتا بھی ہون -

قمرن - نہین ایک کوٹھی یہان ہوا لو میرے اچھے نواب مین صدقے -

نازو - یہان تو ہم جانتے ہین آدمی مرے بھی دیر ہین -

نواب - اہاہا - کیا ہوا ہے -

مہراج - ہم لوگ بڑے بدنصیب ہین کہ گرمیون مین لو ان کھاتے ہین برسات مین اُمس مارے ڈالتی ہے اور یہ نہین ہوتا کہ دو قدم پر نینی تال ہے دو چار مہینے یہان آکے رہین -

نواب - ہمارے ملک مین اسی سبب سے تو ادبار روز بروز بڑھتا جاتا ہے -

مہراج - بختی ہین تو واللہ اگر دو ایک برس یہان رہ جاؤن تو دماغ چاق ہو جائے -

نازو - کیا کہین ہم منی کو اور اپنی گیان کو نہ لیتے آئے -

نواب - یہ صاحب لوگ اسی سبب سے تو ہر سال چھٹیان لے لیکر یہان آتے ہین -

قمرن - جی چاہتا ہے یہان سے قدم نہ اُٹھاؤن -

نواب - دیکھ لینا - کہہ دیا ہے تم سے -

مہراج - خدا نواب کو سلامت رکھے - انکی بدولت ہم نے بھی نینی تال کو دیکھ لیا -

نواب - اوہ - کن کن وقتون کے بعد آنا ہوا ہے -

مہراج - یہ بھی ہمارے ادبار کی دلیل ہے -

نواب - ہم لوگ سوا اسکے اور تو کچھ جانتے نہین ہین کہ تہ خانے مین گھسے رہین اور دن رات چانڈو خانے کی سی گپ اڑا کرے - نہ ہم کو صحت سے مطلب - نہ تندرستی سے کام فضول اوقات ضائع کرنا ہم جانتے ہین - واللہ ہم کو عمر رفتہ پر اب افسوس آتا ہے اور ہم کو سخت رنج ہوتا ہے -

قمرن - کیسا کیسا لوگون نے ہم کو ڈرا دیا تھا کہ توبہ ہی بھلی کوئی کہتا تھا کہ وہان بڑے بادی چور ہوتے ہین - وہان کے ڈاکو دور دور تک مشہور ہین پہاڑ کے ٹکڑے جب گرتے ہین لوگ مر جاتے ہین اور اللہ جانے کیا کیا بات کا تبنگڑ بناتے تھے وہ تو کہو اتفاق سے آنا ہوا - نہین ان لوگون نے تو اپنے نزدیک پہاڑ کو ہوا بنا ہی دیا تھا -

نازو - مگر سچ کہنا جو سنتے تھے وہی دیکھا بلکہ اس سے زیادہ پایا -

مہراج - اسمین کیا فرق ہے

می شنیدم کہ راحت جانی	چون بدیدم ہنوز چندانی

نواب - یاد آگیا شعر -

راستہ مین پہاڑی عورتون کا ایک غول سامنے آیا معلوم ہوا کہ یہ قلیون کی عورتین ہین اور بوجھا اٹھاتی ہین سب حسین اور خوبرو اور خوش ادا -

قمرن - کتنی اچھی صورتین ہین - نواب دلارے نے جو رکاب گنج کے پاس اس پیلی کوٹھی مین رہتے ہین ایک عورت گھرین ڈال لی تھی - اُسکی صورت اِس پہاڑن سے کتنی ملتی ہے - یہ جو لال لال اوڑھے ہے مگر وہ اِتنی گوری چٹی نہین ہے -

مہراج - ہین تو بوجھا اٹھانے والی مگر صورتین کیسی اچھی ہین - معشوق پن بھی ہے -

نازو - گات کتنی پیاری ہے -

قمرن - آنکھین کیسی کٹیلی ہین - بال کسقدر کالے سیاہ ہین -

نازو - کلائیان تو دیکھو - گوری گوری -

نواب - قمرن جو کہین تم دو چار برس یہان رہجاؤ تو ستم کا جوبن ہو جائے اور یون ہی کیا کم جوبن ہے - یہ پہاڑ کی آب و ہوا کا وصف ہے کہ مرد و زنان اور یہ جوبن -

نازو - جوبن! اے تم مردون کی بھی کیا ارواح ہے - ایڑی چوٹی پر موئی کو وارون -

قمرن - کہنے لگی جوبن! آفتابہ بنک تو رکھوائین نہ ہم -

نازو - اے موئی پہاڑن گنوار نین -

نواب - (چھیڑنے کے لیے) تم دونون سے اچھی ہے -

مہراج - لاحول ولاقوۃ! کہین ہونا -

نواب - کیا نازو اور قمرن اس سے اچھی ہین -

مہراج - یہ بکتے کیا ہو واہی ہو کچھ

نواب - (بیوقوف بنانے کے لیے) اچھا کچھ بدتے ہو - آپ سے سو سو روپیے بدتے ہین -

مہراج - (کنجوس آدمی) بدکے پاس ہم کھڑے نہین ہوتے

نازو - اے بدلو - بدلو جی -

قمرن - بدلو - آدھے کے ہم شریک ہین -

نازو - جو ہاروگے تو بھر لینگے ہم -

نواب - ہم بھی بھر لینگے - دیکھو کہدیا ہے -

نازو - بیش باد -

مہراج - تو شرط یہ ہے کہ اگر دس آدمی کہدین کہ نازو اور قمرن سے یہ پہاڑن اچھی ہے تو سو روپیے ہم ہارین - نہین نواب ہارین -

نواب - منظور روپیہ لیسادو -

مہراج - کیا چورون سے ہوا رہے -

نواب - آپ کا اعتبار کیا - چوٹٹون کا -

مہراج - آپ بڑے ساہوکار ہین -

نازو - اے ہم تو ذمہ دار ہین -

قمرن - چپ رہو باجی جان - انکو یہ موئی کھٹ گنجی پہاڑ کی مزدورنین ہی پسند ہین تو بسم اللہ -

نازو - واہ کیا ارواح ہے -

نواب - ہم تو خدا لگتی کہتے ہین -

قمرن - بڑے خدا لگتی کے وہ بنکے آئے ہین -

نازو - اچھا صاحب ہم بُرے ہی سہی - بس -

نواب - سچ کہدو - ڈاڑھی جھار -

قمرن - اچھا تم ہی بڑے سچے سہی -

نازو تھوڑی دیر کے بعد تاڑ گئی کہ نواب چھیڑنے کے لیے کہتے ہین ہنسکر کہا نواب سچ کہنا وہ سامنے جو پہاڑی بوجھا رکھے

سامنے کھڑا ہی کیسا خوبصورت ہی کہ واہ واہ ہم نے تو آجتک ایسا مرد نہین دیکھا۔

نواب صاحب بھی سمجھ گئے کہ نازو نے جواب ترکی بہ ترکی دیا مسکرا کر کہا ہمکو اسکا کیا خیال ہی۔ کچھ بھی نہین۔ تم نے جو ایک پہاڑی کو پسند کیا تو اسکی نکہ نشتی مہراج بلی کو ہوگی۔ ہم سے کیا واسطہ۔ تم ایک چھوڑ دس کو پسند کرو۔ ہمکو تو مطلب اپنی قمرن جان سے ہی۔

مہراج بلی نے کہا ہم کو خوب یقین ہی کہ نہ ہمارا سا مرد انکو ملیگا اور نہ یہ کسی اور کو پسند کرینگی۔ ہم کو تو اس بات کی تسلی ہی۔ بھلا پہاڑی پر کیا ریجھینگی۔ ہم کیا کچھ کم خوبصورت ہین۔ بھلا نازو تنک کر بولی۔ گھر کی ٹیکی اور باسی ساگ۔ اسکے چہرے پر سے نون رائی اُتروا ڈالو منہ پر پھٹکار برس رہی ہی۔ چلے ہین بڑے وہ بنکے۔ اس پہاڑی سے مقابلہ کر سکتا ہی۔

مہراج۔ نیکی کا زمانہ نہین ہی۔ ہم نے انکی طرف سے نواب صاحب سے شرط بدی اور یہ اُلٹا ہمین کو بنانے اور بُرا بھلا سنانے لگین واہ کیا زمانہ ہی۔

قمرن۔ اے ہان باجی یہ کیا اُلٹی گنگا بہاتی ہو۔

نازو۔ دُشر باکی اے بہن یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ مین خوب پہچانتی ہون۔

نواب۔ یہ مہراج بلیا ایسا ہی ہی۔ مگر نازو نے آج انھین خطاب خوب دیا ہی۔ مہراج بلی کے عوض بلیا اب ہم بھی انکو مہراج بلیا کہینگے۔

مہراج۔ آپ کون کہنے والے ہین۔ نازو جو چاہین کہین انکی دس باتین بھی ہم سُن لینگے۔

مسخرہ۔ جی ہان دودھاری گائے ہونا

جب خاص نینی تال پہونچے تو وہ لطف مزید حاصل ہوا کہ جو تحریر سے خارج اور حیطہ بیان سے باہر ہی ہرست اونچے اونچے پہاڑ اور انپر بنگلے اور کوٹھیان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہوا مین مکان بنے ہین۔ اور جھیل کو جو دیکھا تو روح کو بالیدگی ہونے لگی۔ اور اس بہین نمونہ قدرت حق پر ہزار جان سے عاشق ہو گئے عش عش کرتے تھے کہ واہ کیا صنعت کاملہ اور قدرت بالغہ ہی۔ اختر نے کہا ؎

دریا دیکھون کہ کوہ و صحرا دیکھون
یا معدن دولت کا تماشا دیکھون
ہر سو تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے
حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

شعر کو روک کر نواب صاحب بڑی دیر تک جھیل کی سیر دیکھا کیے کسی نے کہدیا کہ آج کشتیون کی گھوڑدوڑ ہی نواب صاحب نے کشتیون کی دوڑ کبھی کاہے کو دیکھی تھی کمال اشتیاق سے حکم دیا کہ جس رخ سے اچھی طرح نظر آسکے اُدھر چلو۔ مگر ایک خانساماں نے جو نواب صاحب کی دعوت پورہین کے دن اُنکے یہان کرانے پر آیا تھا اور انکو بخوبی پہچانتا تھا جھک کر سلام کیا اور کہا حضور آپ اسوقت چلے آتے ہین ذرا آرام کرین پھر دیکھ لیجیے گا۔ یہان تو روز یہی حال رہتا ہی۔ نواب صاحب سمجھے تھے کہ جس طرح لکھنؤ مین سال مین دو ایک بار گھوڑدوڑ ہوتی ہی اسی طرح یہان بھی ہوتی ہوگی مگر انکو یقین دلایا گیا کہ یہان کشتیون کی دوڑ ہفتہ مین دو تین بار ہوتی ہی کوئی ایسی بات نہین ہی کہ اب فصل بھر دیکھنے کو نہین نہ آسکے۔ اس خانساماں سے

آغا صاحب نے پوچھا کیا لکھنؤ مین تمھارا مکان ہو - اُسنے کہا ہان خداوند غلام تو حضور کو اور نواب صاحب بہادر کو خوب جانتا ہو - جب نواب صاحب کے ہان صاحب لوگونکی دعوت ہوئی تھی تو غلام بھی موجود تھا اِس تقریب سے یہ ساتھ ہو لیا تھوڑی دور جا کر اُسنے کہا سرکار یہ لکھنؤ والے مری صاحب کی دُکان ہو - حضور یہ اُس تصویر والے کی دکان ہو جو ڈاکخانے کے پاس رہتے ہین - اِن سب کو دیکھتے ہوے قافلہ جا رہا تھا کہ اُسی خانساماں نے کہا حضور اِسی جگہ اُسی سال پہاڑ گرا تھا - کیا کہون سرکار سیکڑون آدمی جچ گئے اور وہ دیکھیے اِس جگہ سے جو پہاڑ پھٹا تو وہان جاکے جھیل مین ہو رہا -

مہراج - (کانپتے ہوے) افوہ! غضب ہو گیا تھا -

آغا - جھیل کے اندر ہو رہا - اللہ اکبر -

خ - (خانساماں) ای خداوند دیکھیے تو گرا کہان سے تھا -

آغا - آسمان سے گرا بھی تھا -

مسخرہ - پھر تحت الثریٰ کو تو جایا ہی چاہیے -

مہراج - یار ہم سے یہ ناحق کہا -

نواب - کیون جی بڑا دھما کا ہوا ہو گا -

خ - نہین حضور آواز بھی نہین ہوئی -

مہراج - یہ جبھی اتنا پہاڑ کٹا ہوا معلوم ہوتا ہو -

خ - جی ہان بڑا ہلڑ مچ گیا تھا سرکار -

مہراج - (او ڈانڈی والا) - یہان سے بھاگ چلو ارے کمبخو تم سے خدا سمجھے یہان تیز قدم چلو -

راوی - ڈانڈی والے وحش - وہ یہ گفتگو کیا سمجھین - کم بخت اور تیز قدم یہ لفظ انھون نے کبھی کاہے کو سنے تھے سمجھے کہ شاید ٹھہرنے کا حکم دیتے ہین رُک رہے -

مہراج - او سور کا بچہ! ارے خدا کے واسطے اِس مقام مخدوش سے بسرعت تمام چلو -

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

راوی - اِسپر لوگون نے بیساختہ قہقہہ لگایا اور ڈانڈی والے ہکا بکا کہ یہ کیا ماجرا ہو - اتنے مین مسخرے نے ڈانڈی والون کو اشارہ کیا کہ جس طرف پہاڑ پھسل پڑا تھا اُسی طرف جاؤ وہ گنوار کے لٹھ - ڈانڈی لے کے اُسی رخ چلے تو منشی مہراج بلی کفن پھاڑ کے غُل مچانے لگے اور ادھر زور سے قہقہہ پڑا تو وہ اور بھی تیز گام دوڑے اور مہراج کے حواس غائب کہ پہاڑ اب گرا اور اب گرا - زور سے چیخے - کہا - وہان اجل مین کاہے واسطے لیے جاتا ہو - خدا تم لوگون کو غارت کرے - اب روک لو - وہ سنتے کسکی ہین - اور بھی تیز چلنے لگے تو منشی مہاراج بلی نے آو دیکھا نہ تاو تصور کیا کہ فوراً کود پڑین مگر ڈانڈی والون نے یہ حال دیکھکر اُن کو روک لیا - آدھے ٹنگ گئے تھے اور گرنے ہی کو تھے کہ روک لیے گئے -

نواب - لاحول ولا قوۃ - بھئی یہ ہوا کیا - یہ لوگ اِس رخ کیون بھاگے - اِنکو اور بھی ڈرا دیا - توبہ توبہ -

مہراج - ڈرتے کوئی اور ہونگے (ہانپتے ہوے) جی - یہان خوف پاس پھٹکنے نہین پاتا - جیسے ہی دیکھا کہ یہ لوگ بدی پر ہین معاً کود پڑا - کچھ آٹا دال بیچنے والے تھوڑا ہی ہین - فوج مین رہے ہین

مسخرہ - ہمسے کہتے ہو - گویا ہم جانتے ہی نہین آپ کو -

مہراج - ہان تم تو اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہو نا - لوگ تو سمجھتے تھے کہ منشی مہراج بلی صاحب (کاہے واسطے) کی ہانک لگا کر بگڑ جائینگے اور صدہا صلواتین سنا ئینگے مگر انھون نے بجبر دیکھکر

خلاف معمول اور ہی قسم کی گفتگو کی - اور بہادری دکھانے لگے یہ دل لگی ہو کر ڈانڈی والے پھر ایک پہاڑ کی طرف جانے لگے اور قبل اسکے کہ نواب صاحب یا مہراج جی اسکی وجہ دریافت کرین ساتھیون نے کہدیا کہ جو کوٹھی بیگمی ہی وہ اسی پہاڑ پر ہی -

نواب - الحمد اللہ اب پہونچے پہونچے ایک اور پہاڑ ملا -

آغا - جی ہان پھر پہاڑ تو ہی ہی - مگر واہ ری جھیل -

چھٹن - سچ کہیے گا کیا لطف ہی -

آغا - زندگی بخش مقام ہی بندہ پرور -

چھٹن - یہان بہشت کا لطف آتا ہی -

جھلو - آپ تو اسطرح فرماتے ہین کہ گویا بہشت دیکھ آئے ہین -

مہراج - بہت صحیح کہتے ہین -

شنیدہ کے بود مانند دیدہ	سرا دیدہ دیو سقنا از شنیدہ

نازو - یہ کیا وہ ایسا تھا بات ہی نواب - کیا مہراج جی کا پاؤن پاؤن تو ڑوا دونگے - اسی واسطے اپنے ساتھ لائے ہی - ہمکو یہ دل لگی ایک آنکھ نہین بہاتی -

نواب - لو اور سنو - یہ مجھی کو ڈانٹتی ہین - معقول !

نازو - کیا خوب - کیا نرم زمین کا بلندار بچھا ہی -

مہراج - کیون خفا ہوتی ہو یہان ہم کچھ سوہم کے بنے ہین - وقت پڑے تو پہاڑ کی چوٹی سے پہاند پڑین -

نازو - اسے ڈر ڈینگے -

جس طرف دیکھتے تھے پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان اور سبزہ اور لالہ زار ہی نظر آتا تھا اور نیچے جب نظر ڈالتے تھے تو جھیل اور اسکی روانی اور صاف چمکتے ہوے پانی سے جی خوش ہو جاتا تھا اور آدمی بہت ہی چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے تھے گھوڑے بکری کے برابر نظر آتے تھے پہاڑونکو دیکھ دیکھکر خدا کی

قدرت پر لوٹ تھے کہ پہاڑ بھی اللہ نے کیا شی پیدا کی ہی کہ واہ -

کہ ہے سیر کہسار کی آرزو	پلا ساقیا بادۂ مشکبو
تو روح پرور پلا دے مجھے	نہیون پر تو جان تو جلائے مجھے
نہ رکھ ساغر کو تو دور اب	پہاڑون کی ہے سیر منظور اب

نواب نامدار و باوقار کے شفیق باتحقیق سے انکا قیام گاہ تھا ایک پرفضا و دلکشا مقام پر یہانی ایک فرح بخش کوٹھی بنوا دی تھی انہمین ایک وسیع گول کمرا اور اپنی مقام اور نشستون کے لیے بہت خوب سجا گیا تھا - اسی کے قریب آفس رقم یعنی دفتر کا کمرا تھا - اس مین نواب کے دوست نے کہ لکھپتی مہاجن تھا تقریبا ایک ہزار کتابین فارسی عربی اُردو المار یون مین چنوا دی تھین - مگر کسی کو امید نہ تھی کہ نواب صاحب ایک منٹ کے لیے بھی اس کمرے مین تشریف لیجا ئینگے - مطالعہ کتب سے انکو کیا علاقہ تھا - کبھی تمام عمر سیر کتب کی ہی نہین - اور آفس رقم یعنی دفتر کے کمرے کا تو کبھی انہون نے نام بھی نہین سنا تھا کہ دفتر کا کمرا کسکو کہتے ہین [illegible] عالیشان کوٹھی کو دلہن کی طرح سجی بنائی تھی اور [illegible] موجود تھین مگر کتابون کا قحط تھا اور [illegible] کو [illegible] کبھی ضرورت نہین پڑتی تھی - اگر کبھی کسی خط یا [illegible] کی ضرورت واقع ہوتی تو دارو غہ کا قلمدان منگوا لیا [illegible] شاعری کا نواب صاحب کے یہان اکثر چرچا [illegible] الوقتی کے لیے - دیوان [illegible] دیوان بھی نام کو نہ تھا - انکے والد کے وقت کی کچھ کتابین زنانے مکان کے ایک کونے مین پڑی تھین وہ اسی طرح ایک کوٹھری مین کچھ کتابون کا ڈھیر لگا ہی کہ انکے والد کو جو صرف نواب صاحب مشہور تھا ان [illegible]

بڑا شوق تھا - اُنکے کتب خانے مین ایک بہت ہی خوشخط
دیوان حافظ تھا جسکی تعریف یہ پایا جاتا تھا کہ لسان الغیب
کی وفات کے دو ہی چار برس کے بعد لکھا گیا تھا کسی نامی
گرامی خوشنویس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن ان کے
کتب خانے کی جان اور تمام ہندوستان مین مشہور تھا -
گلستان اور بوستان کی ایسی مطلا و مذہب جلدین اُنکے
کتب خانے مین تھین کہ اگر حضرت شاعر شیراز حضرت
شیخ مصلح الدین شیرازی علیہ الرحمہ دیکھتے تو عش عش کرنے
لگتے - انکی روح ضرور وجد کرتی ہوگی -

حضرت ظہیر فاریابی کا دیوان فصاحت عنوان آجکل ایسے
مین شہرہ ہی وقت سے دستیاب ہوتا تھا بلکہ وقت سے بھی
نہین دستیاب ہوتا - چنانچہ یہ شعر بہت مشہور ہے

دیوان ظہیر فاریابی	در کعبہ بدزد اگر بیابی

مگر اُنکے کتب خانے مین دیوان مذکور کی دو قلمی جلدین
ایسی خوشخط لکھی ہوئی تھین کہ اچھے اچھے یاقوت رقم سواد
نامہ سحر ختامہ کے صدقے ہوتے تھے ۔

خطش ای ہم ز دیگر و سواد نامہ بیگردم
فدای جنبش آن دست و طرز خامہ بیگردم

شعر اُسکے نا بیان کرکے اور متقدمین کے دواوین لاجواب
اُنکے کتب خانے مین کثرت سے تھے - مذہبی کتابون سے بھی
کئی الماریان بھری ہوئی تھین کل کتابین مجلد تھین - اور
جلدین مختلف قسم کی اور نہایت خوشنما - کل جلدین پر اُنکے
نشان کی تھین اور قیمتی -

لیکن انہون نے چاند بازی اور نشہ بازی اور بد معاشی
اور عیاشی مین اپنے کو ایسا تباہ کیا کہ کہین کا نہ رکھا

مطالعہ کتب کا کیا ذکر تھا - ایک کمرا نواب صاحب کے آرام کے
لیے آراستہ کیا تھا - اسمین بھی ایک میز اور دو کرسیان تھین
اور میز پر دس بارہ کتابین اور قلم دوات - اسی طرح کئی کمرے
نواب صاحب اور انکے احبا اور مصاحبون کے لیے آراستہ
کیے گئے تھے نواب صاحب کوٹھی کو دیکھکر بہت خوش ہوے
اور انکے رفقا نے بھی بڑی تعریف کی -

ممن - حضور مکان دیکھکر تو جی خوش ہو گیا -

نواب - بھئی مکان کیا در حقیقت بہشت ہین -

اختر - خداوند واقعی طبقات ارم ہین -

مسخرہ - پھر حضور ان دونون پریون کے لیے (اختر اور
نازو کی طرف اشارہ کرکے) بہشت کی ضرورت ہی کیا تھی -

نواب - اب ہم یہان چین سے رہینگے -

مسخرہ - چین چان خوش گذران -

نواب - یہ بنگلے تو ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے ہوا مین نکلے
ہوے ہین -

آغا - اور یہ کسقدر لطف دکھاتے ہین بھائی صاحب

نواب - معلوم ہوتا ہے کہ ستارے آسمان سے اتر آئے ہین کہ
نینی تال کی بہار چلکر دیکھین - کیا مقام ہے واللہ -

چھمین - بھئی واللہ ۔

اگر فردوس بر روے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

دنیا کی بہشت تو یہی ہے -

مرزا ج - ہم کچھ اور ہی سوچ رہے ہین ہم تو بھی دھیرین مین ہین

نواب - آپ بھی کہہ ڈالیے قبلہ -

چھمین - دور کی سوجھی ہوگی حضرت -

مسخرہ - آسمان کا زینہ تو نہین مل گیا کہین -
مہراج - ہمکو یہ فکر پیدا ہوئی ہو کہ اگر ہم کہین پی گئے اور پہاڑ سے لڑھکے تو کیا ستم ہو جائیگا -
مسخرہ - لاحول ولا قوہ - یہ کون مشکل امر ہو - ارے بھائی ہو گا کیا - گر پڑے گر پڑے - بس -
مہراج - کیا مختصر کر دیا ہو آپ نے - ماشاء اللہ حضرت -
آغا - گویا گرنا انکے نزدیک کوئی بات ہی نہین ہو -
مسخرہ - حضور آخر ہو گا کیا - ہاتھ پاؤن ٹوٹ جاینگے یا پھر ٹوٹ گئے ٹوٹ گئے - مانگے کے تو نہین ہین -
آغا - ہمکو تو ہنسی یہ آتی ہو کہ ہمارے حضور کو بھی کیا دور کی سوجھی کہ اگر پی گئے اور پی کے گرے تو کیا ہو گا -
چھٹن - ارے یار کہان کا جھگڑا نکالا ہو - ذرا جھیل کو تو یہان سے دیکھو - کیا لطف دکھاتی ہو واللہ -
نواب - حضرت یہ تو قدرتی بہار اس قابل ہو کہ انسان لوٹ ہو جاے مگر اس جھیل نے واقعی جان ڈال دی ہو -
اختر نے قطع کلام کر کے کہا پیر و مرشد سیر کہسار ہو تو ضرور ہو کہ ساغر مشکبار ہو - اس سے بڑھکر نعمت عظمی انسان کے لیے اور کیا ہو - مگر ہان اسکے ساتھ ہی معشوق چست و چالاک شوخ و بیباک ہو اور عشق پاک ہو بے بادہ جان بخش و جام گلفام سیر کہسار کا لطف کیا - اودی گھٹا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین شراب ناب کا جام آب حیات کی خاصیت رکھتا ہو یہی مقام تو شراب پینے کا ہو - شراب گلفام ہو اور دلارام ہو - مسخرے نے اسسے اتفاق راے کر کے کہا - غلام نے عرض کیا ہو کہ ؎

وہ محفل بزنگ جہان بادہ نباشد
وہ بادہ بے لطف جہان بادہ نباشد

مگر بادہ ہو تو منشی مہراج بلی کی سی - اسپر منشی مہراج بلی صاحب کو غصہ آگیا - سنو نواب یہ مگر گدے مسخرے جو تمھارے ساتھ ہین انکو بھائی صاحب سمجھا دیجیے - اب یہان ہم آپ پردیس مین ہین - یہان ہل مل کے رہنا چاہیے نہ کہ لڑائی جھگڑا مول لین - آستانہ اقدس مین رہتے -
نواب صاحب مسکرانے لگے - مگر آغا صاحب نے جواب دیا کہ حضرت یہان اسلیے نہین آئے ہین کہ مہذب نہین بلکہ اسلیے آئے ہین کہ منشین بولین لطف اٹھائین دو گھڑی غم غلط کرین - اگر آپ کی بادہ کی کسی نے تعریف کی تو برا کیا - ہجو کرین - کیا آپ اپنی بیوی کو ہجو کے قابل سمجھتے ہین - کچھ غور کر کے فرمایا بھائی صاحب سچ تو یون ہو کہ ہم نے اتنی صفتین ایک عورت مین نہین دیکھین - خوبصورت ایسی کہ یہان ایک نہو گی حسن کیا ہو خدا کی شان ہو بس شان خدا ہو - وہ جو بد صالی آپ نے دیکھی تھی بس جوانی مین انکی بیوی بھی ایسی ہی ہو نگی اور ہونگی کیا معنی تھین ہی - گال ایسے سرخ تھے جیسے انار کا دانہ - اور ہونٹھ ایسے لال لال جیسے شہاب - آنکھین نشیلی رسیلی کٹیلی - رسیلی چتوالیون نے جادو ڈالا - اور نشیلی چتوالیون نے جادو ڈالا - جادو ڈالا ارے رسیلی چتوالیون نے جادو ڈالا
منشی مہراج بلی اپنے کو بڑا خوش گلو سمجھتے تھے اور ادھر مسخرے نے اسطرح گردن ہلا ہلا کر وجد کرنا شروع کیا کہ اور بھی بنگئے ممن اور اختر نے بھی انکو چمکا دیا - نواب صاحب بھی تعریف کرنے لگے - پھر کیا تھا - اب تو گلا پھاڑ پھاڑ کر گانا شروع کیا - اور ہر مقام پر اپنے آپ ہی وجد کرنے لگے -
مسخرہ - حضور ایسا دیکھا گیا ہو کہ مرد یا عورت خوش گلو ہو

تو واقفکار نہین - اور اگر واقفکار ہی تو خوش گلو نہین - یہ نہین دیکھا گیا کہ خوش گلو بھی ہو اور علم موسیقی سے بھی واقفیت رکھتا ہو - یہ بات منشی مہراج بلی صاحب ہی مین دیکھی - بہت مشکل بات ہی -

ممن - حضور کیا گلا پایا ہی کہ واہ وا واہی وا -

نواب - اسکو خدا کی دین کہتے ہین میان ممن صاحب -

ممن - کیا شک ہی خداوند - برسون ریاض کیا ہو گا حضور

مہراج - ارے نہین یار - کیسا ریاض - برسون گاتا ہی نہین -

مسخرہ - اسکا تو حضور کسی گنوار ہی کو یقین آئیگا - ہان -

مہراج - (مسخرے کے سر پر ہاتھ رکھکر) بھائی کے سر کی قسم

مسخرہ - تعجب ہی حضور - یہ معلوم ہوتا ہی کہ برسون کا ریاض کیا ہوا ہی -

منشی مہراج بلی صاحب نے پھر اپنی بیوی کی تعریف شروع کی - فرمایا - کھانا ایسا پکاتی ہین کہ باید و شاید - دودھ کی روٹی - دہی کی روٹی - بانس کا اچار گنڈیری کا اچار - نمکوری کا مربا - مین کیا کیا تعریفین کرون - بھونی کھچڑی وہ پکتی ہی کہ عالمگیر بھی انگلیان چاٹتے اور انکے نام خط لکھتے کہ کھچڑی بریانی شما درمستان بیادمی آید الحق کہ قبولی اسلام بادنمی رسد - زیادہ کیا تعریف کرون - اور گانا اگر سنیئے تو مجکو بھول جائیے -

دو چار چیزین تو انکے حصے کی ہین - ایک تو کروندے کی چھیان چھپیان - دوسری ڈولا لئے جاو بنیان - ماری جھو ڈلائے جاو بنیان - اور بہاگ تو انکا واقعی حصہ ہی - بہاگ اور بہاگڑے مین کوئی ان کا مقابلہ کرسکے کیا مجال مگر استائی - ہائے ہائے - ارے یار لوٹنے لگو - پکا گانا بھی گاتی ہین اور ٹھمری ٹپا بھی - علم موسیقی پر تو حاوی ہوگئی ہین

مسخرہ - کیون صاحب بھلا صادق علی خان سے تعلیم پائی ہی یا حیدری خان سے -

مہراج - آپکی ایسی تیسی - جھک مارتا ہی مردک -

آغا - یہ تو خواہ مخواہ کی خفگی ہی خداوند نعمت -

نواب - بیشک - ارے بھئی پوچھتے ہین کہ کس سے تعلیم پائی ہی - آخر کسی کسبی ہی سے سیکھا ہو گا - پھر صادق علیخان اور حیدری خان سے بڑھکر اور کون ہی -

مہراج - سیکھنا کیا معنی - سنتے سنتے گانے لگین -

مسخرہ - ماشاء اللہ طبیعت دار معلوم ہوتی ہین -

نواب - طبیعت داری مین کیا فرق ہی جناب -

مسخرہ - کیون منشی مہراج بلی صاحب - ہم جانتے ہین آپکی بیوی ناچتی بھی خوب ہونگی -

مہراج - (آگ ہوکر) خدا تجھکو غارت کرے سور - ابے کہین شریف زادیان بھی ناچتی ہین - نامعقول -

مسخرہ - قبلہ جو شریف زادیان پکا گانا گاتی ہین وہ ناچتی تھرکتی بھی خوب ہین - ہم سمجھ گئے آپ لاکھ جھوٹ بولیے بندہ کب مانتا ہی - (نواب صاحب کی جانب مخاطب ہوکر) حضور اسمین شک نہین کہ کانا بند اسے انھون نے ناچ ضرور سیکھا ہو گا -

یہ فقرہ سنتے ہی منشی مہراج بلی صاحب فرش سے اٹھ کھڑے ہوے اور آدمی سے کہا باندھ اسباب اور چل سرا - اب ہم اس منحوس اور کم بخت صحبت مین نہین رہینگے - اگر کوئی دوسرا کہتا تو کھود کے دفنا دیتا مردود کو - نواب صاحب اور

آغا صاحب نے تو تھمو کر کے ذرا سمجھانا چاہا تو مسخرے کیجانب بگڑ کر آپ نے فرمایا - بشنو ای مسخرۂ ناہنجار کہ اگر بار دوم ازین نابکار اینقدر مذاق بشنوم تا شنودنی خواہی نمود فرق تو از تیغ سطوت خویش جدا و دوتا خواہم نمود کہ گفتہ اند

ع - دست بگیر و سر شمشیر تیز -

بر سر این کوہ کہ فلک پیش او کاہ ست و عرش برین بمقابلہ او خس و خاشاک - این مجادلہ کردن خلاف تہذیب ست کہ این کوہ سراپا بہار کہ سدا بہار ست برای این خالق ما و شما و ہر دو جہان آفرینش کردہ کہ ہر ہمہ ازین کوہ فائدہ بردارند و آب و ہوا را ذریعۂ ترقی جسمانی قوت متصور شوند - و از آب خنک کہ سردی را ما در و گرمی را عدوی ہست ہر رگ جسم را خون و غذا دہند کہ ترقی جسم و خون تولید انسان را میگوید کہ خالق خویشتن را سرایند - ع -

قدر نعمت ست بعد زوال

گو منشی مہراج بلی صاحب کی یہ مجذوبانہ تبرا ایسی تھی کہ لوگ مشکل اور ہنسی کو ضبط کر سکیں مگر چونکہ اسوقت منشی مہراج بلی صاحب بہت بگڑے ہوے تھے لہذا عمداً اور قصداً لوگون نے ہنسی کو بہت ضبط کیا - اور مسخرے نے جان بوجھکر گردن نیچی کرلی -

نواب - اچھی قابلیت فارسی مین ہو منشی صاحب کو -

ممن - حضور بلبل چہک رہا ہو -

چھٹن - لکھنے تو اور لوگ بھی ہین مگر بول نہین کوئی سکتا -

آغا - صاحب یہ خوب نویس ہین -

مرزا - حضور یہان اور زیادہ بولینگے -

نواب - یہ یہان پر کیا فرض ہو -

مرزا - حضور واقعی یہان زیادہ بولینگے -

مسخرہ - چھینٹا پڑے بولینگے ہمارے حضور -

مہراج - (مسکراکر) بڑا مسخرہ ہو -

مسخرہ - سرکار بڑے تو حضور ہین -

نواب - بس اب چاہیے جسقدر رادکھی آؤ - اب یہ نہ برا ماننیگے -

مسخرہ - خوب آدمی ہین صاحب - واللہ خوب آدمی ہین -

آغا - مگر اسوقت بہت ہی بگڑے تھے -

نواب - مین نے کبھی کیسے پچار دیے -

مہراج - مسخرہ گالیان دیتا ہو یہ -

نواب - بس یہی تو برا معلوم ہوتا ہو کہ خواہ مخواہ کو تم بگڑتے ہو اُس نے کیا برا کہا تھا - اگر ناچ انھون نے سیکھا تو کیا برا کیا - اِس مین گناہ ہی کیا ہو - مگر تم عجب قطع کے آدمی ہو -

مسخرہ - حضور غلام نے تو کوئی بات انکی عفت کے خلاف نہین کہی تھی - مگر آپ کا تو وہی قاعدہ ہو کہ گاہے بسلامے برنجند و گاہے بدشنامی خلعت دہند -

مہراج - کبھی جب کوئی ہمکو بناتا ہو تو ہمکو فی الحقیقت رنج ہوتا ہی اور برا معلوم ہوتا ہو -

چھٹن صاحب نے کہا اِس جھگڑے کو اب دور کرو اور پہاڑ کو دوربین سے دیکھو - آغا صاحب اور نواب صاحب نے راے دی کہ اب اسوقت کھانا کھاکر سو رہو - کل سے پھر پہاڑ کی سیر کے سوا اور کون کام ہو - تھوڑی دیر کے بعد آغا صاحب اور میان اختر اور ممن اور نواب چھٹن صاحب نے شغل یکشی کیا اور جب سرور ہوگئے تو نواب صاحب کے ساتھ سب نے بیٹھکر کھانا کھایا - نواب صاحب کے حکم اور آغا صاحب کی تجویز کے مطابق اسوقت صرف پلاؤ اور بورانی اور تلی اور پان

پکّی تھین اور درجۂ ادنیٰ کے ہمراہیون کے لیے دال اور قلیہ اور چپاتیان - کھانا کھانے کے بعد نواب صاحب بی قمرن کے کمرے مین گئے اور مزے مزے سے باتین ہونے لگین -

قمرن - واہ رے نینی تال - جی خوش ہو گیا -

نازو - بہشت ہی نینی تال بہشت ہی -

قمرن - اب تو نواب یہان ہی رہو -

نازو - میرے اچھے نواب یہین رہا کرو -

نواب - ہمارا جی خوش ہو گیا کہ قمرن نے نینی تال کو بہشت کا نمونہ بنایا - واللہ جی خوش ہو گیا -

قمرن - اب ہم اپنے دل کا حال کس سے کہین -

نواب - قصد ہی کہ یہان ایک کوٹھی خرید لین -

نازو - ایسی ہی کوٹھی خریدو - نہ بہت اونچی پہاڑ پر نہ بہت نیچی ہو - ہم ہی ہین جب اِس چوٹی کی طرف دیکھتی ہون تو مجھے بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہی - آسمان سے باتین کرتا ہی ایک پہاڑ - دوسرے پہاڑ کا بھی باپ -

اتنے مین نواب صاحب کے دوست یعنی سیٹھ جی کا ایک اہلکار آیا - نواب صاحب کو اطلاع دی گئی - باہر آئے - اہلکار مذکور نے سلام کیا - کہا سیٹھ جی تو شکار کو گئے ہین مگر کل صبح کو آ جائینگے - حضور کو جس شی کی ضرورت ہو حکم دین - نواب صاحب نے سیٹھ جی کا شکریہ ادا کیا - کہا ہم کو کسی شی کی ضرورت نہین ہی جھاڑ و تک موجود ہی - دو آدمی تعینات ہین - فرش و فروش اسباب جھاڑ کنول شیشہ آلات میز کرسی ونگل مسہری پلنگ وہ کون شی ہی جو نہین ہی اہلکار نے عرض کیا حضور سرکار نے تو کھانے کا بڑا سامان کیا تھا حضور کے داروغہ صاحب نے کہا کہ آج اِسقدر سامان کی ضرورت نہین ہی جو حکم دیا وہ پکا - اب کل ہماری راے سے کھانا پکے گا - میر صاحب کو حکم دیا گیا ہی - یہ کہکر اہلکار مذکور رخصت ہوے اور نواب صاحب اپنے احباب مین بیٹھے -

آغا - ارے میان قمرن اور نازو کو بھی یہین بلوا لو -

نواب - بھئی بک بک مین تڑکا ہو جائیگا -

ممن - تو حضور رات اپنی ہی -

آغا - ہان ہان جی - یہان بھائی صاحب دن کو تو کیجیے رات اور رات کو کیجیے دن - آیا ذہن اقدس مین -

نواب - اچھا پھر جو دوستون کی صلاح ہو -

بی قمرن اور نازو بلوائی گئین -

آغا - سچ کہنا بی نازو شہر مین یہ بات کہان نصیب تھی بھلا کوئی سمجھ سکتا ہی کہ پہاڑون کے قیام سے انسان کو کیا لطف حاصل ہوتا ہی - واہ رے موسم - کیا خوشگوار موسم ہی - فصل گل اور فصل بہار دونون کو اِسپر سے نثار کر دن -

	خوش آمد ابر و زان خوشتر نباشد کہ در دستم بجز ساغر نباشد	

اختر - دستم کی ایک ہی ہوئی - ہان دستت کیون کہین -

نواب - ارے یارو کسی کے ساتھ دیوان حافظ بھی ہی -

اختر - حضور اِس کمرے مین منجملہ اور کتابون کے دیوان حافظ بھی ہی -

نواب - میان جملو - کل سے گانا کھانے کے وقت سنایا کرو -

جملو - بہت خوب حضور -

ابرست و موسم گل ساقی بیار بادہ		ہنگام گل کہ دیدست بے می قدح نہاد

نواب - اہاہا - بے مروقدح نہادہ -

ممن - حضور اسمین میان جلو بھی یکتا ہین -

نواب - کیا شک ہے - ہم اپنی سرکار مین ایسے ویسے کو تو رکھنا ہی نہین چاہتے ہین - جو ہو فرد ہو -

ممن - اور اپنے فن مین میان اختر بھی یکتا ہین -

نواب - کسی سرکار مین اتنا بڑا زبردست شاعر نہین ہے

اختر - (آداب عرض کرکے) - حضور کی قدردانی ہے -

آغا - واقعی اچھا کلام ہے -

اختر - خداوند غلام کو شعر شاعری سے کیا سروکار ہے -

نواب - اب اسوقت کسی اور رئیس کے دربار مین ان کا جواب دینے والا شاعر نہین ہے - اور نہ اتنا بڑا محقق فارسی کا ہے کوئی اور پھر کلام مین عجب سلاست ہے واللہ - سحبان وائل ہین اپنے وقت کے - کوئی انکا مثل ڈھونڈھ تو دے -

ممن - حضور بجا ہے ؏

آج بے مثل ہو سخن مین نسیم
چار دن مین مثل سمجھے لینگے

اے خداوند اسیے کہیے کہ پہاڑون کی شان مین کچھ فرمائین واللہ بڑا لطف ہو گا - آبشارون اور پہاڑون کی شان مین کچھ منظوم کرین - شب کو بڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا - صبح کو اٹھے تو موسلا دھار مینھ برس رہا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹا پڑتا ہے - ان سب نے کوٹھی سے چو طرفہ کے پہاڑون اور کوٹھیون اور بنگلون کو دیکھنا شروع کیا چونکہ پہلا پہل کا واسطہ تھا بڑی حیرت سے کل چیزون پر نظر ڈالتے تھے - سب سے زیادہ لطف انکو اسمین حاصل ہوتا تھا کہ جھیل مین چو طرفہ سے پانی بڑے زور سے گرتا تھا ایک بار اس پہاڑ کا ایک چھوٹا سا کونا پھٹ پڑا تھا مگر اس چھوٹے ہی سے کونے نے یہ آفت ڈھائی کہ چار پانچ سو آدمیون کو ہلاک کر ڈالا - وجہ یہ کہ ایک مقام پر پہاڑ منشق ہو گیا اور برسون تک اسمین پانی مرا کیا - نوبت بانیجا رسید کہ اس حصے کے آخر تک اندر ہی اندر شگاف ہو گیا اور پہاڑ پھسل پڑا - جسقدر کوٹھیان اور بنگلے اور مکان اور آدمی تھے سب کو لیتا ہوا جھیل مین ہو رہا - معلوم بھی نہین ہوا کہ وہ مکانات کہان تھے - پہلے تو حکام کی یہ راے ہوئی کہ صدر مقام نینی تال سے منتقل کر دیا جاے - مگر انجنیرون نے یہ تدبیر نکالی کہ پہاڑ کے جو حصے کسی قدر بودے معلوم ہون اور جن پر پانی بہت جمع ہوتا تھا ان مین آبشار کاٹ دین - تاکہ پانی رکے نہین اور صاف جھیل مین چلا جاے -

بادل اور مینھ کی یہ کیفیت انھون نے پہلے کبھی کاہے کو دیکھی تھی - اس لطف بے اندازہ اور کیفیت تازہ سے یہ بہت ہی خوش ہوے - سب نے سردی کے کپڑے پہن لیے اور نواب صاحب اور نواب چھٹن صاحب نے پوستین پہنین - اختر نے جھیل کی طرف اشارہ کرکے کہا حضور وہ دیکھیے وہ صاحب لوگ بجرے پر جا رہے ہین -

ممن - ان لوگون کو برسات مین بھی چین نہین آتا -

اختر - کتنی اچھی ورزش ہے بھائی صاحب سبحان اللہ -

نواب - اس ورزش کا کیا کہنا - سب ورزشون سے بہتر ہے

مرزا - حضور کشتی کی گھوڑ دوڑ بھی ہوتی ہے - بد بد کے

چھٹن - کشتی مین بڑی دل لگی ہوتی ہے جب دوڑ ہوتی ہے -

مرزا - لاٹ صاحب جاتے ہین - اور تماشا دیکھتے ہین -
اور جب کوئی کشتی نکل جاتی ہی تو صافرین تالیان بجاتے ہین
اور بندوق داغی جاتی ہی - بس معلوم ہو جاتا ہی کہ ایک فریق
جیت گیا - حضور اب ذرا کھل لے تو پھر دیکھیے گا - ہر کشتی
پر ایک پری بیٹھی ہوئی ہی -

نواب - چین انھین کے لیے ہی - چین ہی چین لکھا ہی

ممن - کیا شک ہی - اسوقت خدائی کا دعویٰ کرین تو بجا ہی

نواب - اور لطف یہ کہ کھیلتے بھی ہین تماشا ناچ رنگ بھی
دیکھتے ہین کلب مین بھی جاتے ہین - ہوا بھی دو وقت
کھاتے ہین - سیر بھی کرتے ہین - شکار پر بھی جاتے ہین -
اور پھر بھی اپنا کام کرتے ہین اور کتابین پڑھتے ہین اور
مطالعہ اخبار کرتے ہین - اور کتابین بھی تصنیف کرتے
ہین اور آرٹیکل بھی لکھتے ہین -

اس روز تمام دن منھ برسا کیا - ان لوگون نے گنجفہ شطرنج
چوسر سے دل بہلایا مگر طبیعت پریشان تھی کہ یا خدا ادھر کھلے
تو ہوا کھائین - لطف اٹھائین - مگر منھ کہتا تھا کہ مین
برسونگا تو آج ہی - آج ہی برسونگا - اور اس زور سے
بارش ہوئی تھی کہ الامان - انھون نے اس ورکی بارش
کم دیکھی تھی -

مہراج - بی نازو جان صاحب ذری ادھر آئیے -

نازو - اوئی دور ہوے - تیری جان صاحب چولھے مین جائے

مہراج - ہیہ ہی ہی! - ہائے دغا نہین دیتا ہون -

نازو - تیری جان کہین چرخہ کات رہی ہوگی -

مہراج - اور تم نہین ہو - یہ ظلم ڈھاتی ہو -

نازو - اوئی دور ہو - تم سے نرے مین آگئے -

آغا - ان دونون مین جب چلتی ہی تو بڑا مزہ آتا ہی -

مسخرہ - حضور مگر منشی مہراج بلی صاحب کا سا عاشق زار
بھی نہ کوئی ہوگا - اول تو بے حیا بے شرم - جوتی خورے -

مہراج - (بہت بگڑکر) پہلی خطا دوسری خطا

راوی - کچھ اور کہنے کو تھے کہ مسخرے نے یون جواب دیا -

مسخرہ - تو عاشقی کر چکے بس - سنا نہین ؎

عاشقان کشتگان معشوق اند
برنیاید ز کشتگان آواز

مہراج - ارے لاحول - سمجھا رایہ نشانہ تھا - بھائی صاحب
چاہے جوتے مارین چاہے دھپین لگائین بی قمرن -

قمرن - کیا کچھ ستری ہوا ہی موئی کاٹے - ہمارا نام کیون لیتا
شامتین آئی ہین -

مہراج - بی بی زبان سے نکل گیا - معاف کرو -

نازو - تو مین دھپین اور چپتین لگاؤن نہ پھر -

مہراج - (ٹوپی اتار کر) سر حاضر ہی -

نازو - لاؤ تو جوتا - اکڑ توڑ جوتی ہو -

مسخرہ - کبھی گورے سے لو - تو بچانے کا ہو -

مہراج - تم پھر بولے جی - کیون صاحب -

مسخرہ - حضور مارڈالیے مگر یہ زبان نہ رہیگی - چاہے جو ہو مگر
یہ ہنسی کی باتین اسلیے کہتا ہون کہ بی نازو خوش ہو جاتی ہین
اور حضور صاحب آپ پر جھینپی ہوئی ہی تو اور بھی زیادہ ناخوش
ہوتی ہین اب مین کیا کرون -

مہراج - نازو کے تو غلام ہین ہم -

الغرض اس روز شام تک پانی برسا کیا اور نواب صاحب
باہر نہ نکلنے پائے -

کاٹھ گودام سے تار آیا تو بیگم صاحب کے دلکو قرار آیا
نواب صاحب کو نینی تال میں پہونچا کر اب ذرا کوٹھی میں
پہاڑ کی بارش اور لطف چشمہ سار اٹھانے دیجیے اور اب ذرا
بیگم صاحب بیچاری کا حال سنیے کہ جس شب کو نواب نامدار
روانہ نینی تال ہوے نواب نادر جہان بیگم ازبس بیقرار تھین
دل ہی دل مین دعا مانگتی تھین کہ یا اللہ خیر و عافیت سے
واپس آئین جس طرح پیٹھ دکھائی ہو اسی طرح منھ بھی
دکھائین۔ انکو نواب صاحب سے معمولی الفت سے کہین
زیادہ محبت تھی۔ اور انکی دم بھر کی جدائی بھی بہت ہی
شاق گذرتی تھی۔ برسون تک تو نواب صاحب عزم ہی
کیا کیے جانے کا اتفاق نہ ہوا۔ آخر کار جب بیگم صاحب کی
بخوبی تسلی ہو گئی کہ یہ سفر خطرناک نہین ہے تو انھون نے ٹھان لی
کہ ضرور جاؤنگا اور سامان کر کے مصاحبون کو ساتھ لیکر
روانہ ہوے۔ وعدہ کر گئے تھے کہ بریلی اور کاٹھ گودام
سے اپنے پہونچنے کا تار بھیجونگا۔ بریلی مین چار پائی اور
ریل سے چڑھنے اترنے مین اس قدر وقت ہوا
کہ تار نہ بھیجتے۔ کاٹھ گودام سے البتہ تار بھیجا کہ ہم
مع الخیر داخل کاٹھ گودام ہوے اور اب نینی تال کو روانہ
ہوتے ہین۔

بیگم صاحب کو شب کو نیند نہین آئی۔ ذرا آنکھ نہین
جھپکی۔ دل بہلانے اور وقت کاٹنے کے لیے انھون نے
بیچیسی کھیلی۔ کبھی گنجفہ کھیلا۔ مگر ہر پھر کے نواب یاد آتے
چونکہ فہمیدہ اور رئیس زادی تھین انھون نے اپنے درد دل
اور بیتابی و بیقراری کو بہت چھپایا اور بڑا ضبط کیا۔ مگر
شب بیداری صاف اسپر دال تھی کہ نواب صاحب کی مفارقت کا

انکو بڑا صدمہ ہے۔ لاڈو اور چھبو اور مغلانی انکو باتون باتون
مین سمجھاتی تھین اور یہ بات کو ٹال دیتی تھین کہ ہان ہان
کیا مین جانتی نہین ہون کہ مرد سیر اور تفریح طبع کے لیے
جاتے ہین۔ کوئی شکار پر مہینا دو مہینے رہتا ہے۔ کوئی
ہوا کھانے پہاڑ جاتا ہے۔ جو نوکری پیشہ ہین وہ برسون
گھر سے جدا رہتے ہین اور یہ پہلا ہی مرتبہ نہین ہے کہ ہم سے
نواب جدا ہوے ہین۔

گو کہنے کو تو یہ کہتی تھین مگر دل بیچین تھا۔ کیونکہ یہ
پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نواب صاحب پہاڑ کے سفر کو گئے تھے
اور لوگون نے انکو ڈرا بھی دیا تھا یہ خدا سے دعا مانگتی تھین
کہ کہین جلد تار آجائے تو جان مین جان آئے۔ اتنا
معلوم ہو جائے کہ نواب خیر صلاح سے پہاڑ پر داخل ہو گئے
سویرے کے وقت انکی آنکھ ذرا لگ گئی تو خواب دیکھا کہ
نواب صاحب پہاڑ پر ناچ دیکھ رہے ہین اور یہ انکے ہمراہ
ہین اور بشیر الدولہ نے اشارے سے کہ رہے ہین کہ ہمارا
حال نواب سے نہ کہنا۔ اتنے مین انکی آنکھ کھلی تو لاڈو سے
انھون نے خواب بیان کیا۔

لاڈو۔ حضور اللہ کرے خیر صلاح سے پہونچ جائین تو ہم انکی
سچے (جمعہ) کو سید جلال کا کونڈا کرینگے۔

بیگم۔ اپنے اپنے خیال کے موافق سب نذر نیاز کرتے ہین۔

مغلانی۔ حضور یہ سب اس موے ممن کی شرارت تھی۔

لاڈو۔ اری ہے تم کیا کہتی ہو بوا۔ ممن کی تو جان نکلتی ہے
پہاڑ جاتے ہوے یہ مرزا نے کہ کہ کے پہاڑ پر بھجوایا۔

بیگم۔ میرا بس چلے تو موے کا کورے استرے سے سر منڈاؤن

مغلانی۔ حضور یہ موذی کا ٹے تو اپنے ادمی کے فائدے کے لیے

رئیسون کی آبرو پر پانی پھیر دین -
سپا - ممن کا تو نواب کے دربار مین سکندر نصیبا ہے -
مغلانی - بس حضور یہان کے شہزادون مین ایک وہ
ہنستے واسطے تو راہ راہ چلتے ہین دیکھ بھال کے - باقی تو
اور سب لکی لٹ ہین -
سپا - کیون مُنے مرزا نہین دیکھ بھال کے چلتے ہین -
مغلانی - اوئی حضور نے کس کا نام لیا - ای وہ تو
نکھٹی چوس ہین -
سپا - کون ؟ مُنے مرزا ! ایلو اور سنو -
مغلانی - ای بیگم صاحب آپ کے نمک کی قسم ایک جھنجھی
تو خرچتے نہین کہ جھنجھی خرچ ہوئی کوئی پھوٹی کوڑی تو
اُٹھتے چلے -
لاڈو - دل تو اللہ نے دیا ہے ہماری بیگم صاحب کو -
مغلانی - کیا بات ہے - بیگم صاحب بڑی فیاض ہین -
لاڈو - کیا کہنا ہے - بیگم صاحب کی فیاضی مشہور ہے -
سپا - اب تو کہین نواب کا خط آئے تو ہمارے کلیجے مین
ٹھنڈک پڑے -
مغلانی - اللہ کرے آج ہی آئے - رت جگا کیجیے گا -
سپا - ضرور - ایسی بات ہے بھلا -
مغلانی - حضور کو خود ہی جانا چاہیے تھا -
سپا - اب ہم بھلا پہاڑ پر کہان کہان ساتھ پھرتے بی مغلانی
لوگ ہنستے کہ نواب پہاڑ پر بھی جانے لگین - یہی تو خرابی ہے
نہین ہم بھلا کب چوکنے والے تھے - اور سنا وہ موئی
ساتھ گئی ہے -
مغلانی - ای نہین - یہ لوگون نے باندھا ہے

ایسے کہا نواب صاحب کچھ وہ ہین - وہان بڑے بڑے
صاحب لوگ رہتے ہین - اس موئی چوڑی والی کو وہان بدنامی
کے لیے ساتھ لیجاتے - جگت ہنسائی رسوائی کے لیے - یہ کہنا
کس نے کہ قمرن ساتھ گئی ہے ہمکو تو یقین نہین آتا حضور -
بیگم صاحب سے تھوڑے فاصلے پر جا کے لاڈو اور نتھو مین
آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی - نتھو نے کہا - رہ گئین نا مُنھ
دیکھ کے - پہلے سے مُنھ - ہم جو کہتے تھے وہ باتین تو آج
نصیبا سکندر ہوتا - بیگم صاحب بنکے راج کرتین -
اور نواب ہاتھ جوڑتے رہتے - یہ امرن قمرن ایک موئی
نہ گھسنے پاتی مگر تمنے ہمارا کہنا کیا ہی نہین - ہم اسکو کیا کرین
ہاے بڑی بڑ دگی ہاتھ سے - اور یون دال دلیا کھانیکو
سبھی کو ملتی جاتی ہے - مگر مین نے وہ بات سوچی تھی کہ تم
بیگم بنکے رہتین -
لاڈو نے تھوڑی دیر ذرا غور کر کے جواب دیا - ای تو
اسمین ہمارا کیا قصور ہے - نواب ریجھے ہوے تو تھے ہی
ہمپر - نظر اُنکی ہمپر پڑتی تھی ہی - ہم کیا اُنکے ہاتھ جوڑتے
پانون پڑتے - نتھو بولی ہمنے تم کو سمجھا دیا تھا کہ نواب جب
تم کو گھورین تم آنکھین لڑا کر نیچی نگاہ کر لینا - اس
لگاوٹ بازی سے اُنکے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتے ہم نے
لکھو کھا روپیے کی باتین تمکو بتائین مگر تم نے ذرا خیال نہ کیا
کسی بات پر تم نے دھیان ہی نہین کیا - تم کہنے لگین کہ مین
جاتی ہون تو نواب صاحب ڈھب پر تو آجائین مگر بیگم کو کیا مُنھ
دکھاؤنگی - دیوانیون کی سی باتین کرتی ہو - مزے سے
بیگم صاحب بنی رہین - نواب خود محل کہلائین اور الٹا ہمکو
ڈانٹتی ہین کہ بہن تم ہمکو بناتی ہو -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے جب یہ لکھا کہ لاڈو پر نواب بیچ بیچ ہوئے ہیں اور اب کچھ گل کھلا ہی چاہتا ہے تو لاڈو کو وہ پٹی پڑھائی کہ بیگم صاحب کی نظر سے بھی گر جائے اور اُدھر جا کے بیگم صاحب سے یہ کہا کہ حضور لاڈو تو اب اترا چلی ہے۔ اسکو تو بڑے بڑے دعوے ہیں اور نواب صاحب نے جو اسکو ذری منھ لگایا تو بس سر چڑھ گئی کہ اب میں ہی میں ہوں۔ کہتی تھی کہ آج سے ایک اٹھوارے میں اگر نکاح نہ ہوا تو منھ نہ دکھاؤں اب عقد ہوا داخل ہے۔ میں مارے ڈر کے عرض نہیں کر سکتی تھی۔ اب تو حضور وہ نخرے یاد کرتی ہیں۔

اثر ایسا کہاں ہے نالۂ شبگیر میں آ کے
کہ جس سے فرق جو آسمان پیر میں آ کے

اتنے میں مصحفی خانم آئیں۔ یہ کیا سننے میں آیا ہے۔ یہاں سب میں افواہ اُڑی ہے کہ نواب اور بیگم میں جھگڑا ہو گیا اور بیگم نے نواب کو نکال دیا۔ میں ایک سے لڑتی ہوں کوئی مانتا ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ بشیر الدولہ سے کچھ شک ہوا ہے نواب بھاگ گئے۔

نواب نادر جہاں بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تم کا ہے کو سب سے لڑتی ہو جتنے منھ اتنی باتیں۔ مجھے تو رونے رونے اتنا وقت گذرا۔ میری مرضی کے تو خلاف تھا۔ مجھ سے لوگوں نے آن کے کہا کہ پہاڑ کا رہنا اچھا نہیں ہوتا۔ میں تو ہاتھ جوڑتی تھی کہ تم نہ جاؤ۔ تب تو مصحفی خانم چلائیں کیسا پہاڑ! کیا پہاڑ پر گئے ہیں۔ ہم نے تو سُنا تھا خفا ہو کے کلکتے چل دیئے۔ کیسے کیسے جھوٹے جمع ہیں۔

ب — جسکا جو جی چاہے وہ کہے۔ ہم کو کیا۔

مصحفی — بکنے دو لوگوں کو۔ بکتے ہیں تو بکیں۔

ب — میں نے تو پہلے ہی سے یہ ٹھان لی ہے۔

مغلانی — حضور یہ تو موئے دشمنوں کی باتیں ہیں۔ کیا مرد گھر ہی میں گھسے رہتے ہیں باہر کہیں سیر کو نہیں جاتے نواب صاحب اگر پہاڑ گئے تو کیا بُرا کیا۔ کیا مرد ویسے قید ہی ہوتے ہیں۔ کچھ خدا نخواستہ نہ صرف تو ہوتے نہیں کہ کہیں جائیں نہیں آئیں نہیں۔ اور اُن لوگوں کی شکوہ جو خواہ مخواہ کسی کی بدی کرتے ہیں۔ اور بھی بکھانتے ہیں۔

لاڈو — حضور تار ابھی نہیں آیا۔ یہ کیا؟

نبو — وعدہ تو کر گئے تھے نواب صاحب۔

مغلانی — اب پہونچ تو لیں۔ تار بھی آتے ہی گا۔

اتنے میں دربان نے مہری کو آواز دی تار آیا ہے۔ لاڈو مہری تار آیا ہے۔

لاڈو — ای تو کہنے ہی کی دیر تھی تار آ گیا۔

نبو — پڑھواؤ کسی سے — داروغہ کو دو۔

لاڈو — داروغہ محمد حسین سے کہو تار کو پڑھوا لیں۔

دربان — پڑھوا چکے ہیں۔ سرکار کاٹھ گودام پہونچ گئے ہیں۔

ب — چلو شکر ہے۔ کاٹھ گودام تک پہونچ گئے۔

لاڈو — وہ کہاں ہے حضور — وہ پہاڑ ہے؟

ب — کاٹھ گودام تک ریل جاتی ہے — وہاں سے پہاڑ چار پانچ گھنٹے کا راستہ ہے۔ کوئی تین ساڑھے تین گھنٹے تو تانگے پر جاتے ہیں اور باقی گھنٹا ڈیڑھ گھنٹا گھوڑے پر یا جھپان پر۔

مغلانی — چلو اتنا اچھا ہوا کہ مصحفی خانم کے آتے ہی تار آ گیا۔ اب تو انکو یقین ہو گیا کہ نواب صاحب لڑ جھگڑ کے

نہین گئے ہین ۔
مصحفی ۔ اے بی ہمین تو یون بھی یقین تھا ۔
مغلانی ۔ اور لڑائی بھڑائی کا تو کوئی ذکر بھی نہ تھا ۔
لاڈو ۔ نہ نواب صاحب کا مجاز لڑائی جھگڑے کا ہو نہ سرکار کا ۔
ب ۔ ایک برس بھر سے تیاری کر رہے تھے کہ پہاڑ جائین جب باجی جان کے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہوا تھا ۔ مگر ہم سے لوگون نے کہا تھا کہ پہاڑ پر بڑا خطرہ ہو لوگ گر پڑتے ہین مرجاتے ہین ڈوب جاتے ہین اور نینی تال کا پہاڑ بودا ہو ۔ اس سبب سے ہم نے انکو نہین جانے دیا ۔ اب انھون نے ہماری تشفی کر دی کہ لکھو کھا آدمی وہان رہتے ہین ۔ اور بڑے بڑے صاحب لوگ ۔ ڈر کاہے کا ہو ۔ جو ڈر ہی ہوتا تو کاہے کو کوئی وہان جاتا اور چھوٹے لاٹھ صاحب بھی وہین رہتے ہین ۔ تب ہم نے جانے دیا نہین تو ہرگز ادھر کا رخ نہ کرتے ۔ اب جسکا جو جی چاہے وہ کہے ۔ کوئی کہتا ہو لڑائی ہوئی تھی ۔ اچھا یون ہی سہی ۔ کوئی کہتا ہو بشیر الدولہ سے ۔ کیا جانے کیا کیا جھک مارتے ہین ۔ جھک مارا کرین ۔
لاڈو ۔ مارے حسد کے یہ باتین مشہور کیجاتی ہین مگر حسد کرنے والے کو سدا خوار ہی دیکھا ۔
نبو ۔ وہ تو حسد کی آگ مین جلا کرتا ہو نا ۔
مصحفی ۔ حسد کرنے والا موا عمر بھر جلتا ہی رہیگا ۔ ہم نے بہت دیکھا ہو کہ جو حسد کرتا ہو وہ آپ خوار ہوتا ہو ۔ کسو اور کا نقصان نہین ہوتا ۔ اسکا آپ ہی نقصان ہوتا ہو ۔ اسکا برا ہی مانا گیا ۔
بیگم صاحب نے اپنی بڑی بہن عفت آرا بیگم کو بلوا یا اور کہلا بھیجا کہ پہاڑ سے تار آیا ہو ۔ خیر صلاح ہو ۔ لاڈو نے کپڑے بدلے اور بن ٹھن کے چلین ۔ پہلے دربان سے چہل ہوئی پھر بڑے پھاٹک کے سپاہیون سے ہنسی بولین ۔ یہان سے ٹھنکتی ہوئی چلی تو راستے مین سیکڑون آدمیون سے جگت رلی ہوئی نواب رونق جنگ بہادر کے مکان پر پہونچی کہا حضور سے بیگم صاحب نے بھیجا ہو ۔ نواب صاحب کا تار آیا ہو خیر عافیت پہاڑ کے نیچے تک پہونچ گئے ۔ اب پہاڑ پر بھی پہونچ گئے ہونگے حضور کو بلایا ہو ۔ نواب عفت آرا بیگم جسطرح بیٹھی تھین اسطرح اٹھ کھڑی ہوئین ۔ حکم دیا فنس لگاؤ ۔ دو مہریان ساتھ چلین ڈولی پر دو خدمتگارن اور ہمراہ دو سپاہی ۔ تھوڑی دیر کے بعد سواری نواب محمد عسکری کی ڈیوڑھی پر پہونچی اور عفت آرا بیگم اندر تشریف لائین ۔
ع ۔ پہاڑ سے خط آیا ۔ خط کتنی بدن ۔ وہ تار ۔
ب ۔ ہان باجی جان تار آیا کہ کاٹھ گودام تک پہونچ گئے ۔
ع ۔ اب وہان سے پہاڑ کتنے فاصلے پر ہو بہن ۔
ب ۔ اے ہوگا کوئی پانچ چھ کوس بس ۔
ع ۔ تو تو پہونچ گئے ہونگے ۔
ب ۔ ہان ۔ مگر چڑھائی ہو شاید دیر لگے ۔
ع ۔ چلو تسلی تو ہوئی ۔
ب ۔ کچھ ڈر نہین ہو باجی جان ۔
ع ۔ کچھ نہین ڈر کاہے کا ہو ۔
ب ۔ لوگون نے خواہی نخواہی ڈرا دیا تھا ۔
ع ۔ اجی ہزارہا آدمی ہر سال چلا جاتا ہو ۔ وہان سے نواب لوگ صحیح تندرست ہو کے آتے ہین ۔ مگر لوگون کی باتون کا کون ٹھکانا ۔ واہی تباہی جو چاہتے ہین بک دیتے ہین

اب کوئی کس کس سے لڑتا پھرے -

ب - کہہ تو گئے ہین کہ ہم تم کو بلا لینگے اور ہمکو اور دولھا بھائی کو بھی بلانے کو کہہ گئے ہین - اور ہمین یقین ہو کہ بلا لینگے -

ع - ہمارا تو بہت جی چاہتا ہو کہ رسیان توڑکر پہونچین -

ب - اب وہان سے خط آئے - وہ ضرور نینی تال سے تو پھر ہم لکھین کہ ہمکو اور باجی اور دولھا بھائی کو بھی بلاؤ -

ع - کل وہ آیا بڑی تعریف کرتی تھی -

ب - ہم سے بھی کہتی تھی -

لاڈو - اے حضور اسی کے کہنے سے تو بیگم صاحب کو تسلی ہوئی -

مغلانی - وہ تو کہتی ہو کہ جو ایک دفعہ پہاڑ جائیگا پھر سال جانے کی خواہش کریگا - ایسی جگہ پہاڑ ہو -

لاڈو - چلیے سرکار اور ہمکو بھی لے چلیے -

ب - ضرور خط وہان سے آئے -

ع - ہمارے یہان تو تیار بیٹھی ہین -

ب - وہ تو لگی ہی جاتی - گر جانے جاتے رہگئی -

ع - وہ مردار بھی تو ساتھ گئی ہے -

ب - اب اسکا کہانتک ذکر کرون - مگر وہ لونڈی لونڈی ہو وہ اس شرط پر اسکو لے گئے ہین کہ ہمکو ضرور بلا لینگے اور وہ لونڈی بنکر رہیگی -

لاڈو - کہان تو بیگم صاحب پہاڑ کے نام سے ڈرتی تھین - اور کہان اب یہ حال ہو کہ خود جانے کا شوق ہو -

الغرض نواب صاحب کے تار آنے سے بیگم صاحب کو تسلی ہوئی اور اب فکر ہونے لگی کہ خود بھی نینی تال کی سیر کرین -

نئے اور پرانے خیالات کا جھگڑا

گلہاے نو دمیدہ و میوۂ نو رسیدہ سبزۂ نو خاستہ اور باغ آراستہ و نہالان چمن اور سبزان گلشن طیور خوشنوا کی خوش الحانی آب رودبار کی روانی ہوا کی عطر بیزی نسیم عنبر شمیم کی شگفتہ ریزی جھیل کے صاف شفاف پانی کی جھلک اور اسکی لہرون پر شعاع شمس کی چمک آب و ہواے جانفزا اور نظارہ خوبان خورشید لقا بینڈ باجے کی دلکش آواز اور مجمع بتان طناز نے نواب بلال رکاب کو نینی تال پر اسقدر مفتون کر دیا کہ اُنھون نے ٹھان لی کہ گرمی اور برسات کی فصل پھر اسی سرزمین مینو آئین مین برابر استقامت گزین ہونگے اگر کوئی اُنسے کہتا کہ کیا اب لکھنؤ کا قیام ترک فرمائیے گا کہساری کو صدر مقام بنائیے گا تو جواب دیتے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ؎

کیا حقیقت چرخ کی ہم سے چھڑا لے لکھنؤ
لکھنؤ ہم پر فدا ہے ہم فدا ے لکھنؤ

اور یقین کامل تھا کہ ؎

سنا رضوان بھی جس کا خوشہ چین ہو
وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہو

مگر اب اگر لکھنؤ جاؤن تو نینی تال کے مقابل مین خواجہ حافظ شیرازی کا یہ شعر زبان پر لاؤن ؎

نشین نفس نہ سرا ے من خوش الحان ست
روم بگلشن رضوان کہ مرغ آن چمنم

حق یون ہو کہ روکش بہشت و خلد یہی نینی تال ہو اور یہ سبب اسکے سب حال ہو -

چہ نینی تال رشک ہفت کشور	نسیم خوردہ تابش آب کوثر

اس کہسار گوہر بار کی شان مین یہ کلام صادق آتا ہو اور شعر چسپان ہو جاتا ہو -

چہ نینی تال وضع بنیا لش	خداوند انگہدار از زوالش

کہ نام قند مصری برد آنجا
کہ شیرین یان ندادند انفعالش
کن چیدار ازین خوا ہم خدا را
کہ دارم عشرتے خوش با خیالش

ہاے خوب یوں ہی کہو ۔ ع ۔ عنبر آمیز سے آید شمائلش * اور انہیں بھی شک نہیں ۔ ع ۔ کہ تم شکر ہی بخشد زلالش ۔ یہاں کی عورتیں نازنین و زہرہ جبین اس قابل ہیں انسان گھنٹوں گھورا کرے ۔ اور معاذ اللہ زاہد ملکوتی صفات بھی دیکھے تو انھیں بتوں کا کلمہ پڑھنے لگے ۔

دم نکلتا ہے نگاہ چشم مست یار پر
نشہ کا ڈورا ہے جان ہے اس ملوا پر
شرم سے وہ سرمگین آنکھیں جھکی جاتی نہیں
رات بھاری ہو گئی ہر مردم بیمار پر
خوشنما ہے چہرہ محبوب پر زلف سیاہ
عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پر

آغا ۔ یار تم تو بیتی تال پر لٹو ہو گئے ہو اور ہے بھی اسی قابل ۔
مہراج ۔ پہلے تو ہم بہت گھبرائے کہ بڑی گرمی ہے ۔
نواب ۔ آپ لوگ سچے ہیں ۔ خواہ مخواہ جھول لاد کے آیا گرمی لگا ہی چاہئے ۔
مہراج ۔ اب ایک بات اتفاق سے ہو گئی بابا کیون بلبرتے ہو پاپی پتا ۔
آغا ۔ گریا گیا ہے ڈپٹی کمشنر کا ہے واسطے تم لوگ نواب کا وہ تم نکمبر سے سکنٹ مانگتا ۔
مہراج ۔ ایسی ہو تو لکھنؤ میں کروڑوں خرچے سے بھی نہ ملیگی میں تو لوٹ ہوں اسپر ۔
نازو ۔ جو لوگ کھانا کھاتے ہیں اور بشاش رہتے ہیں اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا ۔

مہراج ۔ بیشک جان من بیشک ۔ ع ۔
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

دو تین ہفتے جو نواب صاحب نے بصد شوق اس مقام طرب مسکن کی سیر کی اور دو چار تربیت یافتہ آدمیوں سے ملے اور مختلف امور کی نسبت گفتگو ہوئی تو انکے بہت سے خیالات بدل گئے ۔ لکھنؤ کی صحبت اور اپنے اشغال بیہودہ سے نفرت کرنے لگے ۔ ہوا کھانے اکثر انھیں لوگوں کے ساتھ جانے لگے ۔ اور گھنٹوں ان سے سوشل اور پولیٹکل امور کی نسبت بحث رہنے لگی ان میں زیادہ تر بابو امرکمار بوس ایم اے مسٹر نہال الدین احمد بیرسٹر ۔ پنڈت شیوناتھ شوشن ۔ اور مولوی محمد علی خان بی اے سے زیادہ تر ملاقات کا موقع ملا اور ان تعلیم یافتہ نوجوانوں کی صحبت نے انکو تھوڑے ہی عرصے میں جانور سے آدمی بنا دیا ۔

نواب صاحب خلقی ذکی الطبع اور سلیم المزاج نہیں تھے مگر صحبت بد نے ان کو کہیں کا نہیں رکھا تھا ۔ یہاں جو اچھی صحبت پائی اور خوش طالعی سے ایسے ایسے پڑھے لکھے اور معزز آدمی ہاتھ آئے اور انسے ملاقات اور گفتگو کا عمدہ موقع ملا تو آنکھیں کھل گئیں اور پڑھنے لکھنے اخبار اور کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا ۔ ایک دوست سے جو انھوں نے تذکرہ کیا کہ ہم بھی کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے گئے تھے تو انسے وہاں کی اشیاء غریبہ کی نسبت کچھ سوال کیے ۔ بالکل کورے تھے تب انسے انکو ایک رسالہ دیا جسمیں نمایش گاہ کے متعلق کل امور درج تھے ۔ گو خود کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے آئے تھے مگر بجز نظارہ بازی کے اور کچھ وہاں نہیں دیکھا تھا ایک روز نواب صاحب نے میاں خضر کو بلایا اور کہا او

باہم مشورہ کرکے مرزا بندہ حسن کے نام خط لکھیں - اور اِس مضمون کا خط لکھا وہ یہ تھا۔

بھائی صاحب برسوں سے بہشت اور روضۂ رضوان اور باغ نعیم اور خلد اور فردوس بریں اور جنت کا نام سُنا کرتے تھے مگر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ بہشت کہاں ہے - یہ راز تو اب کھلا کہ بہشت لکھنؤ سے دس قدم پر نینی تال کا نام ہے - سبحان اللہ سبحان اللہ عجب دلکش مقام ہے - خدا کی شان مجسم نظر آتی ہے واللہ روح کو بالیدگی ہوتی ہے - فرحت اِس مقام کی لونڈی کا نام ہے - بہشت اگر نینی تال نہیں ہے تو بہشت کا نمونہ تو ضرور ہے -

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را با کسے کارے نباشد

اور حور و غلمان کی مجسم صورت اگر اسی دنیا میں دیکھنی ہو تو نینی تال کی عورتیں دیکھ لے - ایسی ایسی صورتیں دیکھنے میں آتی ہیں کہ دل قابو سے جاتا رہتا ہے - وہ وہ چلبلے معشوق نظر سے گذرے کہ جی بے چین ہو گیا -

یہاں کی آب و ہوا - سبحان اللہ سبحان اللہ مردے کو زندہ کردے اور مریض کے لیے تو یہاں کی آب و ہوا اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے - بخار کے لیے دقیق کو نین ہے اول تو عوارض کا نام بھی یہاں کوئی نہیں جانتا کہ بیماری کہتے کسے ہیں اور اگر بیماری ہو بھی تو چٹکیوں میں جاتی رہے - دور دور سے لوگ یہاں اِس لیے آتے ہیں کہ بیماری نینی تال کی صورت دیکھتے ہی فرو ہو جائے - حکیم نسخے میں دوا شافی بھی نہیں لکھنے پاتا اور مریض چنگا ہو جاتا ہے - اسوقت بندہ لب جو بیٹھا ہوا قدرت حق کی بہار دیکھ رہا ہے -

صبر وحشت اثر نہو جائے	کہیں صحرا میں گھر نہو جائے

پھر پردہ نشینوں میں مرتے ہیں	زندگی پردہ در نہو جائے
اے دل آہستہ آہ تا ب شکن	وہ بت آزردہ گر نہو جائے

حق تو یوں ہے کہ نینی تال کا لطف اور یہاں کی آب و ہوا اور قدرتی بہار اور گل و لالہ اور آب رواں کی جھلک کا حال حیطۂ بیان سے خارج ہے - اسکی پوری پوری کیفیت لکھنے کے لیے اچھے زبردست منشی کی ضرورت ہے اور اُسکو بھی خدا سے دعا مانگنی پڑیگی کہ -

خامے سے زبان نکتہ چین رو کے
رکھ لے مری اہل خامہ میں نوک

چو طرفہ پہاڑ اور سلسلہ کہسار ہی نظر آتا ہے - جدھر دیکھیے پہاڑوں کی اونچی اونچی چوٹیاں ہی دکھائی دیتی ہیں سر بفلک کشیدہ اور بیچوں بیچ میں ایک جھیل ہے - جسکا طول ایک میل ہے اِسکے پانی کی جھلک انسان کی روح کے ساتھ وہ کرتی ہے جو مارگزیدہ کے ساتھ تریاق فاروق کرتا ہے -

افسوس صد افسوس کہ ہمارے احباب لکھنؤ بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھنے کے عادی ہیں - نخاس کے باہر قدم رکھنا گالی ہے اگرچہ کبھی گرا کر کے کبھی چھاؤنی تک گئے تو گویا بڑی کڑی منزل طے کی - اپنے حساب سے دنیا دیکھ آئے مگر - ع -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اُن کو کیا معلوم کہ نینی تال کیا شے ہے - اسکی ہوا کا لطف وہ کیا جانیں جو تازگی بخشتی ہے اور جس سے مردے کے جسم میں بھی از سر نو جان آ جاتی ہے - کسی شاعر نے اپنے معشوق کے لب حیات بخش کی شان میں کہا ہے ؎

جہان تازہ یافت قالب [illegible] مردہ سخن
این طرفہ جنبش لب [illegible] بیان کیست

یہ شعر اگر ہم نینی تال کو معشوق قرار دیکر اسکی شان مین کہین تو بھی زیبد غالب دہلوی نے کلکتے کی تعریف مین لکھا ہو کہ یہان کل شیا بجز دارو سے موت مہیا ہین۔ مگر نینی تال وہ مقام جانبخش ہو کہ یہان دارو سے موت بھی بہم ہوجاتی ہو۔ کیونکہ یہان کی آب و ہوا روح پرور ہو۔ یہان جو شی ہو جانفزا اور فرح بخش اور دلکشا ہو۔

اور یہان کے بتان ماہ سیما اور لعبتان یوسف لقا کے حسن وجمال کا کیا کہنا۔ وہ وہ کافر صورتین نظر سے گذرتی ہین کہ خدا کی خدائی یاد آتی ہو۔

مومن اگر نینی تال آتے تو یہ رباعی کہنا بھول جاتے۔

مومن شوق گناہگاری کب تک
اے تیرہ درون سیاہ کاری کب تک
ہان اپنے خدا کو باز آ بہر خدا
اے دشمن دین بتون کی یاری کب تک

اسوقت ایک زنگہ پانزدہ سالہ نظر سے گذری دیکھا ہم نے ستم

کشتہ ہون اُسکی چشم فسونگر کا اے مسیح
کرنا سمجھ کے دعوی اعجاز یان تو دیکھنا

وہ پری بلند دیہری مندر کا طواف کرتی ہی اور یہان جھیل کے کنارے بیٹھے ہوے گھورتے ہین۔ گھو بلا سے گنہگاری ہین تو کسی کا اجارہ نہین ہو۔ ہوگا

بھائی صاحب ہم تو اب یہین کے ہو رہے۔ جنت اور روضہ رضوان سب کو دور سے سلام ہو۔ سلام ہم

مومن خدا کے واسطے ایسا مکان نہ چھوڑ
دوزخ مین ڈال خلد کو کوے بتان نہ چھوڑ

ان سر گھٹے واعظون اور کٹ ملاؤن خدا بھلا کرے اچھا سمجھے کہ دوزخ اور جہنم اور قیامت اور یوم الحساب اور روز جزا اور بعث و نشر اور خدا جانے کیا الم غلم بک بک کے رندون کو ڈراتے ہین اور اگر بہشت کا ملنا تارک الدنیا ہی ہونے پر منحصر ہو تو بہشت انھین زاہدان خشک کو مبارک ہو۔ ع۔ ایسی جنت پڑے جہنم مین

ہم نینی تال چھوڑ کر جنت کی طرف رخ کرنے والے کو اپنے حساب کچھ کہتے ہین۔ یہ وہ روح افزا مقام ہو جہان ایام گل ہر فصل مین جوانی پر رہتا ہو جہان پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہو۔ جہان صحت کی فتح اور عملداری ہو۔ شکست بیماری ہو۔ اس آب و ہوا کے صدقے کہ مریض آیا اور بات کرتے چنگا ہوگیا۔ حق یون ہو کہ یہان کی جھیل نے دنیا مین بہشت کا نمونہ دکھا دیا۔ اور بہشتی ہم تو یہی کہینگے کہ۔ ع۔

بہشت اک باغ ہو دوزخ بھی اک صحرا کی دھوکا ہو

زاہد خشک بہشت اور اعراف کے دم جھانسون مین ہم لوگون کو دنیا کے لطف نہین اُٹھانے دیتے۔ بھائی یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہو۔ نینی تال کو اسپر اسی قدر ناز ہونا چاہیے جس قدر ملاؤن کی بہشت کو کوثر پر ناز ہو۔ یہان صبح کو لوگ عموماً پیدل ہوا کھانے نکلتے ہین۔ صاحبان یورپین خواتین اسپارہ کے ساتھ اور ہندوستانی ٹٹرون ٹون اور ساتھ بھی ہوتے تو وہی دیوز اور تیشائبل۔ انکی زندگی یہان بھی بے خطر ہو۔ دن کو لوگ اپنے دھندے سے لگتے ہین مگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کسی بنگلے مین انسان کی صورت نہین نظر آتی سب ہوا کھانے ہین۔ ادھر بینڈ باجے کی صوت دلکش گھوڑ دوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلین جھیل پر۔ اسکا پانی دو گھڑی دن رہے سے اور کبھی سرد اور خنک ہوجاتا ہو اور صبح کو تھرتا ہو اور لب چشمہ سیار کھڑے رہنے سے اور کبھی ٹھری معلوم ہوتی ہو

ادھر اُدھر کوہ فلک شکوہ - اور اُنکے بیچ مین گویا برف اور یخ کا سمندر ہی - اِن پہاڑون مین ایک بڑی خوبی یہ ہی کہ سدا بہار مین پھول اور بیلین اور ہرے ہرے درخت اور پودھے اور بھی جوبن دکھاتے ہین -

یہان کے معشوق واقعی پیار کرنے کے قابل ہین - مگر لکھنؤ کے سے چونچلے اور نخرے اور چلتر بازی اور چہل اور فریب تو جانتے ہی نہین - اِنکو پاتر کہتے ہین - شادی کرنا ان پاترون کے رسوم کے مطابق حرام ہی - مگر جب لڑکی کسی قدر سن بلوغ کو پہونچتی ہی یعنی دس بارہ برس کی ہوتی ہی تو انار یا کسی اور درخت کے ساتھ اُسکی شادی کر دیتے ہین جیسے گڑیا گڈون کا کھیل ہوتا ہی - الموڑہ - کمارل - نینی تال رام گڑھ - اور کاشی پور مین ان کی کھان ہی - مگر خرابی یہ ہی کہ عیسائیون اور مسلمانون کے سایے سے بھاگتی ہین مین اِس فکر مین ہون کہ روپیے کے زور سے کسی مسلمان کر کے لے بھاگون دو ایک پر تو بے اختیار میری طبیعت آئی ہی اگر دس بارہ ہزار بھی صرف ہو تو خرچنے کو موجود ہون - دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہوتی ہی - صبح سے اب تک بھولا ہوا تھا اب اس وقت پھر یاد آگیا -

پھر آئی فصل گل پھر شوق عریانی ہوا مجکو
چڑھائی آستین دست جنون نے پھر گریبان پر
بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
یہ وہ دولت نہین جو چھوڑ بیٹھے زاہد ایمان پر
صبا دست جنون موج ہوا کا کام کرتا ہی
گریبان صورت گل پھٹ کر آرہتا ہی دامان پر

مگر بھائی صاحب جہان گل ہی وہان خار ہی ایک مصیبت یہان یہ بُری ہی کہ چڑھائی مارے ڈالتی ہی - معاذ اللہ کا مقام ہی اُف ری چڑھائی - الامان الامان - واللہ کلیجا منہ کو آتا ہی اور یہان ہالولال کی چڑھائی کو پہاڑ کا بھی باپ سمجھتے تھے لکھنؤ کے لوگ ہمکو چڑھائی سے کیا واسطہ - بس انتہا یہ ہی کہ چھتا گھنٹے کی چڑھائی ہی - کچھ ٹھکانا ہی ہوش اُڑتے ہین دیکھتے ہوے - خدا کرے لکھنؤ کے دو ایک افیمی یا چنڈو باز یہان آجائین تو پھر دل لگی دیکھیے کہ قدم قدم پر ہانپنے لگین اور لکھنؤ مین جا کے وہ وہ گپین اُڑائین کہ توبہ ہی بھلی زمین آسمان کے قلابے ملائین - مگر اچھے کو بیٹھے یہان وقت سے ملتے ہین - افیمیون کے لیے یہ بڑی مشکل کی بات ہی اِس مرتبہ ابھی تک بچھتر مریض آچکے ہین - ہوٹلون اور ڈاک بنگلون اور کوٹھیون اور سرکاری سراےین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی - مگر ہندوستانی صرف دو آدمی آئے ہین - اور اور کامون کے لیے تو روز دس پانچ دو چار آتے ہین - اور خاصکر اہلکار لوگ حکام سے ملنے کی غرض سے - اور اہل معاملہ وغیرہ - مگر مریض ایک بھی نہین تو وجہ کیا ان کو حفظان صحت کا خیال ہی نہین اور اگر خیال ہی بھی تو اسقدر دل و دماغ کہان کہ نینی تال کا سفر گوارا کرین - واللہ ہندوستانیون کی اِن حماقتون پر افسوس آتا ہی -

آغا محمد اطہر سے بہت دل بہلتا ہی - مہراج بلی توبس دمش جو بردو اُشتم مادہ بر آمد - بوڑھے آدمی سے ہم جوانون کو کیا لطف صحبت

ہی عہد شباب زندگانی کا مزا
پیری مین کہان وہ نوجوانی کا مزا
اب یہ بھی کوئی دن مین قصہ ہوگا
باتون مین جو رہگیا کہانی کا مزا

ہان ایک بڑے نالا ور لیے کو مارا - بڑی پارسائی کی لیتے تھے پارسائی و ارسائی سب نکل گئی - اب ہمارا انکے بے تکلفی ہوگئی ہی

اے مومن آپ کب سے ہوے بندۂ بتان	بارے ہمارے دین مین حضرت بھی آگئے

یہ مقام ہی ایسا ہی کہ زاہد اور عابد کو رند شاہد باز بنا دے۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ کیسے باشد اور دل لگی یہ ہی کہ ایک دوسرے کا ناصح بنتا ہی مگر۔ ع۔ ناصح خود یافتم کہ در جہان۔

ناصح نادان یہ دانائی نہین	دلکو سمجھاؤن مین سودائی نہین

افسوس ہی کہ ہمارے لکھنؤ والون نے نوابی کے عہد مین اسقدر بیفکری اور بے پروائی سے بسر کی کہ ابتک محنت کرکے روٹی کھانا انکو اچھا نہین معلوم ہوتا اور ہم کسی اور کو کیا کہینگے ہم بھی اسی فشن کے ہین۔ باپ کی کمائی پہ ہمکو بھی ناز ہی۔ اپنے زور بازو سے ہمنے بھی نہین ثروت پیدا کی اور نہ ابا جان نے پیدا کی تھی۔ لیکن اس شعر نے ہمکو آدمی بنا دیا۔ آنکھین کھل گئین واللہ۔ ورنہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے وہی چانڈو بازون کی گپ سنا کرتے تھے اور اسکا ہمکو یقین آتا تھا کہ سب سچ ہی۔

پہاڑون کی نسبت جو جو جھوٹی گپین لوگون نے اڑائی تھین انکا حال آپ کو بھی معلوم ہی۔ کل باتون کو غلط پایا۔ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ لوگ اسقدر جھوٹ کیون بولتے تھے یہان ہم نے بہت سی باتین سیکھین منجملہ انکے ایک یہ بھی سیکھی کہ جبتک خوب محنت نہ کرینگے کھانا ہضم نہوگا اور نہ سونیکا لطف آئیگا۔ یہان بندہ سات ساڑھے سات بجے سو کے اٹھتا ہی منھ دھو کر حقہ پیا۔ اور آٹھ بجے تک حمام کیا۔ اور گرم گرم کپڑے پہن کر گھوڑے پر سوار ہو کر جلکر پہونچا وہان سے نو بجے تک واپس آیا۔ تھوڑی دیر دم لیا اور سستا کر کپڑے بدلے اور کھانا کھایا۔ بازار مین یہان بکری کا گوشت اچھا نہین ملتا لہذا کلب گھر سے جو گئی قیمت دیکر منگواتا ہون اور جو ہندوستانی یہان ٹکے ہین وہ بازار کا خراب گوشت کھاتے ہین۔ ادھر ہم ہزارون روپیہ صرف کرتے ہین مگر یہ توفیق نہین ہوتی کہ صحت کا خیال کرکے دو چار آنے کا منھ نہ دیکھین۔ پوچھیے نینی تال مین آن کے بھی اگر کھانے پینے کا لطف نہ ہوا تو پھر یہان آنے سے کیا فائدہ۔ یہان رہنے کا لطف دو باتون پر منحصر ہی۔ ایک مشی اور گھومنے اور سیر کرنے سے۔ دوسرے عمدہ غذاے مقوی اور فرحناک مقام دلکش مین رہنے سے یہ دونون باتین خدا کے فضل سے خاکسار کو نصیب ہین۔ ایک ڈپٹی صاحب یہان تشریف لائے تھے۔ چھ سو کی تنخواہ اور ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ علاقے کی آمدنی۔ سرا مین جاکے آپ فروکش ہوے۔ اور اس خست سے یہان رہے کہ الامان لوگ تو یہان آکے بشاش اور خوش و خرم رہتے ہین وہ نینی تال سے بیزار تھے۔ شکایت تھی کہ کھانا ہضم نہین ہوتا۔ رات کو نیند نہین آتی۔ پسو کاٹتے ہین۔ پیٹ مین درد ہوتا ہی صدہا شکایتین۔ تو وجہ کیا تھی جاکے سرا مین اور کھانے مین کنجوسی کی اور مشی کی نہین۔ چلنے پھرنے سے اجتناب رہا کسی سے ملے نہ جلے۔ پھر فرمائیے صحت کہان سے ہو۔ یہ تو ہمین دعوی ہے کہ اگر امراے لکھنؤ ایک بار نینی تال آئین تو پھر ہر سال گرمی بھر یہین بسر کرین اور جانے کا نام زبان پر نہ لائین۔ یہان کی آب و ہوا اور جھیل اور ہاضمہ اور سبک اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اور حسن صبیح اور شکار اور سردی سے ایسا لطف حاصل ہوتا ہی کہ بلا مبالغہ مردہ زندہ ہو جاے مگر اس سے زیادہ افسردہ دل اور کون ہوگا جو یہان آن کر بھی خوش نہو۔ سمجھ لو کہ بڑا بدنصیب آدمی ہی۔

لکھنؤ کا دوسرا آشنا کو اور عظیم اللہ خانی حقے اور وہ آرائش
خواہش یہاں کہاں - مگر وہ سب روپیہ صرف کرنے سے یہاں
بھی حاصل ہو سکتا ہے - یہاں کی قدرتی اشیا اور آب و ہوا
کروروں صرف کرنے سے بھی وہاں نہیں دستیاب ہو سکتیں
یہ ہوا وہاں ہزار اشرفی تولہ بھی نہیں مل سکتی وہ رہنے نینی تال
بڑے بدنصیب وہ امرا ہیں جو باوصف بےفکری و تمول گرمی کے
دنوں میں اس مقام دلربا کی آب و ہوا سے روح پرور لطف
نہیں اٹھاتے اور لکھنؤ کے بھاڑ میں پڑے رہتے ہیں

آپ کا دوست عسکری

یہ خط نواب صاحب نے میاں اختر کے مشورے سے لکھا اور
رجسٹری کرکے اپنے شفیق بالتحقیق کے نام روانہ کیا جو کچھ روز
اس خط کا جواب آیا -

وہو ہٰذا

بھائی نواب - تمہارا طویل و عریض اور دبیز خط پڑھنے میں
میرے وقت کا ایک قیمتی حصہ ضائع ہوا - آپ نینی تال کو
بہشت اور جھیل کو سلسبیل و کوثر سمجھے - آپ کو بہشت و کوثر
مبارک - ہم تو لکھنؤ کی گلیاں چھوڑ کر جنگل اور پہاڑ کی طرف
رخ نہ کرینگے - آپ بھی اپنے وقت کے مجنوں اور فرہاد ہو کے
اب دو دن میں سن لینگے کہ نواب محمد عسکری صاحب نے بھی قیس
کی طرح ہرن اور چکاروں کو رام کر لیا اور نینی تال کے پہاڑ پر ایک
قدرتی جھیل کے مقابل میں جوئے شیر کاٹ کے لانے سے

قیس صحرا میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

قیس کے بعد اب آپ اسکے سجادہ نشین ہوئے - مجنوں کی
روح زبان حال سے اگر یہ مصرع کہے تو بھی زیبا ہے - ع -

نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد

آپ کبھی وہاں کسی نہ کسی محمل نشین کے پھیر میں ضرور ہوگئے
خدا مبارک کرے - جبھی نینی تال کی آپ نے اسقدر تعریف
کی ہے - اب انا لیلی کی صدا تھوڑے دن میں بلند کیجیے گا -
مگر مجھے خوف ہے کہ مبادا لکھنؤ کی نظیر جان رقاصہ کے عاشق
دلگیر کی طرح آپ بھی (فریاد رس الٰہی) کی ہانک نہ لگانے لگیں
اور پھر لونڈے آپ کے پیچھے غل مچائیں (دُہیا دیاسلائی)
فوج شغالان مفت - سواری خران مفت -
نینی تال کی آب و ہوا کی آپ نے بہت تعریف کی ہے اور ہندوستانیوں
کو بُرا بھلا کہا ہے - بلی بخشے چوہا بیچارہ لنڈورا ہی ہو کے جیے گا
ہم ہندوستانیوں کو لکھنؤ میں کون مارے ڈالتا ہے جو خواہ مخواہ
ہم جنگل اور پہاڑ میں جان بچانے کو جائیں اور گھربار چھوڑ کر
جلاوطن ہوں - ہمارے دادا صاحب بچاسی برس کے ہو کر
جان بحق تسلیم ہوئے - خدا کی قسم جو لکھنؤ کے محلے بھی اچھی
طرح جانتے ہوں - جس محلے میں رہتے تھے اُسیں بھی کوئی
نہیں جانتا تھا کہ کون رہتا ہے - اب جب سے انگریزی ہوئی
تب سے یہ حال ہے کہ اگر کوئی صاحب باہر نوکر ہوئے تو جورو کو بھی
لیکر یہ کہہ کے چل دیے - آگے عورتوں کا گھر سے نکلنا اور
سفر کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا - اب میاں تراب علی جو رام گنج
والے تھے اگر زمیندار کے مختار ہوگئے تو گھر بار سمیت وہیں رہنے
لگے - کیا ہمارے آبا و اجداد سب بیوقوف تھے - کیا
اُنکے وقت میں نینی تال اور شملہ اور پہاڑ نہ تھے - کیا وہ
بیمار ہی رہتے تھے - کیا وہ سب کم سنی ہی میں مرجاتے تھے
پھر ہم کو کیا کتے نے کاٹا ہے کہ خواہ مخواہ لڑکے بالوں کو چھوڑ کر
پہاڑ میں جاکے بسیں -

آپ کلب گھر سے گوشت منگوا کر کھائیں چاہے ہوٹل کا پکا ہوا کھانا نوش جان فرمائیں۔ آپ کو اختیار ہے۔ ہم تو اس قسم کے کھانے سے ضرور پرہیز کرینگے۔ اور جس مقام پر شراب اور لحم خوک کا استعمال ہوتا ہو وہاں اگر نعمت بھی مفت ملے تو دور ہی سے سلام ہے۔ ہم رکابی مذہب نہیں ہیں کہ گوشت کی طمع میں ایمان کو بیچ ڈالیں۔ ع۔

کیا وہ دنیا جس میں ہو کچھ بھی نہ دین کے واسطے

نوابی کے عہد کی جو آپ نے ہجو کی ہے وہ آپ کی حماقت ہے۔ نوابی میں ایک ایک اہلکار دس دس آدمیوں کی پرورش کرتا تھا۔ یہ ادنی ادنی اہلکاروں کا تذکرہ ہے۔ اور چکلہ داروں اور ناظموں کی بدولت تو ہزار ہا بندگان خدا کی روٹیاں چلتی تھیں اب جسکو دیکھو شُتر ون ہون۔ ایک آپ اور دوسرے خد منگار اسد اللہ خیر صلاح۔ اور آگے نہ تو اسقدر یون چلتی تھی نہ اسقدر گرمی ہوتی تھی۔ خس کی ٹٹی اور پنکھے سے نینی تال کی سی سردی ہو جاتی تھی۔ پھر بھلا کون سی عقلمندی تھی کہ اپنے شہر اور اپنے وطن اور اپنے بال بچوں اور دوستوں کو چھوڑ کر پہاڑ پر بسیرا کرتے۔ ہم لوگ ابابیل اور مرغابی نہیں ہیں کہ گرمی کے دن کہیں بسر کریں اور سردیوں میں پہاڑوں سے نیچے اتر آئیں۔ یہاں تو اسپر عمل ہے ؎

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر	
	خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد	
	میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

آپ فرماتے ہیں کہ بے محنت کیے نہ نیند آتی ہے اور نہ کھانے کا لطف حاصل ہوتا ہے۔ یہ آپکا تجربہ ہوگا کہ جبتک چھ گھنٹے چکی نہ پیسیے یا دوپہر تک ڈلیا نہ ڈھوئیے تب تک کھانا ہضم نہوگا تو آپ کو ڈلیا ڈھونا مبارک ہے۔ ع۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند

یہاں تو خوب مزے سے پلاؤ اور قورمہ اور بورانی اور کباب اور شیرمال اور باقرخانی اور گندلا قلیہ چکھتے ہیں اور برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی برفاب ناب پیکر جو خسخانے میں لمبی تان کے سوتے ہیں تو بارہ بجے سے چار بجے کی خبر لاتے ہیں۔ حضرت اسرافیل بھی سرہانے پر صور پھونکیں تو کوئی مرد وہی خواب راحت اور بستر استراحت سے اٹھے۔ اور ایک آپ ہیں کہ بے محنت کے نہ کھانا ہضم ہوتا ہے نہ نیند آتی ہے۔ بہتر ہو کہ آپ جب یہاں آئیں تو روز سویرے اٹھ کے چینے کا بورا سر پر رکھکے جنت باغ بخشی کے تالاب تک دوڑتے جائیے اور وہاں سے آئیے اس تدبیر سے شاید کھانا بھی ہضم ہو جائے اور نیند بھی آ جائے میرے نزدیک کھانا تو آپ کو ضعف معدہ کے سبب سے نہیں ہضم ہوتا ہے اور نیند اس سبب سے نہیں آتی ہے کہ دماغ میں خشکی ہے اسکا علاج نینی تال میں محال ہے۔ کسی سے رجوع لائیے۔ غالباً اب آپ وہاں سے تشریف لائیں گے اگر صاحب لوگ جنگل آئینگے اور ہم لوگون کو کالا آدمی اور گدھا سمجھا بیٹھے خیر ع۔

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

اور کیوں بندہ نواز وہ جو دو نیک بخت آپکے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں وہ بھی میم صاحب بن گئیں یا ابھی تک ہندی ہی بنی ہیں۔ لطف تو یہی ہے کہ انکو بھی سایہ پہنائیے آپ ہی خالی خولی نہ صاحب لوگ بن بیٹھیے ؎

الفت کا یہ مزا ہے کہ جون وہ بھی بیقرار	
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی	

بھائی صاحب اب اِس وحشت سے باز آئیے - اور آدمیت کو ہاتھ سے نہ دیجیے - صاحب لوگون کی تقلید ہم کو زیبا نہین ہو

ع - چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا -

پہاڑ کے قیام پر پتھر پڑین - اب اپنے شہر آئیے -

راقم بندہ بندہ حسن

یہ خط پڑھکر نواب صاحب بہت بد دماغ ہو گئے اور دو تین بار سب کو پڑھکر سنایا - جسنے سُنا اُسکو رنج ہوا کہ کیا فضول بک بک ہی

نواب - بٹیر باز آدمی اِن باتون کو کیا سمجھے -

جھلو - ایسا ہی ہو خداوند -

آغا - واہی ہو - مین تو اُنسے پہلے ہی سے واقف تھا -

نواب - وہ تو گالیان بکنے لگا جی -

اختر - حضور گالی گلوج پر آمادہ ہو جانا خاص دلیل اِس امر کی ہو کہ مخاطب کا دعوی بے دلیل ہو -

آغا - انکو تو بس بٹیر کی کابک ہو اور دو چار پرانے چنڈول بٹیر باز - میان گجن اور مرزا فدائی اور حسو ہاتھی والا گبرے اور بے تکی گپ اُڑتی ہو کہ آصف الدولہ نے لاٹ صاحب کو خواب مین کہا کہ ہمارا امام باڑہ خالی کر دو اور جمنا مین عید کے دن توپ نکلتی ہو اور پوچھتی ہو کہ کسکی عملداری ہو - اسی طرح فضول تقریر سے یہ حضرات دل بہلاتے ہین -

نواب - ایک دلیل بھی معقول پیش کرتے تو ہم کہتے خیر کچھ تو لکھا اُسنے تو قلم اُٹھایا اور شتر بے مہار کی طرح ریگستان قرطاس پر دوڑا دیا -

مسخرہ - یہ شتر غمزے ! بلبلانے لگے -

آغا - اُسکا جواب خاموشی ہو -

نواب - نہین صاحب وہ دندان شکن جواب دون کہ عمر بھر یاد کرین

اختر - ضرور حضور نے تو محبت مین لکھا کہ یہ مقام نہایت ہی فرحناک اور روح افزا ہو - جیسا دوستون کا قاعدہ ہو کہ جب کسی نئے مقام پر جاتے ہین تو وہان کے کُل حالات دوستون کو لکھ بھیجتے ہین - یہ آپ کو کیا معلوم تھا کہ وہ بگڑ کھڑے ہونگے مہراج - آپ بھی تو بٹیر بازون اور چنڈو خانے والون کو مخاطب صحیح سمجھتے ہین - اُنکو آب و ہوا اور پہاڑ کی سیر اور صحت و تندرستی سے بھلا کیا سروکار ہو - اور آپکو لکھنا ہی کیا ضرور تھا لاحول ولا قوۃ ! -

نواب صاحب نے میان اختر کے مشورے سے خط کا جواب بلکہ جواب الجواب یون لکھا -

دیے جو بھرے اُنھین جا کے فقرہ بازون نے
اُڑائی پر کٹی کیا کیا بٹیر بازون نے

آپ تو حضرت بے پر کی اُڑاتے ہین - اور حق یون ہو کہ کچھی غلطی ہوئی - آپنے تمام عمر تو بٹیر تھپیا یا اور لُدری لڑایا کیے - آپکو دنیا و مافیہا کی کیا خبر ہو کہ زمانے کا رنگ کیا ہو اور دنیا مین کیا ترقی ہو رہی ہو - تو وجہ کیا آپ کی دنیا تو بس بٹیر دلن کی پالی ہو - آپ تو کاکن کی ماہیت اور خواص سے البتہ خوب واقف ہین - دن رات چانڈو بازون اور واہی تباہی آدمیون کی اول جلول تقریر سننے کے عادی - اُنہی آپکے مشیر - اور اُٹھائی گیرے آپکے وزیر - ع -

وزیرے چنین شہریارے چنان

ارے نادان اب وہ زمانہ نہین ہو کہ اگر میان مقصل مین نوکر ہو جاے تو بیوی کی برسون صورت ہی نہ دیکھے - اُس زمانے مین جسکا آپنے ذکر کیا ہو بد نظمی اور طوائف الملوکی کا
۱۰۰ ڈنکا بجتا تھا - زن اپنی اپنی گڑھی مین گلی کے کتے کی طرح

شیر بنے ہوئے تھے - بے فوج کشی کے مالگزاری کا وصول ہونا محال تھا - ایسی صورت مین جب کہ امن کا کہین نام بھی نہ تھا لڑکے بالون کو کوئی کہان لیے لیے پھرتا - قدم قدم پر خوف تھا کہ مبادا کوئی آکے لوٹ لے - بال بچون کو قتل کر ڈالے اور انواع و اقسام کی مصیبتون مین گرفتار ہون - اب امن کا زمانہ ہے کوئی چون تک نہین کر سکتا جہان چاہیے سونا اچھالتے چلے جائیے - مگر یہ باتین تو وہ سمجھے جو سمجھدار ہو - آپ کو سمجھ سے کیا بحث اُس بدنظمی کے زمانے کو اس عہد معدلت مہد سے مقابلہ کرنا عین دلیل حماقت ہے آپ کے کرم خوردہ خیالات پر شیطان کی پھٹکار - آپ سیر و سیاحت کے اسقدر خلاف ہین کہ ایک محلے سے دوسرے محلے جانا بھی وضعداری کے خلاف تصور کرتے ہین - آپ کے دادا صاحب کو خدا بخشے تمام عمر لکھنؤ ہی مین رہے اسی اور پانچ پچاسی برس کے ہو کے انتقال کیا اور لکھنؤ کے گلی کوچون سے بھی واقف نہ ہوے عجب نہین کہ وضع نباہنے کے لیے مر کے بھی لکھنؤ ہی کے گلی کوچون مین رہ گئے ہون آپ کے دادا صاحب جس تکیے مین مدفون ہین اُسمین گوندنی کا بھی ایک درخت ہے اور چونکہ اُنکو گوندنی بہت مرغوب طبع تھی لہذا غالباً اُسی درخت کی کسی پھننگی مین اُنکی روح اٹکی رہی ہو گی -

آپ کے آبا و اجداد کے وقت مین اول تو نینی تال کو کوئی جانتا بھی نہ ہو گا کہ کہان ہے - دوسرے نینی تال اس عملداری مین قائم ہوا ہے انگریز سیاحون نے اس پہاڑ کو ڈھونڈھ نکالا اور آباد کیا - ورنہ نینی تال بھی مثل اور بہت سے کوہی مقامون کے اُجاڑ پڑا تھا - یہ اتنے بنگلے اور کوٹھیان اور سڑکین جو اب ہین یہ صرف چالیس برس کے اندر تیار ہوئی ہین علاوہ برین اُس زمانے مین بادشاہ اور حاکم وقت ہمیشہ اور ہر فصل مین اپنے پایۂ تخت ہی مین رہا کرتے تھے - اگر کوئی نینی تال جانے کا قصد کرتا تو کہان رہتا - یہ تو دد و دام کا مسکن اور پہاڑی جنگل تھا - ہو کا عالم - آپ شاید یہ سمجھتے ہین کہ ابتدا سے آفرینش سے نینی تال ایسا ہی آباد ہے جیسا اب ہے یہ تو آپ کی عقل ہے ع

بر ین عقل و ہمت بباید گریست

اب یہ مقام گلزار ہے اور قدرتی بہار نے اور آب ہوا نے جانفزا نے اور بھی اسکو دوچند رونق دیدی ہے -

آپ تو پہاڑ کے قیام کو جلا وطن ہونا سمجھے بیٹھے ہین جب ہی آپ بار بار لکھتے ہین کہ کیا سمجھے کتنے کاٹا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر پہاڑون اور جنگلون مین جا کے رہون گویا نینی تال آئے اور گھر بار چھوٹ گیا -

کلب گھر کو آپ شراب کی بھٹی اور سور کے گوشت کی دوکان سمجھے ہوے ہین - کلب گھر مین بھی گوشت اُسی احتیاط سے بکتا ہے اور اُسی طرح بکرے ذبح کیے جاتے ہین جسطرح لکھنؤ مین پھر کلب گھر سے گوشت منگوانے مین کیا گناہ ہے - برسون ہوا کھلائے گیے - چرس اور مدک کے دم لگا یا کیے اور کلب گھر کے گوشت پر اعتراض جڑنے کو مستعد - ہوٹل کا پکا ہوا کھانا کون نہین کھاتا - میرے یہان جب صاحب لوگون کی دعوت ہوئی تھی تو کتنے آدمیون نے اُنکے ساتھ بیٹھ کے کھایا تھا اور بے ادبی معاف اُنکا پس خوردہ آپ نے بھی مزے مزے سے چکھا تھا اور ہان خوب یاد آیا کیون صاحب پارسی کے ہوٹل مین آپ میرے ساتھ نہین کھا چکے ہین شرحو شرحہ سے باتین بناتے ہو -

واعظان کاین جلوہ بر محراب و منبر می کنند

	چون بخلوت میروند آن کار دیگر می کنند

	مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس

	توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر می کنند

خود را فضیحت و دیگران را نصیحت (آپ فرماتے ہیں کہ ہم بنگالی نہیں ہیں) - وہ دن بھی یاد ہیں جب مرغ کے کٹلٹ مانگ مانگ کے پارسی کے ہوٹل میں کھاتے تھے اب ہوٹل کے نام سے اتنی نفرت ہے ع

	دلم ز صومعہ بگرفت و خرقۂ سالوس

آپ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بابلی اور مرغابی نہیں ہیں کہ گرمی میں گھروں میں بسر کریں اور سردیوں میں پہاڑوں سے نیچے اتر جائیں) - بجا ارشاد ہوا اگر آپ گور کے کیڑے ضرور ہیں کہ آدمی ہندو پیدا ہوتے ہیں اور اسی زمین میں مرتے ہیں -

نہ یوں ہو کہ آپ بھی ایسے جاہل اور متعصب اور کاہل ہو جاؤ کہ جن کے سبب سے سلطنت گئی ہے

	چند روز سے باغ ہو بہار دیکھو بلبلیں یا گلچین ہو یا صیاد ہو

تم ہی ایسے بے فکرے تھے جنہوں نے تمام عمر کبھی نوکری نہیں کی اور بٹیر بازی اور پتنگ بازی اور صحبت فسق و فجور میں زندگی بسر کی ملک کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں -

محمد عسکری از نینی تال

نواب صاحب نے خطوں کے ان اختر کے شورے سے لکھا اور حکیم اور آغا صاحب کو سنایا ان دونوں نے بڑی تعریف کی کہ واقعی جواب ترکی بہ ترکی لکھا ہے - منشی معراج علی نے کہا کہ لاؤ اسکے آخر میں ہم کچھ فارسی میں بھی لکھ دیں تاکہ انکو معلوم تو ہو کہ نشیان بھی انکے ہمراہ ہیں -

اس نشیان کے لفظ پر ٹھٹھا قہقہہ پڑا اگر منشی معراج علی تو سمجھے کہ سمجھے سو شاباشی کہو سمجھے انکی سمجھ میں خاک نہ آیا کہ یہ کس پر ہنسے - قلم دوات کاغذ انکو دیا گیا کہ لکھیے اور آپ نے فارسی زبان کی یوں ٹانگ توڑی -

سیادت عرصہ حماقت مدفن مرزا بندہ حسن صاحب ادام حماقت من سپس گزارش سلام کہ مافوق آن نیست بندہ معراج علی محقق زبان فارسی دہلوی دوری زبان کہ رواج داشتہ در بلدۂ ایران و در آب حیات ملک کہ عبارت از ظلمات بود زیادہ چہ بر طرازم - الا چونکہ در چنین دیار کوہسار رفعت آثار و حوالی مرغزار الہ باد دو ہفتہ کہ از ورود دیار سپری نمودہ می آید - شما می سست اللطف و احسن بچگانہ بندہ از ورقہ بہ بلائے سیر چشمہ بالای انشا مضمون دارد بعد کہ بگوید چشمہ بچشمہ بگو حیران و سرگردان بودہ است باری از فضل باری دریچہ کہ کوہ خاص النخاص تمام است و سیر سمیر و دید بعلیہ زیب مقام اور سیدم دو چشم کشودم و بر گیاہ سنبل زار کہ پیچ و تاب خوبان نوشاد دارد - گشودم ہمہ را خواب دیدم - آب او ہوائیش چنان کہ کسی کہ مردہ شدہ باز زندگی در قالب مردہ و بعد و آب رفتہ بجوی باز درآید کہ گفتہ اند

	حجاب چہرۂ جان مے شود غبار تنم خوشا دمے کہ ازین چہرہ پردہ بر فگنم

اگر کسے کہ گرفتار امراض فرسودہ و بیمار بہاسے پرانی بیماریوں کی باشد و اینجا آمدن کند در یک مقام عشرت فرجام ماند خوش ہو دریک روز چنگا و خاص ہٹا کٹا شود - و ناظر اینکہ ہوا سرد و تند سرد و ٹھنڈک پذیر میشود و آب کہ عربی دانان آنرا ما گویند اد ہم ہمبران نسق ٹھنڈک پذیر است و ہمہ اکثر کہ باد -

اکنون تعریف دیگر شنو کہ در عہد نوابی آبا و اجداد یعنی باپ دادا
و دادا جان و لالہ جی من محقق فارسی در سواری زرکھ نشستندے
و بگھی کہ زرفتا یالی ستندہ انستندے کہ کدام جانور بود و دست
باشد او آبا و اجداد را چہ خبر کہ پہاڑ چہ جانور ست مگر درین پہا
نگ صحرائی کہ عبارت ازان جانور ست کہ درندہ است و
درار دو ببر بود بسیار ست - مگر آخر جنگل جنگل ست و شہر
شہر کہ گفتہ اند

در بیشہ گمان مبر کہ خالیست	شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

الغرض خوبان کہسار ہم از طائفان لکھنؤ بہتر و وجہ احسن
می باشند کہ گفتہ اند

بسیار خوبان دیدہ ام اما تو چیزے دیگری

حررہ معراج علی محقق فارسی و پہلوی و دری
وغیرہ المعروف بہ نشیان

یہ خط پڑھکر منشی معراج علی صاحب نے سب کو سنایا سامعین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے - اور بنانا شروع کیا کہ واہ فارسی لکھنا کیا معنی آپ تو فارسی کی ٹانگ توڑتے ہین اور ایرانیون کا منھ چڑھاتے ہین اور پہلوی و دری زبانون کو از سر نو زندہ کرتے ہین - یہ گو کہتے مارے زعم کے اکڑنے لگے - ذرا بھی نہ سمجھے کہ یہ بناتے ہین - اکڑ کر فرمایا کہ بھائی صاحب برسون ریاض کیا ہی تب جا کے یہ بات حاصل ہوئی ہی - دل لگی نہین ہی کہ کاتا اور لے دوڑا - اسکے لیے طبع خداداد بھی چاہیے
یہ سب خط ہم نے عمداً ایک مقام پر لکھدیے تاکہ اُن لوگون کے خیالات بخوبی ظاہر ہو جائین جو لکھنؤ کے سوا اور کہین نہین گئے اور جنکو حال کی ترقی اور مغربی خیالات و شایستگی کے اثر سے ذرا بھی واقفیت نہین ہی - اور بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہو
اول جلول بکا کرتے ہین -

نواب صاحب وغیرہ کے خیالات پہاڑ پر آتے ہی بالکل بدل گئے اور ابھی کیا ہی چند روز رہئے تو دیکھیے پھر انکی کیفیت دیکھیے گا -

سیر نینی تال

کنار جوے چمن جھومتے ہین مست ترے
بط شراب کا کھلواتی ہی شکار بہار

گوہی نازو اور قمرن نے ان سب کی زبانی کنار چشمہ سار اور میدان فرح بار کی کیفیت من و عن سُنی تھی اور کوٹھی پر سے بھی ہر روز کچھ نہ کچھ لطف اُٹھاتی تھین مگر ایک روز باصرار تمام نواب صاحب سے کہا کہ ہمین یہان لائے ہو تو از برائے خدا ایسا ہو سکے پردے کی قید سے آزاد کر دو اور سیر کہسار کا حظ حاصل کرنے دو یہ نہین کہ یہان بھی پردے اور گھٹا ٹوپ کی قید مین جکڑ دو ہمکو یہان کیا کرنے کو لائے ہو - اگر یہی قیدین ہین تو خدا ہی حافظ ہی - ہم اللہ جانتا ہی یہ سختیان نہین اُٹھائینگے -

نواب صاحب نے کہا اچھا آج میدان کیطرف جاؤ مگر گھوڑ دوڑ کے چکر مین نہ جانا - جھیل کی طرف رہنا - ساری کیفیت وہین سے حاصل ہو گی - اور ہم کسی کو تمہارے ساتھ بھیجدینگے - یہین ایک بجوگ ہی - وہ تم سے تخلیے مین کہدینگے -

شام کو تین چار گھڑی دن رہے نازو اور قمرن پردہ دار ہوا دارون پر سوار ہوئین - ہوا دار اُٹھانے والے زرق برق نئی نئی وردیان پہنے ہوئے تھے ہر ہوا دار کے ساتھ چار چار آدمی - ایک ایک شوخ و طرار خوش پوش مہری اور ایک ایک رونا - اور ایک سپاہی ہری ہری بانکی پٹی باندھے سبز غلاف کی تلوار لیے ساتھ تھا - پہاڑی اس ٹھاٹھ کی سواری کے عادی تو تھے نہین جسطرف ہوا دار نکلجاتے تھے

ٹھٹھے کے ٹھٹھے لگ جاتے تھے صاحبان یورپین اور لیڈیان
مشرقی امراء کے تزک و حشمت اور انکی پیش خدمتوں کی
زرق برق پوشاک اور زیور اور بیروے کی رسم کی نسبت گفتگو
کرتے تھے اور ہندوستانی باہم کہتے تھے معلوم ہوتا ہے کوئی بیگمات
آئی ہیں جبھی اس تحمّے سے ہوا کھانے نکلی ہیں کہ مہریان
ڈانڈی کا کونا پکڑ کر چلتی ہیں ایک ایک سپاہی ہر ڈانڈی کے
ہمراہ ہے اور ایک جوان شمشیر سبز غلاف لیے ہوئے ساتھ ساتھ
جاتا ہے جب گھوڑ دوڑ کے چکر کی طرف سے یہ سواری گذری تو
لوگ تماشا دیکھنے لگے۔

ان پریوں نے یہ سیر کبھی پہلے کاہیکو دیکھی تھی۔ پہلے تو
لان ٹینس کے کھیل کو غور سے دیکھا اور حیرت ہوئی کہ میمیں اور
مسین کبھی اس بے تکلفی کے ساتھ کھیلتی ہیں کہ انہیں اور مردوں
میں ذرا فرق نہیں دور تک لان ٹینس ہی کا کھیل انکو نظر آیا۔
اور شاذ ہی ایسا مقام پایا جہاں کوئی لیڈی شریک نہ ہو پھر
کیا دیکھتی ہیں کہ چھ گھوڑوں پر صاحب لوگ سوار زور زور سے
چکر کے میدان میں گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور پچھم کے کونوں پر
دو دو جھنڈیاں نصب ہیں اور ہر سوار کے داہنے ہاتھ میں ایک
بڑا سا ڈنڈا ہے جسکے سرے پر ہتھوڑے کی طرح سے لگی ہوئی ہے اور ایک
گیند زمین پر پڑا ہے۔ ہر سوار گھوڑے کو دوڑا کر اس گیند کو اپنے
ڈنڈے سے زور کے ساتھ ٹھیکی دیتا ہے اور گیند لڑھکتا جاتا ہے اور
ایک سوار نے پھینکا تو لڑھکتا ہوا وہ گیا اور پیچھے ہی دوسرے
سوار نے ٹھیکی دی تو دوسرے رخ لڑھکتا ہوا پہونچا اسیطرح
ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لڑھکتا جاتا ہے اور گھوڑوں کو
سوار اس زور سے گرگراتے اور دوڑاتے ہیں کہ اچھا
شہسوار دفعتہ سے ران پھیری جا سکے اور اناڑی یا کم سوار

تو فوراً گر کے کچل جاتے۔ اس گھوڑ دوڑ میں ان دونوں شہزادی
حظ وافر حاصل ہوا۔ اور بی قمرن نے ایک نوجوان لفٹنٹ کو
جسکی مسین بھیگتی تھیں اور جسکا یابو سب سے زیادہ تیزی کے
ساتھ جاتا تھا بہت پسند کیا۔ اور دیر تک اسی کو گھورا کین
اور خدا سے دعا مانگا کین کہ اللہ کرے اسکا گھوڑا جلدی جلدی
ہماری طرف آ جایا کرے۔

یہ لطف اٹھا کر جھیل کیطرف گئیں تو یہ کیفیت تھی کہ ع

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست

یہان انھوں نے بڑی دیر تک کشتیوں کی سیر کی اور کشتی
پر ایک بیم ضرور بیٹھی دیکھی۔ درختوں اور دونوں جانب کے
اونچے اونچے پہاڑوں اور بنگلوں اور کوٹھیوں کا سایہ اور بھی
جوبن دکھاتا تھا اسی مقام پر نازو اور قمرن کی ڈانڈیاں ملا کر
لگائی گئیں تو ان کو مکالمے کا خوب موقع ملا۔

قمرن۔ باجی جان کیا بہشت ہے اس سے بڑھکر لطف ہوگا
کیا ٹھنڈی ہوا ہے واہ واہ۔

نازو۔ یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا ہے بہن۔

قمرن۔ یہ جھیل ہے آپی جان دیکھیں تو گھنٹوں جش جش کرین
کیا پانی چھلکتا ہے کہ واہ۔

نازو۔ اور یہ ڈونگیاں کیسی بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

قمرن۔ اور پیڑوں اور بنگلوں کی چھاؤں کیا اچھی معلوم ہوتی
ہے جی تم تو اسے روز روز آیا کرینگے بہن واہ کیا جگہ ہے۔

نازو۔ جھیل بھی ہے کشتیاں بھی ہیں۔ بابا بھی بیٹھا جاتا ہے گھوڑ دوڑ
بھی ہورہی ہے اور کیا چاہئے وہ ہاتھ میں لیکر کیا کھیلتے ہیں۔
اور جب ٹیم کے تو کوئی کام ہوتا ہی نہیں۔

قمرن۔ زندگی کے مزے انھیں کو ہیں۔ ہندوستانی موسے

سب کچھ پھل نکلتے ہین — مہر دن کے ساتھ — کالے آدمی کو یہان کبھی
ضعف نہین —

جب شام قریب ہونے کو آئی تو سواری روانہ ہوئی کیونکہ
روشنی کا سامان غلطی سے ساتھ نہ تھا — خوف تھا کہ اب دا
اندھیرا ہو جائیگا تو ان ناواقف آدمیون کو راستہ چلنا
مشکل ہو جائے — چراغ جلنے کے کچھ دیر پہلے سواری پہونچ گئی
اور تھوڑی ہی دیر مین نواب صاحب اور اُنکے احباب و رفقا
کی سواریان بھی آگئین —

قمرن — نواب آج تو ہم اور بھی اس پہاڑ پر لوٹ ہوگئے بہشت
کو بھی بھول گئے — اب تم چاہے چلے بھی جاؤ ہم یہان سے نہ جائینگے
یہان تو خدائی ہی دوسری ہی — شہر مین بھلا یہ بات کہان —
توبہ — مزا وان پتا نہین — گھوڑ دوڑ تمنے دیکھی تھی —
نواب — وہ گھوڑ دوڑ نہین تھی — پہلے ہم بھی نہین سمجھے تھے آ
سنا کہ وہ گیند کی کثرت ہی کہ دو جھنڈیان اِدھر اور دو جھنڈیان اُدھر
لگا دین اور دو دو تین تین آدمی ٹٹوون پر سوار ہو کر آپس مین
کثرت کرنے لگے — اُدھر سے اِدھر اِدھر سے اُدھر — جو گیند کو اپنی جھنڈیون
کے اندر سے نکال لیجائے وہ جیت گیا —
نازو — مگر جان جو کچھ ہی — گھوڑے ہوا سے باتین کرتے
جاتے ہین — ریل گاڑی بنجاتے ہین —
نواب — میان اختر کچھ شعر خوانی ہو اسوقت بہت تھکے
آئے ہین واللہ —
اختر — حضور غلام تو جان ہی پر مرتا ہی —

اپنی ہی فکر تازہ مضامین کی نت طرح
اس گھر مین آ نکلتے ہین مہمان نئے نئے

مہراج — اور نازو جان کی شان مین آتش زبان شاعر
کچھ اور ہی فرماتے ہین — فرمایا ہی کہ

سانپ کا زہر وہ گیسو مین ہین اُسکے ڈسنے والے
آنکھ سے چشم چھلاوُن کو ہین جھلنے والے
کشش عشق مین بارے اثر اتنا تو ہوا
پھر کے گھر سے ہوئے ہین منھ پہ مرے چلنے والے
حسن نے روشنی خورشید کی پیدا کی ہی
شب کو باہر نہین وہ گھر سے نکلنے والے
آئینہ رکھا کیا ہی جو کبھی تم نے بناؤ
خاک مین مل گئے ہین دیکھ کے جلنے والے
پاؤن تک تیرے جو پہونچے نہین ای مایۂ ناز
کف افسوس وہی ہاتھ ہین ملنے والے
اشک باقی ہو نہ آنکھون مین رہے تو نہ رہے
جگر و دل مین لہو ہو کے نکلنے والے

نازو — اب تو کل سے ہم بھی کھلی ڈانڈی پر جایا کرینگے —
قمرن — یہان ہمکو جانتا پہچانتا ہی کون ہی —
آغا — نواب صاحب کو تو لوگ جانتے ہین — وہ بدنام ہونگے
تم کو کوئی نہ جانتا سہی — اُنکی بدنامی تو ہوگی —
قمرن — ای تو ہم کیا کہنے بیٹھینگے کہ ہم نواب محمد عسکری کے
ہان کی عورتین ہین — یا ہماری پیشانی پر لکھا ہوا ہی کہ یہ
نازو ہین اور یہ قمرن ہین —
آغا — ہم نے تو کہدیا کہ جب ہم پہاڑن کو بیاہینگے تب
سمجھینگے — ابھی ہمکو اسکی کیا فکر ہی — ہان ہمین ایجاب کو
عذر نہین ہی کہ جس طرح ایک صاحب دوسرے صاحب کی
میم کا ہاتھ پکڑ کر ہوا کھانے جاتے ہین اُسی طرح ہم بھی قمرن
اور نازو کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر سیر کو جائین ایک جانب

بی نازو جان - دوسری جانب قمرن -

نازو - میرے دونون بیٹھے -

قمرن - منہ تو بنواؤ -

مہراج - اب آپ پٹیے گا حضرت - ذرا نازو جان کی طرف نظر بد نہ ڈالیے گا - جی - اتنا کہدیا ہی ہمنے -

آغا - اپنی نیت اپنے آپ خراب کریگا موا -

نواب - آغا یار تم یہان کوئی پہاڑن تجویز دو اور ایک چھٹن جان بہادر کے لیے تجویز دو -

مہراج - اور ایک ہمارے لیے -

نازو - (سروتے کی ڈنڈی لگاکر) مونڈی کاٹا -

آغا - خوب شد - ایک ہماری خاطر سے -

نازو - (آغا کو آہستہ سے سروتا لگاکر) تم بھی لو -

آغا - (مسکراکر) منشی مہراج بلی صاحب انکو سمجھائیے دیکھیے انھون نے پہل کی ہے - اب ہم سے بھی بے ادبی ہوگی -

نازو - کیا مجال ہے تیری - تیری تاب و طاقت کیا ہے - اب دو دونگی الٹا ہاتھ - سنیے کیا مہراج کو منفعت کا پایا ہے بیچارے کو مجکو نہ اسکے عوض مارون -

آغا - اچھا تو پھر اسکے عوض بوسے بھی ہم لینگے چاہے دو ایک ہی سہی - کیون مہراج بلی کیا کہتے ہو -

مہراج - نازو ہی جواب دیگی -

نازو - ابکی ہم جوتے سے جواب دینگے -

آغا - خدا کی قسم اچھل کے چوم لون تو سہی -

(یہ سنکر نازو جھلاکر اٹھی - ٹھہر تو جا مونڈی کاٹے پیر اٹھکر جھلسون) آغا صاحب ہنستے ہوے بھاگے اور یہ سروتا لیے ہوے پیچھے پیچھے دوڑ مچاتے جاتے ہین دہائی قمرن جان کی - دہائی ہے قمرن کی

قمرن نے بہن کو پکڑ لیا - ہماری دہائی اب پکارتے ہین - آپا بس جانے دو -

نازو - نہین بہن دیکھون تو کہ اچک کے بوسہ کیونکر لیتا ہے -

مہراج - اب تمکو تو خواہ مخواہ چومواننے کا جی چاہتا ہے اسکی تو بات ہی اور ہے -

نواب - یار ہمارے دل کی بات کہی -

چھٹن - اچھا بھئی آغا - کڑکڑی بوسہ کھاؤ گے -

آغا - ہم تڑپے بیٹھا ہین - ہماری نہ پوچھو - ہم تو نازو جان کے گال کا بوسہ لینے کے لیے فی بوسہ ایک جوتا کھانے پر بھی راضی ہو جائینگے -

نازو - (جوتی خور سے) - اللہ جانتا ہے اب مین اٹھ کے دھنک ہی ڈالونگی -

آغا - کہین اٹھو تو -

نازو - اٹھون پھر - نواب اسکو سمجھاؤ -

نواب - پھر تو دہائی دیتے ہو آغا - اپنے داؤن تو دیکھو دہائی ہے -

قمرن - اے یہ باتین چھوڑ دیجی - کچھ ہنسی دل لگی کی باتین کرو دہائی اور مار پیٹ اور یہ سب سر دنگے سے ہمارا جی گھبراتا ہے - مین یہ سوچتی تھی کہ یہان آئے ہو تو کیا بس ابھی بیٹھے کہ دن رات کوٹھی مین رہے اور دو گھڑی کے لیے نیچے اترے - ذرا میدان مین گئے اور پھر یہان آگئے - اے آئے ہو تو ذری اِدھر پہاڑون کی بھی سیر کرو ادھر اُدھر گھومو - دیکھو بھلا تو پتے کے پہاڑ لوگ کہتے ہین یہان سے پاس ہین وہان چلو -

نواب - درست - برف کے پہاڑ یہان سے پاس ہین ؟ یہ حضور سے کس نے گپ اڑائی - برف کے پہاڑ یہان سے بیس پچیس دن کی

راہ پر ہین اور پہاڑ ہی پہاڑ چلا جاتا ہی بس - گیا دل لگی سمجھ لی ہی اور
پندرہ دن مین بھی تب پہونچین جب پہاڑیون کی طرح سے جائین
اور جو آرام کے ساتھ منزل منزل جائین تو مہینون کی راہ ہی
کہنے لگین برف کے پہاڑ یہان سے نزدیک ہین -

روّنا - حضور برف تو ان پہاڑون پر کبھی گرتا ہی مگر وہان
ہر مہینے مین دن رات برف ہی برف پڑا رہتا ہی اور پاس نہین ہی
دور ہی - ہان جو دیکھنا چاہین تو یہین بیٹھے بیٹھے آپ
دیکھ سکتے ہین -

نازو - یہان بیٹھے بیٹھے کیونکر دیکھ سکتے ہین -

آغا - دور بھی ہین اور یہین بیٹھے بیٹھے دیکھ بھی سکتے ہین اسکے
کیا معنی ہین یہان -

روّنا - اجی حضور آگا صاحب ہان -

نازو - (ہنسکر) یہ موا جھنگیا گیا ہی کیا -

نواب - ابے تو ہی کہان اسوقت -

آغا - دو اور دو کے ہوتے ہین جی - بتا تو دو -

روّنا - حضور ہین تو یہان سے کئی سو کوس - کچھ سامنے ہین
کیا ؟ مگر اونچے اونچے پہاڑ سے صاف دکھائی دیتے ہین - کل ہی
سویرے سویرے اُٹھیے تو چل کے دیکھ لیجیے -

قمرن کو برف کے پہاڑ دیکھنے کا بڑا شوق ہوا - اور نواب صاحب
کی خوشامد کرنے لگی کہ میرے نواب آج رات سے اُٹھو اور ہمارے ساتھ
سے تڑکا ہوتے ہوتے وہان پہونچ جاؤ جسمین اچھی طرح دیکھ سکین
نواب صاحب نے روّنے سے کل حال دریافت کیا تو اُسنے کہا
سرکار یہان ایک پہاڑ کی چوٹی سامنے ہی - کل تڑکے چلیے
تو کوئی دس منٹ مین وہان داخل ہو جائیے - وہان پنچ
ٹہرے ہین اُنپر بیٹھیے اور سیر دیکھیے - آفتاب نکلتے نکلتے برف کے
پہاڑ صاف نظر آتے ہین - جہان تک وہ پہاڑ سوجھتے ہین بالکل
سفید - برف اُنپر ہمیشہ اور ہر فصل مین رہتی ہی - دن ہو چاہے
رات ہو - اور ایسے بھلے معلوم ہوتے ہین کہ دیکھنے سے تعلق
رکھتا ہی - صاحب لوگ اور خود لاٹ صاحب اور میمین اور مسین
اکثر دیکھنے جایا کرتی ہین -

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ بھلا وہان کچھ روک ٹوک تو
نہین ہی - اُسنے کہا خداوند یہان اسکا ہرگز ہرگز ذرا بھی خیال
نہ فرمایئے گا - یہان جانے کی روک ٹوک نہین ہی سب لوگ یہان
دیکھتے ہین - جہان خوشی ہو وہان چلے جایئے -

نواب چھٹن صاحب نے ایک پہرے والے کو بلوایا اور حکم دیا کہ
گھڑی بھر رات رہے ہمکو جگا دینا - اسمین عدول حکمی نہونے پائے
شب کو حسب معمول سب سوئے - پہرے والے نے دو گھڑی رات
رہے انکو جگا دیا اور منھ ہاتھ دھو کر کپڑے پہنکر سب لیس ہو
مرد تو دس منٹ کی راہ سبک پیادہ پا چلے اور نازو اور قمرن پردہ دار
ڈانڈیون مین سوار ہوئین - منشی معراج بلی صاحب نے فرمایا
بھائی گو ہم چلنے مین قاصر نہین ہین مگر وضع کے خلاف جوتیان
چٹخاتے نہ جائینگے - یہ بھی ڈانڈی پر لدے - مسخرے نے کہا
اسوقت بی نازو تو ہوا دار کے عوض ڈانڈی پر سوار ہین -
منشی معراج بلی صاحب ہی کو اس ڈانڈی پر نہ سوار کرا دیجیے
تاکہ لوگ سمجھین کہ انکے ساتھ تین مسماۃ ہین - منشی معراج بلی نے
مسخرے کو کچھ جواب نہ دیا - جس مقام سے برف کے پہاڑ دیکھے
جاتے ہین اُسکو وہان برف کی چوکی کہتے ہین نواب صاحب کی
کوٹھی سے قریب تو تھی ہی تھوڑی دیر مین قافلہ چوکی پر پہونچ گیا
یہ مقام پہاڑ کی ایک چوٹی پر واقع ہی - پہاڑیون نے انگلی کے
اشارے سے بتایا کہ وہ برف کے پہاڑ ہین - سب نے غور سے

اِس جانب دیکھنا شروع کیا - نازو اور قمرن بھی ڈانڈیون سے
اُتر آئین - سحر کاذب کا وقت - تنہائی کا مقام - بالکل خلوت
انکو خوب موقع ملا کہ برافگندہ نقاب سیر کسار کرین - اور
برف کے پہاڑ دیکھین - دس بارہ منٹ دیکھا کیے لیکن برف
کے پہاڑ نظر نہ آئے - جب پو پھٹنے کا وقت آیا تو سب سے
پہلے قمرن نے کہا ہم نے دیکھ لیے - سفید لکیر سی چلی گئی ہی
آغا محمد اطہر نے بھی خوش ہوکر کہا - بھئی سچ کہتی ہین -
اہاہاہا - دور تک سلسلہ چلا گیا ہی - بالکل سفید بگلے کے پر
کی کیا حقیقت ہی - مگر اونچے نیچے بہت ہین اور ایک سلسلے
کے بعد پھر دوسرا سلسلہ چلا گیا ہی - اِنکے قریب کھڑے ہوکر
اور لوگون نے بھی سلسلۂ برفستان دیکھے - اور خدا کی قدرت
کاملہ پر عش عش کرنے لگے -

نواب - کیا عظمت ظاہر ہوتی ہی سبحان اللہ -

آغا - حضرت یون تو ہر شے سے قدرت خدا نمودار اور عیان ہی مگر
پہاڑون کی عظمت سے دل پر اُسکی قدرت کا نقش اور بھی
جم جاتا ہی - اور خصوصاً یہ برف کے پہاڑ - واہ واہ واہ -

چھٹن - اور ہم لوگون نے نئے نئے دیکھے ہین نا - اِس سبب سے
ہم اور بھی زیادہ عش عش کرتے ہین - جو لوگ برفستان کے
رہنے والے ہین انکو اسقدر عش عش کرنے کی وجہ نہین ہی
جسقدر ہمکو - وہ اگر ہمارے بڑے بڑے شہرون مین جائین
جیسے لکھنؤ - کلکتہ - بمبئی - دہلی - وہان کے امیرون کے
ٹھاٹھ اور سواریون کے تزک و احتشام اور برا تون اور
سو بگیون کے جلوس اور دھوم دھام کو دیکھین تو دنگ
ہو جائین -

نواب - بھلا ایک بات تو بتائیے - جس قدر لطف ہمکو
پہاڑون اور برفستان کے دیکھنے سے ہوا ہی اسیقدر لطف
اِن پہاڑیون کو شہرون کی دھوم دھام دیکھنے سے ہوگا کم و بیش

چھٹن - اِس سے زیادہ -

آغا - جی نہین - لاحول ولا قوۃ - اِسکا کرور وان حصہ لطف
نہ حاصل ہو - سطح زمین انکو بڑی بُری معلوم ہو - پہاڑون کے
رہنے والے بھلا شہرون کو کب پسند کرینگے - یہ تازی تازی ہوا
اور پھولون کی بو باس اور سبزہ و گل یہ قدرتی ٹھنڈا ٹھنڈا
پانی اور پہاڑی ندیون کی روانی اور یہ پہاڑ وہان خواب مین
بھی تو انسان کو نصیب نہین ہوتے -

نواب - اور فرض کیجیے کہ وہ عش عش بھی کرین تو یہ فرق کیا
کم ہی کہ پہاڑون کو دیکھکر ہم خدا کی قدرت پر عش عش کرتے
ہین اور اسکی شان کبریائی کا نقش ہمارے لوح دل پر مرتسم
ہوتا ہی اور وہ ہمارے شہرون کی دھوم اور امرا کا تزک اور
ٹھاٹھ دیکھکر انسان کی صناعی کی تعریف کرینگے - کتنا
فرق ہو گیا -

جب واپس چلنے کی تیاریان ہونے لگین تو نازو نے کہا
ہم لوگ اپنے گھرون کی چار دیواری مین بیٹھکر دنیا کو جانتے ہی
نہین تھے کہ دنیا کیا ہی - ایک دن کی راہ پر نینی تال ہی
ایک نہین سو اودن سہی مگر اتنے ہی سے سفر مین کیا کیا دیکھ
ڈالا - اور یہ برف کے پہاڑ تو بس - اِنکو دیکھکر قدم نہین اُٹھتا
جی چاہتا ہی یہین ڈٹ جائین -

ان سب نے یہ پہاڑ پہلے ہی مرتبہ دیکھے تھے - مگر تمام عمر
یہ کیفیت یاد رہیگی -

خواب کی تعبیر

مسافران کہسار تو پہاڑ پہ گلچھرے اُڑائے اور قدرت حق پہ

عشق عشق کرتے اور نینی تال کی بہار روح افزا کا لطف اٹھاتے تھے مگر ادھر نواب نادر جہان بیگم اس پیچ وتاب مین تھین کہ کہین میان اس نازک کمر چوڑی والی کے دام زلف عنبرین مین گرفتار نہو جائین - ایسا نہو کہ وہ قمر طلعت انکو اپنے بس مین کرلے - کہین عاشق ہوکر گھر نہ ڈال لین - ایسا نہو کہ اسکا چاہ زنخدان انکو کنوئین جھنکائے - دل مین خوب سمجھتی تھین کہ قمرن ایسی مہ جبین اور نوخیز ہے کہ جو ان مرد ایک نظر دیکھتے ہی فریفتہ اور شیفتہ ہوجائیگا - نہ کہ نواب محمد عسکری سا جوان جسنے اپنی عمر شاہد بازی ہی مین صرف کی ہو - انکو یہ بھی معلوم تھا کہ حسن اور کمسنی کے علاوہ قمرن خوش ادا اور خوش انداز اور زیبا اندام اور تدرو خرام بھی ہے اور جتنی صفتین معشوق مین ہونی چاہیین سب جناب باری نے اسکو عطا کی ہین - لیکن ایک امر سے انکو تشفی ہوتی تھی کہ قمرن با این ہمہ جمال مبین و اداے شیرین ایک ادنی چوڑی والی کی چھوکری اور بدتمیز و بدشعور ہے - امیرزادون کی صحبت کے قابل نہین ہے اور یہ معلوم ہی نہ تھا کہ - ع -

اگر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد

چوڑی والی ہو چاہے چماری دل کا آنا برا ہے عشق کا کوئی قاعدہ کوئی قانون نہین ہے - پری ہو خواہ چڑیل جسپر دل آگیا وہی معشوق ہے - اسکے ناز ضرور اٹھانے ہونگے لیکن کچھ تو دل کی تسلی اور خاطر غمگین کی تشفی کے لیے بہانا چاہیے اسکا حسن انکے حسن سے کہین چڑھ بڑھ کے تھا - عمر بہت ہی کم - قد بانڑہ پہ - جوبن پھٹا پڑتا تھا - لب جان بخش قدرتی سرخ زلف چلیپا طول مین طول امل سے بھی دو ہاتھ بڑھی ہوئی سیاہی مین سویداے دل لیلی کی شرمانے والی - چال متوالی ادا مین بناوٹ کا نام نہین - خلقی لگاوٹ جو مزہ دیجاتی ہے وہ مصنوعی مین کہان پائیے - شیرین بیانی مین بھی لطف اور تلخ کلامی مین بھی لطف - وفا اور جفا ہر حال مین عشاق راضی - تیر نظر بے گھائل کیے مرغ دل کو چھوڑتا ہی نہ تھا - اور طرہ یہ وہی قاتل اور وہی مسیحا -

زندہ کنی عطاے تو ور بکشی فداے تو
دل شدہ مبتلاے تو ہرچہ کنی رضاے تو

مگر نواب نادر جہان بیگم دل کے خوش کرنے کو یہ خیال کر لیا کرتی تھین کہ کہین زربفت مین ٹاٹ یا کمخواب مین سوتی کا پیوند لگتا ہے - امیرزادون کی صحبت مین امیرزادیان ہی رہتی ہین - ہیچ قوم عورتین - ع -

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

جبتک تار نہین آیا تھا انکی طبیعت بہت ہی بیقرار رہی اور اس کھٹکے سے کہ مبادا نواب اسکو گھر ڈال لین اور ہماری سوت پیدا ہوجائے انکی نیند شب کو اچٹ گئی تھی - جب دوسرے روز تار آیا تو انکے قلب کو ذرا تسلی ہوئی کہ نواب ابھی ہمکو بھولے نہین ہین - پہاڑ پر چڑھنے کے پہلے ہی ہمکو تار دیدیا کہ خیر صلاح سے وہان تک پہونچ گئے - اس سے انھون نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابھی تک نواب کا دل بے قابو نہین ہوگیا ہے مگر اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ خود بھی کسی طرح نینی تال پہونچین اور نواب کو اپنے بس مین کرلین تاکہ ان چھوکریون کا رنگ نہ جمنے پائے - بی مغلانی انکے مزاج مین بہت درخور تھین اور اکثر درد دکھ کے وقت مشورہ بھی دیا کرتی تھین - بیگم صاحبہ کے دل کا حال جنونون سے تاڑ جاتی تھین جب انکو پریشان حال اور کسی قدر مضطرب دیکھا تو تسلی کرنے لگین کہ حضور گھبرائین نہین

اللہ پر شاکر رہین - اُسمین سب قدرت ہو - جو اسی اٹھوارے
مین بلوے کا خط پہاڑ سے نہ آیا تو جبھی کہیے گا - دیکھیے جاتے ہی
جانتے تار دیا کہ نہین وہ ان دونون کو حضور فقط ذری ہی دل بہلانے
کے لیے لے گئے ہین - حضور تو جانتی ہی ہین کہ ہمارے شہر
کے رئیس بے عورتون کی صحبت کے دم بھر بھی چین سے نہین
رہ سکتے - حضور کو بے بندوبست کیے ہوے پہاڑ پر بھیجا نا کیا
کچھ دل لگی تھی ہان اب گئے ہین دیکھینگے بھالینگے مکان اچھا سا
دیکھ کے لینگے تو ضرور ضرور بلوائینگے - بھلا نازو اور قمرن بازار کی
عورتین کیا جانین کہ سلیقہ اور شعور کس شی کا نام ہو - کہین
نواب صاحب کی طبیعت انسے بہل سکتی ہو - یہ عمدہ عمدہ کھانے
پکوائینگی جو امیر رئیس شہزادے کھاتے ہین انکو بیر کھٹ مٹھے
اور چنے کے ساگ کے کھانے ہین واللہ نہ آئیگا - اور کیا تعجب
ہو کہ عطر مین بو آتے اور تیل کی پھلی اور تیل کا اچار اور دہی
کا توڑ کہتے کی چٹنی کی فرمایش کرین - جو عورت ایسی دیدار
کی نڈر ہو کہ بازار مین نکل کر گنڈیری والے کو پکارے بھلا
وہ کہین امیرون کے محل مین رہ سکتی ہو -
بیگم صاحب نے کہا ہان اسقدر تو ہمارا دل بھی گواہی دیتا ہو کہ
اگر ہمکو نواب نے پہاڑ پر بلایا تو ہماری بیقدری کرنے کی انکو
جرأت نہوگی - اور اِس موئی کی تو کیا مجال ہو کہ ہمارے
سامنے زبان کھول سکے - وہین پہ بیٹھے جی جنوا دون - مگر
نواب کا دل اسیر آگیا اِس سے ہم بھی لاچار ہین - ہم نے تو
باجی جان سے کہا تھا کہ باجی یہ سب تمہارے کانٹے بوئے ہین
نہ تم اِس ڈھنڈھنو کی جورو کو بلواتین نہ اسکی چھچھور کریان
تمہارے گھر آتین اور نہ ہمکو یہ دن دیکھنا پڑتا - میرا تو اسی
وقت ماتھا ٹھنکا تھا جب قمرن کو نواب صاحب کے سامنے دیکھا

گھورا کیے اور گھور گھار کے چلے بھی تو پھر پیچھو پھیر کے نظر بھر کر
دیکھا - مگر مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ اِسکے پیچھے اسقدر لٹو ہو جائینگے
کہ پہاڑ پر بھی ڈولا لیکے پہونچینگے - اور دو دفعا بھائی سے ہمین
گلے کی گنجایش ہو کہ انکو معلوم تھا اور انہین کے گھر سے ساری
باتین ہوئین اور کان مین تیل ڈالے بیٹھے رہے -
مغلانی - حضور یہ مرد مرد سب ایک ہین -
بیبا - ایسا کہین ہوتا ہی بھلا - وہ نہ سمجھاتے مگر مجھ تک تو
اِسکی اطلاع پہلے ہی سے دیتے کہ مین ہوشیار رہتی -
لاڈو - اور سرکار ہمارے نواب صاحب تو ایسے تھے نہین کبھی
آنکھ اُٹھا کے بھی کسی کی طرف نہین دیکھتے تھے -
راوی - بجا - اور کسی کی طرف دیکھتے ہون یا نہ دیکھتے ہون
مگر بی لاڈو پر کبھی نظر بد انھون نے ڈالی ہی نہین - اسکی تو
ہم بھی قسم کھا لینگے - مغلانی تو واقف راز تھی - لاڈو کی زبانی
یہ کہانی سُنکر دل ہی دل مین خوب ہنسی -
بیبا - مگر ایک بات تو ہم بھی کہینگے ہمارے نواب کسی ایسی ویسی پر
پھسل پڑنے والے آسامی نہین ہین - مگر اِس قمرن نے جو
اُنکے دل مین جگہ کر لی اِسکا سبب یہ ہو کہ وہ ہو بھی خوبصورت
اور پھر ابھی عمر بھی بہت کم ہو - نہین تو بھلا نواب صاحب اور
چوڑی والی پر اِسقدر رکے ریجھ جائین -
مغلانی - خوبصورت وبصورت تو اللہ کا نام ہو ہان سن دن
مین البتہ اچھی ہو - صورت کیا آپ سے کچھ اچھی ہو -
لاڈو - توبہ کر دیوا - ہماری بیگم صاحب کے تلوون کو تو
پہونچتی نہین - اور یون جوانی مین تو گدھی بھی وہ کیا مثل ہو
بھلی معلوم ہوتی ہو -
بیبا - نہین - یہ غلط ہو - صورت شکل اچھی پائی ہو اور

بیبا

نک سک سے بھی درست ہی مگر منہارن پھر منہارن ہی۔

لاڈو۔ چوڑیون کا ٹوکرا لیکے کمر جھکائے پھرتی تھی اب نواب صاحب کے ساتھ پہاڑ پر پہونچین۔ اللہ کی شان۔

مغلانی۔ وہ تو بازار مین ہر کسو سے جھگڑتی لڑتی تھی۔

لاڈو۔ اور کیا پہاڑ پر وہ نیک پارسا بنی رہینگی۔ سُن لیجیے گا کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائیگی۔ اِسکی تو گانٹھ گانٹھ مین بس کوٹ کوٹ کے بھرا ہی۔

مغلانی۔ اور وہ موئی نازو اُس سے بھی چار ہاتھ بڑھ کے ہی بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ۔

لاڈو۔ وہ بڑی چھتیسی ہی۔

مغلانی۔ دیکھ لیجیے گا بیگم صاحب یہ نگوڑیان اس طرح سے نواب کے محل سے نکالی جائینگی جیسے دودھ سے مکھی نکلتی اور ان کے میان بھی انکو اب نہ پوچھینگے۔ ایسی ایا دن کوئی ٹوٹا سا گھر لیکے ایک دیا جلا کے ڈھونڈھو تو بھی نہ ملینگی بس یہی انکا حشر نہو تو میرے منھ پر تھوک دیجیے گا۔

اتنے مین مغلانی نے کہا۔ آہا خوب یاد آیا۔ لو مین تو بھول ہی گئی تھی۔ کل رات ہم نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اچھا اب اِتنے وقت دن کو نہ کہینگے۔ رات کو عرض کرونگی۔ دن کو خواب کا حال کہنے سے مسافر بیچارے راستہ بھول جاتے ہین بھٹکتے پھرتے ہین۔ لاڈو نے اِسکی تردید کی۔ اے بوا یہ سب پرانے لوگون کی واہیات باتین ہین کہ مسافر راستہ بھٹک جاتے ہین اور ایک پگ ڈنڈی سے دوسری پگ ڈنڈی پر چلنے لگتے ہین۔ بیگم صاحب نے بھی اصرار کیا کہ کہو بھی کوئی اندھے تھوڑی ہی ہو جاتے ہین جنکے اللہ نے آنکھین دی ہین وہ اور دن کو راستہ بتاتے ہین۔ مغلانی نے بصد اصرار

بیگم صاحب سے خواب کا حال یون بیان کیا۔

ای حضور رات کیا جانے کیا سبب تھا کہ نیند نہین آتی تھی کروٹون پر کروٹین بدلتی تھی اور پلک تک نہین جھپکتی تھی لاکھ لاکھ جتن کیے کہ ذری آنکھ لگے مگر نیند اُچٹ گئی۔ گیارہ بجے بارہ بجے ایک بجا۔ دو بجے۔ تین کے عمل مین ذری ذری نیند آنے لگی اور کہین چار بجے جاکے بے غافل سوئی تو کیا دیکھتی ہون کہ جیسے ایک بڑا سا میدان ہی اور اُسکے چوگردہ درخت لگے ہین ہرے ہرے اور اونچے اونچے درخت آسمان سے باتین کرتے ہوے اور سامنے ایک تلاؤ ہی۔ منہا منھ پانی بھرا ہوا اور لال لال مچھلیان اُسکے بیچ تیرتی ہین اور حضور جھولا جھول رہی ہین اور ایک مرد جھلا رہا ہی۔ اور دو تین عورتین گاتی جاتی ہین (جھولا کن ڈالیو امریان) ایسی بہار تھی اور وہ سمان ایسا تھا کہ لونڈی کیا عرض کرے۔ اتنے مین جھولا جھلانے والے نے کہا حضور اتنی دیر کے جھولا جھلانے مین تو ہم نے امیرون سے لکھو کھا روپیے لیے ہین حضور سے تو بہت کچھ امیدواری ہی۔ مین نے اُسکو سمجھایا کہ تو گھبراتا کاہے کو ہی سرکار تجکو خوش کر دینگی تو اُسنے کہا اگر ہم کو خوش کر دینگی تو ہم تمہاری سرکار کو بھی اونچی اونچی زمین دکھائینگے۔ اب اِسکے بعد کا حال مجھے یاد نہین کہ کیا ہوا مگر اتنا یاد ہی کہ وہ جو آپ کو جھلا رہے تھے اُنھون نے کہا کہ اتر جاو ہم خود جھولینگے اور ہم جو اب پینگین لینگے تو آسمان تک کی خبر لائینگے۔ بس اسپر حضور تو اُتر گئین اور وہ جو پینگین لینے لگے تو ہم سب نے دیکھا کہ آسمان کو چھو ہی لینے کو تھے آن مین اور آسمان مین بس یون ہی سی کسر تھی ہم نے غل مچایا کہ جھولا روک لو۔ یہ کیا کرتے ہو۔ وہ سنتے کسکی تھے۔ ایکبار

آسمان کو اس اللہ کے بندے نے چھو ہی تو لیا - آسمان میں چھید ہو گیا اور منہ برسنے لگا - تو ہم سب بھاگے اور بس آنکھ کھل گئی -

سب - پھر اس خواب کا حال کسی مولوی سے دریافت کرو -

لاڈو - سرکار کا حکم ہو تو ابھی ابھی ساتھ لوا لاؤں -

مغلانی - اری یہ کیا رہتے ہیں مسجد کے نکڑ کے پاس لاڈو جا کے ایک مولوی کو بلا لائی اور راستے بھر میں اسکو پٹی پڑھاتی آئی -

لاڈو - سرکار مولوی صاحب حاضر ہیں -

سب - چلکے سے پردے کے پاس بلا لو - اور تعبیر پوچھو -

مولوی - بہت خوب سب حال غور سے سن لوں تو عرض کروں -

راوی - مغلانی نے بڑی چرب زبانی سے خواب کہہ سنایا تو مولوی صاحب کہ سکھائے پڑھائے آئے تھے یوں چہکنے لگے کہ شاید ان پہاڑ سے مراد ہے اور درخت اُن درختوں سے مطلب ہے جو پہاڑ کے اردگرد ہوتے ہیں اور تالاب اُس جھیل سے مطلب ہے جو نینی تال کے بیچ میں واقع ہے -

راوی - نینی تال کا لفظ سنتے ہی بیگم صاحب کی باچھیں کھل گئیں اور مغلانی کی طرف دیکھکر مسکرائیں -

مولوی - اور جھولا جو آپ کو جھلا رہے تھے وہ نواب صاحب بہادر ہیں اسکے یہ معنی کہ وہ آپ کو دل و جان سے عزیز رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں - جھولا جھلانے کے معنی خواب میں یہی ہوا کرتے ہیں کہ جسکو جھولا جھلائے وہ اسپر عاشق ہے اور وہ عورتیں جو گاتی تھیں انمیں ایک تو مغلانی تھیں دوسری لاڈو مہری ہیں - اور وہ مرد جو جھولا جھولنے لگے اور اُنھوں نے کہا کہ آسمان کی خبر لائینگے وہ آسمان پہاڑ سے مراد ہے اب اُنھوں نے آسمان کو چھو لیا اسکے یہ معنی کہ جو کچھ انسان کو دنیا میں حاصل ہو سکتا ہے وہ اُن کو حاصل ہوگا منہ برسنا علامت رحمت خدا ہے اور اونچی زمین دکھائینگے اسکے یہ معنی کہ نواب صاحب حضور کو جلد پہاڑ پر بلائینگے -

مغلانی - خدا کرے یہ پیشین گوئی ٹھیک اُترے مولوی صاحب -

لاڈو - آمین اللہ ضرور کرے ٹھیک اُتریگی بوا مغلانی سرکار اِنکا کہنا کبھی بیکار نہیں جاتا - جو جسکو کہدیا وہی ہوا -

مولوی - جو کہدیں وہی ہو - پتھر کی لکیر - ہمارا علم جھوٹا نہیں ہے صاحب -

سب - منہ برسنے سے کیا مطلب ہے اللہ اچھا ہی اچھا کریگا -

مولوی - منہ برسنا خواب میں دیکھنا بہت اچھا ہوتا ہے اور پھر جھولا جھولنا اس سے بھی بڑھا ہوا ہے -

سب - ہاں جھولا تو آدمی جبھی جھولیگا جب ہر طرف سے بفراغت بیٹھے گا - یہ تو بنی بنائی بات ہے -

مولوی - ایسے خواب اچھے خوش نصیب لوگ دیکھتے ہیں -

مغلانی - خواب میں رونا کیسا مولوی صاحب -

مولوی - اسمیں کئی شقیں ہیں - جو ہاتھی کو خواب میں دیکھے تو بُرا اور دیکھکر روئے تو اور بھی بُرا -

لاڈو - اچھا تو ہاتھی کو دیکھ کے روئے کیوں - اور جو نہ روئے

مولوی - نہ روئے تو کچھ حرج نہیں مگر ہاتھی کا خواب میں دیکھنا بُرا ہی لکھا ہے - ہاں اگر ہاتھی سونڈ سے کھیلے تو بُرا نہ تھا اور جو ہاتھی پیچھے دوڑے تو بس گئے گذرے فوراً مر جائے آدمی بچ ہی نہیں سکتا -

لاڈو - اوئی بڑا منحوس خواب ہے - اللہ پناہ میں رکھے -

مغلانی - اللہ دشمن کو بھی ایسا منحوس خواب نہ دکھائے -

مولوی - ایک آدمی کو کسی نے خواب میں ایک شعر سنایا تھا

ترک کے ہی مر گیا - ایک نے جو بیمار تھا ایک اور شعر سُنا جس سے
اُسکی بیماری جاتی رہی - جان تو اِس سے گئی -

خدا ہاتھی اگر دیوے تو ایسا	
نہ فیل راجہ نرپت سنگھ جیسا	

دوسرے نے خواب میں یہ شعر سُنا - بچہ مہینے سے علیل تھا
فوراً تندرست ہو گیا - اُٹھتے ہی خاصہ ہٹا کٹا بھلا چنگا ہو گیا

فیلبند خیال شاہ نگر	کردہ ملک مین از زبان خطر

ہاتھی کا لفظ دونوں مین ہے مگر اِس شعر سے یہ فائدہ ہوا
کہ بیمار جو جان بلب تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس منحوس شعر
نے زندہ آدمی کو جو صحیح وسالم تھا مار ڈالا - وجہ یہ کہ
پہلے شعر مین راجہ نرپت سنگھ کے ہاتھی کی ہجو بھی اور دوسرے
مین بادشاہ کے ہاتھی کی تعریف - پہلے مین سچ مچ کے ہاتھی
کا ذکر ہے اور دوسرے مین شطرنج کے ہاتھی کا تذکرہ
ہے - اور جو کہین انسان خواب مین دیکھے کہ ہاتھیون کے
بیچ مین پھنس گیا تو بھی بُرا ہوتا ہے - ہاتھی کا خواب مین
دیکھنا ہی بُرا -

لاڈو - تو انسان جان بوجھ کے ہاتھی کو کاہے کو دیکھے -

مغلانی - کیسی باتین کرتی ہو - خواب مین بھی کسو کا قابو رہتا ہے
کہ جو خوشی ہو وہ دیکھے اور جو خوشی نہو وہ نہ دیکھے واہ -

مولوی - ابھی الھڑ پنے کے دن ہین اِنکے -

راوی - چہ خوش - عاشق مزاج بھی معلوم ہوتے ہین -

مغلانی - بھلا کیون مولوی صاحب کتنے ایک خوابون کا
آپ نے حال بتلایا ہوگا - کوئی دو ڈھائی سو -

مولوی - ہان کم سے کم دس بارہ ہزار -

مغلانی - اوئی دس بارہ ہزار ؟

لاڈو - یہ اِتنے خواب روز روز دیکھتا کون ہیگا -

مغلانی - اے شہر بھی تو لق ودق شیطان کی آنت ہے -

مولوی - آنت کا بھی نام سُنا خواب مین بُرا ہوتا ہے -

لاڈو - اوئی یہ تو بڑی بُری بخ ہے - اب زیادہ نہ کچھ کہو مولوی
صاحب ہم کو رات کو ڈر معلوم ہوگا -

مولوی - ہمارا نام لیکر سو رہیے گا - خوف منزلون دور دور
رہیگا - جب سوئے تو خوف کاہیکا اور خواب کچھ انسان
کا امر اختیاری نہین -

بیگم صاحب نے جو اِنکی تقریر سنی تو سمجھین کہ بڑا واقف کار
آدمی ہے - لاڈو کو پاس بلا کر چپکے سے پوچھا کہ اِنکو کیا دیا جائے
کچھ اِنکا معمول ہے - اِس نے کہا حضور غریب غربا کے
گھر جاتے ہین تو آنا دو آنے چار آنے پاتے ہین جو
لوگ خود اِنکے گھر پر جاتے ہین اُن مین کوئی دو پیسے
دیتا ہے کوئی چار پیسے کوئی پیسا ہی دیتا ہے کوئی کچھ بھی
نہین دیتا - اور امیرون رئیسون کے ہان جو جس نے
دیا لے لیا - کسی سے زبردستی نہین کرتے - لڑتے
جھگڑتے نہین -

بیگم صاحب نے حکم دیا کہ پانچ روپیے نقد دیدو -

مولوی - اِسکی کیا ضرورت تھی -

مغلانی - واہ آپ ایسا فرماتے ہین -

مولوی - مین آخر کہتا تا کسکا دیا ہون -

مغلانی - وہ سب کچھ صحیح سہی -

مولوی - حضور تو بہتر یہ ہے کہ جب اِس خواب کی تعبیر صحیح
نکلے تب حضور اپنی حیثیت کے موافق مجھے خوش کردین -

مغلانی - بیشک - اب سوقت اِس سے منہ تو میٹھا کیجیے -

مولوی - مجھے کوئی عذر نہین - لائیے -

مغلانی - یہ تو فقط مٹھائی کھانے کو دیا ہے -

لاڈو - مولوی صاحب اگر خواب صحیح نکلیگا تو مالامال کر دیے جائیے گا -

مولوی - انشاء اللہ - ہم لالچی آدمی نہین ہین - ہمین چاہے کچھ دیجیے چاہے نہ دیجیے -

لاڈو - مین تو پہلے ہی عرض کر چکی ہون -

مغلانی - وہ آپ کا حال یہان سب کو معلوم ہے جسنے جو دیا سے لیا -

مولوی - اسی مین اللہ برکت دیتا ہے -

مغلانی - کیون نہین - جو قناعت کریگا اسکا پھل پائیگا -

مولوی صاحب تو پانچ روپیے گنگناتے ہوے گھر گئے یہان بیگم صاحب اور مغلانی اور لاڈو مین مولوی صاحب کی تعریفین ہونے لگین - یہ تعریفین ہوتی ہی تھین کہ نواب صاحب کا خط آیا -

لاڈو - حضور سرکار کا خط آیا -

مغلانی - شکر ہے اللہ کا - خط کا نام تو سنا -

لاڈو - حضور پڑھ لین - داروغہ صاحب کے بھائی کہتے ہین کہ صاف لکھا ہوا ہے بیگم صاحب نے خط پڑھا -

برادر عزیز وافر تمیز سلامت - بعد ادعیہ وافرہ مطالعہ نمایند کہ حضور پر نور آقائے نامدار مع ہم سب کے بفضلہ خیریت سے داخل نینی تال ہوے - یہ مقام بہشت کا نمونہ ہے - بلکہ بہشت سے بھی بڑھا ہوا ہے - اس مقام کی تعریف سوائے منشی کے اور کوئی نہین کر سکتا - سچ تو یون ہے کہ فردوس بر روے زمین ہست کا مصداق ہے - ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہمنے یہ کوہستان دیکھا - اسکے لیے بڑا نصیبا چاہیے یہان آنے سے جی بہت خوش ہوا - نواب صاحب بہت جلد بیگم صاحبہ کو بلوانے والے ہین - تم سرکار کی خدمت مین عرض کر دینا کہ تیار رہین - غلام کو حکم ہوا اور غلام چلا - تم بھی ضرور آنا - یہان ہم سب سمجھتے ہین کہ جیتے جی بہشت کو پہونچ گئے - وہ سب باتین جو سنی تھین جھوٹ نکلین - یہان کوئی ڈر ہے نہ خوف ہے -

سب - مولوی کا کہنا تو بہت سچ نکلا مغلانی -

مغلانی - حضور نہ کیونکر سچ نکلے جیسے تیر نشانے پر چلا جاتا ہے ابھی اٹھوارے کے اندر ہی اندر سفر ہو تو سہی -

اس خط سے بیگم صاحب کو بڑی تشفی ہوئی کہ نواب ہم کو بھولے نہین ہین اور ان چوڑی والیون کی رنگت ابھی نہین جمنے پائی ہے -

نینی تال کی باتین

تیسرے روز مرزا صاحب نے منشی مہراج بلی صاحب سے کہا کہ حضرت آج پندرہ بیس روپیے کا خون ہوگا - بیس چہرہ شاہی نکال رکھیے - پوچھا کیون یہ بیس روپیے چہرہ شاہی کا خون ہونا کیا معنی - مسخرے نے کہا معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب علم غیب پڑھے ہین شاید آپ سے کوئی جرم سرزد ہوگا اور آپ پر مجسٹریٹ صاحب جرمانہ کر دینگے - اسپر منشی مہراج بلی صاحب ذرا بگڑے - بھئی یہ بدشگونی بری ہے بندے کو پسند نہین - ع - مزن فال بد کاورد حال بد - بری بات زبان سے نکالنا برا ہوتا ہے - سمجھے صاحب - جرم ہمارے دشمنون سے سرزد ہو - جرمانہ اٹھا چاہین - اور ہم پر کیا جرمانہ ہوگا - ہم تو خود میونسپل کے کمشنر ہین کچھ تمھاری طرح سے تھوڑا ہی ہین - مرزا صاحب نے کہا

حضور یہان کی پاترین انعام مانگنے آتی ہونگی - بیس پچیس سے
کم ہرگز ہرگز نہ لینگی - منشی مہراج بلی صاحب مسکرائے - معقول
ہم سے واسطہ - ہم سے سروکار - ہم تو اپنے نوابصاحب
کے ساتھ آئے ہین - انھین سے لین - ہم تو سستے چھوٹینگے
مرزا صاحب نے اسکی تردید کی - جی - کہین سستے چھوٹے
نہ ہون آپ - یہان کی پاترین ہندون سے انعام لیتی
ہین - اگر مسلمان کے ہان جائین تو برادری سے خارج
کردی جائین - مگر یہ اسی پہاڑ کے قیام تک قید ہی پہاڑ
سے نیچے اترین پھر برائے نام یہ خیال رہتا ہی - یہان
تو اگر بیٹھنے کو کبھی ہم بلوائین تو وہ نہ آئین آپ ہندو ہین
آپ کے پاس انعام لینے آئینگی - یہ سنکر منشی مہراج بلی
صاحب چکرائے - آدمی کنجوس اور بخیل تو تھے ہی خون
خشک ہوگیا - اور بیس روپیے کا نام سنکر اور بھی چراغ پا
ہوئے - سوچے کہ یہان سے بھاگ چلین دو ایک روز
سرا مین رہین - بلا سے روپیہ سوا روپیہ خرچ ہوجائیگا کچھ
پروا نہین مگر بیس روپیے کی دھپ تو نہ لگیگی - اس سے تو
بچینگے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنے باری بودھی کو
ساتھ لیا اور چپکے سے چل دیے - صرف کپڑون کا بیگ اور
دو لوٹے ساتھ لیے - سرا مین جاکر دریافت کیا کہ کرایہ کیا ہی

بھٹیاری - آٹھ آنے روز - یہ سرکاری سرا ہی -

مہراج - آٹھ آنے روز - کیا اندھیر ہی کچھ !!!

ب - اجی حضور یہ سرکاری سرا ہی -

مہراج - ہم ایک کمرے کے دو آنے روز دینگے -

ب - تو کیا ہم اپنی گرہ سے ۶ ر دینگے - حضور سرکاری
نرخ سے یہان لیا جاتا ہی ہم اس نرخ سے کم لینگے نہ زیادہ
یہ دیکھیے لکھا ہی - اس سے گھٹا بڑھا نہین سکتے -

مہراج - قہر درویش بر جان درویش -

بھٹیاری - آپ دریافت کرلین - پھر دین -

مہراج - اچھا تو ایک پلنگ بھی لاؤ - مگر ہم اسباب تو
مختصر سا لائے ہین - ایک بیگ اور دو لوٹے بستر نہین
لائے ہین -

ب - حضور مین دری اور چادر بچھا دونگی سفید تکیے
رکھ دونگی - آرام سے سوئیے - تکلیف نہونے پائیگی -

آٹھ آنے روز کا نام سنکر منشی مہراج بلی صاحب کی نانی مرگئی
باری کو علحدہ لیجاکر کہا - یار بودھی - یہ بڑا غضب ہوگیا -
یہ تو صریح دوالا نکالنا ہی - رات بھر کے چار پیسے - حد دو آنے
نہ کہ آٹھ آنے روز - مگر اب کرین تو کیا کرین - تم جانتے ہو
ہم وہان سے کیون بھاگ آئے - ارے کم بخت - وہان
پاترین ہم سے انعام مانگنے آئینگی - اور پندرہ بیس مانگتے
جائینگی - اس سے ہم یہان بھاگ آئے - بلا سے آٹھ آنے
روز دینگے - بلا تو ٹل جائیگی - یہ کتنی بڑی بات ہی آجکل مین
پاترین ہمکو ڈھونڈھتی ہوئی جائینگی - ہم وہان ہونگے نہین -
چلو اللہ اللہ خیر صلاح - پھر کون جاتا ہی کون آتا ہی - روپیے
سوا روپیہ خرچ سے پندرہ بیس بچ جائینگے -

بودھی نے بھی انھین کی تائید کی کہ دو ایک روپیے سے
جو پندرہ بیس کی بچت ہو تو کیا کہنا - مجھے جانے دیجیے تو
بچھونا بھی لا دلاؤن - انھون نے اجازت نہ دی کہا ذرا دوگھڑی
دل لگی دیکھو - وہ لوگ کیا جانے اپنے دلون مین کیا سمجھینگے
کوئی کچھ کہیگا کوئی کچھ کہیگا -

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے تو ادھر بستر جمایا اور

اُدھر نواب صاحب کے ہان انکی تلاش ہونے لگی کہین پتا نہین - آدمی بھی ندارد - اُنکے برہمن سے پوچھا کہ کہان گئے ہین - کہا مجھے نہین معلوم - مین خود ڈھونڈھ رہا ہون رسوئی ٹھنڈی ہو گئی - کیا معلوم کہان چلے گئے دوسرے آدمی سے دریافت کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا اِدھر اُدھر آدمی بھیجے گئے - کہین پتا نہین - یا خدا کہان چل دیے -

نواب - کہین کھڈ وڈ مین تو نہین گر پڑے کہین -

مرزا - کون تعجب کی بات ہی - گر پڑے ہونگے -

ممن - حضور وہ کسی اور ہی پھیر مین گئے ہونگے -

برہمن - سرکار کپڑون کا بیگ بھی نہین ہی -

ممن - این! یہ تو سمجھ مین نہین آتا -

نواب - گئے تو ہوا ہی کھانے ہین - پھر بیگ لیجانا کیا معنی اور انکا باری بھی نہین ہی - ہماری سمجھ مین نہین آتا -

مسخرہ - حضور ممن کی راے ٹھیک ہی - کہین بلیے گئے ہین آدمی ہین حسن پرست نکل گئے کسی طرف بی نازو سے کہیے کہ میان کی فکر کرین -

نازو - اے دُر ہو - میان ہوگا اپنی جُورو کا -

نواب - بھئی بیگ لے کے جانا خالی از علت نہین ہی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی بے وجہ نہین ہی - اور دیر بھی ہوئی - بازار مین بھی ڈھونڈھوایا - کہین نہین ملے -

آغا - ہماری سمجھ مین خود نہین آتا - کہین جھیل مین نہانے تو نہین گئے ہین -

مرزا - توبہ توبہ - جھیل کے تو نام سے کانپتے ہین -

آغا - پھر کہان رفو چکر ہو گئے - آخر کہین ٹھکانا بھی ہی

اتنے مین حسین علی خدمتگار آیا - اُسنے ہنستے ہوے نواب صاحب سے کہا کہ سرکار مین بتادون مین تلی تال گیا تھا وہان اُنکا باری ملا - ہاتھ مین پوریون کا دونا لیے تھا - مین نے کہا یہان کہان اور یہ پوریان کیسی ہین مجھے دیکھتے ہی ہکا بکا ہو گیا - گھبرا کر کہا مین نے یہ پوریان اپنے لیے لی ہین مجھے یقین نہین آیا مین نے کہا مین ہلنے نہ دونگا - صاف صاف بتاؤ کہ منشی مہراج بلی صاحب کہان ہین - بڑی دیر تک آئین بائین شائین بکا کیا - مین اُڑان گھائیون مین کب آنیوالا تھا - آخر کو مین نے قبولوا ہی چھوڑا - کہنے لگا کہ مرزا جی نے جو اُس سے کہا کہ پاترین آن کے گھیر لینگی تو چکرائے اور کچھ بن تو پڑے سر سے گئے ہین سوجھی کہ ٹل جاؤ - سرا مین جا کے ٹکے ہین - ایک بیگ کپڑون کا ساتھ ہی - اور دو لوٹے بستر سرا مین بھٹیاری سے لیا ہی - دو ایک روز وہین رہینگے آٹھ آنے روز سرا کا کرایہ سنکر بڑے چکر مین آئے -

ممن اور داروغہ نے قہقہہ لگایا - کہا حضور حکم دین تو ہم ایک دل لگی دکھائین - یہ کہکر یہ دونون چلے - دوپہر کے قریب منشی مہراج بلی صاحب پوریان کھا کے نریل پی رہے تھے کہ سرا مین چھما چھم کی آواز آنے لگی سنتے ہی منشی مہراج بلی کے کان کھڑے ہوے کہ اتنے مین اُنکے باری نے کہا سرکار وہ سب کی سب آگئین پاترین چھم چھم کرتی ہوئی منشی مہراج بلی صاحب کی کوٹھری مین در آتی آئین تو دیکھتی کیا ہین کہ خالی چارپائی بچھی ہوئی ہی اور نریل گرا پڑا ہوا ہی - اور بچھونے پر ایک چوٹی اور کچھ پیسے پڑے ہین باری سے پوچھا تمھارے مالک کہان ہین - اُسنے کہا ابھی تک تو بیٹھے تھے اب کیا معلوم کہان چلدیے - پاترون نے

اُنکا بیگ لیا اور چونی اور پیسے لیے اور فقرہ ہوئین -
باری - ہائین! ہائین - یہ کیا لوٹا ہی - بیگ کہان لے چلین -
پاتر - بیگ نہ ملیگا - جب تمہارے مالک انعام دینگے تو بیگ بھی مل جائیگا -
باری - تو ہم اپنے مالک سے کیا کہینگے -
پاتر - یہی کہ دینا کہ نینی تال کی پاترین آن کے لوٹ لے گئین - انعام بھیجو تو بیگ ملجائے - بیس پچیس روپیے مین بلا ٹلتی ہی -
باری - بیگ یہین رکھ جاؤ (چپکے سے) جو بیگ یہان رکھ جاؤگی تو پھر انعام اُنسے نہ ملیگا -
راوی - ایسے نمک حلال خیرخواہ آدمی کبھی نہ دیکھے ہونگے یہ باری بوڑھا اور چڑچڑا اور مسخرا آدمی تھا اور منشی مہراج بلی صاحب سے اِس سے کم بنی تھی جب موقع پاتا تھا اُنکو فوراً آڑے ہاتھون لیتا تھا - پاترین ایک تو ممن اور داروغہ کی شہ سے یون ہی شیر ہوگئی تھین دوسرے اِس باری نے اور بھی شہ دی پھر کیا تھا بیگ لیا اور رفو چکر ہوئین - منشی مہراج بلی صاحب ایک گوشہ عافیت مین چھپے ہوے سیر دیکھ رہے تھے - سیر تو ضرور تھی مگر انکی جان پر بنی تھی کہ کپڑے کے کپڑے گئے اور اُلّو کے اُلّو بنے - اور اب اپنے بیس پچیس روپیے خرچ کیے ہوے نظر آتے تھے - جب پاترین چلی گئین تو آپ برآمد ہوے اور باری کو آتے ہی ایک لیتڑ دیا - باری جھلّا اور چڑچڑا تو تھا ہی بگڑ کھڑا ہوا (دھول سے تیت نہ پائے گدھے کے کان اینٹھے) بھاگ کا ساتھی گھورا ہے - نکل کے چھین کا ہے نہ لینہیو - وہ چالیس پچاس ہم اکیلے - اُٹھا لے گئین - اب پچیس روپیے بھیجو تو بیگ ملے) جھلاّ کر پھر دوڑے - باری بھاگا اور قہقہے کی آواز بلند ہوئی - پیچھے پھر کر دیکھتے ہین تو ممن اور داروغہ سے ع - کاٹو تو لہو نہین بدن مین -
اور بھی زیادہ جھلا کے بہت ہی خفا ہو کے - کاہے دراصل تم ہمارے کو اِس پردیس مین ذلیل دینے مانگتا ہی - یو بلڈی فول - ہم اسوقت ان سب کو چالان کر دیگا - ایک دم سے چالان بول دیگا -
ممن - کیا ہوا سرکار - کیا ہوا کیا آخر -
مہراج - تمہارا سب کا سر ہوا -
داروغہ - حضور خیر تو ہی - کیا ہوا کیا -
مہراج - یہ سب تمہارا ہی فساد ہی -
داروغہ - بی بھٹیاری یہ کیا ماجرا ہی -
بھٹیاری - (مسکرائی بڑھائی) ای حضور مجھے کیا معلوم ہی اِنھون نے مجرا دیکھا گانا سنا اُن کو انعام نہین دیا وہ جھلاّ کے چل دین -
مہراج - مجرا کیسا اور گانا کیسا - تم قسم کھاتی ہو کہ ہم نے گانا سنا تھا اور مجرا دیکھا تھا -
بھٹیاری - پھر میان بے سبب تو کوئی کسی کو لے نہین مرتا ہی -
مہراج - اور کپڑون کا بیگ بھی چرا لے گئین -
بھٹیاری - ای ہوش کی دوا کرو مردوئے - لو اور سنو - ہماری سرا کو بدنام کرتے ہو - چوری کیسی -
ممن - ہمنے آجتک اِس سرا مین چوری ہوتے نہین سنا تھا -
بھٹیاری - ای تم سلامت رہو - تمہارا بیٹا جیے - مفت مفت مین بدنام کرتے ہین - ای واہ - لاکھون کی چیزین لوگونکی پڑی رہتی ہین تمہارے بیگ مین جواہرات بھرے تھے کہ کوئی چوری کرتا - جیسے آتے وہان سے دو بیگلے -
داروغہ - منشی مہراج بلی صاحب اپنا اسباب اسی کا -

مہراج - تم لوگ اور ہم کو پریشان کرتے ہو جی - ہم جا کے
نواب صاحب سے شکایت کرینگے -
بھٹیاری - (دگلے کا دامن پکڑ کر) پہلے کرایے کے آٹھ آنے
دہنے ہاتھ سے رکھے جاؤ -
منشی مہراج بلی اسکے عادی تو تھے نہین کہ کوئی بھٹیارن
یا پاسن یا مہری انکے دگلے کا دامن پکڑے اور نہ یہ جبیت تقاضا
کرتی تھی کہ عورت سے کشتی لڑین مجبور ہو کر باری کو حکم دیا
کہ بستر پر سے جوتی اور چار آنے پیسے لا کے اسکو دے دو
اُسنے کہا صاحب وہ سب اُٹھا لے گئین - اسکے مارنے کو
جھپٹنے ہی کو تھے کہ دگلے کے پھٹنے کا خیال آیا - اب کیا کرین
روپیہ اور لوٹا تو بیگ مین تھے اب دین کیا - کہا اچھا
وہ جو تمہارے پاس روپیہ تھا اسمین سے دیدو - اُسنے
کہا وہ روپیہ تو بھنا یا گیا - دو آنے صرف ہوے ہین -
آٹھ آنے اسکو دے دو - اسنے جواب دیا (صاحب وہ بھی
چھین لے گئین) دگلے کے پھٹنے کا خیال نہ کیا اور دوڑے
کہ باری کو پیٹین - دگلے کا دامن تو بھٹیاری کے ہاتھ مین
تھا - ادھر انھون نے اُدھر اُسنے زور کیا تو دامن چر سے
بولا اور آپ دھم سے گرے اور سرا مین قہقہہ پڑا - جھلا کر
انھون نے ایک نرکل اُٹھا لیا اور لپک کر ایک گاڑی بان
کو دو تین نرکل لگائے - جھپٹ کر دوسری جانب دوڑے تو
بھٹیاری کو دو تین نرکل لگائے - ایک آدمی اور کھڑا
ہنس رہا تھا اُسکی طرف جھپٹے تو اُسنے کوٹھری کا دروازہ
بند کر دیا - ~~ہنستے ہنستے~~ لوگون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -
داروغہ - تم سب کا چالان بول دیا جائے گا -
ممن - سب کو کانجی ہوس بھجوا دینگے -

بھٹیاری - تو آدمی کاہے کو ہم سب بیل گھوڑے ہوے -
مہراج - مین ابھی جا کے نواب سے کہتا ہون کہ یا داروغہ
اور ممن رہین یا ہم رہین بس -
داروغہ - (ہاتھ جوڑ کر) خدا کے لیے ہمکو موقوف نہ کراؤ -
ممن - (ٹوپی قدمون پر رکھکر) حضور جانے دین -
مہراج - پھر کاہے واسطے تم لوگ ہمارا ساتھ دشمنی کیا -
ممن - اچھا اب یہان سے چلیے - بس اُٹھیے -
داروغہ - حضور چلین تو بند و بست کیا جائے -
مہراج - ہم تھانے پر رپٹ لکھائینگے جا کے -
داروغہ - پہلے سرکار سے مشورہ لے لیجیے - جو وہ فرمائین
وہ کیجیے بیگ آپ کا کہین جا نہین سکتا - مجال ہے بھلا -
کہین جا سکتا ہے -
ممن - حضور چلیے اب ٹہلتے ہوے چلین بی بھٹیاری کو
آٹھ آنے ہم دینگے -
بھٹیاری - ہان یہ مانا نہین مین تو دگلا اُتروا لیتی میان کا -
کیا دل لگی ہے - ہمارے پیٹ ہی نہین ہے اور یہ کرایہ تو کرایہ
ہم کو تو بھاگوان لوگ انعام دیجاتے ہین -
ممن - ملیگا - ملیگا - وہان سے بھجوا دینگے -
بھٹیاری - واہ - ایسے ہی تو بڑے فیاض ہین -
ممن - لاکھون روپیے خرچ کر ڈالتے ہین ان کے نزدیک
فیاض ہی نہین ہین -
داروغہ - برت کے دن پرسون صبح شام چار آنے کھا گئے -
بھٹیاری - (ہنسکر) اوئی چار آنے - تو تو بڑے فیاض
ہین ایسے فیاض کاہے کو پیدا ہونگے - جب جانین کہ
ہمین آٹھ آنے کے بدلے روپیہ دیجائین - وہ روپیہ در کنار

یہان تو اُس اُٹھو ہی آنے کے لالے پڑے ہین وہی ملجائین تو ہم سمجھین بڑا نصیبا تھا۔

الغرض ممن اور داروغہ نے منشی مہراج بلی صاحب کی طرف سے بھٹیاری کو ایک اٹھنی دی اور اُنکو نواب صاحب کے یہان لے گئے نواب محمد عسکری صاحب کو پہلے ہی سے خبر ہو گئی تھی۔ آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب بہادر اور اختر اور مسخرے کو تو معلوم ہی تھا کہ کیا گل کھلنے والا ہے مگر خوف صرف اتنا ہی تھا کہ مبادا منشی مہراج بلی صاحب ٹل جائین یا اترین ممن اور داروغہ کے چکمے مین نہ آئین یا خوف مین آجائین تو کہیں بگڑ جائے مگر تدبیر تیر بہدف ہوئی۔ آپ تشریف لائے تو ناک بھون چڑھا کر ٹہلنے لگے۔ مارے ہنسی کے لوگون کا برا حال تھا۔ مگر سب نے ضبط کیا اور نازو کو چھڑوا دیا۔

نازو۔ یہ تو آج سویرے سے کہان غائب غلہ تھا۔

مہراج۔ (قہر کی نظر ڈالکر خاموش)

نازو۔ ارے اب بولتا ہے کہ سور کا سا منھ بنائے ہے۔

مہراج۔ (بہت خفا ہوکر) بس خاموش رہو۔

نازو۔ (ٹیپ لگاکر) مونڈی کاٹا۔

مہراج۔ (بہت بگڑکر) مین اسوقت اپنے آپے مین نہین ہون۔

نازو۔ ہان لاتو جھاڑو۔ ایک دو جھاڑو مین مارونگی ہان بڑا وہ بنا ہے (کان پکڑکر) تو تھا کہان مونڈی کاٹے کسکی تلاش مین گیا تھا۔

مہراج۔ تلاش مین کس کم بخت کی گیا تھا۔

نازو۔ اپنی کسی اگلی پچھلی کی فکر مین گیا ہوگا۔

مہراج۔ مین اسی سے تو آتا نہین تھا۔

نازو۔ تیری خوشامد کس نے کی تھی۔

مہراج۔ اچھا تو اب آج سے ہمسے اور تم سب سے ملاقات ترک بس۔ بیچ پی ہزار نعمت پائی۔ اب سے آئے گھر سے آئے

نازو۔ (چپت جماکر) چل تجھے دور۔ شیلین بہت یاد ہین۔

نواب۔ ارے بھئی یہ کیا تکرار ہو رہی ہے۔

نازو۔ یہ صبح سے کہان تھا کہان۔

نواب۔ یہ ہم نہ بتائینگے۔ یہ بہت چل نکلے ہین۔

نازو۔ پیٹ سے پانون نکالے۔

نواب۔ بہت چل نکلے ہین۔

مہراج۔ سب کے سب ہمارے دشمن ہو گئے ہین۔ کوئی اپنا دوست ہمکو نظر ہی نہین آتا۔ ہاتھ پانون تک دشمن ہوگئے افسوس کا مقام ہے ع۔

من نکردم شما حذر بکنید

اختر۔ مصرع کیا موقع پر پڑھ دیا ہے۔

نواب۔ اور یہ سب کے سب آپ کے دشمن کاہے سے ہوگئے۔ یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا۔

مہراج۔ آج رات کو مجھے یہان نہ پائیے گا۔

مسخرہ۔ کیا ڈوب مریے گا۔ ایک چلو کافی ہے مگر۔

ممن۔ جو چیا دار ہونا۔

مہراج۔ دور ہو مردک۔ یہ سب تیرا ہی فساد ہے۔

نواب۔ ممن تم لوگ کیون انکو دق کرتے ہو۔ بھئی منشی مہراج بلی ہم سے کل حال بیان تو کرو۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کل حال بیان کیا کہ مین سوچا کہ پچیس بیس روپیے دینا حماقت ہے۔ آؤ چلین دو ایک روز چھپ رہین۔

دو ایک دن کے بعد بات ختم ہو جائیگی - چلو آئی گئی بات
ہوگئی - ہم کپڑون کا بیگ لینے گئے - اُسی مین نقدی بھی ہی
اور دو لوٹے بھی لے گئے - مہترانی نے اپنا بستر دیا ہمنے بچھایا
مسخرہ - اری لعنت خدا - حضرت ہم انکے بستر پر نہ بیٹھینگے -
باری - اری بجو دہی کے بستر پر تو ن پوری کھائین -
نواب - اری لاحول - بھئی اِنسے علیحدہ بیٹھو -
داروغہ - لاحول ولا قوۃ - غضب کیا واللہ -
آغا - بھائی صاحب اب ہمکو آج سے نہ چھوئیے گا -
چھٹن - ارے میان آخر یہ تمکو سوجھی کیا -
مہراج - بھائی صاحب میرے ہوش ٹھکانے نہ تھے -
نازو - اری دوف - مہترانی کے بچھونے پر بیٹھ کے کھانا کھایا
اب جا اُسی کا ٹوکرا اُٹھا - مہتر کہین کا -
نواب - اچھا اب ذرا الگ بیٹھین آپ - ہمکو کسی کو چھونا نہین
خیر - ہان صاحب پھر کیا ہوا -
مہراج - ہمنے پوریان منگوائین اور بستر سے علیحدہ کھائین -
مسخرہ - جھوٹے کی ایسی تیسی - کہو بیش باد -
مہراج - اب ہم نہ کہینگے - لوگ خواہ مخواہ کو چھیڑتے ہین
بس صاحب ہم نرے پی رہے تھے کہ چھم چھم کی آواز
آئی - مین کھٹکا - اتنے مین باری نے کہا کہ وہ سب آگئین
اور بندہ جوتیان چھوڑ کے بھاگا بھائی صاحب - مین ایک
کائیان اور بھاگ کے باہر ایک کونے مین چھپا - آڑ مین
مین سب کو دیکھتا ہون مجھے کوئی نہین دیکھتا - وہ مجھے
ڈھونڈھکر چل دین - ہم سمجھے کہ ہین اچھے رہے مگر وہ
ہماری بھی اُستاد نکلین - باہر آن کے دیکھتا ہون تو بیگ
غائب - جوتی اور پیسے ندارد - وہ تو خوب ہوا کہ جوتیان
چھوڑ گئین - مگر یار کیا کیا صورتین تھین واللہ -
آغا - اب البتہ ایک بات کہی مطلب کی -
مسخرہ - ریشہ خطمی ہو گئے ہونگے - بیچ چڈا گلچھرے یہ ریشہ خطمی
دونون اچھے ملے -
نواب - پھر تم نے منہ کیون چھپایا -
مہراج - بس کے ماتھے جاتی یار عزیز -
نواب - اور اب جو سوکے ماتھے گئی -
مہراج - تھانے پر رپٹ لکھوا کے وصول کر لینگے -
آغا - وصول ہو جائیگا - جی ہو چکا -
چھٹن - ارے میان اب اِس سے ہاتھ دھوؤ -
یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ چھما چھم کی آواز آئی - باری نے کہا
بجو رکبھر سب کی سب آئی ہین لوگون نے قہقہہ لگایا اور منشی
مہراج بلی صاحب نے فرمایا -

دلربایانہ دگر بر سر ناز آمدہ
از دل ما چہ بجا ماند کہ باز آمدہ

اتنے مین اندر کا اکھاڑا سامنے کھڑا ہوگیا -
نواب - بھئی اُنکو سمجھاؤ - تمھارے پاس آئی ہین -
پاتر - سرا مین تو یہ جوتیان چھوڑ کے بھاگے تھے -
دوسری - ہمارا انعام لاؤ -
تیسری - ہم دو سو روپیے لینگے -
مہراج - ہمارا بیگ تو لاؤ - اُسمین کچھ ہے نہین - میلے کپڑے
ہین بس اُسمین ہے کیا اور اسکو لے کر دگی کیا -
مسخرہ - بس اب یہ خود قبول دیتے کہ اِسمین کچھ نہین ہے اب
اگر تھانے پر لکھوائین بھی تو ہمارا کیا حرج ہے - لکھوایا کرین
خود ہی قبول دیتے کہ اِسمین کچھ نہین ہے - اور ہم سے

کہتے تھے کہ نوٹ ہین اور نقدی ہی اور کپڑے ہین ۔ کوئی دو چار سو کی مالیت بتاتے تھے ۔

چوکھی ۔ (پاتر) چلو وہ سو تھے تو ہمارے ہین اور دو کا مال تھا تو ہمارا ہی ۔ مگر وہ تو ہم کو پڑا ہوا مال ملگیا ۔ اب ہمارا انعام تو دو ۔

مہراج ۔ پڑا پایا کیا معنی ۔ اور جو ہم کہین کہ ہمنے تم سب کو پڑا پایا ۔

پاتر ۔ ہم سب کو روٹی کپڑا دے سکو گے ۔

مہراج ۔ چکی پسوائینگے اور خدمت لینگے ۔

پاتر ۔ تو گھر مین بھی چکی پسواتے ہو کیا ؟

مہراج ۔ ہمارا بیگ دید وہان ۔

منشی مہراج بلی کی تو جان پر بنی تھی ۔ مگر نواب نامدار اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور میان اختر اور حسن اور دارو غہ صاحب اور میان جلو ٹکٹکی باندھکر ان بتان عربدہ جو زلیخا جمال کے حسن کا جوبن لوٹتے تھے خصوصاً آٹھ نو نو واقعی اس درجہ حسین و مہ جبین تھین کہ پرستان کی پریون کی کیا حقیقت ہی ۔ ایک معشوق چار دہ سالہ کے دست حنائی کا جوبن دیکھکر نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا ۔

منہدی ملتے ہین نہ زینت نہ بہلنے کے لیے
مشق کرتے ہین کلیجہ مرا ملنے کے لیے

اختر نے کہا پیر و مرشد خوب فرمایا ہی ۔ ایک شعر اور منہدی کا سنیے گا ۔

وان نزاکت سے اجازت نہین منہدی کی ملے
یان نقاہت نہ کبھی ہاتھ بھی ملنے کے لیے

نواب صاحب انہین سے کئی پاترون پر لٹو ہو گئے ۔ دو ایک کو اشارہ کیا کہ ادھر آن کے بیٹھو انھون نے مسکرا کر انکار کیا ۔ کہا ہم منشی مہراج بلی صاحب سے ملنے آئے ہین ۔ اسپر نواب نامدار نے ٹھنڈی سانس بھری اور یہ شعر پڑھے

نہین ہی پاس عاشق کا ذرا بھی ملے تجھسے کوئی او بیوفا کیا
کہ میرا علاج اور چارہ گر تو مریض عشق کی نادان دوا کیا

قمرن نے آڑ مین سے دیکھا کہ نواب کی طبیعت بے طور آئی ہی تو پہلے تو ان کو کئی بار بلوا بھیجا ۔ مہری نے آنکر کہا حضور سرکار یاد کرتی ہین ذری گھڑی گھڑی کے ہو لیجیے ۔ فرمایا تو چلو ہم آتا ہون ۔ جب کئی بار انھون نے ٹال دیا تو بی قمرن اور نازو جھلا کے خود نکل آئین ۔ کہا نواب ہم بھی یہان کی پاترون کو دیکھین المورے کی عورتون کی بڑی تعریف سنی تھی دیکھتی ہین تو نور کا عالم ہی اور چار پانچ کمسنون پر تو واقعی وہ جوبن تھا کہ قمرن بھی جھیپ گئین ۔ نازو کے ہوش اڑ گئے کہ اب قمرن نواب کی نظرون سے گر جائیگی ۔ ان مین سے دو چار کو پاس بلا کر بٹھایا اور باتین کرنے لگین تو جتنی کمسن نو عمر پاترین تھین وہ تو اردو کے محاورون مین چندان برق نہ تھین بلکہ بات کرتے ہوے شرماتی تھین مگر جو سن مین ذرا زیادہ تیس تیس تیس تیس برس کی تھین وہ فرفر اردو بولتی تھین اور صاف صاف ۔ اور بعض بعض ضلع جگت مین بھی طاق تھین مگر ایسی شاذ و نادر ہی تھین ۔ نواب صاحب کو انکی صورت زیبا اسقدر پسند آئی کہ انکے بول چال اور روزمرہ اور گفتگو کی جانب ذرا توجہ نہ کی اور قمرن کو بھی صاف معلوم ہو گیا کہ نواب کا بے طور دل آیا ہی اب خدا ہی مالک ہی ۔

ان پاترون نے آخر کار منشی مہراج بلی صاحب کا بیگ جو
ممن اور داروغہ کے اشارے سے لے لیا تھا اُنکے حوالے
کیا اور کہا حضور ہمارا انعام لائیے ۔ دیکھیے ایک تو یون ہمارا
انعام چاہیے ۔ دوسرے یہ کیا کم انعام کا کام کیا ہے کہ آپکا
بیگ آپ کو واپس دیدیا ۔ اگر ہم لے جاتے تو آپ کیا کرتے
اور ہم لوگون کے ڈر سے آپ کو سرا مین چھپ رہنا تھا بھلا
لکھنؤ کا نام آپ بد کرتے ہین ۔ ہمارا انعام کون بڑی بات
ہے ۔ بس ہمین پچیس روپیے ۔ بس اور کیا ۔ اسکے
واسطے آپ اتنے بڑے رئیس منھ چرانے لگین تو ہم
لوگون کو پھر کون پوچھے اور آپ لوگ لکھنؤ کے
رہنے والے تو بڑے فیاض مشہور ہین ذرا ذرا سی
بات پر آپ لوگ ہزارون روپیے خرچ کرتے ہین پچیس
تیس روپیے کی کیا اصل و حقیقت ہے ۔
نواب ۔ بڑے شرم کی بات ہے منشی مہراج بلی ۔
چھٹن ۔ ارے کم بخت پچیس روپیے کے لیے بدنام ہوتا ہے
آغا ۔ لے پچاس کا نوٹ اسی بات پر نکال دو ۔
مسخرہ ۔ سرکار بھی غضب کرتے ہین وہ اِس تاک مین ہین
کہ دھمکا دھمکا کے دو ایک روپیے آٹھ آنے ان پاترون سے
وصول کرلین ۔
پاتر ۔ ہم سے کہین تو ہم دو دو آنے چندہ کر کے دیدین ۔
نواب ۔ مہراج بلی ۔ تم پر لعنت خدا ۔ ڈوب مرجاؤ ۔
چھٹن ۔ (نواب کے کان مین) بلاؤ مہراج کے نام سے
اور خرچین ہم لوگ ۔
نواب ۔ (مہراج بلی کے کان مین) ۔ انہین سے دو چار کو
مجرے کے لیے اپنے نام سے بلواؤ ۔ روپیہ ہم صرف کرینگے ۔

مہراج ۔ ہم سے اُڑتے ہو استاد ۔ ع ۔ مجکو نادان نہ سمجھو دو رہو
دانا ہون مین ۔ بندے کو معاف کیجیے اور الٹی آنتین گلے پڑین ۔
نواب ۔ بھئی کیا شخص ہو واللہ ۔ عجب بدظن اور بدگمان
آدمی ہو ۔ مین تمھین تیس چالیس روپیے کے لیے چکما دونگا
میری عادت سے واقف ہو یا نہین ۔ پھر کیون خواہ مخواہ
رنج بڑھاتے ہو ۔
داروغہ ۔ منشی مہراج بلی صاحب آپ ناحق کو فساد مول
لیتے ہین ۔ لیجیے یہ سو روپیے کا نوٹ بس تو ٹھنڈک پڑی ۔
الغرض بڑی دقتون کے بعد منشی مہراج بلی نے لوگون کے
کہنے سننے سے شرماشرمی مین ایک روپیہ نکالا اور ایک
بوڑھی پاتر کی طرف مخاطب ہو کر کہا دس آنے تو تم نے پلنگ
پر سے پا ہی لیے ہین ایک روپیہ یہ لو ۔ پونے دو کے
قریب ہو گئے ۔
پاتر ۔ (بوڑھی) واہ وا ۔ پچیس نہ بیس ۔ اِسکے پونے دو ۔
دوسری ۔ (جوان) گیہون بھر وار کتو ایس روپیے کا ۔
تیسری ۔ روپیہ رہنے دو کام آئیگا اور چاہیے دو چار
آنے ہم سے لے لو ۔
آغا ۔ بس ! اتنی ہی اوقات ہے ۔
پاتر ۔ جب آپ لوگ دو دو آنے کو سترگیہون مین کھنے لگے
تو ہم لوگ حیثیت کہان سے بنائین ۔
دوسری ۔ آپ لوگ ہمکو دین تو ہماری اوقات ہو ۔
آغا ۔ یہ ہمارے ساتھ بڑا کم بخت آدمی آیا ہے ۔
پاتر ۔ اب یہ تو آپ کہین ہم اپنے منھ سے نہ کہینگے ۔
اب سنیے کہ جون جون ان پاترون کے جانے مین دیر
ہوتی تھی اسی قدر ممن کی پریشانی بڑھتی جاتی تھی اور

دعا مانگتی تھی کہ خدا کرے کہیں یہ سب چل دیں تو ہم انکی ہجو کریں - نازو بھی شرمائی ہوئی تھی کہ جب قمرن کے حسن اور جوبن کی اُنکے حسن اور جوبن کے مقابل میں کوئی وقعت نہیں ہے تو پھر ہمارے حسن کو کوئی کیا پوچھیگا قمرن تو اپنے کو پرستان کی پری سمجھتی تھی اور واقعی تھی بھی پری رو - مگر ان پاتردوں کو جو دیکھا تو خود عشق عشق کرنے لگی - کہ انگریزوں کی پریوں کی جسقدر تعریف سُنی تھی اُس سے زیادہ پایا - ناحق یہاں آئے - اب اگر نواب کے دل میں آگئی تو پھر ہم کو نہ پوچھینگے - بڑا غضب ہوا - خدا ہی خیر کرے -

نواب صاحب نے منشی مہراج بلی کو سکھا دیا تھا کہ انہیں ہماری راے کے انکو انعام نہ دینا - جسقدر زیادہ دیر تک بیٹھیں اُسیقدر بہتر ہے مزے سے ان حوروں کو گھورینگے - الغرض قمرن اور نازو کی بیقراری کہ یہ پاتریں جلد روانہ ہوں اور نواب صاحب اور رفقا کی خواہش کہ دیر میں جائیں عجب لطف دکھاتی تھی -

قمرن - اے اب ان بیچاریوں کو رخصت کرو -

نازو - اے ہاں کب سے ٹھاٹ رہی ہیں بیچاریاں -

قمرن - جو کچھ انعام دینا ہے دل کھول کے دیدو دینا -

نازو - دل ڈلے پیسا نکلتا ہے -

اگر دل ملے پیسے کو پھینسا گیا

نواب - جائینگی - جائینگی - جلدی کیا ہے -

آغا - ابھی تو آئی ہیں - انعام لینا کیا دل لگی ہے کچھ -

پنڈت جی - یہاں آنے بیٹھے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے -

قمرن - اجی اب رخصت کرو -

بیادوئی - جمن تاڑ گیا کہ قمرن اور نازو کے خلاف ان کا بیٹھنا ہے لہذا قمرن کے جی خوش کرنے کو کہا کہ اب انکو رخصت کرو - اور نواب صاحب کیطرف اشارہ کیا -

قمرن - ہاں ہاں اب رخصت کرو -

نازو - ناحق دق کر رکھا ہے بیچاریوں کو -

نواب - آغا صاحب فہمیدی - مطلب سعدی دیگر ست -

اختر - جی ہاں - ظاہر ہے - آغا صاحب بھی خوب سمجھتے ہیں -

	درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار	

نازو - (مہراج بلی کو علیحدہ لے جا کر) کیا اپنے تئیں ہنسواتے ہو - اے جو دینا ہو وہ دیدو دینا -

مہراج - ہم تو پانچ دو سے زیادہ نہ دینگے -

نازو - پانچ روپے دو - اور بس ٹھکار دو -

مہراج - تمہاری خاطر سے چار آنے اور بڑھا دونگا -

نازو - اے دُور ہو - بچھے سے تم چار آنے بڑھاؤ گے اور وہ بھی ہماری خاطر سے -

منشی مہراج بلی صاحب کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ یہ باتیں ہوا ہی کرینگی پہلے چل کے بیگ کو تو دیکھو کہ خیریت ہے یا لٹ گئے - علیحدہ جا کر کنجی سے کھولا - دیکھا تو ڈھارس ہوئی کہ قفل الٹی ہے - جان میں جان آئی - اب جی کڑا کر کے چار روپے چھ آنے لے گئے - فرمایا دس آنے تو تم پا ہی گئی ہو - باقی روپے چھ آنے - ایک روپیہ ہوا اور یہ چار روپے - پانچ روپے ہو گئے - بس اب ہم ادھی نہ دینگے - تم لوگ تو ٹھٹے آئی ہو کہ ہنسی خوشی کا سودا ہے ہنستے ہی گھر بستے ہیں اور ابھی تو ہم یہاں رہینگے جلدی کیا ہے - پھر لینا - پھر لینا اور کل جلسہ بھی ہوگا - نواب صاحب نے کہ دلدادۂ جمال و فریفتۂ حسن بتان پری تمثال تھے بات کاٹی اور کہا جلسہ

کل پر موقوف رکھنا کیا معنی - آج شب کو بلوائیے - (ایک پاتر کی طرف اشارہ کرکے) تمھارا کیا نام ہی - اُسنے کہا چنّی دوسری سے پوچھا تمھارا نام - بولی - رمبا - تیسری سے دریافت کیا اُسنے کہا - پیاری - چوتھی نے بتایا - کملی - ان چارون کا نام داروغہ نے حسب الحکم نواب صاحب لکھ لیا - تو محمد عسکری نے مہراج بلی کے کان مین کہا کہ داروغہ سے چار روپیہ کچہری کے تم اپنے نام سے دلواؤ - تاکہ یہان آنے مین یہ بخشین نہین - اب کیا تھا اب تو شہ ہوگئی - داروغہ کو حکم دیا کہ کچہری کے چار روپیے ان چارون کو دیدو - ایک بوڑھی پاتر نے کہا اسکی کیا ضرورت ہی - یہ ہمارے پہاڑ کا قاعدہ نہین ہی - آج شام کو یہ چارون آئینگی - اب آپس مین یون صلاح ہونے لگی -

نواب - یار ان کو سمجھا لو - باتین کرینگے - دل بہلائینگے دو گھڑی -

مہراج - جیسا جی چاہے مگر کہین بیٹھنے کا نہ کچھ مانگین -

نواب - کیا آدمی ہو جی - بیٹھنے کا کیا مانگینگی بھلا اور مانگین بھی تو کیا پروا ہی -

آغا - اور اگر مانگین بھی تو تمھاری جان کیون نکلی جاتی ہی ہم لوگ باہم سمجھ لینگے -

چھٹن - تم تو صرف آڑ کے لیے ہو -

مسخرہ - حضور ہماری خالق باری مین یہ ہی سب کے دران بیت ہین سے ع - چیل ہو درگوش کن گفتار من - تو یہ درگوش کن گفتار (من) ہین -

چھٹن - کتنا سیانا ہی واللہ - ای لعنت خدا -

مہراج - یہان پانچ روپیے کی دھپ پڑ گئی - آپ کے نزدیک کچھ ہوا ہی نہین - آداب عرض ہی -

مسخرہ - حضور یہ جو تین کے عادی تو ہین ہی - یاؤ ہین چپت لگا کر ناز و دلی بیاہ ارے کچھ کھیل نہین ہین ہو دن بھر لینا اور تو بھی بوڑھا میرا تیرا میل نہین -

مہراج - نواب - اس مسخرے مردود کو سمجھاؤ اگر ہمکو چھیڑیگا یا بُرا بھلا کہیگا تو ہم ہزارون سنائینگے -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسی
کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور

اگر دروازہ بند ہو کیا جانے کوئی کہ جوہر بیچنے والا ہی یا شیشہ بنانے والا -

مسخرہ - آپ مجھے گالیان دینگے تو مین خاموش ہو رہونگا ع - جواب جاہلان باشد خموشی - جاہلون کا جواب یہ ہی کہ خاموش ہو رہیے -

پاترین پانچ روپیے لیکر رخصت ہوئین اور جن جن کو بلایا تھا وہ وعدہ کر گئین کہ سات بجے شام کو حاضر ہونگی - نواب صاحب نعمت خانے مین تشریف لے گئے مگر ناز و اور قمرن نے اس دن کچھ بہانا کر دیا کھانا ساتھ نہین کھایا - نواب صاحب مع احباب کھانا کھا ہی رہے تھے کہ موسلا دھار مینہ برسنے لگا - اور اسقدر سردی چمکی کہ دروازے بند کر لینے پڑے - ادھر منشی مہراج بلی صاحب بھی ناز و اور قمرن سے مشورہ کر رہے تھے - ناز و نے جو دیکھا کہ منشی مہراج بلی اس وقت ان لوگون کے شریک نہین ہین - وہ سب کھانا کھا رہے ہین اور یہ علیحدہ ان پانچ روپیون کو رو رہے ہین جو خرچ کیے

دیئے تھے تو اشارے سے انکو بلایا اور کہا دیکھو ایک بات یاد رہے جو تمنے یہان کی ان موئی گنوارنون کی تعریف کی تو پھر ہمسے نہ بنیگی - کیا ان مین نئی کیا بات - ہم کیا برے ہین کچھ - لاکھ دو لاکھ نہین تو ہزار دو ہزار مین تو اچھے ہین گورا چٹرا ان سب کا ہی یہ مانا مگر پھیکا شلغم ہوا تو کیا نمکینی مقدم ہی - ہم کو تو ان مین ایک بھی اچھی نہین معلوم ہوتی - مگر مین چھٹ اور سب کے سب انھین کی چھیل بلاؤن پر لٹو ہوگئے ہین - آغا صاحب نواب شاید لکھنو نہین جانے کے - چھٹن صاحب بھی ریجھے ہوے ہین - دارو غہ موا کشمیری تو نواب کی سی کہا ہی چاہے - نہین تو شب دیگی گھر مین کیونکر پکے مسخرہ تو نگوڑا مسخرہ ہی ہی ہان ایک ممن البتہ اللہ لگتی کہتا ہی اور اس سے تعجب ہی - کیا جانے کیا دنیا دیکھی نازو کو جو ہر آشفتہ مزاج اور بد دماغ پایا تو مہراج بلی بھی انھین کی طرف ڈھلک گئے - ای تو بہ - بقطع بھونڈی عورتین گورے چٹرے سے کیا ہوتا ہی - بقول تمھارے نمکینی تو چھو نہین گئی ہی - اور ہم تو برابر یہی کہتے آئے ہین کہ جو بات نازو اور قمرن مین ہی وہ بات یہان بہاڑ بھر مین کسی مین نہین ہی -

نازو نے مسکرا کر ان کے اس کلام کی تردید کی کہ منہ دیکھی کی تم ہی را بے دیتے ہو ہمارے سامنے انکی ہجو کرنے لگے اور پیٹھ پیچھے ان کی تعریف کرتے ہو سب کے پہلے تمھین نے کہا تھا کہ فردوس نین نازو سے اچھی ہین اور آج بھی کہا کہ بعض باتین ستم کی ہین اور اب ہمارے سامنے - یہ باتین بناتے ہو خبردار خبردار اب کسی کے سامنے نہ کہنا نہین تم جانوگے یہ دو فصلا پن کیسا - یا ادھر یا ادھر مگر تم لوگون کی کیا جانے کیسی روح ہی کہ ان موئی گنوارنیون کو آسمان پہ چڑھا دیتے ہو - الموڑہ الموڑہ - کوئی جانے الموڑہ پرستان ہی - کیا بلا ہی - بھلا ایمان سے کہو ان مین ایک بھی اچھی تھی - کوئی نہین - سب پھیکے شلغم کی سی -

منشی مہراج بلی نے بگڑی ہوئی بات بنائی - بی نازو جان صاحب آپ سمجھین نہین مین ذرا ان لوگون کو چھیڑے اور فقرے دیا کرتا ہون اور دور بیٹھا ہوا اپنے مزے سے دل لگی دیکھتا ہون اور ذرا تمکو بھی چھیڑتا ہون تم گالیان دیتی ہو - کوستی ہو - برا بھلا کہتی ہو اور ہمکو مزہ آتا ہی -

نازو تو چاہتی ہی تھی کہ نواب کے سامنے منشی مہراج بلی انھین کی سی کہین اور نواب صاحب کی راے سے اتفاق نہ کرین مسکرا کر جواب دیا تو میان اگر ایسا ہی گالیان کھانے کا جی چاہتا ہی تو سویرے اٹھ کے روز دو چار سو گالیان دیا کرونگی - میرا کیا حرج ہی - اور جو اور زیادہ جی چاہے تو کہو کان بھی اینٹھ دیا کرون بلکہ کہو تو دو چار جوتیان لگا دیا کرون اگر تمھاری خوشی اسی مین ہی تو اس سے کیا بہتر ہی - جیسین تمھاری مرضی ہو - لے اب یون نہ آٹھ کے ہزار ہا سنایا کرونگی -

اتنے مین نواب صاحب اور رفقانے کھانے سے فراغت پائی اور بی قمرن کے سجے سجائے کمرے مین سب کے سب پایہ بایہ آن کے بیٹھے - چھٹن صاحب اپنے پلنگ پر لیٹے - نواب صاحب نے گلوریان کھائین اور حقہ پیتے ہوے منشی مہراج بلی صاحب کی جانب مخاطب ہو کر کہا - کہو یار تمکو آج اتنی باتون مین کون سب سے زیادہ پسند آئی - منشی مہراج بلی کو تو بیبیاؤن کا خوف تھا - لگے بغلی جھانکنے - کہا نواب یا ریچ کہون

بھائی صاحب ہیں تو ان میں ایک بھی پسند نہ تھی - وہ
پھیکا شلغم ہوا تو کیا - آن نہیں ہے مقدم آن ہے - آغا صاحب
کو مزا رجان سے ان کے عشوہ ہائے روح افزا اور ادا ہائے
دلربا کے عاشق زار تھے یہ فقرہ سنکر جل گئے - کہا جی بجا ہے
ایک آپ اور دوسری آپکی شناخت - چور زمانے بھر کا پھیکا
شلغم بتاتے ہو - سر تمہارا - اگر کہیں لکھنؤ وغیرہ کی جانب
چلی جائیں تو لوٹ لیں - لوٹ لیں - ان کے نزدیک
بد قطع ہیں - آن نہیں - چور اٹھائی گیرا - بڑے بڑے مبصر
بکے آتے ہیں - آلو کی دم فاختہ -

نواب چھٹن صاحب نے بھی ان کے کلام کی تائید کی
واہ بھئی واہ - منشی معراج علی واہ - چہ خوش چہرا نباشد
کیا شناخت ہے حضور - خدا غارت کرے ایسی شناخت کو
اس پر لعنت خدا - نواب محمد عسکری نے ان دونوں سے اتفاق
رائے کیا - یار جی چاہتا ہے تمہیں توپ دم کر دوں بس -
گھوڑے گھوڑے چنوا دوں - گدھا کہیں کا - ابے ان میں
آن نہیں ہے؟ ان میں جو کچھ ہے غلطی ہے - بیچ - پورا پورا بیچ
آن ان پر سے قربان - تم اندھوں کو آن کا کیا حال معلوم -
داروغہ نے بھی اتفاق کیا - سرکار یہ بیان میں ہیں ہاں
واللہ میرے دل کا عجب حال تھا - اور کیسی بھولی بھولی
باتیں اور پیاری پیاری صورتیں ہیں - میاں اختر باہر
ٹہل رہے تھے وہ بھی بلوا لئے گئے اُن سے دریافت کیا گیا

نواب - منشی اختر صاحب آج کی صورتیں کیسی تھیں -

اختر - پیر و مرشد چندے مہتاب چندے آفتاب -

نواب - منشی معراج علی کو پسند نہ آئیں -

اختر - انھوں نے تو سب کے پہلے تعریف کی تھی -

آغا - ہاں واللہ خوب یاد آیا انھوں نے تو سب کے پہلے
تعریف کی تھی -

نواب - کیوں صاحب یہ کیا - کبھی تعریف کبھی ہجو -

معراج - اب آپ لوگوں کی جو رائے ہو -

نواب - رائے کیا معنی - چاند پر کوئی خاک ڈال سکتا ہے -

آغا - اجی پاگل ہے - یہ کیا جانے -

چھٹن - ان سے رائے کن صاحب نے لی تھی -

آغا - نواب محمد عسکری صاحب نے -

چھٹن - ان کا نام بھی لکھ لیجیے -

نواب - بھائی جان - سب کے پہلے درج فہرست کیجیے -
ہم سے واقعی ایسی ہی حماقت سرزد ہوئی - پوچھیے اس
پاگل مردک سے پوچھنا ہی کیا فرض تھا -

اختر - تو کیا فرماتے کیا ہیں - سیاہ فام ہیں - بد قطع ہیں
بدشکل ہیں اعتراض کیا ہے -

نواب - آن نہیں ہے -

اختر - آن اُجھیم آن - اور آن اب اس سے بڑھکر کیا ہوگا
اور لطف یہ کہ [illegible] آن ہے -

اسکو کہتے ہیں کہ انداز معشوقانہ آیا ہی

نواب - عجب پاگل ہے بھلا - لاحول ولا قوۃ - کہہ کے چھپا لئے -

چھٹن کی شوخی رنگ اور معراج علی کا قافیہ تنگ

منشی معراج علی صاحب ایک پاتر پر عاشق ہو گئے تھے -
مگر محل کے عشق نہیں ظاہر کر سکتے تھے - میاؤں کا ڈر تھا
تاکہ بھید ظاہر ہونے پائے - نواب صاحب اور ان کے
ہمراہیوں کو نہ معلوم ہو - لیکن ایسا ہو کہ ناوقت سے پھر دیں
[illegible] - اول تو عشق کی [illegible]

بدمزاج جنگ جو - تیسرے ہٹ چھٹ - ایک نیگی کو انھون نے
بلوایا اور چپکے سے کان مین کہا کہ ہم تمکو انعام دینگے - ہمین
شام کو چمپا کے یہان لیچلو - نیگی کا لفظ اکثر ناظرین کی سمجھ
مین نہ آئیگا - نیگی المؤڑے اور کمایون اور نینی تال
کی اصطلاح مین ان لوگون سے مراد ہی جو پاترون کو ناچ
گانے مجرے وغیرہ کے لیے امرا کے ہان لیجاتے ہین -
نیگی نے کہا آج شام کو آپ میرے ساتھ چلیے - تلی تال مین
اُسکا مکان ہی - یہان سے میل بھر ہی - شام کو چپکے سے
اُسکے ہمراہ گئے - اور پاتر کے مکان پر پہونچے -
مہراج - آپ کا نام کیا ہی بی چمپا صاحب -
چمپا - (ہنسکر) ہم تو سمجھے تھے پہاڑی ہین سیدھے ساد
لوگ ہوتے ہین مگر اب معلوم ہوا کہ دیس مین بھی بیوقوف
ہوتے ہین -
م - یہ آپ نے اپنا نام بتایا - بڑا لمبا چوڑا نام ہی -
چ - اور آپ کا نام کیا ہی -
نیگی - (پہاڑی بولی مین) ان سے روپے لائی ہو اور
انھین کو بھولی جاتی ہو -
چ - ارے یہ وہی ہین - یہ لوگ بھگوڑے ہین -
م - کیا مجال - جان جاتی رہے مگر عشق کے میدان سے
قدم باہر نہ نکلے -
چ - (نیگی سے) کیا کہتے ہین میدان سے نکلے -
نیگی - یہ تو مین بھی نہین سمجھا کیا جانے کیا کہا -
م - جی سمجھنا دل لگی نہین ہی - ہم عربی فارسی اُردو
تُرکی انگریزی بولتے ہین پانچ زبانین ہم بول لیتے ہین -
چ - پہاڑی بولی بھی سیکھو -

م - بندہ پارسی زبان را دانستہ و عربی گویم ہر نفسے کہ
فرو میرود ممد حیات ست و مفرح ذات -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر

چو در بستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر

یہ تو فارسی زبان بولے ہم اب عربی سنو - ما عبدناک حق
عبادتک ما عرفناک حق معرفتک - بدان اسعدک اللہ تعالی
فی الدارین - یہ عربی ہوئی اب انگریزی سنو - ان اونو
اِس اُو سوئی او نونو ٹربوٹ - ٹٹ گٹ - گٹ پٹ -
پارلیمنٹ - دی کیٹ بٹ دی ریٹ - ہیٹ ہیٹ -
یہ انگریزی ہوئی -
چمپا کے ہان اسوقت دو تین پہاڑی اور دیسی بھی بیٹھے ہوئے
تھے - انکی اس وحشت پر اسقدر ہنسے اسقدر ہنسے کہ
پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - لوٹنے لگے - سب سمجھ گئے کہ
عقل سے خارج ہین - اور پہاڑی زبان مین یون باتین کرنے لگے
چمپا - یہ سڑی ہو گیا ہی - پاگلون کی طرح بک رہا ہی -
پہاڑی - دیسی تو کہتے ہین کہ دیس مین سب عقلمند ہی
ہوتے ہین -
دیسی - کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے -
چمپا - آخر یہ اس گٹ پٹ سے مطلب کیا ہی -
پہاڑی - سڑی سودائی کی باتون کا مطلب کیا -
دیسی - ہم جانتے ہین بھنگ پی ہی انھون نے -
چ - اچھا ہوا یہ نینی تال آ گئے - اب ہم دیسیون کو
خوب ہنسینگے -
دیسی - بڑی آفت ہوئی - یہ کم بخت کہان سے آ گیا

چمپا - آپ نے اپنا کیا نام بتایا سرکار -

مہراج - ہم کمشنر ہین میونسپل کے -

چ - کبھی پہلے بھی پہاڑ دیکھا تھا -

م - اس ملک کے بیچ مین کبھی پہلے نہین آئے تھے -

چ - آپ کو پہاڑ پسند آئے -

م - ہمکو تو پہاڑ بھر مین تم پسند آئی ہو -

چ - ہمارے نصیب کہ آپ ایسے رئیس اور ہمکو چاہین -

م - رئیس اور پڑھے لکھے عالم اور شاعر -

خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین دے تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

چہ خوش گفتہ است کہ - ع - دل من داند و من دانم و داند دل من

چ - ہم فارسی زبان نہین سمجھتے -

م - مگر اردو تو صاف بولتی ہو -

چ - آپ ہی لوگون کی صحبت مین رہتے ہین - اور پاترین جو رام گڑھ اور الموڑے ہی مین رہی ہین اس طرف نہین آئین وہ ٹوٹی پھوٹی اردو بولتی ہین - صاف نہین بول سکتی ہین -

م - تم مین سب صفتین موجود ہین -

چ - صفت کا لفظ نہین سمجھی مگر مطلب سمجھ مین آگیا - یہ آپ کی مہربانی ہے -

م - آپ ہمارے ساتھ ہمارے شہر چلیے -

چ - اس فصل مین اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو نہ جائین - وہان تو آجکل آگ برس رہی ہوگی پہاڑی لوگ وہان نہین رہ سکتے - ہان چار مہینے رہ سکتے ہین -

م - ہم آپ کو خوش کر دینگے اور ناچ مجرے مین بھی آپ کو خوب ملا کریگا - یہان تم لوگون کو کچھ وصول نہین ہوتا - وہان چلو تو لوٹ لو - لوگ بڑی قدر کرین - مگر تم لوگون کو کیا جانئے کیا سبب ہے کہ وہان جانے سے ڈرتی ہو - ہمارا ذمہ ہے تم چلو تو سہی - ہمارے کئی مکان باغ اور کوٹھیان ہین ایک کوٹھی سجوا دینگے اور دوہری دوہری خس کی ٹٹیان لگا دینگے - پندرھوین دن ٹٹیان بدلوا دیا کرینگے - تم کو معلوم بھی نہو گا کہ گرمی ہوتی کیسی ہے اور گرمی کہتے کس کو ہین تم ایک دفعہ چل کے دیکھ تو لو - خوشی ہو رہو خوشی ہو چلی آؤ یہ تو اختیاری بات ہے کچھ زبردستی تھوڑا ہی ہے - اچھا سردی ہی کے چار پانچ مہینے رہو - یون ہی سہی - ہم خدا کے فضل سے امیر آدمی ہین - آپ کو خوش کر کے بھیجینگے -

چ - ہان یہ بات الی - سردیون مین چلینگے -

م - مارو ہاتھ پہ ہاتھ - بس فیصلہ ہو گیا -

چ - سردیون مین تو کوئی کوئی پاتر ناچنے گانے کے لیے وہان جاتی بھی ہے - ایک سال ہم بھی متھرا گئے تھے - وہان پیدل چلنے مین ہم تھک جاتے ہین ہمین برابر زمین پہ چلنے کی عادت نہین ہے -

م - یہ عجیب بات ہے ہم لوگ پہاڑ پر چلنے مین تھک جاتے ہین تم دیس مین تھک جاتی ہو - ہم کو چڑھائی پر چڑھنا مشکل ہو جاتا ہے - ہم تو ذرا سی چڑھائی چڑھنے مین بھی تھک جاتے ہین - اور یہان کے لوگ اسطرح دوڑتے ہوے چڑھتے اترتے ہین کہ ان کو ذرا تھکن ہی نہین معلوم ہوتا - عادت کے تعلق ہے - تو اب چلو گی نا ہمارے ساتھ ؟

چ - جی ہان مگر وہی سردی کے دنون مین -

م - ایک بات اور ہے - ہمارے ساتھ بھی کچھ لوگ آئے ہین ان کو ہماری تمھاری گفتگو کا حال نہ معلوم ہونے پائے -

وہ دل لگی باز آدمی ہین - بس ہمارے تمھارے سوا اور کوئی نہ جاننے پائے - اور جو اُن لوگون پر یہ بات کھُل جائیگی تو ہمارا خاکہ اُڑائینگے اور تمھارا مدعا بھی فوت ہوجائیگا -

چ - کیا ہوجائیگا ؟

ھم - تم یہ فقرہ نہین سمجھی ہوگی - مدعا فوت شدن کنایہ از مطلب بدست رفتن ہست یعنی تمھارا مطلب فوت ہوجائیگا جو آرزو تمھاری ہو وہ نہ بر آئیگی -

چ - (پہاڑیون کیطرف مخاطب ہوکر) کیا جانے کیا کہتے ہین

ھم - مطلب یہ کہ ہم اور تم جو چاہتے ہین کہ تم ہمارے ساتھ چلو یہ بات نہو نے پائیگی - وہ لوگ اڑنگا اڑینگے اور مخل اوسکے باب ہونگے اور یہان مطلب سعدی دیگر ست -

چ - تم تو وہ بولی بولتے ہو جو ہم اچھی طرح نہین سمجھ سکتے -

ھم - تم تو خود خوب بول لیتی ہو -

چ - اور بہت سے دیسی آئے مگر ایسی بولی کوئی نہین بولتا جو سمجھ مین نہ آسکے -

ھم - (بہت خوش ہوکر) ہم فارسی محاورات بولتے ہین وہ لوگ بھلا کہین ہمارے نقطۂ مقابل ہین - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب - یہ ٹھیٹھ عربی ہم بولے اسوقت -

دیسی - تو ایسے بولنے سے کیا فائدہ کہ یہ تو غیر پہاڑن ہین ہم دیس کے رہنے والے ہین ہماری سمجھ تک مین تو آتا نہین -

ھم - تم خواندہ اور تربیت یافتہ نہین ہو -

چ - تو ایسی بولی کیون بولو جو ہم سمجھ نہ سکین -

ھم - اچھا اب ہم سہل ممتنع عبارت مستعمل کرینگے - کل ہم اسبات کو سمجھ آئینگے اور کل آپ کو خوش بھی کر دینگے -

نیگی - تو پھر آج انکا گانا تو سنتے جاؤ -

چ - ہان ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ کوئی رئیس آئے تھے - گانا سن لیجیے -

ھم - (پاکٹ مین ہاتھ ڈال کر) اسوقت تو جیب خالی ہو -

چ - اچھا انعام پھر دیدیجیے گا - سنتے جائیے -

اسپر منشی مہراج بلی صاحب تو راضی ہوے مگر پھر سوچے کہ نیگی دوسرے روز تقاضے کو آئیگا تو آپکے ہان سب لوگونکو معلوم ہوجائیگا اور ہم اس راز کو مخفی رکھنا چاہتے ہین کہ کسی کو کانون کان خبر نہ ہو - کہا - اب آج تو دیر ہوگئی ہو آج گانا موقوف پھر کسی روز آن کے سنینگے -

بولو کہ تمھیں شتاب کیا ہے
پھر سن لینگے اضطراب کیا ہے

برجستہ یہ شعر بندۂ درگاہ نے موزون کردیا - اِن طبیعت داری کی داد دینے والا کوئی نہین ہو - افسوس -

راوی - کیا بلا کی طبیعت پائی ہو - کسقدر جلد مصرع (غیر) موزون کردیا - موزون تو اور شاعر بھی مصرع کرسکتے ہین آپ مین یہ صفت ہو کہ آپ مصرع غیر موزون کیا کرتے ہین خدا چشم بد سے بچائے - معلوم ہوتا ہو دیوان خواجہ کمند ہوا حفظ ہو

چ - تو آج نہ سنیے گا - ایسی جلدی کیا ہو -

ھم - اور لوگ بھی تو ہمارے ہمراہ آئے ہین -

نیگی - تو وہ سب وہان اچھی طرح بیٹھے ہین اور چاہے یہان بلوا لیجیے -

ھم - لو اور سنو - ہم نے ابھی ابھی سمجھا دیا کہ اُن مین سے کسی کو کانون کان خبر نہونے پائے اور تم ابھی سے بھول گئے ہم کو چاہیے کہ ان لوگون کو کھانا کھلانا ہو ابھی -

چ - تو کیا تم اُن کے رسوئیان ہو -

ھم - (شرما کر) نہین - وہ ہمارے مہمان ہین - کئی رئیس ہمارے ہمراہ آئے ہین - اُن سب کا کھانا پینا ہمارے سر ہی ہم کیا کچھ باورچی ہین -

چ - نواب کے ساتھ بہت سے لوگ آئے ہین - پھر ہمین بلوا کر ہمارا ناچ دیکھیے - بہار پر اگر کچھ خرچنا چاہیے -

ھم - (اپنے دل مین) اتنے روپے کی تو ایک دھپ لگ چکی ہے - اب اور لٹانا چاہتی ہو - (بآواز بلند) خرچنے مین تو ہم اندھی رو گ ہین -

چ - کیون نہ خرچو - رئیس ہو کہ ایسے ویسے -

اتنے مین منشی مہراج بلی نے آدمی کو حکم دیا کہ لالٹین روشن کرو - خدمتگار نے لالٹین روشن کی چمپا سے رخصت ہو کر منشی مہراج بلی صاحب چلے تو راستے مین خدمتگار سے مشورہ ہونے لگا - پوچھا کیون جی اس وقت ہم نے اچھا کیا نا کہ گانا نہین سنا - مفت مین کٹنے سے کیا فائدہ - کل ضرور آئینگے - مگر کل گانا بھی سن لینگے اور کچھ تھوڑا بہت دے بھی دینگے - اگر ساتھ چلے تو ہم تو ضرور لے چلین - کہان کا جھگڑا - ع -

	کیسکی رہی اور رہیگی کس کی	

ہم فیاض آدمی ہین - دو چار روپے نشد نشد - کون بڑی بات ہے - اور پھر ہم ایسے فضول خرچ آدمیون کے سامنے - مگر آدمی معقول ہے - خوبرو اور تمیز دار - اور بولی کتنی پیاری ہے - خدا کرے نواب کو نہ معلوم ہو اور جو کہین مسن کم بخت سُن پائیگا تو بس غضب ہی ہو جائیگا وہ سارے مین ڈھنڈورا پیٹ دیگا اور نواب چھٹن صاحب تو دل لگی ہاتھ لگے گی اور نازو جان ہم کو مار ہی ڈالینگی - کہین کا نہ رکھینگی اور ہم بڑی مصیبت مین پڑ جائینگے اور کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑیگی - اِس سے بہتر یہی ہے کہ چپ چپاتے کل کارروائی کی جائے لوگون کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو -

خدمتگار نے یہ بحر طویل سنکر کہا - حضور اس بیگی کو کچھ دیدیا تھا - تھوڑے سے انعام مین یہ لوگ بہت خوش ہو جاتے ہین - دھیلی بارہ آنے دلوا دیتے تھے - جس مین کل پھر چپکے سے دوڑا آتا -

منشی مہراج بلی کو یہ صلاح ناگوار گذری - دینے لینے کا ذکر کیا معنی - یہ خدمتگار تو ہم کو لٹوا دیگا - اب آج سے ایسے مشورہ ترک - اچھی صلاح دی کہ دھیلی بارہ آنے دیدیتے - کچھ قرضہ چاہتے ہین کسی کے باوا کا - خدمتگار نے کہا سرکار کل کچھ دلوا دیجیے گا نہین کہین ایسا نہو کہ پھر نہ آئے تو سارا کھیل ہی بگڑ جائے - انھون نے (ہون) کرکے سکوت اختیار کیا - جب نواب صاحب کی کوٹھی مین پہونچے تو تھکاوٹ کے سبب سے جان پر بنی ہوئی تھی - پانچ سات منٹ تک کوچ پر لیٹ کر سستائے - اسکے بعد چار نوش کی اتنے مین حوالی موالی سب جمع ہو گئے -

نواب - یہ آج کہان گئے تھے حضور -

ھم - جی کہین نہین ذرا ادھر ہی اُدھر -

چھٹن - ہوا لگی بہار کی شاید - ع -

	لگی گلشن کی ہوا دم کا بلانا گیا بھول	

ھم - ذرا ہوا کھانے گئے تھے - خوب مقام ہے واللہ

آغا - بھائی صاحب ہوا کھانے نہین گئے تھے -

یہ ہوا کھانے کا وقت نہین ہی - پہاڑ کا مقام - اور اسقدر سردی اور کھرن اور رات کا وقت اور اتنی چڑھائی چڑھنا یہ ہوا کھانے کے لیے نہین - کوئی اور ہی سبب معلوم ہوتا ہی

مسخرہ - حضور دل لگی کی بات نہین کرتا - یہ اچھا نہین ہی اول تو اگر سردی پیوست ہو گئی تو ماندے پڑ جائیے گا اور یہ پردیس ہی - یہان حکیم سید محمد خان اور ڈاکٹر نوبن چندر کہان سے لائیے گا اور رات کا وقت اور پہاڑ کی چڑھائی ایک دن زک اٹھائیے گا - اور پھر پچھتائیے گا - آیندہ آپ کو اختیار ہی - سر شام سے سب کو آجانا چاہیے یہان جو چاہیے سو کیجیے -

نواب - ہم کو اس راے سے بالکل اتفاق ہی -

آغا - منشی مہراج بلی صاحب آپ یہ اچھا نہین کرتے -

مسخرہ - او خدا نہ کرے کہ پہاڑ کی سردی پیوست ہو جائے معاذ اللہ کا مقام ہی - خدا بچائے اور کہین پانون پھسلا تو گئے گذرے بس -

آغا - اجی تو یہ پتا تو لگیگا نہین -

نواب - اس وقت سے عہد ہو جائے کہ شام کے بعد کوئی باہر نہ نکلے اور اگر باہر جائین بھی تو شام کے پہلے ہی چلے آئین -

مسخرہ - یہ کوئی بہادری نہین ہی کہ صاحب ہم پہاڑ سے نہین ڈرتے - یہ انگریز ہین ہم آپ کوئی انگریز نہین ہین ہم لوگ اس چڑھائی کے عادی نہین - اس سردی اور آب و ہوا کے بھی عادی نہین - رات کو جانا آنا عقل کے خلاف ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی -

م - جناب مین نے تو آج قسم کھالی ہی - اب دو گھڑی دن رہے سے نہ دیکھ رہون تو قسم لیجیے - آج جو کچھ مجھ پر گذری ہی میرا دل ہی جانتا ہی - ایسی مصیبت مین کبھی کاہیکو پڑے تھے - مگر اُف تک نہین کی - اور جو کہین منہ برستا یا بجلی چمکتی تو معاذ اللہ ستم ہی ہو جاتا واللہ - اب کان پکڑے اب نہین جانے کے -

نواب - خیر یہ تو سب ہوا - اب صاف صاف بتاؤ کہان گئے تھے - مگر سچ سچ -

مہراج - یہان سے گئے تل تال - وہان سے گورکھا پلٹن کی طرف گئے - وہان سے تل تال کے گندھک کے کنوئین کو دیکھا - اُسکا پانی پیا - ذرا یون ہی سی مہک آتی ہی مگر ہاضم بہت ہی - وہان بیٹھے تالاب کی سیر دیکھا کیے اُٹھے تو مزے مزے ٹہلتے ہوے چلے - راستے مین شام ہو گئی - ایک جگہ لان ٹنس دیکھنے لگے -

نواب - چل جھوٹے یہ فقرے کسی اور کو دینا -

م - نہین فقرے نہین ہین سچ کہتا ہون -

ن - کیون آغا صاحب آپ کی کیا راے ہی -

آغا - جی یہ سب فقرہ بازی ہی اور کچھ نہین -

م - اب آپ کو یقین ہی نہ آئے تو کوئی کیا کرے -

نواب - یار ممن ایک بات ہی -

ممن - سرکار جو حکم ہو -

ن - پتا لگاؤ کہ یہ اسوقت کہان سے آتے ہین -

ممن - بہت خوب سرکار - ابھی پتا لگائے دیتا ہون -

یہ کہکر ممن اُٹھے اور کہا سرکار ذرا پانی پی لون تو حاضر ہون - منشی مہراج بلی صاحب نے کہا نواب یار تم مین یہ بڑا عیب ہی کہ ہاری مانتے ہو نہ جیتی - جھوٹ بولنے سے

کیا فائدہ تھا - اتنے مین نازو انکی آواز سُنکر دوڑی آئین
کیون موڈی کاٹے کہان تھا - یہ اتنی دیر کہان تھا تو
یہ بڑ بکس - اچھا بتا کہان تھا - سات بجا چاہتے ہین
اندھیاری رات ہی - تو تھا کہان - بولتا نہین - اب نانی
مرگئی - سچ بتائیے کہ آپ اب تک تھے کہان - حضور کہان
تشریف رکھتے تھے - مہراج بلی نے کہا - تم تو بڑی شکی ہو
نازو - اب کوئی قیدی ہی تمھارا - نازو نے جھلا کے جواب دیا
قیدی نہین تو ہی کون ہوئے - منشی مہراج بلی صاحب مسکرانے
لگے - کہا اچھا صاحب قیدی ہی سہی - تو اب آج تو معاف
فرمائیے کل سے جسوقت کہیے گا اُسوقت واپس آؤنگا -
ہوا کھانے تو جانے دوگی یا ہوا کھانے بھی نہ جانے دوگی
بھلا یہ کیا اندھیر ہی اور یہان اگر خوب چلے پھرے نہین تو
بیمار ہو جائے - کہا بلا سے - بیمار ہو جائے گا تو ہو جا -
مگر کل سے تجھے ہم کہین جانے آنے نہ دینگے - اِسمین چاہے
جو ہو - اور یہ ابھی تک نہ بتایا کہ تھا کہان - ممن جو تھوڑی
دیر کے لیے نواب صاحب سے اجازت لیکر پانی پینے کے
بہانے گئے تھے چار پانچ منٹ کے بعد تشریف لائے - نازو سے
بی نازو جان کچھ گانا وانا بھی جانتی ہو - یہ تو گاؤ (رہے کن
سوتنیان کے اور کدر سیان آئے نہ سجیا مورے)
اِسپر نواب صاحب اور آغا محمد اطہر مسکرائے اور منشی مہراج بلی
صاحب کا رنگ فق ہو گیا اور نازو تاڑ گئی کہ دال مین کچھ کالا
کالا ضرور ہی - اور ممن نے ہنس ہنس کر گانا شروع کیا -
(رہے کن سوتنیان اور کدر سیان آئے نہ سجیا مورے) پوچھا کچھ
سمجھین بی نازو - نازو نے کہا اس موڈی کاٹے کا سر سمجھی -
مہراج بولے اجی یہ تم کو سب کے سب بنا رہے ہین - تم اِنکے
پھر دن مین نہ آنا کہین - یہ بڑے ذات شریف ہین - مفت
مین لڑا دینگے - دل لگی دیکھینگے اور تم کو کیا جانے کیا بات ہی کہ
ہمارے خلاف ہر امر کا یقین آجاتا ہی - یہ کچھ عجیب بات ہی -
ممن - جناب منشی مہراج بلی صاحب بندگی عرض ہی -
مہراج - وہ چاہیے نہ کبھی ہنسین اب اُن کو ضرور یقین
آجائے گا -
ممن - تو نازو کوئی بیوقوف عورت تو ہین نہین - بڑی
ہوشیار اور سمجھ دار ہین ایسی ویسی بات بھلا وہ کب ماننے
لگین - بے سمجھے بوجھے تو وہ مانینگی نہین کہ جسنے جو کہہ دیا
وہ صحیح ہی سمجھ لین - اور ہم تو ثبوت دینگے -
مہراج - کیون اسقدر واہی تباہی بکتے ہو جی -
ممن - گھڑی دو دین مر لیا باجیگی -
نازو - ممن تمھین قسم ہی سچ سچ بتا دو -
ممن - منشی مہراج بلی صاحب خفا ہو جائینگے -
نازو - کیون صاحب آپکو انکے خفا ہونے کا خیال ہی اور
ہمارا خیال نہین ہی -
مہراج - (جھلا کر) تم لوگ بڑے بد ذات بے ایمان اور لڑوانے
والے ہو - واہ - کاہے واسطے یو بلڈی فول لوگ ہم کو
لڑوانے مانگتا -
ممن - حضرت اب انکی سہی نہ کہین وہ برا مانین - آپ کی سہی
نہ کہین آپ برا مانین فرمائیے ہم کیا کرین اور کیا نہ کرین -
مہراج - جو حق امر ہو وہ بیان کردو کہ تمھین کچھ نہین معلوم -
ممن - حق امر تو یہ ہی کہ تلی تال مین ایک چھپی رنگ ہی -
مہراج - کیا بکتے ہو خرافات - مرد بسیار لغو کہ گفتگو سے
یاد رہوا کہ معنی بہ آسمان و زمین قلابہ ہاست - بسیار خشمگین

چلین بہ چلین آدم -
نازو - پھر وحشت کی لی اور یہ موا بات تاڑتا ہی - مطلب کا
بڑا ہوشیار - ایک ہی کا یان ہی -
اب سنئیے کہ ممن چالاک آدمی تو تھا ہی - نواب صاحب کا
حکم پاتے ہی سوچا کہ مہراج بلی کا حال کیونکر دریافت ہو -
معًا بات سمجھ مین آگئی - پانی پینے کے بہانے اُٹھکر باتون
باتون مین منشی مہراج بلی صاحب کے خدمتگار سے پوچھ آیا
اور اُسنے بھی از سرتا پا کچا چٹھا کہ سنایا - ممن خوش خوش آئے
اور شیر ہو گئے - چمپئی رنگ کے اشارے سے سمجھ گئے کہ ممن
کو ہمارے حال کی ضرور اطلاع ہی - رنگ فق ہو گیا اور
دل مین کانپنے لگے کہ خدا ہی خیر کرے - اب دھر لیے گئے -
خوشامد کرنے کا موقع تو تھا نہین ورنہ ضرور ممن کی خوشامد
کرتے - اور ادھر ممن نے آوازے کسنے شروع کیے - کہیے
منشی مہراج بلی صاحب ہمنے سُنا آج حضور کی جیب خالی ہی
(وہ چپ - سناٹا) - کہیے جناب اب کسی چمپئی رنگ معشوق
کا گانا بھی سُنوا ئیے گا (کاٹو تو لہو نہین بدن مین) - کیون
حضرت فارسی تو آپ خوب بولتے ہونگے - (جواب ندارد)
کیون قبلہ اب یہان سے کسی کو ساتھ بھی لے چلیے گا -
وعدہ تو کسی سے ضرور ہی ہوا ہو گا - گرجا گھر ون مین -
(چہرہ سرخ ہو گیا)
نواب - بھئی کسی بات کا تو جواب دیا ہوتا -
آغا - حالانکہ ابھی ہماری سمجھ مین نہین آیا کچھ -
نواب - اور ہم کیا خاک سمجھے - مگر ہان کچھ کچھ مطلب سمجھ
مین آگیا - کہین گئے ضرور تھے منشی مہراج بلی صاحب -
اور شاید ساتھ لیجانے کا وعدہ بھی کر لیا ہی -

آغا - اسقدر تو ہم بھی سمجھے تھے مگر یہ چمپئی رنگ کیا معنی -
چھٹن - چمپئی رنگ کا معشوق ہو گا - اور کیا معنی -
مسخرہ - اسوقت تو ان بچو کا رنگ فق ہی -
داروغہ - ... رکفری کھری ہوئی نہ -
مسخرہ - کیسی کچھ - اب دل ہی دل مین گالیان دے رہے
ہونگے - اچھی اچھی ہمکو اور بُری بُری تمکو - ابھی یہ ممن نے
کہانی شروع کی ہی - آپ ایسے نہین ہین یہ سب ان کی
فقرہ بازی ہی اور بس -
ممن - کیون حضور مہراج صاحب یہان کوئی رہتا ہی چمپا
بھی ہی - چمپا نام کی بھی ہی کوئی - کچھ آپ کو معلوم ہی -
مہراج - (بہت ہی خفا ہو کر) آپ کا سر ہی چمپا اور آپ
سب چغلخوروں سے خدا سمجھے - کاہے واسطے جھک مارتا ہی
او سور -
نواب - کیون حضرت - یہ سب پر ایک سر سے ملاحی آگئے -
نازو - کیا یہ جھگڑا کیا ہی - یہ بوڑھا کس پر بگڑ رہا ہی -
مہراج - آپ ان بدمعاشون کی باتو نین نہ پڑین جناب -
مسخرہ - والدہ شریفہ بنائے دیتا ہی - جناب !
نواب - بی نازو جان صاحب سے اب آپ ہمارا انکا فیصلہ
کرین ہم انسے پوچھتے ہین کہ یہ کہان غائب ہو گئے تھے اور
کس چمپئی رنگ والی کے ہان اب تک گھُل گھُل کے باتین
کر رہے تھے - چمپئی رنگ کے لفظ پر یہ خواہ مخواہ بگڑتے ہین
نازو - اخاہ ! مین بھی کہون یا اللہ یہ ماجرا کیا ہی - یہ جبھی
کہا تھا (رہے کن سوتنیان کے اور) - کیون رہے تو کہان
تھا اب تک - اور وہ چمپئی رنگ والی کون موئی ہی ذری کبھی
خدمتگار کو حکم دو نواب گھر و نے سے کہیں کسی نگی کو جاکے

بُلالاتے - مین ابھی ابھی اسکا فیصلہ کرتی ہون - اپنا اِسکا خون ایک کردنگی - یہ سمجھا کیا ہو - بس نیگی سے اتنا پوچھ لو کہ یہان چھپا کون ہو -

مسنخرہ - گھڑی دو میں مر ریا جائیگی -

اختر - بھئی آخر بات کو کیون بڑھاتے ہو - بتا کیون نہین دیتے - چھپا کے ہان گئے تھے ؟

نازو - اِسکے اِس بوڑھے آدمی کو تو بلاؤ ممن -

ممن - بہت خوب حضور - میان ذرا ادھر آنا ادھرا -

نازو - (ادھرا سے) ارے بڈھے یہ آج کہان گئے تھے -

ادھرا - کو جانے کہان گئے کہون ناہین گئے -

نازو - جو سچ سچ نہ بتائیگا تو اتی گرگا بیان پڑینگی کہ کھوپڑی پر ایک بال نہ رہے گا -

نواب - بتا دے بلے - بتا دے صاف صاف -

ادھرا - ارے ہجور ہمکا مارکے آدھیڑ ڈلیین -

اتنا کہنا تھا کہ سامعین نے قہقہہ لگایا - بوڑھے کہار کے بیان سے مہراج جی صاف مجرم نکلے - کوئی ایسی ہی بات ہوئی ہو کہ کہار کو صاف صاف بتانے مین پٹنے کا ڈر ہو -

نازو نے مہراج جی پر قہر کی نظر ڈالی اور انھون نے کہار پر - اگر بس چلتا تو مار ہی ڈالتے -

کہار - ہونہہ ! اس گھورت ہین جانو لیل جیہین -

نازو - کیون جی یہ کیا بات تھی - یہ کہار کیا کہہ رہا ہو -

مہراج - ابے ہم کہان گئے تھے بے - ارے ہم ہوا کھانے گئے تھے یا کہین اور گئے تھے - اب بولتا کیون نہین -

کہار - ارے صاحب جہان چاہو چاہو ہمکا کا کریکا ہو -

نازو - ارے یہ کیکے ہان گئے تھے - وہ کون ہو -

کہار - سرکار یو ہمکا بیل ہی جیہین -

مہراج - ابے سور کے بچے بتاتا کیون نہین ہو جو اور اُلٹا بڑھاتا ہو ہم ہوا ہی کھانے گئے تھے نا - یا اور کہین گئے تھے -

کہار - کاہے گئے تو جرور کر کے راہیو - ہمرا ہم بتا سبنا - مار کو کھاے -

نازو - مار نیگے نہین ہمارا ذمہ - بتا دے کہان گئے تھے -

کہار - اب لے آس سسری کا نام کا جانون - ٹل ہو اہین جوان - (رام کریا)

نازو - ہان - جوان ہو - اور ایسے باتین کیا ہوئی تھین -

کہار - وہان ہو تر کی پارسی چھانٹنے لاگے - گٹر پٹر بو رہین کے نیائی - بکت راہین - کو د بھلا کا سمجھے -

منشی مہراج جی اب تک بہت ضبط کیے بیٹھے رہے مگر اب اِنسے نہ رہا گیا - اُسنے جو کہا کہ ترکی پارسی چھانٹنے لگے اور سودائیون کی طرح گٹر پٹر بکتے تھے تو یہ آگ ہو گئے اور کہار کی طرف لپکے - پہلے دست پناہ اُٹھایا پھر جلانے کی ایک لکڑی اُٹھائی اور اسکی طرف پھینکی اور وہ بھاگا اور یہ اِسکے پیچھے گالیان دیتے جاتے ہین جب پلٹے تو نازو نے اِسکے کان لیے دو ہاتھون سے دونون کان پکڑے ہوئے کمرے مین لائی اور بٹھا کر کہا کیون رے یہ کیا بات ہو اور ہمارے سر کی قسم کھاتا تھا کہ کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھونگا - کیون بولتا نہین -

مہراج - جنابہ اگر - اب -

نازو - زور سے ٹیپ جا کی مونڈی کاٹا -

مہراج - جنابہ یہ کہار جھوٹا گردن زدنی ہو -

نازو - (جھلا کے اور لگائی) اور تو موے گردن زدنی نہین ہو

مسخرہ - آواز ذرا کم ہوتی ہی - گھن گرج چوٹین نہین پڑتی ہین - ذرا ہاتھ کو پہونک لو بی نازو -
نواب - اور سنیے - موسے پر سو دُرّے -
نازو - جب تک صاف صاف نہ بتائیے گا مین اُٹھنے کیا معنی تجھے ہمسنے تو دونگی نہین -
مہراج - مین تو کسی کے پاس کبھی نہین گیا ویا تھا -
نازو - (دانت پیسکر) - گیا تھا تو یہ تیرا باوا کیا کہہ رہا ہی -
مہراج - یہ بڑا حرامزادہ اور بدمعاش ہی آج مین اسکو ذبح ہی کر ڈالونگا -
مسخرہ - ہاتھ آپ کے دُکھنے لگینگے - گوری گوری کلائی مین کہین موچ نہ آجائے - یہ رول لے لیجیے - آغا صاحب وہ رول پڑا ہی - ذری اُٹھا دیجیے گا -
نازو - رول کیا جی مین تو اِسکا خون کرونگی -
مسخرہ - سب زبانی داخلہ ہی آپ کا -
نازو - اِسکی لاش نکلیگی آج -
مسخرہ - ہم بھی کہینگے فی النار والسقر شد -
نازو - کیا بھیگی بلی بنا بیٹھا ہی -
مہراج - تو کون مردود کسی کے ہان -
نازو - (حلق مین رول ڈالکر) اور او پر سے تُراتا ہی بیحیا شرم نہین آتی خدائی خوار -
مہراج - اب تم سے کہے کون - حق ناحق کو مارتی جاتی ہو اُسکے کہنے مین جاتی ہو - گنگا جلی کہو اُٹھا لون کہ وہ بچہ سور جھوٹ بولتا ہی -
مسخرہ - جب تک اپنی نانی کی قسم نہ کھائے ہرگز باور نکرنا نانی جان کی قسم کھلواؤ وہ بڑی روپیے والی عورت ہی

اُسکا ترکہ سب اِنھین کو ملیگا - گرسنا ایک آنکھ کی کانی ہی ایک لکڑیا بیسے کی - کانی آنکھ تماشے کی -
نازو - اچھا اپنی کانی نانی کے مرنے کی قسم کھا -
آغا - واہ - اچھی قسم کھلواتی ہو - وہ تو چاہتا ہی ہوگا کہ نانی مرے تو ترکہ ملے -
مہراج - نانی بھلا اب تک زندہ ہی -
نواب محمد عسکری صاحب نے کہا بھئی اب ہم ان دونون کے درمیان مین پڑینگے - تاکہ فیصلہ ہو جاے - بات کاہے کو بڑھے - سُنو صاحب آج سے منشی مہراج بلی قید کیے جائین بس - جہان کہین جائین ہمارے ہمرکاب - اینجانب کی اردلی مین - اور سرِ شام سے ہم سب کوٹھی مین آجائین یہ کسی حالت مین اکیلے نہ جانے پائین - آج جو کچھ ہوا اُسکو جانے دو -
نازو بولی ہم تو اِس بات پر راضی ہین مگر جب یہ بھی تو ہان نہین کچھ کہیے - اور ہم کو مین ذمہ دار بناؤنگی ایسا نہو یہ کہے کچھ اور کرے کچھ -
منشی مہراج بلی صاحب نے نواب صاحب کی راے سے اتفاق کر لیا کہ جہان جائینگے نواب کے ہمراہ - اکیلے گھر سے باہر قدم رکھین تو کاٹ ڈالو -
نواب - اب ہماری خاطر بی نازو ذرا مہراج بلی کو بوسہ تو دے دو - آج تم نے بہت مارا ہی - مہراج بلی سے بوسہ لیلو - اب چل جاؤ -
مہراج - عتاب تو جناب کی جانب سے تھا -
آغا - ابے یہ جناب تجھے کس نے سکھایا ہی -
مہراج - شما راچہ وقوف - در فارسی زبان نہ مراج الوقت

نہ کہ مردم مثل شما چہ دانی کہ فارسی کہ زبان ست -

نازو اور قمرن چودھوین کا چاند اور چوتھی کی دُلھن

مہاراج بلی کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر نواب صاحب ٹہلتے ہوے باہر آگئے اور علیحدہ لیجاکر پوچھا کہ کیون یار کہان گئے تھے یہ الگ ہی الگ معاملے بھگتے ہین - بھائی صاحب تنہا خوری اچھی نہین ٹھیک ٹھیک بتاؤ چمپا کون ہے اور کیسی ہے - انھون نے مسکرا کر کہا - یار نواب وہ پاکیزہ صورت ہے کہ مین کیا بتاؤن - بندہ تو لٹو ہو گیا ہے مگر اس ملعون نامعقول آدمی نے دھروا دیا - اب کل تلی تال جاؤ تو دکھا دون اسکے گھر پر جانا تو شاید آپ کی وضع کے خلاف ہوگا مگر ہم کسی نہ کسی ترکیب سے دکھا دین - تمھارے ساتھ جانے مین نازو جان کو بھی شک نہ ہوگا اور بات بھی نبھ جائیگی اور حکم دو تو آج ہی شب کو مجرے کے لیے اسکو بلوا لون خرچ کا کچھ بڑا معاملہ نہین ہے -

خرچ کے لفظ پر نواب صاحب بدماغ ہو گئے - یار تم بڑے ہی دنی ہو - ارے کم بخت اتنا روپیہ تیرے پاس ہے اسقدر جائداد - اور مکان باغ نوٹ یہ سب تو چھاتی پر رکھ کے تو لیجائیگا نہین - پھر یہ ماجرا کیا ہے کہ ادھی تک خرچنے مین تیری جان نکلتی ہے - آخر تو کبھی سوچتا بھی ہے اور ہم نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ تم ہنسو و بولو اپنے کام سے اور روپیہ ہم صرف کرین - مہراج بلی نے بات ٹال دی مگر خوف تھا کہ مبادا چمپا بلوائی جائے اور نازو بدظن ہو جائین - یہ بھی انھون نے صاف صاف نواب صاحب سے بیان کر دیا - انھون نے تسلی کی کہ جس کام مین ہم سب شریک ہونگے انھین کبھی کوئی بدظن نہین ہو سکتا - نازو بولینگی نہ قمرن تم نیگی کو بلواؤ ہم اپنے سمجھ لینگے - اُسی وقت نیگی حاضر ہوا - منشی مہاراج بلی نے حکم دیا کہ آج تو جلسہ ہی ہے - مگر چمپا کو نہین کہا تھا اُسکو بھی جا کے کہدو کہ آج شام کو ناچ ہے - ضرور آئے ادھر اِنہین یہ گفتگو ہوتی تھی اور ادھر قمرن اور نازو مین کھچڑی ہنڈیا پک رہی تھی - اِن دونون کو خوف تھا کہ ایسا نہو کہین پہاڑون کی پاترون پر نواب صاحب ریجھ جائین اور ہم کو نکال باہر کرین - گو قمرن چندے آفتاب چندے ماہتاب نہایت ہی حسین و خوبرو نازک کمر نازک اندام نازک بدن رشک پری اور بہت ہی کم سن اور نوخیز تھی اور نازو بھی سو پچاس مین ایک مگر پہاڑی عورتون مین بھی دو ایک غضب کی خوبصورت تھین - اور یہ بھی خوف تھا کہ رئیسون کی طبیعت جدت پسند ہوتی ہے ایسا نہو کہ پہاڑنون کا عشق چرائے اور انھین کے پیچھے لٹو ہو جائین تسلی فقط اتنی تھی کہ مسلمانون سے یہان کی پاترون کو بہت پرہیز ہے مگر ایک دن نواب صاحب کہہ اُٹھے تھے کہ جی چاہتا ہے بے شمار روپیہ خرچ کرکے ایک آدھ کو مسلمان کر لون اور لے بھاگون - یہ بات قمرن اور نازو کو بہت کھٹکی تھی -

نازو نے منشی مہراج بلی کو اسی سبب سے اسقدر سخت سست کہا اور دانت پیس پیس کر جھلا جھلا کے پیا - چمپا کا نام سنتے ہی آگ بھبھوکا ہو گئی - اب سنیے کہ نواب صاحب اور منشی مہراج بلی نے جو نیگی کو حکم دیا کہ چمپا بھی آج شب کو ناچ کے لیے آئے تو ایک مہری نے جو یہ باتین سن رہی تھی قمرن سے بڑھ چڑھ کے چمپا بھی آج شام کو ناچنے کے لیے بلوائی گئی ہے - یہ سوچین کہ بیڈھب

بات ہوئی۔ چھپا کا نام چھپا نہیں ہو۔ قمرن نے مغلانی سے مشورہ لیا اُسنے غور کر کے کہا مین پہلے ہی سمجھی تھی کہ ان مرداروں کا جھم جھیم کرتے آنا اچھا نہیں ہو۔ یہ سر کا ہی ٹبرا ہو مگر کیا کیا جائے اور اسمین بھی شک نہیں ہو کہ ان مین بعض بعض ایسی خوبصورت اور نکیلی ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو۔ مردون کی نگاہ بُری کافر نگاہ ہوتی ہو۔ آنچل کے ابھار ہی پر پہلے پڑتی ہو۔ لاڈلی کے بہاؤ دن ہی پر سب کرتی ہو جو نیا مال ہوگا تو سب کو پسند آئیگا۔ مگر جو لونڈی کی صلاح مانیئے تو ایک کام کیجیے کہ آج حمام کیجیے اور مین مشاطہ بنون خوب نکھر کے بناؤ چناؤ کر کے بن ٹھن کے کنگھی چوٹی سے لیس ہو جیے اور بھاری بھاری جوڑے پہنیے اور بالون مین خوب عطر ڈالیے اور کپڑون کو بھی عطر سے بسائیے اور معطر ہو کر دلھن بنکے محفل مین جھمکڑا دکھائیے۔ یہ سب موئی گنوار نیان از خود سے مارے شرم کے غرق عرق ہو جائینگی ہماری تو یہی صلاح ہو۔ آئندہ جو حضور کی رائے ہو سوچ سمجھ لیجیے۔

نازو اور قمرن دونون کو یہ صلاح پسند آئی اور اسی وقت سے نہانے دھونے تیل پھلیل عطر اور بناؤ چناؤ کا سامان ہونے لگا۔

نازو۔ اچھی بی مغلانی حنا کے عطر سے بسائین کپڑے۔

قمرن۔ باجی وہ تو ذری چلٹ گیا ہو۔

نازو۔ اوئی کیسی باتین کرتی ہو۔ عطر نہ ہوا موا وہ ہو گیا ہو گیا۔ ابھی گنتی کے دن تو ہوئے ہی ہین۔ ابھی سے چلٹ گیا۔ اور پھر یہ عطر پانچ روپیے تولہ والا۔

مغلانی۔ اے حضور بھلا کوئی بات ہو۔ کیا کوئی گھٹیا عطر مقرر کیا ہو جیسا کم پونجی کے آدمیون کے ہان شادی بیاہ کے لیے آتا ہو۔

قمرن۔ ہم تو موتیے کا عطر لینگے۔

نازو۔ تو تمھارا ہاتھ کون پکڑتا ہو۔

مغلانی۔ (نازو سے) حضور شہناز کا عطر لیین اور چھوٹی حضور موتیے کا۔ دو رنگ کے۔

قمرن۔ یہ شہناز کا ہیکا بنتا ہو۔

نازو۔ اُف کتنی حجت اِس چھوکری کے مزاج مین ہو کہ کچھ ٹھکانا ہی نہین۔ آم کھانے سے مطلب ہو یا پیڑ گننے سے جا بے جا ہے کا بنتا ہو۔ پسند ہو تو نہ پسند ہو نہ ہو۔ باؤ کوئی پسند کرو۔ کچھ عطر کا بھی خدانخواستہ کال ہو۔

قمرن۔ بی مغلانی کے ہاتھ بھی خوشبودار ہو جا پینگے کپڑون مین بھی مل لینا۔

مہری۔ ہان جسمین چو طرفہ سے لپٹین آئین۔

مغلانی۔ زیور بھی پورا پہن لیجیے گا۔

نازو۔ ضرور۔ تو زیور ہی رکھ چھوڑینگے۔

قمرن۔ ان باتون سے ہوگا کیا۔

مغلانی۔ آپ ابھی ماشاء اللہ سے کل کی لڑکی ہین۔ یہ رکانے کی باتین بھلا آپ کو کیا معلوم

نازو۔ اے بلی ہو سمجھے نہ بوجھے کچھ۔

قمرن۔ جو کوئی کی صورت نواب کے دل مین کھپ گئی تو ان باتون سے ہونا ہوانا معلوم۔ کیا کبھی نواب نے ہمین کھرے ہوے نہین دیکھا ہو یا زیور پہنے نہین دیکھتے ہین۔

نازو۔ اچھا تو تم اور میلی کچیلی ہو کے رہو نہیں۔

قمرن۔ نہین۔ بات کہتی ہون باجی۔

مغلانی۔ جب سرکار کی بغل مین زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھو گی اور سر سے پانون تک زیور سے گوندنی کیطرح لدی ہو گی اور

عطر میں ڈوبی ہوئی تو نواب صاحب اُن سب کے حسن کو
بھول جائینگے -

نازو - ہاں ایسین کیا فرق ہو سکتا ہے -

منغلانی - آج ہی تو امتحان ہے -

قمرن - ہاں یہ کہو ہمارے محلے میں پادری خانے کی ایک
ماسٹرن دو تین گھروں میں لڑکیوں کو پڑھانے جاتی ہیں
وہ بھی کبھی کبھار لڑکیوں کا امتحام لیتی ہیں تو ہمارا اور
یہاں کی پہاڑنوں کا بھی آج امتحام ہو گا - ہماری گھچوری
چوٹی سب سے بڑھ چڑھ کے ہو تو سہی -

نازو - امتحام نہیں - امتحان کہو - اب کہیں نواب کے
سامنے یہ کچی بولی بول دینا - وہ یوں ہی ٹوکتے رہتے ہیں

قمرن - پھر اب اپنی بولی کو کیا کریں اور تس پر ہم بہت
سنبھل کے اُن سے باتیں کرتے ہیں - اور اب اتنے
دنوں کے ساتھ رہنے اور سننے سنانے سے ذری ذری زبان
بھی ٹوٹی ہے - آگو ہم مجاز کہتے تھے اب مزاج کہتے ہیں
جیسی عادت پڑیگی اور جیسا سنگ ساتھ ہو گا ویسی بولی
بھی ہوگی یہ تو بنی بنائی بات ہے -

نازو - دیکھیں تو یہ موئی چنیا کیسی ہے جس پر مہراج بلیا
ریجھا ہوا ہے -

قمرن - آج ہم سے اور باجی سے بھی مقابلہ ہو گا -

نازو - میں بیچاری بڑھیا کیا کسو سے مقابلہ کرونگی -

قمرن - اوئی اچھی یہ ابھی سے بوڑھی ہو گئیں - انیس ہی
برس کی عمر میں بوڑھی بنجاؤگی - ہم سے کم سن معلوم ہوتی ہو
ابھی - اور ہم میں تم میں ایسی چھوٹائی بڑائی کیا ہے دو برس
سے بھی کم -

نازو - امی جان کہا کرتی ہیں کہ قمرن رجب کی نوچندی کو
پیدا ہوئی تھی اور ہم پیدا ہوئے تھے جس روز نواب وفق جنگ
کے ہاں بیٹیا کی بسم اللہ تھی -

قمرن - ہمکو معلوم ہے - جس روز تم پیدا ہوئی تھیں پیدا
ہوتے ہی تم بہت روئی تھیں - چہان - چہان - چہان -

منغلانی - (بہت ہنسکر) بڑی بہن کی پیدایش یاد ہے حضور کو
کہ یہ چہان چہان کرتی تھیں -

مہری - ابھی اٹھرہ پہنے کے تو دن ہیں ماشاء اللہ سے -

منغلانی - ابھی کر آدمی کو پیر شدی -

نازو - اور تم ہنستی ہوئی پیدا ہوئی تھیں قمرن -

قمرن - ہمکو تو یاد ہے کہ پیدا ہوتے ہی ہمنے دودھ پیا تھا -

منغلانی - میں صدقے ہوجاؤں دو باتیں فرمائیں - دونوں
سچی - روتے ہوے اور چہان چہان کرتے ہوے تو
سبھی پیدا ہوتے ہیں وزیر بادشاہ ہو چاہے گدا -
اور بچہ پیدا ہوتے ہی دودھ بھی پینے لگتا ہے -

مہری - تو اپنا پیدا ہونا بھی یاد ہے اور بڑی حضور کا بھی
(ہنستی ہوئی) بڑی یادداشت ہے -

نازو - آج پھر کا کھانا تو یاد نہیں ہوگا - پیدا ہونے کا
دن یاد ہے -

قمرن - اُف کبھی ہم سے تو سردی میں یوں نہیں رہا جاتا
پانی اب ٹھنڈا ہوتا چلا ہے - اب جلدی جلدی نہالو باجی -
بس گرم دوشالے اوڑھ کے بیٹھیں -

راوی - سچ ہے اللہ میاں اپنے گدھے کو بھی خشکہ
کھلاتے ہیں اب وہی قمرن اور نازو جو اچھی رضائی کو
بھی ترستی تھیں دوشالے پھر کاتی ہیں - گرم گرم

دوشالے اوڑھکے بیٹھین - اللہ اللہ - سچ ہی خدا دیتا ہی تو دونون ہاتھون سے دیتا ہی اور چھپّر پھاڑ کے دیتا ہی ان دونون بہنون کا نصیبا خوب جاگا - لکھ پتی عورتونکو وہ عیش وآرام نہوگا جو انکو حاصل ہی -

مغلانی - تو آج کھجوری چوٹی لہرائیگی -

ق - دیکھنا کس جوبن پر ہوتی ہی -

نازو - کونسا جوڑا پہنوگی بہن -

قمرن - ہم تو اوڑھین زرد دوشالہ کا لہرا اور تم سبز چارحاشیہ اوڑھو -

راوی - کسی نے خوب کہا ہی -

دیا سلائی جو بیچتے تھے پاکہ سرکنڈا
بنے ہین صاحب لشکر بناکے اک جھنڈا

نازو - نواب کی بدولت نینی تال بھی دیکھ لیا اور یہ سردی بھی دیکھ لی - کلیجے کی ٹھٹھرانے والی -

قمرن - نواب کی بدولت تم نے دیکھا ہوگا ہمنے تو اپنے جوبن اور اٹھتی جوانی کی بدولت دیکھا -

نازو - ہان ہی تو یہی مگر یہ نہ بکا کرو - ہمین یہ بدتمیزی کی باتین بڑی بری معلوم ہوتی ہین - اور تم کو ان باتون سے عشق ہی - کیا کیا جائے ابھی وہ سن ہین تو -

قمرن - ادنہہ ! ادنہہ ! سُن لین تو کیا کرین - انگوٹھا دکھاکر) ہین انکے باپ کے منہ پر کہون وہ بچارے کیا شی ہین - ڈنکے کی چوٹ کہون -

نازو اور قمرن نے ایک گھنٹے مین حمام سے فراغت پائی - اور مغلانی کی مشاطگی مین ایسی نکھرین کہ واہ دونون پر وہ نور عالم افروز کہ آفتاب کی نظر بھی خیرہ ہو جائے اور وہ جمال مبین کہ چاند اُسکے سامنے شرمائے - خصوصاً قمرن کی کھجوری چوٹی تو واقعی وہ کالی ناگن تھی جسکے کاٹے کا منتر نہین - جسکا کاٹا منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے - پانی بھی نہ مانگے - ایک تو بال قدرتی بھونرا سے سیاہ تھے دوسرے حنا کے تیل کی چمک سے اور بھی سیاہی جھلکنے لگی تھی - اور اُبر جھپکا ایسا نظر آتا تھا جیسے کسوٹی پر کوئی سونا کسے - یا شب دیجور مین بجلی چمکے -

جب بیش بہا لباس زیب بدن نازک کرکے زیور وجواہرات سے آراستہ ہوکر کشمیر کے قیمتی دوشالے اوڑھے ہوے یہ دونون مہ پارہ عالم آرا حور لقا ماہ سیما بہنین ایک انداز دلربا کے ساتھ قدم دھرتی اور غرور حسن سے اتراتی ہوئی اس کمرے مین آئین جہان نواب صاحب مع رفقا واحباب مشکبو بچھوا اور حقے پی رہے تھے تو جس نے دیکھا عش عش کرنے لگا -

آغا - آج تو کٹا ؤ ہی - نکھار کیا ہی یا ستم ڈھایا ہی -

ممن - حضور چشم بد دور کیا جوبن ہی کہ دیکھا نہ سُنا -

مسخرہ - چاند سورج کی جوڑی اصل مین یہی ہی -

مغلانی - بیگم صاحب ذری کالا دانہ ——————

مسخرہ - بات کاٹ کر) کالے دانے کی کیا ضرورت ہی مہراج بلی کو نہ دونون پر سے صدقے کر دو -

نازو - اہی واہ کیا کالا کلجنگا مقرر کیا ہی -

نواب - دل لگی تو ہو چکی حقیقت حال یون ہی کہ اسوقت یہ دونون اس قابل ہین کہ پریون کو انپر سے نچھاور کردے -

مہراج - نازو جان تمھارے سینے کا ابھار مارے ڈالتا ہی -

مسخرہ - بھوکے کی نظر ہمیشہ دودھ ہی پہ پڑتی ہی -

راوی - اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - اور سب کے سب

لوٹنے لگے - بڑی دیر تک ہنسا کیے -

نازو - کیا بکتا ہے واہیات - یہ مسخرہ موا روز انکو چھیڑتا ہے شامتین آئی ہین کیا ٹیپکا گیا ؟

مسخرہ - چاہے توپ دم کر دو یہ زبان تو نہ رکیگی -

مہراج - واہی ہے فحش کی سند نہین ہے بھائی صاحب -

چھٹن - بی قمرن جان صاحب جویہی نکھار رہین تو ہم لوگونکی خیر صلاح نظر نہین آتی -

اختر - حضور قسم ہے جناب واللہ کی روح کی ہمنے تو آجتک یہ شکل و شمائل اور یہ حسن صبیح اور ادا اور آن اور حسن اور انداز و ناز کی اتنی باتین ایک معشوق مین کبھی نہین دیکھی تھین -

چھٹن - انکو سامنے بٹھا لے اور مثنوی تصنیف کرے -

نواب - کہی ہمارے دل کی کہی واللہ -

مہراج - ہم کہنے ہی کو تھے -

مسخرہ - خواجہ کمند ہوا کے دیوان کا جواب فرمائیے منشی مہراج بلی صاحب - ایسا موقع پھر نہ پائیے گا -

مہراج - واقعی یہ ہے کہ اس سے بڑھکر حسن بس خدا کا نام ہے -

نواب - اسمین بی مغلانی کی بھی کاریگری ہے -

مغلانی - (بہت جھک کر سلام کر کے) سرکار مشاطہ کی کاریگری تو جب ہو جب کوئی بات اللہ میان نے جان بوجھ کے چھوڑ دی ہو کہ بندے یہین کوئی نہ کوئی نقص ہو گا تو وہ اترا چلیگا اور جو اللہ ہی نے کسی کے حسن مین کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا ہو تو کوئی بھلا اسمین اپنی کاریگری کو کیا دخل دیگا - توبہ کر کے بندے اور پھر مشاطہ کا حال مشاطہ جانین مین بیچاری تو موٹا جھوٹا سوئی کا کام کرنے والی ہون -

نواب - قمرن تم نے اس وقت مار ڈالا -

مغلانی - حضور نہ ایسا فرمائین انکی ادا جان بخش ہے - سچ کہیے گا چودھوی کی دلھن بھی شرما جائے یا نہین -

نواب - چاند مین داغ ہے انمین نہین ہے -

مغلانی - حضور تو خود منصف ہین -

اختر - جو کچھ انکی شان مین کہیے سب صحیح ہے -

قمرن - اے یہ باجی نے آج ننّا خق کو اتنا زیور لاد دیا گرمی لگتی ہے -

مسخرہ - یہ گرمی زیور کی نہین ہے - یہ جوانی کی گرمی ہے حضور یہ شباب کی گرمی ہے - یہ گرمی حسن گلوسوز ہے - زیور سے کہین گرمی لگا کرتی ہے -

اختر - اور مین جب سے چوٹی اور مانگ کی طرف دیکھ رہا ہون شان خدا نظر آتی ہے - واقعی آج تو انھون نے حوران جنت اور چودھوین کے چاند کو بھی اپنے حسن سے بے وقعت کر دیا جو آج کہین ہوا دار پر سوار ہو کر بے نقاب باہر نکلین تو سیکڑون بسمل نظر آئین -

کر دیے اس رخ نے حیران سیکڑون
اور سنبل نے پریشان سیکڑون

جملو - حضور پرستان کا دھوکا ہوتا ہے واللہ -

چون تنغ سخن برائی تنگ شکرت خوانم
چون کار بجان آری جان دگرت خوانم
زہر غم خویشم دہ تا جان خوشت گویم
خاک در خویشم کن تا تاج سرت خوانم
اشک دل من ہر دم رخ شست و کبود از تو
خوش رنگی زین لب تو تلیسی مسرت خوانم

اختر - اس فن کے تو تم بادشاہ ہو -

جملو۔ (بندگی کرکے) سرکار کی قدردانی ہے کہ ہم ایسوں کا بھی پیٹ پلتا ہے ورنہ ہمکو کون پوچھتا۔

ممن۔ بس کہدیا ناکہ عالموں کی قدردانی دو ہی جگہ ہوتی ہے یا رام پور میں یا ہماری سرکار میں۔

اختر۔ کیا شک ہے بھائی جان کیا شک ہے۔

ممن۔ بس یہی دو قدر دان ہیں باقی خیر صلاح۔

چھٹن۔ خاقانی کا عمدہ کلام سناؤ۔

جملو۔ بہت خوب خداوند ؎

ترک سن سن گوی تو سن خوی سوسن موی من
گر نگہ کردی بسوے من نبردی سوے من

نازو۔ اب کے بجے سے گانا شروع ہوگا۔

نواب۔ وہی معمولی وقت۔ کوئی ۹ بجے سے۔

نازو۔ انکی چمپا تو ضرور ہی آئیگی۔

قمرن۔ چمپا تو کاٹا جاتا ہے باجی۔

نازو۔ وہ چمپا ہیں اور مہراج بلی موگرا ہیں۔

قمرن۔ نہیں یہ موگرا نہیں یہ ——

اختر۔ یہ چھوئی موئی کے پیڑ ہیں۔

مسخرہ۔ اجی یہ نہ موگرا ہیں نہ چھوئی موئی کے پیڑ یہ تیرے گیندا ہیں۔

راوی۔ گیندا میاں مسخرے کے کتے کا نام تھا۔ اور چونکہ میاں گیندا کبھی کبھی جدا گلچھرو کے ساتھ بھی رہتے تھے اور سب لوگ اس سے واقف تھے اور گیندا اور شیرو وغیرہ کتوں کے نام ہوتے بھی ہیں اس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا مگر مہراج بلی اس مرتبہ جھلائے نہیں۔

مہراج۔ آپ میری چمیلی ہیں۔

نازو۔ خوب کہی۔ تم نہ برا کرو جو کوئی تم کو کہے تم اسکو کہو۔ ہنسی میں لڑنا کیسا۔

مہراج۔ کیوں چمیلی کی کتنی ہوئی۔

نازو۔ یہ تم نے کیا کہا (میری چمیلی)۔ ارے کیا تیری نانی کا نام چمیلی ہے۔

مسخرہ۔ ہماری طرف سے اچھا جواب دیا بی نازو۔

مہراج۔ آپ تو جناب انھیں لوگوں کی طرف ہو جاتی ہیں۔

نواب۔ یار خدا کے لیے جناب تو نہ کہا کرو۔ ہزار بار سمجھا دیا مگر ایک نہیں مانتا دشمن عقل۔

مہراج۔ بھئی یہ تو لفظ تعظیمی ہے۔

نواب۔ ابے تو یہ کوئی تیری دادی جان ہیں نامعقول!

مہراج۔ اچھا صاحب اب کہیں تو گنہگار۔ ع۔

| ورگفتہ ناصواب توبہ |

جب شام کا وقت قریب آتا گیا اور نواب صاحب کا اشتیاق چمپا بائی کے دیکھنے کا بڑھتا گیا تو اتفاق سے بادل گھر آیا۔ نواب اور اختر اور چھٹن صاحب کو تو سخت افسوس ہوا کہ ناچ کا مزہ کرکرا ہو گیا اور اب ان معشوقوں کی نظارہ بازی کا بھی موقع نہ ملیگا مگر نازو خوش ہوئی کہ چلو آج کا دن ٹل گیا قمرن کو البتہ اس بات کا افسوس تھا کہ اس ورنیا نزول نے انکو معمولی وضع میں دیکھا تھا آج اگر دیکھتیں تو شرما جاتیں عرق عرق ہو جاتیں اور دل میں سوچتیں کہ ہاں کسی سے مقابلہ ہوا تھا۔ الغرض اسی امر میں نازو اور قمرن کے خیالات میں اختلاف تھا تھوڑی دیر میں جھما جھم برسنے لگا اور اسی منہ میں نکلی دوڑ آیا کہ سرکار پانی موسلا دھار برس رہا ہے اسی وقت اٹھے اور جھٹ پہاڑ پر جھکے اور بیٹھے ان

ہوتے پاتروں کا آنا مشکل ہی اور خود اگر پریشانی اور خرابی برداشت کرکے آئین بھی تو پشواز اور کپڑے خراب ہو جائینگے دوشالہ رضائی چادر کل اسباب بھیگ جائیگا - اگر حکم ہو تو ڈانڈی پر سوار کرا لاؤن - نواب صاحب تو راضی ہو گئے مگر نازو نے کہا اب اسوقت اس مینہ مین لت پت بھیگتے ٹھٹھرتے آنا واہیات ہی ایسا ہی ہی تو کل پر رکھو - ایک دن مین کیا ہوا جاتا ہی - نواب چھٹن صاحب اور نازو کی رائے سے ناچ ملتوی ہو گیا مگر قمرن اس التوا سے خوش نہوئین کیونکہ انکی دلی خواہش تھی کہ پاترین انکا حسن دیکھین اور مقابلے مین یہ آنسے بڑھ جائین - مینہ کم بخت نے انکی آرزو پوری نہونے دی - انھون نے کئی بار نازو اور چھٹن صاحب کی بات کاٹی بھی کہ ابھی سے کیون موقوف کیے دیتے ہو شاید کھل جائے - ناچ تو کوئی ۹ بجے سے شروع ہوگا - ابھی تو ہونے چھ بھی نہین بجے ہین مگر انکی کچھ شنوائی نہ ہوئی - نازو نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا آثار تو رات بھر کھلنے کی نہین ہین - تمام شب جھڑی لگی رہیگی - ان بیچاریو کو اس مینہ مین کاہے کو تکلیف دو گے -

گو مہراج بلی کی بھی دلی خواہش تھی کہ چمپا ضرور آئے مگر زیادہ بیقراری نہین دکھا سکتے تھے کہ مبادا نازو سمجھ جائے اور بگڑ کھڑی ہو تو آج پھر لینے کے دینے پڑین اور انکا یہ بھی منشا نہ تھا کہ آج نازو کو خفا کر دین کیونکہ وہ اسقدر نکھرے بناؤ چناؤ سے تھی کہ انکی جان جاتی تھی -

نواب صاحب تو چمپا کے حسن و جمال کا حال سن ہی کر فریفتہ اور شیفتہ ہو گئے تھے بار بار آسمان کے رخ دیکھتے تھے اور جھلا جھلا کے رہ جاتے تھے -

> کیا برستا ہی یون برس کم بخت
> کوہ سے لیکے ڈوب جائین درخت

گھڑی گھڑی پوچھتے تھے کیون جی کچھ کچھ تو کم ہوتا جاتا ہی اب تو اسقدر ترشح نہین ہی عجب نہین کہ گھنٹے آدھ گھنٹے مین کھل جائے - نازو انکی بات کا الٹا جواب دیتی تھی کھل چکا - اب آج تو یون ہی موسلا دھار برسا کریگا - اور ہمارے شہر کی طرح یہ نہین ہوتا ہی کہ رات بھر گھرا ہوا ہی اور ٹپکا ٹپکی ہو رہی ہی - پھس - پھس - پھس - پھس - یہان تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے آسمان مین چھید ہو گیا ہی اور پھٹا پڑتا ہی - یہ بھلا کہین کھلنے والا ہی -

نواب صاحب نے کہا اتنے دن سے پہاڑ پر ہین پاترون کو تو خیر دیکھا ہی اور دیکھتے ہین مگر افسوس ہی کہ ہمارے ہان اور گانا نہو - ناچ نہو - کل چاہے جو کچھ ہو ضرور ناچ ہوگا مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہان مجرے کا بہت چرچا ہی اور ہمارے شہر مین مجرے اور ناچ دونون کی ایک شرح ہی - مگر اور اور شہرون مین بھی مجرے کی شرح اور ہی اور گانے کی شرح اور - نازو نے کہ اسوقت انکی بیقراری دیکھکر ساتھ ساتھ رہی جواب دیا کہ جب یہان کی پاترین سوا ہندوون کے مسلمان اور صاحب لوگون کے ہان جاتی ہی نہین تو پھر تم کو ایسی انکی کونسی غرض ہی - نواب صاحب نے کہا وجہ اسکی یہ ہی کہ اس پہاڑ پر مسلمانون کی بستی نہین ہی - کوئی چالیس بیالیس برس سے مسلمان یہان آنے لگے ہین - اسی سبب سے میل جول کم ہی - ہمارے شہر مین ہندو مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہی - اس مین برا ماننے کی کیا بات ہی - اتنے مین نواب چھٹن صاحب نیچے کمرے سے برانڈے کی

بوتل لانے اور نواب کی اطلاع کے بغیر وہ اور منشی مہراج بلی اور بی قمرن جان اور اختر شغل مے کرنے لگے نازو نے جو پیچھے پھر کے دیکھا تو کہا این ! ادھر تو اور ہی شغل ہو رہا ہے نواب صاحب بھی نازو کو لیکے پہونچے - یار اسوقت پینا حرام نہین ہے - فرشتون کی راہ ابر نے بند کر دی چاہیے جو گناہ کیجیے - جین لکھتا ہے - آج مہراج بلی کو رُخصت کر دو بھئی مہراج بلی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہمکو تو خیر تم ایسے لونڈے کیا رُخصت کرینگے مگر ایک التماس البتہ ہے کہ بی نازو کو ذرا سمجھا بوجھا کے دیجیے گا - ورنہ ہماری مرن ہو گی - یہ ذرا ہی سی ہین بہت بہکنے لگتی ہین - اسکا خیال رکھیے گا اور ہماری نازو حالا تو خود فہمیدہ ہین -

نازو کو یہ گفتگو ناگوار معلوم ہوئی - معشوقون کا مزاج اور اُنکا تلون مشہور ہے - تنک کر اُٹھ کھڑی ہوئین - ہم کو بُرا بُرا لگتا ہے جو کوئی ہٹے ہی پر ٹوکتا ہے - ایک دن ذرا تیز ہو گئی تو اب گھڑی گھڑی اسکا طعنہ دینا کیا معنی - نواب چھٹن صاحب نے اُنکو زبردستی بٹھایا اور بڑی خوشامد منت اور سماجت سے قسمین دے دے کر تھوڑی سی برانڈی پلائی اور نواب صاحب نے مہراج بلی کو للکارا تاکہ نازو خوش ہو جائین - تم مین یہ بڑا عیب ہے جی - اگر زیادہ تیز ہو جائینگی تو کیا ہرج ہو گا - مہراج بلی نے کہا لو بھئی ہم کان پکڑتے ہین اب کہین تو گنہگار - نازو نے جھلا کے اپنے ہاتھ سے کان اینٹھا اور کہا یون اینٹھتے ہین - اِسپر سب کے سب کھلکھلا کے ہنس دیے اور نازو بھی مسکرا دین -

چھٹن - معشوقون کی بھی کیا باتین ہین واللہ -

اختر - معشوقون کا اور شاہون کا ایک مزاج ہوتا ہے -

ممن - بادشاہ تک اِنکی ناز برداری کرتے ہین -

نواب - اسمین کیا شک ہے - مگر سچ کہنا اسوقت نازو جان کا ٹھنکنا اور روٹھنا کیا مزہ دے گیا ہے -

مہراج - میرے دل کی بات کہی واللہ - جی خوش ہو گیا -

نواب - کس شیرین ادائی کے ساتھ ترش رو ہوئی تھین -

مسخرہ - کیا خوب - شیرین ادائی کے ساتھ ترش رو ہونا کیون نہ مزہ دے حضور شربت انارین کا مزہ آگیا -

اختر - بھئی خوب کہی -

مسخرہ - نازو جان کیا کھٹ مٹھے بیر ہین - یا کمرک -

اختر - یہ اُس سے بھی بڑھ گئی -

مہراج - ہمکو تو کسی کُبڑن کا لونڈا معلوم ہوتا ہے -

راوی - اِس لطیفے پر سب کھلکھلا کے ہنس پڑے اور نازو نے سب سے بڑھکر قہقہہ لگایا -

نواب - بھئی چھٹا اگلنجہ و اسوقت ہمارے منشی مہراج بلی کی طبیعت بھی جولانی پر ہے -

اختر - جہان ذرا سی انھون نے پی اور بہرہ کھل گیا -

مہراج - (نازو جان ذرا کان مین ایک بات تو سنو) ضروری بات ہے جانی سُن لو -

نازو - (کان جھکا کر) کیا بات ہے ؟ -

مہراج - (بوسہ لیکر) ؏

یار و کر و معاف خطا مین نشے مین ہون شیشے مین مے ہے کہ مین نشہ مین نشے مین ہون

نازو - اے در موئے - مین بھی کہون کونسی بات ہے -

مہراج - کس قدر صاف گال ہین کہ واہ -

اختر - در موئے کی کتنی ہو گی - ؏

ایسا جو بوسہ تو ہنسکر یہ اس صنم نے کہا	
خدا سے شرم نہ اے بندۂ خدا آئی	

مہراج - بھئی اسوقت نازو کے ہونٹھ ایسے شیریں ہیں کہ واللہ سمجھے چھچھی کے ——

راوی - (چھچھی کے) کہکر زبان روک لی - دودھ کا لفظ اُنکے منھ سے نہیں نکلنے پایا تھا کہ سب بے اختیار لوٹنے لگے - مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

منشی مہراج بلی اس مرتبہ بہت جھینپے اور بات ہی ایسی بچر کہی تھی - کوئی شخص کوٹھی بھر میں ایسا نہ تھا جسکا مارے ہنسی کے بُرا حال نہو - اور جب ہنستے ہنستے اُنکی صورت پر نظر ڈالتے تھے تو اور بھی زیادہ ہنسی آتی تھی - انکی اسوقت کی بیکسی دیکھنے کے قابل تھی بالکل سکتے کا عالم - خاموش مسخرے نے کہا - ؎

شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہے	
بیٹھے بیٹھے کھنچے جاتے ہو نقشا کیا ہے	

نازو کئی بار ہنستی ہوئی اُنکے قریب گئی مگر انھوں نے ذرا گردن تک نہ اُٹھائی جام ہاتھ میں - شراب جام میں - کان لوگوں کے قہقہے پر - نظر فرش کی جانب - یہ وضع اور بھی زیادہ باعث خندہ زنی ہوتی تھی -

مسخرہ - سیر اور کرک اور شربت انار ترش و انار شیریں سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا - واقعی شیرینی کی تعریف اب اس سے زیادہ اور کیا ہوگی مگر ہم تو اس یادداشت کی تعریف کرتے ہیں - کب کا واقعہ یاد آیا -

اختر - بھئی اب نہ چھیڑو -

نواب - مہراج بلی ذرا ہنس دو جی میاں بھیجتے ہیں ایسے لفظ زبان سے نکلتے ہی ہیں اور پھر اِس وقت -

مہراج - نہیں - وہ - اب - اتفاق سے کتنا کچھ تھا اور کہا کچھ -

محسن - اور یہ بے شرمی کچھ ہوئی ہی نہیں کہ سب کے سامنے بوسہ ان کا صیغہ گردانتے لگے -

اختر - آپ تو نازو کی حفاظت کرتے تھے خود ہی پی کے اپنے آپے میں نہیں رہے - اور دل لگی یہ کہ وہ بیچاری شرما گئی اور اِس بیحیا کو نہ شرم آئی - ؎

شراب اُنکو پلا کر ہوئی پشیمانی	
وہ بیحجاب ہوئے تو مجھے حیا آئی	

مہراج - تو کیا بدلحاظی ہمنے کیا کی جناب -

اختر - اب جو باچاچی سب کے سامنے کرنے لگے - اس سے بڑھکر اور کیا بدلحاظی ہوگی -

مہراج - بھائی صاحب پینے کا لطف تو یہی ہے اور بدلحاظی کو کہو تو کیا یہاں کوئی میرا بزرگ بیٹھا ہے - مگر تم سمجھتے ہو کہ ہمیں شاعر ہیں اور ہم اپنے سامنے تمہاری دھری پھر بھی اصل حقیقت نہیں سمجھے آپ نے جو شعر پڑھے اسی ردیف اور بحر و قافیہ کا شعر ہمارے حسب حال سن لیجیے ذرا حضور بھی سنیں نواب چھٹن صاحب - ؎

بہار رنگ میں ہیں دیوانے جامے سے باہر	
پری کا بھیس ہی بدلے ہوئے بلا آئی	

یہ شعر پڑھکر منشی مہراج بلی صاحب اکڑ گئے - اور شعر تھا بھی کسقدر حسب حال اور ایک ہی غزل کا - اختر نے کہ مرد فہمیدہ و خوش مذاق تھا خود تعریف کی اور سب نے داد دی تو مہراج بلی اور بھی اکڑنے اور اترانے لگے -

مصنف — حضور غلام نے شعر کے انجر پنجر ڈھیلے کر دیے اصلاح تو جب تمام کا حصہ ہو بندہ شعر کے اڑنگے بڑنگے بنا دیتا ہو سنیئے گا —

سر درمیان ہیں یہ نازو کے ابرو خمدار
جو منہ چڑھیگا تو معراج کی قضا آئی

معراج — ہمیں پہ شعر ہیں بس — سر کٹیگا معراج —

اختر — حضور کیا خوب فرمایا ہے —

لباس کعبہ کا حاصل کیا شرف اسنے
جو کوے یار میں کالی کوئی گھٹا آئی

جب رات بھیگی تو سب اپنے بستر پر گئے — نواب صاحب اور قمرن میں بعد مدت یوں گھل گھل کے باتیں ہونے لگیں —

سالی کی چاہ اور سوتیا ڈاہ

قمرن — اگر کسی نامحرم پر ہم نظر ڈالیں تو آنکھیں پھوٹیں —

نواب — اور ہم اگر کسی اور عورت کو چاہیں تو خدا سمجھے —

قمرن — تم میں کون بات نہیں ہے نواب جو ہم کسی اور کے پاس بھاگ جائیں — دولت امرا اور سے تمہارے پاس — پھر کنجوس بھی جو ہو نہیں — فیاض آدمی ہو جسکو دینے پر آئے نہال کر دیا — اور ماشاء اللہ سے جوان جہان ہو — خوب صورت دیدار و جوان ہو — دونوں وہ ہزار میں ایک — ہاتھ پاؤں سانچے کے ڈھلے ہوے — جو کچھ کیا تعریف کرتا ہو — خوش خو بھی ہو — خوش پوشاک بھی ہو سواری شکاری کا شوق — کوٹھی باغ مکان بنگلہ آراستہ شیشہ آلات فرش فروش سے لیس — جاگیر بھی اچھی ہے — پھر مجھے کیا سمجھ کے کاہے کو تکو نہ چاہوں —

نواب — جان من جتنی باتیں معشوق میں ہونی چاہییں وہ سب خدا نے تمہیں عطا کی ہیں — جوانی بھی پڑتی ہے —

کیوں رک نہ سکی امنگ دل کی
پستان بنکر شباب نکلا

اس اٹھتی جوانی کا کیا کہنا — اور حسن تو خدا نے دیا عطا کیا ہے کہ ہماری نظر سے ابھی بری گذری ہی نہیں — گال پھولوں کی پنکھڑیاں ہیں — بلکہ برگ گل سے بھی نازک تر آنکھیں وہ کہ ماکہ صفوں کی صفوں کو گھائل کر دیں — قتل عام بول دیں ہے

گات جسطرح نکلے روشن

قمرن — چلو اب بات بناؤ نہیں —

نواب — جو ذرا بھی بناوٹ کرتا ہوں تو جا ہے جو قسم لو —

ق — تمکو محبت کے سبب سے ہم اچھے معلوم ہوتے ہیں —

ن — جی بجا —

ق — ایک سے ایک اچھی عورت دنیا میں پڑی ہے —

ن — ہاں یوں ہونے کو ایک سے ایک اچھی ہوتی ہے — مگر تم بھی لاکھ دو لاکھ میں ایک ہو —

راوی — قمرن کو یہ بھی ناگوار گذرا کہ نواب نے یہ کیوں کہا کہ ایک سے ایک اچھی ہوتی ہے — یہ کیوں نہ کہا کہ تم سے اچھا پھر خدا کا نام ہے —

ن — اور اس حسن پر طرہ یہ کہ غرور نہیں اور بیوفائی کا نام نہیں حسن اور وفا مشکل ہے —

ق — اور تو جب حسن ہوتا — حسن یہاں کہاں —

ن — لیلی را بچشم مجنون باید دید —

ق — نواب ایک بات کہیں جو مانو —

ن — دل و جان سے پیاری نہ مانتا کیسا — جو حکم دو

بجا لاؤن -

ق - (گلے مین ہاتھ ڈالکر) میرے نواب ہمکو میمون کا سایہ بنوا دو مین صدقے دو جوڑے بنوا دو - مگر جس رنگ اور قطع کے ہم کہین -

ن - پانچ سو بلکہ ہزار روپیے تک کا جوڑا ہوگا - پھر کون بات ہو - ہمین منظور ہو -

ق - گوٹا پٹھا بانات کرن بانکڑی لچکا توڑا نکا نہین جاتا کامدانی کی بیل اور بوٹیان تو ہوتی نہین - ہان ریشمی کپڑا البتہ قیمتی ہوتا ہو اور سلائی -

ن - لاحول ولا قوۃ ارے جانی کوٹھی کی کوٹھی خرید دون کپڑا بھی کوئی نعمت ہو -

ق - بات کہتی ہون جی -

ن - کل ہی لو - دو نہین دس جوڑے -

ق - ایک تو سایہ ہوتا ہو اور کیا جانے موا کیا کیا پہنتی ہین - کسی انگریزی درزی سے کہنا -

ن - اجی صبح ہی کو یہان حاضر ہو -

ق - بھلا دو دن مین تیار کر دیگا -

ن - ایک جوڑا تو کل شام کو پہن لو -

ق - کل شام کو - سویرے کب کپڑا لاؤ گے کب ہو نتیگا کب قطع کریگا کب ناپیگا کب بنائیگا - تم تو اندھیر کرتے ہو -

ن - چار بجے پہن لوگی - اچھا دیکھو ہی لینا -

ق - جنٹلمن صاحب وغیرہ دیکھینگے تو بڑی دل لگی ہوگی -

ن - باجی جان کے لیے بھی بنوا لو -

ق - تم بنوا دو - دام سہراج بلیا سے وصول کر لینگے -

ن - تو پھر چھ سے بنوا لو -

ق - اور نہین کیا ڈھنڈورا پٹوا اکے -

ن - سچ کہنا ہم لوگون کی کیسی خوش قسمتی تھی کہ یہان آنا نصیب ہوا - بھلا یہ بات لکھنؤ مین کہان -

ق - اے تو یہ خواب وخیال ہین نہین -

ن - تمھارے سبب سے ہماری زندگی سدھر گئی -

ق - ایسی باتین نہ بکنا یا کرو - غیرون کی سی -

ن - بھلا کیون جانی وہ وقت بھی یاد ہو جب ہمنے نواب رونق جنگ کے ہان تمکو پہلے پہل دیکھا تھا اور بہانہ کرکے پانی مانگا تھا -

ق - (ہنسکر) اور مین دیکھتے ہی تاڑ گئی -

ن - میرا جی چاہتا تھا کہ وہین پر گلے لگا لون اور چوم لون

ق - (ہنسکر) پھر منع کس نے کیا تھا -

ن جس وقت سے دیکھا پھڑک گیا تھا کہ کیا پریزاد چھوکری ہو جی بے قابو تھا - طبیعت لوٹ ہوئی جاتی تھی کہ واہ کیا مال ہو - تمھارے بغیر زندگی بیکار سی معلوم ہوتی تھی -

ق - آغا اور تم دونون بچھے ہوئے تھے -

ن - اور لطف یہ کہ رونق جنگ کی بھی تمپر نظر تھی -

ق - مگر کبھی ہم سے کوئی بیجا بات نہین کہی - کوئی بات کوئی اشارہ کیا مجال - دل مین چاہے جو کچھ ہو -

ن - کس ادا سے تمنے باتین کی تھین کہ اور بھی تیر مارا بلکہ زخم دل پر نمک چھڑکا -

ق - پیچھے پھر کے دیکھتی ہون تو رئیس زادے سفید پوش امیر آدمی اور سر بازار ساتھ ساتھ - سمجھ گئی کہ عاشق مزاج آدمی ہین اور دل کے چالاک -

ن - مگر مین نے بھی کیسا شبہہ ٹڑ ایا -

ق - تم امی جان ہی کے پاس پہونچ گئے -
ن - خدا جانے وہ کدہرا کہان ہے -
ق - ہوگا موا کہیں - کس کا نام لیتے ہو -
ن - تم بھلا اُس گنوار مردود کے قابل تھین لاحول ولا -
ق - نازو کو کچھ مہراج بلی سے ملنا ملاتا نہین - بڑا کنجوس آدمی ہے - ذرا اسکے مزاج مین حمیت نہین -
ن - کل ہم چھیڑینگے -
ق - کچھ تو نکلے - کل کٹوا دو -
ن - کل ہی لو - یہ کون بڑی بات ہے - یہ تو بائین ہاتھ کا کھیل ہے - ذرا بھڑا دیا اور راہ پر آگیا -
ق - واہ ایسا کچا نہین ہے - بڑا گھاگ ہے موا -
ن - نازو تو ہمارے قابل ہین -
ق - کیا بکتا ہے چھپ - شرم نہین آتی -
ن - اب ایک کرو - مہراج بلی کو تو دھتا بتاؤ اور تم دونون ہماری ہوکے رہو -
ق - اب تم بہکے نواب -
ن - مار ڈالو - پیٹ لو - مگر نازو کو اب ہم سالی اور بیوی دونون بنائینگے - مہراج بلی کو دھتا ہے -
ق - (مسکراکر) - دیکھو نواب اب تم نے پیٹ مین سے پانون نکالے ہین - واہی تباہی اول جلول بک رہے ہو
ن - تمھارا کیا حرج ہے - دونون بہنین چین کرینگی -
ق - جب سے بے شرم ہو جی - الگ ہٹو -
ن - سنو تو تمھین قسم ہے جانی -
ق - ہم ایسون کی نہین سنتے - بس چلو -
ن - دل لگی کرتے ہین - تم تو دل لگی دل لگی مین رو دیتی ہو
کیا نازو جان اگر ہماری ہوکے رہینگی تو تمھارا کیا حرج ہے -
ق - اب مین سناؤنگی ہان -
ن - اور چھیڑنے کیلیے ہین -
ق - باجی جان - اری باجی - اری باجی -
ن - چپ چپ خدا کا واسطہ کہین اُن سے نہ کہنا -
ق - کیون - جب جورو بناؤگے تو ڈر اور شرم کاہے کی ہے ہم ابھی کہدین کہ تمھارے بہنوئی کی تم پر بھی اب طبیعت آئی ہے ریجھے ہوے ہین -
ن - برا مان جائینگی -
ق - واہ چاہے جو ہو - ہم تو کہینگے - ہوشیار تو ہوجائین -
ن - دیکھو کہین ایسا غضب بھی نہ ڈھانا بگڑ جائینگی -
ق - مین کہونگی باجی جان مبارک - اب تک ہم تم بہنین بہنین تھے اب سوتین سوتین ہوکے رہینگے - وہ پوچھینگی کیون کیون یہ بکتی کیا ہے - سوتین سوتین کیسی - مین کہونگی نواب کا تم پر بے طور دانت ہے - بہت ریجھے ہوے ہین - بس وہ ہوشیار ہوجائینگی - بہنون بہنون مین لڑائی تو نہو -
ن - قسم ہے اچھا تم ایمان سے کہو کہ اگر تم دونون کی دونون ہماری ہوکے رہو تو اِسمین کیا حرج ہے -
ق - اول تو ہم بہنین بہنین بھلا سوت ہوکر کیونکر رہ سکتے ہین - سوتیا ڈاہ بری ہوتی ہے - عورت گور کا منھ دیکھے مگر سوت کا منھ نہ دیکھے - سوت کی ڈاہ بڑی بری ہوتی ہے - آگ مین جل مرنا گوارا مگر سوتیا ڈاہ کی آنچ نہین گوارا -
ن - ہم تم دونون کو برابر زیور بنوا دینگے تم کو انکو دونون کو برابر روپیہ دینگے پھر لڑائی ہونے کا کیا سبب ہے -

ق - وہ کم ہین موتیون اور ہیرے اور جواہرات ہین
تو لو چاہیے اور قارون کا خزانہ بخش دو مگر سوت کا
نام نگوڑا بُرا -

نواب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ جب قمرن کا سوت کے
نام پر یہ حال ہی تو بیگم کے دل پر کیا گذرتی ہوگی
چوڑی والی ٹکے کی عورت - چوڑیون کا ٹوکرا لیکر بازار
مین نکلنے والی جب وہ سوت کے نام پر اسقدر چونکتی ہی
اور صرف اِس خیال سے کہ ہماری سوت بھی کوئی ہوگی
اِسکے چہرے کا رنگ فق ہوا جاتا ہی تو بیگم جنکی سوت یہی
قمرن ہمارے ساتھ پہاڑ پر آئی ہی کیسی افسردہ خاطر اور غمگین
ہونگی قمرن کو یہ تک نہ گوارا ہی کہ اسکی خاص بہن
اُسکے ساتھ سوت بنکے رہیگی - اور بیگم کو تو ہمنے بالفعل
گویا چھوڑ ہی دیا ہی - وہ وہان ہم قمرن کو لیکر یہان - اُنکے
دل پر کیسی چوٹ لگی ہوگی - اِنکو تو یہ خیال تھا اور اُدھر
قمرن اپنے دل مین سوچتی تھی کہ - ع -

پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

مین تو ان موئی بانہون ہی سے ڈرتی رہتی تھی کہ کہین نواب
کی آنکھ نہ پھر جائے یہ گھڑی مین شکار کھیلنے کو تیار ہو گئے -
اِسکا کیا علاج ہی - باجی میرا ساتھ چھوڑ نہین سکتین مین
اکیلے رہنے کی عادی نہین - اور اُنکا ہر دم نواب کی
نظر سے گذرنا بُرا - اور یہ بھی جرات نہ تھی کہ نا دے ہیا
کرے - گوگو کا معاملہ تھا -

الغرض ان دونون عاشق و معشوق کے مختلف خیالات
تھے - وہ بیگم کی بیکسی اور افسردہ دلی پر افسوس اور
اپنی حرکت اور بدوضعی پر اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے

اور یہ اِس سوچ مین تھین کہ کہین ناز و اور یہ سوت نہ بنجائین
کہ بہنون ہی بہنون مین جوتا چلے اور بنا بنایا گھر تباہ اور بنا را
کھیل بگڑ جائے اور کیے کرائے پر پانی پھر جائے -

نواب صاحب نے ایک دفعہ پھر قمرن سے کہا کہ جانی تم
ابھی بہت کم سن ہو اپنے نیک و بد کو نہین سمجھ سکتین ہمارا
کہنا مانو اِس امر مین بیوقوفی نہ کرو - تم دونون بہنین چین
کرو گی - ہماری تو ناز و پر طبیعت آئی ہی - اور ہم کو تو کلی
ایک ادا دل سے بیٹھ گئی ہی - کل جب مہراج بلی نے کہا تھا
کہ ناز و کو زیادہ نہلا دینا اور وہ تنک کر چلی تھین اُسوقت
کی ادا دل مین کھب گئی - بے اختیار جی چاہتا تھا کہ ناز و کو
چمٹ کر چوم لون -

انکی گرمجوشی اور جوش دیکھکر قمرن آبدیدہ ہو گئی کہا اِس
اب ہم سمجھ گئے نواب کہ ہماری تمھاری نہ نبھیگی - تمھارے
کارن بدنام ہوئے گھر چھوڑا - میان کو چھوڑا اور اب
تم ہی ہمسے اِس طرح پیش آتے ہو - چار دن کی چاندنی
اور پھر اندھیرا پاکھ - اگر تم کو بیوفائی ہی کرنا منظور تھا تو
ہم کو کیے ستیاناس کیون کیا - اگر یاری ہی چھوڑنا تھا اور جب
تھا تو کسی کو پسند کر لیا ہوتا - ہم نے کیا تمھارے ہاتھ
جوڑے تھے تمھین نے ہمارا پیچھا کیا تھا - اسکے بدولت ہم
ساری دنیا مین مطعون شہر بھر مین بدنام ہوئے مانا کہ
ہم ایک غریب آدمی کی لڑکی ہین مگر دال روٹی سے تو
خوش تھے - صبح سے شام تک محنت کر کے با فراغت تھے
گوشت روٹی تو کھاتے تھے عزت آبرو تو بچا تھی -
اب تو سب کوئی جانتا ہی کہ میان کو چھوڑ کر قمرن کسی کے
ساتھ بھاگ گئی - کسی کے اِس موئے پان والے لونڈے

للتو کے ساتھ بدنام کیا۔ کسی نے کہا کانپور کسی گبھرو کے ساتھ چلدی ہے۔ کوئی کہتا ہے اجی وہ تو پہلے ہی سے بد تھی محلے کے چھوکروں کو گھورا کرتی تھی۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے۔ جتنی زبانیں اُتنی باتیں۔ اب ہم کس کس سے لڑتے پھریں اور کس کس کی زبان روک سکتے ہیں۔ اور اپنے منھ سے کہنا تو اپنے منھ میاں مٹھو بننا ہے مگر سارا شہر جانتا ہے کہ لکھنؤ میں کوئی امیر رئیس ایسا نہیں جو ہماری خواہش نہ رکھتا ہو۔ وہ جوہری جو چھتے کے پاس رہتے ہیں اُنکا منجھلا لڑکا مجھ پر جان دیتا ہے۔ جان ہی جاتی ہے اُسکی۔ ایک دن مجھے راستے میں ملا تو کئی اشرفیاں دکھا کے کہا یہ تمہیں سے صدقے ہیں۔۔ اور جو کہو حاضر کروں) میں بگڑ کھڑی ہوئی میں نے کہا ہوش کی دوا کر ڈالو۔ مجکو اب چھیڑوگے تو دوسو گالیاں دونگی۔ خبردار جو ایسی بات زبان سے نکالی ہوگی۔ بس بھاگ کھڑا ہوا اسی طرح وہ وثیقہ دار جو مرزا باقر بیگ کے رشتہ داروں میں ہیں بھلا سا نام ہے۔ گورے گورے ہیں گلچھے رکھائے ہوئے۔ ابھی بہت کم عمر ہیں۔ میری گوبنج کے جوڑیوں کے بہانے بلوایا ہم عورت دیکھکر چلے گئے۔ ای بس ڈیوڑھی میں پہنچتے ہی دیکھتی ہوں کہ چھپے کھڑے ہیں میں سمجھ گئی کہ آپ یہیں کھڑے ہیں۔ جب تک میں بھاگوں جھپٹ کے لپٹ گئے۔ جوڑیوں کا ٹوکرا بھی گر پڑا چوڑیاں بھی ٹوٹ گئیں ڈوپٹا کھسک پڑا اور کچھ مسل بھی گیا۔ میرا دم اس چھینا جھپٹی میں ٹوٹ گیا آنکھوں میں موسے لگے۔ تب میں چیخ اُٹھی تو ہاتھ جوڑنے لگا کہ میری ایک مان لو۔ میں نے کہا اپنا تیرا لہو ایک کردونگی موئے ہی کاٹے۔ الگ کھڑا ہو اور بات وات سب سنونگی۔ یقین کیجئے کا کوئی سات آٹھ سو کے سونے کے کڑے کی جوڑی دینے لگا کہ تم اپنی ہنسی خوشی ایک بوسہ لینے دو۔ میں تاڑ گئی کہ موا نٹ کھٹ ہے پہونچا دیکے ہاتھ پکڑ لیگا۔ میں نے کہا بس اپنے کڑے کی جوڑی رہنے دے۔ ہم کوئی بیسوا بازار کی رہنے والی نہیں ہیں ہم بہو بیٹیوں سے یہ باتیں نہ کرنا۔ اور اس نگوڑی مری مردار کو سیکڑوں ہی سنائیں کہ دور ہو میرے سامنے سے کٹنی۔ کتنا پیسے کا روپیہ کمانے والی۔ تیری او تیری کمائی پر (لعنت) ہم کو جھانسا دیکے بلا لائی کہ بیگم صاحب چوڑیاں پہنینگی۔ بیگم صاحب نے بلایا ہے فلانا ہے ڈھکانا ہے اور یہاں لاکے ایک موا سنڈا سامنے کھڑا کردیا۔ مجال کیا تھی کہ وہ میری یا خود وہ چہل تو کرسکتے۔ میں نے خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ اور جو چوڑیاں لے گئی تھی اُن سب کے بھلے چنگے میں ہاتھ دام بھر لیے اور یہاں کو دیکھتے ہی بن پڑے۔ نہیں تو میں ڈیوڑھی ہی میں ایسا ہنا مچا کے یاد ہی کرتے۔

اب تک ہم رچنا اور اس بچارے ساتھ عزت آبرو کے رہتے تھے۔ کوئی آنکھ اُٹھا کے ہماری طرف نہیں دیکھ سکتا تھا پان والے لونڈے سے مجھے محبت تو ضرور تھی مگر جیسے بہن بھائی۔ اسکی صورت اور نقشہ مجھے بہت پسند ہے اور ہاتھ پاؤں بھی اچھے ہیں۔ چھوٹا چھوٹا گول گول منھ۔ مگر وہ دور کی بات چیت الگ رہی جہاں گلوری کھلاتی (محبت کی گلوری دیتے میں احسان تو نہ مانوگی) بس اتنی ہی بات چیت ہوئی تھی۔ ہاں خوب یاد آیا ایک دفعہ اور ہمکو ایک کٹنی جھانسا دیکے لیگئی اور ہم اسکے چھلے میں آ گئے

کوئی سوداگر ہی - دس ہزار روپیہ لکھے دیتا تھا - مین نے کہا دس لاکھ دیگا تو نہ مانونگی ایک میان کو چھوڑکر دوسرے میان کو لیکے کیا کرونگی - ابھی وہ سوداگر زندہ ہی دریافت کرلو - وہ رکاب گنج مین رہتا ہی - اور کوٹھی بھی اسکی وہین ہی مگر تمھاری خوش قسمتی تھی کہ تمھاری صورت اور ادا دیکھکے ہم پھسل پڑے - قسمت کے دشمن ہوکہ مجھ ایسی پری کو پایا جو آج تک کسو کے ہتھے چڑھی ہی نہ تھی - مگر اب تم لگے نٹ کھٹ پنا کرنے - کہین پاترون کو بلاتے ہو اور آپ عاشق ہوتے ہو - کہین مردودون پر ریجھتے ہو کہین نازو کو گھر مین ڈالنے کا قصد کرتے ہو - اب بتاؤ ہم کیا کرین - شہر مین تو منہ دکھانے کے قابل نہین اور تمھارا یہ حال ہی -

یہ کہکر قمرن کا دل بھر آیا اور بے اختیار رونے لگی اور روتے روتے ہچکیان لیتے ہوے پھر کہنا شروع کیا کہ اچھے اچھے لکھ پتی اور کروڑ پتی اور جوہری اور مہاجن اور نواب لوگ اور وثیقے والے ہماری چاہ کرتے تھے اور ہم کو آنکھ اٹھاکر بھی انکی طرف دیکھنا قسم تھا اور کٹنیان برابر لگی رہتی تھین اور تم ہمارے ساتھ ایسی بے اعتنائی کرتے ہو -

قمرن نشے مین اسقدر بکی کہ تڑکا ہوگیا - ایک ہی بات کو بار بار دہراتی تھی اور روتی جاتی تھی - نواب صاحب خود بھی نشے مین تھے انکو بھی یہ خیال نہ رہا کہ بکتے بکتے بھور ہو جائیگا - جب میان اختر اور مسیح الدولہ بہادر نماز صبح کے لیے اٹھے اور فارغ ہوکر اختر نے مناجات باواز بلند پڑھنا شروع کی اور میان جملو بھی لہرا لہرا کر بستر ہی سے بھیروین اڑانے لگے تب انکو ہوش آیا کہ تڑکا ہوگیا جملو نے بہت دل لگاکر ایک غزل گائی جس کے چار شعر بھی قمرن نے بہت پسند کیے - گو مطلب نہ سمجھی ہون مگر گانے کا طرز بہت ہی اچھا معلوم ہوا -

شگفتہ گل از بہار روے تو	در چمن بوے است از خوشبوے تو
بادہ نوشان چمن را در بہار	مست دارد نرگس جادوے تو
بر فلک قوس قزح ای رشک مہ	سرنگون پیش این ابروے تو
از حرم صد درجہ باشد محترم	سجدہ گاہ قدسیان شد کوے تو

قمرن - کیا اچھی غزل ہی اور اسوقت کیسی بھلی آواز معلوم ہوتی ہی - کیا سہانا سمان ہی -

نواب - اب بھوت حضور کے سر سے اترا خیر شکر ہی -

قمرن - تو تم ایسی بات کیون کہو جو تیر کی طرح کلیجے کو چھلنی کردے - اول تو جب تم ہمارے سامنے عورتون کی تعریف کرتے ہو تو ہم جل بھن کے خاک ہو جاتے ہین -

نواب - (بوسہ لیکر) تمھارے دشمن جلین - تم ہمارے روبرو ایسے کلمے منہ سے نہ نکالا کرو - بات ساری یہ ہی کہ ہمکو بھی نشہ تھا اور تمکو بھی - ورنہ جب تم اسقدر خفا ہوئی تھین اور بگڑی تھین تو ہمکو خاموش ہو رہنا لازم تھا ہم نے اور دہرانا شروع کیا کہ نازو پر ہم مرتے ہین اور ہماری جان جاتی ہی اور تم چمکنے لگین -

قمرن - جب تمنے قسمین کھا کھا کر کہا کہ نازو کو بھی ہم پیار کرتے ہین اور ہماری جان اسپر جاتی ہی تو ہم سمجھے کہ تم ڈگری ہانکنا چاہتے ہو - بس ہمارے دل مین آگ لگ گئی -

نواب - اوہ کسقدر رکھتی رہی ہو کہ تم نے تڑکا کر دیا - فلانے جوہری نے ہمکو اشرفیان دکھائین اور تمنے اسکو ڈانٹ بتائی

اور اُس وثیقہ دار نے ہمکو کڑے کی جوڑی دی ہمنے کہا یہ
جوڑی جاکے بیسواؤن کو دکھا اور مہری جو ہمکو چھانسا دیکے
بلا لیگئی تھی اُسکو بھی ہمنے للکارا کہ یہ ہم سے تو کہا تھا کہ
بیگم صاحب چوڑیان پہنینگی اور ایک موا سنڈ الا کے سامنے
کھڑا کر دیا۔ خدا جانے کیا کیا کہا کین اور ہم بھی چپ چاپ
سُنتے رہے۔

قمرن۔ اب کہین ان سب سے نہ پرچہ جڑ دینا کہ ہماری
تمہاری دونون کی ہنسی ہو اور باجی الگ بُرا مانین۔
جو ہوا سو ہوا۔

نواب۔ توبہ توبہ۔ بھلا یہ آپس کی باتین کسی سے
کہنے کی ہوتی ہین۔ اور پھر یہ نازو جان کا جھگڑا لیکن
از براے خدا کہین اپنی باجی سے نہ کہہ بیٹھنا تمہارا ہی
سراسر نقصان ہو میرا نقصان نہین ہی۔

جب کسی قدر دن چڑھا اور یہ عاشق و معشوق شکوہ
شکایت اور روٹھنے منانے ہی مین پڑے رہے تو ممن
نے کمرے کے باہر سے بآواز بلند کہا (کیا سرکار ابھی آرام ہی
مین ہین) حضور اب باہر تشریف لائین۔ تڑکا ہو گیا
نواب صاحب مع بی قمرن جان کے باہر آئے تو دیکھا
کہ نازو اور مہراج بلی چپل کی سیر دیکھ رہے ہین
قمرن اس صبح فرحت نشان کے سمان پر لوٹ ہو گئی
کہا نواب بھلا لکھنؤ مین یہ سہانا سمان کہان نصیب ہو سکتا ہی
ننھی ننھی پُھہار اور کبھی مزہ دے رہی۔ نازو نے ان کو
پکارا اور کہا چپل کو ذری آن کے دیکھو ننھی ننھی بوندیان
کس مزے سے پانی مین پڑتی ہین کہ واہ وا۔ اور ہر طرفہ
کے درختون کے ہرے ہرے پتے کیا بھلے معلوم ہوتے ہین
یہی معلوم ہوتا ہی کہ دولہنون کو ہرا ہرا لباس پہنا دیا ہی۔
اور پہاڑون پر بادل کیسے دل بادل جمع ہین دھوان سے
نظر آتے ہین۔ اور سردی کس قدر خوشگوار ہی۔ مسخرہ
بولا سردی تو خوشگوار ضرور ہی مگر گھڑی دو مین مر لیا جائیگی
نواب چھٹن صاحب نے پوچھا کہ یہ معما آپ کیا بولے۔ کہا
جوانی کے زعم اور برانڈی کی گرمی، رجسن کے گھمنڈ اور
شباب و شراب کی مستی مین سردی اسوقت فرحت افزا معلوم
ہوتی ہی لیکن جو کسی روز سردی اور پہاڑ کی برساتی ہوا اثر
کر گئی تو پھر دل لگی دیکھیے گا۔ آپ لوگ جوانی کے زعم مین
سردی کو نہین مانتے مگر ضرور پچھتایئے گا۔ اس بات کو خوب
یاد رکھیے۔ مین ہی تو ایک بڈھا آدمی آپ کے ساتھ ہون

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستتر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اور مہراج بلی صاحب تو سینگ کٹا کے بچھڑون مین داخل
ہو گئے ہین۔ سکندر کی فوج مین وہ پیر مرد ہی عقل کی بات
بتانے مین کام آیا تھا جسکا لڑکا اُسکو پٹارے مین بند کرکے
لے گیا تھا۔

نازو نے کہا ہو گا بھی ۔ سردی اثر کر جائیگی تو بلا سے آپ
جھول کہان تک لا دے لادے پھرین۔ شلوکا تو پہنے ہین
دُہرا۔ اب لحاف کے اندر تو سردی کے کپڑے پہن کے نہین
سویا جاتا۔ جتنے جوان جوان تھے سب نے انکی راے سے
اتفاق کیا اور منشی مہراج بلی بھی جوان بننے کے لیے بول اُٹھے
کہ کبھی یہان تو شب کو لحاف بھی لیٹے روز نہین اوڑھا جاتا
مسخرہ جل گیا۔ کہا جی ہان آپ سے لحاف کا ہیکو اوڑھا جائیگا
مین تو کہہ ہی چکا ہون کہ آپ بھی سینگ کٹا کے بچھڑون مین

داخل ہوے ہین - مگر خدا نے چاہا تو ایک روز فالج ضرور کریگا - دیکھو اپنا مفلوج نہو جاؤ تو سہی - لقوہ یا فالج دونون مین سے ایک نہ ایک بلا ضرور نازل ہوگی -

منشی مہراج بلی نے کوسنا شروع کیا بلا نازل ہو تجھپر اور تیرے تمام کنبے پر اور تمھاری جورو اور عزیزون پر بدمعاش کاہے واسطے یو بلٹری نول جیسے اول فول بکتی ہے گا -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر

مسخرہ - یہ سب باتین رکھی رہینگی - تمھیا یا لقوہ یا فالج ضرور مہراج پرسی کو آئیگا -

نواب - یار تم ان بیچارے کے پیچھے کیون پڑے رہتے ہو -

مسخرہ - حضور مین ذرا ان سے یونہی مذاق کیا کرتا ہون ورنہ مین کیا جانتا نہین کہ اس شخص کا بدن نرکھور کی لکڑی کا بنا ہوا ہی - کابل مین جب یہ فوج کے ساتھ گیا تھا تو شہر ہی کا مین انگرکھا پہنے ہوے یہ بڑا جری سپاہی ہے خداوند لقوہ اور فالج تو اسکی صورت دیکھے سے منزلون بھاگتا ہی اسکو سردی کیا اثر کریگی - وہ بیچیا ہے یہ شخص -

راوی - گو مسخرے نے آخر آخر مین بیچیا بھی بنا دیا مگر منشی مہراج بلی انکی اس تقریر سے بہت خوش ہوے اکڑ کر کہا بھائی صاحب کابل تو کابل ہمارا جیالاپن اسوقت آپ دیکھتے جب ہمنے رنجیت سنگھ کے ساتھ ساتھ جہیلم مین گھوڑا ڈالدیا تھا اور اسطرح ہمارا مرہنگ گھوڑا پانی مین جاتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا - ع -

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی یہ نو کی کشتی

قلزم خار مین کبھی منہ تہ نہین ہوے اور مین خود سر پہ رکھے ہوئے دیوزاد کی شکل بنائے ہوے تھا - اور اس شوخی کے ساتھ گھوڑا بل کھاتا ہوا جاتا تھا کہ دور تک جہیلم کے پانی مین تلاطم تھا اور بندہ درگاہ اسطرح ران پٹری جمائے اکڑے بیٹھے تھے کہ گویا کسی نے میخ گاڑ دی ہے - رنجیت سنگھ تک کی انگلیان اُٹھنے لگی تھین اور دریا کا پاٹ اسوقت اتنا ہوگا جیسے یہان سے کاٹھ گودام -

مسخرہ - بس اتنا ہی بولتے ہین آپ کاٹھ گودام نہین بلکہ جیسے یہان سے رام گھاٹ - اتنا چوڑا پاٹ تھا -

نواب - (مسکرا کر) تو یہ کہیے بڑے بڑے معرکے دیکھے ہوے ہین آپ - کیون جی اُسوقت کیا حال ہوگا -

مہراج - (بہت اکڑ کر) حال کیا تھا - دل شیر تھا -

محسن - بھلا کیون صاحب جو اسوقت کہین بھیڑیا نکل آتا تو حضور جنٹل صاحب کیا کرتے -

نازو - (قہقہہ لگا کر) نانی ہی مرجاتی انکی - اے موا گپ اڑاتا ہے - دریا کا پاٹ اتنا بڑا تھا جیسے یہان سے کاٹھ گودام تو دریا کاہیکو سمندر تھا -

چھٹن - یار مہراج بلی نازو کی نظرون مین آپ جیسے کچھ جچتے نہین - یہ کیا سبب ہی - جہان آپ نے بہادری کی لی اور انھون نے بنانا شروع کیا -

مہراج - اجی ہمارا حال رن کی زمین مین دیکھو -

نازو - گھر کی پھلی اور باسی ساگ - موا ڈینگیا - بڑے سپاہی کے وہ بنے ہین -

جسوقت یہ فریقین مزے کی باتین ہوتی تھین ننھی ننھی بوندین پڑنی جاتی تھین مگر چو طرفہ گھرا ہوا تھا اور بقول نازو جان کے دھنیو لدا ہوا کھڑا ہی کچھ دیر مین موسلا دھار

برسا ہی چاہتا ہی) - ایک دفعہ اور بھی کالی کالی گھٹا جھومتی ہوئی آئی اور واقعی آناً فاناً موسلا دھار مینہ اِس زور سے برسنے لگا کہ کان پڑی آواز کا سننا محال تھا - اور سیاہی ایسی کہ معلوم ہوتا تھا رات ہوگئی - داروغہ نے حکم دیا کہ لمپ فوراً شروع کیے جائین اور عرض کیا کہ خداوند یہان برآمدے مین ہوا بڑے زناٹے کی چلتی ہی اور سردی بھی زیادہ ہی حضور اندر چلکر گرم کمرے مین بیٹھین اور گرم گرم کپڑے پہن لین - نواب مع احباب اور مہوشان پہ جبین اندر کے ایک کمرے مین فرش پر آکے متمکن ہوے اور نازو نے رضائی اوڑھ لی - اُسی رضائی کا ایک کونا نواب صاحب نے اپنے پانوٴن پر بھی ڈال لیا - یہ امر ذرا قمرن کے خلاف گذرا - اِن کو رات کی بات اور نواب صاحب کے عشق کی حکایت اور باہمی رنجش و شکایت کا حال خوب یاد تھا - سمجھین کہ آغاز عشق اور بسم اللہ محبت ہی - چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی - اب شک اور واہمے نے طرح طرح کی باتین پیدا کردین - گو نواب صاحب نازو کو چاہتے ضرور تھے اُسکے حسن و جمال اور رخسار زیبا اور نازک کمری اور طراری اور حاضر جوابی اور جوانی کی امنگ پر دلدادہ اور فریفتہ تھے مگر اُسوقت نازو کی رضائی جو اِنھون نے اپنے پانوٴن پر ذرا سے لی تو اس مین ذرا بھی بدی کا خیال نہ تھا - لیکن قمرن کے لوحِ دل پر نقش ہوگیا کہ نواب نے اب نازو سے پینگ بڑھانے کا لگا لگایا - ذرا بھی اگر ہوا سے رضائی کے کونے نے جنبش کی تو یہ سمجھی کہ نواب نے پانوٴن سے ٹہوکا دیا - نازو ذرا مسکرائی اور اُنکو شک کی جگہ یقین ہوگیا کہ نواب نے اشارہ کیا ہوگا - تھوڑی دیر مین نازو جان اتفاق سے نواب کے زانو پر سر رکھکر لیٹین اور نواب صاحب نے اپنا دوشالہ اوڑھا لیا تو بس غضب ہی ہوگیا - چہرہ مارے غصے کے سرخ - لال بھبوکا - ایک تو گال یون ہی لال لال قدرتی سرخ تھے غصے نے اور بھی بیر بہوٹی کردیے اور لطف یہ کہ نازو کے وہم و گمان مین یہ بات نہ تھی کہ قمرن اسوقت رنجیدہ بیٹھی ہی کیونکہ گو نواب صاحب نے کئی بار قمرن سے نازو کی چاہ اور اپنے عشق کا حال بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر دونون بہنون کا مل جل کے ایک ہی جگہ رہنا ہو تو کیا اچھی بات ہو لیکن قمرن نے اپنی بہن کو اسکی اطلاع نہین دی تھی - ایک دفعہ لیٹے لیٹے نازو کے کسی چیونٹی نے کہین پر کاٹا تو وہ اوئی کہکے ذرا یون ہی سی اُٹھ بیٹھی اور جس مقام پر کاٹا تھا وہان کھجلا کر پھر نواب صاحب کے زانو پر سر رکھکر بدستور لیٹ رہی - دیوانہ را ہوئے بس ست قمرن کو یقین کامل ہوگیا کہ نواب نے دست اندازی کی تھی - اور بھی دل ہی دل مین بگڑی - سوچی کہ باجی جان تو آستین کا سانپ نکلین - اب تو دن دہاڑے کھلم کھلا یون کھسوٹ ہونے لگی یہان تک تو نوبت آگئی اب باقی کیا رہا - مگر کبھی کبھی بہن کی محبت کے سبب سے سوچتی تھی کہ خیر جو ہو سو ہو ضبط کرنا چاہیے - بڑی بہن کہان ملیگی - اِس سے تو اچھا ہی کہ اِس موے کلمُہے قدرا کے گھر مین رہون اور دن رات محنت کے مارے پسی جاوٴن اور موٹی موٹی روٹیان اور چچینڈے کی ترکاری کھاوٴن - یہان کا سا چین کبھی خواب مین بھی نصیب نہو گا - یہ پلاوٴ اور قورمہ اور کباب اور کندن قلیہ اور ساری خدائی کی نعمتین کہان نصیب ہونگی آج فرمایش کی کہ اننناس پلاوٴ پکے - کل کہا خاگینہ کھاوٴنگے

کبھی حلوا سوہن نبوایا۔ یہ انار اور انگور اور سیب کہان نصیب ہونگے۔ جھر بیری بھی وقتون سے نصیب ہوتی تھی یہ دوشالے اور بھاری بھاری کپڑے کبھی خواب مین بھی دیکھے تھے۔ یہ زربفت اور اطلس اور کمخواب کہان نصیب تھا یہ گنگا جمنی ہوادارون کی سواری کا بھلا ہمارا نصیبہ تھا یہ اتنی مہریان اور پیش خدمتین اور مغلانی اور خواصین ہماری سترپشت مین بھی کسی نے نوکر رکھی تھین۔ یہ سب نواب کی جوتیون کا صدقہ اور ہمارے حسن و جوانی کا طفیل ہے اگر نازو پر انھون نے بڑی نظر ڈالی بھی تو ہمارا کیا نقصان ہے ہماری گرہ سے تو نہین کچھ جاتا ہے۔ اور اگر نازو کی ہم سے زیادہ خاطرداشت بھی کی تو پھر اپنی بہن ہے۔ کوئی غیر تھوڑا ہی ہے۔ قدر اکے یہان سے تو ہر حالت مین اچھے رہینگے۔ اور اب اگر اسکے گھر گئے بھی تو اور بھی بیقدری ہوگی۔ پاس پڑوس کی عورتین طعنے دینگی کہ سترخصمی ہے میان کو چھوڑ کے بھاگ گئی تھی۔ ٹکٹ لیکے کمائی تھی۔ ساس مردار سے روز جوتا چلیگا۔ قدرا بوٹیان نوچ نوچ کے کھائیگا اور یہ ہو سکیگا نہین کہ کمرا لیکے چوک مین بیٹھین۔ لاج آئیگی۔ اور اگر سسرال مین ساس اور میان نہ بھی لڑے۔ اور پڑوسیون مین کسی نے طعنہ بھی نہ دیا تو اس عیش اور آرام کے بعد اس مصیبت مین رہا کس سے جائیگا۔ پلاؤ وہان کہان۔ وہان وہی تیل کی مچھلی اور وہ بھی روز ہو نہین سکیگا یہان کی ماشیر مچھلی وہان کہان اور پھر ایسے ایسے باورچیون کے ہاتھ کی پکی ہوئی۔ وہان دودھ کیا جاے اور قند کہان سے لائینگے۔ یہ پانچ پانچ روپیہ تولے کا عطر کس کے گھر سے آئیگا۔ دھوئی تلی کا تیل بھی تو ساس

ہزارون ٹکتورون کے بعد دیگی۔ یہ ذری ساٹن اور کامدانی اور چاندانی قدرا موٹی ہی کاٹا کہان سے پہنا سکیگا۔ رنگا ہوا دوپٹا جو تین آنے گز کی تنزیب کا نبوا دیا تو گویا مول ہی لے لیا دن رات چوڑیان بنانا اور بیچنا۔ اور نیچ قوم اور شہدون کے آوازے سننا اور بازار والون کی چھیڑ چھاڑ اور للتوا سے آنکھین لڑانا۔ یہ گدگدا بستر اور ہوائی تکیے اور مخملی گیجھے کون دیگا۔ وہی پھٹی پرانی دری اور باوا آدم کے وقت کا غالیچہ جسمین ایک روان تک نہین باقی رہا ہے۔ یہ سواری پر چڑھ کے وہان کون نکلیگا۔ وہان وہی بازار کے دھکے کھانا اور جوتیان چٹخاتے جانا۔

پہلے تو قمرن بہت ہی خفا تھین۔ نہایت بگڑی ہوئی۔ نواب سے بھی ناراض۔ نازو سے بھی بد دماغ۔ اپنی قسمت کی بھی شاکی۔ مگر جب ذرا غور کیا تو راے بدل گئی اور واقعی اچھی سوچین۔ اور خوب راے قائم کی ورنہ نتیجہ یہ ہوتا کہ ادھر نازو سے چل جاتی بہنون بہنون مین جھگڑا ہوتا اور ادھر نواب صاحب کی نظرون سے گر جاتین اور اگر بات رفتہ رفتہ بڑھتی تو نواب اور انکے پرانے دوست منشی مہرا جعلی مین بھی دلی عداوت ہو جاتی۔ کیونکہ اگر محمد عسکری ان کی معشوقہ سوسن مولیتی نازو کو اپنے بس مین کر لیتے اور نازو مہراج علی کو چھوڑ کر نواب صاحب سے بغل گرم کرتین مہراجعلی کو ضرور شاق گذرتا اور جانی دشمنی ہو جاتی۔

نواب صاحب کی بیقراری اور نازو کی نازبرداری

اس روز پھر نازو اور قمرن خوب نکھرین کہ نینی تال کی پاترون کے مقابل مین انکا حسن ماند ہو جائے۔ نواب صاحب کا دل تو نازو پر آیا ہی تھا یہ جوبن ٹھن کے سامنے آن کھڑی ہوتین

تو طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی اور بیقرار ہوے نواب صاحب نے بہانہ کرکے فرمایش کی کہ ذرا اُس کمرے مین جاکر اپنی صندوقچی سے عطر تو نکال لاؤ۔ نازو کو کیا معلوم تھا کہ نواب کس تاک مین ہین۔ تھرن اُسوقت مٹلاتی اور دھری سے باتین کرتی ہوئی جھیل کی طرف کھڑی ہوئی سیر دیکھ رہی تھی۔ نازو جو کمرے مین جا کے عطر کی شیشی نکالنے لگی تو نواب صاحب نے موقع پا کے چھیڑنا شروع کیا۔

نواب۔ (نازو کے سر پر ہاتھ پھیر کر) آج تو خوب پٹیان جمائی ہین نازو جان۔

نازو۔ (متحیر ہوکر) جی ہان۔ جیسا بُرش پھیرا جائیگا ویسا ہی پٹیان جمینگی۔

نواب۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) اور گال بھی آج چکنے ہین۔

نازو۔ (اور بھی متحیر ہوکر) - اچھا ذری ہٹو تو۔

نواب۔ اچھا ایک بوسہ دیدو۔

نازو۔ ای واہ۔ پیٹ سے پانون نکالے۔

نواب۔ ہم زبردستی چوم کے بھاگ جائینگے۔

نازو۔ ای ہٹو۔ آج تمھین یہ ہو کیا گیا ہے۔

نواب۔ نازو جان۔ قسم خدا کی تم پر جان جاتی ہے۔

نازو۔ این! (قہقہہ لگاکر) اور دل لگی دیکھنا۔ سبزی پی ہے کیا۔

نواب۔ ہم تھوڑی دیر مین ہٹ کے چوم لینگے۔

نازو۔ پھر دھمکاتے کیا ہو۔

نواب۔ ہان پھر بُرا نہ ماننا۔ مین اپنے سر کی قسم ہٹ کے رو ہی سو بوسے لونگا۔

نازو۔ جو گرجتے ہین وہ برستے کم ہین۔

راوی۔ نازو ایک ہی استاد دل سے چاہتی تھی کہ نواب اسیر بھی رکھین اور دونون کونے آباد ہوجائین۔ جب نواب صاحب نے کئی بار کہا کہ مین ہٹ کے چوم لونگا تو تنک کر بولی کہ (پھر دھمکاتے کیا ہو) یعنی چوم لوگے تو ہوگا کیا۔ (کوئی تمھارے چومنے سے ڈرتا ہے)۔ اور جب دیکھا کہ نواب کا زبانی داخلہ ہے تو جھلا کر کہا (جو گرجتے ہین وہ برستے نہین)۔ جب نواب صاحب نے اتنی شہ پائی تو ہاتھ پکڑکر اپنی طرف کھینچا اور نازو سے دھینگا مشتی ہونے لگی نوبت بانیجا رسید کہ اُنکا دُپٹا اُنکے ہاتھ مین آگیا اور نازو نے بدن چھپانے اور چھڑانے کے لیے ایک شالی رومال جو وہان پڑا ہوا تھا اُٹھا کے جلدی سے اوڑھ لیا اور دوڑ کر دروازے کی جانب سے بھاگتے ہوے نواب کے گال مین زور سے چٹکی لی۔

نواب۔ یاد رکھیے گا بی نازو جان صاحب۔ ایک بوسے کے لیے ہیرپھیری کرتی ہین آپ۔

نازو۔ اوئی ایک بوسہ اُنکے نزدیک کوئی چیز ہی نہین ہے کیا مفت کا سمجھتے ہین۔

نواب۔ اچھا خیر یاد رکھیے گا۔ اور یہ گال مین چٹکی بھی لی ہے آپ نے۔

نازو۔ خوب کیا۔ کسی کے دبیل مین گیا۔ جو جی چاہا وہ کیا۔

نواب۔ اچھا پھر رونا نہین۔ خیر فہمیدہ خواہد شد۔ کیا مضائقہ ہے۔

نازو۔ ای یہ تم ہمکو دھمکی کیا دیتے ہو۔ تم ہمسے دھینگا مشتی مین جیت پاؤگے بھلا۔ ای لاحول۔

نواب۔ اخاہ اب تو خوب قرأت کے ساتھ حضور

گفتگو کرنے لگین -

نازو - آف - ہانپ گئی اللہ جانتا ہے ہم مین ہاتھا پائی کا دم نہین ہے یہ دل لگی کسی بیہودگی سے کیا کرو صاحب -

نواب - کبھی نزاکت کی لیتی ہو کہ ہانپ گئین اور یہ ہوا اور وہ ہوا - اور کبھی مرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو - بڑی پہلوان ہو -

نازو - تم لوگون کا جو اعتبار کرے وہ بیوقوف - تم تو ہم عورتون کو بدنام کرتے ہو کہ رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے - اور خود جو ادھر ادھر پھاندتے پھرتے ہین اسکا کچھ نہین - اچھا اچھا ہے ہے - برا برا - تمکو لازم نہین تھا کہ ہمسے اسطرح سے برتاؤ کرتے -

نواب - ہم تو سالی کو نصف جورو سمجھتے ہین -

نازو - ایک بہن تو تمہارے حوالے کردی -

نواب - ہم تو دُکڑی ہانکنا چاہتے ہین -

نازو - ای چھٹے سے منہ - شرم نہین آتی - چھوٹی بہن تو ہم نے تمہارے سپرد کردی اور کیسی بہن چاند سا مکھڑا ہے جسکا -

نواب - اب تم ہمسے بچ کے کہان جا سکتی ہو -

نازو - دیکھو نواب وحشت کی بہت نہ لینا - نہین مفت مین بدنام ہو جاؤگے - اب تم کو قمرن اور قمرن کو تمہارے ساتھ عمر بسر کرنی ہے -

نواب - ہم چاہتے ہین کہ ہم اور تم اور قمرن ایک ہی ساتھ رہین اور جو رشتہ ہم سے اور قمرن سے ہے وہی تمسے بھی ہو جائے اور قمرن ہماری بیوی کی بیوی ہون اور سالی کی سالی -

نازو - ایسی تیسی تمہاری - بہت وحشت کی نہ لو بس -

نواب - دل مین تو خوش ہو گئی ہو گی -

نازو - ای کیون نہین - ایسے ہی تو بڑے خوبصورت ہین آپ سالی کی سالی اور جورو کی جورو - شرم نہین آتی بیہودہ - ہمارا لحاظ کیا کرو (مسکرا کر) تم ہمارے چھوٹے ہو

نواب - ہم تو کہہ ہی چکے ہین کہ ہم بڑی سالی کو نصف جورو سمجھتے ہین -

اس تقریر اور بوسے کی طلب اور گالون کی تعریف اور ہونٹون کی توصیف سے نازو سمجھ گئی کہ نواب صاحب بے طور پیچھے ہوے ہین کہ یہ باتین کرکے قمرن کے پاس جا کے بیٹھین اور جھیل کو دیکھکر کہا - اسکا پانی تو بڑا مست کرنے والا ہے - قمرن بولی - باجی یہان پہاڑ پر جو شے ہے مست کرنیوالی ہے ہوا الگ مست کرتی ہے - پانی الگ مست کرتا ہے - بدلی الگ مست کرتی ہے - بجلی چمکتی ہے تو وہ بھی مست ہی کرنے والی ہے - اللہ کرے سب کو توفیق ہو کہ یہان آیا کرین - اب دیکھو یہان جب سے آئے نہ بدہضمی ہوتی ہے نہ پیٹ مین درد - نہ بیماری نہ بخار - مزے سے دو تین وقت ترمال چکھتے ہین - اور دو ہی تین بار میوہ کھاتے ہین اور مٹھائی کھاتے ہین مگر پانی پیا اور ہضم اپچ - ڈکار تک جب آتی ہے تو خوشبودار - کھانے پینے سونے اٹھنے بیٹھنے کا مزہ بس یہان ہی ہے -

اتنے مین نواب صاحب اور آغا محمد اطہر بھی آگئے - آغا نے کہا جھیل کی سیر ہو رہی ہے بی قمرن جان صاحبہ - سچ کہنا کیا مقام ہے - بھلا ایسی ہوا کبھی لکھنؤ مین خواب مین بھی آئی تھی -

وہان گرمیون مین اگر ایسی ہوا چلے تو لوگ سمجھین زندگی ہو گئی - لاکھ خس کی ٹٹی لگاؤ اور دہری دہری ٹٹی لگاؤ اور پنکھا چل رہا ہو اور ٹٹی برابر چھڑکی جاے اور اندھیرا بھی ہو اور مکان دو منزلہ چاہے چو منزلہ ہو یہ بات کہان - یہ قدرتی ہوا کہان - نہ ٹٹی ہے - نہ پنکھا ہے - نہ پنکھا قلی ہے - نہ چو منزلے مکان کی ضرورت ہے دروازے سب کھلے پڑے ہین اور ہوائین چل رہی ہین اور جھیل کا پانی لہرین مار رہا ہے - خدا کی قدرت تو یون بھی ہر مقام اور ہر در و دیوار سے عیان ہے مگر یہان تو ناخدا ترس اور دہریہ اور مشرک بھی آ کے تو خدا کا قائل ہو جائے -

چار گھڑی دن رہے نواب صاحب مع احباب و رفقا گھوڑون اور ڈانڈیون پر سوار ہو کر ہوا کھانے گئے -

نواب - بھائی چھٹن صاحب یار یہان تو جسطرف نکلجاتے ہین لان ٹنس ہی لان ٹنس کا کھیل دکھائی دیتا ہے -

چھٹن - خوب کثرت ہے بھائی صاحب -

آغا - حضور اگر یہان رہ کے اتنا بھی نہ کھیلنا سیکھا تو کیا - وہان جا کے کچھ تو نئی بات سیکھے ہون -

نواب - سکھائے گا کون -

آغا - بھئی کوئی نوکر رکھو - مگر یہ قسم کھا لو کہ روز معمول کے وقت کھیلا کرینگے - یہ نہین کہ ایک دن سیکھا اور دس دن سناٹا - ہنسے سال بھر تک تو خوب جم کے کثرت کی - ڈنڑ اور مگدر اور لیزم اور بیٹھکین - مگر پھر جو کاہلی نے گھیرا تو کسی روز ڈنڑ ہی خالی کر لیے کسی دن مگدر ہی - صرف جوڑی کے ہاتھ ہلا لیے - کبھی پچاس ساٹھ بیٹھکین لگائین

غرض پوری کثرت کسی روز نہ کی - اور رفتہ رفتہ بالکل چھوٹ گئی - اب برسات بھر تو سوا سو ہاتھ جوڑی کے ہلا لیتے ہین باقی اللہ اللہ - اور اسکا روز روز نباہنا مشکل ہے کثرت کرنا لوہے کے چنے چبانا ہے - خالا کا گھر نہین ہے -

مسخرہ - حضور اس جھیل پر کسی روز ضرور شغل مے ہو -

آغا - جی ہان جسمین پولیس مین چالان کیا جائے -

نواب - واہ - چالان کی ایک ہی کہی ہے - وجہ کیا -

مسخرہ - کسی کا اجارہ ہے -

> رنگینگے واعظ کی آج داڑھی کسی کے باوا کا ڈر نہین ہے
> پیئینگے مے جھیل کے کنارے کسی کی خالہ کا گھر نہین ہے

نواب - اے شاباش - یہ رندی ہے - رند ہون تو ایسے ہی ہون - ع - پیئینگے مے جھیل کے کنارے کسی کی خالا کا گھر نہین ہے - ہم تو جانتے ہین اسمین کوئی خوف نہین ہے -

اتنے مین انکے انگریزی خوان احباب بیرسٹر صاحب اور پنڈت صاحب اور بی - ال - اور ام - اے - ملے سب پیادہ پا بیرسٹر کا پہاڑی پاپو البتہ اس وجہ سے ساتھ تھا کہ دور کا دھاوا کر کے آئے تھے - نواب صاحب بھی گھوڑے سے اتر پڑے اور انکے احباب و رفقا بھی پیدل چلے - مگر منشی مہراج بلی صاحب ڈانڈی سے نہ اترے بیرسٹر نے کہا نواب صاحب یہان جہانتک ممکن ہو پیدل چلا کیجیے - مشی یہان بہت ہی مفید ہے - اور یہ آپ کے دوست ڈانڈی پر لدے رہتے ہین - یہ تو بڑی کاہلی ہے - ابھی تو ایسے بوڑھے نہین ہین - انسے کہیے اس ڈانڈی کو خدا کے لیے چھوڑین - یا پو یا گھوڑے پر سوار ہوا کرین ڈانڈی تو عورتون کے لیے ہے - یا بیمارون کے لیے -

گفتگو پانون اور ڈانڈی کی سواری - بھئی واہ -
منشی مہراج بلی صاحب بھی تنر ماکر آتر پڑے تو ام - اے نے انسے پوچھا کہیے حضرت یہان آج کل کون کتاب حضور زیادہ تر مطالعہ فرماتے ہین - کچھ پہاڑ کی کیفیت آپ نے احباب کو لکھی یا نہین - لوگون کو خوب ترغیب دیجیے کہ پہاڑ پر آیا کرین - اپنے اپنے احباب کو ضرور لکھیے - انھون نے گپ اُڑانا شروع کی کہا جی ہان حضرت ہم نے اپنے کل احباب کو لکھا ہی کہ پہاڑ جس نے نہین دیکھا اُسنے دنیا کی سیر ہی نہین کی - پہاڑ پر سردی ہوتی ہی اور مینھو برستا ہی اور ٹھنڈا پانی ہوتا ہی اور درخت ہین سب کیفیت یہان کی لکھدی
اسپر وہ سب ہنسنے لگے اور نواب صاحب اور آغا محمد اطہر نے بھی قہقہہ لگایا - ایک صاحب نے کہا آپ نے تو وہ وہ باتین لکھدین جو دنیا بھر مین اور کہین ہوتی ہی نہین ہین - نہ مینھو کہین اور برستا ہی نہ ٹھنڈا پانی ہوتا ہی نہ سردی ہوتی ہی
نواب صاحب تو دل سے نازو کی ادا پر ریجھے ہوئے تھے ہی جب دیر تک نازو سے جدا رہے تو تدبیر سوچنے لگے کہ جیا مخل جو لکچر دینے آئے ہین اور عمدہ عمدہ افعال کی تعلیم دینے کا بیڑا اٹھایا ہی وہ کہین جلد دفان ہون تو یہ نازو جان کی صحبت کا لطف حاصل کرین -
نواب - ارے یارا سوقت تو نیند آتی ہی -
آغا - کل شب کو سوئے نہین - نیند تو آیا ہی چاہے -
مہراج - سو رہیے تھوڑی دیر آرام کیجیے -
چھٹن - ہزار بار کہا کہ بھائی صاحب کم سے کم چھ گھنٹے روز سو یا کیجیے - رات کا جاگنا بڑا برا ہوتا ہے مگر آپ لوگ مانتے ہی نہین -

ام اے - اب آپ آرام کیجیے - کل انشاء اللہ تعالی ملاقات ہوگی - مگر شب کو زیادہ نہ جاگا کیجیے -
بی ال - رخصت - کل گھوڑدوڑ مین ملینگے -
یہ سب صاحب رخصت ہوئے تو مہراج بلی نے کہا یہ کہان کا جھگڑا لگا یا ہی نواب -
ممن - حضور اب کیا عرض کرین -
آغا - انکی صحبت کو ہم ہزار غنیمت سمجھتے ہین -
نواب - اسمین کیا شک ہی - گدھے کو آدمی یہ لوگ بناتے ہین - اکسیر ہی انکی صحبت -
مسخرہ - تو جونپور کے قاضی تو انھون نے بہت سے بنائے ہین - بے ادبی معاف حضور -
مہراج - خدا کرے نواب صاحب کو بھی جونپور کا قاضی بنادین بس یہی کسر ہی -
نواب - مگر گستاخی معاف آپ مین یہ کسر بھی نہین رہی آپ تو پیدائشی قاضی ہین -
مہراج - برا نہ مانا کرو بھائی - ہم لوگ بڑے پہونچے ہوے اللہ والے لوگ ہین -
نواب - فقط دم کی کسر ہی -
مہراج - یہ بے تکی ہی بھائی صاحب بولو جی نازو جھوٹ کہتے ہین ہم -
نازو - ای یہ موئے ہین کون خدائی خوار - گدھے اسوار انکو گھر مین بیٹھنے کی جگہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی - ای ہان جب دیکھو موجود - اور سب کے سب ساتھ پلٹن کی پلٹن لیکے آن موجود ہوئے -
قمرن - نواب نے منھ لگایا ہی نا - منھ لگائی ڈومنی

ناچے تال بے تال -

نازو - اور یا چاتورا ایسے کہ بیٹھے تو بس جم گئے - جب تک کائی نہ لگ لیگی تب تک اٹھنے کا نام نہ لینگے -

قمرن - اللہ کرے دیمک لگے -

مہراج - ہمکو بھی انکا یہان آنا بُرا معلوم ہوتا ہے -

نواب - آپ ایسے گدھون کو تو بُرا معلوم ہی ہوگا پڑھے لکھے آدمیون کی صحبت سے تو آپکو نفرت ہوا ہی چاہیے شہدون کی صحبت کے بیٹھنے والون کو بھلے مانس کا ساتھ ہمیشہ بُرا معلوم ہوتا ہے -

مہراج - (ہنستے ہوے) بجا - تو پڑھے لکھے بس ایک حضور ہین - شان خدا - ہمارے سامنے غالب اور صہبائی تو زانوے ادب تہ کرتے تھے آپ کس کھیت کی مولی ہین - غالب نے اپنی ایک مثنوی مین کہا تھا -

نوک خامہ و تیغ زبان ساز کرد
از سر ورد مصرعہ آغاز کرد

ہمنے فوراً ٹوک دیا کہ (خوک را پنجہ کجا)

اختر نے کہا واہ حضرت واہ - اس جھوٹ مین کیا سچ - یہ مرزا ناطق مکرانی نے اعتراض کیا تھا آپ اپنے نام سے مشہور کرتے ہین -

مسخرہ - یہ میان جمو کے چچا پیدا ہوے - کیون منشی مہراج جی صاحب خسرو تو حضور کے دادا تھے نا -

مہراج جی کو اختر کا ٹوکنا اور مسخرے کا بنانا ناگوار گذرا تو اٹھکے برآمدے مین چلے گئے اور قمرن کو بلا کر چھٹن صاحب اور من وغیرہ کو لیکے گنجفہ کھیلنے لگے - تخلیہ پاکر نواب صاحب نے نازو سے پھر وہی گفتگو شروع کی -

نواب - نازو جان - اس امر مین مجبور کیا تھے -

نازو - پھر تمنے بک بک لگائی جی

نواب - مار ڈالو - قتل کر ڈالو - کوسو بُرا بھلا کہو اختیار ہے - مگر ان ناکچھ تو جواب دو - یہ خاموشی بُری معلوم ہوتی ہے -

نازو - تم کو یہ ہو کیا گیا ہے نواب - ہزار دفعہ کہدیا کہ ایک بہن تو تم کو دیدی ہے - ہمارا بار بار ہے کو چھیڑ خانی کرتے ہو -

نواب - (نازو کے سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم تمھاری ایک ایک ادا پر جان جاتی ہے -

نازو - اے آخ ہم مین ہے کیا - قمرن سے ہم بھلا بڑھکر ہین -

نواب - قسم کھانے کو کہتا ہون کہ قمرن تمھارے پاسنگ کو نہین پہونچتی ہے - یہ ادا یہ شوخی یہ دلبری اسمین کہان تم لاکھون مین ایک ہو - جواب نہین رکھتین - ہم چاہتے ہین کہ تم دونون بہنین ہماری سالی اور بیوی بنکے رہو -

نازو - دور ہو - خبردار جو اب یہ بات زبان سے نکالی ہوگی (آہستہ سے کان اینٹھکر) شری ہو گیا ہے کیا -

نواب - تمھارا حرج کیا ہے -

نازو - تیرا سر حرج ہے (دوسرا کان زور سے اینٹھکر) جوتیان کھانے کو جی چاہتا ہے؟

نواب - اچھا بوسہ ہی دیدو -

نازو - لو - ایک نہین دس - کیا چبا چائی مین گال گھس جائینگے مگر خبردار جو کوئی ایسی ویسی بات منھ سے نکالی تو تو جانیگا -

راوی - تو تکار کی نوبت تو آگئی - اور کیدن آگے ت…

نازبران کن کہ خریدار تست

اب تو نواب کہنے لگے - کان بھی اینٹھے - چٹکی بھی لی پٹہ بھی آہستہ سے جمادیا - ٹری پاگل واہی بھی بنایا -

ع - آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا -

نازو - تم لوگون کا کوئی اعتبار نہین ہی عورتونکو لوگ ناحق دق کرتے ہین - مردون سے بڑھکر بری نیت عورتون کی نہین ہوتی - ایک بہن تمہارے سپرد کردی اب تم جوڑی ہانکنا چاہتے ہو -

نواب - مین کیا کرون نازو - مجھ پر تو تم نے ! جیسے دفعۃً جادو کردیا - مین جب تک تمکو نہین دیکھتا روح بیقرار رہتی ہی اور جب تک دیکھ نہین لیتا زندگی تلخ ہوتی ہی - میرا بس یہی جی چاہتا ہی کہ تم کو کسی طرح کلیجے مین رکھ لون - اِن سب کو یہان سے نکال دون - اور بس ہم تم دو آدمی رہجائین - اب بتاؤ مین اپنے دلکو کیونکر سمجھاؤن - لاکھ لاکھ سمجھاتا ہون - مگر دل کو قابو مین نہین پاتا تم جب میرے سامنے آتی ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ بیچ مچ کی پری روبرو کھڑی ہوگئی -

یہ فقرے نواب صاحب نے اِس بیکسی اور حسرت کے ساتھ کہے کہ نازو کا دل بھی پسیجا - مگر عورت کیسی ہی آوارہ کیون نہ ہو پھر عورت ہی ہی - منھ سے کچھ جواب نہ دیا لیکن آنکھون کے اشارے سے خدا جانے کیا سمجھایا کہ نواب کی باچھین کھل گئین اور ادھر اُدھر دیکھکر ٹرے جوش مین نازو کے لال لال گال کاٹ لیے اور بوسے کی سرخی کا نقش دیر تک اُس پریوش کے رخسار پر منقوش رہا نازو بھی سوچی کہ نواب کو آزردہ کرنا عقل دور اندیش کے خلاف ہی - گو معشوقہ رنگین کمر رشک نسرین نرالی قرن اور انکی رنگین ادائین دلبر غنچہ دہان نازو جان کے حسن عالم آرا اور ادائے جانفزا کا عشق تو دن دونی رات چوگنی ترقی پر تھا اور دونون لعبتان طرحدار غیرت خوبان خلخ و فرخار کے دلون مین کبھی نواب ہلال رکاب کی محبت جگہ کرتی جاتی تھی لیکن اُنکے نئے احباب تربیت یافتہ مہذب و شایستہ کی صحبت نیک نے اِنکے ساتھ وہ کیا جو بادمراد جہاز کے ساتھ کرتی ہی - جبھی تو استادون نے کہا ہی

کہ ع ہمنشین تو از تو بہ باید :: تا ترا عقل و دین بیفزاید ::

گو حسینان نینی تال اور وہان کی لولیان زہرہ تمثال کی نظارہ بازی اور چشم جادو کی فسونسازی اور ہنسی مذاق دل لگی چہل پہل سب باتین بدستور تھین مگر خیالات مین البتہ زمین و آسمان کا فرق ہوگیا تھا - ان لوگون کی ہردم کی صحبت اور اُٹھنے بیٹھنے سے نواب صاحب نے بہت سی نئی باتین سیکھی تھین - اور اُنکے پرانے خیالات خرف مین ٹرا تبدل واقع ہوگیا تھا پہلے تو انکو بجز اِسکے اور کوئی فکر نہ تھی کہ عمدہ عمدہ قسم کی ولایتی شرابین نوشجان فرمائین اور پلاؤ قورمہ چکھین اور معشوقون کے ساتھ بسر کرین اور دو چار فقرہ باز خوش گپ مصاحب صحبت مین ہون اور رنگین طبع یار دوست - اخبار بینی اور مطالعۂ کتب سے شوق نہ تھا اور نہ یہ معلوم تھا کہ دنیا مین کیا ہوتا ہی اور یورپ کی قومون نے کیا کیا ترقیان کی ہین - ان باتون سے کوئی بحث ہی نہ تھی - کبھی جلسے یا انجمن مین شریک نہین ہوے اور کسی جلسۂ تہذیب یا انجمن رفاہ کے ممبر نہ تھے - اب ان دوستون اور نئی روشنی والون نے جو انکو نئی تہذیب و

شایستگی کی باتین سکھائین تو انکی آنکھین کھل گئین اور سمجھنے لگے کہ دنیا مین کیا کارروائی ہوتی ہے اور یورپ اور امریکا مین کیا کیا ترقیان زمانہ حال مین ہوئی ہین۔

نواب صاحب آدمی طبیعت دار تھے انکے دل پر نئی تہذیب نے بہت جلد اثر کیا اور انکو یقین واثق ہو گیا کہ ترقی قومی کا یہین ذریعہ اور بہترین وسیلہ یہی ہے کہ اہل انگلستان کے نقش قدم پر چلین۔ دو بارہ عام جلسون مین لکچر سننے بھی گئے۔ ایک لکچر کسی ہندو نے اہل ہنود کے خیالات پست کی نسبت دیا تھا اور اپنے ہموطنون کو صلاح دی تھی کہ اب ان خیالات کی پابندی سے کنارہ کش ہون جو زمانے اور وقت کے خلاف ہین اور جنکی پابندی سے اب سراسر زیان ہے۔ دوسری اسپیچ ایک مسلمان نے دی تھی اور اُس مین اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کا مقابلہ کرکے افسوس ظاہر کیا تھا کہ مسلمان ترقی کے عوض اور گرتے جاتے ہین۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ نوابصاحب کو اسپیچ سننے کا شوق ہوا ہو۔ اور وہ بھی دوبار۔ ایک ہی ہفتہ مین۔ ان دونون لکچرون نے انکے خیالات مین بڑا تبدل کر دیا۔ خصوصاً دوسرے لکچر نے جو خاص اہل اسلام اور زیادہ تر امراء لکھنو کی حالت زار کی نسبت دیا گیا تھا اور جس سے ہمدردی اسلام ٹپکتی تھی۔ نواب صاحب نے اس اسپیچ کو بڑے غور سے سُنا اور گھر پر آن کر احباب سے بڑی تعریف کی۔ اگر لکھنو مین کوئی شخص انکے سامنے اس قسم کے خیالات ظاہر کرتا تو ضرور اسکو مشرک اور کافر اور نامسلمان قرار دیتے اور اسکے نام سے انکو نفرت ہو جاتی مگر یہان خیالات مین اسقدر ترقی ہو گئی تھی کہ اُس لاجواب اسپیچ کو انہون نے صرف غور سے سنا ہی نہین بلکہ اُس کے مطالب پر بھی قرار واقعی غور کیا اور سوچے کہ اسکے مطابق اپنے خیالات کو آراستہ کرین اور جو نقص اپنے چال چلن مین ہو اُسکو دور کر دین۔ اسپیچ کے ایک ایک لفظ سے نوابصاحب کو اتفاق تھا اور انکے سنتے احباب نے تقریرِ مذکور کے اکثر خیالات کی عمدہ طور سے تشریح و توضیح کی تو اس وضاحت سے نوابصاحب کے دل پر اسکی رزانت کا نقش اور بھی جم گیا کہ واقعی ہمکو اب ترقی کی طرف مائل ہونا چاہیے۔

اہل ہنود کی حالت زار اور تقریر فصیح آزمودہ کار

جلد لے میری خبر اے ساقی	تا دم کو مجھ مین ہے اب دم باقی
پھر کہان مین کہان یہ دور جام	تیری غفلت نے کیا کام تمام
صدمہ درد و ہجوم غم ہے	تیری فرقت مین ہون بر دم ہے
دور آخر ہے پلا ساغر مے	اسطرح محو تغافل کیون ہے
ہوش آئے تو بصد رنج و الم	کہ سناؤن تجھے افسانۂ غم

ساقی اُس مرشد کامل سے عبارت ہے جو راہ نیک بتانے مین خضر فرخ پے کا کام دیتا ہے مرید اپنے پیر کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین کہ ہم لوگ عرصۂ دراز سے حضیض تنزل و ادبار قومی مین پڑے ہوئے ہین۔ کوئی ایسا جرعۂ روح پرور اور جام رنگینی پلا کہ ہم لوگ مخمور بادۂ حب الوطنی ہو کر اوج ترقی کی طرف پھر عود کرین۔ اب ہند کے نوجوانون کی طبیعتین اُمنگون پر ہین اب انکے دلون مین ولولہ پیدا ہوا ہے کہ یورپ کی قومون کی طرح ہم ہندی بھی ترقی کرین۔ ہندو اور مسلمان دونون اس سوشل گھوڑ دوڑ کے لیے تیار ہو رہے ہین۔ اب انکی دلی آرزو ہے کہ یورپ کے خیالات اور شایستگی سے بہرہ ور ہون۔ یورپ کے جدید

اور عتیق سائنس یعنی علوم سے فیض پائین اور ان امور کو اخذ کرین جو یورپ کی ترقی علم و فضل کے باعث تھے - اور جنکے ذریعے سے اقوام یورپ کا آفتاب آج نصف النہار ترقی پر ہی - یہی انکو شوق ہی اور اسی کا انکو عشق ہی اور عرصہ دراز سے وہ اسی ادھیڑبن مین ہین - یہی انکا معشوق ہی

روزگاریست کہ سودائے بتان دین منست
غم این کار نشاط دل غمگین منست

جن نوجوانون کو اپنی خوش نصیبی اور فرخندہ طالعی سے اس معشوق کی ہم آغوشی نصیب ہوئی وہ اپنے بخت رسا پر جسقدر ناز کرین می زیبد -

گل در بر و می در کف و معشوقہ بکام است
سلطان جہانم بچنین روز غلام است

عوام خصوصاً پرانے فیشن کے لوگون مین مشہور ہی کہ اس زمانے مین علم و فضل کا کوئی قدردان نہین ہی کسی اور زمانے مین کم ہوئی ہوگی - ہان اگر کوئی بزرگوار بیکار اور فضول باتون مین کمال حاصل کرین تو انکی قدردانی البتہ اس زمانے مین محال ہی - مثلاً زید نے ناخن نویسی مین کمال حاصل کیا - بکر کو مادۂ تاریخ نکالنے مین بڑا مادہ ہی - خالد نے قصیدہ گوئی مین کمال پیدا کیا - ممدوح کے فیل فلک شکوہ اور شمشیر خون آشام اور توسن ضرغام پر طولی ہے اور شجاعت و سخاوت اور قہر و مہر کی تعریف مین پل باندھنے کا ملکہ حاصل ہی - حامد نے رمل مین وہ مشق بڑھائی ہی کہ فن رمل کو مجوسی کر دیا - کوئی نیرنگ نجوم مین ید طولی رکھتے ہین - ایسے کمال کی قدردانی اب انھین پرانے خیالات کے بزرگوارون اور پرانے فیشن والون مین ہو تو ہو - زمانہ حال کے تربیت یافتہ نوجوان ان بیکار باتون کو کب دھیان مین لاتے ہین -

در مذہب عاشقی حسابے دگر است
رسمی دگر است و احتسابے دگر است
در مذہب ما نماز باشد نہ نیاز
پیغمبر عشق را کتابے دگر است

حقیقت حال یون ہی کہ جسقدر قدردانی علم و فضل اس زمانے مین ہی اس قدر اور زمانے مین نہ تھی - اول تو برٹش گورنمنٹ کو تعصب مذہبی نہین - بلکہ اسکی یہ خواہش اور کوشش ہی کہ سنسکرت اور عربی اور فارسی روز بروز ترقی پائے - کوئی کالج ایسا نہین جس کے متعلق سنسکرت اور فارسی اور عربی کی ایک ایک شاخ نہو - ممکن ہی نہین - پنجاب مین ایک یونیورسٹی خاص اسی غرض سے قائم ہوئی ہی کہ السنہ مشرقی کو ترقی دیجائے اور علم و فنون خاص اسی ملک کی السنہ مروجہ مین سکھائے جائین -

گو ہندوستان مین اسوقت چار یونیورسٹیان یعنے دار العلوم قائم ہین - کلکتہ - بمبئی - مدراس - لاہور - اور انکے ذریعے سے اعلیٰ درجے کی ترقی علوم ہو رہی ہی لیکن ہندوستان کے اولو العزم اور تربیت یافتہ نوجوانون کی طبع ارجمند کا میلان اس طرف ہوا کہ خاص ولایت مین جاکر علوم و السنہ مغربی حاصل کرین - یہ اولو العزمی واقعی قابل ہزاران ہزار تعریف و توصیف ہی - جو بات ولایت کی تعلیم مین حاصل ہو سکتی ہی وہ یہان کہان ع نسبت خاک را با عالم پاک

زمین آسمان کا فرق بعد المشرقین ہی۔ اول تو اسعفہ
وسیلۃ الظفر ایک مشہور عربی جملہ ہی۔ دوسرے اِس سیاحت سے
جو تجربہ اسکو حاصل ہوتا ہی وہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے
رہنے سے ہرگز نہین حاصل ہوسکتا۔

وہان کے علماء اجل اور فضلاء اکمل کی صحبت یہان
کہان نصیب ہوسکتی ہی۔ اور پھر وہ بے تکلفی اور یکجہتی یہان کہان
جس بے تکلفی سے ہندی وہان یورپین علماء سے مل سکتے
ہین وہ بے تکلفی یہان کہان نصیب ہوسکتی ہی۔ پھر
وہان کے علمی جلسے اور سوسائٹیان جیسی ہین ویسی یہان
کہان۔ وہ آرٹیٹر اور زبردست معززوہ افصح اور ابلغ البلغا
اسپیچ دینے والے یہان کہان۔ پھر ہر دم وہر لحظہ
انھین لوگون کی صحبت۔ ہر طرف وہی دہ۔ وہ باتین
بھلا یہان کہان۔ خیالات کی رزانت اور فکر کی متانت
اور علم وفضل کا چرچا جس قدر وہان ہی اُسکا عشر عشیر
بھی تو یہان نہین ہی۔ پر ظاہر ہی کہ اگر کوئی ہندی دو برس
شیراز مین رہکر فارسی زبان تحصیل کرے تو ہندوستان مین
دس برس مین بھی وہ نہین حاصل کرسکتا ہی۔ مکۂ معظمہ اور
مدینہ منورہ مین جو تحصیل علم عربی ہوسکتی ہی وہ ہندوستان
مین بھلا ممکن ہی۔ ہرگز نہین۔ علاوہ برین اکثر علوم وفنون
تو ایسے ہین کہ یہان انکی تعلیم ہی نہین ہوتی۔ مثلاً اعلے
درجے کی انجنیری۔ یا فن ڈاکٹری۔ یا فنون زراعت
یا بیرسٹری۔ یا مثلاً سول سروس۔ یا جیالوجی اندرونی
حالات طبقہ ارض کی تحقیقات وغیرہ وغیرہ۔ ہندوستان کی
تعلیم سے سول سرجن اور اگزیکٹیو انجنیر اور بیرسٹر اور
ناظم زراعت ہونا محال ہی۔ اگر رعایتاً کسی نے

عہدۂ اعلی پایا بھی توکیا۔ جو درجہ اور اعزاز ولایت کے
تربیت یافتہ نوجوانون کو حاصل ہوسکتا ہی وہ اورون کو
حاصل ہونا محال ہی۔

پُرانے فیشن کے ہندو ولایت جانے کے کئی نقص بتاتے ہین
ایک یہ کہ دھرم جاتا رہتا ہی۔ اِس اعتراض کی وقعت ظاہر ہی
اول تو ہماری سمجھ مین ہی نہین آتا کہ دھرم جانے کے کیا معنی
دھرم کسی عارضے کا نام تو ہی نہین کہ سمندر کی ہوا سے پیدا
ہوجائے یا جاتا رہے یا جہاز پر بیٹھنے سے انسان کے جسم
مین سلے دھرمی پیدا ہوجائے دھرم تو عقیدے کا نام ہی
عقیدے کو جہاز اور ولایت سے کیا سروکار۔ مگر بعض جہلا نے
یہ پخ لگادی کہ سمندر مین گئے اور سیدھے نرک لوک پہونچے
جہاز پر سفر کیا اور دین گیا گذرا ع۔

	برین عقل و دانش بباید گریست	

لاحول ولاقوۃ۔ کوئی لاکھ زنا کرے فسق وفجور مین غرق ہو۔
بے ایمانی کرے۔ منہیات ومعصیات سے باز نرہے۔ کل افعال
خلاف شرع ہون۔ مگر کس نمی پرسد۔ کوئی ایسے شخص سے
ہرگز مواخذہ نہ کریگا۔ لیکن ولایت جانے کا خیال ذرا بھی
دل مین آیا اور لوگون نے اُسکو مورد طعن لسانی بنایا اب
کوئی پوچھے کہ ولایت جانے مین کیا قباحت ہی مگر پوچھے تو
اُس سے جو عقل کے ساتھ بحث کرے اور جہان عقل سے
کوئی بحث ہی نہین وہان دلیل اور برہان پیش کرنا فضول
ہی۔ وہ آنکھ بند کرکے یہی فتوی دینگے کہ ولایت گیا
اور گیا گذرا۔

یہ اعتراض کیا جاتا ہی کہ ولایت جاکر ہندو لوگ انگریزون
اور عیسائیون کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین اور

نلون کا پانی پیتے ہین - اب فرمایئے نلون کا پانی کہان نہین پیتے - کلکتے مین بڑے بڑے باچلنی اور بڑے بڑے برہمن نلون کا پانی پیتے ہین یا نہین - راجپوتانہ مین اکثر مقام ایسے ہین جہان ہندو پانی کی چھوت نہین سمجھتے - دہلی مین بعض برہمنون کے ہان اب تک سقے پانی بھرتے تھے - اور اب بھی اگر کوئی سقے کا پانی پیے تو کوئی اعتراض نہین کرسکتا - باقی رہا یہ امر کہ عیسائیون کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین - ہم پوچھتے ہین کہ کیا وہ لوگ جو ولایت نہین جاتے اس سے بری ہین - کیا بنگال کے ہندو کھلے بندون ہوٹلون مین کھانا نہین کھاتے - کیا جب وہ لوگ مرتے ہین تو برہمن اور پنڈت انکا کریاکرم نہین کرتے اسکو بھی جانے دیجیے - اکثر مقامات پر ایسا ہوا ہی کہ مسلمان عورتون کے بطن سے جو لڑکے پیدا ہوے اُن کو برہمنون نے ہندو بنا لیا اور برہمنون نے اسکو جائز قرار دیا - اب اس سے بڑھکر بے دھرمی اور کیا ہوگی کہ بی محبوب جان کا لڑکا اور ٹھاکر بنا پھرے - اللہ رکھی کا چھوکرا اور ہندو - وہ تلک لگاتے اور ہندو اسکے ہاتھ کا پان کھائین -

یہ سب جائز ہی مگر ولایت جانا ناجائز ہی - ولایت جانے سے دھرم جاتا رہتا ہی مگر مسلمان عورت کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوا ہو وہ صرف اس بنیاد پر ہندؤن مین شامل ہوجاتا ہی کہ اُسکا باپ ہندو ہی - واہ رے مذہب اور واہ رے پابندی مذہبی - یہ ظاہر ہی کہ ولایت مین جن لوگون نے تعلیم پائی ہی وہ فخر ہندوستان ہین انھین سے امید ہوسکتی ہی کہ ہندوستان کو حضیض ادبار سے اوج

اقبال پر پہونچائینگے - اُن لوگون سے ہندوستان کو ترقی کی امید نہ رکھنی چاہیے جو دنیا کو ترک کرکے پہاڑون کی کھوہ مین جاکے بیٹھتے ہین - یا جو رام رام کی گڈیان دن دن بھر لکھا کرتے ہین تاکہ مچھلیون کو نفع پہونچے اب ان مدعیان خرد سے کوئی پوچھے کہ مچھلیون کو تمھاری مدد کی کیا ضرورت ہی - خدا نے مچھلیون کے لیے اسقدر ذخیرہ پیدا کیا ہی کہ حضرت انسان کی مدد کی ضرورت نہین ہی - رام رام کی گولیون سے فائدہ کیا خاک ہوگا -

اب واقعی انھین لوگون سے ہندوستان کو فائدے کی امید ہوسکتی ہی جو مغربی تہذیب اور شایستگی سے واقف ہین اور ظاہر ہی کہ مغربی تہذیب اور شایستگی سے انھین لوگون کو زیادہ تر واقفیت حاصل ہوسکتی ہی جو یورپ کے ملکون کی سیر کر آئے ہین اور جنھون نے یورپ مین قیام کیا ہی -

اہل ہنود کو اب ولایت جانے کی اشد ضرورت ہی - ورنہ وہ اپنے برادران ملکی اہل اسلام سے بالکل گھٹ جائینگے - اب تک اہل ہنود نے اہل اسلام کی نسبت انگریزی زبان اور علوم مغربی مین زیادہ ترقی کی ہی وجہ یہ کہ اہل اسلام کے لڑکے انگریزی مدرسون مین کم بھرتی ہوتے ہین لیکن چونکہ مذہب اسلام کی رو سے سفر بحری سے مذہب جاتا نہین رہتا لہذا وہ برابر اپنے لڑکون کو ولایت بھیجنے لگے - پہلے تو لوگ سمجھتے تھے کہ ہندو انمین اہل اسلام سے کم رہینگے کیونکہ رسم و رواج کے مطابق وہ سفر بحری نکر سکینگے - جہاز پر سفر کرنا اسکے مذہب کے خلاف نہ ہو مگر بعض حضرت نے غلبہ ذکاوت سے

اسکو ناجائز کردیا اور اسقدر مخالفت کی کہ ولایت جانے
کو ہنر قرار دیا لیکن تربیت یافتہ ہندوؤن نے ان پوچ
خیالات کی پابندی نہ کی اور برابر ولایت جانے لگے ۔
یہانتک کہ اب اس وقت کوئی پندرہ سولہ ہندو نوجوان
لندن مین تعلیم پاتے ہین الحمد للہ ۔ ع ۔

ہزار شکر خدا صد ہزار شکر خدا

نوبت باینجا رسید کہ دو ہندو لیڈیان بھی اپنے فہمیدہ
اور تربیت یافتہ اعزہ کے ہمراہ لندن مین موجود ہین ۔
اپر انڈیا کے ہندو سے اسقدر جرات اخلاقی کی امید نہ تھی
بنگالے کے ہندو جو علم و فضل مین اقوام ہندوستان سے
بڑھے ہوئے ہین تو بہت عرصے سے ولایت جاتے ہین
مگر اپر انڈیا یعنی اودھ اور ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب
کے ہندوؤن کی یہ جرات قابل تعریف ہے ۔ ع ۔

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو

آپ ملاحظہ فرمائیے کہ جب ہندو اور مسلمانون کے لڑکے
کثرت سے ولایت جائینگے تو ملک کو کسقدر فائدہ کثیر حاصل
ہوگا اسمین شک نہین کہ جب تک ہندو اور مسلمان دونون
ترقی نہ کرینگے تب تک ممکن نہین کہ اصلی فائدہ ہندوستان
حاصل ہو ۔ وہ ہندو جو اہل اسلام کی ترقی پر حسد کرتے ہین
اپنے ملک کے دشمن ہین ۔ اسی طرح جو اہل اسلام ہندوؤن کے
ولایت جانے کے خلاف ہین وہ بھی بر سر غلطی ہین ۔
اکثر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ کیا علمیت ولایت ہی
جانے پر منحصر ہے ۔ کیا جو لوگ ولایت نہین گئے وہ عالم نہین
ہین ۔ کیا ہندوستان مین رہکر انسان علم و فضل نہین حاصل
کر سکتا ۔ کیا وہ لوگ ہائی کورٹ کے جج اور چیف جسٹس نہین
مقرر ہوئے جنھون نے ولایت کی صورت بھی نہین دیکھی تھی ۔
اور اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ جبکہ ہندوستان کی
تعلیم سے بھی وہی بات حاصل ہوتی ہے جو ولایت کی تعلیم سے
حاصل ہوتی ہے تو پھر مذہب کو ترک کرکے لامذہب ہونے سے
کیا فائدہ ۔
اتنا نہین سمجھتے کہ پیشتر کے زمانے اور اب کے زمانے مین
زمین آسمان کا فرق ہے اب فیدین پڑھتی جاتی ہین پہلے فرسٹ
نمبر ریڈر پڑھنے والے لائق انگریزی دان سمجھے جاتے تھے شاہی
کے زمانے مین وہ لوگ بڑے قابل انگریزی خوان مشہور ہوتے تھے
جو نوئون کے نمبر پڑھ سکتے تھے رفتہ رفتہ انٹرنس پاس کیے ہوے
طلبہ کی بڑی قدر ہوتی تھی ۔ پھر اف ۔ اے ۔ اور بی ۔ اے ۔
عالم و فاضل سقراط و بقراط سمجھے جاتے تھے اب اچھے اچھے
ام ۔ اے ۔ مارے مارے پھرتے ہین اور علم و فضل کو روز بروز ترقی
ہوتی جاتی ہے شایستہ خیالات روز افزون ترقی پاتے جاتے ہین
اب ان لوگون کے علم و فضل کی قدر زیادہ تر ہوتی ہے جو ولایت سے
تعلیم پاکر آتے ہین ۔ اور بیشک انکی دستگاہ قابلیت بہت
بڑھی ہوتی ہے ۔ انکی قابلیت مین کوئی شک نہین ۔ ولایت
کی تعلیم اور ولایت کے سفر سے ایک تجربہ حاصل ہوتا ہے ۔
اور جو تجربہ اس سے حاصل ہوتا ہے وہ ہندوستان کے قیام سے
ہرگز ہرگز حاصل نہین ہو سکتا ۔ اور تجربہ انسان کے لیے
ایک ضروری امر ہے ۔ تجربے کے علاوہ توسیع استعداد ہوتی ہے
خیالات کی شایستگی اور پختگی حاصل ہوتی ہے اور علماء اجل اور
فضلاء اکمل کی صحبت اور میل جول سے جو فائدہ وہ اٹھاتے
ہین وہ ہندوستان کے قیام مین قیامت تک نہین حاصل
ہو سکتا ہے ۔ صاف ظاہر ہے کہ جو محاورات فارسی انسان فصحا

ایران اور اہل شیراز کی صحبت مین ایک برس مین سیکھ سکتا ہی وہ تمام عمر فارسی کتابون کے پڑھنے سے نہین سیکھ سکتا۔ اسیطرح انگلستان کے قیام اور تعلیم سے جو بات تین برس مین حاصل ہوسکتی ہی وہ ہندوستان مین بیس برس کے قیام مین بھی نہین حاصل ہوسکتی۔

خوب یاد رکھیے کہ جو لوگ اس امر کا سدباب کرتے ہین وہ ملک کے ساتھ دشمنی کرتے ہین۔ گو انکی نیت خراب ہو مگر انکی نصیحت ملک کے حق مین زہر کی خاصیت رکھتی ہی ظاہر ہی کہ تعلیم اور صحبت کا انسان کے دل پر بہت بڑا اثر ہوتا ہی۔ ہمنے اکثر ہندوون کو دیکھا ہی کہ محرم کے دنون مین عاشورے تک پان نہین کھاتے۔ اکثر اہل ہنود عزاداری کرتے ہین اور تعزیہ داری کرتے ہین۔ درگاہ مین شربت پلاتے ہین۔ لڑکون کو امام حسین کا غلام بناتے ہین اسیطرح اہل اسلام کے ہان چیچک مین مرد بھی چوری سے عورتین مالنون کو بلاتی ہین اب یہ کون نہین جانتا کہ اہل ہنود کے مذہب کے مطابق عزاداری کرنا خلاف ہی اسی طرح چیچک مین مالنون کی ہدایت کے مطابق کارروائی کرنے کو اہل اسلام بدعت تصور کرتے ہین مگر یہ صحبت کا اثر ہی۔ اب یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ انھین ہنود اور اہل اسلام پر اسکا اثر ہوتا ہی جو ان پڑھ یا جاہل ہین۔ ممکن نہین کہ تربیت یافتہ ہندو عزاداری کرے یا کوئی مولوی اس بدعت کو اپنے ہان جائز رکھے۔

اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہم لوگ پرانے ڈھرے پر آنکھ بند کرکے چلے جائین پرانی لکیر کے فقیر ہون۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ اگلی باتون کو بیوجہ بے سبب تسلیم کرلین۔ اب زمانہ اور ہی اور زمانے کا رنگ بدلا ہوا ہی اب ہم کو یہ تعلیم ہوتی ہی کہ شایستگی کے میدان مین قدم بڑھائے چلو۔ دیکھو اور غور کرو کہ زمانہ سلف کی باتون اور رسم رواج قدیم مین کون کون امور قابل تبدیل ہین۔ یہ کچھ فرض نہین کہ جو بات قدیم سے ہوتی آئی ہی وہ خواہ مخواہ اچھی ہی ہو۔ خذ ما صفا دع ما کدر پر عمل کرو۔

باده در جوش ست و رندان منتظر
ساقیا خذ ما صفا دع ما کدر

اکثر صاحب فرماتے ہین کہ رسوم قدیم کی پابندی ہم پر اس وجہ سے فرض ہی کہ ہمارے باپ دادا اسکے موجد تھے کیا وہ لوگ بیوقوف تھے۔ کچھ تو سمجھکر انھون نے یہ رسمین ایجاد کی تھین۔

یہ خیالات محض خرف ہین۔ اپنے باپ دادا کو بیوقوف کہنا اپنی بیوقوفی کا ثبوت دینا ہی اس سے بڑھکر حماقت اور کیا ہوگی۔ مگر ایک امر قابل تسلیم ہی کہ زمانہ بدلتا رہتا ہی ہمکو زمانے کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے۔ ہمارے آبا و اجداد کے زمانے مین شاید وہی رسوم عمدہ ہون مگر ہم کو دیکھنا چاہیے کہ ہمارے زمانے مین انکی پابندی کہان تک مفید ہی۔ یہ کچھ فرض نہین کہ جو باتین اسکے وقت مین مفید مطلب تھین وہی اب بھی مفید مطلب ہون۔ اس زمانے مین رعایا کو اس شعر کے مطابق عمل کرنا پڑتا تھا۔

اگر شہ روز را گوید شب ست این
بباید گفتن اینک ماہ و پروین

اب ہمکو یہ سکھایا جاتا ہی کہ اپنے خیالات آزادانہ طور پر ظاہر کرو۔ اگر گورنمنٹ کی کسی تجویز سے تمکو اتفاق نہو تو فوراً ادب کے ساتھ اسپر جرح کرو۔ اور نکتہ چینی کرو۔ نہ یہ کہ اگر گورنمنٹ کی

حکمت عملی خلاف ہو تو بھی اُسکے مداح ہو - اِس خوشامد کو اب
انتہا سے زیادہ معیوب سمجھتے ہین -

آخر مین مین سب صاحبون سے معافی چاہتا ہون کہ آپ کا
اسقدر قیمتی وقت مین نے ضائع کیا - لیکن اگر میری اِس
خادمانہ تقریر سے آپ لوگون کو کسی قدر فائدہ ہوا ہو تو زہے
نصیب مجھے امید ہی کہ آپ سب صاحب میرے عاجزانہ مشورے
پر غور کرینگے گو مجھے خوب معلوم ہی کہ اکثر اہل ہنود میری اِس
آزادانہ تقریر پر نفرین کرینگے اور مجھے بُرا بھلا کہینگے اور
گالیان دینگے مگر مجھے نہ گالیون کا خوف ہی نہ لعن طعن کا
مین صدق دل سے اپنے ہموطنون کی بہبود کا خواہان ہون
اِسکے صلے مین مجھے خلعت فاخرہ عطا ہو یا گالیان دیجائین
میرا کوئی نفع نقصان نہین ہی - میرا خدا گواہ ہی کہ میری
دلی خواہش یہی ہی کہ میرے ہموطنون کو فائدہ پہونچے اور
وہ راہ راست پر آئین اور مین صدق دل سے کہتا ہون کہ
میرے نزدیک اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہندو دھرم دھرم
پکارین اور زمانہ حال کی ترقیون سے منزلون دور رہین
اگر دھرم کی بھونڈی باتون کی پیروی کی تو ہندو سوشل
گھوڑدوڑ مین سب سے پیچھے رہ جائینگے - جن باتون کو وہ
دھرم سمجھے ہین وہ اصل مین دھرم سے کوئی تعلق ہی
نہین رکھتین - اب آپ لوگون کا دھرم صرف کھانے پینے
پر رہگیا ہی - افسوس صد افسوس -

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

حضرت ناظرین - آپ کو استعجاب ہو گا کہ کہان نواب صاحب
کا سفر نینی تال اور داخل منزل مقصود ہونا اور ادھر
بیگم صاحب کا تار پانے سے تشفی حاصل کرنا اور کہان لندن
کے سفر کی تعریفین -

چہ خوش گفت ست جامی در آئیو لہو
ندارم غیر از تو فریاد رس

مار دن گھٹنہ پھوٹے آنکھ -

اصلیت اِسکی یون ہی کہ نوابصاحب کے احباب نینی تال نے
اِنکو مجبور کیا کہ اِنکے ہمراہ لکچر سننے جائین - اور کہا کہ منشی مہتاب چند
نامے ایک عہدہ دار پنشن خوار سفر اور تعلیم ولایت کی نسبت
لکچر دینے والے ہین ضرور چلیے -

خیر - جب لکچر ختم ہوا تو حاضرین جلسہ نے نعرہ تحسین
بلند کیا اور تالیان بجائین اور گھر پر نواب صاحب کے ہان
یون باتین ہونے لگین -

ممن - حضور کیا جانین کیا واہی تباہی بکتا تھا -
مسخرہ - ہمکو تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہمارے منشی
مہراج بلی صاحب فارسی بول رہے ہین -
آغا - بھئی ہمتو دیر کو پہونچے ہمنے کچھ سنا نہین -
چھٹن - بہت لائق آدمی ہی جناب -
مہراج - لائق کیا اپنا سر ہی - پہلے ہی سے مذہب کو بٹے
دیتا ہی -
چھٹن - یار کہتا تو سچ ہی -
نواب - بھائی صاحب آپ لوگ غور کر کے سنتے ہی نہ تھے -
مہراج - جی ایک آپ ہی تو سمجھدار ہین بس -
چھٹن - تم کو ان باتون سے کیا سروکار ہی -
مہراج - جی ہان مین تو بیوقوف آدمی ہون نا -
چھٹن - بیوقوف نہین تو ہو کون -

مہراج - ارے تو نامعقول اسکے کہنے سے کوئی اپنا مذہب بدل دے -

نواب - وہ مذہب آپکا جاتا رہیگا تو کیا ہوگا -

مہراج - بجا ہی - مذہب گیا تو پھر رہا کیا -

نواب - تو جو لوگ ولایت گئے ہین وہ سب لامذہب ہوگئے -

مہراج - اور نہین تو کیا - لامذہب تو ہو ہی گئے -

نواب - گدھے ہو خاصے - ارے وہ ہندو جو ولایت گئے اور وہان سے تعلیم پاکر واپس آئے وہ تم سب ہندوون کے فخر ہین -

مہراج - ایسی تیسی آپکی - وہ ہمارے ننگ ہین -

نواب - کیا پٹیان آنکھون پر بندھی ہین -

چھٹن - انھین ہندوون پر تمکو بھروسا رکھنا چاہیے -

مہراج - وہ لوگ ہمارے آزار کے باعث ہین -

رکھو بھروسا نہ دلا اُس سے تو دلداری کا
کام ہی آٹھو پہر جسکو دل آزاری کا

وہ مردم آزار ہین - ہم لوگون کے دل دکھاتے ہین -

حکم دیدیتا ہی عاشق کی گرفتاری کا
یہ چلن یار نے سیکھا ہی دل آزاری کا

نواب - بھئی کیا اچھا لکھ دیا ہی - اسکا لکھم مرقعہ ارژنگ ہی

اسے دیکھے جو مشتاق مضامین و معانی ہی
جہان مین دھوم ہی جسکی یہ وہ ارژنگ مانی ہی

مہراج - مردود کہتا ہی کہ اب انھین لوگون پر ترقی منحصر ہی جو ولایت مین تعلیم پاتے ہین -

نواب - بہت سچ کہتا ہی بھائی صاحب -

مہراج - جھک مارتا ہی مردود -

چھٹن - یہ تو جاہل ہی - اس سے کیا کہتے ہو -

ممن - حضور معلوم تو عالم ہوتا ہی -

آغا - افسوس ہی ہم نہ سن سکے -

مہراج - کہتا تھا کہ مذہب کو ترک کردو اور ولایت جاؤ -

آغا - مذہب کے معنی کیا - ارے میان ولایت جانے سے مذہب کو کیا واسطہ - عجیب دشمن عقل ہو -

مہراج - جی بجا ہی - آپ بڑے دانشمند آدمی ہین -

نواب - بیشک ہین - اور نہین تو کیا تمھارے سے گدھے ہین -

مہراج - تم اپنے مذہب کے خلاف کوئی فعل کروگے بھلا ہرگز نکرو گے پھر کیا -

نواب - بھلا یہ تمھارے مذہب مین جائز ہی کہ مسلمان عورت کے بطن سے جو اولاد ہو اُسکو ہندو کرلو -

مہراج - ہرگز نہین - ہندو وہ اولاد کیونکر ہوسکتی ہی -

نواب - پھر اُسوقت کیون نہ تردید کی - وہ تو مثالین دیتا تھا کہ ایسا ہوا ہی اور بیشک ہوا ہی - اب آپکا دھرم کہان رہا -

آغا - سنیے قبلہ اب ترقی قومی کا وہ جوش و خروش ہی کہ آپ پرانے خیالات کے آدمیون کی ایک نہ چلنے پائیگی -

نواب - ارے یار خوب یاد رکھو کہ اب ترقی کا دارمدار انگریزی تعلیم پر ہی - آپ چاہیے کہ عربی کے ملا ہوکر ترقی کیجیے یا محقق فارسی بنکر یا سنسکرت کے عالم ہوکر ترقی کیجیے - ع -

این خیال ست و محال ست و جنون

آغا - ہم ایک بات آپ سے دریافت کرتے ہین -

مہراج - ابھی ہم کسی بات کا جواب نہ دینگے - آپ ایک بات کا جواب دیدین - جتنے انگریزی خوان آپنے دیکھے اُن سب کو عموماً لامذہب پایا یا نہین - جسنے کوٹ پہنا اور ولایتی پانی پیا اور چُرٹ پیا اُسکے ایمان کا کیا ٹھکانا وہ ہندو کہان رہا -

چھٹن - تو آپ کے مذہب کا دارمدار صرف لباس پر ہی - اگر دھوتی پہنے تو مذہب باقی رہا ورنہ جاتا رہا - گیا گذرا -

نواب - اب یہ بتائیے کہ کتنے ہندو دھوتی پہنتے ہین - فارسی خوان ہندو گھرون مین دھوتی پہنتے ہون تو پہنتے ہون باہر تو دھوتی پہنکر نہین نکلتے - گانون کے ہندو پاجامہ نہین پہن سکتے انگریزی خوان ہندو کوٹ تپلون پہننے لگے -

آغا - اب اِس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جسقدر علم و فضل کی ترقی ہوگی اُسی قدر لباس مین بھی تبدل اور شائستگی واقع ہوگی - تربیت یافتہ ہندو دھوتی پہنکر ہرگز کچہری یا دفتر یا ہوا کھانے نہ جائینگے - لباس کو مذہب سے کیا واسطہ ہی کچھ نہین - مگر آپ لوگون کے ادبار نے آپ کو یہ ہدایت کی کہ مذہب کو عقیدے سے کوئی بحث نہین ہی - مذہب کا دارمدار صرف لباس پر ہی - کیون صاحب ولایتی پانی پینے سے تو مذہب جاتا رہتا ہی اور ڈاکٹر خانے مین جو دوا بنتی ہی اُسمین مسلمان کمپونڈر پانی جو ملا دیتے ہین وہ پینا جائز ہی - گلاب اور کیوڑا مسلمان کے ہان کا پینا جائز ہی

نواب - آپنے ثابت کر دیا کہ اکثر مقامات کے ہندو برابر مسلمانون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین -

چھٹن - اور کیون صاحب کلکتے مین جو ہندو علانیہ ہوٹلون مین کھاتے ہین اور جب مرتے ہین تو برہمن انکا کریا کرم کرتے ہین یہ کہان جائز ہی -

مہراج - یہ بھی بدعت ہی - یہ سخت بدعت ہی -

نواب - پھر جب ہندوستان مین علانیہ یہ فعل جاری ہوتے ہین جب مسلمان کمپونڈر آپ کے سامنے نادِ سے پانی لاتا ہی اور آپ پیتے ہین - جب مسلمان عورتون کے بطن کے لڑکے ہندو بنا لیے جاتے ہین تو اُس شخص کو کیون مورد لعن سمجھے جو جو بیچارہ محض نیک نیتی سے علم حاصل کرنے ولایت جاتا ہی - وہ تو بدیا سیکھنے جاتا ہی -

مہراج - واہ - کیا بدیا سیکھنے جاتے ہین -

آغا - بھائی صاحب ہونا وہی ہی جو وہ کہتا تھا -

مہراج - یہ کون نہین جانتا -

آغا - کیون صاحب جو آپکی وضع آج ہی وہی آپکے دادا کی پردادا کی وضع بھی ہوگی یا کوئی تغیر تبدل واقع ہوا ہی -

مہراج - نہین وہ کیونکر ہو سکتی ہی - ضرور تبدل و تغیر ہوا ہی -

آغا - بس نواب اِس سے ظاہر ہی کہ لباس اور وضع مین تغیر و تبدل سلطنت سے ہوتا آیا ہی - پھر اگر اِس زمانے کے نوجوانون نے پاجامے اور کُھٹنے کے عوض تپلون اور کوٹ پہنا تو کیا گناہ کیا -

مہراج - ہماری وضع کیا بُری ہی جو ہم اور ونکی وضع اختیار کرین -

آغا - آپ سے بحث ہی کرنا فضول ہی - ابھی خود تسلیم کر چکے ہو کہ وضع مین تبدل تغیر ہوتا آیا ہی - یہ کوئی نئی بات نہین ہی اور پھر کہتے ہو کہ ہم اپنی وضع کو کیون بدلین -

نواب - دور کیون جائیے - ابھی کل کی بات ہی کہ وضعدار بزرگوار گھیتلے جوتے پہنتے تھے - شملے زیب سر کرتے تھے - آپ اُنھین بزرگوارون نے زمانے کا رنگ بدلا ہوا دیکھکر گول ٹوپیان اور سلیپر پہننا شروع کین اور گھیتلے جوتون کے عوض وارنش کے بوٹ پہننے لگے - پیشتر وضعدار لوگ انگرکھے کے نیچے کرتا نہین پہنتے تھے - اب سینہ کھلا رکھنا معیوب سمجھا جاتا ہی -

ممن - کیا خوب مثال دی ہی حضور نے -

مسخرہ - منشی مہراج بلی کے فرقدان نامبارک پر بھی اسوقت ایک اوگی - دو - لاحول ولاقوۃ - ٹاٹ باقی - ارے نہین کیا کہتے ہین اُسے - بھلا ہی سا نام ہی منڈیل دھری ہوئی ہی پوچھیے انگریزی کے پہلے بھی کبھی منڈیل پہنی تھی -

مہراج - پہلے منڈیل کا رواج کہان تھا -

آغا - چہ خوش - اپنے مُنہ سے آپ قائل ہوے -

نواب - اب تو منہ کی کھائی -

مسخرہ - یہ چکنے گھڑے ہین حضور -

نواب - ارے میان تو اب اسکے یہ معنی ہوے کہ رواج کے مطابق انسان کو کارروائی کرنی پڑتی ہی - بس ہمارا مطلب حاصل ہوگیا -

مہراج - اجی ہم تو سمجھے ہی ہوے ہین کہ اب بلے دھڑی کا زمانہ آگیا -

نواب - یہی ترقی کا زمانہ ہی -

آغا - مہراج بلی کی آنکھون پر تو پٹی بندھی ہوئی ہی -

مسخرہ - حضور یہ غلط ارشاد ہوا - ابھی انکی آنکھین کھلی کہان -

ممن - اچھا فقرہ چُست کیا بھئی چڈھا گنجیرو -

مہراج - اِنکی ایسی تیسی - فقرہ اپنا سر چست کیا -

نواب - اگر ولایت جانے کو سب ہندو ناجائز اور معیوب قرار دیتے تو آج بابو لال موہن گھوس اس درجہ اعلے کو نہ پہونچتے - سرا ندرناتھ انگریزی تقریر مین ایسا فصیح لسان نہ ہوتا - لندن مین ہندوستان کے فوائد کی بحث مین اِسقدر سرگرمی نہ ظاہر کیجاتی -

مہراج - یہ کُردن کے فاقے مین سیکھے ہو -

آغا - اخاہ آپ بھی چہر کنے لگے ماشاء اللہ -

یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نواب صاحب لکچر سننے تشریف لیگئے تھے اِس کل قافلے مین صرف نواب چھٹن صاحب نے البتہ ایک مرتبہ لکچر سنا تھا - تالیان بجانے پر اکثر رفقا نواب صاحب متحیر ہوے مگر اِس لکچر نے نواب کے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا اور اِس سے اِنکے دل مین جوش پیدا ہوا کہ ترقی کرین - اور تحصیل علوم کی طرف مائل ہون -

منشی مہتاب راے صاحب کی جادو طرازی اور نکتہ پردازی نے اِنکے دل کو مسخر کرلیا - اور یہ سوچنے لگے کہ کیون بھئی نواب بھلا ایسا بھی کوئی دن ہوگا کہ ہم بھی ایسی لیاقت کے ساتھ لکچر دیتے ہونگے - اِنکو اِسکا یقین نہین آتا تھا اور اِنکی راے تھی کہ اِس فصاحت کے ساتھ لکچر دینا ہر شخص کا کام نہین ہی اور چونکہ کم استعداد آدمی تھے اِنکو اور بھی مایوسی تھی کہ لاکھ پڑھ جائین اب اس سن مین اِسقدر قابلیت نہ حاصل ہوسکیگی -

نواب صاحب گو کم استعداد آدمی تھے اور بہت پڑھے لکھے نہ تھے مگر بڑے ہی طبیعت دار تھے اگر اِنھون نے عمدہ تعلیم پائی ہوتی تو آسمان مین تھگلی لگاتے - اِنکو لڑکپن ہی سے بُری بُری صحبت تھی - خوشامدی اور بد وضع آدمی اِنکو گھیرے رہتے تھے - پڑھنے لکھنے کا شغل براے نام تھا ہان کبوتر بازی اور بٹیر بازی مین البتہ بہت وقت ضایع ہوتا تھا اور اِنکی صحبت مین جس قدر آدمی بیٹھتے تھے وہ سب فقرہ باز اور جھوٹے اور بے ایمان تھے - اگر لڑکپن سے عمدہ تعلیم پائی ہوتی تو یہ بے مثل اور بے نظیر رئیس ہوتے

اور انکی ذکاوت طبع اور جودت خلقی پر اس تعلیم سے جلا ہو جاتی - مگر صحبت ہوئی ان لوگون کی جو تعلیم اور تحصیل علم کے دشمن تھے - پھر بھلا کیونکر یہ راہ راست پر آتے اب اگر قمرن اور نازو کی ادا اور نخرون سے مہلت پائین اور عمدہ اشغال کی جانب متوجہ ہون تو فہوالمراد ورنہ - ع -

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر

دو چار انگریزی خوان دوستون کی صحبت مین دنیا کے حالات سے کچھ کچھ واقف ہوگئے تھے - بابو لال موہن گھوش اور بابو سرندرو ناتھ بنرجی کے نام سے بھی واقف ہوگئے تھے -

چمن - کیون حضور یہ منشی مہتاب راے بھی ولایت گئے تھے

نواب - ابے ہمین کیا معلوم - شاید گئے ہون -

چھٹن - قطع سے تو پایا جاتا ہی کہ نہین گئے -

نواب - ہان اگر گئے ہوتے تو کوٹ پتلون ضرور ہوتا -

چھٹن - کیا کوٹ پتلون مین ہرج کیا ہی -

نواب - کچھ نہین - ہم تو کوٹ پتلون کے خلاف نہین ہین

آغا - واللہ بہت ہی عمدہ وضع ہی -

نواب - ہمکو تو بہت ہی پسند ہی - مردانہ لباس ہی -

آغا - اور جچتی کتنی رہتی ہی - یہ نہین دیکھتے -

مسخرہ - اور حضور سر کے اوپر وہ ڈلیا کتنی اچھی معلوم ہوتی ہی - اور بعض ٹوپیان تو بالکل جیسے پٹاری کا ڈھکنا ہوتا ہی -

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب

اہل اسلام کے ادبار اور حالت زار - انکی فتوحات زمان باستان اور پچھلی عظمت و شان کی نسبت جو فصیح و بلیغ اسپیچ اور تقریر پرتنویر نواب صاحب نے نینی تال مین بڑے ذوق اور دلی شوق سے سنی تھی اسکی نقل نذر ناظرین اولی الابصار کیجاتی ہی - وہو ہذا -

ایہا السامعین - جو اسپیچ خاکسار اسوقت عرض کرنیوالا ہی اسکو ہر ہوا خواہ اسلام توجہ سے سمجھیگا اور ضرور اہل اسلام کی موجودہ حالت زار اور تنزل و ادبار پر ماتم کریگا کہ ہم کیا تھے اور اب کیا ہین کجا وہ اوج - کجا یہ حضیض - کجا وہ عروج - کجا یہ ادبار - کجا وہ اقبال - کجا یہ تیرا حال -

کیا یاد نہین تمہین وہ ایام ... جب قوم تھی تمہاری آرام
وہ قوم جو جان تھی جہان کی ... جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جسکے نشان فتح و اقبال ... کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال
گل کر دیے تھے چراغ جسنے ... قیصر کو دیے تھے داغ جسنے
وہ نیزۂ خون فشان جو چلکر ... ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوئین اڑا دیے تھے ... اٹلی کو کنوین جھنکا دیے تھے
یہ قوم کہ تاج آسمان تھی ... اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہی ... دم توڑ رہا ہی جان کنی ہی
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ ... اک سمت سے اک صدا اچانک
دیکھا تو وہان بجائے تمکین ... آیا نظر ایک پیر دیرین
نالان ہی کہ اب بھی تو جاگو ... اے خواب گران کے سونے والو
تا چند رہو گے مست و سرشار ... اٹھو کہ سحر ہوئی نمودار
وہ کہتے ہوئے وہ دردمند آئی ... اٹھا لیے کاسۂ گدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا ... در در وہ پھرا سوال کرتا
ہر بزم و ہر انجمن مین پہونچا ... ہر باغ مین ہر چمن مین پہونچا

حضرات سامعین یہ اشعار آبدار از ان حضرت محمد شبلی نعمانی سے ہین - یہ بزرگوار علی گڈھ کے مدرسۃ العلوم للمسلمین کے

پروفیسر عربی ہیں۔ آپ نے حال میں حضرت نثار لکھنوی
منشی پیام یار کے اہتمام میں صبح امید نام سے ایک مثنوی
لطافت معنوی شائع کی ہے اور اس میں مصنف باوقار اہل اسلام
کے سرمایہ ناز و افتخار نے مسلمانوں کی حالت موجودہ اور
گذشتہ کی تصویر کھینچی ہے اور واقعی لائق داد و ستائش ہے
جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ ؎

باایں ہمہ جاہ و شوکت و فر — اقلیم سخن کبھی تھا مسخر
حیثیت میں بلند پایہ اسکا — تھا فلسفہ زیر سایہ اسکا
منطق میں ہوا جو گرم جولان — تھامے تھے رکاب مصر و یونان
میدان سخن جو رو برو تھا — فارس کی زبان پہ طرہ اسکا تھا

مگر افسوس صد افسوس کہ ؎

وقت پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

اب ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ

باطل پہ فدا اور حق سے بیزار — تقلید پہ کس بلا کا اصرار
دنیا کے برائے نام ہیں ہم — وابستہ رسم عام ہیں ہم
ہیں رسم و رواج پہ فدا سب — تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہے — کس سمت زمانہ چل رہا ہے
نیرنگیوں پہ کچھ نظر کی — یعنی کہ ہوا ہے اب کدھر کی
کیا بیٹھے ہیں کیسی صورتیں ہیں — کیا وقت ہے کیا ضرورتیں ہیں
رنگ اور روش سپہر کیا ہے — اب طرز خرام دہر کیا ہے
ہیں چرخ کی اپنی اور ادائیں — چلتی ہیں اور ہی ہوائیں

اب یہی لیل و نہار ہے اور ہماری کاہلی اور ہمارا اصرار زور
تقلید یوں ہی بڑھتا گیا تو ابھی ہماری حالت اور بھی
زیادہ ابتر اور تباہ ہوگی اور ہندوستان کی کل قومیں
ہم سے کوسوں سبقت لیجائینگی اور ہم منھ دیکھتے رہجائینگے۔
افسوس ہے کہ کسی طبقے کے مسلمان ترقی نہیں کرتے غریب
غربا کے پاس کھانے کو نہیں وہ نان شبینہ کو محتاج و درماندہ
ہیں انسے ترقی کی بھلا کیا امید ہوسکتی ہے۔ اوسط درجے کے
مسلمان سوداگری اور سود اور انگریزی تعلیم کو جو خاص
ذریعہ عروج و ترقی ہیں گناہ و کفر قرار دیتے ہیں اور امرا
اہل اسلام عیش و عشرت اور سستی و کاہلی کے ہاتھ ایسے
بک گئے ہیں کہ انسے امید بہبود رکھنا خیال خام ہے میں بھی
لکھنؤ کا ایک امیرزادہ ہوں۔ گو مدت مدید سے وطن چھوڑا
مگر یاد اوسکی باقی ہے مجھے وہاں کے امرا کی حالت پر افسوس
ہے۔ باستثنا چند شہزادگان و امرا سب کو اسی حال میں
پایا ہم لوگوں کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ زندگی کا لطف
انگریز اٹھاتے ہیں — ہم تو زندگی کو تباہ کرتے ہیں باپ
دادا پردادا حرام حلال کا روپیہ چھوڑ گئے یا وثیقے کہیں سے
بیش قرار مقرر ہوگیا بس اسی میں گلچھرے اڑاتے ہیں اور
اصل میں دیکھو تو گلچھرے تو کیا خاک اڑاتے ہیں ہاں روپیہ
کو بیکار اور بے مصرف لٹاتے البتہ ہیں۔ اور بیوقوف الگ
بنتے ہیں۔ دولت کی دولت لٹاتے ہیں اور اوسکے اوپر بھی
نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ۔ گدھے نے کھیت
کیا پاپ نہ پن — اور ستم یہ ہے کہ جو ذات شریف ہماری
دولت کے مزے اوٹھاتے ہیں وہی الٹا ہمکو بیوقوف بناتے
ہیں اور سارے زمانے میں کہتے پھرتے ہیں کہ ہم نے فلان
شخص کو خوب الو بنا کے مال چیرتے ہیں مگر ہماری عقل کی
آنکھوں پر ایسی پٹی بندھی ہوئی ہے کہ ہمیں کچھ سوجھتا ہی نہیں
اور اگر کوئی خیرخواہ دوست ہمکو سمجھائے کہ یا ہم پہ تشنیع ہی کے

جہاز مین گرفتار ہو تو ہم اسکو اپنا دشمن سمجھنے لگین اور پھر اسکو اپنی صحبت مین نہ بیٹھنے دین - افسوس ہے کہ ناصح مشفق کو ہم دشمن سمجھتے ہین اور خوشامد خورون اور یاران نانی اور یاران زبانی کی خوشامد اور تملق اور جھوٹی تعریفون پہ ایسے ریجھ جاتے ہین کہ انکی دشمنی ذرا نہین سوجھتی ؎

برے کو ہم بھلا سمجھے بھلے کو ہم برا سمجھے
پڑے ہین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

ایسے کئی اسباب ہین - منجملہ ان سببون کے ایک سبب خاص یہ ہے کہ ہماری تعلیم ناقص ہوتی ہے یا یون کہین کہ ہم کو تعلیم دی ہی نہین جاتی ہے - ہم سب عموماً اس مصرع کے مصداق ہین ع - خود غلط املا غلط انشا غلط -

کوچے کو ہم کوچہ لکھتے ہین - ورنہ کے عوض اگر (والا) استعمال کرتے ہین (کر) یعنی کاف بیانیہ کو (کی) کی طرح پر لکھتے ہین - انگریزی پڑھنے کا بھی اگر شوق کیا تو اے بی سی پڑھکر فاضل ہوگئے - اور جو فرسٹ نمبر ریڈر پڑھ لی تو زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - گویا منشی ہوچکے - ظاہر ہے کہ جب ہم بھی گنوارون کی طرح جاہل اور ان پڑھ ہونگے تو ہم اپنی سوسائٹی مین کیا خاک ترقی کرسکینگے - لفاظی اور فقرہ بازی اور شئے ہے اور علم شئے دیگر - اگر زبان کا (لقلقہ) ہوا تو کیا - خالی خولی فقرہ بازی سے مطلب برآری معلوم -

دوسرا نقص یہ ہے کہ ہماری صحبت بڑی خراب ہے - ہماری صحبت مین وہ لوگ بیٹھتے ہین جو ہماری طرح مدرکہ اور جاہل ہوتے ہین اور الف کے نام بے بھی نہین جانتے - بلکہ تمام زمانے کے لائیان - اڑیار - بدوضع جعلیے - ذوات شریف ہوچکے ہین - جو اپنی تمام عمر کاہلی اور سستی اور جعلسازی مین صرف کرتے ہین جو کبھی کوئی کام نہین کرتے بجز اسکے کہ آج ایک رئیس کی صحبت مین ہین - کل وہان سے نکالے گئے کسی اور کی صحبت مین بیٹھے - دس پانچ روپیہ ماہواری تنخواہ مقرر ہوگئی - دسترخوان پر کھانا کھانے لگے - ان لوگون کو ہمیشہ یہی فکر رہتی ہے کہ کسی طرح رئیس کو دھوکا دیکر کچھ اینٹھین - شراب خواری یہ سکھائین - بدکردار اور بدوضع عورتین پیش کرین - قماربازی مین ان کو دخل - چانڈو پلانا یہ سکھائین مدک کا شوق یہ دلوائین - الغرض یہ حضرات اس مثل کے پورے پورے مصداق ہین (سب گن پورے - انہین کون کہے لنڈورے) اگر کوئی ان سے پانچ انگلیان ملائے تو پوری پانچ پھر اسکے ہاتھ نہ لگین - ایک آدہ انگلی یہ ضرور اڑا لینگے انمین فرق ہی نہین پڑ سکتا - ایسی گھاتین اور وہ وہ داؤن پیچ یاد ہین کہ مارین چارون شانے چت معاملہ چٹ تو پٹ ہی نہین سکتا - اور کمسن رئیسون کو اپنی راہ پر لانا اور چکما دینا تو بائین ہاتھ کا کرتب ہے - یہ تو کوئی انکے شاگردون سے سیکھ جائے چٹکیون مین رنگ چڑھادین اور اپنے رنگ پر لے آئین اور وہ رئیس زادہ انکا دم بھرے - وہ یہی سمجھے کہ ان سے بڑھکر دوست دوسرا پیدا نہین ہوا ہے -

ان حضرات سے ہم لوگون کو بہت احتراز کرنا چاہیے اور حتی الوسع یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارے لڑکے انکی صحبت سے بچین ورنہ اگر انکی صحبت ہوئی تو بس پھر یہ ضرور جھانسے پر چڑھا لینگے انکے ادنی ادنی ہتھکنڈے یہ ہین -

ا - پہلے رئیس زادے کو ٹٹولا کہ کتنے پانی مین ہے - پھر اسکی خوشامد کرنی شروع کی دو ایک مرتبہ چرب لسانی کے ساتھ گفتگو کی کبھی ہوا کھانے ساتھ گئے - بس قابو مین کرلیا جب تک

اِس سے روپیہ مل سکا خوب دل کھول کر اُڑایا جب دیکھا کہ
گھر سے نہیں ملتا۔ بیوی کا زیور منگوایا اُسکو اونے پونے پر
ٹپیلا۔ سو کا مال پچاس پر اسکے کوڑے کیے۔ دس رئیس کے
ہاتھ دھرے چالیس خود اُڑائے جب زیور بھی قید مین
رہنے لگا اور ہر طرف سے ناجائز آمدنی کا دروازہ بند ہوا تو
رئیس زادے کو اِدھر اُدھر اِس وعدے پر قرض دلوانے کی
کوشش کی کہ جب اِنکے باپ مرینگے تو ادا کر دینگے۔ سو دیجیے
ہزار کا تمسک لکھوا لیجیے۔ دس روپیہ سیکڑا سود دینے پر وہ جو
الٹی سیدھی پڑھ رہے ہین کہ بابا مرین تو بیل ٹھین۔ اکثر لالچی
آدمی پھنس بھی جاتے ہین پچاس دیکے دو سو لکھوا لیے۔
اپنے نزدیک گویا جوا کھیلا۔ ملے تو پچاس کے دوسو اور اگر ڈوبے تو
گھر سے بھی گئے۔ ملنا ملانا اور سو کے دو ہزار ہونا تو بخیر۔ اکثر
ایسی رقمون کو ڈوبتے ہی دیکھا ہے۔

۴۔ یا یہ کارستانی کی کہ کسی عورت سے عقد کر لیا اور اُسکی
چھوکری رئیسون سے پیشکش کرنے لگے۔ چھوکری بھی قابو مین
اور اسکی امان بھی۔ نوعمر رئیسون کو بھڑے دینے شروع کیے
حضور پری کی کیا حقیقت ہے۔ اور شوخی کی تو قسم کھانی چاہیے
بجلی تو ٹھیتی ہی نہین۔ بس حضور ہی کے قابل ہے اور بس
دن تک سب بات چیت سب طرح اچھی۔ ایک دن حضور
ملاحظہ کر لین نا۔ یہان سے قدم بھر سیر دلی خندق مین
تو مکان ہے۔ نوعمر رئیس بھلا ایسی باتون پر کیون نہ پھسل
پڑے۔ ع۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد۔
گیا اور بلا مین پھنسا۔ متعہ کرا دین نکاح کرا دین۔ کچھ
لکھوا پڑھوا دین۔ جو ستم چاہین ڈھائین۔ اختیار ہے۔
اگر ہم لوگون کو اچھی تعلیم دیجاے اور ہمارے ہمنشین لائق
اور مہذب اور روشن ضمیر لوگ ہون تو ممکن نہین کہ ہم ترقی
نہ کرین اور ہمارے خیالات اعلےٰ درجے کے شائستہ ہو جائین
افسوس ہے کہ نہ تو گھر پر ہمکو فارسی عربی پڑھائی جاتی ہے اور نہ
اسکول مین انگریزی کی تعلیم دیجاتی ہے۔ لڑکپن سے ہم کو
وہ وہ باتین سکھائی جاتی ہین جو سراسر مضرت بخش ہین۔
پتنگ بازی کے جو پینگ بڑھے تو اُنھی کے ہو رہے۔ دو دو
چار چار پانچ پانچ روپیہ اشرفی پیچ لڑ رہا ہے خوشامد خورے
شہ دے رہے ہین کہ حضور کا آج تمام لکھنؤ مین نام ہو رہا ہے
کہ اشرفی اشرفی پیچ فلانے رئیس کے ہان لڑ رہا ہے۔ کوئی
کہتا ہے سرکار میدان لڑائیے تو ایسا۔ ملکون ملکون مشہور
ہو گیا۔ رئیس زادہ پھولے نہین سماتا۔ مصاحبون سے
پوچھتا ہے کیون جی بھلا گوہر جان کو بھی خبر ہو گئی ہے کہ ہمارے
ہان اشرفی پیچ بد بد کے لڑ رہا ہے۔ انھون نے اور بڑھانا
شروع کیا۔ اے حضور بس یہ سمجھ لیجیے کہ تمام چوک کے کرے
سونے پڑے رہتے ہین جتنی ہین چھوٹی اور بڑی سب کوٹھون
پر سے حضور کے میدان کی سیر دیکھتی ہین۔ پہر دن رہے سے
چوک کے کرے سب سونے ہو جاتے ہین اور کوٹھے پرستان
ہو جاتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے دن رہے ہی سے کئی چاند نکل آئے
ہین۔ ایسا میدان تو جنرل صاحب نے بھی نہین لڑایا تھا۔
اور حضور یہی رہجاتا ہے۔ روپیہ پیسا کوئی چھاتی پر
رکھ کے تو لے نہین جاتا۔ میر دل نے سو لکھی دھوم سے
نکالی آج تک نام ہے۔ سارا زمانہ تعریف کرتا ہے کہ کبھی
سو لکھیان تو بہت دیکھین مگر یہ کیا کہ میر دل کی سی سو لکھی
نہ سنی نہ دیکھی نواب سعید الدولہ بہادر کو خدا بخشے مر گئے
مگر نام چھوڑ گئے۔ آج تک لوگ نیکی سے اور ساتھ تعریف کے

انکا نام لیتے ہین تو کس سبب سے ۔ انکی فیاضی کے سبب سے اور بہت رئیس بھی مرے مگر کوئی نام بھی نہین لیتا اور جانتا بھی نہین کہ کون تھے اور کون نہین تھے اور حضور کو تو حق تعالی نے وہ ریاست مزاج مین عطا کی ہو کہ تعریف کرنا محال ہو اور کیون نہ ہو پوتر دن کے رئیس ہین ہو، باتین یاد گار رہجاتی ہین ؎

زندہ نیست نام فرخ نوشیروان زعدل
گفتہ بسے گذرد کہ نوشیروان نمرد

پڑھے لکھے تو یہ لوگ ہوتے ہی نہین اور اگر اکا دکا کوئی جانتا بھی ہوا تو شد بد ۔ لہذا (بہ سبب سے) اور (زندہ ست) کو زندہ نیست کہنے لگے شیخ سعدی کو بھی اصلاح دیدی ۔ نوعمر رئیس ان پھر دن مین کیون نہ آئے ۔ ع ۔

خوشامد سر کرا کردی خوش آمد

اور جو چانڈو بازی کی لت لگا دی تو اور بھی گئے گذرے دن رات بخت وار دن کی طرح اوندھے پڑے چانڈو اڑا رہے ہین ۔ صبح ہو تو اور شام ہو تو ۔ بجز اس کم بخت چانڈو کے اور کوئی شغل ہی نہین ۔ مکان کثیف ۔ کپڑے میلے ۔ ہر وقت لمپ اور تیل اور افیم کے ست کا شغل ہو ۔ بیٹھے تو اٹھا نہین جاتا ۔ لیٹے تو پھر بیٹھنے کی سکت نہین صحبت بھی انھین نیچ قوم آدمیون کی رہتی ہو ۔ باتین بھی ہوتی ہین تو وہی جیسی چانڈو خانے مین ہوا کرتی ہین جنکا سر نہ پیر ۔ ہم یہ نہین کہتے کہ ہم اس سے خود بری ہین ۔ ہرگز نہین ہم بھی کم و بیش اسی فشن کے آدمی تھے مگر ہان اب یہان آنے سے آنکھین کھل گئین ۔ مجھے خوب یاد ہو کہ جب کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے مین گیا تھا تو میرے ساتھ سب جہلا اور ان پڑھ آدمی تھے اور اگر پڑھے لکھے دو ایک تھے بھی تو وہی دقیانوس کے وقت کے لوگ ۔ یہان نینی تال مین مین نے ایک مختصر رسالہ دیکھا جسمین کلکتے کی نمایشگاہ کا کچھ تھوڑا سا ذکر مذکور ہو ۔ ایک مقام پر کلون کا ذکر کیا ہو ۔ اور ایسی ایسی مفید باتین لکھی ہین کہ مجھے اب اتنے دن کے بعد افسوس ہوتا ہو کہ مین نے کلکتے مین وہ کلین کیون نہ دیکھین ۔ خدا جانے مجھے وہان کیا ہو گیا تھا ۔ مین نے آنکھین بند کر لی تھین یا میری عقل کی آنکھون پر پٹی بندھی ہوئی تھی غضب خدا کا اتنی بڑی بڑی کلین مجھے نسو جھین ۔ مین نے اس رسالے مین یہ بھی پڑھا کہ کانچ اور شیشے کے برتن بنانے والے بھی ولایت سے آئے تھے ۔ جو عمدہ عمدہ مصالح اور نئی نئی ترکیبون سے گلاس اور آبخورے اور طرح طرح کے برتن بناتے تھے ۔ خدا کی قسم جو یاد بھی ہو کہ یہ سب سامان کہان تھا حالانکہ پورے ایک مہینے وہان رہا ۔ مگر بارہ برس دلی مین رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے ۔ واہ رے ہم ۔ یہ بھی اس رسالے سے منکشف ہوا کہ نمایشگاہ مذکور مین کسی شخص نے میدان کے تالاب کے سامنے جہان کلین تھین ایک ایسا بنگلہ بنایا تھا جسمین ملکونکی مختلف آب و ہوا کا ایک ہی مقام پر لطف حاصل ہوتا تھا پہلے درجے مین گئے تو معمولی آب ہوا ۔ دوسرے مین گئے تو افریقہ یعنی حبش کی سی گرمی ۔ اسکے بعد ایک اور درجہ تھا جسمین سردی بہت تھی اور آخری درجے مین گئے تو معلوم ہوا کہ کشمیر کی زمستان دیکھ رہے ہین ٹھٹھر ان کہ الامان اب مین جو غور کرتا ہون تو ذرا خیال بھی نہین ہوتا کہ وہ کون بنگلہ تھا یہ مقام قابل دید ہو گا مگر ہم اس سے بالکل محروم رہے ۔

وجہ یہ کہ ہم وہان نمایش گاہ دیکھنے تو گئے مگر یہ نہین سمجھتے تھے کہ یہ نمایشگاہ کیون منعقد ہوئی ہو ۔ اس سے ہمین کوئی

بحث ہی نہین تھی - ہم تو وہان اس فکر مین تھے کہ تمام دنیا کی
عورتون کو دیکھین - دن رات یہی جستجو تھی کہ حسین حسین ننگا نیون
کہان رہتی ہین - جرمنی کی خوبصورت خوبصورت چھوکریون
کا محلہ کون ہے - آج کسی لاشی ہوس چلین جسکو خالی گھر کرتے
ہین اور جونسٹن وجیور کا گھر ہے - چھوا بازار کی گشت کرتے
ہین کبھی کسی بیوہ دن پر عاشق ہوے کبھی کسی ارن کا عشق
چرایا - تھیٹرون اور سرکس مین پہونچے - ہوٹل ڈی اوپیا مین
مزے اڑائے - پھر دن پر کلکتے کی گھڑے والیون کو نچایا -
احباب کو انکا ناچ دکھایا - ہمین اپنی اس حالت پر شرم آتی ہے
مگر انا ماست کہ بر ماست -

کبھی کلکتے کے کسی باکمال آدمی کی صحبت مین نہ بیٹھے - یہان
اخبارون مین تعریفین پڑھتے ہین کہ وہان کے اسپیکر ایسے
ایسے زبردست لوگ ہین کہ تمام ہند مین نظیر نہین رکھتے -
ٹون ہال مین فلان فلان لائق فائق بنگالی نے جو اپنے
وقت کا سحبان وائل ہے نمائشگاہ کے زمانے مین بڑی بڑی
دھوان دھار اسپیچین دی تھین - اسپیچون کا سننا
درکنار ہمین یہی نہین معلوم کہ ٹون ہال کس جانور کا نام ہے
ہم سنتے ہین کہ وہان کے علما جدید سائنس کی نسبت علمی کچھ
دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک یہ سب کہانیان ہین - افسوس
صد افسوس -

کلکتے کے پل کی بھی بڑی تعریف سنتے ہین شہرہ شہور اور
نامی انجنیرون نے اپنے فن کے جوہر اسکی تعمیر مین ظاہر کیے
ہین - ہمکو یاد ہی نہین کہ وہ پل کہان تھا -

اگر ہمارے ہمنشین پڑھے لکھے لوگ ہوتے اور بازاری چال
کی تہذیب سے انکو واقفیت ہوتی تو وہ ضرور ہم کو فائدہ
ہو نچاتے - اور ہمارا کلکتے کا جانا بیکار نہ ہوتا مگر ہمارے ساتھی
بیفکری اور عیاشی اور کاہلی مین ہم سے بھی بڑھے ہوے تھے -
اور ایک ہم پر کیا فرض ہے - نہر سے جتنے ہندوستانی گئے تھے
سب قریب قریب ایک ہی نقش کے - اور لکھنؤ والون کو تو
نمائشگاہ کا کوئی لطف ہی نہ تھا - وہ تو صرف عورتون کے
گوہر حسن کے جوہری بنگئے تھے - باقی اللہ اللہ خیر صلاح -

سید احمد خان جو عقل کی بات سکھاتے ہین تو انکو ہماری
قوم کے شرفا برا بھلا کہتے ہین - انپر یہ اعتراض ہے کچھ عتبات
عالیات کے لیے کیون نہ گئے - ولایت کے سفر اور قیام کو
انھون نے حج پر کیون ترجیح دی - آنریبل سید احمد خان کہلانے
اور نجم الہند کا خطاب پانے سے دنیا مین نیکنامی ہوئی تو کیا -
حاجی حرمین الشریفین ہوتے تو عاقبت سدھر جاتی - پوچھیے
آپکو اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے - وہ حج کو نہین گئے
آپ کوئی قاضی ہین - یہ نہین دیکھتے کہ وہ کسقدر قوم اپنی قوم
کے لیے کیا کر رہا ہے - کن کن حکیمانہ تدبیرون سے اسلام کی
حالت کے ترقی دینے مین ساعی بالخیر ہے - اپنی عمر اس نے
بہبودی اسلام ہی مین صرف کی اور اب تک صرف کر رہا ہے گویا
اپنے آپکو وقف کر دیا - ان باتون پر ہمارے مسلمان بھائی
نظر نہین ڈالتے اعتراض بیجا اور بیہودہ نکتہ چینی کرنے کو موجود
اور یہ سر کٹنے ملا اور سب کی عظمت اسلام کی گردن پر چھری پھیرنا
چاہتے ہین - اور اہل اسلام کو تقلید کے پھندے مین جکڑے
دیتے ہین یہ نہین دیکھتے کہ زمانے کا رنگ کیا ہے - اب اسلامی
عملداری تو ہے نہین - اب تو ہم ملکہ معظمہ انگلستان کی رعایا ہین
اور ہماری عظمت تو اسی مین ہے کہ اس عملداری اور اس زمانے
کے مطابق اپنی مستقل حالت مین ترقی کرین خدا ایسے علما

اول جلول اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرتے ہیں ہندوستان
کی اور قوموں سے مبتذل ہو جاتی ہیں ۔

ہمارے مسلمان بھائی روم میں کیسی ترقی کر رہے ہیں ۔
وہاں یہ فضول قیود نہیں ہیں کہ عیسائیوں کی چھوٹ
چھی اور ناپاک ہو گئے ۔ انگریز کے ساتھ کھانا کھایا اور
دین و دنیا دونوں سے گئے گزرے ۔ یہ مہمل باتیں وہاں
نہیں ہیں ۔ ان کے خیال ایسے شریف اور مہذب ہیں ۔
آزادی کے ساتھ انگریزوں اور فرانسیسیوں اور جملہ
کے عیسائیوں کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھاتے ہیں جو
لوگ زیادہ محتاط ہیں وہ صرف اس قدر احتیاط کرتے
ہیں کہ جب انگریزوں یا فرانسیسیوں کے ساتھ کھاتے ہیں
تو اتنا لحاظ رکھتے ہیں کہ شراب اور لحم خوک نہ ہو ۔ بس
مگر یہاں تو ہم لوگوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے ۔ جو اصول ہم نے
قائم کر لیے ہیں چاہے ساری خدائی کے اصول انکے خلاف
ہوں اور چاہے کابل اور فارس اور روم سب سے نرالے
اصول ہوں ۔ مگر ہم انکی پابندی اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں
سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ مسلمان مسلمان ہی آپس میں
کٹے مرتے ہیں ۔ سنی شیعوں کے جھگڑے ختم ہو جانے میں
انکو اسکے نفرت ۔ انکو انکے تنفر ۔ وہ انکے بدخواہ ۔ یہ انکے
دشمن ۔ اب فرمائیے ستم ہے یا نہیں کہ مسلمان مسلمان کا دشمن
جان ۔ اگر روم اور ایران میں بھی باہم اسی قسم کی عداوت
ہو تو بھی افسوس کا مقام ہے ۔ اور یہاں ہندوستان میں تو
اور بھی زیادہ تاسف و تلہف کا مقام ہے ۔ اور اسپر طرہ
یہ کہ سنی سنی کا دشمن ۔ شیعہ شیعے کے خلاف ۔ ہمقدر دو ملت
قائم کر کے اور بھی رہی سہی مٹی خراب کر دی ۔ اگر اہل اسلام

میں باہم اتفاق ہوتا تو سبحان اللہ مگر اس پھوٹ سے خدا سمجھے
جس نے کہیں کا نہ رکھا ۔ ع ۔

پھیلا ہوا اس پھوٹ کا خدا یا کہ رستہ رکھا نہیں کہیں کا

اور ان قانون کے اور بھی ہمارے بہتیرے اگلے اثر دیکھے ۔
ان حضرات نے مذہب کی آڑ میں اپنی جہالت کو خوب رونق
دینے کی کوششیں کیں ۔ اور اسلام کے ساتھ برائی کی ۔
کشمیر میں ہم لوگوں کی حالت شاید اور بہت سے مقاموں
کی نسبت خراب ہو گی ۔ اول تو وہاں کوئی پیشہ ور نہیں ۔
اور اگر ہیں بھی تو بس یا تارکش یا چکن دوز ہیں تو کیا صنعت و
حرفت کی ترقی کی جانب سے لوگ ذرا بھی مائل نہیں ہوتے
اور تجارت کو عیب سمجھتے ہیں ۔ ہماری جہالت نے یہ کیسی
پڑھائی ہے کہ سوداگری نیچوں کا کام ہے ۔ رئیس سوداگری
نہیں کر سکتا ۔ اگر رئیس ہو کر سوداگری کرے تو اسکی بڑی
سبکی اور بے عزتی ہو ۔ رئیس چاہے فاقہ کر کے سو رہے مگر یہ
ممکن نہیں کہ سوداگری کرے ۔ تجارت جس سے زیادہ شریف
پیشہ دنیا کے پردے پر اور کوئی نہیں ہے اسکو ہم اپنی جہل مرکب کے
سبب سے ایک نہایت ہی ذلیل پیشہ سمجھتے ہیں اور یہ نہیں
دیکھتے کہ کسی قوم نے آج تک دنیا کے پردے پر بغیر تجارت کے
ترقی ہی نہیں کی ۔ جو ملک بڑھا تجارت کے سبب سے
جس ملک کی تجارت کو ترقی ہوئی وہی ملک خوب پھلا پھولا
فرانس کی حالت موجودہ اسکی ادنی سی مثال ہے ۔ لوگ سمجھے
تھے کہ جنگ جرمنی کے بعد فرانس تباہ ہو جائیگا مگر فرانس نے شکست
اور شکست کے تھوڑے ہی دن بعد وہ فروغ پایا کہ جرمنی کو بھی
گرد کر دیا ۔ اب فرانس جرمنی کو کوئی بات دل سے کے چھوڑ سکتا ہے
یہ سب کس کی بدولت ہے کس کا صدقہ اور کس کا طفیل ہے ۔ تجارت کا

جن ملکون مین تجارت نہین ہی وہ عسرت کی حالت مین ہین رعایا مفلس - خزانۂ عامرہ معمور نہین - لوگ پریشان حال - اور اسکے برعکس جن ملکون مین سوداگری کو فروغ کامل ہی وہ رونق پر ہین - انگلستان کی دولت اور مرفہ حالی اور آسودگی اور رعایا کی ثروت اور ملک کی ترقی کا کیا کہنا - اہل لکھنؤ کو عموماً تجارت سے نفرت ہی - اور سوداگری کو صرف مارواڑیون کا حصہ تصور کرتے ہین - اور یہی وجہ انکے افلاس کی ہی - تجارت کے عوض ہمارے شہر مین وہ باتین ہوتی ہین جو ترقی ملکی کی دشمن - خانہ برانداز ترقی آتش زن کالائے آسودگی اور فروغ بازار تباہی و پریشان حالی ہین - مثلاً بٹیر بازی - اسکا اہل لکھنؤ کو بڑا شوق ہی بڑے نامی وثیقہ دار ہین - بڑے معزز آدمی - صدہا آدمیون کی روٹیان انکی بدولت چلتی ہین مگر بٹیر بازی پر جان دیتے ہین - اور پالیون مین بٹیر لیکر مع خدم و حشم پہونچتے ہین - نواب صاحب ہین بڑے نامی گھرانے کے شجرہ تیمور سے ملاتے ہین لیکن بٹیر بازی کا شوق بدرجۂ غایت - انکا بٹیر تمام لکھنؤ مین مشہور ہی پانچ پانچ سو کی بازی بد بد کے لڑاتے ہین - مہتر یا قصائی ہی وہ بھی بٹیر باز - سنار ہی لہار ہی وہ بھی بٹیر باز - مہرا ہی وہ بھی بٹیر باز اڈے پر بیٹھے بٹیر چمکار رہے ہین - ڈولی کاندھے پر بٹیر ہاتھ مین - اسکے سوا کبوتر بازی کی وہ کثرت ہی کہ الامان - جدھر دیکھیے کو اور کا کی آواز بلند ہی - جہان جائیے چھتری پل رہی ہی - کتنی کی جان غدر آباد مین ہی - ہزارہا آدمیون کی روٹی اسی پر ہی - اور یہی نہین کہ کسی خاص قوم کا شغل ہو - نہین - امیر اور غریب اور ہندو مسلمان کسی کی خصوصیت نہین ہی - کسے باشد - دن بھر غل مچایا کرتے ہین - اسکے علاوہ پتنگ بازی بھی ایک بہت بڑا شغل ہی - میدان بدے جاتے ہین - ہزارون کے وارے ہوتے ہین - پتنگ باز نوکر رکھے جاتے ہین - لنڈورے پیچ بدے جاتے ہین - مرغ بازی کا شوق ان سب سے بڑھا ہوا ہی - گھنٹون گتھے پڑے ہوئے ہین - خون کے تراٹے بہ رہے ہین - گھٹنو کے ٹھٹھے لگے ہوئے ہین - ایک ایک پہر دس دس گرے پڑتے ہین - ہنگامۂ محشر بپا ہی - اور اس چانڈو بازی نے اور بھی رہی سہی مٹی خراب کردی - مدک بازی کا شوق تو شہر مین پہلے ہی سے تھا اور چرس کی بھی گرم بازاری تھی - تو آسمان کی خبر لاتی ہی - ساقنون کی بن آئی ہی جو آیا پی ساقن کے دمون کی خیر - مگر چانڈو بازی نے ان سب نشون کے کان کاٹے - بنجت واڑون کی طرح پہلے ہی اڈے سے ہو گئے -

اب فرمائیے جس شہر مین بیفکرے پن کی اسقدر گرم بازاری ہو وہان افلاس اور عسرت کیون نہ ترقی کرے - جہان ایسے اشغال عدو ترقی قومی ہون وہان ادبار کیون نہ در در اور گھر گھر نظر آئے - نہ کوئی منڈی ہی نہ دستکاری - کامدانی اور چکن تو خیر معدودے چند کا پیشہ ہی بھی مگر اس سے کیا ہوتا ہی کانپور کو دیکھیے تجارت کی بدولت کس قدر ترقی کی کہ آج ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین دوسرا شہر اسکا نقطۂ مقابل نہین ہی -

اگر شعر شاعری کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا - اول تو اس زمانے مین شعر شاعری کوئی کار آمد شے نہین - اور اگر ہو بھی تو اسمین بھی زمانۂ حال کے مطابق ہم ترقی نہین کرتے - پرانے دھرے پر چلتے ہین - اور اسی پرانی

لکیر کے فقیر ہین - وہی تک بندی - وہی گل و بلبل کا جھگڑا اور عشق و حسن کی بحث وہی مجنون اور لیلی - فرہاد و شیرین اور وامق و عذرا کے عشق کی کہانی اور سرمے مسی اور پان اور آواز خلخال اور معشوق کے لب لعل اور بوسہ روح پرور کا ذکر مذکور - خضر کا تذکرہ اور منصور کا سولی پر چڑھنا - فرمائیے اس سے دنیا یا عقبی کا کونسا فائدہ ہے - پیچھے تک مین تک ملا دیجیے - پھر اس سے مطلب -

اب نیچریہ شاعری کی طرف لوگ زیادہ تر مائل ہوتے جاتے ہین اور انکی کوشش یہ ہوتی ہے کہ شاعری کو ایک کار آمد مشغلہ بنائین - غزل کے پڑھنے سے بجز اسکے اور کیا نتیجہ نکلیگا کہ اگر شاعر نے تشبیہ اور رعایت کا پہلو اچھا رکھا ہے تو ایک ساعت کے لیے پڑھنے والے کا جی خوش ہو جائیگا -

مثلاً - میر ؎

قصد کعبے کا خیال خام ہے	کچھ نہین وان بھی خدا کا نام ہے

یا مثلاً اسیر مرحوم نے کہ اپنے عصر کے میر تھے واقعی کیا خوب فرمایا ہے اور داد سخن دی ہے

تیغ قاتل کو دیا سر جان عزرائیل کو	تنگدستی مین کہان قاصر مری ہمت ہوئی
مفلسی بھی کیا کسی زردار کی دولت ہوئی	جب ہوئی ہمکو تلاش رزق بے منت ہوئی

اس غزل مین کیا کیا شعر نکالے ہین کہ زمین غزل کو رشک آسمان بنایا ہے - اور اس مطلع مین کہ واقعی رشک مطلع خورشید ہے کیسا زور طبع بلکہ نور طبع دکھایا ہے -

یا مثلاً جناب حکیم نے جو اسیر مغفور کے خلف اکبر ہین کیا خوب فرمایا ہے -

جو جانور حرام نہین ہے حلال ہے	دیکھو یہ بھینسے کے رنگیون کا حال ہے

اور انکے برادر اصغر افضل نے -

مثل سچ ہے کہ جھونکے نیند کے سولی پہ آتے ہین	

خواجہ حیدر علی آتش آنجہانی نے کہ رشک خاقانی اور غیرت قاآنی تھے کیا موتی پروئے ہین -

ورد زبان جناب محمد کا نام ہے	قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے
زنجیر ہے وہ طرہ مشکین دام ہے	شاعر کہا کرین انھین سودا خام ہے
صبح بہار ہے مجھے ساقی پلا شراب	سب جانتے ہین عید کا روزہ حرام ہے
ہم چشم سرکو ساتھ کرتے ہین ابر کے	تم ہنس پڑو تو برق کا قصہ تمام ہے
خلخال یار سے آتی ہے یہ صدا	مرنے سے پیچھے وہ جو زندہ کا کام ہے

یہ سودا ہے شہادت ہے ہمارے سر کواہی قاتل	تری تلوار کا دم بھرتی ہے جو رگ ہے گردن مین
بلاتا مین نہین ہون دوستی سے اس ستمگر کو	چھری دیتا ہون اپنے ذبح کو مین دست دشمن مین
کھلا زلفون کے لہرانے سے اس رخسار رنگین پر	اور گل کی نگہبانی کو دو کالے ہین گلشن مین

یا مثلاً ذوق نے سہرے کی شان مین جو جو کلام بلاغت التیام کہا ہے اسکا ایک ایک شعر موتیون مین تولنے کے قابل ہے

آج وہ دن ہے کہ لائے دُر انجم سے فلک	کشتی زر مین مہ نو کی لگا کر سہرا
وہ کہے صل علی یہ کہے سبحان اللہ	دیکھیں مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا
ایک کو ایک پہ تزئین ہے دم آرائش	سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا
جب کہ یہ شکل [illegible] سہرا	

نواب - سبحان اللہ کیا اسپیچ ہی - مین تو اس اسپیچ پر
عاشق ہوگیا - سچ ہی اور اکثر باتین بندۂ درگاہ ہی کے حسب
حال ہین - ہم بھی تمام عمر ایسی ہی صحبت مین بیٹھے جسمین
یہ نواب صاحب بیٹھے تھے - نمایش گاہ مین اینجانب
بھی اُسی چکر مین رہتے تھے جسکا ذکر کیا گیا -
چھٹن - وہ تو اس رنگ کے جتنے آدمی پاؤ گے سب
ایک نشن کے -
آغا - مگر واللہ اس شخص نے خوب ترقی کی ہی ہمنے انکو
اکثر رکھی کی مسجد کے پاس دیکھا ہی -
مہراج - انکی فصد کھلوایئے -
نواب - تجھ ایسے گدھون کی سمجھ مین یہ باتین آنے کی
ہی - ع - کار بوزینہ نیست نجاری -
مہراج - چہ داند بوزنہ لذات ادرک -
مسخرہ - چہ خوش یہ تو حضور اپنے ہی اوپر پھبتیان کہنے لگے -
نواب - سید احمد خان کی یہ بھی تعریف کرتے ہین اور
وہ قابل تعریف ہین ہی مگر ہم لوگون مین یہ خرابی ہی کہ
عقل کی بات کسی نے کہی اور ہمنے اُسکا ٹیٹوا لیا - چاہیے
دنیا بھر کے چھٹے اور دغاباز اور بدمعاش اور جواری اور
کاذب اور تارک الصوم والصلوۃ ہون کس نمی پرسد -
مگر انگریز کے ساتھ کھانا کھایا اور مورد طعن بنگیا - نیچری
پر کھاتے ہی کافر ہوگیا - یہ بیچارہ ہماری طرح سب باتین
خود بھگتے ہوے ہی - مگر واللہ شعر شاعری کا توارد ہوتے
سنا تھا کبھی حال اور سوانح عمری کا دوسرے کے حال اور
سوانح عمری سے توارد ہوتے آج ہی دیکھا -
مسخرہ - حضور یہ انھون نے سرقہ کیا ہی -

آغا - وہ ایک حضور پر کیا فرض ہی ہم جتنے ہین سب
ایک نشن کے ہین - انکا حال صرف آپ ہی کے حال سے
توارد نہین ہوا بلکہ ہم سب اُسی حال مین گرفتار ہین -

دن عید رات شب برات

اس دلکش تقریر کے سننے سے نواب صاحب کے بہت سے
خیالات بدل گئے - کئی دن تک آغا صاحب اور نواب
چھٹن صاحب اور وہ چارون تربیت یافتہ احباب جنکی لیاقت
سے جنسے پہاڑ مین اتفاق سے ملاقات ہوئی تھی اس اسپیچ
کی نسبت گھنٹا دو گھنٹے روز باہم گفتگو اور بحث کرتے تھے
اس بحث اور علمی گفتگو سے نواب صاحب اور اُنکے دوستون
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا اور آخر نواب صاحب نے صاف
صاف کہدیا کہ لکھنؤ مین نہ ہمارے یہ خیالات ہوتے اور
نہ ایسی عمدہ صحبت وہان ملتی - کیونکہ ہمارا میلان طبیعت
وہان ان باتون کی جانب کبھی ہوا ہی نہین - یہان جو جو
باتین مین نے سنی اور دیکھین اُنسے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ
ہم لوگون کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہی -
اور اگر ہم اپنی حالت مین ترقی کرنا چاہتے ہین تو ہم پر
فرض ہی کہ اکثر باتون مین شائستہ قومون کی تقلید کرین - اب
وہ زمانہ واقعی نہین ہی کہ ہم مسجد کے ملاؤن کے بہکانے
مین آئین اور انگریزی تعلیم کو گناہ سمجھین - اب
بے انگریزی پڑھے کشود کار محال ہی - پرانے خیالات کی
اگر پوری پوری پابندی کرینگے تو کسی مصرف کے نہ رہینگے -
چھٹن صاحب اور آغا صاحب بھی اسکے متفق الراے تھے
مگر منشی مہراج بلی صاحب دونون [illegible] کے خلاف -
نواب صاحب کے خیالات مین شائستگی اور آراستگی تو

ضرور آگئی تھی مگر لڑکپن سے جن باتون کے عادی تھے وہ بھلا کہاں چھٹ سکتی تھین اور وہ بھی دفعۃً - جب تک انکے تربیت یافتہ احباب نینی تال انکے ساتھ رہتے تھے تب تک تو مزاج مین انتہا کی آراستگی رہتی تھی مگر جب نازو اور قمرن اور اختر وغیرہ کی صحبت ہوئی تھی تو پھر وہی وارستگی وہی دھما چوکڑی - وہی پرانے اشغال - وہی سب باتین -

ایک روز صلاح ہوئی کہ کل دو تین میل پر چلکے پہاڑ کی سیر کرین اور دن بھر وہین رہین اور کھانا بھی وہین پکے اور شام کو واپس آئین - چھولداریان اور شامیانے جو ہمراہ تھے اسی روز وہان روانہ کردیے اور نصب کرادیے گئے - دوسرے روز دو گھڑی رات رہے تارون کی چھانون مین قافلہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتا روانہ ہوا - منشی مہراج بلی صاحب حسب معمول ڈانڈی پر لدے اور لوگون کے ساتھ گو گھوڑے تھے مگر پیدل ہی چلنے کی صلاح ہوئی -

ممسنجھو - خدا کرے اسوقت بھیڑیا نہ نکلے نہین آفت ہی ہوجائیگی - بھاگنے راستہ نہ ملیگا -

مہراج - (ڈانڈی والے قلی سے) ارے او - کیا شب کے وقت یہان بھی جنگلی کتا بھولا بھٹکا نکلتا ہے -

قلی - ہون - کیا بولا - سیدھا چلا ہے - ابھی دو میان سے ہیگا - ہم کو دگر کا چال جانا ہوا ہے -

مہراج - من چہ می سرایم و طنبورۂ من چہ می سراید - اپنے گیدی ہی خر سمجھا کہ نہین سمجھا - نرا گیدی ہی ہے -

قلی - گدی - گدی کیا ہوگا - چلا چل - بے گدی چلا ہے -

ایسا بولتا ہیگا -

مہراج - این ! سمجھ دیتا ہے ہمین - اپنے عادے نخرہ جنگلی کتا تو اس جنگل مین نہین لگتا ہے کہین - بات سمجھتا نہین اور اول جلول بکتا ہے -

راوی - ڈانڈی کے قلی سمجھ گئے کہ وہمی ہین - اب کسی نے جواب نہین دیا - تو یہ اور جھلانے اور چونکہ ممسنجھو نے بھیڑیے کا نام لیا تھا اور انکے دل پر جمی ہوئی تھی کہ رات کو بھیڑیے کا نام لیا اور وہ آن موجود ہوا اس سبب سے یہ دل ہی دل مین خوف کرنے لگے کہ مبادا بھیڑیا آجائے مگر یہ انکو خوب یقین تھا کہ قافلے بھر مین کسی کو انکے ساتھ ہمدردی نہین ہے لہذا قہر درویش بر جان درویش - خاموش ہو رہے - تھوڑے عرصے مین تڑکا ہوا تو جان مین جان آئی - اب تو پر شیر ہوگئے اور لگے بکارنے کہ اگر چیتا بھی راہ مین ملتا تو کود کے ٹیٹوا ہی لیتا - آواز بھی نہ نکلی ڈھیر کردیتا - راستے مین سب بہار جانفزا دیکھکر نینی تال کی توصیف گل و لالہ و آب و ہوا مین عذب البیان تھے اور قمرن بار بار کہتی تھی کہ نواب صاحب خدا اب لکھنؤ چلنے کا نام زبان پر نہ لانا - یہ بہار یہ آب و ہوا یہ لطف وہان کہان - یا اللہ وہ لوگ کیسے بدنصیب ہین جو رو پیہ ہوتے ساتھی نینی تال نہین آتے اور گرمی کے دنون مین وہین بھاڑ مین پڑے رہتے ہین - اللہ رکھی سو کھی روٹی بھی ہے تو یہان سے جانے کو جی نہ چاہیے -

جب ایک پہاڑ کی چوٹی پر داخل ہوے جہان چھولداریان نصب تھین اور قلہ کوہ سے دامن کہسار کے رخ نظر کی تو اور پھر ادھر ادھر کی چوٹیان دیکھین تو اور بھی خوش ہوے دور تک پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دیتے تھے - اور سب پر سبزہ

اور درخت - جھولداریون سے باہر کرسیان اور دریان اور غالیچے
بچھ گئے - اور اپنی اپنی پسند کے موافق سب بیٹھے جس طرف
نظر جاتی تھی طبیعت بشاش ہو جاتی تھی - نو دس بجے ناشتہ
کیا - کوئی لیٹا ہوا باتین کرنے لگا کسی نے لمبی تانی - کوئی
بیٹھا حقہ پیتا ہے - سراج بی ایک دری پر لیٹے تو نیند آگئی -
آغا صاحب کی بھی آنکھ لگ گئی قمرن بھی جھولداری مین جاکے
سو رہین - موقع غنیمت نواب صاحب نے نازو کو اشارہ کیا
اور وہ بھی گویا موقع ہی تاک رہی تھی اشارہ کرتے ہی اٹھ کھڑی
ہوئی اور ٹہلنے لگی - نواب صاحب نے دیکھا کہ سب اپنے اپنے
دھندے مین مصروف ہین تو پہاڑ کی ایک جانب کو چلے اور
نازو کو بھی بلا لیا - جب سب کی نظرون سے اوجھل ہوئے تو
نازو نے بڑھکر نواب کے کاندھے پر ہاتھ رکھدیا اور کمر لچکاتی
اٹھلاتی ہوئی چلی - نواب صاحب اسقدر مسرور و محظوظ
تھے کہ گویا انکو کسی نے لکھوکھا روپیہ دے دیا - اور
نازو کی زلف عنبر بار سے جو لپٹین آتی تھین انھون نے انکو
اور بھی مست کر دیا - گویا دیوانے کے ہاتھ مین عین جوش
جنون کے وقت کسی نے تلوار دیدی - نازو کی طرف دیکھکر
بڑی عاجزی سے کہا جانی اپنی خوشی سے کوئی بات ایسی کرو
کہ ہمارا جی خوش ہو جائے مگر زبردستی نہین ہے - اس دلبر
شوخ و بیباک نے کہا - تم نواب پہیلیان بجھوانے لگے - یہ
کیا کم احسان ہے کہ ہم کو لپٹ کر چل رہے ہین - احسان فراموشی
کرتے ہو - انھون نے گڑگڑاتے ہوئے کہا یہ احسان ہمارے
سر آنکھون پر - مگر - مگر کے بعد دوسرا لفظ نہین کہنے پائے تھے
کہ نازو نے ادھر ادھر سناٹا ہو کا عالم پاکر انکا سر ذرا جھکا کر
دو گال ان کے گرم گرم بوسے لیے اور انکو جواب دینے کی

مہلت بھی نہین ملی تھی کہ ذقن بھر کر دس قدم پر ہو رہی اور
کہا بس اب پلٹو - نواب صاحب کو عدول حکمی کی مجال نہ تھی
فوراً واپس آئے - یہان دیکھا کہ کچھ تو سو رہے ہین اور کچھ مزے
مزے سے لیٹے ہوئے باتین کر رہے ہین اور قمرن اور آغا اور
سراج بی شیری شراب ڈھال رہے ہین - قمرن کو تو سب
حال معلوم ہی تھا وہ تو تاڑ گئی مگر اور کسی کو نازو اور نواب کی
جانب سے ذرا بھی شک نہ گذرا - اور دو گھڑی دن رہے تک
بادہ گساری اور عیش و عشرت اور فقرہ بازی اور سیر کوہ فلک
شکوہ کر کے شام کے قبل سوار ہوئے اور چلے - نازو اور
قمرن کے ہوادار ذرا دور تھے اور کبھی کبھی یہ لوگ گھوڑے اور
ٹٹو روک لیتے تھے کہ ہوادار والیون کو کوئی اڑا نہ لیجائے
مگر جس راستے کی طرف سے صبح کو آئے تھے اسکو بدل دیا
تاکہ اور نیا راستہ بھی دیکھ لین - اثناے راہ مین ایک حسینہ
و جمیلہ پہاڑن نظر سے گذری - جسنے دیکھا ناوک نگاہ کا
گھائل ہو گیا - اور اس طرح سے نکل گئی جیسے تیر - بلکہ
کڑی کمان کا تیر -

آغا - اسکی ادا دیکھی آپ نے - آنے دارد -
ممن - حضور صحیح ہے واللہ - عجب آن ہے -
چھٹن - اور اس حسن پر یہ آن -
ممن - چھلاوا ہے چھلاوا ہے -

بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

نواب - حافظ شیراز ہین - میان چلو - کچھ کہتے چلو -
چلو - حضور راہ مین نامناسب ہے -
نواب - بدذوق ہو کر اخیر تو نامناسب اور نامناسب آپ ہی
سمجھتے ہین شاید -

ممن - یہ تو جملو مین عادت ہے کہ خواہ مخواہ اپنی مشیخت صرور جتا بینگے -

آغا - مدو ل حکمی ہمکو بھی سخت ناگوار گذرتی ہے -

نواب - اس شخص کی عادت مین داخل ہے -

جملو - سرکار عرض کرتا ہون - نئی غزل سنئے -

دوش در حلقۂ ما قصۂ گیسوے تو بود
تا دل شب سخن از سلسلۂ موے تو بود

عالم از شور و شر عشق خبر ہیچ نداشت
فتنہ انگیز جہان نرگس جادوے تو بود

بوفاے تو کہ بر تربت حافظ بگذر
کز جہان میشد و در آرزو روے تو بود

نواب - ہم تو اسکے کلام پر عاشق ہین -

اختر - حضور تغزل مین ایسا کوئی تھا ہی نہین -

بوفاے تو کہ بر تربت حافظ بگذر
کز جہان میشد و در آرزو روے تو بود

نواب - یہان نینی تال مین ان چیزون کی کیا قدر ہے -

ممن - حضور یہان پہاڑی رہتے ہین انکو کیا بحث -

اختر - کوہستانی ملکون مین صرف ایک کشمیر مین تو البتہ فارسی پڑھائی جاتی ہے اور وہان عدالت کی زبان بھی فارسی ہے - باقی گنوار ہین سب -

نواب - ابکی انشاء اللہ کشمیر بھی دیکھینگے -

اختر - انشاء اللہ! انشاء اللہ -

اتنے مین قمرن نے ہوا دار سے کہا اے نواب ذری اس اونچی چوٹی کی طرف دیکھنا - اف وہ کتنی بلندی پر ہے - وہان سے جو کوئی جھانکے تو پھر بچ نہ سکے گر ہی پڑے - اف وہ کچھ ٹھکانا ہے کیون نواب ان چوٹیون تک ہم پہونچ سکتے ہین یا نہین - ایک دن وہان بھی چلینگے - اسیر قلی کی ایک عورت بولی کہ اس سے کہین اونچی اونچی چوٹیان ہین - اس چوٹی کی کیا اصل و حقیقت ہے - اسنے اپنی زبان مین اسطرح ادا کیا کہ قمرن بخوبی اسکا مطلب سمجھ سکی - کہا نینی تال سے کسقدر فاصلے پر ہین - کہا کوئی آدھ میل ہے کوئی میل بھر - کوئی دو تین میل - پاس ہی پاس ہین - بی قمرن نے اس عورت سے کہا کہ تم ہماری نوکری کرنا پسند کرو گی - اسنے کہا ہان ہمکو ہر روز دو تو ہم دن رات رہا کرین - قمرن سے اگر دو روپیے روز بھی مانگتی تو وہ منظور کر لیتی فوراً راضی ہو گئین - اور ایک روپیہ ابھی سے انعام کا دیدیا - یہ چھوکری بڑی سرخ و سفید اور خوبرو کشیدہ قامت بالا بلند اور چست و چالاک شوخ و بیباک تھی نواب صاحب بھی اسیر پیچھے ادر قفا بھی

ممن - کیون نیک بخت تمھارے میان کہان ہین -

عورت - ہمارے میان پہاڑ پر ہین - الموڑے پر -

ممن - تمھارے میان کی عمر کیا ہے -

ع - کوئی اٹھارہ برس کے ہونگے -

م - اور تمھارا سن کیا ہے -

ع - سن کسکو بولتے ہین -

م - تم کے برس کی ہو -

ع - (شرما کر) کوئی چودہ برس -

م - تم ہمارے ساتھ عقد کر لو -

مسخرہ - میان ممن کا نام بھی گدھون کی فہرست مین لکھ لیجیے - اگر یہ فہرست حضور (منشی مہراج بلی کیطرف اشارہ کر کے) کا نام دوم نمبر پر رکھیے - میان ممن کا نام اول نمبر پر

دریغ فرمائیے۔

نواب۔ ارے میاں وہ سن تو سمجھتی نہیں ہے عقد کیا سمجھیگی۔

مسخرہ۔ اور دو چار ترکی لفظ بولو۔

اختر۔ عقد! واللہ کیا پھسپھسی لفظ بولے ہو۔

نواب۔ قمرن سنتی ہو۔ ممن بھنگیا گئے۔

قمرن۔ خوب سمجھتی ہوں۔ وہ بچاری یہ باتیں کیا جانے۔

نازو۔ اے عقد تو شہر کی عورتیں نہ سمجھینگی۔ ہندنیاں کیا سمجھینگی۔ وہ بھونری جانیں۔

اتنے میں ایک پہاڑی ٹانگون سامنے سے نظر آیا۔ ممن نے کہا حضور مجھے تو مرزا صاحب سے معلوم ہوتے ہیں۔ پہلے تو کسی نے یاد نہیں کیا۔ کہا یہاں مرزا صاحب کہاں آنکلا تو پتا بھی نہیں ہے۔ مگر آغا صاحب نے کہا بھئی بیشک مرزا ہی ہیں۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مرزا صاحب نے جھک کر سلام کیا۔

مرزا۔ آداب عرض کرتا ہوں خداوند۔ کورنش۔

نواب۔ اللہ۔ ارے یار مرزا تم یہاں کہاں۔

مرزا۔ حضور کے استقبال کو حاضر ہوا ہے غلام۔ جناب آغا صاحب کی خدمت میں مجرا عرض ہے۔ اخاہ ہمارے منشی معراج علی صاحب بھی ہیں۔

معراج۔ منتے تو جیسے پہاڑ کا ٹھیکہ لے لیا ہے مرزا صاحب

آغا۔ بھئی انھیں کے سبب سے تو ہم لوگون کو بھی شوق ہوا پہلے تو انھون ہی نے پہاڑون کی تعریف کی تھی۔

مرزا۔ حضور کو یاد ہوگا کہ جب غلام نے عرض کیا تھا کہ پہاڑ تو ہزار فٹ بلند ہوتے ہیں تو میاں کو یقین نہیں آیا۔

ممن۔ جی ہان پہلے پہل تو ہمیں بھی یقین نہیں آیا۔

مرزا۔ آپ اپنی نہ کہیں۔ آپ تو کہتے مرتے تھے کہ خداوند اگر یہان کوئی گرے تو کہاں جائے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ تو سخت خلاف ہو گئے تھے آپ کہتے تھے کہ حضور پہاڑی تو وہان رہنے کے عادی ہیں وہ کون لوگ ہیں جو زمستان میں مزے سے رہتے ہیں وہ کون لوگ ہیں جو حبش میں بیٹھے ہیں اگر ہم لوگ برفستان میں رہیں تو ٹھٹھر کے مر جائیں اور اگر حبشیون کے ملک میں جائیں تو جھلس جائیں۔ یا نہ جھلس جائیں۔ اب تو خیر سب صاحبون نے اپنی آنکھون دیکھا۔

ممن۔ آپ تو کہتے تھے کہ مینہ نیچے برستا ہے اور لوگ اوپر سے دیکھتے ہیں۔

مرزا۔ کیا کچھ جھوٹ بھی ہے۔

ممن۔ ہم کبھی پہاڑ کاہے کو آئے تھے۔

مرزا۔ اب چینا پہاڑ چلکے دیکھیےگا۔

نواب۔ ہان سنتا ہوں بہت اونچا ہے۔

ممن۔ مرزا صاحب ہی نے تو بیان کیا تھا۔

مرزا۔ اب چلکے دیکھیےگا کیفیت۔

ممن۔ خدا گواہ ہے یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا۔

مرزا۔ اجی ابھی چینا پہاڑ تو چلکے دیکھیے قبلہ۔

ممن۔ کیا وہاں اس سے زیادہ سردی ہے۔ تو تو قبلہ ہم ٹھٹھر ہی جائینگے۔ ابھی تو راستہ چلنے کی گرمی کے سبب سے سردی نہیں معلوم ہوتی۔ جب وہاں پہنچینگے تب البتہ ٹھٹھرن ہوگی۔

مرزا۔ کیا ہمیں شک بھی ہے کچھ۔

نواب۔ ہمیں خوب یاد ہے کہ جب مرزا صاحب نے بیان کیا تھا کہ مینہ نیچے برستا ہے اور لوگ اوپر سے دیکھتے ہیں تو ممن نے کہا تھا کہ یہ تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا۔ اور حضرت سچ تو یوں ہے کہ ہمیں خود بھی شک تھا کہ بادل نیچے اور انسان اوپر۔ اسکے کیا معنی۔

مرزا - حضور یہ تو دو دن میں فخر پور سے بدلتے تھے -

نواب - اجی یہ تو ناک ناک بدلنے کو تیار ہو جاتے -

مرزا - نکلنا کرکے نہ چھوڑا ہو اسکو تو سہی -

نواب - اب یہ تو بتاؤ کہ یہان حسن کیسا ہے یہی ہمکو یہانکی عورتین بہت پسند ہین -

مرزا - خداوند - ع - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - لاحظہ فرمایئے گا - اور آپ نے دیکھی ہی ہونگی - حضور کو یہان کتنا عرصہ ہوا -

نواب - یار یہ قلی کی عورتین تو واقعی حسین ہوتی ہین -

مرزا - خداوند بھوک پیاس بند ہو جائے -

وہان شیخ بھولا یہ اس بت کو دیکھکر
سبحہ کہین عمامہ کہین اور عصا کہین

وہ وہ پیاری پیاری عورتین مٹی کی مورتین ہین کہ انسان دیکھ کے دنگ ہو جائے -

کر دیئے اس رخ نے حیران سیکڑون
اور کاکل نے پریشان سیکڑون

نواب - بات چیت کیسی پیاری ہے -

مرزا - جو عورتین الموڑے یا رام گڑھ سے آتی ہین انکی بولی کچھ ہے مگر جو بریلی مراد آباد علی گڑھ مین رہتی ہین وہ فر فر بولتی ہین یہان ایک عورت ہے واقعی ایسی اچھی اردو بولتی ہے کہ مین کیا عرض کرون تو وجہ کیا - وہ دیسیون مین رہی ہے -

نواب - دیسی کیا معنی - آپ بھی دیسی کہنے لگے -

مرزا - ہم لوگون کو دیسی کہتے ہین - ہان تو ایک مرتبہ کہنے لگی کہ کیا میرے ہی سر سہرا ہے - مین پھڑک گیا -

نواب - تو قابل صحبت ہے -

مرزا - اے حضور کیسی کچھ - گدڑی پہنے ہو تو بھی نور برستا ہے حسن کیا بلا ہے بے درمان ہے - گھنٹون صورت دیکھا کیجیے اور سیری نہو - غلام نے تو عرض کیا تھا کہ ساری خدائی کی نعمتین ایک طرف اور پہاڑ کا قیام ایک جانب - جبتک حضور نے پہاڑ نہین دیکھے تھے تب تک اصلی کیفیت سے واقف نہ تھے اور کوئی لاکہ بیان کرے بیان سے کیا ہوتا ہے یہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی اور سبزہ کوہی اور آب و ہوا شہر مین کہان پایئے -

نواب صاحب نے کہا ہماری سمجھ مین پہلے نہین آتا تھا کہ و ہزار فٹ کی بلندی پر کوئی کیونکر چڑھ سکتا ہے سودن کی مد بچاتی ہے پہاڑ زنجیرین ہوتی ہین مگر اب یہ عقدہ کھلا کہ اس جگہ سے جانا پڑتا ہے بھلا پہاڑ کی چوٹی پر کوئی سیدھا تخت کیا جاتا ہوگا - مرزا صاحب نے اپنی چشم دید ایک روایت بیان کی - کہا خداوند ایک مرتبہ ایک نواب صاحب یہان تشریف لائے - لکھنؤ کے آدمی ماہولال کی چڑھائی کو کوہ ہمالہ سمجھنے والے شاید نواب نجن صاحب کی اولاد سے تھے - خیر - انکے ساتھ کئی مصاحب گئے تھے - رئیس آدمی - ایک خدمتگار اور ایک مصاحب کو سرپھٹی مین چھوڑ گئے کہ سب انتظام کرکے آنا - انہون نے پہلے تو چانڈو کا شغل کیا ایک گھنٹے کے بعد جب نشے گٹھے تو سواری کی فکر ہوئی - اب یہان سواری کہان اور اتفاق سے اس روز مسافر بھی کثرت سے آئے تھے کہ سواری نہ ملی - لوگون سے دریافت کیا کہ کتنی دور ہے - کسی پہاڑی نے کہدیا کہ پاس ہے - آپ فہیم کی پینک مین چل کھڑے ہوے ایک چھوٹی سی چڑھائی چڑھے تھے کہ دم ٹوٹ گیا - سانس پھولنے لگی - ایک ٹیکرے پر بیٹھکر

ستانے لگے۔ جب ذرا جان مین جان آئی تو پھر چلے۔ بیس پچیس قدم جا کے پھر گر پڑے۔ پوچھا کیون یارو اب کتنی دور ہے۔ لوگون نے کہا حضرت ابھی تو دس قدم بھی آپ نہین چلے ہین۔ آپ کو وہ جانا ہے۔ (انگلی کے اشارے سے دکھا کر) تب تو انکے ہوش اُڑ گئے۔ وہ جانا ہے؟ وہ تو آسمان ہے۔ اس نے کہا اور آپ سمجھے کیا ہین۔ آسمان نہین تو کیا زمین پر جانا ہے۔ اب ایک ایک کی خوشامد کرنے لگے کہ ٹٹو یا ڈانڈی لادو۔ وہان ٹٹو اور ڈانڈی کہان! ناچار پھر درویش بر جان درویش۔ اُٹھے اور ہوا و کرا چلنا پڑا اور ایک چڑھائی طے کی۔ گو پسینے مین شرابور تھے۔ ان تھوڑی دیر ہانپا کیے۔ پیاس شدت کی لگی تھی۔ ایک آبشار سے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو ذرا تسکین ہوئی۔ پھر چلے مگر پہاڑ کی اس چوٹی کو دیکھتے جاتے تھے جہان پہاڑی نے اشارے سے بتایا تھا۔ یا خدا یہ کڑی منزل کیونکر طے ہوگی آج بُرے پھنسے۔ خدا ہی پہونچائے تو پہونچین۔ جی کڑا کر کے پھر اُٹھے چلے تو بدحواس۔ قلیون کی عورتون نے جو انکے آقا کا اسباب لیے جاتی تھین انکی بدحواسی دیکھکر ہنسنا شروع کیا۔ پانچ چھ جوان جوان عورتین انکے ہمراہ تھین گو یہ بڑے ہنسوڑ اور ٹھٹھول آدمی تھے۔ مگر اسوقت جان بنی تھی۔ ورنہ یہ کب چوکنے والے تھے۔ ہنستے بولتے چہل کرتے آتے۔ لیکن وہان اس وقت جان کے لالے پڑے تھے۔ کس کی ہنسی اور کس کی دل لگی۔ وہ انکو ہنستی تھین اور یہ اپنی حالت زار پر روتے تھے۔ آخر کار ایک نوخیز چلبلی نے کہ ستھرے بھی اورون کی نسبت صاف پہنے ہوئے تھی آگے بڑھکر انسے کہا کہ آؤ مین تم کو کاندھے پر

چڑھا کر لے چلون۔ یہ اُسکی صورت دیکھکر رہ گئے۔ وہ سب چہل کر رہی تھین اور یہ اپنی جان کی خیر مناتے تھے۔ دوسری عورت لپک کر انکے قریب آئی اور ٹوٹی پھوٹی اردو زبان مین کہا۔ تم اچھے مرد ہوئے ہو۔ کہ چل نہین سکتے۔ دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ ہم عورتین ہی تم سے اچھے کہ بوجھ لیکے سراسر اکڑتے ہوئے چلے آتے ہین۔ یہ بیچارے سنکر خاموش ہو رہے ہر بار اُس چوٹی کی طرف دیکھتے تھے جہان انکو جانا تھا اور ہر بار اسکو آسمان کے قریب ہی قریب پاتے تھے۔ چلتے چلتے ایک مقام پر انکو چکر آیا اور یہ گر پڑے۔ ان عورتون نے انکو دوا دی اور اٹھایا۔ انھون نے ذرا دستا کر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور پھر چلے تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹانگھن انکو ملا۔ انھون نے اس سے کہا کہ بھائی جو تو مانگیگا ہم دینگے۔ ہمین مینی تال تک پہونچادو اسنے کہا حضور تو کہین کے رئیس معلوم ہوتے ہین۔ بھلا اس اونچے پہاڑ پر پیدل کیون آئے۔ ہم بیچ محنت مجوری کرتے ہوا تو تھک ہی جاتے ہین نہ کہ حضور۔ یہ ٹانگھن ایک صاحب کا ہے اور وہ پیچھے آرہے ہین۔ نہین تو ہم آپکو ان دامون پہونچا آتے۔ یہین بھی یہ مایوس ہوئے۔ اب اُن عورتون نے اور بھی بنانا شروع کیا۔ مگر انھون نے کسی کو کچھ جواب نہ دیا اور جواب بھلا کیا دیتے جان پر بنی ہوئی تھی چپ چاپ آہستہ آہستہ جاتے تھے۔ ہر قدم پر خوف معلوم ہوتا تھا کہ اب گرے اور اب گرے۔ اب ٹھوکر لی اور اب ٹھوکر لی۔ کھڈ کی طرف دیکھتے تھے تو روح تھرا اُٹھتی تھی اور پہاڑ کی چوٹی کیطرف رخ کرتے تھے تو کانپ اُٹھتے تھے۔ بارے خدا خدا کرکے نصف راستہ طے کیا۔ کچھ دیر ستائے اور پھر چلے۔ اسی طرح راستے مین ٹھہرتے اور دم لیتے ہوئے بڑی دیر مین گورکھا پلٹن کی

چھاؤنی کے پاس پہونچے اب قدم نہین اُٹھتا۔ سائیسون نے
کہا اب تو بہت قریب آ گئے ہین جی کڑا کرکے چلے چلیے۔ کہا
اب تو بے پیے لگائے جنبش کرنا محال ہی۔ اب ایک قدم بھی
نہ چلا جائیگا۔ اگر کوئی شخص ڈانڈی لا دے تو ایک روپیہ
انعام دون۔ اُن عورتون مین سے ایک عورت فوراً دوڑ گئی
اور چپا سکہار اور ایک ڈانڈی لے آئی۔ ڈانڈی پر آپ
لد لیے۔ تین دن تک بخار آیا۔ تیسرے روز کھانا کھانا
نصیب ہوا۔

نواب۔ یہ اُنکی حماقت کہ پہاڑ پر اتنی دور پیدل چلے۔
مرزا۔ حضور بھگتے بھی تو تکلیف بھی تو اُٹھائی۔
نواب۔ مگر کمال کیا واللہ کمال کیا۔
ممن۔ حضور کرتے کیا۔ چارہ کیا تھا۔
نواب۔ یہ بھی صحیح ہی۔ ع۔

ہر چہ بر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد

مرزا۔ (ہوادار دن کو دیکھکر) سرکار کیا ننھی بیگم صاحب بھی
آئی ہین۔
ممن۔ کیا تمکو یہ حال نہین معلوم۔
نواب۔ (مسکرا کر) اِنکو کیا معلوم۔
مرزا۔ حضور مجھے کیا معلوم۔ میرے سامنے کی بات تو ہی نہین۔
آغا۔ یہین نواب صاحب کی مخدومہ محترمہ ہین۔
نواب۔ اور آغا صاحب کی ہمشیرۂ عزیزہ۔
مرزا۔ (ہنسکر)۔ سرکار حضور کو کہین۔ حضور سرکار کو۔ ہم
نابعد ارون کو بولنے کا کیا منصب ہی بھلا۔
ممن۔ یہ بھی یہین بہت اچھا مال ہی۔
مرزا۔ حضور ایک جھلک غلام بھی دیکھ لے۔

نواب۔ کیا مجال تلوے تو دیکھ نہ سکوگے۔
مرزا۔ یہ حضور نے خوب کہا۔ سبحان اللہ کیا لطف نہین۔ مگر
حضور ممن کے وہ فقرے بھی حضور کو یاد ہین کہ جب میان
نورنے مجھسے اتفاق رائے کیا تھا کہ سیر کوہستان ضرور فرمایئے
تو ممن نے آپ کو یہی پڑھائی تھی کہ سرکار یہ سب نور اور مرزا صاحب
کی لفاظی ہی۔ اول تو حضور سے کوسون کی چڑھائی بھلا کاہیکو
چڑھی جائیگی۔ درگاہ تک جاتے ہوے تو آپ ہانپ جاتے ہین
نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی اور پھر ذرا سی پگڈنڈی اور راہ مخدوش
اور کوسون منزلون کا نشیب و فراز۔ نیچے دیکھتے ہی آدمی
تھرتھرا کے گر پڑتا ہی اور یہ بھی خوب پڑھائی تھی کہ اگر پہاڑ دون
مین لگے تو بس ستم کا سامنا ہی۔ جل بھن کے کباب ہو گئے
اور حضور نے فرمایا تھا کہ ٹٹو پر ہم سے نہ جایا جائیگا۔ پھر اب
آج کیون ٹٹو پر چڑھے جاتے ہین آپ۔ حضور کو یاد ہوگا
حضور رستہ بھر یہین ڈھونڈھتے تھے۔
اختر۔ اور سرکار ممن کے دوست مولوی صاحب کی گفتگو بھی
یاد ہی۔ جنھون نے کہا تھا کہ وہان رہنے سے گٹھیا ہو جاتی
ہی اور حضور کو ایسا ڈرا دیا کہ عزم ہی فسخ کر دیا تھا۔
مرزا۔ گٹھیا نہین گھینگا کہا تھا۔ لاحول ولا قوۃ۔
نواب۔ ہان خوب یاد آیا گھینگا کہا تھا۔
ممن۔ سرکار مرزا صاحب تشریف لائے ہین اب دیکھیے گا
روز جوتی پیزار بڑھے تو سہی۔ یہ انکا قاعدہ ہی۔
مرزا۔ ہم تو کھرے آدمی ہین صاف گو۔
ممن۔ تم سے بڑھکر بے ایمان کوئی نہین۔
آغا۔ یہ کیا خرافات تقریر ہی جی۔
نواب۔ اور ہمین اس تقریر سے نفرت ہی۔

چھمن - ہمارا دم الجھتا اور جی گھبراتا ہی -

نواب - اچھا اب اسوقت سے اگر کوئی ڈریگا تو وہ جائیگا -

مرزا - حضور غلام اس ممن کے جھوٹ اور نمک حرامی کا ثبوت دیتا ہی کہ کسقدر لغو یہ بکا تھا -

نواب - ہان ڈرایا تو اسنے ضرور تھا - اسمین شک نہین ہی اور محض لغو اور دروغ -

ممن - سرکار تو جو غلام نے سنا وہ عرض کیا -

اختر - حضور کچھ عداوت تھوڑا ہی تھی -

ممن - تمھارا اپنا جیسے - دیکھو تو سہی -

نواب - حضرت ہمنے یہ سفر دو سبب سے اختیار کیا تھا - ایک آب و ہوا کی لطافت دوسرے عورتون کے حسن کا شہرہ سنکر -

ممن - حضور غلام نے کیا برا کہا تھا کہ دو تین من کو دیلے لیتے چلین -

نواب - اسکا اسوقت کیا ذکر تھا -

ممن - حضور مجھے یاد آیا کہ میان اختر بہت بگڑے تھے کہ کوسے لیکر سفر کرنا منحوس ہوتا ہی - شاعرون مین جب ہم کسی کو ضعیف الاعتقاد پاتے ہین تو برا پیچ ہوتا ہی -

آغا - سچ ! ہم تو اسکے قائل نہین ہوتے -

ممن - جی ہان - شاعری اور ملاگری مین فرق ہی -

مرزا - میان ممن کو ہماری بات بری لگی ہوگی -

ممن - (اپنے دل مین) پاؤن تو کھا ہی جاؤن کچا -

آغا - اچھا اب اس نفسانیت سے کیا مطلب ہی -

نواب - ابکی جسکی طرف سے پہل ہوگی اسکو ہم نکال دینگے -

آغا - بس اس بات پر قایم رہیے گا -

نواب - قول مردان جان دارد - اور میان ممن کی نہ کہیے وہ تو مولوی بدر کو بھی پڑھا کر لائے تھے کہ پہاڑ کی ہوا خراب ہوتی ہی اور خیر سے نینی تال کی صورت بھی کبھی مولوی صاحب نے نہین دیکھی تھی -

راوی - ممن اب تک نواب صاحب کے بڑے مشیر تھے مگر مرزا صاحب کا آنا تھا کہ انکا رنگ پھیکا پڑ گیا -

نواب - تم کو ہمارے آنے کی کیونکر خبر ہوئی مرزا -

مرزا - جی حضور وہان تو ایک ہفتے سے دھوم ہی - غلام المورے مین نوکر ہی - رخصت لیکر آیا ہون -

اختر - میان ممن صاحب ذرا اسوقت اداس ہوگئے ہین -

نواب - آپنے پھر وہی ذکر چھیڑا -

آغا - عجیب شخص ہین آپ بھی - آپکو کسی کے ادہن نے سے کیا واسطہ -

نواب - ہماری گھر مین عورتون نے جا کے یہ گپ اڑا دی کہ پہاڑ پر بڑی بیماری ہی جو جاتا ہی علیل ہوجاتا ہی اور دست آنے لگتے ہین - عورتون کی عقل کتنی - انکو یقین آگیا اب گھر بھر مین کھلبلی مچ گئی - اب مین بیگم سے لاکھ لاکھ کہتا ہون کہ بیگم کے سر کی قسم یہ سب گپ بازاری ہی ہرگز ہرگز اسکا یقین نہ کرنا مگر وہ مانتی کب ہین - وہ کہتی ہین ہم سے نہ بہت اڑو - تمنے اڑائی ہین تو ہمنے بھون بھون کھائی ہین - وہ کسی طرح مانتی ہی نہین - وہ کہتی ہین کہ یہ نہ ہوئیگا - قسم کھاؤ کہ پہاڑ کی طرف نہ جاؤنگا -

مرزا - حضور عورتون سے برتاؤ کرنا بہت مشکل ہی -

چھمن - ہمارے ہان کیا حال تھا - بڑی بیگم صاحب کی بھی یہی کیفیت تھی دو دن تک رویا کین - پھر مجبور ہو کر ہمنے چچی اما کو بلوایا انھون نے سمجھایا کہ ہمارے دونون لوہے

پارسال وہاں چھ مہینے تک رہے - جب وہاں سے آگئے تو بڑی تعریف کی - تب کہیں انکی تشفی ہوئی -

آغا - ہمارے گھر میں تو نینی تال کا حال سب کو معلوم ہی کوئی معترض نہیں ہوا - کیونکہ اکثر ہمنے سفر کیے ہیں اور دور دور تک گئے ہیں ہمارے ہاں تو مساوات ہی -

نواب - ہمکو تو حضرت یہ پہلی ہی مصیبت تھی -

مرزا - حضور مبارک ہو - نینی تال تو پہونچ گئے - پہاڑ پہ قیام تو کر لیا -

نواب - ہمارا قصد تھا کہ گھر کے لوگوں کو بھی لیتے آئیں -

آغا - اب بلوا لیجیے -

مرزا - خداوند - حکم ہو غلام ابھی چلا جائے -

نواب - بھئی بڑی پریشانی اور دقت ہوئی -

مرزا - جو غلام کو پیشتر سے خبر ہوتی تو کوئی دقت نہ تھی -

نواب - اچھا تو چور جاتے رہے کہ اندھیاری -

چھٹن - اگر تم بلواؤ تو ہم بھی بلوائیں اپنے گھر سے -

نواب - قصد تو ہی - نیت شب بخیر - اب تو پہونچ گئے ہیں حقہ بہت دیر سے نہیں پیا - چھولداری نصب کرا دیجائے یا ایک کام کرو - میاں حسین علی ذرا کچھ بچھا دو -

حسین علی نے ایک دری بچھائی اور اسپر قالیچہ اور اسپر سوزنی اور فوراً ایک پیچوان بھرا گیا اور ایک حقہ - سب بیٹھکر پینے لگے - اسی کے قریب ہوادار بھی لگائے گئے - حکم ہوا کہ میاں جھلو کچھ سناؤ - میں جھلو نے گلا صاف کرکے عرض کیا -

یہ قدرت ضعف میں بھی ہی فغاں کو — کہ دے ٹیکے زمین پر آسمان کو
وفا سکھلا رہیگا دل ہمارا — تمھاری خاطر نامہربان کو
پڑی ہی اس گلی میں نعش دشمن — اٹھاؤں کیونکر اس بار گران کو

کہاں ہی تاب ناز برق ای کاش — جلا دے آتش گل آشیان کو

نواب - بھئی کیا عمدہ شعر ہوا ہی - اہا ہا ہا -

مرزا - حضور ردیف [illegible] کہا ہی - سبحان اللہ -

اختر - ناز برق کو [illegible] - کیا کہا ہی خدا کی قسم -

جھلو - حضور سنیے گا -

نہیں آتا وہ لیلی وش سکھا دے — کوئی مجنون کا قصہ ساربان کو
دل مضطر کی بیتابی نے مارا — کہاں سے لاؤں اس آرام جان کو
سن ای مومن یہ ایمان ہی ہمارا — نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

نواب - ہیلو یہ مومن خان مومن ہیں -

اختر - کیا کلام سحر طراز ہی - ہاے جادو ہی جادو -

سن ای مومن یہ ایمان ہی ہمارا
نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

کیا زبان ہی - روزمرہ کتنا پیارا ہی - کیا بول چال ہی - کچھ دیر بیٹھکر نواب صاحب نے حکم دیا کہ اب کوچ ہو - دو چار منٹ میں بستی میں داخل ہوے - مرزا صاحب نے کہا حضور اسکا نام تلی تال ہی - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ تال تالاب کو کہتے ہیں اور تلی نیچے کے حصے کو - اوپر کے حصے کا نام ملی تال ہی - مین نے کہا میاں کچھ واہی ہو - یہاں مہینوں سے نینی تال میں چوطرفہ کی چک پھیریاں کرتے ہیں آپ ہمیں ملی تال اور تلی تال سکھانے آئے ہیں -

اتنے میں نواب صاحب کی نظر ایک کرسی پر پڑی - دیکھا تو ایک پری بصد شان دلبری جلوہ فگن ہی نظر اسپر پڑی -

نواب - آغا صاحب - چیز بیست - کیوں نہ کہوگے -

آغا - آنے دا ہر دبرادر - آنے دارد -

مہراج - از ناز و معشوقہ من بسیار خوشتر و بود -

اختر - اجی سبحان اللہ - واہ ری فارسی - معلوم شد بافندگی -

چھٹن - واقعی اچھی صورت ہی - اچھی اداے دلربا ہی اور آگے بڑھے تو ایک کمرے پر دو اور صورتین نظر آئین -

نواب - ایک سے ایک بڑھکر ہی - عجیب خیز مقام ہی -

اختر - بھئی واللہ اندر کا اکھاڑا ہی نئی تال کیا ہی -

آگے بڑھکر تین چار کمرون پر دو دو پریان نظر آئین -

نواب چھٹن صاحب نے کہا یار ہم تو یہین بستر جمائے دیتے ہین چاہے جو ہو - اچھا تو قدم نہین اٹھتا - پرستان ہی پرستان - کیا کیا صورتین ہین - جی خوش ہوگیا - خدا سرکار کو سلامت رکھے - یار رو نگٹا رونگٹا دعائین دیتا ہی - بندہ درگاہ نواب یہان سے نہ جانے کے - نواب تو یار اب گھر بار تجا - بس اب ہم ہین اور یہ مقام ہی - کوئی مرکے جنت پاتا ہی ہمین جیتے جی بہشت مل گئی - بہشت کے بانسلے - حورون کو تو دیکھ لیا - نواب صاحب اور یہ سب کبھی یہاں سے اس جگہ پر کھڑے ہوگئے اور گھورنے لگے ایک سے ایک پری تمثال زہرہ جمال - یوسف لقا - مادیا انھون نے جو دیکھا کہ یہ امیرزادے ہم پر ریجھے ہوے ہین تو اور بھی غرور کی لینے لگین اب کوئی انکی طرف نظر اٹھاکر نہین دیکھتی اور یہ ہین کہ ٹکٹکی لگائے گھور رہی ہین پر سوار گھڑے ہین کہ ایک نظر تو دیکھ لین - ان مین کی دو چار پانچ دن کو انھون نے پہلے بھی دیکھا تھا -

نواب - نواب چھٹن صاحب - اس غرور کو ملاحظہ فرمایا آپ نے - آپ تو لاکھ گھر بار چھوڑ بیٹھے مگر یہان ٹھکانا نہین ہی -

آغا - بھائی صاحب ہم تو اینٹھ کے عادی ہوگئے ہین - کہہ دین ہین تھا لقب یکتا اپنا - تجھے سبب سے خفا گا ہے مضمون کو ہم نے جانا اپنا - اللہ ری خطا سب دیر و حرم کی خاک چھانی مومن - کیا خاک کہین دیکھا تو کہین نہین ٹھکانا اپنا - جی بیٹھ گیا

مہراج - بعض از ایشان گوش نازدی تر شند -

نواب - یاد رکھیے گا سب صاحب گواہ رہین - آج اپنے بھائی کی بڑ شگی - دیکھیے تو ذرا دل لگی -

آغا - ہم نہین سمجھے بھئی - کیا انکا مطلب کیا ہی -

مسخرہ - مجھے انکا فقرہ خوب یاد ہی - بعضے از ایشان گوش نازدی تر شند -

آغا - کیا اس سے مطلب کیا - ہم نہین سمجھے بھئی -

چھٹن - ارے یار تم تو مسخ ہو گئے ہو - تم بھی اسوقت مہاراج بن گئے - مطلب یہ کہ انمین سے بعض بعض تو نازو کے بھی کان کاٹتی ہین - گوش می تراشند -

آغا - ارے یار پھڑکا دیا - خدا کی قسم پھڑکا دیا -

نواب - بھائی صاحب اب چلیے وہ لوگ تو آپ کی طرف دیکھتی بھی نہین ہین -

آغا - تو ہم بھی ان عاشقون مین نہ ہین جو اس پر ہو جائین -

مسخرہ - واہ - تو اچھے عاشق ہین آپ -

جب پاس وفا اسے ہمارا نہ رہا	
	ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
قربان مین کس اداسے کہتا ہون	
	اتنے ہی مین عاشقی کا دعوی نہ رہا

۱۲۰ اختر - کیا یہ جشن رباعی پڑھی ہی واللہ - ع -

اتنے ہی مین عاشقی کا دعوی نہ رہا	

مہراج - ہماری طرف سب دیکھ رہی ہین - کیون نہ کہوگے

آغا - یہ اپنی اپنی قسمت ہے -

اس طالع شور کا تو چارا ہی نہین	دنیا مین علاج اک ہمارا ہی نہین
اغیار کو دشنام محو وصل کہ یان	خنجر سے ہمین مرگ کچھ گوارا ہی نہین

مہراج - یہ اپنی اپنی قسمت ہے -

ہر مجھپہ نگاہ لطف منظور	کیا خوب نظر ہے چشم بد دور
خوش کیون نہ ہون بات آپ کی ہے	ہے اُسکی زبان پہ میرا مذکور
ہون حسن مین بے نظیر اور فرد	دعوی ہی مین سے جہان مین مشہور

مسخرہ - کیا کہنا - آپکی شکل وصورت ایسی ہی ہے -

گر دیکھے ہے مہراج بلی آئینہ	اور شیبی ہے صورت مبارک انکا
ابلیس کے شبہہ مین پڑے ہین آپ	لا حول ولا قوۃ الا باللہ

یہان سے آگے بڑھے تو ایک مقام پر مرزا صاحب نے انکو روک لیا - کہا ذرا ٹھہر جایئے گا - اس کھان کو بھی دیکھتے چلیے گندھک کا سوتا ہے اتنے دن رہ کے اب تک نہین دیکھا - شرم کی بات ہے - نواب صاحب نے کہا - اجی اب چلو بھی - آغا صاحب نے گھوڑے کو اُس طرف موڑا تو کہا بھئی واللہ گندھک کی تو بو آتی ہے - اتنا سننا تھا کہ سب کے سب اُسی جانب مڑ پڑے -

آغا - صاف گندھک کی بو آتی ہے - سونگھ لیجیے -

چھٹن - گندھک کی کھان ہی ہے - بو کیسی -

نواب - بھلا اسکا پانی پیا جاتا ہے کہ نہین -

مرزا - حضور بڑا ہاضم ہے -

نواب - مگر بو ضرور آتی ہوگی -

مرزا - حضور بس یون ہی سی -

نواب - تو ہم روز پیا کرینگے -

مرزا - بندہ تو جب ادھر آتا ہے پی لیتا ہے -

مہراج - اسمین کچھ اسرار ضرور ہے ورنہ گندھک یہان کہان

آغا صاحب نے ایک کٹورا بھر پانی پیا - منشی مہراج بلی صاحب نے بھی ڈانڈی سے اتر کر تھوڑا پانی چکھا یہان سے چلنے ہی کو تھے کہ دو قتالۂ عالم ہوش اس جماعت کو دیکھکر کھڑی ہوگئین تو آغا صاحب نے پھر آہ سرد بھر کر کہا بھائی صاحب ہم تو اب کافر بنینگے یہ دونون ستمگر مسلمان کش ہین - مجھ سے پرہیزگار کو تمنے کافر کر دیا - نہ نیچی تال آتے نہ اِن بتون کا کلمہ پڑھتے دین بھی گیا ایمان بھی گیا -

وہ نوجوان بد و زاہد کہ سب جسے	کہتے تھے مومن اور بہت دیندار تھا
کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہون	جو تھا سو اُسکو دیکھکے زار و نزار تھا
عبرت کی جا ہے ان صنمون نے کیا خراب	ملنے سے جنکے معتقد ننگ و عار تھا
بیمار کر دیا شب ہجر بتان نے آہ	کیا ہو گئے وہ روز کہ پرہیزگار تھا
یا تو ہمین ڈراتے تھے خورشید حشر سے	یا اپنے سر پہ داغ جنون شعلہ بار تھا
اختر شماری شب غم نے بھلا دیا	جتنا خیال پرسش روز شمار تھا
ہر ایک کی طرف نگہ بیکسانہ تھی	کسکی نگاہ لطف کا امیدوار تھا
ہر دم ہوا آہ سے اڑتی تھی منہ پہ خاک	جنبش کہ سر مین گرد تھی دامن غبار تھا
زخمون سے بسکہ اشک بھرا تھا نہین کہون	عالم بدن کا اُسکے عجب لالہ زار تھا

نواب - اگر آپ کا یہی حال ہے تو آپ گھر بار کو جلد استعفا دیجیے -

مہراج - یہ تو جسکو دیکھتے ہین اُسپر انکا دل آجاتا ہے -

چھٹن - جی ہان سہرے کی پیچھے ایسے ہی ہوتے ہین -

مہراج - مگر یار یہ صورتین بھی ایسی ہی ہین -

نواب - لے اب چلیے حضرت - دیر ہوتی ہے -

دو قدم چلے تو جھیل نظر آئی - نواب صاحب نے کہا بھئی

ہزار ہا بار اِس جھیل کو دیکھیے مگر پھر بھی روح سیر نہین ہوتی اور کیونکر ہو۔ چوطرفہ سر بفلک کشیدہ کوہ عرشِ تمثیل اور بیچون بیچ مین جھیل۔ ایک میل طول نصف میل کے قریب عرض پانی روانی اور موج زنی عجب لطف دکھاتی ہو اور ارد گرد کے پہاڑون کا سبزہ نو دمیدہ اور اشجارِ عظمت بار سے آنکھون کو خضارت و نظارت حاصل ہوتی ہو اِدھر اُدھر پہاڑون پر بنگلون اور کوٹھیون اور مکانون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ گویا یہ عمارتین ہوا مین ٹنگی ہوئی ہین مرزا صاحب نے کہا یہ جھیل پہاڑون کے جوف مین جو واقع ہو تو اِدھر اُدھر سرنگ کے ذریعے سے پہاڑ کو اُڑا کر دونون جانب سڑک بنائی گئی ہو۔ شام کو اِس سڑک پر آپ لوگ ذرہوا کھاتے ہونگے۔ اور صبح کو بھی ہواخوری کے لیے یہی مقام موزون سمجھا گیا ہے۔

مرزا۔ حضور وہ لاٹ صاحب کی کوٹھی ہو۔

نواب۔ ہان ہان جی دیکھی ہوئی ہو۔

آغا۔ فلک مبتسم ہو کہ کوٹھی ہو۔ اللہ رے بلندی۔

چھٹن۔ اِس سے اونچی تو اور کوئی کوٹھی نہ ہوگی۔

مرزا۔ بس وہ کوٹھی سامنے والی اِس سے اونچی ہو ڈانگن صاحب کی کوٹھی۔ یہ دونون بلند ہین اور ایک وہ کوٹھی ولیم صاحب والی وہ بھی بہت اونچی ہو۔

مہراج۔ اوپر جاتے ہوے ہمین تو ڈر معلوم ہوتا ہو۔

مرزا۔ چھو گھنٹے کے راستے کی بلندی پر آنکر دس منٹ کی بلندی سے خوف معلوم ہوتا ہو حضور کو۔

مہراج۔ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا ہو بھائی صاحب۔

نواب۔ اِسمین تو شک نہین۔ بیشک خوف معلوم ہوتا ہو

مہراج۔ اور خصوصاً ناواقف آدمیون کو۔ مگر اب خوف کم ہوگیا ہو۔ یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک زن جادو جمال قیامت خرام چھم چھم کرتی ہوئی اُدھر سے گذری۔ جسنے دیکھا لوٹ ہوگیا۔ آغا صاحب نے تو گھوڑا ٹھہرا لیا اور عاشقانہ اشعار پڑھنے لگے۔

ہلاک جنبش ابرو ہی کیسکا　　اسیر حلقۂ گیسو ہی کیس کا
یہ کی کیس چشم میگون نے خرابی　　کہ ہی خود رفتہ جون رند شرابی
جلایا اسطرح کس شعلہ رو نے　　یہ دن دکھلائے کیس خورشید رو نے
یہ فتنہ کسکے قامت نے اٹھایا　　بلائین کسکی زلفون نے پھنسایا
یہ کیس دست نگارین ہین نگر　　کہ رنگ خون نیا کچھ لا ہو رنگ
یہ فکر باطل آشفتہ سری کی　　بلا لائی ہوئی ہو کیس پری کی

نواب۔ بھائی صاحب آپ اُلٹے پاؤن بھاگیے یہان سے

مرزا۔ اور حضور ابھی انھون نے اچھی صورتین دیکھی ہی نہین ہین۔

نواب۔ یہ اور ستم ہو۔ سب کو دیکھ چکے ہین جی۔

آغا۔ کیا! کیا اِس سے بھی اچھی صورتین ہین۔ اب خدا اکا نام ہو۔

مرزا۔ اجی آپ نے دیکھا کیا ہو۔

ایک ہی جلوہ مین بیخود ہوے غش مین آکر
آپ نے حضرت موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہو

آغا۔ یہ تو قبلہ سب ڈینگ ہی ڈینگ ہو یہ صورتین جو ہمنے اِسوقت دیکھی ہین اِنسے بہتر بس باتین ہین جناب اور وہ کون پاتر جو نہین دیکھی۔

زہر ٹپکے ہو نگاہِ یار سے
موت سوجھی نرگس بیمار سے

بھائی صاحب اگر ایسی ہی صورتین ہین تو فرار شریف بندے کا یہین بنے گا بس یہ در ہی اور یہ سر ہی۔ عشقبازی تو اپنا دین ایمان ہی۔ ہمارا مذہب بس عاشقی ہی۔ اور اِس سے بہتر مقام ملنا معلوم۔ خدا کرے نواب کی ہر آرزو بر آئے واللہ اِسی کے بدولت یہان آئے اور چین کرتے ہین۔

کوے کی بولی کا برا لاشگون اور خط کا دل خوش کرنیوالا مضمون

عرصۂ دراز سے نواب نادر جہان بیگم کا حال معرض بیان مین نہین آیا۔ یہ امیرزادی عفیفہ نوابصاحب کی سرد مہری کی از بس شاکی تھین مگر دل ہی دل مین کڑھا کرتی تھین زبان پر حرف شکایت نہین لاتی تھین کاٹھگودام سے جو تار نواب صاحب نے بھیجا اور پھر دو ایک خط بھی اُنکے اور نواب رونق جنگ بہادر کے نام آئے تو اُنکے دلکو اِس سے ذرا ڈھارس ہوئی مگر خوف یہ تھا کہ مبادا قمرن دل مین جگہ کرے یا نازو اپنا رنگ جمائے۔ پہاڑنون کی بڑی تعریف سنی تھی کہ حسن و جمال مین فرد اور فقید المثال ہوتی ہین ایسا نہو کسی پہاڑن پر دل آجائے یک نشد دو شد کا نقشہ ہو۔ اِسی قسم کے خیالات دن رات اِن کے دل مین جاگزین ہوگئے تھے مگر امڈ رہے ضبط۔ اُف تک نہین کرتی تھین۔ اگر کبھی کوئی ہمجولی کہتی بھی کہ تمھارے نوابنے تو ایکی دفعہ بڑا لمبا سفر کیا تو یہ کہکر بات ٹال دیتی تھین کہ بہن مرد سفر کرتے ہی ہین۔ کلکتے بمبئی سیر کے لیے جاتے ہین شکار کھیلنے کا شوق ہوا تو سال مین تین چار مہینے غائب رہتے ہین۔ کوئی حج کرنے جاتا ہی کوئی کربلاے معلا کی زیارت کو جاتا ہی اور زیادہ مقدرت نہوئی تو کچھو چھے شریف یا اجمیر شریف لوگ جاتے ہین سنی شیعہ اپنے اپنے عقیدے کے موافق جاتے ہی آتے رہتے ہین۔ اور یہ پہاڑ تو یہان سے دن بھری کے راستے پر ہی۔ بریلی پہونچے اور دو تین گھنٹے مین پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دینے لگے۔ خط تو برابر آتے رہتے ہین خیر صلاح کا حال معلوم ہوتا رہتا ہی۔ ہمکو بھی دو ایک بار لکھا تھا کہ اگر یہان آنے کا قصد ہو تو ہم زنانے مکان کی فکر کرین ہمنے لکھا جب سب بند و بست ہوجائیگا جیسا لکھوگے ویسا کرینگے اِسطرح پر خوبصورتی کے ساتھ بات ٹال دیتی تھین اور اگر کسی برابر والی رئیس زادی نے قمرن کا ذکر کیا تو دو چار رئیسونکا نام لے دیتی تھین کہ اُنکے دو محل ہین۔ اُنکے چار محل ہین۔ کسی نے کسی کو گھر ڈال لیا کوئی کسی سے نکاح کرنیوالا ہی اگر ہمارے میان بھی پہاڑ کے شغل کے لیے کسی کو ساتھ لیتے گئے تو کون ایسا گناہ کیا۔ اِنکی ہمجولیون کو تمنا ہی رہگئی کہ کبھی اِنکی زبان سے نواب کی شکایت سنین۔

ایک روز مہری نے اِنکو اداس دیکھکر کہا حضور آج دوارز حال کیا کچھ مزاج بے لطف ہی۔ سویرے سے مین غور کرکے دیکھ رہی ہون کہ حضور کچھ نصیب اعدا اُداس سی ہین۔ اِنھون نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔ ادھر کئی دن سے نواب کا حال نہین معلوم ہوا۔ اِس سے ذرا تردد سا ہی۔ خدا جانے کیسے ہین۔ وہ بولی اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہی اچھا ہوگا مگر ہان حضور کو نہ خیال ہوگا تو اور کس کو خیال ہوگا۔ ایک بات ہی سرکار جو خط روز روز بھیجتا ہی اُسکا خط اگر دیر مین آئے تو بڑا تردد ہوتا ہی اور جو کبھی کبھا مہینے مین ایک دفعہ و دو دفعہ خط بھیجتا ہی اُسکا خط نہ آنا ایسا کچھ بہت نہین کھلتا۔ بس بات ساری اتنی ہی۔ اتنے مین چھتالی پر ایک

کوا بیٹھکر زور زور سے بولنے لگا۔ مغلانی نے کہ یہ گفتگو سن رہی تھی کہا سرکار کوے کی بولی خط آنے کا بڑا شگون ہی۔ یہ سویرے سے آج کئی بار کائون کائون کر چکا ہی ضرور خط آئیگا۔ ایک اور عورت نے بھی مغلانی کے کلام کی تائید کی کہ ہمنے تو بہت تجربہ کیا ہی اور پورا اُترا۔

ب۔ اری یہ کوے کے بولنے سے کیا ہوتا ہی۔

مغلانی۔ یہ بہت اچھا شگن ہی۔ خط آنے کی خبر دیتا ہی۔ جا سرکار کا خط پہلے آتے لاؤ دودہ بتاسا کھلائین ۔ جا جا کے خط لا۔

ب۔ جیسے کوا سنتا ہی تو ہی۔ آدمی مقرر کیا ہی۔

لاڈو۔ سرکار ایک ہوش بنگالی کل اودھر سے کہتا جاتا تھا کہ ہمارا محلہ مین کوا لوگ بڑا گول مچایا کال۔

راوی۔ اِس فقرے نے بیگم صاحب کو ہنسا دیا ۔ کئی بار فرمایش کی کہ ہان لاڈو کیا کہتا تھا (کوا لوگ) ۔ لاڈو بار بار اُسکی نقل کرتی تھی۔ حضور ایک آدمی سے باتین کرتا جاتا تھا تو باتین کرتے کرتے کہنے لگا کہ (ہمارا محلہ مین کال کوا لوگ بڑا گول مچایا) ۔ بیگم صاحب ہر بار کھلکھلا کے ہنس دیتی تھین ۔ اور گھر بھر مین قہقہے پڑتے تھے۔

بنو۔ کوا لوگ! ہم ہوتے تو کہتے ۔ بابو تم پی لوگ کو کیون نہین پالتا ۔ اری ہوش تو ہوتے ہی ہین ہوے۔

لاڈو۔ اور کل کو کال بڑھا کر کہتا تھا۔

مغلانی۔ کال پڑے اُسکے گھر مین ۔ اری ہان۔

لاڈو۔ غل منہ سے نہین نکلتا ۔ گول کہتا تھا حضور اُسکی زبان سے سنیے تو بڑا لطف حاصل ہو۔

مغلانی۔ پھر کوا بولا ۔ سرکار جو آج خط نہ آئے تو ہمارا ذمہ کوا بار بار بول رہا ہی۔

لاڈو۔ ارے جا کے خط تو لا پھر کائون کائون کرنا ۔

مغلانی۔ کوا کاہن ہوتا ہی۔

لاڈو۔ سرکار کا خط آئے تو ہم جانین کوا کیسا ہوتا ہی۔

مغلانی۔ ہمارے مکان کے پڑوس ایک لالہ رہتے ہین اُنکے لڑکے کا خط کئی مہینے سے نہین آیا تھا۔ ایک دن وہ بیچارے بڑے اُداس بیٹھے ہوے تھے تو کوا بولنے لگا۔ اُسنے کہا کاگا بھیا کی چٹھی لا تو تجھے دودہ کھلاؤن بس ویسے ہی کوا اُڑ گیا اور دوسرے دن شام کو ہرکارہ خط لے کے آپہونچا۔ ہم کئی بار آزما چکے ہین۔

لاڈو۔ بھلا شگن بیچارے۔ یہ اِسی کوے پر کہا ہوگا۔

راوی۔ واہ کیا دور کی سوجھی ہی۔

ب۔ خط لکھنے مین نواب بڑے کاہل ہین۔ مگر اِس دارو غہ کو کیا ہو گیا۔ وعدہ کیا تھا کہ روز روز خط بھیجو نگا۔ اُسکے اتنے دن ہو گئے خط کا پتا نہین۔

مغلانی۔ سب ایک سے ساتھ ملے ہین ۔ ہو حق مین پڑے ہونگے خط لکھنے کی فرصت کہان اور داروغہ جی اہتمام مین رہتے ہونگے ۔ مگر اب کیا اِنکی بھی فرصت نہین ملتی۔

ب۔ (کوا پھر بولا) اتنی دیر سے کائون کائون کر رہا ہی بیٹھے بیٹھے پھینک دونگی نگوڑے کے۔ مطلب کی بات ایک نہین کان کھا گیا مُوا۔

لاڈو۔ کہتے ہین لوگ اِنکی بولی بھی پہچانتے ہین۔

مغلانی۔ تاجب (تعجب) کی کون بات ہی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ کوئی آدمی اپنی جورو سے لڑا۔ بیوی نے دو چار اینڈی بینڈی سنائین تو مسٹا مار کے چپ ہو گیا

اسپر ایک عورت جو اُسی گھر مین رہتی تھی بہت زور سے ہنسی
اِن میان بیوی دونون کو ناگوار گذرا کہ ہم مین تو لڑائی ہوتی ہی
اور یہ ہنس رہی ہی۔ تھوڑی دیر مین جب دونون کی گرمی اور
غصہ کم ہوا۔ غصہ تو حرام ہوتا ہی ہی تو میان نے بیوی سے
کہا کہ یہ عورت ہماری لڑائی پر بیچ بچاؤ کرنے تو نہ آئی کہان
بھئی بیچ بچاؤ کر دین مگر اور اُلٹی ہنسنے لگی اُسکی بیوی نے
بھی اِس عورت سے شکایت کی کہ واہ بوا تم تو بڑی اچھی
معلوم ہوتی ہو۔ یہ تم ہنسی کیا سمجھ کے تھین۔ اب تم سے
اور تمھارے میان سے جو جھگڑا ہوگا تو ہم بھی تالیان
بجائینگے۔ اِس نے کہا نہین مین اِس بات پر تھوڑا ہی
ہنسی تھی۔ ہنسی تو مین کچھ اور ہی بات پر تھی مگر مین
بتاؤنگی نہین۔ اسپر اِن دونون نے بڑی خوشامد
کی کہ نہین بوا ضرور بتاؤ ہم بھی سنین کہ وہ کیا بات تھی
جب بڑی دیر تک خوشامد کی تو لاچار ہوکے اُسکو کہنا پڑا
اُس نے کہا جب تم بہت بگڑی تھین اور یہ بھیگی بلی بنکے
دبک رہے تھے تو اس وقت گھر کا مرغا بولا تھا یا نہین
یاد ہی۔ میان نے کہا ہمین خیال نہین مگر بیوی نے بولا
کہ ہان ہمین اچھی طرح سے یاد ہی۔ بہت تنکے مرغا بولا تھا
اور کئی دفعہ بولا تھا۔ اور تم مرغی کی طرف دیکھ دیکھ کے
ہنستی جاتی تھین۔ اسنے کہا ہان ہم مرغے کی بولی سُنکے
ہنسے تھے۔ تب تو انکو اور بھی وہ ہوا کہ بڑے تاجب
(تعجب) کی بات ہی کہ جناور تلک کی بولی یہ سن لیتی ہی
کہا خدا کا واسطہ بتاؤ مرغا اپنی بولی مین کیا کہتا تھا۔
تب اُسنے سارا حال بیان کیا کہ مرغا اپنی مرغیون سے بہت
اکڑ کے کہتا تھا کہ دیکھو یہ مرد کیسا مرد ہی کہ ایک جورو
اِس سے نہین دبتی وہ جب ڈانٹ بتاتی ہی تو مرد وا بھیگی
بلی بنکے دبک رہتا ہی اور عورت شیر ہو جاتی ہی۔ بڑے
شرم کی بات ہی کہ مرد ہوکر عورت سے دب جاے۔ ایک یہ
مرد ہی زن مرید کہ اسکی عورت اِسپر شیر ہی اور ایک ہم مرد ہین
کہ سو سو بیویان ہماری ہین اور سو لھون چون نہین کر سکتین
سب حکم مانتی ہین اور سب پر ہم شیر ہین۔ مرد ہوکے عورت سے
دبے تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرے۔ تو اسپر مرغیون نے کہا
وہ مرغیان کون ہوتی ہین جو اپنے مرغون کو دبا لیتی ہین ہمارا
مرغا تو ہمکو کچا ہی کھا لے۔ اِسی پر ہمین ہنسی آئی تھی۔
ب۔ میان تو سُنکے کٹ گیا ہوگا۔
ہنو۔ اور بیوی کی کیا بڑی آبرو بڑھ گئی ہوگی۔
لاڈو۔ واہ اُس مرغے کی ایسی تیسی جو مرغیون پر ظلم کرے
ہم ہوا ایسے مرغے کو مارے لاتون کے بولا دین کیا دل لگی
بازی ہی کچھ۔
ہنو۔ چل چھوکری بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بنا کسو قصائی
سے پالا پڑیگا تو یہ باتین بھول جائیگی سب۔
مغلانی۔ ہان یہ لاتین واتین سب رکھی رہینگی۔
لاڈو۔ جی تو وہ کوئی اور ہوتی ہونگی۔ ہم اُن مین نہین ہین
میان کی دم مین موتا سارسا۔ ہم میان کی کیا اصل حقیقت
سمجھتے ہین۔ میان کُراہ چلتے دیکھیے تو ہان بھئی اُسکا کہنا
حق سے ہی اور جو یون چلتے بیل کا سینگ پکڑے تو کوئی دبیل
تو ہم ہین نہین۔
ب۔ نہین نہین۔ تمھارا دشمن دبیل۔ تم بڑی سرہنگ ہو
سپاہی ہو۔ مو سچون پر لڑنے والی۔
اتنے مین ایک مہری خوش خوش زنان خانے مین آئی

یہ اُنکی بہن کے ہان سے آئی تھی - بندگی کرکے کہا حضور یہ خط
نواب صاحب کے نام پہاڑ سے آیا ہی - سب خیر صلاح سے ہین
اور شاید حضور کا بھی بلوا ہی - خط بیگم صاحب نے خوشی خوشی
لے لیا - اور کہا لی مغلانی کی بات صحیح نکلی - مغلانی تو اب شیر
ہوگئی تھی - کہا سر کار لونڈی نے اتنی عمر کی ہی - بوڑھی ہونے کو
آئی - کیا اتنا بھی نہین سمجھ سکتی ہون -

ب - اوئی - بوڑھی ہونے کو آئی - شاید ابھی بوڑھی ہوئی
نہین ابھی جوان ہی بنی ہوئی ہو -

بنو - اے ابھی تو اِنکی کوئی بارہ ہی برس کی عمر ہوگی -

مغلانی - مگر حضور سچ کہیے گا کیا ٹھیک بات اُتری ہی جیسے
نشانے پر تیر پڑتا ہی جاکے -

ب - اب اِس کو سے کہ دو دھ ملائی تو کھلاؤ -

مہری - کیا کوا سویرے سویرے بولا تھا -

مغلانی - ہان ہان - بڑی دیر تک بولا کیا - ہم نے کہا یا کہ
سرکار آج نواب صاحب کا خط ضرور کرکے پہاڑ سے آئیگا -
سو وہی ہوا بس

ب - پھر تو اب سو گنا سے کچھ قائل ہو گئے -

لاڈو - بھلا تبو تو کی بولی کا بھی کچھ شگن ہی یا کوے ہی کا ہی (۱۶)
ابھی یہی باتین ہو رہی تہیں بیگم صاحب نے خط پڑھنے کی
کوشش کی مگر اسقدر بد خط لکھا ہوا تھا کہ اُنسے پڑھا نہین گیا
گو خط پڑھنے واسطے پڑھی بہت تھے مگر بیگم صاحب کی
خواہش تھی کہ جو شخص خط پڑھے اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی
پڑھی جائین - اور اسکے لیے کسی پڑھی لکھی عورت کی ضرورت
تھی اور پڑھی لکھی عورت اسکے بھلا گھر مین نہین - بلوائین تو
کسکو بلوائین - آخر کار مغلانی نے سوچ کر کہا کہ اسکول کی استانی

کو بلوا بیجیے - تو دلی بھیجکر استانی جی طلب کی گئین - یہ بڑی
ہوشیار اور پڑھی لکھی عورت اور مدرسۂ نسوان کی افسر معلمہ تھی
خط لیکر پڑھنا شروع کیا -

جناب نواب رونق جنگ صاحب بہادر - بعد تسلیم عرض ہی
شکر ہی کہ تا دم تسطیر عریضہ ہذا خیریت طرفین حاصل ہی - خاکسار
آپ احباب کی دعا سے کوہ نینی تال پر عیش کرتا ہی - محمد عسکری
اور آپ کے دوست آغا محمد اطہر صاحب بھی خوش ہین اور
زیادہ تر لطف اس سبب سے رہتا ہی کہ منشی مہراج بلی صاحب
بھی ہمراہ ہین - یہ طرفہ معجون اور عجیب بزرگوار ہین - اِنکی
باتین اور حرکتین سنیے تو مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ جائیے
نازو اِنکی خوب مرمت کرتی رہتی ہین - یہان کی آب و ہوا کی
تعریف کرنا چھوٹا منھ بڑی بات ہی - سردیون مین جو لطف
لکھنؤ مین نہین ہوتا وہ گرمیون مین یہان حاصل ہوتا ہی -
نازو غلطی - یون کہنا چاہیے کہ جو لطف گرمیون مین یہان
حاصل ہوتا ہی اسکا عشر عشیر بھی سردی کی فصل مین وہان
نہین حاصل ہو سکتا - پنکھے اور خس کی ٹٹی کے نام سے یہان
جوڑی چڑھتی ہی - ہر دم جاڑا رہتا ہی - ہر وقت اِسطرح کی سردی
کہ روح تک اور جگر تک کو سردی پہونچتی ہی - لطف یہ کہ لکھنؤ سے
چوگنا کھانا کھاتے ہین اور ادھر پانی پیا ادھر سب ہضم -
پانی کیا ہی گویا عرق جامن کہ پتھر تک کو گلا اور پچا دے -
نواب صاحب اب وہ محمد عسکری نہین ہین جو لکھنؤ مین تھے
اب ماشاء اللہ بہت اچھے ہو گئے ہین - بڑی محبت سے
پیش آتے ہین ہر شخص کو ایک قرینے کے ساتھ کرتے ہین - تفریط
و افراط نہین ہی - نازو اور قمرن تو آپ جانتے ہی ہین
سائے کی طرح ساتھ آئی ہین - مگر بھائی صاحب یہ کانٹے

آپ ہی کے بوئے ہوئے ہین۔ قمرن اب تک نواب صاحب کی
منظور نظر ہے اور بھائی وہ ہی اُنکا ہے -

آہو چشم چھلاوے کو ہین چھلنے والے!

لیکن اب بیگم صاحب کو بہت یاد کرتے ہین اور عنقریب
بُلوانے والے ہین - آپ اپنی سالی کو ضرور تسلی دین کہ اب
قمرن کا رنگ نواب پر ایسا نہین ہے کہ اُنکو بالکل بھول ہی
جائین - بلکہ جب وہ یہان آئینگی تو خود دیکھ لینگی کہ قمرن
اُنکی برابری نہین کر سکتی - اِسکی بہن نازو کو بڑا افسوس
ہے کہ نواب اب بیگم کو بلانے والے ہین - کئی بار کہہ چکی کہ
پھر ہم کو رخصت کر دیجیے - جو اُنکو بلانے کا قصد ہو تو پھر
ہمین ہنسی خوشی جانے دیجیے مگر نواب اِن باتون کی پروا
نہین کرتے - بیگم صاحب کے لیے قیامگاہ کے قریب
ایک کوٹھی سجی جاتی ہے - اِسمین نواب صاحب اور آپکی
سالی رہا کرینگی - اور نازو اور قمرن اور ہم سب [illegible] وہ
کوٹھی ہین جسمین آج کل رہتے ہین - یہ دونون ملی ہوئی ہین
بیگم صاحب کا خط جب آتا ہے تو نواب کی باچھین کھل جاتی ہین
یہان کی عورتین بہت حسین ہوتی ہین اور نواب ضرور دو ایک
کو گھر ڈال لیتے - گو وہ سواے ہندون کے اور کسی قوم کے
ہان نہین جاتین لیکن نواب صاحب کے گنگا جمنی ہوادار
اور فوق البھڑک وردیان اور ہیرونکی بیش بہا پوشاک اور
زیور اور سپاہیون کے زرق برق لباس اور سواری کے ٹھاٹھ
اور روپیے کے خیال سے ضرور پھسل جاتین - اور نواب صاحب
ہزارہا روپیہ لٹا دیتے مگر شکر ہے کہ اب اُنکی صحبت بہت ستھری
صحبت ہوتی ہے اور عالم و فاضل اور فہمیدہ و تربیت یافتہ
آدمی شریک صحبت ہوتے ہین جنمین دو ایک حکام بھی ہین

اور یہ لوگ نواب صاحب کو ہمیشہ صلاح نیک دیا کرتے ہین
اب وہ اشغال اُنکے نہین ہین جو پیشتر تھے - زمین آسمان کا
فرق ہے - اب پھرتی اور چستی بھی طبیعت مین زیادہ آگئی ہے
اور کاہلی اور سستی اب نہین باقی رہی - دوڑھائی گھنٹے
روز گھوڑے کی سواری کرتے ہین اور دو تین میل روز پیدل
بھی چلتے ہین - بھلا لکھنؤ مین یہ بات کہان تھی - دوپہر کو
تو سوکے اُٹھتے تھے - شام کو ہوا کھانے گئے تو ساتھ وہی
خراب کرنے والے لوگ صحبت مین بیٹھتے تھے سب بدوضع
یہان وہی صحبت کے لوگ جو لکھنؤ مین ہردم ساتھ رہتے تھے
راہ راست پر آگئے ہین اور اُنپر بھی یہان کی صحبت کے
تربیت یافتہ آدمیون کا اثر پڑا اور اُنکے خیالات اب شایستہ
اور آراستہ ہوگئے - نواب کو بڑا افسوس ہے کہ وہ قمرن کو
کیون ساتھ لائے کیونکہ اب اُنکے یہ خیالات ہین کہ انسان
کو ایک ہی شادی پر کفایت کرنی چاہیے - اِسکے علاوہ
اُنکو اس امر کا بھی افسوس ہے کہ قمرن ایک نیچ قوم بازاری
عورت ہے اور یہان کے کل باشندے اور عملے کے لوگ اور
حکام قمرن اور نازو کو نواب صاحب کی بیگم اور سالی سمجھے بیٹھے ہین
الغرض تمہارے ہمزلف کو اس پہاڑ کے قیام اور صحبت
نیک نے آدمی بنا لیا - اپنی سالی کو مبارکباد دینا - اور کہہ دینا کہ
انشاء اللہ بہت جلد وہ بھی اِس کوہستان کی ہوا کھا رہی ہونگی
اور قمرن اور نازو اُنکے پاؤن داب رہی ہونگی - نیازمند چھٹن صاحب

مغلانی - حضور مبارک - سب کیفیت سے ہم مبارکباد
کہہ دیتے ہین - کوے کے بولنے سے خط کا خط آیا اور
بلوے کا پیام الگ لایا -

استانی - کوے کا شگن ہندو بہت مانتے ہین -

لاڈو - حضور لونڈی بھی ہمراہ چلیگی - کہین ایسا نہو کہ ہمکو یہین چھوڑ جایئے -

ب - سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ابھی سے چلنے کی تیاریان کرنے لگین -

لاڈو - اب تو ایک اٹھوارے مین پہاڑ پر ہونگے - دیکھ لیجیے گا حضور -

ب - ہان یقین تو آتا ہی کہ بلائین مگر وہ دونون ساتھ ہین - انکا ساتھ چھٹنا ہی اب مشکل ہی -

لاڈو - اونکو وہ موئی منہار نہین کبھی ایک کونے مین پڑی رہینگی - وہ ہین کیا مال -

ب - نہین وہ چھٹکی ضرور بال چیرتی ہوگی - اسپر نواب کا دل آیا ہی - اور ہی بھی ابھی چودہ پندرہ برس کی ورکامنی بھی ہی

منگلانی - سرکار کی بھی کیا باتین ہین - ہماری لاڈو اُس سے اچھی ہی -

ننو - لاڈو کو تو ہم پہاڑ سے بھی نہین جانینگے -

لاڈو - یہ کیون ہمارا قصور -

ننو - بیگم صاحبہ سمجھی ہونگی - کیون حضور -

ب - ہم تو کچھ بھی نہین سمجھے -

ننو - لاڈو واڈو کسی کو ساتھ نہین لیجایئنگے حضور - بس سب بوڑھی بوڑھی عورتین خدمت کے لیے چلینگی -

ب - (مسکرا کر) اس بات کا ہمین ڈر نہین ہی - چاہے لاڈو کو گھر ڈالین چاہے قمرن کو -

ننو - لاڈو کی سی بات قمرن مین کہان پائے -

لاڈو - (جھینپ کر) لاڈو تو ابھی باتین جانتی ہی نہین بیچاری - ہان تم زمانہ دیکھے ہوے ہو - وہ چاہے تو

نواب صاحب کو رجھالے -

ننو - ننو بیچاری بڑھیا کو سوا اُسکے میان کے اور کون پوچھیگا - ہان جو تیرہ چودہ برس کی کنواری ہو اُسکو البت سب کوئی پوچھینگے -

لاڈو - جب تم تیرہ چودہ برس کی کنواری تھین تو سارا لکھنؤ تمکو پوچھتا ہوگا -

ننو - تو تنکتی کیون ہو -

لاڈو - تمھین اپنی بیتی کہ رہی ہو -

منگلانی - ہونگی جوانی پر ننو بھی اچھی -

ننو - او تو اب سو پچاس مین اچھی ہی -

لاڈو - اوئی بڑھیا کا صدقہ - ذری شکل تو آئینہ لیکے دیکھو شکل چھپاون کی ناز پرین کا -

ننو - تم تو اپنے آپ کہتی ہین کہ ہمکو کوئی بھلا کاہیکو پوچھنے لگا امیر روپیے والے لاڈو کو پوچھینگے کہ ہمکو -

لاڈو - تمھارے پیسے والے تمکو پوچھینگے - بیشا بیچی (اشتلچی) خانساماں - باورچی -

ننو - چاہیے تمکو چاہے نہ ہو تم اب پہاڑ پر نہ جانے پاوگی -

لاڈو - جائین اپنے کیت جائین -

منگلانی - اے تو ابھی سے کاہیکو کٹی مرتی ہو -

ب - خدا اوسے ٹلے کہ - اب ہمارے نواب ایسے گئے گذرے کہ سر کوئی کو گھر ڈال لینگے - قمرن چوڑی والی کو کیا منھ لگا پاکر اب ننو اور لاڈو اور منگلانی سب جیسے گھر ہی پڑ جائینگے ایسے گئے گذرے -

منگلانی - (ہنسکر) اپنا آئی گئی ہوے اٹھ گئی - مجھ بوڑھیا کم بختا کو تو اپنے صدقے مین آزادی کر دیا ہوتا - ننو تو بھلا خیر

جوان نہین تو ادھیڑ بھی ابھی نہین ہین - ابھی پارسال ہی لڑکی ہولی تھی - مین تو اللہ جھوٹ نہ بلائے چار بیسی سے کسو طرح کم ہو ہی نہین سکتی -

مہری - مغلانی کو بھی سب کے ساتھ سان ڈالا -

ب - مہری تمھاری بیوی بھی چلینگی - ہم کہینگے تو اپنی طرف سے ضرور - مگر اس خط سے اور بھی یقین ہوگیا کہ دولھا بھائی نے ہمارے حق مین یہ کانٹے بوئے ہین - اچھا سلوک کیا - دیکھو ملین تو سہی -

مہری - سرکار جو پہاڑ پر قمرن نجاتی تو ہمارے نواب صاحب ان دونون بہنون مین سے ایک کو ضرور نوکر رکھ لیتے یا چوری چھپے آیا کرتی یا گھر ہی پڑ جاتی -

نبو - ہمین اس بات کا خیال نہین ہو کہ قمرن ساتھ کیون ہو جن لوگون کو اللہ نے دیا ہو وہ ایک جورو پر تو رہ نہین سکتے یہ تو غریب غربا کے لیے ہو - مگر ہمکو اسکا بڑا اندیشہ ہو کہین اُس سے نکاح نہو جائے -

مغلانی - اسکا میان نگوڑا موجود ہے نکاح کیسا - اور ہو بھی جائے تو کیا - ہماری قسمت تو وہ لے نجائیگی - جن جن کے میان نے دو دو چار چار نکاح کر لیے انھون نے آخر کیا کیا جو ہم کرلینگے یہ تو ان مردون نے جو سر سجھ لیا ہو پھر اب ہم لوگ اسکا کہان تک خیال رکھین - جو ہونا ہوگا وہ ہوگا - مگر جو بلائینگے تو کچھ سمجھ ہی کے بلائینگے -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نواب رونق جنگ بہادر گاڑی پر سوار تشریف لائے اور دربان نے اطلاع دی کہ نواب صاحب تشریف لائے ہین - تھوڑی دیر تک داروغہ صاحب کے بھائی گفتگو کرکے اندر تشریف لے گئے - معمولی باتون کے بعد یون مکالمہ ہوا -

ب - واہ دولھا بھائی ہمپر بڑا احسان کیا - اس احسان سے ہم کاہیکو کبھی سبکدوش ہونگے -

رونق - چھٹن صاحب تو ہین پاگل اور تم بھی اُس کے فقرے مین آ گئین - اتنا نہین سوچتی ہو کہ مین نے کیا کیا وہ میرے مان کے ہین - ہم پر تو خود تمھاری بہن تہمت باندھتی ہین کہ نازو کو پیغام بھیجا تھا - اپنے بہنوئی کا سا آوارہ مزاج وہ سب کو سمجھتی ہین -

ب - بھائی تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو - کہنے سے تو بُرا مانیے گا مگر ہم تو خدا لگتی کہینگے -

رونق - یہ خواہ مخواہ کسی بھلے مانس پر الزام لگانا ہو -

ب - جی ہان ہم آپ سب کی بھل نسی سے خوب واقف ہین بھل نسی کا نام نہ بدنام کیا کیجیے -

رونق - اب تم کو تو یقین ہی نہین آتا -

ب - ہمکو کیونکر یقین آئے صاحب - آپ لوگ تو قرآن کا جامہ بھی پہنین تو بھی ہمکو یقین نہ آئیگا - اچھا کھائیے تو قسم کہ آپکے علم یقین مین نہین تھا - آپ ہی کے گھر مین تو یہ سب گل کھلا نہ وہان جاتے نہ اُس موئی قمرن کو دیکھتے -

رونق - (مسکرا کر) تو کوستی کیون ہو اُس بیچاری کو -

ب - (ہنستے ہوے) اوئی اُسکی آتی محبت ہو - وہ بیچاری ہو ساری خدائی کی آوارہ - کالے سر کا ایک محلے مین نہ چھوڑا بیچاری بناتے ہین - ایسی ہی دو ایک اور بیچاریان ہون تو لکھنؤ تباہ ہی ہو جائے -

رونق - اچھا اب تو وہ بیچارہ تمھارے بلانے کی تیاریان کر رہا ہو - اب تو بری صحبت سے پرہیز ہو اب تو قمرن

تمھاری لونڈی بنکے رہیگی -
ب - بیچ لی ہزار نعمت پائی - ہم ایسی لونڈی نہین چاہتے ہردم کا ناسور - ایسی لونڈیان آپ ہی لوگون کو خدمت کے لیے مبارک رہین - مگر تم لوگون کی طبیعت بھی ماشاء اللہ سے کتنی سنہری ہو - گرے بھی تو کہان جاکے - واہ چوڑی والی مچھلی والی - کنڈے والی - دہی والی - گھی بیچنے والی گدن -
راوی - اس (گدن) کے لفظ پر گھر بھر مین قہقہہ پڑا بیگم صاحب خود بھی ہنسدین اور نواب رونق جنگ بہت جھینپے -
رونق - مطلب - اب ہم -
سیتا - کیا کیا - ہان ہان کچھ کہو صاحب - یہ چبا چبا کے کیون باتین کرنے لگے - کچھ پانی مرتا ہو
رونق - تمھاری بھی کیا باتین ہین -
ب - لیجیے پان لیجیے - ہماری تو ایسی ہی باتین ہوتی ہین
رونق - گلوری لینے مین تو عذر نہین - مگر تم اسوقت ذرا جھلائی ہوئی ہو - ہمین خوف ہو کہ مبادا اس مین جھجھونکدی ہون - (گلوری لیکر) کھالون ؟
ب - اب یہ اپنے جی سے پوچھو - مگر ہمین ہم نے ضرور جھجھونکی ہین - اور سب تیار مین ہین -
رونق - (گلوری کھاکر) - باقسمت بانصیب - بابخت ہمین بڑی خوشی ہوئی کہ تم کو بلوائینگے - اگلی سال تو ہمارا جانا نہ ہوسکیگا مگر ہان دوسرے سال ضرور جانیکا قصد ہی قابل دید مقام ہو -
ب - تعریفین تو بڑی سنتے ہین دیکھین تو معلوم ہو - نازو اور قمرن کی بھی کیا قسمت کھلی ہو - جوتیون کا ٹوکرا لے کے گرٹوٹتی تھی اب ہواداروں پر چڑھ کے نکلتی ہین

اللہ کی شان ہو - کہان وہ دن تھے کہ پاس نہین بیٹھ سکتی تھین اور کہان ہم پہاڑ دیکھنے کو ترستے ہین اور وہ گنگا جمنی ہواداروں پر سیر کو نکلتی ہین -
رونق - ہمکو پورا پورا یقین ہو کہ تم وہان داخل ہوئین اور وہ دونون نکالی گئین - دونون کو دھتا بول دینگے - اتنا سے ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہو -
ب - یہ تو سب فقرہ بازی ہو - چھٹن صاحب لکھتے ہین ابھی تک قمرن کا عشق کم نہین ہوا ہو -
رونق - وہ یہ بھی تو لکھتے ہین کہ بیگم صاحب جلد یہان آئینگی اور نازو اور قمرن انکے پاؤن دبائینگی -
ب - یہ تو انکی شاعری ہو -
رونق - نہین شاعری نہین - وہ بہت سمجھدار آدمی ہین ہمنے بھی دو تین آدمیون سے سنا تھا کہ اب محمد عسکری کے خیالات بالکل بدل گئے - اب وہ بالکل سیدھے ڈھرے پر چلتے ہین - اگر قمرن کا عشق باقی بھی رہا تو کیا ہرج ہو - وہ بھی ایک علحدہ مکان مین پڑی رہیگی - اتنا نہین غنیمت سمجھتی ہو کہ تمکو بلاتے تو ہین - تمھارا خیال تو ہو - قمرن کے ہاتھ بک تو نہین گئے - یہ کیا کم ہو - اپنے پڑوس کا حال نہین دیکھتی ہو - ۱۳ برس سے میان بیوی مین آمدرفت بول چال نہین ہو - میان بیوی کی صورت سے اور بیوی میان کی شکل سے واقف نہین ایک تو سقے کی جورو گھر پڑی ہو - اور ایک اس ڈومنی کی چھوکری - وہ دونون چین کرتی ہین اور جورو کو ایک مکان رہنے کو دیدیا ہو - ایک سپاہی کی تنخواہ ملتی ہو ایک ماما اور ایک مہری - اور پچاس روپیہ لڑکے کو نور حسین دلواتے ہین ورنہ زید بیچ بیچ کے

کھاتین - اپنی پھوپھی اماں کی نظر بھول گئین کہ چالیس برس تک میان الگ رہے باپ اگر روپیہ والا ہوتا تو فاقون کی نوبت آجاتی تم وہان جاکے سب پر دخل کرکے مزے سے بیگم بنکے بیٹھو اور کبھی عسکری کو ذرا نہ چھیڑو - قمرن کا تو ذکر ہی نکرو - اسمین انکو بھی لحاظ رہیگا اور بات بھی نہ بڑھنے پائیگی مگر کم سے کم ایک وقت کا کھانا اپنے ہی ساتھ کھلایا کرنا - شام کا کھانا تو وہ وہین کھائینگے یہ تو ہمکو خوب یقین ہے مگر صبح کو تم یہ معمول رکھو کہ گھر ہی پر کھائین اور شام کو بھی تم اپنے یہان سے گوشت یا مرغ یا کھیر یا کبھی مرغ پلاؤ یا کباب ایک نہ ایک چیز روز بلاناغہ پکوا کے بھیجا کرو - یہ ایک معمول کر لینا اور کبھی بھولے سے بھی طعن طنز کی باتین نکرنا - اسکا ضرور خیال رہے جیسا لوگ کہتے ہوے - اب تو اپنا وقت کاٹنا ہے - بس وہ راہ چلنی چاہیے جسمین کوئی خطرہ نہو سیدھا رستہ - انکو شکایت کا کوئی موقع ہی نہ ملنے پائے - وہ تو فعل مختار ہین - نہ قمرن اس بات کی کوشش کریگی کہ تمھاری طرف سے کان بھرے اور نہ انکو تمھارے خلاف ہونے کا موقع ملے گا

ب - مین نے بڑے غور سے سب باتین سنین اور مین ایسا ہی کرونگی - مگر جب کوئی بلوائے بھی -

رونق - یہ ہمارا ذمہ - اسکے ہم ذمہ دار ہو گئے بس -

مغلانی - اے حضور بلائین اور بیچ کھیت بلائین -

رونق - نہ بلانے کی وجہ کیا -

مغلانی - حضور کو خدا سلامت رکھے کیا کیا مین و بیچ کی حضور نے سمجھائی ہین کہ واہ واہ - بس یہی چاہیے - بات کو مختصر کرنا چاہیے اور یون چاہیے جتنی بڑھا دیجیے -

رونق - حیدر جان گاتی ہین نا سہ

بات ہے جسقدر بڑھاؤ بڑھے　　طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

مغلانی - اور کیا جس بات مین اپنا بس ہی نہین اسکو بڑھانا اپنا ہی نقصان کرنا ہے - اور جو طرح دی تو لحاظ بھی رہا اور اپنا نقصان بھی کم ہوا -

رونق - تم جہاندیدہ ہو - دنیا کا نشیب فراز دیکھا ہے ان باتون کو خوب سمجھتی ہو -

بیگم صاحب نے کچھ دیر تک مشورہ کرکے کہا - دولھا بھائی اگر نامناسب نہو تو ایک خط اسی وقت لکھکے رجسٹری کرکے بھیجیے دیکھین کیا جواب لکھتے ہین - انھون نے کاغذ قلم دوات منگا اور یون خط لکھا -

مائی ڈیر عسکری - گڈ مارننگ - ارے یار تم پہاڑ پر بھی جاکے کاہل ہی بنے رہے - خط بھی بھیجا تو چپٹن صاحب سے لکھوا کر - اگر خود لکھتے تو شاید حضور کے ہاتھ کی مہندی چھٹ جاتی - لہذا حضور نے چپٹن صاحب کو اپنا سکتر اور میر منشی بنایا - خیر - ع - ہرچہ از دوست میرسد نیکوست - یہ بھی غنیمت ہے کہ یاد تو رکھا - بھائی صاحب آپ بہار پر رنگ نیا ان مناتے ہین - اور فرے اڑاتے ہین اور ہم یہان ترستے ہین - مگر پار سال انشاءاللہ ہمارا بھی کوہستان کی سیر کرنے پہونچینگے نیت بخیر - مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اب آپکے خیالات مین وہان کی عمدہ اور چیدہ صحبت سے شایستگی زیادہ آگئی شکر خدا - مین نے کئی معتبر آدمیون کی زبانی سنا کہ اب آپ لکھنے پڑھنے اور مطالعہ اخبارات اور کتب بینی کی طرف زیادہ مائل ہین - اس سے زیادہ مسرت دلی اور کس بات سے حاصل ہو سکتی - نینی تال کے قیام نے آپکے ساتھ

وہ کیا جو کسی اچھے زبردست مسیحا دم طبیب کی دوا مرض مزمن کے ساتھ کرتی ہو۔

بی قمرن صاحب کا بناؤ کرنا اور سنورنا اور نکھرنا ستم ڈھاتا ہوگا ہماری طرف سے اور نہین تو رخسار انور کے بوسے ہی لے لینا یار تم بڑی بڑ دمارے گئے۔ نازو ہی ہمارے لیے چھوڑ دی ہوتی آپ تو میرے دونون بیٹھے کھٹے ہوئے پہاڑ پر چل دیے اور ہمین یہان بھٹیل چھوڑ گئے۔ قمرن پر واقعی وہان اور بھی جوبن ہوگا۔ یار واللہ بڑا ستم ڈھایا کہ لکھنؤ کی پری کو پہاڑ پر اڑا لیگیا۔ بھئی وہان سے ایک فوٹو تو کھچوا کے بھیجو۔ مگر نازو اور قمرن دونون کا فوٹو ہو۔ قمرن کی تصویر کھڑی کھچوائیگا تاکہ قدوقامت کا بھی پورا پورا لطف حاصل ہو اور پتلی کمر کی خوبی بھی نظر آ سکے۔ مگر مین سوچتا ہون کہ انکا فوٹو کھینچ کیونکر سکیگا شوخی کا عکس کہان اتریگا۔ اور وہ انکو اجازت کب دیگی کہ دو منٹ بھی ایک پہلو پر قرار لین۔ کل ہمنے کدرا کو دیکھا تھا ہمارے تو محلے ہی مین رہتا ہے۔ مجھے بڑی ہنسی آئی۔ للتوا ٹٹو سے اور کدرا سے روز چخ چلتی ہے۔ روز جوتی پیزار ہوتی ہے اسکو لوگون نے خوب یقین دلا دیا ہے کہ للتوا ہی کے بچھیرین قمرن کہین ہے۔ ایک نہ ایک دن فوجداری ضرور ہوگی۔ کہتا ہے یہ للتوا اشارے سے بلایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ قمرن جان جری ادھر آؤ۔ گلوری تو سفید پان کی کھاتی جاؤ۔ ہمارے ہاتھ کی گلوری کسو کو نصیب ہوتی ہے۔ اسی نے اسکو کہین چھپا دیا ہے) بڑی دل لگی رہتی ہے۔ مگر تمہاری سالی روز قمرن اور نازو کو برا بھلا کہتی ہین اور ہمین خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے مگر خدا گواہ ہے تمہاری بیوی نے کبھی تمہارے یا قمرن کے خلاف ایک لفظ بھی نہین کہا۔ بلکہ جب کبھی کوئی کچھ کہتا ہے وہ کہتی ہین کہ قمرن کو ساتھ لے گئے تو کیا گناہ کیا۔ جب ہم جائینگے ہم وہان رہا کرینگے۔ قمرن کو بھی اگر روٹی کپڑا دیا کرین تو کیا حرج ہے۔ کچھ قمرن کے جانے سے ہماری وقعت تو کم ہو نہین گئی۔ ہم ہم ہی ہین اور قمرن کو نواب لاکھ پیار کرین مگر ہمارا اور اُسکا درجہ ایک نہین ہو سکتا۔ ہمارے نواب فہمیدہ آدمی ہین۔

بھائی واللہ بیگم صاحب گل کے کانٹا ہو گئی ہین مگر تمہارے خلاف ایک حرف بھی سُننا پسند نہین کرتین۔ ہان تمہاری سالی البتہ ذرا تمہارے خلاف ہین۔ اور بہنون بہنون مین کبھی ذرا یون ہی سی چل بھی جاتی ہے۔ وہ بیچاری ہمیشہ تمہارا ہی جنبہ کرتی ہے۔ ایک دن رو کر اپنی بہن سے کہا کہ نہ نواب اُس چوڑی والی کو گھر مین ڈالتے اور نہ ہم کو ہمجولیان طعنے دیتین غرضکہ اُنکی حالت رحم کے قابل ہے اور اب اگر تم مین کچھ بھی انسانیت باقی ہے تو بیگم صاحب کو بھی بلوا لو۔ اسمین تمہارا کیا حرج ہے قمرن الگ رہے یہ الگ رہین مگر وقعت کے ساتھ۔ قمرن سے آپکی کوئی وقعت نہین ہے۔ یہ منکوحہ بیوی ہین اور بڑے باپ کی بیٹی۔ شام کا کھانا قمرن اور نازو اور اپنے احباب ہی ساتھ کھاؤ۔ ہو سکے تو انہین کے ہان اڑاؤ۔ کیونکہ بیگم بیچاری تو آپ کی بادہ گساری مین شریک ہونگی نہین۔ مگر انکو نہ بلانا کیا معنی۔ تمہارا حرج اسمین کیا ہے۔

ارے یار منشی مہراج بلی صاحب کے دیکھنے کو آنکھین ترستی ہین وہان اِنکے بغیر آپ لوگون کو چین نہ آتا ہوگا۔ انکی دو چار حماقتون کا حال تو ضرور لکھ بھیجیے۔ خالی از لطف نہو گا۔ انسے کہہ دینا کہ کاہے واسطے یو بلڈی فول ہمکو خط نہین لکھنے مانگتا ہے کہ گفتہ اند۔

دل اور اسکی گرمی نگہ سرشار	شیشے کا سامنا ہے پتھر سے

چھٹن صاحب کی خدمت مین خط کا شکریہ۔ آغا صاحب کی خدمت مین آداب۔ حضرت اختر السلام علیک بھی بیچ کہنا کیا مصرع موزون ہوگیا۔ ع۔

حضرت اختر السلام علیک

میان ممن اور حضرت جلو صاحب اور سنجر الدولہ چندا گلچہرہ کو سلام کہدینا۔ تم لوگ والسہ سب مزے مین رہتے۔ ہمکو رشک ہے خدا کرے مہراج بلی کو وہان استسقا ہوجاے اور نازو اسکو چھوڑکر میرے گھر ٹہر جاے۔

رونق جنگ از لکھنؤ

رونق۔ لو صاحب خط تیار ہے۔

ب۔ لائیے ہم پڑھ تو لین۔

رونق۔ اسکی سند نہین۔ ہمنے کچھ مذاق کی باتین لکھی ہین مگر اسکا جواب جو آئیگا وہ ضرور سنا دینگے۔

ب۔ اچھا جیسی مرضی ہو مگر یہ اتنی دیر تک لکھا کیا کیے دفتر کے دفتر رنگ ڈالے۔

رونق۔ کوئی بات ہمنے باقی نہین رکھی۔ کل باتین جو یاد آئین سب لکھدا ہین۔ ممکن نہین کہ اُنکے دل پر اثر نہ ہو۔ اثر ہونا کیا معنی پتھر ہو تو پسیج جاے۔

مغلانی۔ تو حضور بس بھیجیے نہین پھر رجسٹری آج نہوگی پرسون آدمی پھر آیا تھا۔

ب۔ ابھی بہت وقت ہے۔ بارہ بجے سے ہ بجے تک ہوتی ہے ابھی تو دو بھی نہین بجے۔

مغلانی۔ مین کہتی ہون کہین رہ نہ جاے۔

لاڈو۔ لفافہ تو لکھ ہی گیا ہے۔ پھر اب کرنا کیا ہے چار آنے روپے کے ہاتھ دھرے رجسٹری کرا لاے۔

رونق۔ (خط کھول کر) خوب یاد آیا۔ اسقدر اور بڑھا دون کہ دیگر یہ کہ قمرن اور نازو کو یہ خط ابھی نہ سنانا اور نہ اُن سے یہ کہنا کہ بیگم آنے والی ہین۔ مہراج بلی نامعقول سے بھی نہ کہنا۔ یہ لاکر روغن زرد نازو سے صاف صاف کہدیگا۔ ابھی قمرن سے ذکر کرنا فضول ہے مگر ہان باتون باتون مین یہ ضرور کہتے رہو کہ اب بیگم بھی غالباً آئینگی۔ نذیر سب باتین سمجھے؟

یہ خط رجسٹری کرا کے بھیجا گیا تو اُسکے پانچوین روز دوپہری جو خط لیکر آئی تھی پھر خوش خوش آئی اور کہا حضور نواب صاحب کے خط کا جواب پہاڑ سے آگیا خاص نواب صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ بیگم صاحب نے بیقرار ہوکر خط لیا اور جلدی مین کھولا اور پڑھنے لگین۔

ای خضر راہ منزل مقصود ما بیا	
چھوٹا ہے مجھ غریب کا مجھ سے دیار دوست	

بھائی صاحب آپکا لطف نامہ مجھے ملا اور مین نے کئی بار اسکو پڑھا۔ منشی مہراج بلی کو بھی پڑھکر سنایا۔ بہت بگڑے۔ آپکی ہجو مین کچھ کہنے والے ہین۔ ہوشیار رہیے گا۔ ہم نے جتا دیا ہے۔ میان اختر سنکر خوش ہوے۔ مگر چندا گلچہرہ آپ سے دریافت کرتے ہین کہ آپ تو پہلے بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ شاعر کب سے ہوگئے۔

اب نینی تال کا حال سنیے۔ ایسی آب و ہوا روے زمین کہین نہوگی۔ چاہے آپ مبالغہ سمجھیے چاہے جو کچھ سمجھیے اور اس قطع کی جھیل روے زمین پر کہین پایئے گا۔ کہ آٹھ گھنٹے کی چڑھائی چڑھکے جو وقت کوہ مین ایک میل کی جھیل کا پانی روانی کے ساتھ جھلک رہا ہے بس یہ سمجھیے کہ

ہم لوگون کے لیے جنھون نے کبھی پہلے پہاڑ اور ایسے اونچے اونچے کہسار کبھی نہین دیکھے تھے اُنکے لیے تو قبلہ یہ مقام روح افزا واقعی بہشت برین ہی۔

عاشق ہین ہمکو مدنظر کوے یار ہی
کعبے کے حاجیون کو مبارک یار ہین

عنوان مین جو شعر ہمنے لکھا وہ تو حب الوطنی کا تقاضا تھا ورنہ کجا لکھنؤ کجا نینی تال۔ کجا شال طوس کجا کمر بند مرصع۔

گفتہ اشرف کجا و قدر فردوسی کہ نیست
باکمر بند مرصع قدر شال طوس را

بھائی جان دنیا کا لطف حاصل کرنا ہو تو انسان سیدھا نینی تال چلا آئے۔ نہ کسی سے پوچھے نہ گچھے۔ بس سیدھا نینی تال پہونچے ع۔ درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست بھئی اگر بہشت اور اصلی بہشت دیکھنا چاہتے ہو تو یہان آؤ اور ذرا پس و پیش نہ کرو۔ روح کو بالیدگی ہوتی ہی واللہ واہ رے نینی تال ع۔ کہ عمر خضری بخشد زلالش۔

اپنی اور آپ کی سالی کے خیالات ظاہر ہوے۔ دونون کے خیالات ہمارے مفید مطلب ہین۔ آپ کی تحریر پر اصرار کی اصلا ضرورت نہین ہی۔ کوٹھی سج کے تیار ہوئی اور شہد سے تار آپ کے نام بھیجا اور بیگم صاحب کو بلوا لیا۔ لاڈو اور شبو اور مغلانی اور محلدار ضرور آئین۔ مین دارو غہ کو بھیجونگا وہ سب انتظام کر دینگے۔ بی قمرن آپ سے خفا ہو گئی ہین۔ جب ملوگے تب منا لینا۔ از وکیلی آپ سے خفا ہین۔ چھٹن صاحب اور آغا صاحب و رمن کا نیاز۔ شکر پارہ بہشت نینی تال

جھیل کی سیر روح افزا اور سمندر کا تذکرہ دلربا

ایک روز خلاف معمول معشوقہ بیستہ وہان بی قمرن جان کی آنکھ نور کے تڑکے کھل گئی اور بستر استراحت سے آنکھین ملتی اور انگڑائی لیتی ہوئی اٹھین تو جھیل کے رخ جہان جہان تشریف لائین۔ مغلانی کہ ہمیشہ سے سحر خیز تھی دوڑی گئی اور ایک چھوٹی سی آرام کرسی رکھکر جھک جھک کے سلام کیا اور کہا یہ آج حضور نے کیا بد پرہیزی کی روز تو آٹھ آٹھ نو نو بجے کی خبر لاتی تھین۔ آج خلاف معمول منھ اندھیرے ہی اٹھ بیٹھین۔ قمرن نے کہا سچ تو یون ہی۔ بی مغلانی کہ یون تو یہان ہر دم بہشت کا سا لطف رہتا ہی مگر تڑکے کے وقت تو ہم جانتے ہین ایسا سہانا سمان ہوتا ہی کہ بہشت کی بھی اسکے سامنے کچھ اصل و حقیقت نہین ہی۔ مغلانی بولی قربان جاؤن حضور تڑکے کا وقت تو سب کہین بھلا معلوم ہوتا ہی۔ یہان تو یون حضور کے بقول ہر دم کیفیت رہتی ہی۔ پھر یہان کا اثر کا انسان کے دل کو کیونکر اسقدر نہ لبھاے۔ یہی معلوم ہوتا ہی کہ ہوا کے جھونکون کے ساتھ بہشت کی لپٹین آتی ہین۔ قمرن نے منھ دھویا۔ اُنکے منھ دھونے مین لونڈر کی ایک بوتل صرف ہوئی تھی۔ پانی مین جب ایک بوتل لونڈر کی ملائی جاتی تھی تب یہ منھ دھوتی تھین۔ اللہ ری نفاست طبع۔ مزاج کا ستھرا پن ہو تو اتنا تو ہو اور خوش قسمتی مین تو کوئی انکا کیا مقابلہ کر سکیگا۔ کجا لاکو کی بد بو۔ اور کجا عطر و عنبر کی بو باس اور رایحہ روح پرور ع۔

ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا

قمرن۔ اسوقت طبیعت لہراتی ہی کہ جھیل کی سیر کرین اور بجرون پر سوار ہو کر گھنٹا دو گھنٹے خوب پانی مین ادھر سے اودھر اور اودھر سے ادھر مزے اڑائین اور کھانا بھی پانی ہی مین کھائین۔

مغلانی۔ قربان جاؤن حضور اب تو آپ بھی خوب ضلع بولنے لگین۔ کھانے کے لیے پانی کیا خوب۔

راوی - اول تو بی قمرن خود کیا کم ہین - اور پھر بی مغلانی
کی سلامتی سے ضلع بولنا کیا معنی جگت لڑنے لگینگی - ایک
شاگرد تیار کر رہی ہین -

قمرن - نواب کو جگاؤ - آج بے جھیل مین سیر کیے ہوے ہم
نہ مانینگے - ذری جگا دو جاکے -

مغلانی - حضور جگا دین جاکے - ہماری مجال ہی بھلا ہم تو اِس
قمرے (کمرے) مین قدم نہین رکھ سکتے -

قمرن - تم بوڑھی کھبیث عورتین جب یہ نخرے کرتی ہو تو ہمین
غصہ آتا ہی - منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت اور نخرے اور
چونچلے ایسے یاد ہین کہ بارہ برس والی کیا کریگی -

مغلانی - عرض کرون حضور جان بخشی ہو تو عرض کرون یہ جو
حضور نے فرمایا یہ تو قاعدے کی بات ہی - بھلا بارہ برس
کی چھوکری بیچاری کیا چونچلے جانے وہ نخرے کرنا جانے
کیا اور اُسکو ضرورت ہی کیا ہی - ہزارون نخرون کا ایک نخرا
تو اُسکے سن دن ہین - نظر پڑی اور مرد عشق کرنے لگا
ایک نظر تیر کلیجے کے پار ہوتا ہی - بارہ برس والی کی تعریف
تو بھولے پن کی ہی - اِسکے تو الھڑپنے کے دن ہوتے ہین -
ہان بیس بائیس برس کی عمر سے پھر شوخی ضرور ہونی چاہیے
پھر بناوٹ کے نخرے بھی لطف دکھاتے ہین اور ہم بڑھیان
کس گنتی مین ہین آج موے کل دوسرا دن - ایک پاؤن
قبر مین لٹکائے ہین بیچائی کا جینا ہی -

قمرن - ہم خود جاکے جگاتے ہین - آج بجرے ضرور جھیل مین
چھوٹینگے - چاہے جو ہو - ہم ایک تو مانینگے نہین - قمرن
اٹھلاتی ہوئی اٹھین اور نواب صاحب کے پلنگ پر
بیٹھکر لحاف ہٹایا اور جگانا شروع کیا - نواب
(ہاتھ ہلاکر) نواب - اِین! نیند نہوئی وہ ہو گئی - اُٹھو اُٹھو
بھئی - بہت نخرے نکرو - (گدگدا کر) اُٹھو - اُٹھ کھڑے ہو
نواب صاحب نے انگڑائی لیکر کروٹ بدل دی اور پھر سونے
لگے تو قمرن نے کہا چہ خوش - لو اور سنو - ادھر سے لڑھکے
اُدھر ہو رہے - نواب اُٹھتے ہو کہ ہم پانی ڈالین - لائی ہون
پانی - پانی کا نام سنکر نواب صاحب نے آنکھین کھولدین اور
اُنکے آنکھین کھولتے ہی قمرن نے گردن نیچی کر کے اُنکے تکیے
پر سر رکھدیا اور نواب صاحب نے سویرے سویرے معشوقہ
نسرین بدن کے رخسار تابان کے کئی بوسے لیے - اتنے مین
آغا صاحب نے آواز دی - یار نواب تمھین قسم ہی جو باہر نہ آو
آج کی صبح بھئی واللہ دیکھنے کے قابل ہی -

نواب - (باہر آکر) سبحان اللہ سبحان اللہ - کیا وقت ہی -

قمرن - جبھی تو ہمنے جگایا - اور آج اتفاق سے ہماری آنکھ
چار ہی بجے سے کھل گئی تھی -

آغا - بھئی ہم تو اِس صبح پر عاشق ہین واللہ -

سمجھے تھے ہم کہ عمر اِسی مین بسر ہوئی
یاد آگیا جو رخ تو یکایک سحر ہوئی

چھٹن - کیا خوب فرمایا ہی واللہ - کیا سحر ہوئی ہی -

الجھا رہا مین زلف کے مضمون مین رات بھر
تاریک شب مین ذہن گیا تھا کدھر کدھر

آغا - اچھی طرح یاد نہین ہی -

مشکل کی یہ مہم بھی مگر کی خدا نے سر

نواب - پھر بھائی آج تو کچھ شغل ضرور ہونا چاہیے مہراج بلیا
راے لو - دیکھو کیا کہتا ہی -

چھٹن - آج بھئی اپنے ہاتھ سے لکھا ایکے اور مہراج ہی سے

پہاڑیاں تلواؤ۔

نواب۔ جھیل پر کیا جوبن ہے۔جی بے اختیار ہوا جاتا ہے
کسی ترکیب سے یہ دونون پہاڑ اور یہ جھیل ہمارے باغ مین
کوئی لے چلے تو کیا پوچھنا ہے۔

مسخرہ۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔ان دونون پہاڑون کا
تو وعدہ معاف نہین کرسکتا۔مگر ہان جھیل کو تو غلام ضرور پہنچاوے گا
مگر حضور غلام غریب آدمی ہے۔باربرداری مین مجھ غریب سے
دمڑے اڑ جائینگے حضور کے تعلق ہے۔اگر چار مزدور اٹھا لینگے
تو دو آنہ فی مزدور۔۸ سر روز ہوے اور دس دن کی راہ ہے تو
پانچ روپیہ ہوے۔کوئی چھ سوا چھ روپیہ مین قبلہ بندہ جھیل
اٹھا لیجانے کا وعدہ کرتا ہے۔

نواب۔ (ہنستے ہوے) آپ بیدار ہوے۔

مسخرہ۔ ابھی کہان حضور۔ابھی تو سو ہی رہا ہون۔

چھٹن۔ اتنے بادشاہ ہمارے اودھ مین ہوے۔ایک کو بھی نہ
سوجھی کہ پہاڑون کا نمونہ بنواتا۔کروڑون روپیہ بادشاہون نے
صرف کر ڈالا مگر یہ کسی کو بھی نہ سوجھی اور کون بات تھی۔

مہراج۔ آج تو پینے کا دن ہے یاران۔

سبک شان فرزدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

آغا۔ آئے حضور آئے۔کیون کیا سمان ہے۔سچ کہنا۔
آج کوئی نیا شغل ہونا چاہیے یار۔

مہراج۔ بس اس سے بڑھکر اور شغل کیا ہوگا۔

ہرگز نمیشود ز سر خود خبر مرا	تا در میان میکدہ سر بر نمیکنم
شیخم بطنز گفت حرامست مے مخور	گفتم بچشم گوش بہر خر نمیکنم

من ترک عشقبازی و ساغر نمیکنم
صد بار توبہ کردم و دیگر نمیکنم

چھٹن۔ کوئی عمدہ شغل تجویز کیجیے۔

قمرن۔ ہم بتائین ہماری راے پر چھوڑ دو۔جب ہم سب الگ
الگ کہدو گے کہ ہماری راے پر چلو گے۔اور بلاعذر مان لوگے
تو ہم بتائینگے اور وہ بات بتائین کہ تم سب پھڑک جاؤ۔

نواب۔ ہمین بلاعذر منظور ہے۔

چھٹن۔ قس علی ہذا۔

آغا۔ علی ہذا القیاس۔

قمرن۔ اہا یہ ترکی اور پشتو ہین۔بھگت تو انکو نہین صاف
صاف کہو کہ ہم قمرن جان کی بات بلاعذر مان لینگے۔

نواب۔ ہم اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب نے کہدیا کہ
بلاعذر مان لینگے۔

مہراج۔ ہم بھی بشرطیکہ چپکی سے خالی نہو۔اگر حضور قمرن جان
کی تجویز سامیہ گرامیہ مین شغل مے نہین ہے تو بندے کو
پذیرائی مین عذر ہے۔

قمرن۔ یہ بھی ہوگا ہمارا تو خود اسوقت جی چاہتا ہے۔
تنا مہین اور شیری اڑینگی۔ممن اور انفر سے بھی پوچھو۔

ممن۔ ہم کیا اور ہماری راے کیا۔جو سرکار کو منظور ہے ہم کو
بسروچشم منظور۔ہم تو خانہ زاد لوگ ہین۔

انفر۔ ہمکو تو وہی منظور ہے جو قمرن جان کا حکم ہو۔

قمرن۔ تو بھی بول مسخرے۔

مسخرہ۔ بولتے آپ کے مہراج جی ہین۔جی۔

قمرن۔ اہا مسخرہ پن نکرو اسوقت۔

نواب۔ پھر وہی کچی زبان بولین۔

مسخرہ۔ جو منشی مہراج جی کو منظور وہ ہمکو منظور ہمارے
خدا کو منظور۔ہم نے انھین کی راے پر رکھا۔

قمرن — تو ہماری رائے اب یہ ہے کہ آج بجروں پر سوار ہو کر جھیل کی سیر کریں۔

آغا — ہمارا اصیاد ہے۔ ہمارا خود جی گھبراتا ہے۔

مہراج — بھائی جان۔

بدریا در منافع بیشمار است
اگر خواہی سلامت برکنار است

شیخ سعدی کوئی نونڈے نہ تھے۔ تجربہ کار آدمی تھے جھیل میں جانا اور سیر کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ اور پھر جھیل سی جھیل ہو۔ بچہ سمندر۔ آب کثیر۔ پچاس ہاتھی ڈباؤ۔ زنجیر پہنائے قعر تک آج تک پہونچی ہی نہیں۔ بھلا جان عزیز کو معرض خطر میں ڈالنا کون عقل کی بات ہے۔ ہم نجانے دینگے عقل کے خلاف ہے۔

آغا — قمرن جان کا حکم تو کسی طرح نہیں ٹل سکتا۔

چھٹن — اور نہ منشی مہراج جی اس سے انکار کر سکتے ہیں۔ قول ہارے ہیں۔ دل لگی نہیں ہے۔

نواب — خدا گواہ ہے۔ قمرن جان کو خوب ہی سوجھی۔ مزے سے کشتیوں پر سوار ہو کر جھیل کی سیر کریں اس سے بڑھکر لطف اور کہاں ہو گا۔

اختر — حضور ضرور چلیے۔ وہ لطف حاصل ہو کہ کل لطفوں کو واللہ بھول جائیے۔ ہمارا ذمہ۔

مہراج — کہیں وہی مثل نہو کہ

شد غلامے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد

پھر سیر ہو گئی جناب بندہ۔

آغا — بڑے منحوس آدمی ہو۔ نواب اگر آج تم نہ چلے نا تو ہم سے بگڑ جائیگی۔ بس یہ کہدیا ہے ہم نے۔ اس ملعون کو آج ضرور چل کے ڈبو دو۔

قمرن — انھیں کے جان ہے۔ اور سب فالتو ہیں۔

آغا — جی ہاں بس انھیں کو جان کا خیال ہے۔

مسخرہ — حضور غلام ایک شرط سے ڈونگی پر سوار ہو گا کہ بھیڑیا دریا میں نہ نکلے۔ یوں تو میں کہدوں مگر بھیڑیے سے روح فنا ہوتی ہے اگر بھیڑیا نہو تو کیا مضائقہ ہے۔ یوں تو انجاب بھی شیر ہیں مگر بھیڑیے کے آگے بھیڑ ہیں۔

من آن رستم کہ گرد روئین تنم
کہ دہ پاتر پختہ را بشکنم

مہراج — بندہ جان کے معاملے میں یارانہ نہیں رکھتا۔

آغا — آپ کے تو چلینگے جد۔

مہراج — منہ دھو آئیے۔

قمرن — (جھلا کر) اسی مارے تو ہم ان لوگوں کے بیچ میں دخل نہیں دیتے۔

نواب — کون۔ تم خفا کیوں ہوتی ہو۔ یہ چلے اور اسکا باپ چلے۔ تم چپ چاپ دیکھتی جاؤ۔

چھٹن — یہ بھاگ جائیگا۔ اس پر پہرا رکھیے۔

نواب — ممن تمھاری حراست میں ہیں۔

ممن — ہمنے تو دونگا نہیں۔ سائے کی طرح ساتھ ساتھ رہوں تو سہی۔ حضور اب ہماری حوالات میں ہیں۔

اختر — خدا جانتا ہے وہ عمدہ تجویز کی ہے کہ جی خوش ہو گیا۔ لکھنؤ میں کیا یاد کرتے کہ ایک دن بھی دریا کی سیر نہ کی۔ آج ضرور چلیے۔

مہراج — اور یہ ابھارنے والے مردک اور معاملہ خراب کیے دیتے ہیں

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہر جنگل میں گمان مت بیجا کہ خالی ہے۔ شاید کہ چیتا سو رہا ہو
اور نکل کے ہیب کر جاے۔

گو چہ کس بے اجل نخواہد مرد | تو مرو در دہان اژدرہا

جان دینا کون دانشمندی ہے۔

نواب ۔ چاہیے جو ہو قبلہ۔ آپ آج بچ نہیں سکتے ۔ یہ یاد رہیے ہم سب جو فعل کرینگے وہ آپ کے باپ کو کرنا پڑیگا۔ اور قمرن جان کا حکم تم نہیں بجا لاتے ہو۔

مہراج ۔ تو آپ تو زن مرید ہیں اور یہان۔

طلب دنیا کی کرکے زن مریدی ہو نہیں سکتی
خیال آبرو سے ہمت مردانہ آتا ہے

چھمن ۔ اللہ اللہ بڑے مرد کی دم بنے ہیں حضور شان خدا

مہراج ۔ تو جان دینے میں تو قبلہ کوئی مردی نہیں ہے اور اگر یہ تو آپ لوگ جھیل میں پھاند پڑیں ہماری بلا پوش سے

آغا ۔ اجی اس سے حجت کیون کرتے ہو ۔ ایسے گدھے بزدلے کے منھ کون لگے ۔ اسکو باندھکے لے چلینگے ۔

مسخرہ ۔ حضور اس سے فائدہ کیا ۔ وہ نہ چلیں نہ سہی ۔

نواب ۔ معلوم ہوتا ہے آپ بھی پالی کے چور ہیں ۔

مسخرہ ۔ خداوند حق پر نظر رکھیے ۔ ہمنے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ ہم منشی مہراج بلی صاحب کی راے کے مطابق کارروائی کرینگے ۔ وہ جھیل کی سیر اور بجرے کی سواری ناپسند کرتے ہیں ۔ بس ہو چکا ۔ اب غلام سے کیا بحث ہے ۔

قمرن ۔ اللہ جانتا ہے یہ سچ کہتا ہے ۔ اسنے یہی شرط کی تھی کہ جو مہراج بلی کہینگے وہ میں بھی کرونگا ۔ بس یہ تو بری ہو گیا ۔

آغا ۔ اور مہراج بلیا نے اس شرط پر منظور کر لیا تھا کہ شغل مے ضرور ہو ۔ لہذا مسخرہ تو بچ گیا مگر مہراج بلیا کو ہم نہیں چھوڑ سکتے ۔

نواب ۔ شغل مے وہان بھی موجود ہے ۔ چاہے جسقدر پییں ۔ فقط یہی شرط تھی ۔ یہ تو انکار نہیں کر سکتے ۔

سب نے بی قمرن جان کی راے سے اتفاق کر لیا کہ باستثنا چڈا گلچھرو اور کسی کو بوٹ پر سوار ہو کر جھیل میں سیر کرنے سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ اور منشی مہراج بلی اگر انکار کریں تو انسے سخت بازپرس کیا جاے ۔ انھون نے منظور کر لیا تھا ۔ جو شرط انھون نے کی تھی وہ پوری ہو جائیگی ۔ ایک دو بوتلیں ساتھ رکھیں اور پییں ۔

مہراج بلی بہت چکراے ۔ بوٹ پر سوار ہونے کی جرأت اپنے میں نہ پائی ۔ ٹھان لی کہ چاہے مر جائیں جان جاے جو کچھ ہونا ہو وہ ہو ۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم دریا یا جھیل یا سمندر کا سفر کریں ۔ گویا اپنے نزدیک بحر اولا ٹلانٹک میں جہاز پر جاتے تھے ۔ لیکن جب انکو یقین ہو گیا کہ یار لوگ کسی طرح نہ چھوڑینگے تو سوچے کہ بھاگ چلینگے مگر جائیں کہاں ۔ سوچے کہ چلو چل کے چھپا کے مکان پر چھپ رہیں ۔

نواب صاحب نے جب سے ممن کو انپر تعینات کر دیا تھا ممن نے انکا ساتھ نہیں چھوڑا تھا ۔ یہ تو بھول گئے تھے مگر ممن ایک ہی کائیاں ۔ وہ انکو کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا کہ یہ ہلیں اور میں چیر غٹو کرون نواب نے کہا کبھی ہم سب تو آسانی سے چل سکتے ہیں مگر قمرن جان اور نازو کا چلنا مشکل ہے ۔ وہان پردہ کیونکر ہو سکیگا ۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے ۔ بی قمرن جان بولو ۔

قمرن ۔ اری ذری باجی کو جگاؤ ۔ واہ استادن چڑھ گیا ابھی تلک سو ہی رہی ہیں ۔

مہری ۔ حضور دوباری جگا چکی ۔

قمرن - ایک بار پھر جا کے جگاؤ -
مہری - ایلو وہ خود ہی آگئی ہین -
قمرن - باجی جان خوب آئین - یہان بڑے بڑے منصوبے ہو رہے ہین - آج جھیل کی سیر کی تیاریان ہین - مگر ہمارے نشی مہراج بلی بطور رنگ لائے ہین - کہتے ہین ہم اپنی جان نہ دینگے - ہمکو جان پیاری ہی -

نازو نے کہا - ہمکو منہہ تو دھو لینے دو - انکی ایسی ہی باتین ہین - بے تکی - منہہ دھو کر نازو بھی جھیل کے رخ جاکر بیٹھی اور کہا اب کہو ہم سنتے ہین - جب قمرن نے کل حال بیان کیا تو نازو مہراج بلی پر بہت جھلائی - تم کو بھی اچھی سوجھتی ہی - یہ ہزارہا صاحب لوگ اور میمین روز بوٹون پر سوار ہو کے ہوا کھایا کرتے ہین - میسم اور سپاہی کیسے بیٹھتی ہین اور تم کو جھیل کھا جائیگی - جو بات ہی بڑ دے ہین ہی کی ہی - واہ کیا عقل ہی - ارے آخر ہر روز دیکھتا ہی نہین - پھر یہ ڈر کاہیکا ہی جو کانپا جاتا ہی - مہراج بلی چپ چاپ سنتے رہے - چڈا اگلیچر و تو تھا نہین کہ ڈپٹ دیتے یا ڈانٹ بیٹھتے - نازو جان سے مقابلہ تھا بڑی سہولت کے ساتھ کہا - جناب سنئے - جس بات مین انسان ضعیف البنیان کو دخل نہین اسمین دخل دینا ضرور دخل در معقولات ہی اور امور زندگانی مین جو جاکر پھر واپس نہین آتی کہ گفتہ اند - ع -

عمر رفتہ تو نہین ہون کہ پھر آہی نہ سکون

دخل دادن مصداق چھوٹا منہہ بڑی بات ہی بندہ پانی کا چور ہی جھیل مین بوٹ پر سوار ہونا درکنار اس خیال سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہی -

مسخرہ - اور حضور نے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ چڑھے دریاے جھیلم مین گھوڑا ڈال دیا تھا -
اختر - خوب یاد آیا - جی ہان یہ وہی صوبہ دار میجر ہین جنھون نے چڑھے دریا مین گھوڑا ڈال دیا تھا -
نازو - اور اسکا پاٹ تو اتنا بڑا ہی کہ جیسے یہان سے کاٹھ گودام جھیل تو اسکے مقابل مین کچھ بھی نہین ہی -
قمرن - اچھا - نہ چلین - اسمین اصرار کیون کرتی ہو یہ یہین بیٹھے مکھیان مارا کرینگے - انکی جان بڑی پیاری ہی یہ بوٹ پر بیٹھتے ہی مر جائینگے - انکو یہین پڑے رہنے دو -
نازو - مجھے روز بروز اس سے نفرت ہوتی جاتی ہی -
قمرن - اور ہمین آج سے نفرت ہو گئی -
نواب - اور ہمین ہمیشہ سے نفرت ہی -
چھٹن - (زور دیکر) یہ ہی اسی قابل -
مہراج - اگر ہم اسی قابل ہین تو بسم اللہ ہم رخصت ہوتے ہین اگر آپ سب کو ہم سے واقعی نفرت ہی تو ہم رخصت ہوتے ہین - بس اللہ اللہ خیر صلاح -
ممن - خداوند کچھ غلام کو عرض کرنا ہی - حضور کو یاد ہی کہ سرکار نے غلام کو حضور پر تعینات کیا ہی - غلام تو ہلنے نہ دیگا -
نازو - چلو اب اس بحث سے کیا مطلب تو کل جاتا ہو تو آج جا - چل چخے دور - دور ہو یہان سے - اب آنے کا نام لیا کنے تو تو جائیگا - آیا ہی بڑا وہ بنکے - کیا تو نہ ہوگا تو ہم نینی تال چھوڑ کے بھاگ جائینگے - جہان مرغا نہین ہوتا وہان سویرا نہین ہوتا -
مہراج - آپ تو جنا ہہ -
نازو - (بہت بگڑ کر) تیری شامت آگئی ہی چھٹے تھپڑ مین -

مین کیا تیری جنا بہ کو بیکر جاؤنگی - بڑا آیا وہان سے جنا بہ والا - بلکہ مہراج - نواب یا ریل کرادو -

نواب - ہم سے آپ نہ بولیے - ہان جی نواب سامان کا ذکر کرو - ہمنے یہ کہا نازو جان کہ ہم لوگ تو ڈونگیون پر جھیل کی سیر کرسکتے ہین مگر ایسے بجرے یہان کہان سے آئینگے جنمین پردے بھی ہون پردہ نشینون کے لیے تو بڑی دقت ہو اور سر دست یہان کوئی انتظام نہین ہو سکتا - تو بہتر ہو کہ ہم سب جائین اور تم لوگ یہان سے سیر دیکھو -

آغا - یا تم کوئی اور تدبیر سوچو -

نازو - یہ جھیل کی سیر کی سوجھی کسے -

آغا - آپ کی بہن بی قمرن جہان صاحب کو -

نازو - سچ ہے - اور یہ نہ سوچی کہ ہم تم کیونکر سیر کرسکینگے - وہان ہوادار کہان اور پردہ دار ڈانڈیان کہان - وہان وہی کھلی ہوئی ناؤ بلکہ چھوٹی سی ڈونگیا -

قمرن بولی باجی جان چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے آج بے جھیل کی سیر کے کھانا حرام ہو - ہم ایک نہ مانینگے چاہے پردہ ہو چاہے بے پردگی ہو - سمجھی کیسین - نازو نے بہت سمجھایا - تم تو بہن ہاری مانتی ہو نہ جیتی - بے پردے کے سوار ہوگی تو لوگ کیا کہینگے اور وہ تمکو چاہین جو کہین انکو جو کوئی بُرا کہیگا تو تمھاری عزت بڑھ جائیگی - اور سب یہی کہینگے کہ لکھنؤ کے نواب آئے ہین اُنکے ہان کی بیگمین منہ کھولے ڈونگیون مین بیٹھی ساری جھیل بھر مین ہنڈ رہی ہین - واہ کیا عزت بڑھیگی - بات آدمی کو سوچ سمجھ کے کرنی چاہیے نہ کہ بے سوچے سمجھے -

نواب صاحب نے بھی انکی رائے سے اتفاق کر لیا اور کہا اگر ایسا ہی شوق ہو تو یہان کے باشندون سے دریافت کرکے کسی اور جھیل مین چلے چلینگے جہان صاحب لوگ اور چشم سفید پوش نہون وہان تم بھی سیر کرنا -

نازو نے بہن کو سمجھایا کہ نواب جو کہتے ہین صحیح کہتے ہین جھیل مین بھلا پردہ کیونکر ہو سکیگا تمھاری بیکار کی حجت ہمکو بُری معلوم ہوتی ہو - یہ تو بچپنے کی باتین ہین کہ جو ہمنے کہا وہی ہوگا جو ہماری زبان سے نکلے وہ ضرور ہو - یہ بھی کوئی عقل کی بات ہو بھلا - مگر تم ہاری مانتی ہو نہ جیتی - قمرن نے نواب صاحب سے قسم لی کہ اسی مہینے مین کسی روز باہر کی کسی جھیل مین سیر کو چلینگے - مہراج بلی نے جھیل کی سیر سے قطعی انکار کیا - اور سب صاحب نواب صاحب کے ہمراہ گئے اثنا راہ مین وہی مسٹر صاحب ملے جو نواب صاحب کے دلی دوست تھے - انھون نے انکو بھی لیا اور جن دوست کی کوٹھی مین ٹھہرے تھے انکیان کے بوٹ پر سوار ہوے - اور مسٹر صاحب نے اپنے تجربے کا حال یون کہنا شروع کیا

مسٹر - ایک سیاح تھے کپتان سر جیمس راس - انھون نے جزیرہ سینٹ ہلینا کے قریب جو سمندر کا عمق دریافت کیا تو زنجیر ستائیس ہزار فٹ پر جا کے ٹھہری -

نواب - ہم - ہزار فٹ یہ کسقدر فاصلہ ہوا

مسٹر - کوئی پونے چھ میل کے قریب - کوئی ڈیڑھ گھنٹے مین زنجیر ٹھہری جا کے - اور کپتان ڈنہم نے راس خوش امید کے قریب نو میل کے قریب عمق دریافت کیا - ہمالیہ پربت یعنی یہی کوہ ہمالیہ جو ساری خدائی کے پہاڑون مین سب سے بلند ہو اسکی اونچی سی اونچی چوٹی پانچ میل سے زیادہ بلند نہین ہو تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اگر دنیا کے

سب سے اونچے پہاڑ کو بحر اطلانطک مین کاٹ ہیل کے ڈال دو تو وہ پہاڑ بھی سما جائین اور کئی میل کی جگہ بھی باقی رہے - اگر موجودہ مقدار آب یعنے جس قدر سمندر ہی اس سے ایک چہارم زیادہ ہو جائے تو ساری دنیا کے غرقاب کرنے کے لیے کافی ہی - ہان دو ایک اونچے اونچے پہاڑ البتہ بچ جائین - باقی سب غرقاب -

نواب - تو بھلا اس جھیل کا عمق کیا ہوگا -

پیرسٹر - واللہ اعلم - مگر اسکے اندر تو ایسے ہی ایسے پہاڑ ہونگے جیسے چو طرفہ آپ دیکھتے ہین -

نواب - تو آپ کے نزدیک اگر چوتھا حصہ پانی کا دنیا مین بڑھ جائے مثلاً اگر دو کرور سمندر ہین اور اب سوا دو کرور سمندر ہو جائین تو دنیا ڈوب جائے -

پیرسٹر - بیشک - بس ایک آدھ پہاڑ کی چوٹی تو البتہ دکھائی دے باقی خیر صلاح کے ڈھیر - چوتھا حصہ درکنار مین کہتا ہون اگر آٹھوان حصہ بھی زیادہ ہو جائے تو بہت سے ملک غرق ہو جائین اور دنیا بھر کی آب و ہوا بدل جائے - فصلین بدل جائین -

آغا - یہ کیا وجہ صاحب بہادر -

پیرسٹر - وجہ یہ کہ ابخرۂ مائیہ کی بڑی کثرت ہو جائے اور بارش لگاتار برسا کرے - اور کل نظم دنیا مین فرق آجائے - فواکہ اور غلے کی پیداوار پر بڑا خراب اثر پڑے لوگ بھوکون مر جائین -

مسخرہ - یہ تو محالات سے ہی کہ کثرت بارش سے آثار قحط سالی نمایان ہون - کیا مجال -

پیرسٹر - اسکی کوئی وجہ طبعی بیان کیجیے -

مسخرہ - پنیا کال آجتک سنا ہی نہین -

نواب - آپ بھی کس سے گفتگو کرتے ہین واللہ -

آغا - اسکو کیا آپ کوئی عالم سمجھے ہین - اسنے دو چار موٹے موٹے لفظ بک دیے تو آپ سبب طبعی دریافت کرنے لگے -

پیرسٹر - ہم چکمے مین آگئے تھے جناب -

آغا - ہم تو سمجھ ہی گئے تھے -

پیرسٹر - سمندر کے متعلق ایسی ایسی باتین سناؤن کہ گفتگو پیچھا نہ چھوڑو - سننے اور پڑھنے کے قابل ہی واللہ -

نواب - کیون صاحب بہادر حضرت نوح کا طوفان تو اس جھیل مین بھی آیا ہوگا اور یہ سب پہاڑ ڈوب گئے ہونگے -

پیرسٹر - اسکا حال نہ پوچھیے حضرت - بس گو مگو کا معاملہ ہی اسپر بڑے بڑے معرکے ہو چکے ہین - عیسائی پادری اور پیر پادری اور بڑے جغادری جغادری بشاپ و لارڈ بشاپ بحث مین ہار گئے ہین - گو وہ اپنی زبان سے اسکا اقرار نکرین مگر ہارے ضرور ہین -

نواب - مین سمجھا نہین - حضرت نوح کے طوفان کے تو عیسائی بھی قائل ہین - انکے ہان بھی انجیل سے ثابت ہی پھر وہ اسکے خلاف کیونکر ہو سکتے ہین -

پیرسٹر - حضرت اس زمانے کے تربیت یافتہ تو حضرت نوح کے طوفان کے قائل نہین ہو سکتے ایک علم انگریزون نے ایجاد کیا ہی جسکا نام علم جیالوجی ہی - اس علم سے اندرونی طبقات ارض کا حال معلوم ہوتا ہی - علماء علم جیالوجی نے اس امر کی بڑی چھان بنان کی کہ حضرت نوح کے طوفان کی اصلیت کہان تک ہی - مگر بعد تحقیقات انیق وہ سب متفق الرائے ہین

کہ طوفان نوح دھوکو سلا ہی - اور عیسائی لوگ اس سے بہت چڑھتے ہین -

آغا - مگر سنیئے وہ کون لوگ ہین جو علم جیالوجی کے موجد ہین - وہ بھی تو عیسائی ہین نا - اچھا تو پھر آپ نے یہ کیا کہا کہ عیسائی لوگ چڑھتے ہین -

میر منشی - یہ موٹی سی بات آپ کی سمجھ مین نہین آئی - مین بہت ہی آسان طریقے سے سمجھا دونگا کہ علی گڈھ کے سید احمد خان کو آپ مسلمان سمجھتے ہین یا نہین - وہ قرآن مین تاویلات کیا کرتے ہین - مسلمان انکی تاویلات سے سخت نالان ہین - حالانکہ وہ خود مسلمان ہین اور سادات ہین -

چھٹن - تو قبلہ ایسے ہی عیسائی وہ بھی ہونگے جو طوفان نوح کا معاذ اللہ بطلان کرتے ہین نقل کفر کفر نباشد -

نواب - وہ مسلمان جو حضرت نوح کے طوفان کا قائل نہ ہو ہرگز مسلمان نہین - اور وہ عیسائی جو نوح کے طوفان کا بطلان کرے کبھی عیسائی نہین کہا جا سکتا -

آغا - ہمارے صاحب بہادر کی ذاتی راے اس امر مین کیا ہی -

اختر - حضور صاحب بہادر کی ذاتی راے آپ ناحق پوچھتے ہین اتنا یاد رکھیے کہ جس شخص نے کوٹ پتلون پہنا اور وہ پھندنے والی لال لال ترکی ٹوپی زیب سر کی وہ مذہب کو ہرگز نہ مانیگا - بے ادبی معاف کیجیے گا - اور جس نے انگریزی ٹوپی جسکو ہیٹ کہتے ہین سر پر رکھی وہ پورا صاحب لوگ ہی

میر منشی - ہیٹ بالکسر ہاے ہوز نہ فرمائیے ہیٹ بالفتح کہیے معاف کیجیے گا -

نواب - ہم کو منشی اختر صاحب کی یہ تقریر پسند نہین آئی یہ نہین غنیمت سمجھتے کہ ایک عالم ہمارے ساتھ ہی اور ایسی

ایسی باتین وہ بتا رہا ہی جو کبھی نہین سنی تھین مگر کوٹ پتلون پر اعتراض کرنے کو موجود - افسوس -

آغا - یہی تو ہم لوگون کی جہالت کا نمونہ ہی -

چھٹن - جی ہان - کوٹ پتلون پہنا اور گئے گذرے جنون ہو گیا لیجیے لیا ہی خبط ہی -

نواب - دنیا بھر کے فعل بد کرین کوئی نہین پوچھتا - شراب لنڈھائین - عیاشی خلاف شرع کرین - اور کل منہیات و مشتبہات سے مخترز ہین کسی نمی پرسد مگر کوٹ پتلون پہنا اور کافر اور ملحد اور مرتد ہو گئے -

میر منشی - یہی تو رونا ہی اور رونا کیا ہی

پھرے کو ہم بھلا سمجھے بھلے کو ہم برا سمجھے ٹھہرین سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

بندہ تو اسی سبب سے دم بخود رہتا ہی یہین تو بولتا ہی نہین کہ جہلا کے منھ کون لگے -

میان اختر پرانے فیشن کے مسلمان - گو نواب صاحب کی صحبت مین میان ممن وغیرہ کی بدولت یہ بھی ہر قسم کے جلسے مین شریک ہوتے تھے مگر یہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص طوفان نوح کا بطلان کرے اور اختر چپ چاپ سن لین - جب میر منشی صاحب نے طوفان نوح کے خلاف راے دی تو یہ آگ ہو گئے اور گو انکو خوب معلوم تھا کہ نواب صاحب میر منشی کی بڑی خاطر کرتے ہین مگر لڑکپن سے جو تعلیم ہوئی تھی کہ طوفان نوح مذہبی بات ہی اسکے خلاف سنتے ہی آگ ہو گئے -

اب میر منشی صاحب کا حال سنیے کہ انکو اوس قسم کی تعلیم ہوئی تھی یہ علماء جیالوجی سے بحث کر چکے تھے انکے خیالات

اعلیٰ درجے کے تھے بھلا یہ طوفان نوح کے کب قائل ہو سکتے تھے
نواب صاحب نے اختر کی تقریر سنکر دل مین بہت برا مانا -
مگر اختر ایک شریف زادہ تھا اور شاعر آدمی نواب صاحب کی
یہ جرأت نہین ہوسکتی تھی کہ اختر کو ڈانٹین - مگر کبھی نہ کبھی
پیرائے مین اپنی راے کا اظہار کر دیا - اور گو نواب صاحب
اپنے دوست بیرسٹر کی راے سے متفق تھے مگر صاف صاف
نہین کہ سکتے تھے کہ - ع -

بہشت اک باغ اور دوزخ بھی اک شرعی دھڑکا ہے

نواب - صاحب بہادر کچھ طوفان نوح کی نسبت اور کچھ
کہو - تاکہ آپ کی دلیل مسکت ختم ہو -
بیرسٹر - مین اپنی خاص راے اس بارے مین نہین دیسکتا
کیونکہ عقلی اور علمی دلیل کا جواب جب لوگ گالیان
دینے لگے تو پھر اس بحث سے فائدہ کیا - افسوس -
مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب - ان لوگون سے
بحث کرنے مین واقعی افسوس ہوتا ہے -
اختر - خداوند - اگر مذہب یہی ہے کہ گردن مروڑی مرغی
کھاے تو ہم لوگ مجبور ہین -
نواب - ہان صحیح ہے - مگر شراب پینا شاید حرام نہین ہے -
کیون منشی اختر صاحب -
اختر - حضور شراب پینا تو بیشک خلاف مذہب ہے مگر یہ کیا
فرض ہے کہ جو شراب پیے وہ ہر امر مین شرع کے خلاف
کارروائی کرے -
نواب - جب شراب پی تو باقی کیا رہا - گردن مروڑی
مرغی حرام ہے مگر قمار بازی حرام نہین ہے -
چھٹن - عیاشی اور مے نوشی اور چرس کے دم لگانا اور
پرائی بہو بیٹی کو بھگا لیجانا جائز ہے مگر ترکی ٹوپی سر پر رکھی اور
گئے گذرے -
بیرسٹر - حالانکہ ترکی ٹوپی خاص اہل اسلام کی وضع ہے -
ہم لوگ عقل سے تو کوئی بحث ہی نہین رکھتے -
نواب - اور لطف یہ کہ کل مذہبون کا یہی حال ہے راجپوتانے
کیجانب ہندو اکثر اہل اسلام کا چھوا ہوا پانی پیتے ہین اور دہلی
مین بھی رائج ہے - اور ادھر کشمیر اور لداخ کی طرف اہل اسلام
پانی سے پرہیز نہین ہے مگر منشی مہراج بلی کو اگر کوئی ہمارا پانی
پیتے دیکھ لے تو غضب ہو جاے -
اختر - جو راسخ الاعتقاد ہندو ہین وہ تو کبھی حشر تک اس
بات کو جائز نہ رکھینگے - انکا مذہب ہی اس قسم کا ہے -
چھٹن - اور چوک کے کرون پر جاکے پان جو کھاتے ہین
اختر - یون چوری سے ایک فعل کرنا اور بات ہے -
بیرسٹر - قبلہ جبتک ان لچر باتون کے پھیر مین پڑے رہوگے
تب تک ترقی معلوم - بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے ترکل
قافیے اڑایا کیجیے - ذرا دنیا کو دیکھیے تو آنکھین کھلجائین پھر بھی
اگر یہی خیالات رہین تو جھک کے سلام کرون -
آغا - اس جھگڑے پر خاک ڈالیے کوئی دلچسپ ذکر سنائیے
بیرسٹر - یورپ کے علما نے کہ علم و فضل کے نہنگ بحر آشام
ہین سمندر کے اجزاے شور نمک کا تخمینہ کر لیا ہے - ایک محقق کی
راے ہے کہ تمام دنیا کے بحور مین بیس لاکھ اکاون ہزار میل
مکعب نمک ہے - اس حساب سے اگر سمندر کے کل نمک کو ایک
مقام پر جمع کرین تو کوہ ہمالیہ سے صرف ایک تہائی کم ہو
اور ایک عالم کے تخمینے کے مطابق سمندر مین اسقدر نمک ہے
کہ ہمالیہ پہاڑ سے دو چند ہین -

آغا - امد ری تحقیقات - حق یون ہی کہ اِن لوگون نے آئینہ علم کو جلا دیدی ہی -

چھٹن - جر اثقال اور علم طبیعی مین تو اپنا مثل نہین رکھتے -

پیرسٹر - واقفکار آدمی جنھون نے ساری عمر سمندر ہی مین صرف کی اُنکی عموماً راے ہی کہ جس سمندر کے پانی کا رنگ نیلگون ہو اسکا عمق بہت زیادہ ہوتا ہی اور سبزی مائل پانی کے سمندر کم عمیق ہوتے ہین -

نواب - سمندر کی لہرین تو دور تک بلند ہوتی ہونگی -

پیرسٹر - یون تو - ع - جہاندیدہ بسیار گوید دروغ - لوگون نے اسمین بہت مبالغہ کیا ہی مگر اسمین شک نہین کہ بائیس چوبیس فٹ تک امواج بحر بلند ہوجاتی ہین - کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ بلند ہوجاتی ہین مجھے ایک آلہ علمی دیکھنے کا بڑا شوق تھا جسکے ذریعے سے پانی کے اندر کی اشیا صاف نظر آتی ہین یعنی پانی کے دوربین اس دوربین کی نَے کا ایک سرا جہاز پر رہتا ہی اور دوسرا پانی کے اندر - اور ایک شیشے کا پلیٹ نَے کے اُس حصے مین لگا ہوتا ہی جو پانی مین رہتا ہی - اوپر کے سرے سے جب پانی کے اندر نظر ڈالتے ہین تو شیشے کے ذریعے سے تہ آب کی کل اشیا کا عکس تقریباً غیر منعکس ہوتا ہی - اس شیشے کی صفائی اسطح کی ہوتی ہی کہ پانی کی تہ کی کل چیزون کا عکس اسپر مرتسم ہوجاتا ہی - سمندر کے پانی مین روشنی کی قوت سو ۵۰ فٹ پر نصف رہجاتی ہی اسی آلے کے ذریعے سے مچھلی والے مچھلی پکڑا کرتے ہین - اور جس جانور کی کھال کا کوٹ اسوقت میان اختر پہنے ہین یعنی سیل مچھلی بھی اسی آلہ سے اکثر پکڑا جاتا ہی -

اختر - تو یہ دریائی جانور کی کھال ہی - سمندر کا سفر بھی کتنا دلچسپ سفر ہوتا ہوگا -

پیرسٹر - آپ کے ہندوستان مین نربدا کے بعض مقامون پر پانی مین ایک عجیب و غریب خاصیت ہی کہ فوٹوگراف کھینچنے کے کل اجزا اسمین موجود ہین -

نواب - فوٹوگراف کے اجزا موجود ہین اسکے کیا معنی -

پیرسٹر - اسکے یہ معنی کہ دریاے نربدا مین بعض بعض مقامون کے پتھرون پر درختون یا ستارے یا چاند کی پوری تصویر بنی ہوتی ہی اور وہ تصویر اُس پتھر کا ایک ایسا جزو ہوجاتی ہی کہ مٹانے سے نہین مٹ سکتی - واقفکار لوگ اُن پتھرون کو ڈھونڈھ لیتے ہین - اور تراش خراش کر ایک خوشنما اور خوبصورت تصویر انمین دستیاب ہوتی ہی - جس درخت کا سایہ جس پتھر پر زیادہ عرصے تک پڑتا ہی اُسی کا عکس اُسپر کھنچا ہی اور ہمیشہ بنا رہتا ہی چاند اور درختون کی تصویرین زیادہ تر ملتی ہین - کیونکہ انھین دونون کا عکس زیادہ دیر تک رہتا ہی - کیا قدرت خدا ہی -

اختر - خدا کی قدرت کے آپ بھی قائل ہین - الحمد للہ -

پیرسٹر - اور آپ کیا ہمین دہریہ سمجھتے تھے - معقول - خیر -

	ہرچہ از دوست میرسد نیکوست	

چھٹن - کیون صاحب یہ ہمارے ہان جو چھوٹے چھوٹے کوئی ہتیلی کے برابر برابر پتھر ہین گول اور شش پہلو اور اُنپر درخت بنے ہوے ہین اور باریک باریک پتیان اور نہ صاف نظر آتا ہی یہ کہین نربدا ہی کے تو نہین ہین -

پیرسٹر - بیشک ہین بیچ کیسے کیسے خوشنما ہوتے ہین -

اختر - ابھی جو ہم لوگون مین سے کوئی کہتا تو کسی کو بھی باور نہ آتا کہ کہان دریا کا پانی کہان یہ خاصیت -

نواب - تو چانڈو خانے کی گپ کا تو کوئی بھی قائل نہوگا -

کجا یہ علمی باتین کجا وہ گپ بازاری - اچھا مقابلہ کیا مانتا ہون واللہ -

آغا - خدا جانے وہان کے پانی کو خدا نے کیا خاصیت بخشی ہی - شان ہی اسکی کریمی کی -

اختر - یہ قدرتی جادو ہی خداوند -

بیرسٹر - نیچرل میجک تو اسکو کہتے ہی ہین - قدرتی جادو یہ اللہ میان کی قدرت کے ادنی ادنی شعبدے ہین جو انسان کی سمجھ سے باہر ہین -

اختر - شان خدا ہی - کیا قدرت حق ہی -

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

بیرسٹر - انگلستان مین اور ایک انگلستان پر کیا فرض ہی تمام یورپ مین ہم نے ہندوستان کے سے ضعیف الاعتقاد آدمی نہین پائے - مگر ملاح البتہ بڑے ضعیف الاعتقاد پائے بعض بعض باتین ان لک کی قابل تسلیم ہین - مثلاً اگر صبح کو ملاح قوس قزح دیکھین تو دن بھر پریشان رہین کہ کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور پڑیگی - صبح کی دھنک نحس سمجھی جاتی ہی - لیکن شب کو جو قوس قزح دیکھین تو مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائین -

اختر - کیا! رات کو قوس قزح - رات کو ہمنے آجتک دھنک نہین دیکھی اور نہ کسی کی زبانی سنی -

چھٹن - شب کو قوس قزح - یہ تو نئی بات سنی - کیا رات کو بھی دھنک نکلتی ہی -

بیرسٹر - بیشک ہمنے خود دیکھی ہی - صبح کو قوس قزح دیکھنے سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جہاز کو راستے مین بڑی بڑی آب وہوا سے دوچار ہونا پڑیگا - پچھوا ہوا جب چلتی ہی تو بارش کثرت سے ہوتی ہی - طوفان آجاتا ہی - جب صبح کو دھنک دکھائی دے تو معلوم ہوا کہ پچھوا ہوا چلیگی - اور پچھوا ہوا طوفان کا پیش خیمہ ہی - شب کو قوس قزح دیکھنے سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ پروائی ہوا چلیگی - اور بارش نہوگی - اس سے بڑھکر خوشی جہازرانون اور جہازوالون کو اور کیا ہو سکتی ہی - دھوپ کی رنگت سے اکثر باتون کی پیشین گوئی کرتے ہین اور ہمیشہ صحیح نکلتی ہین اگر غروب آفتاب کے وقت دھوپ روپہلی ہوتی تو پیشین گوئی کرتے ہین کہ بارش ہوگی اور اگر بادل سرخی مائل ہون تو سمجھا جاتا ہی کہ آب وہوا اچھی ہوگی اور مطلع صاف رہیگا -

مسخرہ - کیون حضور اگر ہمارے ملک کے ملاح جہازون پر مقرر کیے جائین تو یورپ کے ملاحون کو ہرا دین نا -

نواب - جی بالکل - وہ بیچارے ان لوگون کا بھلا کیا مقابلہ کر سکینگے - یہ پانی کا استاد لوگ ہین -

بیرسٹر - (مسکراکر) جی اور کیا - وہ لوگ اتنی بڑی بڑی ناوین کہان سے لائینگے - اور پھر گومتی اور جمنا کا ساگھرا سمندر وہان کہان جسمین ایک ہاتھی ڈباو ہوتا ہی -

نواب - (ہنسکر) جی اور کیا - اور ایسے جانور بھلا ان سمندرون مین کہان - سنا ہی اگلنجر نام کا ایک پانی جانور گھاگرا مین ہوتا ہی -

اختر - آپ تو واقف ہونگے (مسخرے کو دیکھکر)

مسخرہ - جی ہان خوب واقف ہون - دو پاؤن سے چلتا ہی

آغا - وہ تو دو پانون سے چلتا ہے مگر اُسکی زبان کترنی کیطرح رواں ہے - وہ ہزار پانون سے چلتی ہے -

مسخرہ - رئیسون کو دعا دیتی ہے - امیرون کی دعاگو ہے وہ زبان تو جسقدر چلے اُسی قدر اچھا - مگر یان میان ممن کی زبان کی طرح نہ چلے جو کاٹ ڈالنے کے قابل ہے -

ممن - یہ ملاحی اچھی نہین حضور -

نواب - ملاحی کیا خوب -

آغا - واقعی خوب کہی - ملاحی کی ایک ہی ہوئی -

مسخرہ - آپ لوگ چھینٹے دیجئے انکو اچھا رہیگا -

ممن - یہ آورد ہے - قبلہ آمد نہین ہے -

نواب - نہین بات تو انھون نے پیدا کی گو وہ آمد کہا ملاحی کا لفظ خوب ہوا -

ممن - غلام تو بس ایسی کہتا ہے - آمد ہو - آورد ان مسخرو لو کو مبارک رہے -

سیر شمر صاحب نے کہنا شروع کیا کہ اکثر مقام دنیا کے ایسے ہین جہان بیشتر عالم آب تھا اور رفتہ رفتہ پہاڑ قائم ہو گئے - کشمیر جہان آج کل آبادی ہے پہلے بالکل پانی پانی تھا - سمندر - رفتہ رفتہ پہاڑ قائم ہو گئے - اب کوہستان کشمیر کہلاتا ہے - نواب صاحب نے دریافت کیا کہ اسکا ثبوت آپ کے پاس کیا ہے کہ کشمیر مین پہلے سمندر ہی سمندر تھا - اب وہان کہسار قائم ہو گئے - انھون نے جواب دیا کہ ایک ثبوت تو یہی ہے کہ کشمیر کے پہاڑ پر اس قسم کے جانورون کی ہڈیان نکلی ہین جو سمندر کے سوا خشکی مین رہ ہی نہین سکتے - اور اس کثرت سے ان جانورون کی ہڈیان ہین کہ ممکن نہین کہ انسان اپنی کسی ضرورت سے وہان لاسکا ہو - اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہان بیشتر سمندر ضرور تھا - اب وجوہ طبیعی سے پہاڑی پہاڑ چو طرفہ نظر آتا ہے آپ لوگون کو شاید یہ نہین معلوم ہوگا کہ دنیا کے عتیق کے مشرقی اور مغربی بر اعظم مین سب سے پہلے آمد و رفت ہمارے آبا و اجداد اہل عرب کے ذریعے سے ہوئی تھی ہزار برس کے عرصے مین اہل عرب ہندوستان کے مغربی ملکون مین تجارت کرتے ہوئے آئے اور اٹھاسی برس کے زمانے مین ہسپانیہ تک پہونچے - اُس زمانے مین یہ لوگ بالکل وحشی تھے - رفتہ رفتہ چین تک بحیثیت تجار پہونچے اور بحر ہند کے اکثر دور دراز جزیرون تک یہ لوگ پہونچ گئے - قُطب نما اور کاغذ اور گھوڑ دوڑ کے گھوڑے اور اکثر قسم کے فوائد انھین کے بدولت اس ملک مین آنے لگے تھے -

اہل یورپ نے تھوڑے ہی عرصے مین بڑی بڑی تحقیقاتین کر لین - قطب جنوبی کے کل برفستانی ملک دریافت کر لیے وسط ایشیا مین بخارا سے دریائے عمان اور چین کی دیوار قندھار تک کل مقامون کی تحقیقات کر ڈالی - بحر المردار کی خوب چھان بنان کی - دریائے نائیجر کا مخزن اور رود نیل کا مخزن دریافت کیا - دو ہزار برس سے لوگ اس امر کی تحقیقات کرتے کرتے تھک گئے کہ کرہ قمر مین پہاڑ ہین یا نہین ان لوگون اپنی عقل دوربین کے زور سے کرہ قمر کے پہاڑ بھی صاف دیکھ لیے - جہازون کے ذریعے سے وہ وہ کار نمایان کیے کہ باید و شاید - اسٹریلیا کے جنگلون تک کی سیر کر آئے جو بیشتر امر محال سمجھا جاتا تھا - آلے وہ وہ ایجاد کیے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ - آلات حرب ایسے ایسے ایجاد کیے جاتے ہین کہ الامان - تار پیڈو کو دیکھیے - اور اسکے جواب کو دیکھیے

جسکو اِسکا توڑ کہنا چاہیے - بڑی بڑی ترقیان کر رہے ہین
مگر ہم لوگ گھر کے باہر تو نکلتے نہین ہمارے نزدیک یہ بالکل
وحشی اور اجڈ ہین - اِسکا تو کوئی جواب ہی نہین -
آپکے ہان کے اچھے اچھے علماء و البدا اوسط درجے کے
طالب علمون کے سامنے زانوے ادب تہ کرین - مگر ہم لوگ
ہرگز نہ مانینگے -

اختر - حضور اِس سے تو ہم کبھی انکار کر ہی نہین سکتے کہ ان
لوگون نے واقعی بڑی ہی ترقی کی ہے - البدری سوجھ بوجھ
اچھے اچھے علماء کان پکڑین مگر انکی عملداری مین دو بڑے
بڑے نقص ہین - ایک تو گرانی بہت ہے - وہ سستا سامان
نہین دوسرے مذہب انگریزی پڑھنے سے جاتا رہتا ہے -
یہ بڑا عیب ہے ہندو ہو خواہ مسلمان - انگریزی پڑھی اور
مذہب غت ربود - یہ خدا جانے کیا سبب ہے فقیر کی عاجز
یا کیا ہے - ہمنے آجتک انگریزی خوان آدمی کو نماز پڑھتے یا
روزہ رکھتے اور ہندو کو پوجا کرتے نہین دیکھا اِس سے تو
کوئی انکار کر ہی نہین سکتا -

ممن نے کہا حضور یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی ذرا اِس کشتی کی
طرف تو دیکھیے - ایک پری کس شان دلبری سے متمکن ہے
نوابصاحب نے کہا معلوم ہوتا ہے آج کشتیون کی گھوڑدوڑ
ہے - دیکھنے کے قابل ہے - تھوڑی دیر مین معلوم ہوا کہ واقعی
اس روز کشتیون کی دوڑ تھی - جھیل کے ایک کونے سے
دو کشتیان ایک ہی وقت روانہ ہوئین - دونون پر دو صاحب
اور ایک خاتون مہ لقا قمر طلعت - صاحب لوگ کشتی کو کھیتے تھے
پہلے تو کئی منٹ تک کشتیان بالکل برابر جاتی تھین نوابصاحب
اور آغا محمد اطہر مین شرط ہوئی - وہ کہتے تھے کہ وہ کشتی
پہلے نکل جائیگی جسپر سیاہ ریشم کے کپڑے پہنے ہوے میم
بیٹھی ہے اور آغا صاحب کہتے تھے کہ وہ کشتی ہار جائیگی اور
دوسری کشتی جیتیگی جسپر سفید کپڑے پہنے ہوے مس بیٹھی ہے
سب کی نظرین انھین کشتیون کی جانب تھی - دونون بالکل
برابر جاتی تھین مگر دفعۃً وہ کشتی تیر کی طرح آگے نکل گئی
جسپر خاتون سیہ پوش متمکن تھین اور آخر تک وہی کشتی بڑھی
رہی - اور جب دوڑ ہو چکی تو ایک بندوق سر کی گئی معلوم ہوا
کہ وہ کشتی جیت گئی آغا محمد اطہر ہار گئے -

آغا - بیشک نکل گئی - مگر پہلے ہی معلوم ہوتا تھا کہ ہماری
کشتی تیز رہیگی -

نواب - کیا دل لگی ہے - ہم کچھ بے سمجھے بوجھے تو شرط بدتے
نہین ہین -

ممن - میم ضرور ہر کام مین شریک ہوگی گرجا جائین تو ساتھ
سیر کو جائین تو ساتھ - تھیٹر مین جائین تو ساتھ ہر مقام
پر ساتھ ہوتا ہے -

مسخرہ - حضور نے اتنا طول کیون دیا مختصر کرکے کہہ دیجیے
کہ میم اِن صاحب لوگون کا سایہ ہوتا ہے -

نواب - بارک اللہ - خوب سوجھی -

آغا - بھئی میم کے لیے سایہ کتنا اچھا لفظ ہے -

اختر - بہت ہی پھبتی ہے اِس شخص کو -

مسخرہ - ہین اس خوشامد کی گون نہین -

چھٹن - گون - ای سبحان اللہ - میم کے لیے گون -
یہ بھی اچھی سوجھی

چیدا اکبر - ذہین اور ذکی آدمی ہے -

آغا - بڑا طبیعت دار آدمی ہے -

نواب — بھئی اس پہاڑ پر اِن لوگون کو چین لکھا ہی عیش اور آسایش اور تفریح طبع کی جسقدر باتین ہین وہ سب اِنکے لیے ازل سے اُتری ہین - گھوڑدوڑ اور پولو اور کشتی کی بازی اور لان ٹنس اور کرکٹ اور تھیٹر اور عمدہ عمدہ شراب ین اور عمدہ عمدہ اغذیہ اور ہر دم پریون کا جھمگڑا - پرستان کا لطف

ق — وہ تو اپنے مُنہ سے ہان نہین کچھ کہین -
نواب — ہان ہان - اب تو ہمکو بھی چسکا پڑ گیا -
چھٹن — بھائی صاحب بندۂ درگاہ نواب ہر روز شام کو کشتی پر ہوا کھایا کرینگے -
مہراج — خدا ہی خیر کرے -

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

انجام بخیر ابتدا بگڑی ہی
کشتی سے انیس اب کنارے لگجاو

گھر گر نہ پڑے کہین بنا بگڑی ہی
الٹا دریا بہا ہوا بگڑی ہی

لوگ چاہے اِنکو کافر کہین چاہے جو کہین ہم تو اِنکو جنتی سمجھتے ہین - کس لطف کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین ہم کو تو رشک ہوتا ہی واللہ -
مسخرہ — ہر ملکے و ہر رسمی - بھلا ہم لوگون کی عورتین اسطرح تنی ہوئی بے نقاب کشتی پر بیٹھ کے ہوا کھانا پسند کرین - کیا مجال کئی گھنٹے تک جھیل کی سیر کرکے کوٹھی فرودگاہ کو روانہ ہوے - یہان قمرن اور نازو نے خوش خوش بیان کیا کہ ہم تمھارے بوٹ کو برابر دیکھ رہے تھے اور کشتی کی دوڑ بھی ہمنے دیکھی -
نواب — اچھا اب انصاف سے کہو قمرن بھلا وہان تمھارے پہچاننے کا کون موقع تھا -
ق — تم لوگ ذرا ذرا سے معلوم ہوتے تھے -
آغا — یہ اونچی کوٹھی بھی تو ہی -
ق — اللہ جانتا ہی ایسا جی للچاتا تھا کہ بس ہوتا تو کود ہی پڑتی -
نازو — اب کوئی تال ایسا تجویز ہو جہان ہم لوگ بھی چل سکین بیا وعدہ پورا کرنا ہی -
آغا — ہم تجویز دینگے - خیمے چھولداریان لیتے چلینگے دو دن وہین سیر کرینگے -

منشی مہراج بلی کو لوگ اسوقت ذرا بھولے ہوے تھے مگر اِس ہانک نے سب کو یاد دلا دیا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے مزے لیتے ہین -
چھٹن — یہ کس کونے سے بولے بھئی -
اختر — حضور تو پردے کی بوبو بنے ہوے ہین - ذرا باہر نکلیے - مردون مین آئیے -
مسخرہ — یہ کفن پھاڑ کے کہان سے چیخ اُٹھے -
نازو — ای باہر نکل مردوے - اوئی ایسی بھی کیا سستی ہی ہاتھ پاؤن کی کاہلی اور منھ مین موچھین جائین -
خدا خدا کرکے منشی مہراج بلی صاحب برآمد ہوے - او تبھی غل مچایا - بھائی ہماری تو ناک مین دم آگیا - بس ایک ذرا سے جھونکے مین معاملہ پلٹ ہی سارا کھیل ہوا کا ہے ہوا نے ذرا دشمنی کی اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا - آیندہ اختیار بدست مختار ہے ع - من نگویم کہ این مکن آن کن - اگر سیر دل لگی تفریح کے لیے آئے ہو تو اس کوٹھی مین کس چیز کی کمی ہی - یہ فرمائیے - ٹھنڈی ہوا لینے کہین جانا نہین ہی - سبزی ہر جگہ موجود - سبزہ دیکھنا ہو - سامنے ہی - بقول شخصے - سبزے کے پہاڑ روبرو ہین - پھولون کی سیر

مد نظر ہو تو یہ سب پھول ہی پھول ہین یا کچھ اور سرخ ـ سبز ـ قرمزی ـ نیلے ـ اودے ـ آسمانی ـ داؤدی ـ کبودی کاہی ـ عنابی ـ آبی پستئی معشوقون سے چھیڑ چھاڑ کا شوق ہو تو یہ دونون کمسن معشوق مستعد ہین ـ اسپر نواب صاحب نے کہا حضرت دونون کو نہ شامل کیجیے ـ قمرن اسلیئے نہین ہین کہ جسکا جی چاہے ہنسے بولے ـ نازو جان کو آپ نے اسلیے رکھا ہو تو آپ کو اختیار ہی نازو نے شکایت کی کہ واہ صاحب ـ ہم اب اس کام کے لیے رہگئے ـ غریب کی جورو سب کی سلہج ـ آغا صاحب نے بات کاٹ کر منشی مہراج بلی کو مخاطب کیا ـ کیون یار یہ تم اتنے ڈرپوک کیون ہو ـ بچپنے سے تم درد سانپ کا نام رات کو زبان پر نہ لایا چاہو ـ پانی کے تم چور رہو ـ اسکا سبب کیا ہی ـ فرمایا سنئے قبلہ ـ

رزق ہر چند بیگمان برسد | شرط عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد | تو مرو در دہان اژدرہا

نواب صاحب جھلا کر بولے بچہ اب کی نہ کشتی پر سوار کرایا ہو تو سہی ـ

قمرن کی تلاش اور کدرا ہشاش بشاش

جنو کی جورو کا داماد ـ محمد عسکری کا رقیب نامراد مصیبت اور شامت کا مارا کدرا بیچارہ دن رات قمرن کی یاد مین سر دھنتا اور سنکے کھنچتا تھا ـ جن لوگون کو اسکی تباہی اور قمرن کی جدائی اور بیوفائی کا حال معلوم تھا وہ اسکی حالت زار اور پریشانی و انتشار پر افسوس کرتے تھے اور جو لوگ اسکی مصیبت سے ناواقف تھے وہ اسکی صورت اور وحشت اور آہ و فغان دیکھکر متحیر ہوتے تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی ـ چہرہ زرد پڑ گیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے چھ مہینے سے بیمار آتا ہی ـ قمرن سی پری جس سے جدا ہو وہ کیونکر نہ مبتلاے بلا ہو ـ اگرچہ اسمین شک نہین کہ قمرن سی مہ پارہ زاہد فریب معشوقہ جو رشک خورشید رخسار اس چوڑی والے منہار کے قابل نہ تھی ـ لیکن اگر کسی ہیچ قوم یا غریب آدمی کی منکوحہ بیوی رشک غیرت ماہ و مہر ہو تو اسکی جدائی کیون نہ شاق ہو ـ یہ کیا فرض ہی کہ اگر کسی کنجڑے یا منہار دھنیے چڑیمار کی عورت گوری چٹی اور سرخ و سفید رو رکش خورشید ہو تو امیر آدمی اسکو چھین کر بھگا لیجائے ـ روپیے کے زور سے اس پری کو اڑا لیجانا کدرا غریب پر نواب صاحب نے یہ ستم ڈھایا کہ لکھنؤ سے قمرن کو پہاڑ پر پہونچایا ـ جہان اس بیچارے کا مرغ وہم اڑ کے بھی نہ پہونچتا ـ کانپور اور بارہ بنکی سے دور دور جانے کا خیال بھی نگذرتا ـ کوئی گلی کوچہ کوئی سرا کوئی منڈی کوئی گنج ایسا نہ تھا جہان یہ روز قمرن کی تلاش مین خاک چھیریان نہ کرتا ہو ـ مگر وہ تو کوہ نینی تال نواب فلک کا کی کوٹھی عالیشان مین امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتی تھی کجا لکھنؤ کجا نینی تال پہاڑ کے قیام کا حال اگر اسکو معلوم ہوتا تو پتھر دن سے سر ٹکراتا تسلی اسکو صرف اسقدر تھی کہ قمرن لکھنؤ سے باہر نہین گئی ہی اگر پہلے بہل بارہ بنکی یا بیگم گنج یا اور کسی اور قرب و جوار کے قصبے مین گئی بھی ہوگی تو اب لکھنؤ واپس آتی ہوگی ـ شاید تلاش سے ملجائے اور بخت خفتہ بیدار ہو جائے ـ سچ ہی دنیا بامید قائم ـ ایک روز کدرا کی ماں نے اسکی گریہ و زاری اور انتہا کی بیقراری دیکھکر با دل حزین و آہ آتشین سمجھانا شروع کیا ـ اگر دنیا مین تو مجھ سے کہتی ہی تھی کہ قمرن تیرے گھر مین ٹکنے والی

نہین ہی - مین نے دنیا دیکھی ہی - بال دھوپ مین سفید نہین کیے ہین مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی کہ قمرن ہمارے کھاندان کو بدنام کریگی - سو وہی ہوا - اُسکی تو آنکھون سے یہ بات برستی تھی کہ یہ مالیجادی ہی ایک میان کی ہوکے نہین رہیگی چلنے مین بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی - بات کرتی تھی تو سو نکھرون سے اور جب کبھی باہر جاتی تھی اول تو مین اُسکو باہر جانے نہین دیتی تھی اور یون ہم تو گریب آدمی ہین - محلون مین گھر گرہستون مین بہو بیٹیون مین نہ جائین تو کار کیونکر چلے جانا ہی پڑتا ہی تو باہر جانے کے پہلے پٹیان جرور جماتی تھی بار بار شیشے کو دیکھتی تھی - اور ہمین یہ تیر لگتا تھا ہم بھی تو کبھی جوان تھے - ایسی ہی بوڑھیا تو مان کے پیٹ سے نکلے نہین تھے - مجال کیا تھی کہ کبھی گرا ہ چلین بیسواؤن کی طرح بنے ٹھنے کا ہیاو نہین پڑتا تھا - ساس نند کے سامنے بوٹیان پھڑکا پھڑکا کے باتین کرنا تو دور رہی وہ تو ٹھمکتی ہوئی راستے مین چلتی تھی - اور مردون سے جو کھی لڑتی ہوئی - جیسے اچھی بیسوائین ہوتی ہین یا محلون کی کوئی مہریان - کہ پان لینے گئی ہین تو تنبولی کی دکان پر بیٹھی گلوریان چبا چبا کے ہنس ہنس کے باتین کرتی ہین گندھی کی دوکان پر تیل لینے گئین تو عطر کا پھوہا بھی لگاتے مین لیلیا اور چوڑی چوڑی گوٹ کا پیجامہ پھڑکاتی ہوئی چلین - وہی حال مین اِسکا بھی دیکھتی تھی - جو دن یہان ٹک گئی وہی گنیمت تھا وہ بہو بیٹی ہوکر رہنے والی تھی بھلا - توبہ کر بندے - ہمارے کھاندان کو خوب رسوا کرکے چلدی -

اِس تجربہ کار بوڑھی عورت نے قمرن کی شوخی اور لگاوٹ بازی چلبلے پن اور اچپلاہٹ اور اُسکے چال چلن کی پوری پوری تصویر کھینچ دی - واقعی اِسکی راے پیشتر ہی سے یہی تھی کہ قمرن اِس گھر مین - ع -

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

اول تو اِسکے فقید المثال حسن و جمال سے اُسکی ساس کو یقین کامل تھا کہ کسی نہ کسی شوقین امیر کسی نہ کسی عاشق تن رئیس کی اِسپر ضرور نظر پڑیگی - پھر یہ بھی جانتی تھی کہ قمرن پرائے مردون سے لگاوٹ کرتی ہی - للتو اسسے پیار اور عشق کی باتین ہوتی ہین - راستے مین تماش بینون سے جگت لڑتی چلتی ہی اور جسطرف نکل جاتی ہی لوگون کا دل قابو سے جاتا رہتا ہی بے اختیار گھورنے لگتے ہین - اور اٹھتی جوانی اور کبھی ستم کا سامنا تھا - یہ بھی جانتی تھی کہ روپیہ عجب شے ہی - اِسکو خدا نے بڑی قوت دی ہی - بڑے بڑے امیرون کی نیت مین فتور آجاتا ہی - غریب آدمی کی کیا حقیقت ہی - ع -

زر بسر فولاد نہی نرم شود

اسنے جو کچھ کدرا سے کہا وہ سب صحیح تھا - مگر وہ تو قمرن کے فراق اور وصل کے اشتیاق مین بالکل دیوانہ ہو رہا تھا اپنی مان کی فہمایش کے جواب مین کہا (آتا - ہمین بڑا کھیال ہی کہ وہ کیا جانے کیسی ہوگی - اچھی طرح کھاتی پیتی ہوگی یا نہین ہمکو تمکو یاد کرکے روتی ہوگی - اُسکی جان پر بنی ہوگی)؛

یہ فقرہ کدرا کی زبان سے سننا تھا کہ اُسکی مان آگ ہوگئی اور بہت ہی بگڑ کر کہا - (تیرے تئین ایسی اکل (عقل) پر) تجھکو یہ پھکر پڑی ہی کہ قمرن کھاتی پیتی کیا ہوگی - تو سمجھتا ہی کہ اُسکو پیٹ بھر کھانا نہ ملتا ہوگا اور تن پر لتا نہ ہوگا - ارے گدھے وہ کسی لکھپتی کے پاس ہوگی اور اُسکی آنکھون کا

۹۱

تارا ہوگی ۔ سونے کا لکما (لقمہ) کھاتی اور دونوں وکھت (دو وقت) تر مال اُڑاتی ہوگی ۔ اِسکے لیے بھاری بھاری جوڑے اور بہجار دن کا گہنا تیار کرایا گیا ہوگا ۔ کسی جوہری یا مہاجن کے گھر مین ہوگی تو رانی بنکے رہتی ہوگی اور جو کسی نواب کے یہان ہی تو بیگم صاحب کیطرح کھاتر کرتا ہوگا ۔ تو گیرت دار ہوتا تو اسکی ہر جائی ہرڈنگی کا نام نہ لیتا ۔ تجھے گیرت تو چھو نہین گئی ہی تو رو رہی ہو کہ ہائے کمرن کھاتی کیا ہوگی سکھ مین ہوگی کہ دکھ مین ہوگی تجھے ابھی تک یہی یکین (یقین) ہی کہ تجھے اور تجھے یاد کرتی ہوگی ارے نادان وہ مجھکو اور تجھکو پانی پی پی کے کوستی ہوگی ۔ کہ دونون کی کٹیا مچھپائی نکلے ۔ دونون کو ہیجا (سیدنہ) ہو ۔ گیرت دار ہوتا تو اُسکے نام پر لات بھیجتا مین تجھے کہان تک سمجھاؤن ۔ تو تو سٹری سودائی ہو رہا ہی ۔ ہائے تجھے کیا ہوگیا ۔ کمرن گئی چولھے بھاڑ مین سیر آگو جو اُسکا نام لیا تو اپنا سر پھوڑ ڈالونگی اُسکا نام سننے سے میری آنکھون مین کھون اُترا آتا ہی)

کدرا اپنی مان کی اِس تقریر سے جو کمرن کے بالکل خلاف تھی اور بھی رنجیدہ ہوگیا ۔ مان کو کچھ جواب نہ دے سکا مگر منھ پھیر کے رونا شروع کیا ۔ اِسکی یہ حالت دیکھکر ضعیفہ کا دل بھر آیا اور پاس جاکر لڑکے کو گلے لگایا اور مُنھ دھو کر پھر سمجھانا شروع کیا ۔

ض ۔ بیٹا اب اس رونے دھونے سے کیا ہوگا ۔

ک ۔ اما پھر کیا کرون ۔ تمھین بتاؤ ۔

ض ۔ دوسرا نکاح کرو ۔

ک ۔ یہ تو نہو سکیگا ۔ یہ تو اما نہوگا ۔ نہ ہوگا ۔

ض ۔ یہ نہوگا تو پھر صبر کرو ۔

ک ۔ صبر تو نہین ہو سکتا ۔

ض ۔ (جھلاکر) نہ یہ ہو سکتا ہی نہ وہ ہو سکتا ہی تو پھر کنوین مین جاکے کود یا دریا مین ڈوب مر کم بخت ۔ رہا پہلے مجھے مار ڈال پھر جو تیرا جی چاہے سو کر ۔ آگ لگے اُس گھر کو جہان کمرن ہو بجلی اُسپر گرے اللہ کرے ۔ نگوڑی رسوا کا رسوا کر گئی اور لڑکے کو الگ تڑپا گئی ۔ تڑپے اُسکا کنبہ اور وہ موا جسکے یہ سارے کانٹے بوئے ہوئے ہین کہ مجھے اِس بڑھاپے مین کہین کا نہین رکھا ۔ ایک لڑکا اتنی عمر مین اور اسکا یہ حال ہی کہ اللہ دشمن کا بھی ایسا حال نکرے ۔ جیسے برسون کا کوئی ماندا ہو ہی بڑی دشمنائی کر گئی یہ کمرن ہمسے ۔ بیٹا گھر مین پڑے پڑے اور دن رات رونے دھونے سے کیا ہوگا ۔ باہر جاؤ ۔ یارون دوستون مین دل بہلاؤ ۔ کسو سے صلاح لو ۔ کسی سے اونچ نیچ کا حال پوچھو گچھو ۔ کیون اپنی جان گنواتا ہی کدرا ۔

ک ۔ کہان جاؤن کہان نہ جاؤن ۔

ض ۔ دو گھڑی باہر جاکے دل بہلا آؤ ۔

ک ۔ کہان چلی گئی اللہ ۔ کچھ حال ہی نہین کھلتا ۔

ض ۔ ہر لکھنؤ ہی مین ۔ باہر نہین گئی ہی ۔

ک ۔ اب اتنے بڑے ملک مین کہان پتا ملے ایک بھنگا سی جان اُسکی ۔ کوٹھری مین بند کر دیا چلو برسون پتا نہین لگتا کانون کان کوئی نہین سنتا کہ کہان ہی کہان نہین ۔

ض ۔ پتا ملے اور پھر ملے ۔ رہا جو کوئی ڈھی ہو اور گھر مین رونے سے کیا ہوگا ۔

ک ۔ اچھا جری چلکے للتوا کے پاس بیٹھین ۔

ض ۔ ہان جاؤ دل بہلا آؤ بیٹا ۔

کدرا بیچارہ مصیبت کا مارا کمرن کے اٹھنا اور اپنے رقیب کے

دل ہی دل مین بد دعائین دیتا ہوا چادر اوڑھکر باہر گیا تو
للتو نے باواز بلند کہا آؤ۔ یار کدرا۔ کہان ہتے ہو۔ تمھاری
تو صورت ہی اب نہین دکھائی دیتی۔ اور یہ تمکو ہو کیا گیا ہی
جیسے کبرستان کا مردہ۔ کرن تمکو کھا گئی یار۔ ایسی جورو ابھی
کھدا نہ کسو کو دے۔ کچھ پتا ونا بھی چلا۔ کہان ہی کہان
اُسکی امان سے پوچھو۔ ہماری تو سمجھ مین آتا ہی کہ وہی
کٹنی ہی۔ ٹھگون کی بوڑھیا)۔ کدرا نے کہا یار کِس سے
پوچھین کِس سے نہ پوچھین۔ کیا جانے کِس کے ساتھ
بھاگ گئی۔ تم بھی تو کچھ مدد نہین دیتے ہو۔ وہ بولا بھائی
ہم بھلا کِس کابل ہین اور تم تو ہمین کو گرفتار کرنے کیو دوڑے
گئے تھے۔ بھلا پردیس مین رہ کے کہین ایسا ہو سکتا ہی
ایک کام کرو یار۔ پہلے تو اُسکی ان سمسریا کے پاس چلو۔
اُسکو ٹٹولو جری (ذری) کدرا راضی ہو گیا اور یہ دونون
سٹکے قمرن کی دادی کے ہان پہونچے۔ کدرا اندر گیا للتو باہر
کھڑا رہا۔ کدرا اور اُسکی ساس سے یون باتین ہوئین۔

کدرا (ک) اور ساس (س) ہی۔

ک۔ کہو کچھ حال حوال سنا سنایا۔

س۔ حال حوال تیرا اور اُس مردار کا سُنا۔ تو پھر میرے
سامنے آیا۔ میری پالی پردیسی سیانی لڑکی کو بھگا دیا اور بیچا
باتین بناتا ہی۔ ہاے مین نے کِس گھر مین لڑکی دی تھی۔
اِس سے تو بھاڑ مین جھونک دیتی تو ایک ہی مرتبے جل بھُن کے
خاک ہو جاتی یہ ہر گھڑی کی جلن ہر گھڑی کا کڑھنا تو نصیب
نہوتا۔ کیا کرون اللہ۔

ک۔ ہمارا اِس مین کون کسور ہی بھلا۔

س۔ دور ہو میرے سامنے سے۔

کدرا تو جورو کا غلام تھا۔ ساس نے جو ڈانٹ بتائی تو لگا گڑگڑانے
للتو کو اُسکی یہ ڈانٹ ڈپٹ بُری بُری معلوم ہوئی باہر سے آ
کدرا کو للکارا۔ ابے تو اتنا دبتا کیون ہی۔ یہ سب اسی کا پھساد ہی
اِسی چڑیل نے کٹناپا کیا ہوگا۔ اور اب جا بیجا بکتی ہی۔ آگو
سو بھی روٹی نہین کھانے کو ملتی تھی۔ اب ایک عورت نوکر
رکھی ہی۔ گوشت دونون وقت آدھ سیر کھانے کو آتا ہی۔ ہمکو سب
کھبر ہی۔ ہم ٹوہ لگائے رہتے ہین۔ لڑکی کو لے کے بھگا دیا
کٹناپا کیا اور آپ بین کرتی ہی۔ اور اسکو اوپر سے للکارتی ہی
اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ہین ایسا دارا در (داماد) ہوتا تو جھونٹے
پکڑکے لاتین مارتا کہ کچومر نکال دیتا۔ سادی کاہے واسطے
کی تھی۔ جب یہی کرنا تھا تو لڑکیون کو اپنی آباد یا چوک مین کر کے
بٹھا دیا ہوتا۔ بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہی چڑیل۔

اتنا سُننا تھا کہ قمرن کی دادی جامے سے باہر ہو گئی اب
کدرا کی ساس تو تھی نہین۔ اب تو یہ نواب صاحب اور منشی
مہراج بلی کی خوشدامن تھین۔ چڑیل اور مردار اور کٹنی سننے کی
تاب کہان۔ للتو کو خوب کوسا اور گلا پھاڑ پھاڑ کر بہت ہی بُرا
بھلا کہا۔ محلے والے اور راہ گیر کھڑے ہو گئے۔ کیا ہی بھئی کیا ہی
کدرا اور للتو نے کہا۔ ہی کیا یہین ایک کٹنی مردار رہتی ہی
اُسنے اپنی لڑکی کو جسکا نکاح ہو گیا تھا کہین بھگا دیا اور اب
لڑتی ہی۔ سامعین و حاضرین دل لگی کرنے لگے۔ بقول نسیم
لکھنوی ع۔ لوگون کو شگوفہ ہاتھ آیا۔

وہ سب تو یہ جھگڑا دیکھکر اپنی اپنی راہ لگے اور ادھر قمرن کی
ان نے اپنی خادمہ کو باواز بلند حکم دیا ذری جا کے نواب کے
دروغہ کو تو بُلا لا۔ کہنا دو بدماش (بدمعاش) آ کے ہمکو دھمکاتے
اور گالیان دیتے ہین۔ ادھر یہ دونون اور اُدھر خادمہ چلی

وہ تو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر پہونچے اور یہ دونون آپس مین باتین کرتے ہوے اپنے گھر کی طرف چلے۔ للتوا کی دکان پر آکے بیٹھے تو یون باتین ہونے لگین ۔

ل ۔ (للتوا)۔ ارے یار کادر۔ وہ جو بھائی (صفائی) کا ٹھیکہ جن کے پاس ہو وہ جو منشی باجتے ہین وہ جو ن تمھارے یہان آتے تھے جبدن (جسدن) کمرن بھاگ کے آئی تھین اُنسے کمرن سے کیا بات چیت ہوئی تھی ۔ سو بتاؤ ۔

ک ۔ وہ چلتے چلتے کمرن سے یہ کہ گئے کہ ہمنے جو کہا ہے وہ یاد رکھنا ۔

ل ۔ تو اُنکا مکان کہان ہے بے ۔ اُنکا پتا لگاؤ چلکے ۔

ک ۔ وہ تو کہین جھاؤلال کے پل کے پاس رہتے ہین اچھی طرح نہین معلوم ۔ للتوا کی ترغیب سے کدرا اُسکے ساتھ ہو لیا گو ایک دفعہ مکان دیکھ آیا تھا مگر اندھیری رات کو گیا تھا ۔ صفائی کے ایک چپراسی سے مکان دریافت کرکے دروازے سے آواز دی (ارے بھائی کوئی اِس مکان مین ہے) ایک پٹھان جو دربان تھا اور اُس وقت آڑ مین بیٹھا ہوا اپنی روٹی پکا رہا تھا بولا ۔ کون ہے جی یہ جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ مہری اندر سے نکلی ۔ (کو گھراوت رہے ہو) ۔ للتوا نے بڑھکر پوچھا منشی جی ہین مہری نے کہا وہ تو پہاڑ کا گئے ہین ۔ پوچھا کون پہاڑ ۔ کہا اب یے یوہم کا و جانی بھائی ۔ اور یہ کہکر اندر چلی گئی دربان سے کدرا نے پوچھا کیون بھائی جوان کس پہاڑ کو گئے ہین اُسنے کہا ہم تو پرسون سے اپنے باپ کی عوضی پر ہین نواب عسکری کے ساتھ کسی پہاڑ پر گئے ہین اُنکے آدمیون سے پتا لگیگا ۔ محلے کا نام بتاکر کہا اُنکے پھاٹک پر دو شیر بنے ہوے ہین ۔ یہ دونون اِس پتے پر چلے اور کہتے پوچھتے نواب محمد عسکری کی ڈیوڑھی پر پہونچے ۔ شیر دیکھکر سمجھ گئے کہ یہی مکان ہے ۔ پھاٹک کے پاس ایک آدمی کھڑا تھا اُس سے پوچھا کیون بھیا نواب صاحب کس پہاڑ پر گئے ہین اُسنے بے اعتنائی کے ساتھ جواب دیا (الموڑے کی طرف) اور یہ کہکر اندر چلا گیا ۔ اتنے مین اُسی پھاٹک سے ایک صاحب جو پوشاک اور شکل صورت سے امیرزادے معلوم ہوتے تھے برآمد ہوے ۔ پیچھے ایک خدمتگار سفید کپڑے پہنے اور لال لال تنی باندھے ساتھ تھا ۔ سمجھ گئے کہ یہ بھی کوئی نواب یا شہزادے ہین مگر اُنسے مخاطب ہونے کی جرأت نہ ہوئی اور اُنکو کمال استعجاب ہوا کہ وہ خود با این ہمہ امارت اِن سے مخاطب ہوے اور پوچھا تم کون لوگ ہو ۔ اور نواب صاحب سے کیا کام ہے) کدرا نے جھک کر زمین دوز سلام کیا اور کہا حضور کچھ کام تھا ۔ میرا نام کادر ہے اور منہار ہون ۔ کادر منہار سے تو یہ خوب واقف تھے ۔ اشارے سے کہا ساتھ ساتھ چلے آؤ جب تھوڑی دور نکل گئے تو للتوا پر غور سے نظر ڈالی اور نام دریافت کیا ۔ للتوا کا لفظ سنتے ہی دل مین بڑے خوش ہوے اور سوچے کہ مار لیا ہے ۔ کدرا اور للتوا بھی اپنے اپنے دل مین سوچتے تھے کہ یہ کون ہین اور ہمکو اپنے ساتھ کیون لیے جاتے ہین مگر کسی کی چوری تو کی نہین تھی ۔ اُنکو خوف کیا تھا جب نواب صاحب اپنے مکان مین پہونچے تو حکم دیا کہ پہرے والے سے کہدو ہماری اجازت کے بغیر کوئی اندر آنے نہ پائے فرش پر بیٹھے اور اِن دونون کو بھی زبردستی بائین فرش بٹھایا ۔ اور کہا لے اب جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو ۔

کدرا گینگلا اور سیدھا آدمی تھا مگر للتو بڑا چالاک لونڈا تھا کدرا کو اسنے نہین بولنے دیا کہ مبادا کچھ اونچ نیچ ہو جائے کوئی اینڈی بینڈی بات منہ سے نکل جائے - نواب بڑے آدمی ہین ایسا نہو چوری کی علت مین ماخوذ کرا کے سزا دلوا دین تو الٹی آنتین گلے پڑین - نواب عسکری کا نام تو سن ہی چکا تھا - عرض کیا حضور میرا بڑا بھائی گوبند نواب عسکری کی ڈیوڑھی پر دونون مین نوکر تھا - جب سے نواب صاحب کے ساتھ پہاڑ پر گیا ہے کوئی چٹھی نہین آئی - ہماری ماں کا کھانا پینا حرام ہے - سو وہی دریافت کرنا ہے کہ جس پہاڑ گئے ہین اسکا نام کیا ہے -

نواب صاحب لونڈے تو تھے نہین کہ اس لونڈے کے چکمے مین آجاتے مسکرائے - کہا اب ہنسے اڑتا - کدرا کی طرف مخاطب ہو کے کہا - کیون میان کا در تمہاری چوڑی والی کہان ہین ہمارے گھر مین جوتیان درکار ہین - یہ سنکر تو بھیجد و گئے اسپر للتو اور کدرا دونون چکرائے -

ل - حضور چوڑی والی کیسی کہان -

نواب - صاف صاف حال کہہ چلو - اُڑان گھائیان نہ بتاؤ تو ہم تم کو ایسی سزا دین کہ تمرن بھی ملجائے اور آدھی تمہاری گانٹھ سے بھی نہ جائے -

ل - پھر حضور کو تو سب معلوم ہی ہوگا -

نواب - تمرن جسکے ساتھ بھاگ گئی ہے اُسکو بھی جانتے ہین اور جہان ہے وہ شہر بھی ہمکو معلوم ہے مگر ایک شرط ہے - اگر ایک شرط مانو تو ہم اپنی طرف سے وکیل بھی کرین اور لاکھون روپیہ بھی لگائین - نہین تو ہمین کیا غرض ہے -

ل - حضور یہ تو بنی بنائی بات ہے - کوئی اپنا پیارا ایسا اس جانے زمانے مین بہا تو دیتا نہین ہے - حضور اسکو مدت زندہ دین -

ن - ایک شرط کے بغیر ہم نہ دینگے -

ک - حضور جو شرط کرین منظور ہے -

ل - حضور سب منظور -

ن - وہ آوارہ تو ہو ہی گئی - اب اُسکے آوارہ ہونے مین تو کوئی شک رہا ہی نہین -

ل - حضور یہ تو وہ کیا مثل ہے کہ اونٹونا کی چوری نہورے نہورے - آدمی آنکھ سے عورت کو پہچان لیتا ہے کہ بد ہے یا صاحب تمہارے نیک ہے -

ک - (ہاتھ جوڑ کر) نواب صاحب ہم کو آپ اب جلا لیجیے بس اب اور کیا عرض کرے غلام -

ن - شرط یہ ہے کہ ایک اٹھوارے کے لیے تمرن ہماری نوکر رہیگی سوچ لو - گھر مین چوڑی پہنانے کے لیے -

ل - حضور ایک نہین دو اٹھوارے تک -

ک - اور ہاکن چار - دو میری کھاتر سے -

راوی - کیا خاطر ہے - واہ -

ل - حضور جیتے جی تک ہم سب غلام رہینگے اور وہ لونڈی بنی رہیگی - بس اتنا یاد رکھیے -

نواب - اچھا تو اب ہم کوشش کرینگے - وہ پہاڑ پر ہے مگر تمہارے فرشتون کو بھی اسکا پتا نہین ملیگا اور اگر پتا ملا بھی تو وہ امیر تم غریب - تمہارا اُنکا مقابلہ کیا -

ل - جی کہین ہاتھیون سے گنے کھائے جاتے ہین -

ک - ہم سے کچھ بنائے بنتا تو ہم ابھی تک کچھ کر ہی نہ لیتے مگر کیا کرین ہم بے بس ہوگئے ہین -

نواب - قمرن تمکو واپس ملے اور نواب عسکری کو جیلخانہ ہو اور وہ جو مہراج بلی ہو وہ بھی سزا پائے اور اُسکے جتنے مددگار ہین وہ سب دھر لیے جائین اور تمکو بھرپور روپیہ دلوا دین - قمرن کو لیکے مزے سے چین کرو - مگر جلد ایا نی نہ کر جانا -

ک - (قدمون پر سر رکھکر) سور ہو جو بے مانٹی کرے - بسست (بہشت) نا صیب نہو - ہم گریب تو ہین ہی پر آپ جاد (شریف زادے) ہین - مگر ن بڑا دھوکا دے گیئن -

راوی - نواب اپنے دل مین ہنسے کہ وہ تو چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئی اور یہ اس تعظیم سے اُسکا نام لیتے ہین کہ (دھوکا دے گیئن) اور کڑی سے کڑی شرط منظور کرنے کو مستعد ہے مگر شریف زادے بنتے ہین - یہ قادر کو سونے کی چڑیا سمجھتے تھے اور کئی دن سے اس فکر مین تھے کہ قمرن کا پیا یا اور کوئی عزیز ملے تو عسکری کو نیچا دکھائین ان کو خوب معلوم تھا کہ قمرن منکوحہ عورت ہے اور نواب محمد عسکری اُسکو اور اُسکی بہن نازو کو بھگا لے گئے ہین اور وہ بھی منکوحہ ہے - پس اگر ان دونون کے میان قابو مین آجائین تو عسکری کو قید کی سزا ہو جائے یہ اس بات پر تلے تھے کہ نواب محمد عسکری پر کوئی ایسا مقدمہ دائر ہو جائے کہ نواب نادر جہان بیگم کو گواہی مین عدالت مین طلب کرین - یہ ایک نہایت ہی بد باطن سیہ قلب حاسد دون نش آدمی تھا جسکو کسی کی عفت یا اپنی آبرو یا شرفا کی تعظیم کا مطلق خیال نہ تھا اور جسکا دامن ہر قسم کے لوث عصیان سے آلودہ تھا - اُسکو ہر وقت یہی فکر رہتی تھی کہ کسی کی بہو بیٹی کی عفت مین دھبّا اور ناموس مین داغ لگائے - ان ذات شریف کو جو کدرا اور للتوا ملے تو گویا شکار ہاتھ آیا - اسدرجہ محظوظ ہوئے کہ گویا قارون کا خزانہ پایا - للتوا کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کیون بھئی گبھرو تم انکے کون ہو - اُسنے کہا مین ان کا دوست ہون -

نواب - اِنکے دوست ہو یا انکی بیوی کے -

ل - اجی بھلا ہم گریب آدمی -

نواب - کیون جی کادر - یہ بھی تمھارے گھر آنا جاتا تھا -

ک - ہان یہ تو ہمارے پڑوسی ہی ہین -

نواب - تو یار تمھاری بھی نیت اچھی نہین تھی کیون جی قادر -

ک - اب ہجو جب عورت بد ہوئی تو اسکا کون ٹھکانا - ہم کسی کے دیکھے کیون لگائین -

ن - یہ وہی للتوا ہے جسکی تلاش مین تم کانپور گئے تھے - وہی تنبولی کا لونڈا -

ک - جی ہان دھوکے باجی مین لوگون نے ہمین کھوڑ دوڑا دیا اور یہان اُسکو اُڑا لے گئے -

نواب صاحب قادر سے پہلے ہی سے واقف ہو گئے تھے مگر صورت آشنا نہ تھے اور جو خدمتگار اسکے مکان سے واقف تھا وہ اسوقت لکھنؤ مین موجود نہ تھا - اتفاق سے قمرن کے میان سے دوچار ہو گئے - شریر آدمی کا قاعدہ ہے کہ جب کبھی اظہار شرارت کا موقع ملتا ہے تو اسکو ہاتھ سے نہین دیتا - بھلا یہ بھلے مانس اس موقع کو کب ہاتھ سے دینے والے تھے قادر کو رخصت کرنے کے وقت انھون نے پانچ روپیے دیے کہ تو اسکی مٹھائی کھاؤ اور کل اپنے دوست للتوا کو لیکر پھر کو ہمارے پاس آؤ - اسنے جھک کر سلام کیا اور شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوا - تھوڑی دیر کے بعد کچھ سوچ کر خدمتگار کو بلا کر حکم دیا کہ ان دونون کو بلا لو - خدمتگار نے لبیک کہ

آوازدی اور یہ دونون واپس آئے - تو نواب صاحب نے بڑی تواضع سے بٹھایا اور کہا - یار کدرا ہمنے تمھارے لکھنؤ کی منہارنون کی بڑی تعریف سنی ہی - کوئی جان پہچان ہو تو لاؤ ذرا دل لگی ہی رہیگی - تمھاری بدولت ہم بھی آنکھیں سینک لینگے - کدرا تو جھینپنے لگا مگر للتوا نے کہا - جب حکم دیجیے حاضر کرین - آج ہی رات کو کوئی آٹھ بجے بھیجیے - کل گھر گرہست ہی دن مین گاڑی بیٹھ کے چلی جائیگی - یہ تو پرلے سرے کے بدمعاش تھے ہی بڑے خوش ہوگئے - کہا جاؤ اور ابھی لاؤ جہان تک جلد ممکن ہو جا کے لے آؤ - لینے دینے کا خیال نکرنا - ہم کچھ غریب یا فقیر نہین ہین کہ کسی کو بلائین اور خالی ہاتھ بھیجین - للتوا نے کہا اے حضور آپ کے یہان جو آئیگا وہ کھوس ہو کے جائیگا - روپیہ آپکی اگاڑی کون بڑی بات ہی - تو اب حضور گھر ہی پر رہین - ایسا نہو وہ بیچاری آوے اور نامحروم واپس ہو - مگر ایک بات ہی ڈولی پر آئینگی - انھون نے جواب دیا (او ہو جی! ڈولی ہو یا گاڑی چاہے جو ہو) یہ دونون پھر رخصت ہو کر چلے راستے مین کدرا نے کہا ارے یار یہ تو اچھے ملے - روپیہ بھی دیے اور وکیل بھی کرنے کو کہتے ہین - کدرا نے اچھا آکا (آقا) ہم کو بھیج دیا - مگر یہ تو بتاؤ کہ منہارن انکے واسطے کہان سے لاؤ گے - یہ تو بڑے گرما گرم آدمی نکلے - للتوا کھلکھلا کے ہنسا - کہا تم بیٹھے بیٹھے دیکھتے جاؤ ہم ابھی انکی بند و بست کیے دیتے ہین جی - لکھنؤ اتنے بڑے شہر مین عورتون کا کال ہی - انکو کیا معلوم منہارن ہی یا کون ہی - چلو ہم ایک جگہ لے چلین - ایک عورت ہی - ابھی جوان ہی اور دبلی پتلی اور رنگت بھی کھلتی ہی اور بڑی چلبلی ہی - اور گھر گرہست ہی - بس اسکو اچھے اچھے کپڑے پہنا کے لیجاینگے اور سکھلا دینگے کہ کہنا مین چوڑی والی ہون - کدرا بہت خوش ہوا - یار تم بڑے استاد ہو - بڑے کائیان - اب جلدی اسکو ٹھیک کرلو -

یہ دونون اس عورت کے مکان پر گئے - یہ کنجڑن کی چھوکری تھی - اپنے میان کو چھوڑ کر میکے مین رہتی تھی اور چوری چوری ادھر ادھر جایا کرتی تھی مگر جانی بوجھی جگہ - اور وہان بھی اندھیرے اجالے - موقع محل دیکھکر - للتوا نے سیٹی بجائی تو وہ مکان سے نکل آئی - اور ایک گلی کیطرف چلی گئی - یہ بھی ادھر ادھر دیکھ کے اسی گلی مین ہو رہے - جب دونون ملے تو اسنے شکایت کی کہ واہ آنا ہی چھوڑ دیا - للتوا مسکرایا چلو آج ہمارے ساتھ چلو - ایک جگہ لے چلینگے - مگر جیسی بن ٹھن کے چلو منی (اسکا نام تھا)

منی - ہٹ - ہم کیا کماتے ہین کچھ - جس سے محبت ہوگئی اسکی اور بات ہی - بے ایمان -

للتوا - ارے اسمین حرج کیا ہی -

منی - اے واہ - تمھارے نگیچ نہین حرج ہی کہ ہمارے نگیچ کوئی سن لے - کوئی دیکھ لے رسوا ہون -

للتوا - دوانی ہوگئی ہی - کھوس ہو کے آؤ گی - پوچھو اسے کیسے امیر آدمی ہین -

کدرا - کہ رہی ہین - چلو تو سہی -

منی - (ہنسکر) اے تو وہ اتنے امیر ہین تو ہمکو بھلا کاہیکو منہ لگائینگے -

للتوا - اب نکر برین تو ملاؤ نہین - سام تو ہو ہی گئی ہی ہمارے ساتھ چلی چلو - کسمت کھل جائیگی - عمر بھر کی روٹیان ہو جائینگی

کدرا - بڑے دل کے چالاک ہین - چلو تو -

منی - (انگڑائی لیکر) - اب کل چلینگے -

للتوا - اب چلتی ہو یا نخرے کرتی ہوگی - واہ - انھین باتون پر تو ہمین غصّا آتا ہے بس -

کندن - اچھا ہم آتے ہین -

تھوڑی دیر مین منی ان دونون کے ساتھ چلی ذرا انھون نے اسکو راستے مین خوب پٹی پڑھادی جب مکان کے قریب پہونچے تو ایک اکا کرایہ کیا اور کدرا اوسکے پاس ٹھہر کر للتوا نے جاکے اطلاع دی کہ آگئی - انھون نے کہا اسوقت یہان سناٹا ہے - لے آؤ - اکے والے کو دو پیسے دیکے رخصت کیا اور کندن کو لیکے نواب صاحب کے کمرے مین پہونچے

نواب - آؤ - آؤ - ارے یہ تو پاؤن ننگی ہے -

للتوا - مگر گرہست ہے کہ نہین -

نواب - کیا چوڑی والیان ننگے پاؤن پھرتی ہین -

منی - ارے صاحب ہم گریب آدمی ہین -

نواب - مگر شکل صورت تو غریبون کی سی نہین ہے -

منی - یہ اللہ کی دین ہے -

نواب - ہمنے تمکو تیس روپیے مہینے کا نوکر رکھ لیا - پندرہ روپیے آدھے مہینے کی تنخواہ آج لیجاؤ -

منی - بہت اچھا - ہم حاضر ہین -

للتوا - رئیس ہون تو ایسے ہون -

کدرا - واہ - کیا کہنا ہے -

منی - آپ ابھی سہر کے رہنے والے ہین -

نواب - نہین ہم پٹنے کے رہنے والے ہین (مسکراکر)

اتنے مین ایک آدمی نے کہا لالہ منگلی پرشاد آئے ہین

انھون نے فوراً دروازہ بند کر دیا لالہ تاڑ گئے - کہا - کیا ماجرا ہے بھائی - نواب نے کہا یار اسوقت نہ ملینگے وہ بولے کیا -

قصہ سلسلۂ زلف نہ کہنا بہتر
پیچ در پیچ ہے خاموش ہی رہنا بہتر

نواب - ارے یار بڑے بدگمان ہو -

لالہ - آغاز عشق ہے -

یارب آغاز محبت کا بخیر انجام ہو
شیشے مین اترے پری پختہ جنون خام ہو

نواب - معلوم ہوتا ہے چڑھی ہوئی ہے -

لالہ - ہمکو تو نہین تمکو البتہ کچھ گھڑے کی چڑھی ہے -

تازہ ہو داغ اپنا تمنا ہمکو یہ ہے
اس زلف کی بو سونگھیے سودا تو یہ ہے

نواب - مزے مین ہو استاد -

لالہ - یہان تک آؤ تو یار -

نواب - یار آج تو کل لو -

لالہ - تو کل پھر خود ہی آؤ ہم نہین آسکتے -

نواب - اچھا دو پہر کو آئینگے -

لالہ - لے خدا حافظ -

نواب صاحب نے خدمتگار سے پوچھا یہ بلا ٹلی - یا ابھی نہین ٹلی - عرض کیا - جی ہان چلے گئے - بہت بیٹھے کدرا اور للتوا برآمدے مین خدمتگار سے باتین کرنے لگے اور ادھر نواب صاحب نے منی سے ڈینگ کی لینی شروع کی کہ جو عورت ہمارے پاس آئی وہ نہال ہوگئی آدھی جسکے پلے نہ تھی وہ ہزاری ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے - تم اگر اچھی طرح رہوگی تو ہم تمکو ایک روپیہ روز دیتے جائینگے -

کھانا ہمارے باورچیخانے مین کھاؤ اور کپڑا ہم سے لو اور زیور بھی ہم بنوا دینگے - مگر پہلے چاندی کا - کندن دلمین خوش ہوگئی کہ سونے کی چڑیا پھنسی ہی - چاندی کے زیور کی نسبت کہا - ذرا اتنے بڑے بیچارتی اور چاندی کا گہنا اہزارتی کے خطاب پر نواب ہ دماغ ہو جاتے مگر سمجھ گئے کہ گنوارن ہی ورنہ یہ نہ کہتی یہ ہزارتی ہو کر چاندی کا گہنا کیا بنوا دوگے تمہاری شان کے خلاف ہوگا - ادھر یہ باتین ہو رہی تھین اور اُدھر ایک اکا احاطے مین آیا - اور اسمین سے ایک عورت اُتری - اور برآمدے مین آکے کرسی پر بیٹھی اور پھاٹک بند کر دیا گیا - خدمتگار نے نواب صاحب کو اطلاع دی سرکار ساقن آئی ہی ساقن کا نام سُنکر کچھ سوچے - کہا باہر کی کوٹھری مین بٹھاؤ - ساقن باہر کی کوٹھری مین بٹھائی گئی -

کدرا - یہ تو بڑے تماش بین نکلے -

للتوا - ایسے ہی تو ہم جانتے تھے - بے کسو بداس (بدمعاش) کے لطے مطلب نہین ہو سکتا -

ک - ہان مولوی اِن باتون کو کیا جانے -

ل - بھائی یہ کمرن جڑید دلوا دینگے -

ک - ارے یہ کمرن بھی دلوا دینگے اور اُسکے آسنا کو جیلن بھی کرینگے - آدمی چلانک ہین نا -

ل - چلانک ہونے مین بھی سک ہی کچھ -

ک - کندن اندر بیٹھی ہین - ساقن یہان ہین - ڈیوڑھ لگی رہتی ہی یہان - ایک اندر ایک باہر -

خدمتگار - اجی یہان دنرات یہی کام ہی - اندر باہر - اغل بغل - ہمارے سرکار بڑے بدکار ہین - کیا جانے اُنکا حشر کیسکے ساتھ ہوگا -

ل - تم کتنے دن سے نوکر ہو بھیا -

خ - ارے ہم اب چھوڑنے والے ہین - ہم ایسی جگہ نوکری نکرینگے - جب دیکھو گناہ کی بات -

ک - وہ تو ٹھہرے ایسے اور تم ہونماجی (نمازی)

خ - چار روپیے کی نوکری مین ایمان دینگے کیا!

ل - یہی بات ہی بھائی - ایمان بڑی چیج ہی -

ک - یہ کہین نوکر ہین یا وسیکا (وثیقہ) ہی -

خ - اب کیا بتائین کیا ہی - مگر بڑے چلانک آدمی ہین -

ل - ہان چلانک تو معلوم ہوتے ہین -

اتنے مین اندر سے آواز آئی (کوئی ہی) - خدمتگار (حاضر) کہکر اندر گیا - اور آہستہ سے اِن دونون کو آواز دی - جب یہ کمرے مین گئے تو نواب صاحب نے کہا ہمنے پندرہ دن کے پندرہ روپیے پیشگی اِنکو دیدیے ہین - بس اب اِنکو ہم گھر مین ڈال لینگے - کدرا اور للتوا مسکرائے اور منی رخصت ہوئین اِنھین کے سامنے حکم دیا گیا کہ ساقن کو بُلالو -

للتوا اور کدرا منی کو لیکر چلے تو پھاٹک کے پاس ایک دوسری عورت کھڑی دیکھی - خدمتگار نے کہا یہ باہر سے آئی ہین اور نواب صاحب انپر بہت ریجھے ہوے ہین - کندن نے اسکو غور سے دیکھا سمجھی کہ نواب صاحب ریجھے ہوے ہین تو ضرور خوبصورت ہوگی - گو اندھیرے مین اچھی طرح صورت نظر نہین آئی مگر منی نے اپنے دل مین قیاس کر لیا کہ مجھ سے اچھی نہین ہی - پندرہ روپیے پاکر کندن بہت خوش ہوئی اور شرک پر اکا کرایہ کرکے روانہ ہوئی -

---

پہاڑ جانے کی تیاریان

ایک شب کو نواب نادر جہان بیگم نے خواب مین دیکھا کہ وہ پہاڑ پر نواب صاحب کو اپنے پیارے پیارے ہاتھون کی بنی ہوئی گلوری دے رہی تھین کہ اتنے مین قمرن اتفاق سے آگئی - نواب صاحب کا چہرہ فق ہوگیا اور بیگم نے طیش سے اسپر نظر ڈالی اور وہ کانپ کر اِنکے قدمون پر گر پڑی اور ہکلاتے ہوے کہنے لگی - حضور ہمارا اِس مین کوئی قصور نہین ہے - ہم بیگناہ ہین - اگر قصور ہے تو دو آدمیون کا - ایک ہماری امان کا جنھون نے ہمین شہ دی اور جنکی پرچاپ سے ہمنے اپنے بیاہتا میان کو چھوڑا اور نواب صاحب کے قدمون کے تلے رہنے لگے - دوسرے نواب کا قصور ہے جو آپ کے ہوتے ساتھی مجھ چوڑی والی پہ ایسے فریفتہ ہوگئے کہ اپنے آپے سے گذر گئے - ہماری امان تو شہر مین ہین اور نواب سامنے بیٹھے ہین - اِن دونون سے چاہے جسقدر شکایت کیجیے مگر مین آپ کی جیسی لونڈی پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہون بلکہ اب اور اِس سے زیادہ مین انجان اپنی تھی - اِنکے بس مین آگئی اور دہان نے مجھے اور بھی چنگ پر چڑھایا - مین حضور سے چار آنکھین نہین کرسکتی نواب مجھپر فریفتہ ہوے مین اِنکے پیچھے جڑ ہوگئی - اب مجھے حضور خانہ زاد لونڈی سمجھین - اور میرا قصور معاف کرین آپ کے گھر کی درم ناخریدہ پرستار ہون -

نواب نادر جہان بیگم نے قمرن کی مان سے پہلے شکایت کی (خواب تو تھا ہی) کہ کیون چنو کی جورو تمھین ایسا کرنا لازم تھا کہ اپنی اِس چھوکری کو ہماری سوت بناؤ - اور ہمین سوتیا ڈاہ مین جلاؤ - سنتے آنکھین نیچی کرکے کہا بیگم صاحب ہمنے انعام پانے کا کام کیا ہے - آپ کے نواب کا دل ایک گرجن پہ آیا تھا اگر اُسکو گھر ڈالتے تو وہ رازحالی خوانبضا کو کمل ڈال کے لوٹ لیتی - مین نے جان بوجھ کے قمرن کو بھیجدیا کہ اِس چھوکری پر ریجھینگے تو دولت تو بچ جائیگی مین نے اپنے ننگ ناموس کی ذرہ سی بھی پروانہ کی اور اِس لونڈی کو خدمت مین بھیجدیا - تو فرمائیے مین نے کیا گناہ کیا - ہم لوگ حضور کی سرکار کے دستنگر - آپ ہمارے داتا - ہم پرجا - بھلا ہم سے ایسی بات ہوسکتی ہے جس سے ہمپر حرف آسکے - کیا مجال - نواب صاحب بیٹھے سُن رہے ہین - اِن سے پوچھیے تو جھوٹ سچ کا حال معلوم ہوجائے -

بیگم صاحب نے نواب سے دریافت کیا کہ یہ کہا ٹھیک سچ ہے انھون نے کہا ایک ایک حرف صحیح ہے - اسمین ایک لفظ غلط نہین ہے - بس اِسقدر خواب دیکھکر آنکھ کھل گئی - اور انھون نے بی عباسی کو جگاکر اُس سے خواب کا حال بیان کیا -

ع - رات کو نہ بیان کرنا تھا -

ب - مگر قمرن نے خواب مین وہ تقریر کی کہ واہ -

ع - اے حضور پھر خواب تو ہے ہی - مگر ہمارا توجی کا کنول کھل گیا اور ہوگا ایسا ہی -

ب - خود کیا الگ ہوگئی نواب اور اپنی مان کو دھر دیا بڑی ایک ہے -

ع - جی ہان - مگر بان ہے کہ دادی -

ب - ہے تو دادی ہی مگر مان کہتی ہے اور لڑکیون کو پالا بھی ہے وہ بھی مان ہی سمجھتی ہین - ہمنے تو یہ سب باتین باجی کی معرفت دریافت کین ہین مگر باجی جان سے اِس خواب کا ذکر نکرنا

ع - کیون حضور قمرن کا ذکر کرنا اور اسکا نام سننا شاق گذرتا ہوگا کہ یہ موئی شنقل کہان سے پہونچ گئی -

ب - برا تو دلمین ضرور لگتا تھا مگر اتنا جانتی تھی کہ جب جا کے سامنے کھڑی ہو جاؤنگی یہ مجال اور ڈھٹائی نہین ہی کہ وہ قمرن نگوڑی چوڑی والی میرے برابر آ کے -

مغلانی - حضور لونڈی تو پھکار پھکار کے کہتی تھی کہ ہماری بیگم صاحب پہاڑ پر جائین اور پھر جائین -

مہری - اور ہم - ہم بھی تو یہی کہتے تھے -

ب - ہان ہان - مگر مغلانی کو زیادہ دُھن تھی -

مغلانی - دُھن کیا معنی حضور - مین تو حضور ون کی بولی پہچانتی ہون اُس دن کو ابو لا اور مین جھٹ تاڑ گئی -

مہری - اور وہی بات ہوئی -

ب - جو شے بشر نے دیکھی نہین ہوئی اسکے دیکھنے کا کیا شوق ہوتا ہی - اب پہاڑ موئے کچھ آفتاب سے اونچے ہونگے

مغلانی - تو یہ کیجیے آفتاب سے اونچی کوئی شے نہین ہی

ب - روز روز دیکھتے دیکھتے ایک معمولی بات ہوگئی مگر پہاڑ ون کو دیکھکر کیا جانے کتنی خوشی ہوگی -

مغلانی - اور پہاڑ کے رہنے والون کو کچھ نہین - اُن کو یکسان بات ہی -

ب - دیکھین نواب کیونکر ملتے ہین -

مہری - اب بھی کوئی پوچھنے کی بات رہگئی - جو اگر اُنکو ملانا نا منظور ہوتا تو کوئی کی زبردستی اُنسے چل سکتی - یا زبردستی سے تو کوئی انسے خط نہ لکھوا تا حضور -

ب - ایک تو یہ کہ لوگون کے کہنے سننے سے بلا لیا اور خبر گیری نہ کی الگ مکان دیا چلو بس اللہ اللہ خیر سلا (خیر صلاح) اور ایک یہ کہ بلا یا اور خاطر داری سے رکھا -

مغلانی - حضور کو وہم بھی ہی -

مہری کلا - حضور نواب صاحب بھی بڑے غنیمت ہین - اللہ گواہ ہی بڑا غنیمت ہین - اور دیکھتی ہو تو انداز کیسی ہوا چل رہی ہی کوئی نواب زادہ بھی ایسا ہی جو ایک بیاہتا جورو اپر رہتے ہین تو ایسا کوئی نذرانی نہین دیتا - کسو کے گھر بیٹھیاری پڑی ہی - کوئی نکاحی کو چھوڑ مہری کی چھوکری کو گھر ڈالے لیتا ہی کہین چار چار پانچ پانچ سوتین ہین - اُسنے دن دال مین جوتی بٹتی ہی - جب دیکھو فساد تکرار - محل خانہ کیا خاصہ بٹیار خانہ ہی - نکاحی بہنا تو بیچاری ہی وہ سوتون مین جھونکم جھونکا ہو رہا ہی - ایک شور مچا ہوا ہی کہ توبہ توبہ - آسمان سر پر اٹھا اٹھا لیتی ہین -

ب - شریف زادیون کا یہ فعل نہین ہی کہ سوتون سوتون مین جھونکم جھونکا ہو - یہ انھین نگوڑی چوڑی والیون کنجڑیون بھٹیاریون والیون جھوٹی ذات والون مین ہوتی ہوگی -

مغلانی - سوتیا ڈاہ تو سرکار مشہور بات ہی -

ب - وہ اور بات ہی سوتیا ڈاہ تو ہوئی ہی چاہیے مگر اب اتنا بھی نہین کہ چل کسی کو چھوڑ دے -

مہری - حضور جو باہر نکلنے والی اور کام کاج کرنیوالی ہونگی انکی آبرو خود ہی جاتی رہیگی - ایک تو پیسے والی نہین ہوتین - دوسرے ہر کوئی کی آن پر انکو پڑتی ہی - جو شکل صورت کی اچھی ہوئی تو رہتے والون نے چھیڑا سفر ہو نکلنے کے پہلے سے دیکھا کہ بس اپنا کر لیا - وہم بڑی شے ہی - جو باہر نکلیگی اور نوکری کریگی وہ کہان تک بچا ئیگی

اپنے کو - اور جو صورت بھونڈی اور کلوٹی ہوئی تو بھی جوانی پر ضرور اچھی معلوم ہوگی مثل مشہور ہے جوانی پر گدھی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے -

مغلانی - یون تو اچھی اور بری امیر غریب سب ہین ہوتی ہین - کیا بڑے آدمی سب نیک اور اُنکی عورتین نیک پارسا ہی ہوتی ہین - اور کیا غریبنین بچاری کوئی نیک نہین ہوتی سب بد ہی ہوتی ہین -

ب - ای یہ اپنی اپنی طبیعت پر ہے - امیر دن مین ایک موا بشیر الدولہ ہی ہے - اسکی میت نکلے - بہو بیٹیون کو جب دیکھیگا بُری نظر سے - بڑا آدمی ہونے سے کیا ہوتا ہے دل صاف چاہیے -

مغلانی - بس بات تو یہ ہے -

مہری - تمہارا دل تو صاف ہوگا بوا مغلانی -

مغلانی - ای چل چھوکری مجھسے کیا ہنستی ہے -

ب - نہین - تیور تو مغلانی کے ابھی تلک ٹھیک نہین پڑتے - یہ تو ہم ضرور کہینگے -

مغلانی - (قہقہہ لگاکر) بندہ گی - یہ خلعت ہمین ملا ہے -

ب - مین تو اسد لگتی کہتی ہون -

مغلانی - حضور نے مجھے چال سے بے چال چلتے کب دیکھا بھلا کوئی کہہ تو دے -

ب - ای نواب اس عمر مین تھوڑا ہی ہے -

مہری - بوڑھے منہ مہاسے -

ب - اب تو تمہارے دن حلوا کھانے کے ہین -

مہری - حلوا تو سرکار کی بدولت روز کھایا کرتے ہین - حلوا کیا کوئی نیامت (نعمت) کی مان کا کلیجہ ہے -

مغلانی - جو تر مال ہم لوگون کو نصیب ہوتے ہین وہ کسو دوسرے کو کہان نصیب ہوسکتے ہین اسد حضور کو سلامت رکھے - حلوا کون بڑی چیز ہے اور دس کو کھلا کے کھاتے ہین -

اتنے مین نواب عفت آرا بیگم کی سواری آئی اور مہریان فنس لیکر زنانے مین داخل ہوئین -

عفت - اب کب کی تیاریان ہین -

ب - باجی کب سے ہم بلا رہے ہین آج کوئی چھ دن تو ہوے ہونگے - اخاہ! یہ لال پالے ہین - اور بھیا کو کیون نہین لائین

عفت - یہ بھیا کے لال ہین - وہ باغ گیا ہے مگر جاتے ہوے کہ گئے تھے کہ خالا جان سے کہنا کہ اُنکے دروغہ کے محلے مین لال بہت اچھے اچھے بکتے ہین ہمکو منگوا دین -

مغلانی - آت ہی بیچیے حضور -

مہری - کیا بولتے ہین اسد جانتا ہے کیا بولی ہے

مغلانی - جیسے سیٹی بجاتا ہے کوئی -

عفت - انہین سکھاتا کون ہے - واہ کیا شان ہے -

ب - انہین اسد سکھاتا ہے -

مہری - حضور یہ لال کون سی پارہ پڑھتے ہین - اور جتنے جناور ہین سب عبادت کرتے ہین -

مغلانی - اِس لال کی بولی سے صاف سنائی دیتا ہے کہ سی پارہ پڑھ رہا ہے - من السمار - یارب العالمین -

مہری - اور دوپہریا کے دخت کیا اچھا معلوم ہوتا ہے کہ درختون کے جھنڈ مین قسم قسم کے جناور ہنسون شاخون پر بیٹھے چہکتے ہین -

مغلانی - حق سرہ - حق سرہ کی آواز انکی بولی مین کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے -

عفت - یہ بندر نگوڑا کسی مرض کی دوا نہین ہی -
ب - اوئی بندر کو بھی کوئی مینا مقرر کیا ہی -
مغلانی - (ہنسکر) جی ہان مینا کی بولی کا کیا کہنا - مینا کی بولی تو ہو بہو بچے کی بولی کی سی ہوتی ہی - ذرا بھر فرق نہین ہوتا - اور مینا بس بڑا نیچ کی - ہمارے ابا ایک چکلہ دار کے ساتھ داروغہ ہو کر گئے تھے تو وہ ہر سال دو تین مینا بھیجا کرتے تھے - بس عیب یہ ہوتا ہی کہ زبان اور دُم مین کانٹا نکلتا ہی بس وہ کانٹا مار ڈالتا ہی -
مہری - اور مینا کو کھلاتے کیا ہین -
مغلانی - اوئی اتنا بھی نہین جانتی -
مہری - ای یہی کالن دالن کھلاتے ہونگے -
مغلانی - ای واہ تیر یا لال کو کاکن کھلاتے ہین کہ مینا کو - مینا کو بیسن کھلاتے ہین - اسکو گھی مین تلتے ہین اسمین لونگ ڈالتے ہین -
عفت - ہان ہان - گوندہ دیتے ہین -
مہری - گوندہ ہمنے آج ہی سنا - گوندہ کسے کہتے ہین - گوندہ کے میان کو - گوندہ عورت - گوندہ اسکا مرد -
اسپر سب نے قہقہہ لگایا - بیگم صاحب نے فرمایا کہ گوندا تو باجی جان ہمنے بھی آج تک نہین سنا تھا -
اُنھون نے کہا ابھی تمھاری عمر کیا ہی - اور تمنے کبھی مینا پالی بھی نہین ہی - اس گفتگو مین اصل بات اُڑ گئی - ملا لون کے ذکر سے جانورون کی بولی اور عبادت کا ذکر چھڑ گیا اور جانورون کی بولی سے مینا اور گوندے کا ذکر ہوا اسکے بعد عفت آرا بیگم نے یون مکالمہ شروع کیا -

عفت - تو اب کب کی تیاریان ہین -
ب - باجی جان تم بھی چلو -
ع - اب ہم پرسال چلینگے -
ب - پرسال کی پرسال سمجھی جائیگی - ابکی کیا وجہ ہی - ہم دولھا بھائی کو سمجھا لینگے -
ع - وہ کیا کچھ روکتے یا منع کرتے ہین -
مغلانی - ای تو پھر آپ چلتی کیون نہین بسم اللہ کرکے چلیے نا -
ب - چلو باجی - بے تمھارے ہمارا دل نہین بہلیگا - کیا اب میرا اتنا کہنا بھی نہ مانوگی -
ع - ایک وجہہ (وجہ) ہی -
ب - ہم اچھ وجہ ایک نہ مانینگے - چلوگی تو باجی جان ضرور مگر خوشامد کروا کے -
ع - تمھاری خوشامد کرنے سے ہمین کیا ملجائیگا ؟
ب - مل کیا جائیگا - بعضون کا قاعدہ ہوتا ہی کہ جب دس آدمی خوشامد کرین تو وہ چلین -
مغلانی - اچھا ایک کام کیجیے - فال کھولیے - جو اسمین نکلے وہ کیجیے - مین تو یہ جانتی ہون -
ب - اچھا لاؤ کتاب - دیوان حافظ لاؤ - کوٹھے پر کمرے کے باءین ہاتھ جو بلنگڑی ہی اسکے تکیے کے پاس رکھ گئے ہین -
ع - اس سے فائدہ کیا -
ب - ہمارے دل کی تسلی تو ہو جائیگی -
مغلانی - ای اب تیسے بڑلوکے نہین -
مہری دوڑ کے کوٹھے پر گئی اور دیوان حافظ جو خاص

شیراز کے کسی خوشنویس کا لکھا ہوا تھا لے آئی جزدان زربفت کا - اور کتاب مطلا و مذہب - بیگم صاحب نے فال دیکھی اور بسم اللہ کہکے کتاب کھولی اور مجلدار نے فوراً اُس صفحے پر نشان کر دیا اور کہا جو اسمین نکلے کہ باجی جان کو ہمارے ساتھ چلنا چاہیے تو اس کتاب کو چاندی سے تولون انھون نے خود دو چار شعر پڑھے مگر مطلب سمجھ مین نہ آیا تو مولوی صاحب بلوائے گئے - مہریون نے اِنکو پہلے ہی سے پٹی پڑھادی - انھون نے دیوان حافظ کھولا اور اِس صفحے کے اشعار پڑھے - اشعار یہ تھے -

ابر آذاری برآمد باد نوروزی دزید
دور می میخواہم و مطرب کہ میگوید رسید
شاہدان در جلوہ و من شرمسار کیسہ ام
ای فلک این شرمساری تا بکی باید کشید
قحط جود است آبروی خود نمیباید فروخت
بادہ و گل از بہای خرقہ میباید خرید
گوئیا خواہد کشود از دولتم کاری کہ دوش
من ہمیکردم دعا و صبح آمین میدمید
دامنے گر چاک شد در عالم رندی چہ باک
جامۂ در نیکنامی نیز میباید درید

مولوی صاحب پڑھے لکھے آدمی تو تھے نہین - آپ نے اناپ شناپ بے تکے معنی بتانے شروع کیے فرمایا کہ یہ فال بہت اچھی ہے - اسمین حافظ شیراز فرماتا ہے کہ مینہ جھما جھم برستا ہے اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور دور جاتا ہے -

راوی - دور می کے اچھے معنی بتائے (دور جاتا ہے) -

مولوی - کہ میگوید رسید کے معنی (لوگ اُس دوسرے مقام پر کہتے ہین کہ اب پہونچین اور اب پہونچین -

راوی - کیا خوب معنی گڑھے ہین -

عفت - یہ تو صاف صاف بتاتا ہے -

ب - دور جاتا ہے یہ بھی بتادیا - اور وہان آمد آمد کا انتظار بھی کر رہے ہین یہ بھی کہدیا -

مولوی - شرمسار بروزن کہسار - اور کہسار پہاڑ کو کہتے ہین تو شاید پہاڑ جانے کی فال ہے اور شاہد جو دوسرے شعر کے پہلے مصرع کے سرے پر ہے اِس سے پایا جاتا ہے کہ کسی عورت کا ذکر ہے - اور کوئی عورت اصرار کرتی ہے کہ پہاڑ پر چلو - اور تیسرے شعر مین ہے (خرقہ می باید خرید) اِسکے یہ معنی کہ سردی کے کپڑے خرید لو -

مہری - واہ کیا اچھی فال نکلی ہے - مینہ بھی کہتے ہین ہان روز روز برستا ہے اور سردی بھی بہت ہوتی ہے -

ب - اور اب تو چاندی سے کتاب تولنی پڑی مطلب کی بات نکلی -

مغلانی - ای سونے سے اشرفیون سے تولیے - اور تول کے ہم لونڈیون کو دے ڈالیے - ہم مین تقسیم ہو جائے بس -

ب - یہ اپنا مطلب نہین چھوڑتین - اِنکو دیدو -

مغلانی - کچھ مطلب ہے اور دیتا ہے -

ع - ای اب سنو یا رخصت کر دو - ایک بات کر دو بس -

مولوی - اور پھر کہتا ہے کہ دولت تو اللہ کی دی ہوئی موجود ہے - بس پہاڑ پہونچو - امین کہکے دعا دی ہے -

من ہمیکردم دعا و صبح آمین میدمید

یہ بہت اچھی فال نیک ہے اور پھر ایک شعر مین فرماتا ہے کہ جاؤ تو نیکنامی ہے نہ جاؤ تو بدنامی نہین دونون باتون کا

حکم ہے۔

جامۂ در نیکنامی نیز می باید درید

مولوی صاحب نے تو پانچ روپے سیدھے کیے اور یلتے ہوئے کہ پانچوں گھی میں اور سر کڑھائی میں۔ اور ادھر مغلانی نے خوش خوش کہنا شروع کیا کہ اب تو حجت اور تکرار کا موقع نہین ہے اب تو سردی کے کپڑے اور دوشالے لیجیے اور جلدیے عفت آرا بیگم نے کہا اسمین ایک فی (رفیہ) ہے۔ اب جب سے یہ حال دیکھا ہے کہ عسکری دولھا اُس مہارن پر ایسے لٹو ہو گئے تب سے جی کانپتا ہے کہ اگر ہم بیاہ کر گئے اور وہ بھی ساتھ گئی تو مبادا وہان وہ دوسری بہن انکے گلے پڑے وہ دونون بہنین ہم دونون پر دور از حال ستم ڈھائین مغلانی نے اُسی دم بات کاٹی کہ ستم وہ نگوڑیان ڈھائین اپنے ہونون سوتون پر۔ یہ آپ کیا فرماتی ہین۔ اک قمرن نے کیا اپنے بس مین کر لیا ہماری سرکار کو کہ بس اب جتنی چوڑی والیان ہین سب کی سب امیرون کو اپنے بس اور اپنے قابو مین کرینگی۔ اور کیا اسکی بہن اب ایسی قبول صورت ہو گئی کہ آپ کے ہوتے ساتھی اسکو پیار کرنے لگینگے۔

مہری بولی۔ اے توبہ کرو بوا۔ چاند سی صورت ہے وہ ایک کیا ہے ہزارون مین حضور ایک ہین۔ ایک دو مین نہین۔ مگر بوا اسکے تو ہم قائل نہین۔ اچھی صورت اور بُری صورت سے کیا ہوتا ہے۔ یہ سب کہنے کی باتین ہین۔ جسپر انسان کا دل آجاے وہی پری ہے اسمین چاہے مرد ہو چاہے عورت ہمارے مکان کے سامنے گلی مین ایک نعلبند رہتا ہے۔ اُسکی بیوی کوئی چودہ برس کی ہوگی اور ایسی اچھی شکل گوری چٹی گدرایا ہوا بدن بوٹا سا قد کہ مین کیا کہون اور آنکھین تو ایسی ہمنے دیکھی ہی نہین۔ کٹیلی۔ جیسے کہتے ہین موہنی آنکھون مین ہے۔ اور بدن پر کپڑا ایسا کھلتا تھا کہ اور دس گنا جوبن ہو جاتا تھا اور وہ نعلبند بھی کوئی بیس برس کا ہوگا مگر جورو سے بات نکرے۔ اُسی محلے مین ایک دائی رہتی تھی لڑکے جنانے والی۔ کوئی اٹھتیس برس کی ہوگی اور کالی کالی صورت۔ ہاتھ پانون بھی کالے کالے۔ ذرا ہی ٹھنی البتہ رہتی تھی۔ یہ نعلبند اُسپر لٹو تھا۔ سب کو تعجب تھا کہ چودہ برس کی چھوکری اور ایسی چاند سی بیوی کو چھوڑ کے اُس بڑھیا پہ جان دیتا ہے۔ موئی کلوٹی۔ لوگون نے جو اُس سے کئی مہانے کہا کہ ارے یہ تیری عقل پر کیا پتھر پڑے ہین تو اُسنے اپنے یارون دوستون سے کہا کہ بھیا اگر ہمارا اِس عورت سے نکاح نہوا ہوتا تو ہم اِس دائی کو ضرور گھر ڈال لیتے۔ تو گورے چٹے ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ دل کا آنا بُری شے ہے۔ اور وہ نازو بھی کچھ کم نہین ہے مغلانی نے کہا مین نے اسکی بڑی بہن کو نہین دیکھا ہے۔ اور دیکھا تو قمرن کو بھی اچھی طرح نہین ہے بس اُسی دن موچھون کے کونڈے والے دن تو بیت دیکھا تھا۔ وہ تو بڑی گوری ہے۔ سو پچاس مین ایک ہے۔ مگر انکی اٹیری پر سے حد نے وہ پھوہڑ عورتین ہین۔

آدمیت اور شے ہے اور شرافت اور ہے
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

بینا طوطے کہین پڑھنے سے آدم ذات بن سکتے ہین حیوان پھر حیوان ہے اور آدم ذات آدم ذات ہی ہے انکو بھلے منسون کی طرح چلنا تلک تو آتا ہی نہین کہ بہو بیٹیان چلتی کیونکر ہین مگر ابھی کم سن ہے اور صورت ذرا پیاری پیاری ہے بس بہک گئے اور دل کا آنا بھی شریعت (شرط) ہے۔

شفقت - وہ دوسری بہن کچھ بُری نہین ہی - وہ بھی بڑے بناو چناو کے ساتھ رہتی ہی - اور اِس سے بڑھکے طرار ہی -

ب - باجی جان - آپ نے ہمارے حق مین اچھّے کانٹے بوئے ہین -

ع - اے بہن آہین ہمارا کون قصور ہی - تمہارے میان اُسکو دیکھتے ہی فریفتہ ہوگئے - ہمین جسقدر رنج ہی ہمارا دل جانتا ہی یا ہمارا خدا اور نہ ہمین اپنے سیدھے پنے سے یہ شک تھا کہ وہ نازو پر نظر ڈال رہے ہین - مگر اب جو مین سوچتی ہون تو کُل باتین مطابق پاتی ہون - پہلے پہل تو شرماتی ہوئی آتی تھی مگر جب سے دیکھا کہ نواب کا دل آیا ہوا ہی تب سے وہ بُڑھیا ٹھگون کی بُڑھیا جب آتی تھی نازو کو ضرور ساتھ لاتی تھی اور خوب نکھر کے آپ آتی تھین - جوان عورت - نواب کی نظر پڑ گئی مگر شکر ہی پاک پروردگار کا کہ دور ہی دور تلک رہی - نہین وہ کہان کے بڑے مولوی ہین - وہ اِسکو اور اِسکی بہن دونون کو گھر ڈال لیتے -

مہری مسکرائی - تو اُنکا الٹہر ہمارے سرکار سے بھی بڑھا ہوا ہی وہ تو بچارے قرآن ہی پر رہتے - یہ گھر بھر کو گھر ڈال لیتے - اِن مردون کو جورون کا بُرا لالچ ہوتا ہی - جو اِنکا بس چلے تو یہ ہزار دو ہزار عورتین کر لین - مغلانی کہ خرانٹ جہاندیدہ تھی ہنسی - اور نواب شجاع الدولہ کا حال کہا کہ اُن کے سترہ سو محل تھے - اتنے مین بیگم صاحب بولین بی مغلانی اب خالی نِعلی لال کیا پالین - دو مینائین بھی منگوا لو مغلانی بولی مینا نہ منگوائیے - مینا کے کانٹا لگا اور بس مر گئی - بولتی ہوئی مینا کا مرجانا بُرا معلوم ہوتا ہی - اسکے دن

پڑھاؤ لکھاؤ اور پھر کچھ نہین - خواہی نخواہی کا رنج جیسے لوگ چوسر کھیلتے ہین - جو بد کے کھیلے تو اپنا ضرر - جیتے تو کیا جو ہارے کہلائے اور ہارے تو بس گئے گذرے - بہر حالت مین جواری - وہ مثل نہین ہی کہ اُن نے کہا آؤ بد لو - اُن نے کہا بدے ہماری جوتی - ہم بد کے پاس نہین کھڑے ہوتے وہی مینا کا پالنا بھی ہی - لال سب سے اچھے ایک تو دیکھنے مین اچھے پیارے پیارے - دوسرے بولی تو پھر واہ ہی واہ ہی مٹھی کے برابر جناور اور آواز کتنی دور تلک جاتی ہی - مہین مہین آواز اور سیٹی بجتی ہوئی -

داروغہ صاحب سے کہو کہ کل کوئی بیس پچیس لال ہمکو بھیجنا کے واسطے لا دین - مگر سرخ زیادہ ہون -

مہری - لال تو نام ہی ہی - کیسے پیارے پیارے ہوتے ہین

ب - اچھا کہہ دو پچاس لائین ہم بھی پالینگے -

مہری - مین عرض ہی کرنے کو تھی -

مہری نے باہر جا کر ڈیوڑھی مین دربان کو حکم دیا کہ ذری داروغہ صاحب کے بھائی کو تو ہانک دے لو) اُسنے ایک سپاہی سے کہا کہ داروغہ صاحب سے کہہ دو سرکار نے یاد کیا ہی ڈیوڑھی پر آئین - داروغہ صاحب جھپکے کا رومال سنبھالتے ہوے آئے

داروغہ - کیا حکم ہی بی مہری صاحب -

مہری - (بندگی کر کے) حضور سرکار کا حکم ہی کہ کل تلک اور جو آج ہو سکے تو آج ہی شام تلک اک پچاس لال لا دیجیے - مگر سرخ زیادہ ہون -

د - کیا لال پالینگی حضور بہت خوب -

م - تو کیا عرض کر دون جا کے -

د - کہہ دیجیے ابھی روپئے کو روانہ کرتا ہون - مگر پہلے بھی

تو اُنکے لیے چاہییں -
م - جی ہان پنجرون کا بھی حکم دیا ہی -
د - پچاس لال - تو کم سے کم چار بڑے بڑے پنجرے ہونگے اور رفتہ رفتہ انکے لیے قیمتی سامان بھی بنوایا جائیگا -
م - تو سرخ بہت ہون -
د - ایسے سرخ ہون جیسے یہ گال -
راوی - داروغہ صاحب تو نوجوان آدمی تھے سرخ کو مہری کی طرح سرخ لفظ راسے جملہ صرف مہری کے چڑھانے کے لیے کہا - اور آنسے چھیڑ چھاڑ شروع کرنے کے لیے اِنکے گالون کی طرف اشارہ کرکے مسکراتے ہوے کہا (ایسے سرخ ہون جیسے یہ گال) -
مہری - اے واہ - ہوش کی دوا کیجیے صاحب -
د - مین نے تو کوئی کلمہ آپکی شان کے خلاف نہین کہا -
م - بس اب زیادہ نہ بڑھیے -
د - قصور معاف فرمایئے -
م - مسکراکر اندر چلی گئی - اور بیگم صاحب سے کہا سرکار روتا داروغہ صاحب نے بھیجا ہی - لال شام تک آنے آئے تو کل سویرے آجائینگے - مگر خوب یاد آیا پنجرون کے لیے کہنا بھول گئی کہ پنجرون کو کہدون - حکم ہوا تین پنجرے اور دو چھوٹے مہری کو چھیڑ خانی کا مزہ - پنجرون کے لیے داروغہ صاحب کے بھائی نے (جو اب اسوجہ سے قائم مقام داروغہ ہوے تھے کہ انکے بڑے بھائی نواب صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر گئے تھے) تو خود ٹوک کر پوچھا تھا - مگر چونکہ آدمی جوان اور خوش رو تھا مہری کو ذرا چھیڑا اور اُنکے گالون کی تعریف کی تو چہ بھی فریفتہ ہوگئی - اور شوق چرایا کہ پھر چلکے دو گال ہنس بول آؤن

باہر گئی اور اپنی داروغہ صاحب کو ڈیوڑھی کے پاس پہلے کی طرح سے بلوایا نہین بلکہ خود اُنکی تلاش مین باغ کی جانب تشریف لے گئین - داروغہ تو مہوش کے حسن پر خود شیدا تھا دیکھتے ہی دور سے کہا اب کیا حکم ہی - آؤ آؤ چلی آؤ اور ادھر خدمتگار سے جو قریب کھڑا تھا کہا حقہ بھر لاؤ مگر تمباکو تازہ ہو اور مالی کو بھی رخصت کیا کہ اپنے کام پر جاؤ - اب ایک بی مہری صاحب ہین اور دوسرے داروغہ صاحب - تخلیے کا موقع -
داروغہ - آؤ - برآمدے مین آؤ - دھوپ ذرا تیز ہی -
مہری - (برآمدے مین جاکر) ہم لوگون کو گرمی اور نرم دھوپ سے کیا - کام کاجی آدمی - دھوپ ہو تو خدمت بجالائین - مینہ برستا ہو تو خدمت بجا لائین - بلے نذر آدمی سے -
د - مگر ایک بات ہی - اِس دھوپ سے حضور کے گال اور بھی تمتمانے لگے - اور ان -
م - اے کیا تم جب سے ہمارے گالون کو نظر لگا رہے ہو واہ اپنے گالون کو نہین دیکھتے ہو - ہمارے گالون کو نہ ٹوکا ووکا کرو -
د - معاف کیجیے سرکار -
م - مات (معاف) ایک کوڑی نہ ہوگی -
د - اچھا تو پھر ہمکو سزا دیجیے اور اس سے بڑھکر سزا اور کیا ہوگی کہ ہمنے آپکے گالون کو نظر بد لگائی آپ اسکے بدلے ہمارے گال زور سے کاٹ لیجیے - بس اور کیا کیجیےگا -
مہری خالی شوخ اور چنچل تھی - یہ گرما گرم فقرہ جو سنا تو اچھل پڑی اور پھڑک اٹھی -
م - چہ خوش کس مزے مین مطلب نکالنا چاہتے ہو -

د- گال کٹواتے ہین کہ مطلب نکالتے ہین -
م- ہم گال کاٹنے سے در گذرے - گال جا کے گھر مین کٹوائو
یا کسی ایسی ویسی کے پاس جاییئے -
د- تمھارا کیا سن ہوگا مہری -
م- ابی کچھ سٹری ہوے ہین آپ (مسکرا کر)
د- یہ حضور بات بات مین بگڑتی کیا ہین -
م- بڑے گرما گرم معلوم ہوتے ہین آپ -
د- عاشق تن ہین - اچھی صورت دیکھی اور پھسل گئے -
م- اوئی کیا پھسلن ہو ایسون سے کون دل لگائے -
نت نئی بغل ہین -
د- یہ تم جھجکتی کیون ہو - آگے آؤ -
م- کاہیکو آگو آئین -
د- تو اتنا جھجکتی کیون ہو -
م- کیون نہ جھجکین -
د- پان دیکھی تو پان تو کھاؤ -
م- (نیدو گی کہ کہ) اچھا ہم آپکو اپنے ہاتھ کا پان بھی
کھلا دینگے - پہلے نہ آئین تو ہمارا ذمہ -
د- ہم آپکا پان نہ کھاوینگے -
م- یہ کاہشی سے - پہلے آپکا پان کھایا اور آپ کھاوینگے
یہی انصاف ہو -
د- ہمارا قاعدہ ہو کہ جوان مہریا کے ہاتھ کا پان نہ کھاتے
ہین جب وہ پان دیتی ہی تو بسم لیتی اور دیتی ہو -
م- واہ اچھا قاعدہ ہو آپکا -
د- اگر آپکو منظور ہو تو بسم اللہ -
م- بندی ایسے گلوری کھلانے سے در گذری -

د- تم بھی سوچین کہ ایک پان ہی بچا -
م- پان کے ٹکڑے کو تو ہم محتاج نہین ہین - مگر آپکو گلوری
کھلوا کر اپنے گال کون کٹوائے -
د- کیا یہ کوئی بڑے عیب کی بات ہو -
م- اوئی نہین - خدا نہ کرے - پرائے مردون سے گال
کٹوانا تو عورت کے لیے بڑا جوہر ہو -
د- جوہر تو ہو ہی (نون پر زور دیکر)
م- یہ آج آپ اتی خرمستیان کیون دکھا رہے ہین سبزی
پی لی ہو - کیا -
د- اب انصاف تمھارے ہی ہاتھ ہو - جب تمھاری سی صورت
دیکھنے مین آتے تو انسان کا دل ہاتھ سے کیون نجائے -
اور اگر معشوق بیوفا ہو تو اور ستم ہو -
م- لے اب ہمین جانے دیجیے دیر ہوتی ہو -
د- ذرا ٹھہرو - باتین تو کرین -
م- آپکی یہ نٹ کھٹ پنے کی باتین جیسے بھاتین آپ سے
یہ باتین کیجیے - مین بچاری کیا جانون -
د- ارے ڈالا جالی اور ابھی کچھ جانتی ہی نہین ہو -
مہری ایک چالاک عورت انکی آتش عشق کے بھڑکانے
کے لیے انگو تھا دکھا کر چلی گئی - انھون نے لاکھ لاکھ پکارا
قسمین دین مگر اسنے ایک نہ سنی - پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا -

پھر کر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

ادھر دارو غہ صاحب کے دل مین اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ
کسی ترکیب سے اس سونے کی چڑیا کو پھانسا چاہیے دل
نہایت ہی بیقرار تھا اور انھون نے یہان تک ٹھان لی

کہ چاہیے جو ہو گھری ڈال لو - اور ع

	ہر چہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم	

کہکے ایک مکان علیحدہ لیکر مزے سے زندگی بسر کرو -

اُدھر مہری اِس منصوبے مین تھی کہ داروغہ سے کچھ لے مرو مگر اِس خوبصورتی کے ساتھ کہ کوئی کانون کان نہ سنے - بیگم صاحب سن پائینگی تو غضب ڈھائینگی اور اگر ان لے سن لیا تو وہ مار ہی ڈالیگی - مغلانی کھڑے کھڑے نکلوا ہی دیگی - اور جو نوابصاحب کو خبر ہوگئی تو وہ بھی فوراً موقوف کر دینگے - اِسکو یہ بھی ابھی تک امید تھی کہ شاید نوابصاحب قمرن کو نکال دین اور مین محل مین داخل ہو جاؤن اور نوابصاحب اِسکو روز چھیڑا ہی کرتے تھے - اِس بیس و پیش مین یہ زنان خانے مین آئین - کہا پانچ پنجرون کے لیے کہدیا ہے - داروغہ جی خدا جانے کہان تھے - ڈھونڈھوایا تو بولے - کہا پنجرے بہت اچھے اچھے تیار ہین - لال انھین مین آئینگے - حکم ہوا کہ پوچھو چاندی کا پنجرا کتنے مین تیار ہوگا اب انکو پھر داروغہ صاحب سے ملنے کا موقع ملا - باہر جاکر یون گفتگو ہوئی -

م - پوچھتی ہین کہ -

د - یا مار ڈالو یا جلالو -

م - ادھ مرا کرکے چھوڑ دنگی -

د - ہائے ستم - ادھ مرا کرکے چھوڑ دگی - یہ بیرحمی ! -

م - تم ایسون پر رحم کون کرے -

د - ہم نے کون ایسا قصور کیا ہے صاحب -

م - اتے تمکو ان باتون سے کیا ملتا ہے - ہم بدنام ہو جائین اِسمین تمھاری خوشی ہے ؟

د - بدنامی کیسی - کسی کو کیا معلوم آپس مین کیا باتین کر رہے ہین - چوری چوری اپنے ہنس بول رہے ہین -

م - اور جو ہماری اماّن سے کوئی جا کے لگا دے کہ یہ تو اب گھنٹون داروغہ جی سے صحبت گرماتی ہے -

د - تم کہدینا کہ ہم کوئی پردے کی بیٹھنے والی بی بی تو نہین ہین - اندر باہر آنا جانا لگا ہی رہتا ہے اب کوئی کسی سے بات بھی نکرے - بات کرنے مین کیا گناہ ہے آخر - اور جو یون ہی لوگون کی لگائی بجھائی پر دھیان کروگی تو اللہ ہی حافظ ہے

شام کو داروغہ صاحب نے ستر لال اور چار بڑے اور دو چھوٹے پنجرے محل خانے مین بھجوائے - بیگم صاحب نے پچاس لال اور دو بڑے دو چھوٹے پنجرے فوراً اپنی بہن کے لڑکے کے لیے بھجوا دیے اور بیس لال اور دو بڑے پنجرے رہنے دیے -

آٹھ بجے کے وقت داروغہ صاحب ڈیوڑھی مین آ کے کرسی پر بیٹھے اور دریافت کیا کہ اب پہاڑ چلنے کا کون دن حضور نے قرار دیا ہے کیونکہ جو خط آیا ہے اُس سے پایا جاتا ہے کہ سرکار نے روانگی کا دن حضور ہی کی راے پر چھوڑ دیا ہے بھائی صاحب یہان نہ آئینگے - کاٹھگودام تک بندہ ہمراہ رکاب چلیگا اور آدمی سپاہی وغیرہ اور وہان سے بھائی صاحب بھی ہونگے -

بیگم صاحب نے فرمایا ابھی ہمنے دن قرار نہین دیا ہے مگر اب یہان جی گھبراتا ہے - جلدی روانہ ہونگے تم اپنے کیل کانٹے سے لیس رہو - جس روز چلنے کی تیاری ہوگی اُسکے ایک دن پیشتر کہدیا جائیگا -

انھون نے کہا بلکہ دو روز پیشتر - کیونکہ کئی خاص درجے انتظام کرنا ہوگا - یعنی ریل کے درجے خاص حضور

ہمراہیون کے لیے کرایہ کرنے ہونگے -
مہری - جی ہان دو روز پہلے سے اطلاع کر دینگے کہ سب
انتظام وقت پر ہوجائے -
داروغہ - انتظام تو اور سب لیس ہی فقط ریل کے
کمرون کا انتظام البتہ وقت پر محال ہی -
مہری - جی ہان وہ اپنے بس کی بات تو ہی نہین -
محلدار - ہمنے آجتک ریل ہوئی کی صورت کبھی نہین دیکھی
کہ کیسی ہوتی ہی -
مغلانی - کلکتے ہم گئی ہین نہین -
مہری - ہم تو سرکار کے ہمراہ سب دیکھ آئے اور کل سیر بھی
کر آئے ہین -

پہاڑ کا دلچسپ بیان

ان چار پانچ صاحب تربیت یافتہ مین سے اور سب تو
کچھ دن قیام کرکے پہاڑ سے اتر گئے مگر بیرسٹر صاحب
ایک خاص ضرورت سے نینی تال ہی مین رہے - اور
ایک روز اپنے دوست کو جو مدت سے قیام لندن کے سبب
لندنی کہلاتے تھے نواب صاحب کے ہان لائے -
بیرسٹر - آپسے ملئے نواب صاحب - آپ میرے
معزز دوست اور بڑے سیاح جہاندیدہ ہین - کہین ع -

جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

کی پھبتی نہ کہیے گا -
نواب - (معانقہ کرکے) مین آپکی ملاقات سے نہایت
خوش ہوا - جناب کا اسم مبارک اور وطن -
بیرسٹر - آپکا اسم مبارک حاجی نور الدین صاحب نور
لندنی ہی اور دولتخانہ خاص لکھنؤ مین - مگر عرصہ دراز سے
آپکے والد ماجد نے بنارس مین سکونت اختیار کی ہی سات
برس آپ لندن مین رہے اور کئی سال روس اور روم
اور فرانس مین - پہاڑون پر زیادہ تر رہنے کا اتفاق ہوا ہی
آغا - حضرت بندے سے بھی مصافحہ کیجیے -
لندنی (مصافحہ کرکے) جناب کا اسم شریف -
نواب - آغا محمد اطہر صاحب رئیس لکھنؤ -
آغا - آپسے کچھ پہاڑون کا دلچسپ تذکرہ سننا چاہتا ہون
چھٹن - ہم سب مشتاق ہین - کسی زلزلے کے دیکھنے کا تو
اتفاق نہین ہوا -
بیرسٹر - کسی زلزلے کا ؟ یہ کہیے کہ جان کے لالے پڑ گئے تھے
جاپان کے کسی زلزلے کا حال بیان کیجیے -
ممن - آپ صاحبون کی ملاقات اور صحبت نصیب کہان
ہوتی ہی - مغتنمات مین سے ہی -
لندنی - ایک جزیرہ ہی جاپان - وہان رہنے کا اکثر اتفاق
ہوا ہی - ایک زلزلہ ایسا سخت وہان میرے ہنگام قیام مین
آیا کہ الامان - کوئی دو بجے ہونگے کہ میری آنکھ کھل گئی - تو
گرمی اسوقت معمول سے زیادہ معلوم ہوئی - مین نے اسکا
کچھ خیال نکیا اور برآمدے مین آن کے بیٹھا - اتنے مین وہ
ضعیفہ میرے پاس آئی اور مجھسے پوچھا کہ اسوقت تم کوئی بات
پاتے ہو - مین نے کہا ہان گرمی ذرا معمول سے زیادہ ہی -
اسنے کہا مین تو سمجھتی ہون کہ کوئی تازہ مصیبت آنے والی ہی
خدا خیر کرے - اسوقت ایک تو حبس ہی - دوسرے ہوا بالکل
بند ہی - تیسرے جانور سب دبکے پڑے ہوے ہین اور چوطرفہ
سناٹا پڑا ہی - خدا ہی خیر کرے - آثار مصیبت صاف عیان
ہین کوئی گنہگار ہمارے شہر مین آج آیا ہی مین سمجھا کہ جس طرح

یہ روز نئی نئی مصیبتون اور نئے نئے حادثون کی پیشین گوئی کیا کرتی ہی اسیطرح آج بھی اسنے بک بک شروع کی مگر اسکی باتون مین مجکو بڑا لطف آتا تھا - اب اِس گفتگو مین کوئی آدھ گھنٹے سے کچھ کم عرصہ ہوا ہوگا کہ اُسنے آسمان کیطرف دیکھکر کہا غضب کا سامنا ہی ستم ہوگیا - بہت بڑی مصیبت آگئی - ابتک وہ مصیبت آنے کی پیشین گوئی کیا کرتی تھی اب اُسنے بدحواس ہوکر کہا کہ مصیبت آگئی اور مین نے جو غور کیا تو واقعی سناٹا نظر آیا - جانور سب خاموش پائے اور ہوا بالکل بند - اور ہم سب کے چہرون پر مردنی اور تیرگی اور افسردگی اور پژمردگی چھائی ہوئی اب مجھے بھی تشویش ہوئی - اور میرے یورپین خدمتگار نے بڑی بدحواسی کے ساتھ جلد جلد مجھسے کہا کہ حضور کوئی بڑی مصیبت آنیوالی ہی اتنے مین اِس ضعیفہ کی خوابگاہ کے کمرہ سے بڑے زور سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز آئی اور ضعیفہ نے کہا - لو زلزلہ آتا ہی بڑا زبردست بھونچال ہی اِس حادثے کی آمد آمد کی خبر سنکر روح پرواز کرگئی اور مین اسیمگی کے ساتھ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا - اور میرا خدمتگار رونے لگا - ضعیفہ سے مین نے پوچھا کہ اِس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی بھی کوئی ترکیب ہی - مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا اور دوڑکر صحن مین کھڑی ہوئی اور غل مچاکر مجکو بھی بلایا - مین فوراً دوڑکر اُسکے پاس چلا گیا اور میرا خدمتگار میرے بیگ اور بکس اور پورٹمنٹو اور بستر کمرے سے بڑی پھرتی کے ساتھ اٹھا لایا - اِس عرصہ مین ضعیفہ کی ایک خادمہ اور ایک خادم نے اُسکا ضروری اسباب بھی نکالکر باہر رکھا - بس حضرت دفعتہً یہ معلوم ہوا کہ جیسے زمین کے اندر ریل چل رہی ہی اور کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے اندر بادل گرج رہا ہی - اسقدر ہراس اور افکار کا ہجوم تھا کہ الامان یا الٰہی یہ بادل زمین کے اندر کدھر سے گھس گیا - ریل گاڑی طبقات ارض کے اندر کہان سے چلنے لگی - خادمہ کے بدن پر تو کنپکپی چڑھ گئی اور ضعیفہ اپنی زبان مین بکمال استقلال دعا مانگنے لگی - اور میرا خادم زار زار رونے لگا - اور میرے قلب کی جو کیفیت تھی اُسکا حال مین کیا بیان کرون ضعیفہ کا کتا ہم سب کی صورت دیکھے اور مارے ڈر کے ہماری ٹانگون مین لپٹا جائے - رفتہ رفتہ گڑگڑاہٹ زمین کے اندر سے بلند ہوتی گئی تو ضعیفہ نے اور زور زور سے دعا کے کلمات ادا کرنے شروع کیے - گویا اسوقت ہم اس گڑگڑاہٹ کے سبب سے زور سے چلائے بغیر نہین سن سکتے تھے -

تھوڑی دیر مین زلزلہ کچھ یون ہی خفیف سا محسوس ہوا پھر کچھ منٹ تک زمین کو جنبش ہوئی - تو مین نے ضعیفہ سے دریافت کیا کہ اب تو کوئی اور تازہ مصیبت نہین آنیوالی ہی کیونکہ مین سمجھتا تھا کہ -

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اُسنے جواب دیا - نہین مگر تم سب خدا سے دعا مانگتے جاؤ کہ اللہ اسی طرح ہمیشہ ہمارے اوپر اپنا فضل و کرم کرے ابھی مصیبت آئی کہان - بہت بڑی مصیبت تو اب آنیوالی ہی شاید ہی جان بچے اللہ تو نہین ہی - اتنا سنتا تھا کہ میرے ہوش غائب ہوگئے کہ اب جان گئی پھر خیال آیا کہ نہ جائے رفتن بھاگکر کہان جاؤن کہان - اور ٹھہرا رہون تو کس مصیبت کے منھ مین - یہ سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے کچھ دور زمین شق ہوئی اور اِس زور سے زمین کو جنبش ہوئی کہ مین گر پڑا اور ضعیفہ اور خادمہ دونون کو غش آگیا - یہ زلزلہ کوئی دس منٹ تک رہا اسکے بعد دس بارہ منٹ تک زلزلہ محسوس نہین ہوا - اِس عرصے مین مینے ان دونون کو اٹھایا جب انکو ہوش آیا تو ضعیفہ نے سب سے پہلے یہی دریافت کیا کہ اب کوئی [illegible] مین سے

ہر اتو نہین - مگر خادمہ بہت زیادہ بدحواس تھی - تھر تھر کانپتی
اور زرد پڑ گئی تھی اور ہونٹھون پر ہلاہٹ آگئی تھی اور میرا خادم
تو سکتے کے عالم مین تھا اور اُسکی کہنی بہت چھلگئی تھی - اِسکے بعد
پھر کوئی آدھ گھنٹے تک سکون رہا مگر ضعیفہ نے ہم لوگون کو
ہلنے ندیا - تیسرا زلزلہ بہت ہی مہیب اور سخت تھا - اور
کوئی چار بلکہ ساڑھے چار منٹ تک رہا - صدہا مکانات منہدم
ہوگئے - - دیوارین جڑ سے کھُد کھُد کے دور گرین اور کڑیان
اور شہتیرین تین تین مکانون کے فاصلے پر زور زور سے
گرنے لگین اور پہاڑ کے ٹکڑے کوسون کی خبر لائے - پتھر کا
ایک ٹکڑا کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر گرا - ایک ٹکڑا دو میل
پہونچا اور دھوئین اور چنگاریون اور گندھک کی انتہا
نہ تھی - اِسقدر دھوان ہمنے کبھی کا ہیکو دیکھا تھا - تمام
شہر مین دھوان تھا - اور گندھک کے اجزا چو طرفہ
دھوئین کیطرح پھیلے تھے - آتشبازی کے انارون مین اگر
کبھی گندھک ذرا زیادہ ہو تو کیا برا معلوم ہوتا ہے - نہ کہ
پہاڑ کی چوٹی سے گندھک جلتی بلتی ہوئی منتشر ہو اور
کوسون کی خبر لائے - معاذ اللہ کا مقام ہے توبہ توبہ جسوقت
یاد آتا ہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین - کیا برا وقت تھا -
ہے ہے - تمام شہر مین جدھر جاؤ کہرام مچا ہوا - ہر طرف
لاشین - کوئی دروازے پر مرا پڑا ہے - کوئی چھت کے
ساتھ نیچے آرہا - کوئی دیوار کے تلے دبکے مرگیا - کوئی
کوٹھے سے گر پڑا اور چل بسا - ہزارہا آدمی سسک سسک کے
عورتین بچون کے بچانے کو دوڑین تو کوئی لڑکے کے ساتھ
خود بھی کچل گئی - کسی کی ٹانگ پر دیوار گری اِسکے صدمہ سے
جان گئی - بہت سے آدمی صدمے کی وجہ سے مرگئے -

اور جو بچ گئے وہ اپنے اعزہ متوفی کو روتے تھے - غرضکہ جو
تھا پریشان حال اور سراسیمہ - اور اِس سب پر طرہ اور تازہ ستم
یہ تھا کہ کنوئین خشک ہوگئے - پانی کا کال پڑ گیا - مکانات کے
گرنے سے کنوئین بند ہوگئے نالون تک کا پانی نہ ملا - کیونکہ
عمارتون اور مکانون کے گرنے سے نالے بھی پٹ گئے تھے
ہر سمت شور محشر بپا تھا - الامان - الامان -
پولیس والون نے بڑی جوانمردی اور کار نمایان کیا -
اپنی جان کا ذرا خیال نکیا اور لوگون کے بچانے مین بڑی
مدد دی - ہمارے ملک کے پولیس سے یہ نہو سکتا - اُنکو اپنی
اپنی جان کی پڑی ہوتی - اب سنیے کہ بعض کمبخت شقی القلب
آدمیون نے جنکو روسیاہ کہنا ثواب ہے یہ حرکت شیطانی کی
کہ مردون کی جیبین ٹٹولنے لگے - اِس شور محشر اور ہنگامہ حشر
مین ان شقی اور بدکردار ملعونون کو عبرت اور خوف خدا
نہ تھا - اصل کفن کھسوٹ ایسون ہی کا نام ہے -
نواب - خدا کی مار ایسے لعینون پر -
چھٹن - کتے کی موت ایسون کو نصیب ہو تو مین خوش ہون
زندہ پُوا دے -
ممن - واللہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے -
مسخرہ - ہم تو اپنے لکھنؤ ہی کو روتے تھے - مگر معلوم ہوا کہ
من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست اور او رمقامات
پر بھی ایسے ایسے حضرات موجود ہین جو لکھنؤ کے بدمعاشون کے
بھی کان کاٹتے ہین لاحول ولا قوۃ -
آغا - ہمین واللہ ابتک یقین نہین آتا کہ انسان اسقدر
شقی ہو سکتا ہے -
مسخرہ - سچ کہتے ہین آپ - واللہ سچ ہے -

نواب - ایک خشر بپا ہی - اور انکو یہ فکر پڑی ہی کہ مردے کی جیب ٹٹولیں -

مسخرہ - اصل دوزخی -

نواب - دوزخ کو بھی انسے شرم آئے - وہ سب ادب کے مر گئے ہوتے تو مین خوش ہوتا -

لندنی - اس قسم کے ستائیس ناہنجاروں نے بڑی سخت سخت سزائین پائین -

نواب - مین بہت ہی خوش ہوا غضب خدا کا جو شخص ایسے وقت مین بھی خدا سے نڈرے وہ واجب الرحم نہین ہی بلکہ وہ واجب القتل ہی - ایسا شخص قتل ہونا چاہیئے - شرع کی رو سے ایسے لعین کو مدد دینا یا اسپر رحم کرنا جنت سے محروم رہنے اور دوزخ مین داخل ہونے کی فکر کرنا ہی -

> نکوئی با بدان کردن چنان ست
> کہ بد کردن بجاے نیک مردان

آغا - اسوقت لوگون کے دلون پر خدا جانے کیا گذرتی ہوگی -

مہراج - مین تو کانپنے لگا -

آغا - کانپنے کی تو بات ہی ہی -

ممن - انسان کی مصیبت اور لکھوکھا آدمیون کی وفات کا حال پر ملال سنکر رحم کرنا کون بڑی مردی اور مردمی ہی - یہ تو تھا درجے کے شقی القلب و بے ننگ و دون کا کام ہی - اور انسان مین اگر انسانیت کا ذرا بھی خیال ہوگا تو ایسے آدمی کو بدتر از بہائم سمجھے گا -

مہراج - جی اور کیا - ع -

> بے نطق آدمی بہترست از دواب

مسخرہ - بجا ارشاد ہوا -

> عزیز دو حق تعالے کبریا ہی

آغا - کیون حضرت آخر کچھ سبب بھی دریافت ہوا کہ یہ وجہ کیا تھی -

اختر - کوئی سبب طبیعی ہوگا -

لندنی - اس مقام سے کچھ فاصلہ پر ایک جھیل ہی اور کوہ آتش فشان یعنی جبال النار سے بھی قریب ہی -

نواب - تو کیا جھیل سے کیا ہوتا ہی -

مسخرہ - جلدی فرمایئے قبلہ - یہان روح فنا ہوئی جاتی ہی ممن - جھیل تو ایک یہی ہی - سامنے - اور پہاڑ پر ہم لوگ بیٹھے ہی ہین -

آغا - ہان وجہ تو دریافت ہو جائے - ایسا نہو یہان بھی وہی سامان جمع ہو جائین -

نواب - یہ تو آپنے اچھی سنائی -

مہراج - جیسی غلام یہین نہین آترا -

> سخن دان پرورده پیر کہن
> بیندیشد آنگہ بگوید سخن

سننے سے پہلے کانپ اٹھا - جو اگر دیا رکھی رہی آگ اور پانی اور پہاڑ دونون سے ضرور ڈرنا چاہیے -

مسخرہ - اور بھیڑیے کو بھول ہی گئے - واہ

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور سب ہنس پڑے اور ممن بھی کھلکھلا کر ہنس پڑے -

لندنی نے زلزلے کا سبب یہ بیان کیا کہ جو مقامات جبال النار یعنی کوہ آتش کے قریب واقع ہوتے ہین وہان اکثر زلزلے آیا کرتے ہین - زمین یعنی اندرونی طبقات ارض کے اندر اجزاء کبریتیہ یعنی گندھک کے جز بہت بہت ہوتے ہین اور جب یہ اجزا ابخرہ و چند طلب خروج کی کوشش کرتے ہین تو جس مقام سے باہر نکلتے ہین وہان زمین دور تک

بقیہ

منشق ہوجاتی ہے- اور اکثر اوقات کوہ آتش فشاں کے اندر ہی اندر پہاڑ کو توڑ کر نکلتے ہیں تو اجزار کوہ یعنی پتھر کے ٹکڑے کوسون کی خبر لاتے ہیں-

نواب- کیون صاحب اس سانحہ ہوش ربا مین تو جان و مال کا نقصان کثیر ہوا ہوگا-

لندنی- جناب کئی کرور کا نقصان ہوا-

آغا- شہر مین کتنے آدمی بستے ہونگے-

لندنی- بیس ہزار کی آبادی ہے- اور دامن کوہ مین واقع ہے- ہے پہاڑہی پر مگر وہ پہاڑی کوئی دس منٹ کی راہ ہے تو دامن کوہ ہی کہنا چاہیے- اور ان پہاڑونکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہے- بارہون ماس برف رہتی ہے یہان کے باشندے زلزلون کے عادی ہوگئے ہین کیونکہ زلزلے یہان بہت آیا کرتے ہین پیشتر کے زلزلون مین صرف یہ ہوتا تھا کہ عمارتون مین دراڑین پڑجاتی تھین مگر یہ زلزلہ نہ تھا- اسکو آفت اور بلا کہنا چاہیے آفتاب کا رنگ عجیب قسم کا تھا- اور روشنی کا نام بھی نہ تھا لوگون کے کراہنے اور چلانے کی آواز جگرخراش دل کے ساتھ نوک سنان کا کام کرتی تھی- اور جب زمین کو جنبش ہوتی تھی تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ہم اسکے اندر سما گئے- اور وہ قدرتی قہر نگیتی زلزلے کے وقت زندگی کی طرف سے بالکل مایوسی ہوجاتی تھی- مگر خدا مسبب الاسباب ہے-

آغا- زلزلے کے بعد پھر تو لوگ اپنے مکانون مین رہنے لگے ہونگے-

لندنی- دو دن تک میدانون مین پڑے رہے-

آغا- اور کھانے پینے کا تو بھلا کیا ذکر ہے-

لندنی- روٹی کا ٹکڑا تک میسر نہ آیا- دو دن کے بعد وہان سے خراب سی روٹی پک کے آئی-

چھٹن- پھر تو اور زلزلہ نہین آیا-

لندنی- خفیف زلزلون کی حرکت موقوف نہین ہوئی- وہان کے باشندے تو مدت سے عادی تھے مگر جسے اس زلزلہ سخت کا تجربہ ہوگیا تو ان زلزلون کی میرے نزدیک بھی کوئی وقعت نہ تھی- کیونکہ جو شخص اس آفت آسمانی کا تجربہ کریگا وہ ان خفیف خفیف زلزلون کو بھلا کیا سمجھیگا-

آغا- بھلا کتنے آدمی مرے ہونگے-

لندنی- بندہ تو چوتھے روز بھاگا- مگر سنا تھا کہ کوئی ڈیڑھ لاکھ سو آدمی مرے اور زخمی تو خدا جانے کی ہزار ہوے-

آغا- معاذ اللہ کا مقام ہے-

مہراج- بھائی صاحب ع-

اگر خواہی سلامت بر کنار ست

ورنہ جان کی خیر نہین-

لندنی- سفر کرنے سے انسان کی آنکھین کھل جاتی ہین آپ کے لکھنؤ والون سے کون کہے- جنھون نے گھر کے باہر کبھی قدم ہی نہین رکھا- ذرا باہر نکلین تو معلوم ہو کہ دنیا کیا شے ہے- انکے نزدیک لکھنؤ سے بڑھکے کوئی شہر ہی نہین ہے اب ہم انسے کیا لڑین کہ یورپ مین جاکے دیکھو تو پھر لکھنؤ کی عظمت کا حال معلوم ہو- اور یون تو ع-

کس نگوید کہ دوغ من ترش ست

وجہ یہ کہ اول تو اہل لکھنؤ ما چاتوڑا لیسے ہوتے ہین کہ سفر سے انکو کوئی بحث ہی نہین ہے اور اگر سفر کیا بھی تو

وہی قرب و جوار کے شہرون اور قصبون اور ضلعون مین ملیح آباد چلے گئے - یا بارہ بنکی یا سلطانپور - یا بستی اور گورکھپور دیکھ آئے اب فرمائیے اُنکے نزدیک تو لکھنؤ نمونہ بہشت برین ہی بلکہ رشک روضۂ رضوان - گو لکھنؤ آبادی اور وسعت اور رقبے کے لحاظ سے بڑے شہرون مین ہی اور اسمین بھی شک نہین کہ لکھنؤ مین عمارتین بھی بہت اچھی اچھی بنی ہوئی ہین - چھتر منزل اور ارکین کی کوٹھی اور حسین آباد مبارک اور قیصر باغ قیصر پسند قابل دید ہین اور بڑا امام باڑہ واقعی اس معنی کر کے ساری خدائی مین اپنا نظیر نہین رکھتا کہ اتنا بڑا گھر بلا کڑی والان جسکو دالانون کا دادا بیر کہنا چاہیے کہین نہین اور طرہ یہ کہ اداؤن کا کام ہی بے ستونون - اور لکڑی کا نام نہین - سب لوہے کا کام ہی مگر دور کیون جائیے ذرا دو قدم پر جھمپوری ہو آئیے - دیکھیے تو ایسا بازار اور ایسے نفیس قطع دار دو منزلہ مکانات اور دوکانین اہل لکھنؤ نے کبھی خواب مین بھی دیکھی ہین - ملتے ہوے ذرا آگرے مین اتر پڑیے - تاج بی بی کا مقبرہ ملاحظہ فرمائیے کہ دنیا کے پردے پر ایسی عمارت کہین نظر نہین آتی دہلی مین دیوان عام و دیوان خاص کیسا بے مثل بنا ہوا ہی کہ دیکھنے سے جی خوش ہو جاتا ہی - مگر اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھین کھونا ہی - میرا نفس کے اہل لکھنؤ کے دلون مین تو لکھنؤ کی عظمت اسقدر سمائی ہوئی ہی کہ نکل نہین سکتی وہ مرتے دم تک یہی کہتے جائینگے کہ ہفت اقلیم اور ربع مسکون مین جو کچھ ہی لکھنؤ ہی ہی - وہ ابھی تک ہفت اقلیم اور آب حیات اور سد سکندری اور یاجوج ماجوج سمجھے ہوئے ہین - جس شخص نے یورپ کا سفر کیا ہی اور دنیا کے عجائب

و غرائب دیکھے ہین وہ بھلا ان مہمل و پوچ بادر ہوا خیالات کو کب مان سکتا ہی - اہل یورپ نے پہاڑون کی وہ وہ تحقیقاتین کی ہین کہ عربی اور فارسی اور سنسکرت کی کتب مین انکا کہین نام و نشان ہی نہ پائیے گا - تو وجہ کیا اس قسم کی تحقیقات کی جانب ہم اہل ایشیا نے کبھی توجہ ہی نہین کی - سنسکرت ایک جامع زبان ہی - ایسی صرف و نحو ساری خدائی کی السنہ مین نہ پائیے گا اور نہ اسقدر کسی اور زبان کی شاعری کو وسعت و جامعیت ہی - عربی مین منطق کا علم بہت بڑا علم ہی - فارسی مین پرانی قسم کی شاعری اب تک لطف دیجاتی ہی - مگر جو علوم و فنون نفیسہ اہل یورپ نے اب ایجاد کیے ہین وہ ان السنہ مین کہان -

مگر بڑی خرابی یہ ہی کہ اہل ہنود کو یہ جھک ہوئی ہی کہ سنسکرت دیوتاؤن کی زبان ہی اور انکے وید مین دنیا بھر کے علوم جدید و عتیق موجود ہین اور اہل اسلام یہ ڈینگ کی لیتے ہین کہ عربی سے بہتر کوئی زبان ہو ہی نہین سکتی - اگر ان سے کوئی بحث کرے تو آستین چڑھا لین - پھر کس کو بڑی ہی کہ خواہ مخواہ بحث کرے اور لڑائی مول لے - اور اگر ہم سمجھین کہ وہ داب مناظرہ کے موافق بحث کرینگے تو ہم ضرور بحث کرین مگر جب ہم خوب جانتے ہین کہ وہ بحث کے عوض کج بحثی اور مناظرے کے عوض گالی گلوچ پر آمادہ ہونگے تو ہم ایسے بحث کرنا اپنا ننگ سمجھتے ہین -

نواب - واقعی آپ بڑے قابل اور لائق آدمی ہین - اور جو کچھ آپ کی نسبت ہم سنتے تھے اُس سے بدرجہا بہتر پایا - آپ ہمارے فخر ہین -

آغا - اسمین کیا شک ہی - کیسے پاکیزہ خیالات ہین -

نواب

خدا کی قسم - بیشک ہمارے فخر ہین -

نواب - بیرسٹر صاحب آپ نے فرمایا تھا کہ جناب لندنی نور تخلص کرتے ہین - خاکسار آپکا کلام سننے کا بہت مشتاق ہو کچھ فرمایئے حضرت -

بیرسٹر - اب تو سب بھول بھال گئے ہونگے -

لندنی - ایک مدت گذر گئی - شعر شاعری سے کوئی بحث ہی نہین رہی - بیس بائیس برس مین شاید کوئی دس پانچ بار اُردو بولنے کا موقع ملا ہو - پھر فرمایئے شاعری کی مشق کیونکر ہو

نواب - ہان صحیح ہو -

لندنی - اوہ - خدا جانے کو ہزار برس کے بعد اپنے نزدیک آج شعر شاعری کا نام سنا ہو مگر حضرت وہ میرن کین کہ تمام عمر نہین بھول سکتے ہینے تو خیر پچیس چھبیس برس تک یورپ کی سیر کی اور ایک معتد بہ حصہ عمر صرف کر دیا - جو صاحبزادے بیرسٹری کے لیے گئے تھے اور جنکو صرف تین سال وہان رہنے کا اتفاق ہوا اُنسے پوچھیے کہ لندن کے قیام کو کیا کہتے ہین - لندن کے نام پر جان دیتے ہین یا نہین ہندوستان کو چاہیے آپ لوگ جنت نشان کہیے چاہے جو کہیے وہ بات بھلا یہان کہان - اور یون خالی خولی ڈینگ اُڑانا اور بات ہو -

آغا - جو ولایت سے واپس آتا ہو وہ یہی کہتا ہو -

چھٹن - جی ہان جو آتا ہو وہ کلمہ ہی پڑھتا آتا ہو -

بیرسٹر - قابل دید ہو نواب صاحب -

لندنی - آپ لوگ بے ادبی معاف بڑے پست ہمت ہین خدا نے زر دار بھی کیا ہو - جاگیر ہو کل اسباب عشرت و فارغ البالی مہیا ہین مگر اتنی عمر مین ابکی دفعہ نینی تال آنے کا اتفاق ہوا

واہ - افسوس ہو خدا کی قسم افسوس ہو -

چھٹن - ہم تو قبلہ مستعد ہین بشرطیکہ محمد عسکری ہمت کرین چار ہزار ہم بھی صرف کرینگے -

مہراج - اگر سمندر کی راہ نہ چلو تو آنے جانے اور وہان رہنے کے سات سو تک ہم بھی خرچینگے -

مسخرہ - کھیل گئے جان پر -

بیرسٹر - آنے جانے اور وہان قیام کرنے کے سات سو !

مہراج - کیا سات سو تھوڑے ہوتے ہین -

لندنی - آپ جا چکے قبلہ -

مسخرہ - اور شرط تو یہی سمندر کی راہ اگر نہو -

لندنی - اور نہین کیا پانی بالکل پر جایئے گا -

مسخرہ - پالکی پر چلیے -

بیرسٹر - ہان تیز بھی جایئے اور جوکھم بھی نہ ہو - رنگ بھی چوکھا آئے -

لندنی - دس دس ہزار کمر مین باندھیے اور چلیے سات سو مین کیا ہوگا -

مہراج - کوئی پاگل ہی ہوگا جو صرف زر بھی کریگا اور جوکھم بھی اٹھائیگا -

لندنی - اب سب چلے ہی جاتے ہین -

مہراج - اور ڈوبتے بھی جاتے ہی ہین -

پہاڑ پر لکھنؤ کا لطف صحبت

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک سپاہی نے جو ڈاک لانے گیا تھا کئی خط اور اخبار سامنے رکھدیے اور بیرسٹر نے پڑھتے پڑھتے جناب نواب صاحب سے کہا کبھی اس اخبار میں تاریخ کا ایک مصرع ابھی ابھی نظر سے گذرا ہو ع -

آج بگڑی ہو اس ستمگر سے

آغا۔ شگفتہ طبع ہو۔

پندرہ بیس منٹ کے بعد اختر نے عرض کیا۔

اختر۔ حضور مطلع عرض کیا ہے۔

نہ کہا ایک حرف دلبر سے	سمجھے اسد اس ہمبر سے
نالہ و آہ و دیدۂ تر واہ	جو ہیں گرچہ کہاں ہیں وہ بر سے

لندنی۔ خوب فرمایا ہے۔ پوری مثل ایک مصرع میں آگئی۔ اور یہی لطف ہے۔ ورنہ اگر مثل کو اس طور پہ لاسکے کہ لد مقر کردے تو شعر گفتن چہ ضرور ہے۔ جیسے۔

بلند قامتی اپنی سے مشہور ہو لشیر

اسکے یہ معنی کہ شہر میں اونٹ بدنام۔ مشہور ہو لشیر بس لد مقر ہو گیا۔

اختر۔ حضور اس شعر کو ملاحظہ فرمایئے گا۔ داد چاہتا ہوں آپ سب قدردان ہیں۔ عرض کیا ہے۔

عید کیونکہ نہ ہو نکالا کام	حلق سے دل کے اسکے خنجر سے

لندنی۔ سبحان اللہ دل کے کیا خوب فرمایا ہے جی خوش ہو گیا واللہ۔ کیا عید قربان ہے۔

بیرسٹر۔ واقعی بے مثل شعر ہوا ہے۔ دل کے لفظ نے جان ڈالدی اور حلق کے لیے کام کیا خوب۔

اختر۔ کیا خوب نگاہ رسا ہے۔

لندنی۔ نواب صاحب خوب پہونچے ہیں واللہ۔

اختر۔ خداوند سنئے گا۔

جان لی عشق زلف جاناں کی	نہ ٹلی یہ بلا مرے سر سے

آغا۔ واہ۔ کیا بلا اور کیا سر کا لفظ ہے۔

مہراج۔ اندر سے۔ یہ قافیہ تو لائیے جملہ۔

مسخرہ۔ حضور صفائی کے کنستر کا قافیہ سنئے گا۔ سہ

ہنا کر دہن پہ گر نشتر ڈالی
جا کے کہدیگی وہ فرور صفائی کے کنستر سے

ممن۔ واہ۔ کیا موزوں مصرع ہے۔

نواب۔ اس صنعت کا کیا نام ہے حضرت۔

مسخرہ۔ حضور اسکو صنعت مہراج بلیہ کہتے ہیں۔

نواب۔ مگر فرمایش تو (اندر سے) کی تھی۔

مسخرہ۔ (اندر سے)۔ سنگ لاخ ہے مگر لگے ہاتھوں سن لیجئے

اپنے شوہر کی سنکے ایک نہیق	نکل آئیں ملائن اندر سے

اس شعر پر بعض نے زور سے قہقہہ لگایا اور بعض نے ہنسی ضبط کی۔ مگر منشی مہراج بلی نے سب سے بڑھکر داد دی۔

مہراج۔ یہ شعر خوب ہوا ہے۔ انصاف شرط ہے۔

لندنی۔ نہیق کے لفظ نے جان ڈالدی۔

اختر۔ اس شعر کی گدھوں تک نے تعریف کی۔

نواب۔ ملاین کا لفظ فحش ہے بھئی۔

مہراج۔ یہ کاہے سے۔ اپنے شوہر ہی کی آواز پر تو باہر نکلیں پھر فحش اسمیں کیا ہے۔

آغا۔ نواب سمجھے ہی نہیں۔ ارے بھئی فحش تو تب ہے کہ جب کسی غیر مرد کی آواز پر باہر نکل آئیں اور جب اپنے خاص شوہر کی نہیق پر باہر نکل آئیں تو فحش کیا معنی۔

مسخرہ۔ حضور نہیق کے معنی منشی مہراج بلی کے سوا اور کوئی نہیں سمجھا۔ بڑے محقق ہیں واللہ۔

آغا۔ ہم کو خود نہیں معلوم۔ ذرا غیاث تو لاؤ جی۔

غیاث میں نہیق کا لفظ نکالکر کتاب منشی مہراج بلی کے ہاتھ میں دی۔ پڑھتے ہیں تو نہیق بالفتح بانگ خر از منتخب

(شرح نصاب) - کاٹو تو لہو نہیں بدن میں - بہت ہی جھینپے اور بڑے جھلائے - اور ادھر ان سب نے زور زور سے قہقہے لگانے شروع کیے مسخرے نے کہا اچھا صاحب یوں سہی -

نکلے آواز میری سیٹی کی | نکل آئین للائین اندر سے

اسپر اور بھی قہقہہ پڑا - آغا صاحب نے کہا کبھی یہ بہت بڑھ گئی - اپنے میاں کی نہیق تک تو خیریت تھی مگر اب یہ سیٹی کی تو کُھلی کُھلی ہونے لگی -

لنڈنی - جناب منشی اختر صاحب کچھ اور فرمایئے -

اختر - حضرت اب اس شعر کے سامنے رنگت نہ جمیگی خیر منشی مہراج بلی صاحب کی فرمایش بندہ بھی پوری کردے (اندر سے) کا قافیہ -

مہراج - بس معاف کیجیے -

اختر - تو خاکسار کو بھی آپ کوئی مسخرہ سمجھے ہوے ہیں -

تسلیم - قدردانی عالم بالا معلوم کردم -

مہراج - اس ملعون مسخرے کی تو شامتوں نے گھیرا ہی وہ تو اپنی قضا کا نوحہ خوان ہی -

مسخرہ - قضا میں اس (ی) نے کیا لطف دکھایا ہی -

اختر - دیکھیے کیا شعر نکالا ہی -

طالب مدح ہو جو وہ دم زیب | بولے عکس آئنہ کے اندر سے

لنڈنی - (بآواز بلند) اندر سے - ای سبحان اللہ کیا خوب فرمایا ہی - ع - بولے عکس آئینے کے اندر سے -

نواب صاحب اور آغا محمد اطہر نے اس شعر کی نہایت تعریف کی اور منشی مہراج بلی صاحب بھی بہت محظوظ ہوے -

لنڈنی - مجھے اسوقت ایسی خوشی ہی کہ بیان نہیں کرسکتا اس کوہستان اور جنگل میں شعر شاعری کا لطف آج ہی

حاصل ہوا الحمد للہ - ورنہ کجا نینی تال اور کجا شعر و سخن کا خیال

آغا - ایک شعر میرے بھی ذہن میں آگیا اسوقت سے

بے گہر ہوکے یہ صدف نے کہا | آب و دانہ اُٹھا مقدر سے

بیرسٹر - واہ واواہ کیا آب و دانہ ہی -

لنڈنی - آب و دانہ تصویر کھینچ دی ہی واللہ - گہر کے لیے آب اور اُسکی صورت تو دانے کی سی ہوتی ہی آب و دانہ خوب ہی لائے

نواب - آغا صاحب بھی بڑے ذکی الطبع آدمی ہیں -

آغا - تسلیم - یہ آپ کی قدردانی ہی -

لنڈنی - ہمنے تو آپکی صحبت میں ایک کو بھی غبی نہیں پایا -

ممن - جو ہندوستانی ہو تو عرض کردوں کبھی تو اس صحبت لائق رہ ہی نہیں سکتا -

اختر - حضور ایک شعر ذہن ناقص میں آیا ہی - امید تو یہی ہی کہ سب صاحب پسند کرینگے -

| حال سب میری سخت جانی کا

ذرا غور سے سنیے گا حضور -

لنڈنی - جان لڑی ہوئی ہی - ع

| حال سب میری سخت جانی کا

اختر - حضور

حال سب میری سخت جانی کا | بارہ کہتی ہی مر کے خنجر سے

اس شعر پر سب پھڑک اُٹھے - دیر تک تعریف کی - اور بار بار پڑھوایا اور دہرایا -

نواب - کیا کہا ہی منشی اختر صاحب نے مر کے -

لنڈنی - ایسا لفظ یہان پر آیا ہی جیسے انگوٹھی پر نگ

آغا - روح وجد کرگئی - کچھ آپ بھی فرمایئے -

لنڈنی - دو تین شعر ذہن میں آئے ہیں تسبیب تو جہلا کا کام ہی

چھوٹا ہوا ہی۔ پچیس برس کے بعد ہندوستان مین آیا اور اُن اُن ملکون مین رہا جہان اُردو بولنے والا عنقا۔ دو چار شعر عرض کیے ہین۔

آہ سے اور داغ دل چمکا
نہ بجھا یہ چراغ صرصر سے

اختر۔ بارک اللہ۔ واللہ خوب ہی فرمایا ہی۔
لندنی۔ عرض کیا ہی۔

جلتی وہ ہون جتنی دوزخ ہین
جلتی ہین میرے دامن تر سے

اس شعر کی بھی سب نے تعریف کی اور داد سخن دی اسکے بعد لندنی نے کہا۔

اُسکو خوفِ شکست یہ نہ تھا
قطرہ بہتر کہین ہی گوہر سے

آغا۔ اہاہا۔ نیا مضمون ہی۔
اختر۔ جدت ہی جناب ع۔ قطرہ بہتر کہین ہی گوہر سے
لندنی۔ حضور سکندر کا قافیہ رکھا ہی۔ عرض کرون۔

پاس اُس شاہ حسن کے آیا
ٹوٹ کر آئنہ سکندر سے

چھٹن۔ ٹوٹ کر کیا خوب محاورہ معنی خیز ہی۔
لندنی۔ مقطع عرض کیا ہی۔

خیر اب تک جو کچھ ہوا سو ہوا
اٹھو لجا ؤ آگے انور سے

اختر۔ واللہ ہزار غنیمت ہی یہ صحبت۔ بقول مسٹر لندنی کے یہ پہاڑ اور یہ صحبت استعجاب ہوتا ہی واللہ۔ مگر واہ رے لکھنؤ جہان اہل لکھنؤ جا کے بیٹھے وہین شعر شاعری کا چرچا لیجیے
لندنی۔ یہ بات خوب۔ تو بھائی صاحب لکھنؤ پر ختم ہی۔
نواب۔ کیا شہر ہی ماشاء اللہ۔ زبان تو ایسی ہندوستان کے اور شہر مین ہی ہی نہین۔ یہ محاورات شستہ اور لطف جا بمقام پر کہان۔ یف جا۔ لاحول ولا قوۃ۔
آغا۔ صحبت کیا بلا ہی اس پہاڑ کے سفر اور قیام مین

مہراج۔ اندر سے

یادگار رہیگی۔ بعض تھوڑی دیر سیر روز شغل کیا کرے واللہ روح کو فرحت اور تازگی حاصل ہوتی ہی۔
مسخرہ۔ روح کو تازگی تو قبلہ جھیل مین کشتی پر سیر کرنے ہی سے حاصل ہوتی ہی۔ ہان فرحت شعر شاعری سے بھی ہوتی ہی۔
آغا۔ ہان تازگی تو اُسی سے حاصل ہوگی۔
مہراج۔ اور جان پڑ جائیگی۔

شد غلامے کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد

لندنی۔ اب کسی روز یہان سے کچھ فاصلے پر چلیے پک نک ہو اسمین یہ ہوتا ہی کہ اپنا اپنا سامان سب لاتے ہین شراب پینے والے ہوے تو شراب اور نہین تو گوشت روٹی پلاؤ قورمہ جو شے کھاتے ہوے اپنے اپنے گھر سے لاتے ہین اور ایک جگہ بیٹھکر کھاتے ہین یا جہان پک نک ہوتی ہی وہان کھانا پکتا ہی اور شراب کا دور چلتا ہی۔
نواب۔ بہت اچھا مگر بقول آپ کے شہر سے باہر ہو۔ جہان بالکل جنگل ہو۔
مہراج۔ ہم بھی متفق ہین۔
مسخرہ۔ مگر ہم متفق نہین ہین بھائی صاحب اور اگر متفق ہین بھی تو دو شرطون سے ایک تو کوئی رات کو سانپ کا نام نہ لے دوسرے اُس جنگل مین بھیڑیا نہو۔
لندنی۔ (ہنسکر) کیا نہو؟
مسخرہ۔ بھیڑیا نہو حضرت۔
لندنی۔ (بہت ہنسکر) کیا ہمارے بہادر دوست منشی مہراج بلی صاحب بھیڑیے سے ڈرتے ہین۔
مسخرہ۔ جی نہین۔ مگر بہادر دوست کی آپنے اچھی پھبتی کہی۔
نواب۔ حضرت منشی مہراج بلی کی روح بھیڑیے کے نام سنتے فنا ہوتی ہی

بیرسٹر - اتنی بڑی لاش کو بھیڑیا اُٹھا لیجا ئیگا اور یہ رانگو
سانپ کا نام لینا کس مصلحت سے ناجائز ہی -

مہراج - آپ تو ہین صاحبزادے اور انگریزی خوان اور
تین برس ولایت مین قیام کیا ہی - فرنگستان کے اور ملک
دیکھے ہین - بھلا آپ سے بحث مین کون جیت سکتا ہی
مگر ایک سوال ہمارا بھی ہی -

راوی - سوال سُننے کے سب مشتاق ہوے - کہا
ہان ہان کہئی وہ آپ کا سوال کیا ہی - ہم بھی سُنین -

مہراج - سوال یہ ہی کہ جان کو عزیز رکھنا لازم ہی یا جان
گنوانا لازم ہی - اور درحالیکہ سمندر مین جوار بھاٹا آتا ہی
اور جان کا خوف ہی کہ زندگانی کی کشتی معرض خطر مین ہتی ہی
تو پھر قبلہ جان شیرین گنوانا کون عقل کی بات ہی آج یہ
جہاز ڈوبا - کل وہ غرق ہوا - پرسون فلان جہاز گم ہو گیا
سات سو آدمی ایک مین ڈوبے - چار سو آدمی فلان جہاز
مین غرق ہوے - یہ جو بنی نوع انسان کی جان مفت مین
لیجاتی ہی تو اسکا عذاب کسکی گردن پر ہی - کہ سعدی گفتہ است

بدریا در منافع بیشمار است	اگر خواہی سلامت برکنار است

بیچ دریا کے در نفع بے گنتی ہی - اگر چاہئے تو سلامتی
اوپر کنارے کے ہی -

نواب صاحب وغیرہ تو اِس بے تکی ہانک کے عادی ہو گئے
تھے انکو تو یہ کوئی نئی بات نہ تھی - مگر بیرسٹر اور لنڈنی
بے اختیار ہنس پڑے -

لنڈنی - تو یہ کیا مکتب خانے مین آموختہ سنا رہے ہین آپ
بیرسٹر - ترجمہ کتنا فصیح ہی (بیچ دریا کے در)
آغا - ابھی آپ دونون صاحب اِنکے جوہر سے
بخوبی واقف نہین ہوے ہین - یہ طرفہ معجون ہین -
مہراج - مین طرفہ معجون ہون اور یہ شہر کے بانی ہین -
بیرسٹر - اور بہت خوش ہو گئے -
لنڈنی - آپ تو واللہ دنیا مین بند کر رکھنے کے قابل ہین -
مہراج - (بہت خوش ہو کر) - اجی جناب بندہ کس قابل ہی
من آنم کہ گفتہ اند

ہر چہ از دونان بمنت خواستی	در تن افزودی وازجان کاستی

جو کچھ دونون سے ساتھ منت کے چاہا تو نے بیچ بدن کے
بڑھایا تو نے اور جان سے گھٹایا تو نے -
اسپر وہ فرمایشی قہقہہ پڑا کہ بڑی دور تک آواز گئی اور ٹمرن
اور نازو کو بھی معلوم ہو گیا کہ مہراج بلی بنائے جاتے ہین -
نازو - اسکو سب اُلو بنا لیتے ہین -
ٹمرن - وہ باتین ہی ایسی ہین اُنکی -
مغلانی - بڑے سیدھے آدمی ہین اور سمجھتے ہین کہ مین
لقمان کا بھی دادا ہون -
نازو - ہمکو جو کوئی اسقدر کا دق کرے تو ہم تو رخ بھی
نہ اُسکی طرف کرین -
مغلانی - مگر جب وہ بیچارے سمجھین بھی -
ادھر تو مہراج بلی بنائے جاتے تھے ہی ادھر بھی اُنھون نے
انکی حماقت کی تعریف کر دی کہ مہراج بلی گو سادہ لوح ہین مگر
اپنے کو بقراط سے کم نہین سمجھتے -
مہراج - یہ خواہ مخواہ کی ہنسی ہمین کھلتی ہی -
آغا - (ہنسکر) - ہمین بھی -
لنڈنی - واقعی کھلا ہی چاہئے - بے سبب ہنسنا تو جہلا کا کام ہی

مہراج - خواہ مخواہ کی ہنسی بے وجہ بے سبب -
ایک خوش گلو کی آواز اسوقت جو سنی تو نواب صاحب کو
اتفاق سے میان جملو یاد آئے - لوگون سے پوچھا میان
جملو کہان ہین بھئی - کیا ابھی تک افاقہ نہین ہوا - پرسون
تو ذرا آرام تھا - ممن نے کہا حضور فضل الٰہی ہے
کل تک ذرا ضعف تھا آج صحت ہے - حکم ہو تو بلواؤن
اختر نے عرض کیا حضور سنوا دین - یہ دونون صاحب
محظوظ ہونگے - نواب صاحب نے حکم دیا اگر انکو تکلیف
نہو تو بلوا لیے جائین -

حکم پاتے ہی میان جملو حاضر ہوے - آداب عرض کرتا ہون
خداوند - حضور غلام تو خود حاضر ہوتا - یہان شعر و سخن کا
چرچا تھا - غلام کا جی خود بھر بھر آتا تھا مگر ذرا ضعف
ابھی ہے - کچھ عرض کرون حضور - فرمایا اگر تکلیف نہ ہو -
پیرسٹر صاحب اور ہمارے لنڈنی دوست کو کچھ سنائیے -
کہا تکلیف کیسی پیر و مرشد - اس ذرا سے کام کے لیئے
تکلیف - ابھی عرض کرتا ہون - عین راحت ہے -

تیرا نیاز مند جدا ای نازنین نہیں
دونون جہان مین اسکا تو کا ٹھکانا کہین نہین
ہم بوسہ مانگین اور کرے تو نہین نہین
انصاف چاہتا ہے یہ ای نازنین نہین
تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتھ مین
کسوقت کہنیون سے چڑھی آستین نہین
رخسار بادشاہ ہے دل بھی فقیر کا
اتنا تفاوت آمین ہے حسین جبین نہین

مہراج - سبحان اللہ - آپ بڑے خوش گلو اور خوش
آواز ہین طبیعت کو بہت حظ حاصل ہوا ع
اسوقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

لنڈنی - ہم آپ سے متفق ہین - ہمین تو اسوقت یہ معلوم
ہوتا ہے کہ گویا ہم لکھنؤ مین بیٹھے ہوے ہین - شعر خوانی
نغز خوانی ہو رہی ہے - اشعار تصنیف کیے جاتے ہین برجستہ
غزلین موزون ہو رہی ہین - کوئی حملۂ حیدری قرأت کے
ساتھ پڑھتا ہے - کوئی خوش گلو گا رہا ہے - ہنسی مذاق
چہل دل لگی ہو رہی ہے - نواب صاحب کو خدا خوش رکھے
کہ انکی بدولت ہم اسقدر محظوظ و مسرور ہوے - مگر ایک
بات کی کسر ہے قبلہ -

نواب - وہ بھی کہہ ڈالیے -

لنڈنی - وہ شرمائینگے - ابھی آپ سے اسقدر بے تکلفی
نہین ہے -

آغا - یون ہی بے تکلفی ہوتی ہے -

بیرسٹر - کیا کہی ہے - بے تکلفی ہوتے ہی ہوتے ہوتی ہے -

لنڈنی - حضرت لطف صحبت بے عورت کے محال ہے -

مصرعہ - جس صحبت مین معشوق نہین وہ صحبت کیا -

نواب - اب انگریزی قاعدے کا برتاؤ تو ہم لوگ کر نہین سکتے
کہ لیڈیون کو آزادی دیجائے اور وہ بے نقاب مطلق العنانی
کے ساتھ باہم دگر مین اٹھین بیٹھین - یہ تو امر محال ہے -
اب رہا یہ امر کہ بازاری عورتون سے دو گھڑی دل بہلائین
وہ وضع کے خلاف ہے - اور آپ انگریزی خوان بزرگوار اسکو
صحبت مین جائز نہ رکھینگے -

بیرسٹر - اگر مثل تھیٹر کی رقاصہ کے جسکو ایکٹرس کہتے ہین
عورتین ہون تو کیا مضائقہ ہے -

چھٹن - خیر - اب صاف صاف کھل گئے - ہین آدمی رنگین طبع -

بیرسٹر - اور نہین تو کیا آپ بالکل زاہد خشک سمجھ بیٹھے تھے معقول ! -

چھٹن - زاہد خشک نہین - مگر روکھے پھیکے تو ضرور سمجھے تھے اب تشفی ہوگئی - بھئی نواب پھر کوئی معشوق صحبت مین ہونا چاہئیے -

نواب - کچھ فکر کیجائیگی -

لندنی - ہمسے تو بہت اُڑیے نہ - آپ نے لکھنؤ سے نکلکر نینی تال دیکھا ہے اور یہان ساری دنیا کی خاک چھانے بیٹھے ہین پس ہمکو وہ اُن کٹھ‌ولون کی پریان دکھا دیجیے -

نواب - (تجاہل عارفانہ کرکے) کون ؟ پریان -

آغا - یہ اُن کٹھولے کیسے حضرت -

لندنی - ہمسے اڑان گھائیان - شان خدا -

نواب - بیرسٹر صاحب یہ آپکے دوست کیا کہہ رہے ہین -

بیرسٹر - حضرت مشتاق تو ہم بھی ہین -

اختر - این ! یک نشد دو شد -

نواب - آغا صاحب - بولو بھئی - کیا صلاح ہے -

لندنی - بھئی ہم تو بے تکلف آدمی ہین -

آغا - بے تکلف ہی ہونا اچھا ہے ع -

آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

آپ کو چون وچرا کا تو کوئی موقع اب ہے نہین -

نواب صاحب نے دیکھا کہ لندنی اور بیرسٹر دونون معزز اور ذی علم اور عالی خاندان آدمی ہین اور کسی قدر بے تکلفی بھی ہوگئی ہے لہذا اگر قمرن اور نازو اِنکے سامنے ہون تو کوئی ہرج نہین ہے دوسرے کمرے مین جاکر آغا صاحب اور میان اختر کو بلایا - ان دونون سے مشورہ لیا - انھون نے راے دی کہ جب اسقدر بے تکلفی ہوگئی تو کیا مضائقہ ہے - نواب صاحب نے نازو اور قمرن سے کہا - انکو نواب صاحب کے حکم کی تعمیل مین کیا عذر تھا - مگر منگلانی نے صلاح دی کہ حضور لونڈی کی ایک عرض ہے - بی نازوجان پہلے جائین اور سرکار بعد ازان آئینگی - اور وہ زیور سے آراستہ ہوکر جائین اور یہ سادی وضع مین) نواب صاحب نے یہ بات پسند کی اور کہا جب ہم بلوائین فوراً نازوجان کو نہ بھیجنا کہلا بھیجنا وہ نہین آتین - مگر تھوڑی دیر کے بعد بھیجنا منگلانی نے انکی تشفی کی کہ کل باتین آپ کے خاطر خواہ ہونگی اطمینان رکھیے - نواب صاحب پھر اپنے احباب مین آبیٹھے -

لندنی - کہو بھائی پریون کا جھمگڑا کب نظر آئیگا -

نواب - ابھی سو رہی تھین - جگا آیا ہون - مگر واللہ ہم تم ایسے بے تکلف دوستون کو بہت پسند کرتے ہین -

جی خوش ہوگیا -

آغا - میرا جی چاہتا ہے کہ ان دونون کے پانون دھو دھو کے پیون - کیسے تربیت یافتہ - کیسے متین و سنجیدہ - کیسے اہل - کیسے زبردست عالم اور منشی - کیسے محقق اور مدقق ہنگام تقریر منھ سے پھول جھڑتے ہین - پھر وقعت ایسی چڑھی بڑھی کہ باید و شاید - اور با این ہمہ غرور ذرا چھو نہین گیا - آپ تو برسون خاص ولایت مین رہ چکے ہین اور پھر کس طرح پر رہے کہ اعلے درجے کی تعلیم پائی - ایک صاحب بیرسٹر ہوکر آگئے - ایک صاحب نے تمام یورپ کی سیر کر سمندر اور پہاڑ اور زلزلہ اور جبل الحرکی نسبت جابجا گفتگو کا کام لی

کل امور وحالات واسباب طبیعی دریافت کریجیے - یہان تو قبلہ یہ حال ہو کہ انٹرنس کے امتحان مین بھی فیل ہوگئے - مگر اپنے کو انگریزی فاضل سمجھتے ہین - خودی اور انانیت اِس درجہ کہ زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - گویا انگریزی کے کل علوم پر حاوی ہوگئے -

نواب - ہمارے آغا صاحب بڑے قابل شخص ہین -

لندنی - بہت لائق آدمی ہین - مگر اب جو آغا صاحب کی نسبت مین کلمات توصیف کہون تو شاید - ع -

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

چھٹن - ارے یار اب اُن اُڑن کھٹولے والی پریون کو تو بلواؤ -

بیرسٹر - میرے دل کی بات کہی آپ نے -

نواب - کوئی ہو - دیکھو - بی مغلانی کو ذرا بلالو - کہدو کہ تم بوڑھی عورت ہو اور یہان سب ہمارے دوست احباب ہین - کوئی غیر نہین پہلے مہری کو بلاؤ -

مہری - حکم سرکار -

نواب - مہری - ذرا بی مغلانی کو بلالو -

یہان چاہے وہ نہ آئین مگر اِس کمرے کے پردے کے پاس کھڑی ہوجاین -

آغا - یہ کیون - یہان نہ آنا کیا معنی -

نواب - بھئی یہ اُن مغلانیون مین نہین ہو -

آغا - مین سمجھا نہین -

نواب - اب آپکی سمجھ کو مین کیا کرون -

آغا - آخر یہ مغلانی کوئی آپ کی مخدومہ ہو -

نواب - مسکراکر - ہم کو اِس سے کیا مطلب -

آغا - یہ آخر تم مغلانی اور مہری اور فلانی اور ڈھماکی سے کیون ڈرتے ہو -

چھٹن - اب اِس بحث سے کیا بحث ہو -

مسخرہ - اہی سبحان اللہ - ہمارے نواب چھٹن صاحب بہادر نواب عربی مین ضلع جگت بولنے لگے اِس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا

نواب - یار چھٹن صاحب اچھی کہی -

آغا - خوب سوجھی -

چھٹن - بھئی چنڈا گلنجر وہی تو ہین - اچھی کیون نہ سوجھے مذاق کا تو اُستاد ہو اور برجستہ سوجھتی ہو -

جب نواب صاحب کو خوب یقین ہوگیا کہ اب بی نازو جان ہفت آرایش سے مزین اور حلیے پیرایش سے مشین ہوچکی ہونگی تو آغا صاحب سے کہا بھئی ہمارا حکم تو کوئی مانتا نہین اب تم اُنہین حکم دو کہ وہ سب یہان آئین - یہ کیا واہیات بات ہو) آغا صاحب نے مغلانی کو بلایا اور کہا کہ اِن کو بلاؤ جب ہم تم سے کہتے ہین تو اُنکو عذر کیا ہوسکتا ہو -

مغلانی - خداوند - عذر کیسا - مین جاتی ہون اور اُنکو ابھی لائی ہون - وہ فقط ایک بات سے ذری ڈرتی ہین کہ مبادا کوئی صاحب ذری زیادہ پی گئے ہون -

آغا - پینے کا تو بی مغلانی اِس وقت کوئی ذکر بھی نہین ہو - یہ تو ایک فضول عذر آپ نے پیش کیا اُن سے کہدو کہ چلی آئین -

مغلانی - اچھی سرکار - اسی دم -

بیرسٹر - یہ کانا پھوسی کیا ہورہی ہو -

نواب - کچھ نہین - وہ ابھی آتی ہین -

مغلانی - حضور وہ فرماتی ہین کہ ہم اِسوقت نہین آسکتے

اسوقت معاف فرمائیے۔

بیرسٹر۔ نواب صاحب سنتے ہین آپ۔

نواب۔ بی مغلانی تم ہماری طرف سے کہو کہ نواب صاحب بلاتے ہین۔

مغلانی۔ خداوند۔ وہ نہین آئینگی۔ وہ فرماتی ہین کہ وہان نامحرم لوگ ہین ہم وہان کہان جائین۔

لنڈنی۔ بھائی نواب تم خود جاؤ اور کہو تو شاید آئین ورنہ امید نہین کہ وہ یہان آنا پسند کرین۔

اس گفتگو کو آدھا گھنٹا بھی نہین ہوا کہ ایک دفعہ چھما چھم کی آواز آنے لگی۔

بیرسٹر۔ ہان!۔

نواب۔ یہ ہان کیا معنی جناب۔

لنڈنی۔ اس ہان کے معنی خاکسار سے پوچھیے۔

نواب۔ بسم اللہ۔ فرمائیے۔

لنڈنی۔ اسمین تو کوئی فرمانے کی بات نہین ہے اور نہ کوئی عرض کرنے کی بات ہے۔

نواب۔ بی مغلانی۔ تم اُنسے کہدو کہ یہان آئین۔ ہمارے دوست ہمکو طعنے دیتے ہین۔

مغلانی۔ خداوند۔ وہ حاضر ہین۔ مگر معشوقون کو کوئی اسطرح بلاتا ہے۔

نواب۔ اسطرح کیا معنے۔

مغلانی۔ سرکار معشوق کو تو کوئی حکم دیکے نہین بلاتا ہے۔

بیرسٹر۔ نہین۔ بی مغلانی صاحب۔ حکم کیسا۔ نوابصاحب تو فقط یہ کہتے ہین کہ ذرا یہان تشریف لائین۔

لنڈنی۔ نواب۔ یار۔ کئی دفعہ چھما چھم کی آواز ہو کے رہگئی۔

نواب۔ آواز ہو کے رہ نہین گئی وہ صورت آپ کے سامنے حاضر ہوگی۔

آغا۔ نازو جان چلی آؤ۔

آغا صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ بی نازو جان چھم چھم کرتی ہوئی اِس کمرے مین آگئین۔

نواب۔ آئیے۔ یون بیٹھو۔

بیرسٹر۔ اچھی طرح بیٹھو۔

نازو۔ مین خوب بیٹھی ہون۔

لنڈنی۔ خدا کی قسم نوابصاحب۔ کیا معشوق ہے حسین مہ جبین۔ طرار اور طرحدار۔ اور پھر جوان اور خوبصورت۔

نازو۔ نواب۔ ہمین کیون بلایا۔

لنڈنی۔ حضور کو ہمنے بلایا۔

نازو۔ اوئی۔ اے یہ ہشو کون ہے نواب۔

لنڈنی۔ ہم ہشو ہین۔

نازو۔ ہشو نہین تو اور کون ہو۔

لنڈنی۔ نازو جان ہم نے برسون کے اشتیاق کے بعد آپ کو آج دیکھا۔

مہراج۔ اجی حضرت۔ ذرا سنبھل کے باتین کیجیے گا۔ جی۔

سنبھل کے رکھیو قدم راہ عشق مین مجنون
کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہے

آغا۔ منشی مہراج بلی صاحب۔

مہراج۔ نازو جان یہان کیون آئین۔

آغا۔ کیا کوئی حرج ہے۔

مہراج۔ بیشک حرج ہے۔ کہ گفتہ اند۔

زنان باردار ای مرد ہوشیار	اگر وقت ولادت مار زایند
ازان بہتر بنزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

بیرسٹر ۔ بی نازو جان صاحب مزاج شریف ۔
نازو ۔ شکر ہے حضور کا مجاز ۔
لنڈنی ۔ نواب صاحب ۔ کیا صورت زیبا ہے کہ تعریف کرنا محال ہے واللہ ۔
بیرسٹر ۔ نواب صاحب کی پسند ہمارا بھی صاد ہے ۔
ممن ۔ حضور نے تو لندن مین ایک سے ایک نادر صورت دیکھی ہوگی مگر بی نازو جان بھی کچھ کم نہین ہین ۔
بیرسٹر ۔ انکا حسن بعینہ اطالیہ کی عورتون کا سا ہے ۔
لنڈنی ۔ مین کہنے ہی کو تھا ۔
بیرسٹر ۔ بی نازو جان صاحب ۔ ہم آپکی ملاقات سے بہت ہی خوش اور محظوظ ہوئے ۔ نواب صاحب خدا کی قسم جو باتین حسین عورتون مین ہونی چاہیین وہ سب انمین موجود ہین ۔
لنڈنی ۔ (نواب سے) یہ اس فن کے نقاد ہین ۔
اختر ۔ کیون نہین ۔
بیرسٹر ۔ اب یہ فرمائیے کہ بی نازو جان صاحب ہین کون ۔
مسخرہ ۔ حضور کا نام بھی اسی فہرست مین شامل کر لیجیے ۔
بیرسٹر سے ایسی بے تکلفی ان لوگون سے نہین ہوئی تھی کہ اپنر پھبتیان کہتے اور آوازے کستے ۔ مگر مسخر الدولہ بہادر کو اس سے کیا بحث تھی ۔ نواب چھٹن صاحب نے ہنسکر کہا ۔ بھئی عجب بدتمیز آدمی ہے یہ ۔ مرد خدا جن لوگون سے تم سے دل لگی ہوتی ہے انسے دل لگی کرو ۔ چہ طرفہ جو آ کون عقلمندی ہے ۔ اور جو کوئی برا مانے ۔

آغا ۔ نہین جی برا کیا مانینگے ۔
بیرسٹر ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ کیا ہم صحبت مین نہین بیٹھے ہین ہنسی مذاق مین کوئی برا مانتا ہے ۔ ایسا ہی برا ماننا ہو تو انسان صحبت مین نہ بیٹھے ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ انکا مکان کہان ہے ۔ یہان کس تقریب سے تشریف لائین ۔ قوم کیا ہے ۔ کس خوش نصیب کے پہلو کو گرم کرتی ہین رہتی کہان ہین ۔
مسخرہ ۔ کتنی باتون کو حضور نے مختصر کر دیا ۔
لنڈنی ۔ شکل سے پہچانو بی نازو ۔
بیرسٹر ۔ مس نازو ۔ بھلا شغل بھی کرتی ہو ۔
نواب ۔ حاضر کرون ۔ جو شوق فرمائیے ۔
بیرسٹر ۔ وائنیہ مین سے کوئی شئی منگوائیے ۔ بیرسٹ کا تو یہ وقت نہین ہے ۔
نواب ۔ حضرت شیر و برگنٹ پٹ نہین پڑھا ہے اردو مین گفتگو کیجیے ۔
نازو ۔ ای ہان پیتو ہین جھجک نہ مانگو ۔
لنڈنی ۔ خوب کہی ۔ حاضر جواب اور طرار بھی ہین ۔
نواب ۔ صاحب یہ ہمارے منشی معراج علی کی معشوقہ اور مخدومہ مکرمہ ہین ۔ اور انھین کے پہلو کو گرم کرتی ہین ۔
بیرسٹر ۔ پھر کہیے ۔ بڑے خوش نصیب آدمی ہو بھئی ۔ واقعی معشوق بنانے کے قابل ہے ۔
معراج ۔ مجھے ریاض سے ایسے معشوق ملتے ہین ۔

غیر ممکن ہے مرے خون کا ثابت ہونا
میرے قاتل کی طرفدار زمانہ ہوگا

آنکھ سچ کہیے گا کیسی پائی ہے ۔

واہ ری یاد نرگس مخمور	فرق رہتا ہے دو ر ساغر سے

اور ہاتھون کی منہدی کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے -

منہدی ہاتھونمین وہ لگاتے ہین | خون برسیگا دیدۂ تر سے

میری جان جاتی ہے اسپر - مگر یہ ہمسے ناراض ہا کرتی ہین
ہم ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہین اور یہ -

مسخرہ - جوتا لیکے سیدھی ہوجاتی ہین -

مہراج - مذاق درپیش ناآشنایان ولایت رفتہ ہرگز
جائز ندارم - ایاز قدر خود بشناس -

آزردہ گر کند دل محمود را ایاز
نیکو کند مطالعہ گراین کتاب را

لندنی - این! کیا - اِس شعر کا یہان موقع تھا منشی صاحب
محمود اور ایاز -

اختر - اِس سے انکو کوئی سروکار نہین -

لندنی - ہان - شعر لانے سے مطلب ہے تو پھر ہر مقام
پر یہ پڑھ دیا کیجے -

خالق باری سرجن ہار

بیرسٹر - یہ گلے سے بھی کچھ کرتی ہین -

نواب - خوش گلو ضرور ہین مگر ناچتی ہیبتل ہین -

بیرسٹر - تو حضرت ہمکو انکا ناچ دکھلایئے -

آغا - ضرور - مگر یہ تو منشی مہراج بلی صاحب کے حکم کے بغیر
نہ ناچینگی - اُنسے کہیے -

مسخرہ - اور وہ بے خوشامد کے ماننیگی نہین -

بیرسٹر - جناب منشی مہراج بلی صاحب کیا ارشاد ہے -

لندنی - ارشاد کیا - دوستونسے انکار کر سکتے ہین -

چھٹن - یہ نہ کہیے یہ بڑے پاجی ہین -

مسخرہ - جی نہین - بڑے تو انکے والد تھے - یہ تو منجھلے
پاجی ہین - چھوٹے اِنکے بھائی ہین -

بیرسٹر - جناب منشی مہراج بلی صاحب پھر کچھ ارشاد فرمایئے

مہراج - اجی جناب یہ لوگ تو واہی ہین - بندہ واہی نہین کہ
بی نازو جان صاحب کچھ بازارو عورت تو ہین نہین - گھر
گرہست ہین - منکوحہ ہین - گانا بجانا کیا جانین -
شریفون کی عورتین ڈومنیان تو ہوتی نہین ہین -

بیرسٹر - مگر سنیے تو - یہ تو آپ نے فرمایا کہ منکوحہ ہین اور
کبھی خبر ہے کہ آپ کے اِس جرم کی سزا کیا ہے -

مہراج - واہ - کہ می پرسد -

لندنی - تو معلوم ہوگیا کہ آپ بڑے بیمروت آدمی ہین
اک ذراسی بات کہی اور آپ نے ٹال دی - لاحول ولا قوۃ -

مہراج - سن تو لیجیے -

لندنی - اجی جاؤ بس - دیکھ لیا -

مہراج - خدا کی قسم کھا کے کہتا ہون - جو اِنکو ناچنا گانا
بجانا بتانا کچھ بھی آتا ہو - مگر تم مانوگے تو ہو نہین - ان
شیطانون سے خدا محفوظ رکھے - ع -

لعنت بکار شیطان لعنت بکار شیطان

لندنی - خیر ہم سمجھ گئے -

بیرسٹر - اور کھلکے بات گنوائی -

مہراج - خدا کی قسم اور اپنے ایمان کی قسم واللہ جو یہ ناچنا
جانتی ہون - ناچنا کیونکر سیکھتین - کسی کی بہو بیٹی بھلا
ناچتی گاتی ہے -

بیرسٹر - اجی حضرت مجھسے بحث نہ اُٹھایے -

لندنی - آپ نے ہم لوگونکو کوئی لونڈا مقرر کیا ہے -

مہراج - مین اب اِنکو کیونکر سمجھاؤن

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
دگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

چہ کنم بابا - حیران گردیدم از دست این شیطانان -

نواب سیفے حضرت - ایک بات ہم بتائین تو ثبوت -

نواب صاحب پوری بات نہین کرنے پائے تھے کہ مہری جو چمکتی ہوئی اندر سے آئی تھی عرض کیا حضور ایک مس آئی ہین - حضور کو بلا رہی ہین - مس کے نام پر سب کے کان کھڑے ہوے - کون ؟ مس آئی ہین ! مس کون ؟ - مہری بولی - سرکار اٹکل سے جانتی ہون کہ پادریون کے یہان کی ہونگی - یہ کیا سامنے کھڑی ہین - پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو واقعی مس کھڑی جھیل کیطرف دیکھ رہی ہے -

نواب - (اٹھکر) بیرسٹر صاحب چلو بھئی ذرا - انگریزی مین گفتگو کرو -

بیرسٹر - چلیے - نیکی اور پوچھ پوچھ -

آغا - ارے یار مجھے چلنے دو - معلوم تو جوان ہوتی ہے -

مہری - جوان ! ٹھیا کہیے -

ٹھیا کا لفظ کہکر مہری اٹھلا کے چلی گئی اور مس کے پاس جا کے کھڑی ہوئی - نواب اپنے دوست بیرسٹر صاحب کو لیکر مس سے باتین کرنے گئے - آغا نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا ہاے ہمارے نصیب - بخت خفتہ کب جاگیگا - تنی ہوئی چھوکری ہے - گو ادھر پشت ہے مگر گردن کا گوراپن کہین چھپ سکتا ہے ؟

اتنے مین نواب صاحب اور بیرسٹر اس مس کے پاس پہونچے تو بیرسٹر نے آگے بڑھکر گڈ مارننگ کہکے ہاتھ بڑھایا - وہ ہنسی تو نواب صاحب دنگ - دھک سے رہگئے اور ایک دفعہ قہقہہ لگایا - بیرسٹر صاحب کی سمجھ مین نہ آیا کہ اس قہقہہ کے کیا معنی ہین اور ادھر مس نے بڑھکر ایک لوچ کے ساتھ اپنا ہاتھ ملایا -

نواب - دل مس بابا - آپ کا مزاج تو اچھا ہے

مس - (مسکراکر) آو - بہت اچھا ہے -

بیرسٹر - (انگریزی مین) مین آپ کا اسم مبارک دریافت کرتا ہون -

نواب - آپ اسوقت کہان آئین -

مس - ول - ہم بیگم صاحب سے ملنے آیا -

نواب - پھر کمرے مین آئیے چلیے -

نواب بیرسٹر اور مس جو کمرے مین پہونچے تو سب کے سب کرسیون سے کھڑے ہو گئے - پہلے تو منٹ ڈیڑھ منٹ تک کسی نے پہچانا ہی نہین اور دو ایک آدمی شاید پہچان بھی لیتے مگر کسی نے غور کر کے نہین دیکھا مگر جب مس کرسی پر بیٹھین تو آغا صاحب اچھل پڑے -

آغا - واللہ ہم اب تک نہین پہچانا تھا -

مہراج - پہچاننا کیا معنی -

چھٹن - صورت تو قمرن جان سے ملتی ہے -

آغا - ملتی ہے اور یہ ہین کون -

ممن - کیا - قمرن جان - مگر - ارے - بھئی واللہ مجھے خود دھوکا ہوا -

اختر - مجھے اب تک دھوکا تھا - بھئی یہ پوشاک کیا زیب دیتی ہے - سبحان اللہ سبحان اللہ -

ممن - واقعی جامہ زیب معشوق ہے -

لنڈنی - یہ معما ہماری سمجھ مین نہین آیا -

نازو جان نے ہنسکر کہا) پہلے ہم بھی نہین سمجھے تھے۔ مگر جب یہ قریب آئین تو چال سے سمجھ گئی کہ قمرن ہین۔ منشی مہراج بلی نے بیرسٹر اور لنڈنی کو اس معمے کا حال بتایا تو وہ بہت ہنسے۔ قمرن جامہ زیب تو تھی ہی۔ جو پوشاک زیب تن کرتی اُسی مین بھلی معلوم ہوتی۔ مگر اس بیبیانے لباس اور سایئے اور گون مین اور بھی حسین معلوم ہوتی تھی۔ اگرچہ نازو بھی ہزارون مین ایک تھی۔ ناک نقشہ سے درست۔ آہو چشم۔ پری تمثال۔ مگر قمرن کے مقابل مین اسکا حسن ایسا نظر آتا تھا جیسے تارون کی روشنی کے مقابل مین چاند چمکے۔ بیرسٹر ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور لنڈنی نے بھی بڑی تعریف کی۔

نازو۔ یہ بی مغلانی نے صلاح دی ہوگی۔

نواب۔ کیا تمکو بھی نہین معلوم تھا۔

نازو۔ نہین اللہ جانتا۔ ہمکو ذرہ بھی اطلاع نہ تھی ہمنے تو پہلے پہچانا ہی نہین۔ مگر جب یہ قریب آئین تو چال سے پہچان لیا اور پھر تو سامنے ہی آکے کھڑی ہو گئین۔

قمرن۔ مین آنے ہی کو تھی کہ بس درزی یہ سب پوشاک لیکے آگیا۔ بس بی مغلانی نے کہا یہی پہن کے جاؤ۔ درزی سے انھون نے اس پوشاک کے پہننے کی ترکیب دریافت کرلی اور ہمکو پہنا کے یہان بھیجا۔ تم سب کو دھوکا ہو گیا۔

نواب۔ مگر کیا کھلتی ہی پوشاک۔

بیرسٹر۔ صورت بھی تو خدا نے وہ دی ہی کہ خدا بھی اپنے اس بندے پر فریفتہ ہو جائے۔ ملحد بھی خدا کی اس صناعی کو دیکھکر الحاد سے باز آئے۔

	بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا	

لنڈنی۔ میٹھی نظر دیکھے تو مار ڈالے اور ترچھی چتون دیکھے تو قتل کرے۔

قمرن۔ ہماری آنکھ کے رس مین تلوار کی کاٹ بھی ہی۔

نواب۔ (دنگ ہو گئے کہ قمرن اور یہ گفتگو) کہا کیا خوب۔ آنکھ کے رس مین دم شمشیر بھی ہی۔

لنڈنی۔ واہ رے لکھنؤ۔

بیرسٹر۔ بس دو باتین لکھنؤ پر ختم ہین۔ ایک کا لطف صرف پڑھے لکھے آدمیون کو حاصل ہوتا ہی اور دوسری بات کا لطف ہر فرد بشر کو۔ ایک زبان دوسرے تراش خراش۔ بس خاتمہ ہی واللہ۔

لنڈنی۔ ہاے لکھنؤ یاد آگیا۔ اب تو مشاعرے کا ہیکو ہوتے ہونگے۔

اختر۔ لاحول ولا قوۃ۔ وہ جو صحبتین ہم لوگون نے دیکھی ہین وہ اب کہان۔

نواب۔ اب انقلاب ہی قبلہ۔

لنڈنی۔ وہ مشاعرے کیونکر ہون نہ وہ شاعر نہ وہ قدردان نہ چرچا۔ اب افسوس ہی کہ بس خالی خولی شاعری اور تک بندی ہی۔

اختر۔ اسکے کیا معنی۔ کیا نیچر یہ شاعری پسند ہی۔

بیرسٹر۔ وہی شاعری ہی۔

لنڈنی۔ اسمین کیا شک ہی۔

مہراج۔ ولایت ہو آئے ہین نہ۔ نیچریہ شاعری بھی کوئی شاعری ہی۔ کیون صاحب نیچر تو بے وزن سنیچر ہوا۔

بیرسٹر۔ جی ہان۔

لنڈنی۔ ہمکو تو نیچر معلوم ہوتا ہی۔

مہراج - اچھا ہے -
قمرن - اوئی اب تو پھاٹک ہونے لگی - جگت لڑنے لگے -
بیرسٹر - بہت ہنسکر - کیا آدمی ہو واللہ -
مسخرہ - اب بس وہ بگڑ جائینگے - آپ انکو آدمی بناتے ہین -
نواب - آدمی آپ خود ہونگے - کوئی اور کہتا تو دھوتی کے باہر ہو جاتے -
بیرسٹر - قصور ہوا قبلہ - نادانستگی مین لفظ نکل گیا - منشی
مہراج ہان صاحب آدمی نہین جانور سہی -
مسخرہ - جبھی تو خاکسار نے نہیق کا لفظ باندھا تھا انکے لیے
اختر - کیشعرا تلامیذ الرحمن آیا ہے - آپ بھی لسان الغیب ہوے -
نواب - آدمی کیا معنی - یہ آدمی ہین آدمی اسکے دشمن -

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز
کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

قمرن - آپ ہی بیرسٹری کا امتحان دیکر ولایت سے آئے ہین (بیرسٹر سے)
بیرسٹر - جی سرکار آپکی زیارت کا بہت مشتاق تھا -
قمرن - ہم کس قابل ہین - یہ سب آپکی مہربانی ہے مگر ولایت رہکے آپ بھی بالکل صاحب بہادر ہو کے آئے ہین -
نازو - مگر انپر یہ پوشاک کھلتی بھی بہت ہے -
قمرن - ہان ماشاء اللہ سے جامہ زیب آدمی ہین پوشاک کیون نہ کھلے -
لنڈی - کتنا اچھا مزاج ہے اور کیسی شستہ تقریر کہ واہ - اور سلیقہ شعور تمیز -
قمرن - اوئی یہ آپنے اپنے نزدیک بڑی تعریف کی - اور کیا کوئی گنوارن سمجھے تھے -
لنڈی - لکھنؤ مین گنوارن بھی رہکے تمیزدار ہو جاتی ہے -

وکیل کی صلاح

کدرا اور للتوا اور منی جان بہت ہی خوش خوش نوابصاحب کے ہان سے چلے - اور سب روپیہ کھنکاتے آئے تھے - منی کی تو گویا جاگیر ہی ہو گئی تھی - تیس روپیہ ماہواری مقرر ہو گیا اور نصف مہینے کی تنخواہ پیشگی ملگئی - اور ایسے امیر کبیر سے ملاقات ہوئی جو حاتم اور فیاض تھا اور دل کا صاف اور سیر چشم - اگر منی کو اس شخص کی اصلی حالات اور خیالات اور چال چلن سے واقفیت ہوتی تو پندرہ روپیے کو غنیمت سمجھکر آیندہ ان سے امید بہبود نرکھتی - کدرا اسوجہ سے شاد و خوش و خرم تھا کہ اسکے ذریعے سے قمرن مل جائیگی اور اسکی خوشی حق بجانب بھی تھی کیونکہ نوابصاحب کو اس معاملے مین خود فکر تھی اور وہ چاہتے تھے کہ محمد عسکری اور نواب نادر جہان بیگم دونون اس مقدمے مین ماخوذ اور ذلیل ہون - اور نوابصاحب سے ان کو چندان کد نہ تھی مگر نادر جہان بیگم کے ذلیل اور رسوا کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے - کدرا کے ساتھ سلوک کرنے کا انکو ذرا بھی خیال نہ تھا - اور نہ کدرا سے ان سے کبھی کی جان پہچان تھی - مگر مطلب سعدی دیگر است کا معاملہ تھا - خواہش تو انکی یہ تھی کہ چاہے قمرن کدرا کو ملے چاہے نہ ملے - کدرا چاہے جہنم واصل ہو مگر نادر جہان بیگم ایسا نیچا دیکھین کہ عمر بھر یاد کرین اور روتے نہ بنے - اسی سبب سے انھون نے کدرا کو پانچ روپیے بھی بخشدیے اور للتوا سے بھی یارانہ پیدا کیا اور انھین کے ذریعے سے ایک عورت بھی بلوائی تاکہ بے تکلف ہو جائین اور کسی طرح کی

جھجک نہ باقی رہے - اور اِس عورت کو پیشگی روپیہ بھی دیدیا دوسرے روز حسب الحکم نواب صاحب بہادر صبح کو کدرا اور للتوا آکے ڈٹ گئے - نواب صاحب آرام مین تھے ایک سپاہی نے کہا ابھی سرکار آرام مین ہین کوئی دو ڈھائی گھنٹے مین آؤ - اُنھون نے کہا بھائی ہمکو حکم دیا تھا کہ بہت تڑکے آنا - اِسی بموجب ہم لوگ آئے - اتنے مین خدمتگار نے اشارے سے اِن دونون کو بلایا - اور سپاہی نے بھی نہین روکا - گو یہ نواب صاحب تو ساڑھے نو بجے سو کے اُٹھتے تھے مگر اس روز خدمتگار پر تاکید کردی تھی کہ ہمکو گجر دم جگانا اور وہ دونون لونڈے جب آئین تو اُنکو جانے ندینا - ٹھہرا لینا

خدمتگار - سرکار وہ دونون حاضر ہین -

نواب - بہتر بٹھاؤ اور کہدو چھوٹی فٹن جلد تیار رہے - کرنی گھوڑی جوتے -

مُنہ ہاتھ دھوکر نواب صاحب نے کپڑے پہنے اور باہر آئے اِن دونون نے جُھک جُھک کے سلام کیا - نواب صاحب نے پوچھا - کھونٹی ہم سے ناراض تو نہین ہوگئین -

للتوا - واہ ہجور -

کدرا - ہجور بڑی کشش تھی کہ پیشگی پندرہ ٹیپلے ایسے ہیر کسمتون سے ملتے ہین -

للتوا - سام کو مین حاجر کرونگا -

نواب - ضرور - اِسمین فرق نہ پڑے - چلو اب تم کو ایک وکیل کے پاس لے چلین -

نواب صاحب گاڑی پر سوار ہوے - کوچبان کے پاس للتوا بیٹھا اور کدرا پیچھے بیٹھا -

نواب - للتوا تم سب حال سرے سے بیان کرنا کدرا ذرا سیدھا آدمی ہے - تم ہوشیار ہو -

للتوا - اجی ہجور سب حال بلکن اِسکی اور اُسکی پیدائیس کا حال تک کہدون -

نواب - بس بس - یہی چاہتے ہین ہم -

وکیل کے مکان پر پہونچے - آدمی سے پوچھا (وکیل صاحب ہین) اُسنے کہا جی ہان ہین - کھٹ کھٹ کرتے کوٹھے پر چڑھ گئے یہ وکیل مولوی عظمت اللہ صاحب ایک دبلے پتلے نوجوان اور حسین آدمی تھے - انگریزی شُد بُد ہی جانتے ہین اُردو اور تھوڑی سی فارسی اِسکول مین پڑھی تھی - قانونی لیاقت معمولی تھی مگر چالاک آدمی - گھس پیٹھ مین چار سو روپیہ ماہواری پیدا کرلیتے تھے - اِسوقت پتلون اور قمیص پہنے کرسی پر بیٹھے چرٹ پی رہے تھے - نواب صاحب کو دیکھکر سروقد تعظیم کی - ہاتھ ملایا - مزاج پرسی کی - کرسی پر بٹھایا -

وکیل - آج خلاف معمول تڑکے تڑکے کہان بھول پڑے - ہمنے تو سنا ہے آپ بارہ بجے سو کے اُٹھتے ہین -

نواب - بارہ تو نہین مگر نو بجے کے بعد تو ضرور اُٹھتے ہین -

وکیل - مزاج تو اچھا رہتا ہے حضور کا -

نواب - شکر ہے جو دم ہے غنیمت ہے - ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات ست و مفرح ذات -

وکیل - (مسکرا کر) کہیے کیا شغل رہتا ہے -

نواب - شغل - نو بجے اُٹھتے ہین - حمام کرتے ہین گیارہ کے عمل مین کھانا کھاتے ہین - بارہ کے قریب آرام کرتے ہین - چار پانچ سے احباب کی صحبت -

وکیل - اور ارباب نشاط کی صحبت کا کون وقت ہے -

نواب - یار ساؤن کو گالی دیتے ہو - خیر کبھی یہ سب باتین

تو ہوا ہی کرینگی - اب یہ بتاؤ کچھ مدد دیتے ہو - ایک سونے کی چڑیا جال مین پھنسی ہی -

وکیل - پھنس گئی یا پھنسنے والی ہی - یا پھنسکے پھڑک رہی ہی کوئی مالدار اسامی -

نواب - ہان مالدار ہی کیسی کچھ مالدار -

وکیل - بے ہمارے مشورے کے نہ پھانسنا - کیا کوئی گھر گرہست نکل آئی ہی - بیاہتا ہی - بیوہ ہی - کل حال بتائیے -

نواب - محمد عسکری کو آپ جانتے ہونگے - جنکی کوٹھی کے پھاٹک پر شیر بنے ہوے ہین -

وکیل - ہان ہان - وہ - اتنے بڑے رئیس ہمارے شہر کے انکو ہم جانتے ہی ہین - آج کل تو شاید پہاڑ پر ہین -

نواب - جی ہان - وہ ایک منکوحہ عورت کو بھگا لیگئے ہین اسکا میان ہمارے پاس آیا - اور بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرنا چاہتا ہی -

وکیل - تو آپکو اسمین کیا کد ہی -

نواب - ہی کد - مین چاہتا ہون کہ وہ دھرے جائین - اور صرف وہی نہین بیگم صاحب بھی دھر لیجائین تو مین خوش ہون -

وکیل - تو اسکے میان کے پاس روپیہ ہی ؟ اتنے بڑے رئیس سے مقابلہ کرنا دل لگی نہین ہی -

نواب - اسکے پاس روپیہ نہین تو ہمارے پاس تو ہی -

وکیل - ہان تو البتہ برابر کی چوٹ لڑیگی -

نواب - شرابخواری اور عیاشی مین تو بہر قیاس تھے ہی اب لوگون کی بہو بیٹیان بھی نکالنے لگے - دیکھو تو سہی خدا نے چاہا تو کیے کا ثمرہ پائینگے - کلجگ نہین یہ کرجگ ہی - اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے - کہ کر دکھا دیا فت -

انکی بیگم کو جو ہمنے صلاح معقول اور مشورہ نیک دیا تو وہ بھی ہم سے بگڑنے لگین - دو چار شہدون نے انکو الّو بنا رکھا ہی نواب تو اور طرف مشغول ہین - انکو قمرن پر لٹو اور مزاج کا آوارہ و وارستہ پاکر یہ بھی رنگ رلیان منانے لگین -

وکیل - شریف زادیون کو عدالت کے پھندے مین پھانسنا اور مقدمے کی کشمکش مین لاکر ذلیل کرنا شرافت کے خلاف ہی -

نواب - آپکو شرافت اور کمینے پن سے کیا مطلب - آپ مقدمہ لیتے ہین یا پادری بنا کرتے ہین -

وکیل - اچھا تو مجھسے آپ چاہتے کیا ہین -

نواب - بھئی ایک سال سے کچھ زیادہ ہوا کہ نواب محمد عسکری ایک مہار کی چھوکری پر عاشق ہوے تھے - کچھ دن تک تو چوری چوری کسی نہ کسی بہانے سے اسکو کبھی کبھی بلاتے تھے مگر رفتہ رفتہ جب عشق کے پینگ بڑھے تو دور کی سوجھی - اور اسکو گھر ڈال لیا - چند روز کے بعد نینی تال بھگا لے گئے - اب وہان گلچھرے اڑاتے ہین اور اسکا میان یہان تڑپتا ہی - ایسی پاجی پنے کی حرکت کی -

وکیل - ایک بات کہون نواب صاحب - برا تو نہ مانیئے گا - آپ کوئی خدائی فوجدار ہین - مہار کی چھوکری کو لے گئے خوب کیا - یہ نیچ قوم عورتین جسقدر ہم شریفون کے تصرف مین آئین مباح ہی - اس چھوکری کو مین نے دیکھا ہی - لکھنؤ مین تو اس شکل صورت کی عورت ہمنے نہین دیکھی -

نواب - بھئی خدائی فوجدار نہین - ہمارا اسمین مطلب ہی اُستاد -

وکیل - اچھا آپ یہ جانتے ہین کہ جب نواب محمد عسکری

اِس منکوحہ عورت کو لے بھاگے تو وہ کسکی حفاظت مین تھی
گدے بازی نہ کیجیے گا۔ تحقیقات کرکے فرمائیے۔
نواب۔ مجھے کچا چٹھا معلوم ہی۔ اُسوقت وہ اپنے خاوند
کے گھر تھی۔
وکیل۔ اپنے خاوند کے حفاظت مین تھی۔ سن کیا ہوگا۔
نواب۔ بس یہی کوئی سترہ اٹھارہ برس کا۔
وکیل۔ بس اور کیا۔ ایسی خوبصورت عورت ہمنے تو آجتک
نہین دیکھی۔ دونون بہنین حسین ہین۔
نواب۔ خاوند کے مکان سے وہ عسکری کے ہان چلی گئی
اور اب پہاڑ پر اُنکے ساتھ ہی اور اٹھارہ برس سے زیادہ
سن نہین ہی۔
وکیل۔ (ذرا تامل کرکے) تو یہ جرم لے بھاگنے کا نہین ہی
آیا ذہن اقدس مین۔ یہ لے اُڑنے یا پھسلا لیجانیکا جرم ہی۔
نواب۔ کیا۔ لے بھاگنے کا نہین ہی۔ پھسلا لیجانے کا ہی
اسمین اسمین فرق کیا ہی قبلہ۔ ارے بھئی ہم تمھارے ہان
کی لونڈی کو لے بھاگے تو کیا اور پھسلا لے گئے تو کیا۔
ایک ہی بات ہی۔ جیسے یون ناک پکڑی ویسے وون۔
وکیل۔ فرق فقط چکی پیسنے کی میعاد کا ہی۔ لے بھاگنے
اور پھسلا لیجانے اور لے اُڑنے مین قانوناً بہت فرق ہی۔
نواب۔ قانون بندہ نمیداند۔ قانون کے تو نام سے
ہمیشہ نفرت رہی۔ یہ آپ جانیے۔ ہمتو کسی کے لے بھاگنے
اور بھگا لیجانے کو ایک سمجھتے ہین۔
وکیل۔ اچھا نواب صاحب اُس عورت کو مجبور کرکے یا
کسی طرح دغابازی کرکے یا دغابازی کی تحریک سے بھگا
لے گئے ہین یا وہ خوش خوش گئی۔

نواب۔ جی خوش وخرم گئی۔ اِسکی قسمت کھل گئی۔ وہ تو دعا
مانگتی ہوگی کہ کدرا پر آسمان پھٹ پڑے یا بجلی گر پڑے۔
وکیل۔ بھلا وہ چھوکری عدالت کے روبرو اپنے میان
کی سی کچھ کہیگی۔
نواب۔ ارے نہین بھائی۔ میان بھڑوے کو پاسے تو
زندہ چبا جاے۔ وہ تو شاید نکاح ہی سے انکار کرجائے۔
وکیل۔ اگر نکاح ثابت نہوا تو یہ جرم پھسلا لیجانے کا اور
لے اُڑنے کا بھی نہین چل سکتا۔
نواب۔ پھر۔ دو جرم تو بیکار ہوگئے۔ لے بھاگنے اور اُڑا
لیجانے کے جرمون مین ایک بھی اسپر عائد نہین ہوسکتا۔
اور ہم یہ چاہتے ہین کہ نواب اور قمرن اور اسکی بہن اور
مہراج بلی اور نادرجہان بیگم سب پھنسین۔ اور بیگم صاحب
ضرور چھٹو ہون۔ اگر کسی انگریز بیرسٹر کی ضرورت ہو تو
بسم اللہ۔ محنتانہ دیا جائیگا۔ مگر نواب نیچا دیکھے تو دو دو
روپیہ کی کیا حقیقت ہی۔
وکیل۔ اِس عورت کے سوا نواب کے ساتھ اور کون
کون گیا ہی۔
نواب۔ بہت سے آدمی گئے ہین۔ نواب چھٹن صاحب
اور آغا محمد اطہر۔ منشی مہراج بلی۔ ممن۔ انظر۔ محمد جمال الدین
عرف جمّو۔ نازو۔ قمرن۔ خدمتگار سپاہی۔ باورچی۔
محلدار۔ مغلانی مہری۔ یہ وہ۔ بہت لوگ ساتھ ہین۔
وکیل۔ اِس منہارن کا کیا نام ہی۔
نواب۔ عرض کیا نہ۔ قمرن۔
وکیل۔ اِن قمرن۔ بی قمرن۔ نازو کی بہن قمرن جان
اچھا نام ہی۔ جتنے آدمی نواب صاحب کے ساتھ گئے ہین

اِن سب کو مدعی علیہ کر دینا مناسب ہوگا - تاکہ نوابصاحب
کوئی گواہ نہ دے سکین مگر حضرت ہم پھر یہی کہینگے کہ بیگم بیچاری
نے کیا گناہ کیا ہی - اِسکو خواہ مخواہ آپ کیون ذلیل
کرینگے - اول تو یہ ممکن ہی نہین کہ کوئی شریف زادی ایسے
معاملے مین اپنے میان کی اعانت کرے - امیر شریف
درکنار ایک غریب عورت بھی تو سوت کے نام سے جلتی ہی
بھلا بیگم صاحب اور محمد عسکری کو مدد دیتین کہ
قمرن گھر پڑ جاے -
نواب - بھائی اب تم اِس بارے مین کچھ نکہو باقی مدعی علیہ
بنانے کو - یہ تمکو اختیار ہی - سب کو مدعی علیہ بناؤ - مگر
بیگم ضرور پھنسے -
وکیل - اچھا مگر -
نواب - اگر مگر کی سند نہین ہی بھائی صاحب - ایکہزار روپیہ
آپ کو علیحدہ بیگم کے پھانسنے کا دونگا -
وکیل - (ہنسکر) تو بیگم صاحب کے ایسے خلاف ہوگئے اچھا
بہتر - ہمکو کیا - مگر چونکہ شریف کے ساتھ ہمدردی کرنا مقتضاے
شرافت ہی لہذا دو تین بار آپ کو فہمایش کر دی -

سمجھانے سے تمھارے ہین سروکار	اب مان نہ مان تو ہی مختار

اب یہ فرمایئے کہ کل محنتانہ کیا دیجیے گا - ابھی تو ہم نواب صاحب
محمد عسکری کے نام ایک نوٹس حسب ضابطہ بھیجینگے اگر نوٹس پاتے ہی
اور انکی بیگم دھمکی مین آگئے اور آپکا مطلب حسب دلخواہ نکلا
تو بہتر - ورنہ خدا نے چاہا تو سب جیلخانے مین ہونگے -
نواب - تمہارے منھ مین گھی شکر - خدا کرے ایسا ہی ہو
سر دست آپ کو دو ہزار نذر کیے جائینگے - ایک ہزار پیشگی
محنتانہ اور ایک ہزار بیگم کے لیے جو تدبیر مناسب ہو کیجیے -

وکیل - بندہ بے غدر آدمی ہی - مگر مقدمے کی حیثیت سے
یہ محنتانہ بہت کم ہی -
نواب - اگر خاطر خواہ کارروائی ہوئی تو واللہ خوش کر دونگا
بندہ کنگال نہین ہی آج سہ پہر کو ڈھائی ہزار روپیہ پہونچیگا
حساب دوستان در دل -
وکیل - جب چاہیے بھیجیے کچھ جلدی نہین ہی -
نواب - تو اب کیا کرنا چاہیے -
وکیل - ذرا اُس عورت کے خاوند کو بلوا لیجیے گا - اُس سے
بھی کچھ حالات دریافت کرونگا -
نواب - وہ تو ہمارے ساتھ آیا ہی - وہ اور اُسکا ایک دوست
دونون باہر کھڑے ہین -
وکیل - قمرن کے عشق نے آپ کو اِس مقدمے مین پیروی
کرنے پر مجبور کر دیا - مگر کیا کھرا مال ہی کہ مین کیا کہون -
نواب - ہمنے تو قمرن آجتک دیکھی ہی نہین - عشق کیسا -
مگر بیگم سے البتہ خار کھایا ہوا ہون -
وکیل - اچھا تو اِن دونون کو بلوا لیجیے - ابھی سویرا ہی
کوئی موکل بھی نہین آیا ہی - جو کچھ دریافت کرنا ہی دریافت
کر لین (خدمتگار سے) دیکھو نواب صاحب کے ساتھ دو
آدمی آئے ہین - باہر گاڑی کے پاس کھڑے ہونگے -
اُنکو بلوا لیجیے -
خدمتگار اِن دونون کو بُلا لایا - دونون نے وکیل کو جھک
جھک کر سلام کیے - وکیل نے اِن دونون کو سر سے پانون تک
بڑے غور کے ساتھ دیکھا - اتنے مین نوابصاحب کے سامنے
خدمتگار نے پیچوان لگایا اور خاصدان رکھدیا - آپ نے
گلوریان چکھین اور حقہ گڑگڑانے لگے -

وکیل - (للتوا کی طرف اشارہ کرکے) یہ تو کوئی ہندو کا لونڈا معلوم ہوتا ہے -

ل - ہان ہجور یہ کدرا ہمارے پڑوسی ہین - اور ہم تو للتوا تنبولی ہین -

وکیل - (مسکرا کر) تم انکے پڑوسی ہو - اور وہ قمرن انکی جورو تھی یہ لونڈا تو نمکین ہے - کیون نواب صاحب - بچہ تمکو بھی قمرن کے جانے کا افسوس ہوگا جب پڑوس مین رہتے تھے تو آتے جاتے قمرن کو چھیڑتے ضرور ہوگے - سچ سچ بتا دینا بھئی قمرن کے بے چھیڑے رہتے ہو یہ ہم نہ مانینگے -

للتوا - ہجور ہم اسکو اپنے سگے بھائی سے بڑھکے سمجھتے ہین اور محلہ بھر جانتا ہے -

وکیل - اپنا مطلب نہ چھوڑا استاد - بڑے بھائی بناکے دل لگی کا رشتہ قائم رکھا - تمھارا کیا نام ہے -

کدرا - ہجور ہمارا نام کادر ہے -

وکیل - قادر سے کادر ہوے اور کادر سے کدرا بنگئے تم سنی ہو یا شیعہ -

کدرا - ہجور ہم سنت جمات (جماعت) ہین -

وکیل - اور تمھاری جورو قمرن ؟

کدرا - اجی صاحب کمرن کمسری تو ہمکو ہر طرح سے تباہ کر گئی روپے سے پیسے سے سب طور تباہی کر گئی - اب سے ہم کیا بتائین سرکار -

وکیل - (ہنسکر) ارے قمرن شیعہ ہے کہ سنی اس بحر طویل سے کیا واسطہ ہے کہ تباہ کر گئی اور قتل کر گئی -

کدرا - ہجور ہمکو یہ نہین معلوم تھا کہ کمرن ایسی خراب ہے -

وکیل - یا الٰہی - مرد خدا قمرن شیعہ ہے یا سنی ہے بس اسکا جواب دو فقط -

امکان پر آئے -

کدرا - ہجور ہم وہ دونون سنت جمات تھے - اور راستے

وکیل - نکاح پڑھانے کون آیا تھا ہئے - نواب صاحب نے

کدرا - ہمارے محلے کے پاس ایک کاجی ہم تمھارے لیے کیا کیا

انھین نے پڑھایا تھا -

پر ہمکو دھوکا دیجاؤ -

وکیل - قاضی کو خان کیا کام کہ تمھارے رقیب نواب عسکری

کدرا - جی - یہی گنڈا تا ہر بجہر یاد کرے اور جس جس نے تمھارے

پارچے والی گلی مین چلکن کو جیتا نہ ہو تب سہی - مگر قمرن کی

وکیل - نکاح کے گواہ کون ہو لنا - ڈھائی ہزار روپیہ تھوڑی

ک - دو گواہ تھے - ایک نا ہے ہو سے - اس زمانے مین ڈھائی ہزار

وکیل - مہر کیا ٹھہرا تھا - لکھنے کو تیار ہو جائین قمرن کی

کدرا - ہجور کرورون لاکھون

تعداد ہی نہین ہے -

لونڈی اور مین ہجور کا گلام - مگر

وکیل - لاکھون کرورون

کدرا - ہجور پاؤ بھر کو دون

نواب - بھئی یہ تو ہمنے بھی سنا آپ اپنی عمر بھر کی لونڈی سمجھیے

مہر یہی رواج ہے - مطلب اسے ہے -

کو دون ہو وہی تعداد مہر کی

مجھے جہنم مین ڈال دے جو مین

وکیل - بھلا تم یہ بتا سکتے ہو کہ مہر موجل

نواب - اجی یہ گنوار آدمی کیا جانے اور اس

تو پہلے ہی

سے فائدہ کیا -

وکیل - بجا ارشاد ہوا فضول تقریر کی ایک ہی کہ

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

شیخ کیا جانین سابن (صابون) کا بھاؤ -

سے گفتگو کرنا چاہیے - جیسا بہ زبان کے سو

ہم بہت کھاتا ہے -

ـرہ گرایئے۔ قانون سے بھلا آپ کو

۔قارورہ گرائیے یہ آپ کے اعظم گڑھ کا
برس دتی مین رہے مگر بھاڑ ہی جھونکا کیے
کاح کے بارے مین جو کچھ آپ نے کہا ہی
مگر یہ مجمل اور خدا جانے کون الم غلم
ہ کی سمجھ مین کبھی نہ آسکے
ر کی طرف مخاطب ہو کر)
و خان اور ان دونون
بچا سچا حال بتادینگے یا ادھر

کھان تو بڑے ایمان کے آدمی
ات مارین۔ گریب مین تو
ں ہی اور پچھو ماتی کے رٹکے نے
۔ ایمان اپنا کوئی نہ کھوئیگا ہم
یک کرینگے۔
پھر آگئے تو پھر کیا ہو سکتا ہی۔
انھون کا نہ مکت۔ صاف صاف
ـسا اور جوتے دے کے ادھر لگنے تو گئیا لنڈرا
ہن تو ہم بچارون آدمی لاکے کھڑے کردینگے جو
وہ بتادین۔ جو سکھا پڑھا دیجیے بس وہی توتے کی
رٹ لینگے اور کہہ دینگے۔ اس بات سے مجبور
ہین۔
قت یہ دیکھا جائیگا نواب صاحب کی طرف
ب حضور تشریف لیجائین۔ بندہ نوٹس کا

مسودہ تیار کرکے شام کو کچہری سے پلٹتا ہوا آپ سے ملیگا۔
مگر شاید آپ کے عیش مین مخل ہون آپ تو ہر وقت کنھیا
بنے رہتے ہین۔
نواب۔ واہی ہو۔ تمسے کوئی پردہ ہی خدا کی قسم مین تمھین
اپنے بھائیون کے برابر سمجھتا ہون۔
وکیل۔ اچھا تو پھر ایسے وقت بلوائیے کہ کوئی معشوق
زرین کمر بھی ہو۔
نواب۔ آپ کی بھی کیا باتین ہین واسر۔ میان جب چاہا
آؤ کوئی نہ کوئی معشوق وہان پر ضرور ہوگا۔ ع۔

یہ فردین جنتی ہین انیس ہماری بھی نشانی ہی
اور ایک معشوق پر قید رہنے والے نہین۔

مجنون نہین کہ ایک ہی لیلی کے ہو رہین
رہتا ہی اپنے پاس نیا اک نگار روز

یہان تو قبلہ معشوق ہی کو اپنا دین و ایمان سمجھتے ہین
تمام عمر اسی مین بسر ہوئی۔

عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن
آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

وکیل۔ چین لکھتا ہی۔
نواب۔ لطف زندگی بندہ ہی اٹھاتا ہی۔
وکیل۔ حق ہی۔ اسمین کیا شک ہی۔
نواب۔ اور پھر یہ نہین کہ کوئی الو بنا کے ہم سے کچھ وصول
کرلے یا آج کل کے لونڈون کی طرح ہم آنکھ بند کرکے
دولت لٹادین۔
وکیل۔ مین خوب جانتا ہون۔ آج کل کے لونڈون کی
نہ کہیے باپ کے مرتے ہی بس روپیہ لٹانے کا لنگا لگا دیا۔ اور

بقول آپ کے آنکھ بند کرکے ٹٹانا شروع کیا اندھا دھند چار دن میں کھلکھیں ہو گئے - آپ تجربہ کار اور پختہ مغز ہیں تمام عمر عیش میں بسر کی اور ہمیشہ دو چار معشوق ضرور ہم پہلو رہے مگر ہر شے قاعدے کے ساتھ کی -

نواب - ہان تو اب آپکے نزدیک کون جرم اپنر قائم ہوا - بھگا لیجانے کا یا اس ۔

وکیل - ابھی تک ہمنے کوئی تجویز نہین کی ہو مگر دفعہ ۴۹۷ - اور ۴۹۸ - تعزیرات ہند کا جرم تو صاف صاف اپنر عائد ہو سکتا ہی اور انکی بیگم اور رفقا پہ دفعہ ۱۰۹ - تعزیرات ہند کے مطابق اس جرم کی اعانت کرنا ثابت ہو جائیگا -

نواب - ان دفعات کا کیا منشا ہی - ہم تو قانون وانون جانتے نہین - بقول آپکے ہم تو ارباب نشاط کے قانون سے خوب واقف ہین - خلاصہ خلاصہ مطلب ان سب دفعات کا بتا دیجیے -

وکیل - غیر شخص کی عورت منکوحہ سے زنا کرنا یا اسکو بہ نیت جماع حرام کے اڑنا یا پھسلا لیجانا - ان دفعات کی رو سے یہ باتین بڑی سخت جرم ہین -

نواب - جانے نہ پائے - پھانس لوبس - لیے اب ہم تو رخصت ہوتے ہین قبلہ - شام کو آپ کے منتظر رہینگے -

وکیل - (استادہ ہو کر مصافحہ لیا) والسلام -

قادرا اور للتوا نے بہت جھک کر وکیل کو سلام کیا -

وکیل - تو وہ روپیہ اگر اسوقت میرے کچہری جانے کے قبل بھیجدیجیے تو بڑا مطلب نکلے -

نواب - (مسکرا کر) بہت اچھا - ابھی لیجیے -

وکیل سے رخصت ہوکر نواب صاحب مکان پر آئے - للتوا اور کدرا سائے کی طرح ساتھ ساتھ تھے - اور راستے بھر نواب صاحب کی تعریفین کرتے آئے - نواب صاحب نے مکان پر پہونچکر کدرا سے کہا یاد رکھو ہم تمھارے لیے کیا کیا پاپڑ بیل رہے ہین - ایسا نہو وقت پر ہمکو دھوکا دیجاؤ - قمرن تمکو دلوائے دیتے ہین اور تمھارے رقیب نواب عسکری کو ایسا نیچا دکھائین کہ عمر بھر یاد کرے اور جس جس نے تمھارے ساتھ بد سلوکی کی ہو سب کو جیلخانہ ہو تب سہی - مگر قمرن کی نسبت جو اقرار ہی وہ نہ بھولنا - ڈھائی ہزار روپیہ تھوڑی رقم نہین ہی - تین توڑے ہوے - اس زمانے مین ڈھائی ہزار مین دو دو پر یان خط غلامی لکھنے کو تیار ہو جائین قمرن کی کیا حقیقت ہی -

کدرا - ہجور - کمرن ہجور کی لونڈی اور مین ہجور کا گلام - مگر جب ملے بھی -

نواب - ملی داخل ہی -

للتوا - گریب پرور کمرن کو آپ اپنی عمر بھر کی لونڈی سمجھیے کدرا کی مجال ہی کہ نکل جائے -

کدرا - (قدمون پر گر کر) اللہ مجھے جہنم مین ڈال دے جو مین جری بھی اجر (عذر) کرون -

نواب - نازو کا میان کہان ہی -

کدرا - اجی وہ تو آپ ہی اسکو چھوڑ دیس ہی - نا جو تو پہلے ہی سے کھراب (خراب) ہی -

نواب - اسکے میان کا پتا تو لگاؤ -

کدرا - اچھا - ملے تو حاجر کرون -

للتوا - ہم لے آئینگے ہجور - اچیم دا فیم بہت کھاتا ہی -

تھوڑی سی گھلوا کے پلوا دینگے ۔

نواب ۔ بس بس ۔ تم یہان سے آؤ تو ہم اسکو ٹھیک کرلین ۔ ذ فہیم ہی بلاتا ہے نہ ۔ تم اِسکو ڈھونڈھ کے لے آؤ ۔

للتوا ۔ کل ہی بھیجے ۔

نواب ۔ دیکھو تو سہی کر کیا ہوتا ہی ۔ (تھو خان خدمتگار کو بلاکر) ڈھائی ہزار روپیہ لالہ سے لیکر مولوی عظمت اللہ وکیل کے ہان ابھی ابھی بھجوا دو ۔ تین سپاہیون پر لیجاؤ ۔ اور لالہ کو بھی ساتھ بھیجو ۔

تھوڑی دیر مین للتوا اور کدرا ان سے رخصت ہوئے اور باہر آکے کدرا مارے خوشی کے للتوا سے لپٹ گیا ۔ بھائی للتوا اب قمرن ملجائیگی ۔ جب اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہی تو چھپت پھاڑ کے دیتا ہی ۔ نہ جان نہ پہچان ۔ مدد کو مہجود (موجود) ہوگئے ۔ یار انکو آپ اسمین کد ہوگئی ہی ۔ ڈھائی ہزار روپیہ دیکھتے دیکھتے کھٹ سے بھیجدیا ۔ اب قمرن آئی داخل ہین ۔

للتوا بھی بہت خوش تھا ۔ اسکی دو گھڑی کی دل لگی گئی ۔ محلہ سونا ہوگیا ۔ قمرن کی نظارہ بازی کو ترسنے لگا مکان پر پہونچکر للتوا رخصت ہوا ۔

شبراتن

کدرا بہت خوش خوش گھر مین آیا ۔ اِسکی مان نے جو اسکو اسقدر ہشاش بشاش پایا تو بہت مسرور ہوئی ۔ کیونکہ قمرن کے جانے کے بعد کدرا بہت افسردہ و نیم مردہ رہتا تھا اتنے عرصے کے بعد جو خوش پایا تو خود بھی خوش ہوئی ۔ اور دونون مین یون مکالمہ ہونے لگا (کدرا ۔ ک ۔ اور اسکی ماں م یہ اشارہ اس مکالمے مین رہیگا) ۔

ک ۔ اماں قمرن کا پتا لگا ۔

م ۔ ہان ۔ کس محلے مین ہی ۔

ک ۔ اماں وہ تو پہاڑ پر گئی ۔ نواب رونک جنگ نہین [illegible] نکے ساڑھو بھگا لیگئے ہین

م ۔ ہان ! ٹرا بدجات [illegible] ہوا ۔

ک ۔ ایک نواب ہمکو [illegible] آج پھر انھین نے ہمکو بلوایا تھا ۔ وکیل کے [illegible] بلوا ہماری طرف سے مکدمہ (مقدمہ) لڑ [illegible]

م ۔ ارے لڑکے یہ نواب نواب سب ایک ہین ۔ تجھ سے ملکے اور تو وہ لیکے تجھی کو دھروا دینگے ۔

ک ۔ اری اماں تو عورت جات ۔ یہ باتین کیا جانے ۔

م ۔ دیکھ لینا کدرو وہ سب ملکے تجھے دھروا دینگے ۔

ک ۔ جو جی چہے تو تو بھی ایک روج (روز) چل ۔

م ۔ بیگم اندر بلوائین تو جاؤن ۔ یون مردانے مین ہمارا کون کام ہی ۔

ک ۔ اچھا ہم کل کہینگے ۔

م ۔ ذری جا کے شبراتن کو تو بلا لا ۔ وہ سب رئیسون کو جانتی ہی ۔

کدرا جا کے شبراتن کو بلا لایا ۔ اسکی مان نے شبراتن سے کہا ۔ بہن اِس مردار قمرن کا حال اب معلوم ہوا ارے وہ تو نواب عسکری کے ساتھ نکل گئی ہی ۔

ش ۔ کون عسکری ۔ اے وہ شیر دن والی کوٹھی ۔

ک ۔ ہان ہان کھالا وہی ۔

ش ۔ وہ تو پہاڑ پر ہین ۔ میرا سب جانا ہی ۔

م ۔ وہی بھگا کے پہاڑ پر لے گئے ۔ اللہ کرے پہاڑ انپر پھٹ پڑے ۔ اسی اکھوارے مین لاش نکلے ۔

ش - مین تو اُسکے گھر مین دولہن باجی (باری) چوڑیان پہنا آئی ہون -

م - کیون بہن وہ نواب اُنکے کون ہین جو - کیا جانے کیا نام ہی - بتا کدرا -

ک - وہ جو ٹیا برج سے آئے ہین - جنکے یہان کئی مکان ہین اور منڈی کے پاس رہتے ہین -

ش - وہ جو کل تجھے دکھائے ہین - وہ اُنکے بھائی بند ہین - ہم اُنکو جانتے ہین - بڑے بد آدمی ہین ایک دن ڈیوڑھی مین اُنکو کبھی کا لنا تھا ہو سکے مین نے زور سے غل مچایا (دیکھو یہ راستہ روک کے کھڑے ہو گئے) - بس نانی ہی تو مر گئی -

م - کیون بھٹا مین کیا کہتی تھی - ارے لڑکے تو بڑا سید ھا ہی جو روا کی جو روا کو سمجھا اور اپنے پھر اُنھین لوگون کے دم دھاگے مین آتا ہی - مین تجھے کہان تک سمجھاؤن - مین تو ہار گئی تجھے پیر کیا ہو گیا ہی -

ش - کیا - کیا اب کوئی بات اور ہوئی -

م - وہی نواب اُسکو ایک وکیل کے پاس لیگئے - اور اُسکو سیدھا سادہ دیکھکے پٹی پڑھا دی کہ تو ہماری سی کہتا ہم نالش کرکے اِس نواب سے تجکو کرن دلوا دینگے -

ش - ارے تو بڑا گدھا ہی کا در - وہ تو بھائی بند ہین جو عسکری نواب ہین وہ وہ ہین - وہ تیری سی کہینگے کہ اپنے بھائی کی سی - کہین اُسکے جدل مین نہ پھنسنا - اری بہن بڑا شور (شہور) مچھا لیا ہی - جھوٹی گواہی مین جھوٹی قسم کھائے مین اُسکو ذری عار نہین اور پرائی بہو بیٹی کا بھگا لیجانا اُسکا حال نپوچھو اب اُسنے بخت (وقت) بھی

دو ایک بیٹیچی ہی ہونگی - بڑا گنہگار ہی - ایسے آدمی کی تو عبادت بھی اللہ نہین مانتا کہ یہ گنہگار عبادت کرکے مجھے دھوکا دیتا ہی مین اُسکے دھوکے مین نہ آؤنگا -

م - بول اب بول - کبھر دار اب سے بچانا -

ش - اری بھیا وہ تجکو پھانسی کے جہنم بھجوا دینگے -

م - اِسکو مین کیونکہ سمجھاؤن -

ش - اور ابھی تک کرن کی یاد نہین بھولے ہی -

م - یہی تو مین سر پیٹتی ہون کہ اب اِس چڑیل کا نام نہ جون ہو سو ہوا -

ش - اری ہان اب اور رسوا کرنا ہی -

م - ایک تو یون ہی وہ حرامجادی داگ لگا گئی - اب تجکو بھی پھنسوا اُسکے منصوبے ہو رہے ہین -

ش - ہاتھ پاؤن بچائے رہو بیٹا - کرن گئی بھاڑ مین اری بہن اب اُنکا دوسرا نکاح کردو - کرن موئی کو آگ لگاؤ جس گھر مین کرن ہو وہ اُجڑ جائے خدا کرے -

م - تمھارا بیٹا ہے - مین تو اِسکو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی

ک - اب تو ایک نئیس نے ہماری پیٹھ پیہ ہاتھ رکھا ہی -

ش - اُسکے بھرے مین نہ آنا - وہ بڑا موذی ہی -

م - ارے کہین وہ تجکو قید نکرا دے -

ش - اُسنے سیکڑون گھر گھالے ہین -

ک - مدا ہم کو وہ اِس محبت سے مانتا ہی جیسے کوئی لڑکے کو مانتا ہی -

ش - کل کو وہ کہیگا کہ اپنی بہن کو لاؤ - لیجاؤگے - وہ اِس ڈھب کا موذی ہی - اِس شہر مین اُسکو کون نہین جانتا تم تو ابھی لڑکے ہو اور سیدھے اور بیگنے - واہ اسکے اچھیون کو

کٹے کٹے نخاس مین بیچ لے تم کیا سمجھتی ہو۔ بڑے بڑے نوابزادے اِس سے جیت نہین پاتے اِسکے کاٹے کا منتر تو ہی ہی نہین۔

م۔ اچھے گھر بانا (بیعانہ) دیا بیٹا۔

ش۔ ایک بس کی گانٹھ ہو۔

ک۔ اچھا ایکدن ہمارے ساتھ وہان تلک چلی چلو۔

ش۔ دور کرو نگوڑے کو۔ میری ہزار جانی ہو ہیا ایکدفعہ جا پچھتائی۔ اب سے آئی گھر شامت آئی۔ بندی درگذری۔ اِس موذی کی پرچھائین سے اللہ بچائے۔ وہ کوئی آدمی ہو کیا

ک۔ ابھی درو جتے پر چھپ رہتا ہو۔

ش۔ وہ ایک ہاتھی نہین پورا فیلبان ہو اسکا یان یہی پھر اِس سے مطلب۔ نا اچھا ہم نہ جائینگے۔ مگر تم ذری ہاتھ پانون بچائے رہنا۔

ک۔ اجی ہم ہاتھ پانون بچائے ہوے ہین وہ تو کمرن پر جان دیتے ہین۔

ش۔ اخاہ! اب مین سمجھی۔ ارے یہ کمرن کے پھیر مین ہوگا۔ یہ معلوم ہوتا ہے پہلے سے کچھ سانٹھ گانٹھ ہو۔ مگر بچا کی کیا آپس ہی مین کٹ مرینگے۔ ابھی تو دو ہی تین پشت کا فرق ہوا ہوگا۔

م۔ یہ بھی دھوکا دیا ہوگا بہن۔

ش۔ اِس سے کچھ تاجب (تعجب) نہین ہو کمرن کے پھیر مین ہو تو بھی تاجب نہین۔ اِسکو پھانستا ہو تو بھی تاجب نہین۔ کوئی اور مطلب گانٹھتا ہو تو بھی تاجب نہین۔

م۔ پھر ایسے کے پاس جانا کیا۔

ش۔ اچھا تم نشان خاطر رہو بہن ہم جا کے سب حال دریافت کر کے تمسے کہینگے۔

م۔ میری بہن۔ ہم پر بڑا احسان کروگی۔

ش۔ اے واہ احسان کی کون بات ہو۔ آدمی ہی آدمی کے کام آتا ہو۔ جو ذرا سا کام بھی ہمسے نہ نکلے تو نالت ہو۔

م۔ ہان بھلے آدمی اِسکو مانتے ہین۔ پاجی کیا مانینگے وہ مثل ہو نا کہ اصل سے کھتا (خطا) اور کم اصل سے وفا نہین۔

ش۔ اب ہم کل آئینگے۔ کمرن کا حال اتنا ہمنے سنا ہو کہ وہ نواب کے ساتھ پہاڑ بھاگ گئی اور اُسکی بہن نا جو کبھی تو اُدھر نہین دکھلائی دی۔

ک۔ وہ دونون چلی گئین۔ اب ان نواب نجو نے ایک وکیل ہماری طرف سے کھڑا کیا ہو کہ انکو پہاڑ پر کید (قید) کر دے اور بیگم کو بھی پھنسوا دے کی صلاح ہو رہی ہو۔

ش۔ تو پھر ان کی بیگم پر اسی موذی کا کاٹنے کا دانت ہوگا دیکھو مین سب باتین ٹھیک ٹھیک دریافت کر آؤنگی نشان خاطر رہو۔ انکی بیگم تو صورت شکل کی بہت اچھی ہین ایسر اِس موذی نگوڑے کا دانت ہونا کوئی تاجب (تعجب) کی بات نہین ہو۔ یہ تو اسکی ہمیشہ کی عادت ہو۔ بیگم اور کمرن کے ذکر سے تو ہمارا اچھی طرح ٹھنکا کہ دال مین کچھ کالا ہو۔ جو اِسکو اِس بات کا یقین ہو جائے کہ کمرن اِسکو ملجائیگی تو چاہے باپ بیٹا نا اسکے آگو کوئی بڑی بات نہین ہو۔ اِنمین تو دل کا بڑا چالاک ہو۔ اچھی صورت پر جان دیتا ہو۔ چاہے خوبصورت اور کمسن ہو چاہے چار لڑکون کی ہو۔ کوئی ہو۔ جوان ہو چاہے ادھیڑ۔ مگر صورت اچھی ہو۔ اب مین کہان کی بڑی جوان ہون۔ اتنے لڑکے بالے ہین۔ چار بچون کی مان ہو چکی مجھی کو تاکنے کو تو ابھی مین تعجب رہتے۔

ک - بھلا کہیں ہماری بات سچ تو مانی -

ش - اب ہمکو کچھ یقین آتا چلا -

م - اچھا بہن تو تو بلبنڈی پانی اونچا کرکے پھر جو کمرن ایک کی بغل سے دوسرے کی بغل میں جا بیٹھی تو اس کم بخت (بجٹ) کدرا کو کیا ملیگا -

ش - اسی سے پوچھو -

ک - وہ نواب تو جہل کھانے جائینگے -

ش - نہ کوئی جہل کھانے جائیگا نہ کوئی قید ہوگا - توڑوں کے منہ کھول دینگے - عملہ سب اُنسے ملجائیگا - تم منہ دیکھتے رہجاؤگے - ہاتھیوں سے کوئی گنے کھاتا ہے - مزے سے دوسرا نکاح کرلو - چلو چھٹی ہوئی - کمرن کو جہنم میں ڈالو -

م - مانو تو واہ واہ -

ش - نہ مانو تو واہ واہ -

م - نہ مانو تو واہ واہ - بس ہم تو یہ جانتے ہیں اگر نہ مانو گے تو ضرور پچھتاؤگے -

اُس روز تو شبراتن کدرا کی ماں کے دلمیں شک ڈال کے چلی گئی مگر دوسرے روز تڑکے ہی تڑکے آئی اور اپنی تحقیقات کا حال بیان کیا کہ مین کوئی چھ سات گھر گئی اور نواب عسکری کی ایک محلدار سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ جو نواب کا در کا مقدمہ لڑا تے ہیں اُنسے اور عسکری سے رشتہ تو ضرور ہے اور پہلے یارانہ بھی بڑا گہرا تھا مگر اب کچھ دن سے کھٹ پٹ ہے - آمد رفت بھی نہیں کدرا کی ماں نے کہا تم کو کسی نے دھوکا دیا ہوگا جو آمد رفت نہوتی تو وہ نواب اسکو پھاٹک پر کیوں ملتے - کدرا نے اسکی تصدیق کی کہ بیشک محمد عسکری کے پھاٹک پر ملے تھے اور اندر سے آتے تھے

شبراتن نے جواب دیا - ہاں ہاں معلوم ہے مگر اندر زنانے میں نہیں گئے تھے باہری سے لوٹ کے چلے گئے تھے - اُنسے گھنٹوں میں کسی رئیس سے نہیں بنتی - سب ان سے ناراض ہیں انکے نام سے بیزار ہیں وہ مقدمہ اس باسبب سے لڑوا رہے ہیں کہ نواب عسکری کو ذلیل کریں اسمیں لکھو کھا روپے ادھر اُدھر سے خرچ ہونگے - ایسا ویسا مقدمہ نہیں ہے اس میں تو کادر اگر ہوشیار رہتا تو کچھ لے مرتا - مگر اس سے یہ کہاں ہوسکتا ہے - اسکے لیے کوئی آٹھوں گانٹھ کمیت چاہیے -

کدرا جمائی لیکے بولا اجی ہمکو نہ روپیہ چاہیے نہ پیسا ہمکو کمرن ملجائے بس کروڑوں روپیہ ملگیا - کدرا کی ماں اس فقرے پر بہت خفا ہوئی - واہ رے بیٹا - وہ تو چھوڑ کے جلدی یہ ابھی کمرن ہی کمرن پکارتا ہے - کروڑوں روپیہ اسکے آنے سے کہاں سے ملیگا -

شبراتن بھی اسکی ان باتوں سے جلی ہوئی تھی بولی - ابھی تو چوک یا امین آباد میں ایک کمرا اسکو لے دے - بس پھر روپیہ وہ بھلا چنگا کما دیگی -

ک - اجی تو پھر ایسا یہ بھی تو نہیں ہوسکتا کہ کوئی جورو کو لیجائے اور ہم چپ بیٹھے رہیں -

ش - جو چاہو سو کرو -

م - (کدرا کی ماں) دوسرا ہوتا تو کمرن کا نام نہ لیتا -

ش - کوئی عورت ادھر ادھر دیکھ بھال کے نکاح پڑھوا لو چلو چھٹی ہوئی -

ک - اور ان نواب کو کیا منہ دکھاؤں -

ش - تو پھر ایک کام کرو - جو کمرن ملجائے تو پھر اب گھر سے باہر نہ نکلنے دینا -

ک - ابھی دہلیج (دہلیز) کے باہر کدم (قدم) رکھے تو کچے کاٹ ڈالون -

م - اہا ہا ہا - بڑے سپاہی - جس دن بھاگ کے آئے تھے تو یہ بیاؤ ڈرنکا نہین پڑتا تھا کہ اچھی طرح بات تو اُس سے کرین - اب کو سچے کا دم داعیہ ہی - دوسرا ہوتا تو مارے مارے ہاتھ پانون ڈھیلے کردیتا -

ش - اوہو بھر لکل بھاگیگی - ہم غریب آدمیون کے گھر مین رہنے والی نہین ہی اور اب تو یہ گھر اُسکو بھایا رکھا

ک - ابھی ہم جنجیر ڈالدینگے - ہاتھون مین -

ش - انگریزی عملداری ہی - تمکو بیگم ہی القا دلی گی نہین ہی جیسا جورو امرد سے یون نہ دبی تو تمکو بیگم ہی سے کیا ہوگا - مرد کا آنکھ کا اشارہ بہت ہوتا ہی - اچھا بہن اب رخصت ہوتے ہین - بندگی -

تجربہ سیاحت کے دلچسپ نتیجے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قمر جہان نے نواب صاحب سے بڑا اصرار بلیغ کیا تھا کہ ایک دن ہمکو بھی اس جھیل کی سیر کی اجازت دو تاکہ کشتی پر بیٹھکر ہم بھی دو گھڑی سیر چشمہ سار کرین مگر چونکہ کشتیون پر پردہ ہونا امر محال تھا لہذا نواب صاحب نے ٹالدیا اور وعدہ کر لیا کہ کسی روز نینی تال کے باہر کسی جھیل کی سیر کرالائینگے - تاکہ سیر کی سیر ہو اور تنہائی کا لطف بھی حاصل ہو - چنانچہ حسب مشورہ احباب یہ امر قرار پایا کہ بھیم تال کی سیر کرین کہ نینی تال سے قریب بھی ہی اور وہان صاحب لوگ کبھی نہین جاتے اور جنگل اور ہو کا عالم ہی - اور سب احباب و رفقا کے علاوہ بیرسٹر اور لنڈنی بھی ہمراہ تھے -

لنڈنی نے راستے مین پہاڑون و اپنی سیاحت کا دلچسپ بیان چھیڑا تو سب کو لطف حاصل ہوا پہلے اُنھون نے (کوہ مونٹ بلینک) کا ذکر کیا مگر علمی اصطلاحون کے سبب سے کسی کو یہ ذکر بھلا نہ معلوم ہوا - پھر انھون نے مسخرے کی فرمایش سے بھیڑیون کا ذکر شروع کیا تاکہ منشی مہراج بلی کو چھیڑین - لنڈنی نے کہا ہمنے کئی لڑکے ایسے دیکھے ہین جنکو بھیڑیا رات کے وقت اُٹھا لے گیا اور وہ بھیڑیے کے بھٹے مین پرورش پاتے رہے ایک لڑکا جسکی عمر کوئی دس برس کی ہوگی بھیڑیے کے بھٹے سے پکڑا گیا - چوپایون کی طرح دو ہاتھ اور دو پانون سے چلتا تھا - اور کچا گوشت بڑی خوشی سے کھاتا تھا کتے کی طرح ہڈیان چباتا تھا اور پانی بھی کتے کی طرح زبان سے پیتا تھا - لڑکون کے ساتھ رہنے اور کھیلنے سے اُسکو نفرت تھی تاریک گوشے مین جاکے چپ چاپ بیٹھتا تھا اور کپڑا ادھر پھینکا یا اور رستے پھاڑ کے پھینکدیا - جب اُسکے سامنے کھانیکی کوئی شی رکھی جاتی تو پہلے سونگھتا تھا اگر بو بری نہ معلوم ہوتی تو کھا لیتا تھا ورنہ پھینکدیتا تھا - مگر بول نہین سکتا تھا - اشارون سے اپنا مطلب رفتہ رفتہ بتانے لگا تھا -

مسخرہ - خدا کرے ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کو بھی بھیڑیا اُٹھا لیجائے تو دل لگی ہو -

اختر - تاکہ یہ بھی اپنی بولی بھول جائین - اور چوپایون کی طرح سے چلنے لگین -

نواب - آپ لوگ خواہ مخواہ ہمارے دوست کو بددعا دیتے ہین - یہ کیا بات ہی -

لنڈنی - اتنے بڑے مرد کو بھلا بھیڑیا کیونکر اُٹھا لیجائیگا - پیٹھ پر لاد کیونکر لے سکیگا - دل لگی ہی کچھ -

نواب - نینی تال کا حال بھی اسیطرح لوگون سے بیان کیجیے گا

اِسکا ذکر بھی ایک دلچسپ ذکر ہوگا۔

لنڈنی۔ آپ لوگون کو تو ان باتون کا شوق نہین ہی اور بندے نے تمام عمر اسی مین صرف کی۔ اول تو یہ فرمایئے کہ یہان تال کتنے ہین۔ باہم سے سُنیئے۔ نینی تال اور بھیم تال اور مالوا تال تو اول درجے کے تال ہین۔ نوکچیا تال۔ سات تال یہ دو درجہ دوم کے ہین۔ اور کھرپا تال اور سوکھا تال اور کھریا تال اور دھوبی تال وغیرہ ادنی درجے کے تال ہین۔ یہ فرمایئے کہ نینی تال کو نینی تال کیون کہا۔

مہراج۔ اب یہ کون جانتا ہی۔

لنڈنی۔ ہم تو جانتے ہین۔ نہ جاننے کی ایک ہی کہی یہ جو مندر سامنے نظر آتا ہی یہ نینا دیبی کا مندر ہی۔ اور اسی دیبی کے نام سے اِس کل پہاڑ کو نینی تال کہنے لگے۔ یعنی نینا دیبی کا تالاب۔ اِس جھیل کا طول ۴۷۰۳ فٹ یعنی ایک میل سے کچھ کم اور عرض ۱۵۱۸ فٹ۔ آپ کو یہی نہین معلوم ہوگا کہ اِس پہاڑ کی اونچی چوٹیون کی بلندی کسقدر ہی۔ نریا کنت چوٹی ۸۱۴۴ فٹ۔ شیر کی ڈانڈی اور المابھی اونچی چوٹیان ہین دیوپاٹا ۷۹۸۹ فٹ۔ ایارپاٹا ۷۷۲۱ فٹ چینا ۸۵۶۸ فٹ یہ چوٹی سب سے اونچی ہی۔ اسپر سے بہت دور کی چیزین نظر آتی ہین۔

نواب۔ حضرت آپ بڑے محقق ہین واللہ۔ اِس پہاڑ مین نمک کے اجزا زیادہ ہین اور چونے کے اجزا بھی ہین۔ جھیل کی تہ مین بھی پہاڑ ہی پہاڑ ہین اور اکثر لوگون کی رائے ہی کہ ایارپاٹا پہاڑ کے ٹکڑے کٹ کٹ کے اِسمین گرتے ہین اور اسی پہاڑ کا چونا بھی گرتے گرتے اِسمین جم گیا ہی۔ یہ جھیل جہان آپ اِسوقت ڈھونڈ رہے ہین کوئی چھ میل نینی تال سے ہی نینی تال کی نسبت اِسکی بلندی ۱۹۰۰ فٹ کم ہی۔ اِس جھیل کا طول ۵۵۸۰ فیٹ ہی اور عرض ۱۴۹۰ فیٹ اور ۸۷ فٹ عمیق ہی۔ یہ اور سب جھیلون مین بڑی ہی مگر عمق مین سب سے کم ہی۔

اِسکے علاوہ ایک مالوا تال ہی۔ یہان سے ۵ میل ٹھیک پورب کی طرف۔ کالساندی بھی اِسکے پاس ہی۔ اور یہ پہاڑ کی چوٹیان جو جھیل کے اردگرد آپ دیکھتے ہین یہ کوئی ۳۰ ہزار فٹ جھیل کی سطح سے اونچی ہین۔ یہ سلیٹین جو اِسکول کے لڑکوں کے پاس دیکھتے ہو اِسکا پتھر بھی اِسمین کہین کہین ملتا ہی۔ اِسکا طول ۴۴۸۰ فٹ ہی اور عرض ۱۸۳۳ فٹ۔ مگر عمق بہت زیادہ ہی کوئی سوا سو فٹ کے قریب۔

نوکچیا تال کا نام اِسوجہ سے نوکچیا ہی کہ اُسمین نو گوشے ہین بھیم تال کے جنوب و مشرق کے کونے مین کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع ہی اِسکے اردگرد چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین ایک میل کے فاصلے سے یہ جھیل بہت چھوٹی سی معلوم ہوتی تھی مگر نینی تال مین آکے معلوم ہوا کہ یہ ایک سو بیس فیٹ ہی۔

اختر۔ کیون صاحب فٹ اور فیٹ مین کیا فرق ہی کبھی تو آپ فٹ کہتے ہین اور کبھی فیٹ۔

لنڈنی۔ فیٹ جمع ہی فٹ کی۔ اُردو مین واحد اور جمع دونون کے لیے فٹ ہی بولتے ہین۔

نواب۔ تو چلیے دو دو دن اِن سب تالون کی سیر کرائین۔

آغا۔ حضور اب یہان سے سات تال چلیے۔

نواب۔ سات تال کیا۔ کیا سات تالاب ہین۔

لنڈنی۔ جی ہان۔

نواب۔ بھلا یہان سے کسقدر فاصلہ ہوگا۔

لندنی - یہ کیا سامنے ہی - کوس بھر سے بھی کم اسکے پہار و نظرف پہاڑ ہین اور یہ پہاڑ بڑے ڈھالو ہین - اسکے عمق کا حال سمجھے نہین معلوم مگر دو مقام پر زنجیر جو ڈالی تو ۵۸ فٹ پر زنجیر نتہاے قعر تک پہونچی - نینی تال مین جو گندھک کا چشمہ ہی وہ بھی قابل دید ہی کوئی طبیعی سبب اسکا ضرور ہی مگر ہماری سمجھ مین نہین آتا -

اختر - گندھک کی بو دور تک آتی ہی -

ثمن - گندھک ہی ہی - بو کیا معنی -

چھٹن - پانی بہت ہاضم ہی -

نواب - گہہ بو کرتا ہی -

لندنی - ایسی بو تو نہین ہی کہ انسان پی نہ سکے ہم نے تو کئی بار پیا - اگر دو چار روز عادت ڈالے تو ناگوار نہ گذرے مگر کیا خدا کی شان ہی واللہ -

نواب - ع - بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی -

اختر - اب تو حضور لکھنؤ مین سوا چند روز کے زیادہ نہ رہیگا چاہا اتنی عمر ہم لوگون نے ضایع کردی - افسوس - ع -

صد حیف کہ عمر رفت و ہشیاری نیست
دردا کہ طبیب خویشتن داری نیست

لندنی - ہم تو یہی صلاح دینگے کہ یورپ کی سیر بھی ضرور کیجیے خوش ہوکے آؤگے -

آغا - ہم تو تلے ہوے ہین -

چھٹن - ہم بھی - کوئی کل چلتا ہو ہم اسوقت مستعد ہین ابھی اسی دم -

نواب - اچھا بھئی ایک مہینے کے اندر ہی اندر چلو -

نازو - ذری اس موے مہراج بابا کی تو کوئی صورت دیکھیے کیا پھٹکار برستی ہی جیسے سیکڑون جوتیان پڑی ہین - ارے یہ تو روپیہ کسکے واسطے بٹورتا ہی - کھانے والا کون ہی - کل مو آج دوسرا دن - چھاتی پر رکھکے لیجائیگا سب دولت جانے کی (رامی) بکری مگر یہ نہ بولا نہ بولا - بولنا کیسا منھ پر ہوائیان چھوٹنے لگین -

قمرن - اے ہان یہ آخر تم ولایت کے نام سے ڈرتے کاہیکو ہو یہ اتنا روپیہ اور دولت کرو گے کیا - ہی کون - یہ کھائیگا کون داماد کو آٹھ دس ہزار دیدو - باقی دل کھول کے خرچ کرو مزے سے - یہ اتنی کنجوسی کاہیکو کرتے ہو -

نازو - یہ کمبخت نہ کھائیگا نہ کھلائیگا -

نواب - لندن کی عمارتین کیسی ہین -

لندنی - لندن کی عمارتونکا حال بھلا ایک گھنٹے یا دو گھنٹے مین بیان ہوسکتا ہی - لاحول ولاقوۃ ایک مقام پر دو عمدہ عمدہ عمارتین بنی ہین ایک مین اندھے اور اندھیان تعلیم پاتی ہین - اور ایک مین بہرے اور گونگے - مرد عورت دونون کی تعلیم ہوتی ہی -

نازو - اسمین تو شک نہین کہ یہ انگریز لوگ بس ماشاءاللہ (معاذاللہ) خدائی کرتے ہین -

اختر - ذہن مین بات نہین آتی کہ اندھے اور گونگے کیونکر تعلیم پاتے ہین - واہ ری اُستادی -

لندنی نے پھر سلسلۂ سخن شروع کیا - کہ آپکے ملک مین بعض اندھے گانے کے ذریعے سے اپنا پیٹ پالتے ہین - سورداس بیٹھے گا رہے ہین - لکھنؤ کا سورداس چکارا بجانے مین برق ہی مگر پڑھنے لکھنے کا چرچا کہاں - کسی سے کہیے کہ اندھے اور گونگے بہرے پڑھے لکھے ہوتے ہین تو باور نکرے

ایک عمارت وہان ایسی ہی کہ بدوضع عورتونکی پرورش ہوتی ہی
مسخرہ - اجی نہین حضرت - بدوضع عورتون کی پرورش ہوتی - یعنی کسبیان پالی جاتی ہین -
راوی - زور کا قہقہہ پڑا اور لنڈنی نے اسکی تشریح یون کی -
لنڈنی - اسکے یہ معنی نہین کہ کسبیان تیار کیجاتی ہین - لاحول ولاقوۃ - کسبیان تو وہان ہین ہی نہین - اسکے یہ معنی کہ جو عورتین بدوضع ہو جاتی ہین وہ جب اپنی غلطی پر نادم ہوتی ہین تو اس عمارت مین آکے رہتی ہین اور انکے ضروری اخراجات اسی کارخانے سے دیے جاتے ہین جبتک کامل ثبوت نہین ہو لیتا کہ وہ بدوضعی ترک کردینگی اور راہ راست پر آجائینگی تب تک وہ وہین رہتی ہین اور جب تک انکے لیے کوئی معزز ذریعہ حصول معاش نہین پیدا کر لیتے تب تک انکو کہین جانے نہین دیتے - کتنی اچھی بات ہی - آپ کے ملک مین بھی ایسا کوئی کارخانہ ہی - یہ انگلستان ہی کے لوگونکو خدا نے شرف دیا ہی - ہندوستانیون مین یہ ہمدردی کہان یہان تو ان باتون سے کوئی تعلق ہی نہین کبھی کسی کو سمجھے یہ کہتے آجتک سنا ہی نہین کہ کسبیون اور بدوضع عورتون کو راہ راست پر لانے کے لیے کوئی کارخانہ قائم کرنا چاہیے -
نواب - جب تو ساری خدائی مین راج کرتے ہین اور پھر اس شان کے ساتھ - اس ٹھٹے کا دوسرا بادشاہ ہفت اقلیم مین نہین ہی -
اختر - کیونکر لندن دیکھین یا خدا - روپیہ پاس نہین اور نہ کوئی ایسا فیاض نظر آتا ہی کہ دو چار ہزار روپیہ دیدا لے
مسخرہ - بمبئی مین جاکے تجارت کرو - لکھ پتی ہو جاؤگے سہل نو لٹکا ہی -

لنڈنی - لندن مین ایک عمارت ہی (ہوائیٹ ٹور) یعنے قصر ابیض - سفید محل یا منار سفید - اس سے پرانی عمارت لندن مین نہین ہی کوئی نو سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ کی بنی ہوئی ہی -
چھٹن - کیون صاحب یہ تاج بی بی کا روضہ بنے ہوے کتنے دن ہوے ہونگے -
سپر سٹر - تاج بی بی کا روضہ - کوئی - اکبر کا ۱۶۰۵ء مین انتقال ہوا - تو تاج بی بی کے روضے کو کوئی ڈھائی سو برس سے کچھ زیادہ ہوے ہونگے -
چھٹن - اور اس منار سفید کو ایک ہزار برس کے قریب ہوا - اوہو -
لنڈنی - لندن کے تھیٹر قابل دید ہین بلکہ دید ہین نہ شنید ہین - اور لطف یہ کہ پرائیوٹ تھیٹرون مین شرفا برابر ایکٹ کرتے ہین انگلستان کی سی دولت ثروت دنیا کے پردے پر کسی ملک مین نہین ہی -
اور عیش وعشرت بھی دولت وثروت کے ساتھ لازم وملزوم ہی - دل بہلانے اور تفریح طبع اور دو گھڑی کی دل لگی اور ہنسی مذاق اور چہل کے لیے تھیٹرون سے بہتر اور کوئی مقام نہین ہی - اول تو صورتین ایسی زیبا اور زاہد فریب کہ دیکھتے ہی انسان کے خرمن صبر پر بجلی گرے عقل تو ایک نگاہ کے ساتھ رخصت ہو جاتی ہی - یہ جی چاہتا ہی کہ چاہے جیلخانہ ہو یا کیسا ہی نصیبہ برا ہو جائے تو کچھ پروا نہین ان پریون کے گال نشر ور چوم لے -
نواب - واہ - یہ چھٹن !!!
اختر - تو عاشق تن حسن پرست آدمی کے لیے تو بڑا قیامت کا

سامنا ہی۔ ہمارے حضور پر تو روز سو دو سو روپیہ جرمانہ ہوا کرے

نواب۔ تسلیم۔ واللہ کیا تعریف کی ہے۔

لنڈنی۔ اور تھیٹروں میں سب سے زیادہ دلچسپ تھیٹر ہیمارکٹ کا ہی۔ ناچ اور گانا یہاں کی بڑی پبلک ایکٹرسوں پر ختم ہے۔ یہ تھیٹر بھی بہت پرانا ہی ایک دفعہ اِس میں آگ لگ گئی تھی جسکے سبب سے عمارت کو صدمہ پہونچا تھا۔ مگر سنہ ۱۸۲۰ میں اسکی مرمت کردی گئی کوئی تین ہزار آدمی کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ مگر ٹکٹ دل لگی نہیں ہے۔ پندرہ روپیہ فی کس۔ سات روپیہ فی کس۔ تین ساڑھے تین سے کم تو ہوہی نہیں۔ مگر بہشت کو زاہد بھول جائے اگر وہاں جائے میں کیا عرض کروں۔

نواب۔ بہت جی للچاتا ہے۔

اختر۔ حضور تنہا خوری نہ فرمائیے گا۔

چھٹن۔ بھئی ہم اور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی تو اپنے پاس سے خرچ کرسکتے ہیں۔

آغا۔ آپ اور نواب عسکری اور مہراج بلی تو مالدار آدمی ہیں۔ موٹی آسامی۔ مگر بندہ غریب آدمی ہے۔ ہاں آنے جانے کا خرچ دے سکتا ہوں اور ایکسو روپیہ ماہواری خرچ کرسکتا ہوں۔

نواب۔ منظور۔ ایک کام کیجیے۔ ہم اور آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور مہراج بلی اور نازو جان و زعفران جان اور چمن اور منشی اختر اور ایک خدمتگار ایک مہری ایک مغلانی اتنے آدمی چلیں اور داروغہ صاحب اور خرچ کی نسبت یہ بندوبست ہو کہ کھانے پینے جہاز کے کرائے اور مکان کے کرائے اور ریل کا جو خرچ ہو اُسکے آٹھ حصے کیے جائیں پانچ حصے ہمارے ذمے۔ اور دو حصے چھٹن صاحب کے ذمے اور ایک حصہ مہاراج بلی کے ذمے اور سو روپیہ ماہواری جو آغا محمد اطہر دین وہ سواری کے کرائے کے لیے رکھا جائے۔ باقی رہے تھیٹر وغیرہ۔ جو جائے اپنا خرچے۔

چھٹن۔ منظور بسر و چشم منظور۔

آغا۔ سو روپیہ ماہواری کے علاوہ اپنا سفر خرچ ہم اپنے تعلق کیے لیتے ہیں۔

مہراج۔ اجی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا۔ ہاں صاحب وہاں کے تھیٹروں کا ذکر کیجیے۔ کہاں کا جھگڑا نکالا ہے۔

نازو۔ یہ موئے کنجوس مکھی چوس۔ روپیے کا نام سنتے ہی جان گھسک گئی کیا بات ٹالی ہے۔ اور ابھی خالی خولی ہی باتیں ہیں۔ کوئی گلا نہیں ریتتا کہ روپیہ رکھدے۔ گٹھولہ توڑ دے کوئی یہ نہیں کہتا۔ فقط گپ ہی گپ اُڑ رہی ہی اور اِس موئے کنجوس کی جان گھسکی جاتی ہے۔

نواب۔ ہمارے دل کی بات کہی۔

مہراج۔ بندہ اِس زبانی داخلہ کا قائل نہیں ہے قبلہ۔ جب چلنے کا عزم بالجزم کیجیے گا تو ہم آپکے سامنے بسا دینگے جی۔ کنجوس کوئی اور ہوتے ہونگے۔ جب چاہیے آزما لیجیے۔

چھٹن۔ حضرت آپ نے جو دلچسپ کر تھیٹر اٹھایا وہ ختم کیجیے۔

لنڈنی۔ اِس تھیٹر کے اسٹیج کی چوڑائی کوئی اسّی فیٹ ہے یہ ملکہ معظمہ کا تھیٹر کہلاتا ہے۔ انگلستان کے تھیٹروں کے ایکٹر ایسے ایسے ہوگئے ہیں کہ تمام دنیا میں انکے نقطہ مقابل نہ تھے۔ اور انکے لیے مصنف اور ڈراما لکھنے والے بھی ایسے ایسے زبردست منشی اور شاعر گذر گئے ہیں کہ نظیر نہیں رکھتے تصویر کھینچدی ہے۔ میں کہاں تک انکی توصیف کروں سچ

کہان تک کیجیے توصیف اُنکی خوش بیانی کی

مگر خرابی یہ ہی کہ اکثر تھیٹرون مین آگ لگ جاتی ہی - اور (روائیل اٹالین اپیرا) جل گیا - ڈروری لین تھیٹر جل گیا - روائیل لائیسیم تھیٹر - سرے تھیٹر مین آگ لگ گئی - اسٹلی تھیٹر مین بھی آگ لگ گئی - چھوٹے بڑے امیر غریب مرد عورت ہر درجے اور ہر طبقے کے لوگ تھیٹر پہونچتے ہین - ہم لوگون کو وہ تھیٹر نصیب کہان - آنکھین کھلجاتی ہین - اول تو تھیٹر یون ہی پرستان ہوتا ہی - جدھر دیکھیے پریان ہی پریان نظر آتی ہین - جو ہی رشک حور - پھر اسپر طرہ یہ کہ جو چھوکریان ایکٹرس ہوتی ہین اُنکی ادا - اُنکی مستانہ چال - اُنکی لگاوٹ اُنکی نظر غلط انداز - اُنکے عشوہ روح افزا - اُنکے غمزہ جانفزا

سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

پری زاد و پری رو و پری خو | غلط گفتم پری شرمندہ او

نواب - یار لندنی - بھئی اب ہم کو دل سے لگی ہی کہ واللہ پر لگا کے لندن اُڑ جاؤن - ہاے لندن واے لندن ؎

چہ لندن انتخاب ہفت کشور | قسم خوردہ بجانش آب کوثر

چھٹن - بھائی نواب - اگر ایسا ہی تمھارا دل آیا ہی تو بسم اللہ بھر آہ وزاری کیسی - کمر کسو اور چلو - مہراج ہی تو ہو نہیں کہ روپیہ خرچتے جان نکلتی ہی - بہت صرف ہوگا بہت صرف ہوگا پچاس ہزار صرف ہوگا - اچھا تو کون بڑی بات ہی - تیس ہزار عسکری دین اور دس ہزار ہم دیتے ہین اور چھ ہزار یہ مہراج بلیا دے اور چار ہزار آغا سے لو -

آغا - ہم حاضر ہین - دو ہزار تو ہم پیشگی دیتے ہین - اب اسوقت اسی دم - مگر واللہ نواب نہ چلوگے تو بیج ہوگا -

چھٹن - ہم دس ہزار سے زیادہ دیتے مگر بھائی صاحب

بی قمرن آپ کی مہمان من آپ کے - اخراجات آپ کے - مہری مغلانی یہ وہ سب آپ کے - تو تیس ہزار کچھ زیادہ نہین ہین -

نواب - بھائی ہین تینتیس ہزار دونگا - تم سات ہزار دو اور یہ کسر جو ہوئی تو تم ہی نے نکالی - مین تو ایک آدمی کسی سے نہین چاہتا تم سے اور ہم سے کوئی تکلف ہی لندنی نے اس وقت لندن کا وہ حال بیان کیا کہ ہمارا جی خوش ہوگیا -

لندنی - ملکہ معظمہ جہان رہتی ہین اُسکو انگریزی مین بکنگھم پیلس کہتے ہین - ۱۸۲۵ء مین اسکی تعمیر ہوئی تھی اسمین تین چار سنگی تصویرین ایسی بنی ہوئی ہین کہ واہ وا واہ ایک تو عاقبت اندیشی کی مجسم تصویر کھنچی ہی - دوسری امید تیسری خیرات - چوتھے استقلال طبع - پتھر کی تصویرین بنی ہوئی ہین مگر ذرا بھی غور کر کے ایک ناواقف دیکھے تو صاف ظاہر ہو جائے کہ یہ عاقبت اندیشی ہی بہت مشکل ہی - پتھر کو اس طرح تراشے کہ انسان کے خیالات کی پوری پوری واقفیت حاصل ہو جائے - تصویر کھنچ جائے - اگر امید کی سنگی تصویر بنائے تو اس پتھر کی تصویر کے دیکھنے ہی سے معلوم ہو جائے کہ واقعی امید ہی کی صورت ہی -

نواب - سبحان اللہ - آپ واقعی نہایت ہی قابل آدمی ہین - مگر بھائی لندنی اگر تم ہمارے ساتھ چلو تو کیا سچ ہی -

لندنی - قبلہ - ہم تو آزاد وضع لوگ ہین - مگر خدا کا فضل ہی کہ عمر کا ایک معتدبہ حصہ خاکسار نے یورپ ہی مین صرف کیا - مگر اتنا مین ضرور کہونگا کہ اگر آپ مجھے ساتھ لے چلتے ہین تو دو شرطین ہین -

مہراج - مین اب تک آپ کو بڑا ہی عقلمند سمجھتا تھا مگر اب

| چہ دیدم عاقبت خود گرگ بودی |

اختر - خاکسار اس مصرع کے معنی بیان پر نہین سمجھا یہ میری عقل کا قصور ہی -

مہراج - بندہ کہ گفتہ است صحیح ست مگر افسوس کہ - گفتہ اند

ہر کہ دانا کند کند نادان | لیک بعد از خرابی بسیار

ہمین میگویم کہ جان عزیز از مال نیست و مال ہیچ نیست گفتہ اند -

عزت کے اگاڑو مال کیا ہی کیا ہی
تکرار ہی - کیا ہی کیا ہی کیا ہی

نواب - بھائی آپ کو تو چڑہ گئی مگر ایک بات ہی منشی مہراجبلی کی سی قابلیت تو ہم مین نہین ہی - اگاڑو بھلا اسکے سوا کون کہیگا - فرماتے ہین ع -

| عزت کے اگاڑو مال کیا ہی کیا ہی |

اختر - مگر نواب صاحب یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب کا تو ہرگز نہین ہی -

راوی - اختر تو ان باتون سے خوب واقف تھے وہ خوب جانتے تھے کہ مہراج بلی کی جسقدر تعریف کیجائیگی اُسیقدر وہ خوش ہونگے - اور یہ بھی منشی اختر صاحب خوب ہی جانتے تھے کہ مہراج بلی سے صاف صاف کہنا کہ تم بڑے عقلمند آدمی ہو فضول ہی - لہذا نواب صاحب کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب کا تو ہرگز نہین ہی منشی مہراجبلی آگ ہو گئے - اور میان اختر کا منشا یہی تھا کہ مہراجبلی صاحب ذرا اکڑین -

مہراج - تو جناب اگر یہ شعر میرا نہین ہی تو شاید میان اختر کا ہوگا

آغا - شعر تو بیمثل ہی (مسکرا کر) اب یہ بحث کہ یہ کسکا شعر ہی - اب ہم کیونکر عرض کر سکتے ہین کہ جناب منشی مہراجبلی صاحب کا شعر ہی - مگر اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ شعر عمدہ ہی - تکرار نے کیا لطف دیا ہی کہ سبحان اللہ -

مہراج - آپ قدردان ہین -

نواب - (مہراجبلی کے بنانے کے لیے) واقعی کیا شعر کہا ہی -

مہراج - اور مین قسم کھا کے کہہ سکتا ہون کہ مین نے بے سوچے بے سمجھے یہ شعر عرض کیا تھا -

اختر - حضور آپ چاہے تو پ دم کر دیجیے - مگر بندہ ایک بات ضرور عرض کریگا - یہ شعر آپ نے جناب منشی صاحب بر جستہ نہین کہا -

مہراج - ہان - تو مین علم غیب پڑہا ہون شاید - خاکسار نے یہ شعر برجستہ نہین عرض کیا - خیر - ہمکو یہی خوشی کیا کم ہی کہ آپ نے اِس شعر کو پسند تو کیا -

چھٹن - نہ پسند کرنا کیا معنی -

مہراج - تمھارا بیٹا جیے - ارے یار مین تو وہ شعر کہدون کہ اختر اور اختر کا باپ تعریف کرے اور عسکری کے دربار مین اختر ہی ہی جو کچھ ہی -

اختر - حضور اسوقت خاکسار پر بڑے مہربان ہو گئے ہین شاعر تو ضرور ہون مگر جناب منشی مہراج بلی صاحب کے مقابل مین مین کیا چیز ہون -

مہراج - واہ - مگر ہمارے شعر پر اعتراض آپ ہی نے جڑا تھا اور خدا کا شکر ہی کہ اب تم ہی انکار کرتے ہو -

آغا - منشی مہراج بلی - بھائی تمھاری شاعری کے تو ہم سب قدر شناس ہین یہ شعر تمنے ایسا کہا ہی کہ بے مثل ہی مگر

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

نازو - مین سوچتی ہون یا اللہ جو لوگ یہین پیدا ہوتے اور یہین رہتے ہین وہ مرتے کیونکر ہین -

سیر سٹر - یہ سچ کہتی ہین -

لنڈنی - فضا تو واقعی ایسی ہی ہی کہ مردے کو زندہ جاوید بنا دے -

نازو - موت کا تو کوئی سامان یہان نظر ہی نہین آتا -

قمرن - نواب کرورون روپیہ بھی ہمکو ملے تو یہ خوشی اسکی نہو جو یہان آنے سے ہوئی -

نواب - ایک تم پر کیا فرض ہی جانی - سب کا یہی حال ہی ہم اپنے احباب لکھنؤ سے بھلا اس سمان اور بہار کا حال زبان سے کیونکر ادا کر سکتے ہین -

اختر - محال ہی - یہ وہ شے ہی کہ جبتک انسان خود اپنی آنکھ سے نہ دیکھے کبھی لطف نہین حاصل ہو سکتا مطلب تو سمجھ مین آ ہی جائیگا مگر یہ لطف بہار کہان حاصل ہو سکتا ہی -

نواب - بیشک - یہ حظ بغیر دیکھے ہوے خالی کسی کی تعریف کرنے سے حاصل نہین ہو سکتا -

مہراج - شنیدہ کے بود مانند دیدہ -

نازو - اب یہان ہمت نہ ہارنا -

قمرن - دریا مین گھوڑا تو چھوڑ دیا تھا اور اُس پار ہو گئے تھے جب جانین کہ اس جھیل مین کود پڑو اور پار ہو جاؤ -

مہراج - اگر جان لینی ہو تو یون ہی صاف صاف کیون نہین کہدیتین کہ اس جھیل مین ڈوب مرو -

نواب - یار خدا کے لیے ہم لوگون کا عیش منغص نکرنا یہان تو آپ بچ سکتے نہین - چاہے لاکہ ہاتھ پانون مارو -

مہراج - تو ابھی سے کاہیکو جھگڑا مول لیتے ہو - سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -

نازو - تو اپنے منہ سے (ہا ہین) بھر دے بس -

مہراج - اچھا تو مجھے غور کر لینے دو - اونچ نیچ تو دیکھ لینے دو یہ جان کا معاملہ ہی -

اختر - پیش از مرگ واویلا -

مہراج - آپ لوگ تو گھر سے قالتو ہین -

چھٹن - بچہ آج اچھی طرح سے تمہاری شامتین آگئی ہین -

مہراج - بھائی جان ابھی تو کھاؤ گے پیوگے - آرام کروگے ستاؤ گے - جب سیر کا وقت آئیگا تب البتہ سمجھا جائیگا -

نازو - ہمین شرم آتی ہی کہ ہمارے میان اور ایسے بُزدلے -

نواب - ڈوب مرنے کی بات ہی مہراج جی -

مہراج - ڈوب مرنے کے تو سامان ہی ہین -

اس حسرت اور بیکسی سے مہراج جی نے کہا (ڈوب مرنے کے تو سامان ہی ہین) کہ گویا جھیل موت کا منہ تھا - اس برجستہ جواب کو سب نے پسند کیا -

چھٹن - بھئی کیا برجستہ جواب دیا ہی -

نواب - ہمارا بھی دل خوش ہو گیا - لے مانگ اب کیا مانگتا ہی - بول -

مہراج - یہی مانگتا ہون کہ آج اس جھیل مین جانے پر مجبور نہ کیا جاؤن - (زور سے قہقہہ لگا کر) کیون چل گیا جُگما یارون کا کہ نہین -

نازو - اسنے کہا کہ آج جھیل مین جانے کو زبردستی نہ کرنا اچھا آج نہین کل سہی -

آغا - ہان یار آج کا لفظ تو تُنے کہا ہی -

نواب - آج نہ سہی - کل کیا کروگے -

مہراج - چلو ایک ہی دن جان بچی -

نواب - چکما ہوگیا بھائی صاحب -

اختر - گھر اچکما ہوگیا -

منشی مہراج بلی صاحب سے چہل کرکے سب جا کے درختون کے سائے مین ایک ٹیلے پر بیٹھے - جہان چھولداریان و شامیانے نصب تھے - کوئی کرسی پر بیٹھا - کوئی مونڈھے پر اور بعض بعض بے تکلف آدمی ہری ہری دوب ہی پر بیٹھ گئے -

نواب صاحب نے پھر اس پر فضا مقام کی تعریف کی کہ قدرت خدا کا یہین نمونہ صحرا اور کوہسار ہے - اسمین ذرہ شک نہین کہ

اگر فردوس بر روے زمین ست	همین ست و همین ست و همین ست

اسی کی شان مین صادق آتا ہے - نازو جان نے واقعی کیا خوب کہا تھا کہ یہان کے رہنے والے مرتے کیونکر ہین مر نے کے سامان یہان کہان سے ہم پہونچتے ہین یہان تو ہر شی زندہ ہی کرنے والی ہے - یار بار خیال ہوتا ہے کہ لکھنو کے احباب کو یہ مقام دلکش کسی طرح سے دکھا دیتے واللہ اگر امرا لکھنو ایک بار یہان آجائین تو پھر ہر سال گرمی کے دن اسی پہاڑ پر بسر کرین - ابھی تو انکو عشر عشیر کیا معنی کروڑین حصے سے بھی اس لطف کی واقفیت نہین ہے جو پہاڑ پر انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے ہین -

چھٹن صاحب کی راے ہوئی کہ اور کوئی شخص آئے یا نہ آئے

نواب رونق جنگ بہادر کو تو ضرور بلواؤ - لکھ بھیجو کہ اگر زندگی کا حظ اٹھانا چاہتے ہو تو سیدھے یہان چلے آؤ - بخط راست - ورنہ عمر بھر پچھتاؤگے - جو دم یہان گذرتا ہے ہزار غنیمت ہے -

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار	کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

ہم تو لکھنو جا کے قیام و سیر کوہستان کی تعریف کے پل باندھدینگے اور کہاٹ بنینگے - نواب خدا تجھے سلامت رکھے یار تیری بدولت یہ پہاڑ دیکھنے مین آیا - نازو بھی چھٹن صاحب سے ہمصفیر ہوئی کہ اسمین تو شک ہی نہین کہ نواب کی وجہ سے ہم سب یہان آگئے - کیسے کیسے بانددھنو لوگون نے باندھے تھے اور کیا کیا بے پر کی اڑاتے تھے کہ تو بہ ہی بھلی - پہاڑ پھٹ پڑتا ہے اور آدمی دب جاتے ہین اور جنگل مین لوگ ڈوب جاتے ہین اور دست آتے ہین اور کیا ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے ایسا ڈرا دیا تھا کہ نام سننے سے کلیجہ کانپنے لگتا تھا کہ یا اللہ وہان کیونکر زندگی ہوگی - اب یہان آئے تو سب جھوٹ پایا - اور یہ ممن نے اور بھی ڈرا دیا تھا -

ممن اس بارے مین جھینپا ہوا تو تھا ہی نازو کے اس فقرے پر اور بھی جھینپا اور سخت ذلیل ہوا - بات یون بنائی کہ ہمکو کچھ پہاڑ سے عداوت تو تھی ہی نہین - لوگون کی زبانی سنی سنائی کہتے تھے - کہ سرکار کو اذیت اور تکلیف نہ ہو - کچھ بدنیتی سے تو کہتے نہ تھے - اور یون سمجھنے کو جسکا جو جی چاہے وہ سمجھے - ہم تو خود اس سبب سے کہتے تھے کہ ایسا نہو پہاڑ پر جاکے سرکار ودرازحال پریشان ہون - اسمین کون گنہگاری کی

بات ہے - ہم کچھ علم غیب تو پڑھے نہ تھے - راست دروغ بر گردن راوی - یہاں آکے جو دیکھا تو کچھ اور ہی سمان ہے -

نواب - کیوں جناب سمندر میں جب پہلے پہل آدمی سوار ہوتا ہے تو خوف تو نہیں معلوم ہوتا -

لندنی - جب پہلے پہل انسان جہاز پر سوار ہوتا ہے تو ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہے کہ میں کیا عرض کروں - بعض بعض کا جی کسی قدر مالش کرنے لگتا ہے مگر دو ایک دن ہم کو تو سمندر کی بیماری نے نہیں ستایا - جدھر دیکھو پانی - بس نیچے پانی اور اوپر آسمان -

نازو - اے تو کہیں کنارا دکھائی دیتا ہے؟

لندنی - کنارہ وہاں کہاں -

سپرشر - سمندر کو بھی کوئی گومتی سمجھے ہو -

نازو - اوئی مارے ڈر کے آدمی کا بُرا حال ہو جائے - الغاروں پانی!

قمرن - اور جناور بھی لاکھوں ہی ہونگے - بھلا جہاز پر تو چوٹ نہیں کرتے -

لندنی - نہیں - مگر پانی میں اُبھرتے ہیں اور صاف دکھائی دیتے ہیں - جو لوگ جہاز رانی کا پیشہ کرتے ہیں اُنکی عمر پانی ہی میں گذر جاتی ہے مگر جب جہاز بندر میں پہونچتا ہے تو دو تین دن تک ان لوگوں کی عجیب حالت رہتی ہے - جہاز پر ہری ہری ترکاری اور تازی تازی مٹھائی اور ہر قسم کا گوشت کہاں نصیب ہوتا ہے - خشکی پر اُترے اور ہری ہری ترکاریاں کثرت سے کھانے لگے اور شراب خواری کی انتہا ہی نہیں - بوتل پر بوتل اُڑتی ہے - جہاز پر کہاں پائیں اور وہاں اگر پئیں تو معاذ اللہ جہاز کی خبر نہ رہے - جیسے ریل کے ڈرائیور پی کے ریل کو لڑا دیتے ہیں - جہاز سے اُترے اور بوتلیں خریدیں دن رات غین پڑے ہیں - ہوش کیسے ہے - اور بڑے لڑاکے - اونی اونی قسم کے شراب خانوں میں جا جا کے بدمست ہو کے لڑتے ہیں - کپتان یعنی ناخدا تک کئی دن بدمستی میں بسر کرتے ہیں - اُنکا پیشہ بڑی بھرتی اور چالاکی کا پیشہ ہے - ہر وقت جان ہتیلی پر رہتی ہے -

نازو - تو پھر ایسی نوکری کیوں کرتے ہیں -

قمرن - اے ہاں جان بوجھ کے جو کھم میں پڑنا کس نے کہا ہے -

نواب - کوئی نوکری ایسی تو بتاؤ جس میں آدمی کبھی مرتا ہی نہیں ہے کہ بس وہ نوکری کی اور گویا آبحیات پی گیا -

نازو - ایک تو یہ کہ آدمی اپنی موت مرے -

لندنی - اپنی اور پرائی موت کیسی ہوتی ہے -

مہراج - اجی موت سے کہیں مفر نہیں ہے -

نازو - پھر تو اس تال سے کیوں ڈرتا ہے -

مہراج - کہاں کی بات - کہاں کا تذکرہ - ہمارا ذکر ضرور بیچ میں لائینگی - یہ بات وہ بات لاہور کے ہاتھ -

آغا - سوال تو کیا اچھا -

اختر - سچ کہا کہ اگر موت سے کہیں مفر نہیں ہے اور تم اس سے واقف ہو اور تم پر کیا فرض ہے ایک بچہ تک جانتا ہے تو پھر تال اور جھیل سے خوف ہی کیا -

مہراج - مرگ مفاجات کے معنی جانتے ہو -

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

اختر - بس ایک شعر انکے ہاتھ لگ گیا ہے -

بات ہوئی اور تو مرد ور دہان اژدرہا۔ کسی نے کچھ کہا کہ تم بودے ہو اور بزدلے ہو اور جان کی حفاظت کا خبط ہے تمکو اور انھون نے کہنا شروع کیا ع۔

	گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	

مسخرہ۔ حضور انکی کیبا راس معلوم ہوتی ہے۔ جو اسمین فرق ہو تو میرا ذمہ۔

آغا۔ ہمین اتفاق ہے۔ سانپ کا نام رات کو لینا گناہ ہے بھیڑیے سے اسقدر ڈرتا ہے کہ معاذ اللہ۔ اتنی بڑی لاش کو بھیڑیا اُٹھا کے کہان بیجا ئیگا۔ مگر بزدلا ہین۔ دریا دیکھکر لرزہ آتا ہے۔ مرد کا ہیکو یہ عورتون سے بھی بدتر ہے۔

اب کوئی ۹ بجے کا وقت تھا۔ باورچی تو پہلے ہی سے بھیجدیے گئے تھے۔ کھانا تیار ہو گیا تھا۔ خاص نبر نے عرض کیا حضور خاصہ تیار ہے۔ حکم ہوا نکالا جائے ہری ہری دوب کے قدرتی فرش زمردی پر ایک دری بچھادی گئی اور اُسپر چاندنی اور وہین سب نے ملکر کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے قبل نازو جان نے جمائی لی تو منشی مہراج بلی نے اختر سے کہا حضور ہمارے معشوق نے جمائی لی ہے اسکے یہ معنی کہ جبکہ جام بادہ احمر کھانے کا لطف نہ آئیگا۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا کیون بی نازو جان صاحب۔ دور بھی چلیگا۔ نازو تناک کر بولی ایکو تو جنون ہے ہمین اگر اسوقت جی چاہتا تو ہم جمائی اور انگڑائی کا ہیکو لیتے صاف صاف حکم کیون نہ دیتے۔ کہ کھانے کے ساتھ شراب بھی ہو۔ ہمین کیا کسی کا ڈر پڑا تھا۔

مہراج بلی نے مسکرا کر کہا دمن بھائے موڑیا ہلائے۔ رکھدو ابھی بوتل کی بوتل صاف کر جائین اور اس انکار کو ملاحظہ فرمائیگا۔ چونکہ سردی بہت تھی اور اس تال کی سیر کو اسلیے آئے تھے کہ خوب کھائین پیئین سیر کرین لطف زندگی اُٹھائین لہذا سب کا جی بھر بھر آیا۔ اور سب کے پہلے چھٹن نے آدمی کو حکم دیا کہ شری اور ہوسکی لاؤ۔ نواب صاحب نے بھی اتفاق رائے کیا کہ بھئی اب یہان تو اسی لیے آئے ہین کہ کھیلین کودین کھائین پیئین۔ بے سرور گھٹے ہوے کیا لطف حاصل ہوگا خاک دس منٹ کے عرصے مین سب سرخوش و تر دماغ ہوگئے اور میان جملو نے لحن باربدی سے اور بھی سب کو محظوظ کیا۔

ہاتفی از گوشۂ میخانہ دوش	گفت ببخشند گنہ می بنوش
عفو الٰہی بکند کار خویش	مژدۂ رحمت برساند سروش
این خرد خام بہ میخانہ بر	تا مے لعل آوردش خون بجوش
عفو خدا بیشتر از جرم ماست	نکتۂ سربستہ چہ گوئی خموش

مہراج۔ جرم ماست غلط ہے (جرم) بلا اضافت فرمایئے قبلہ جرم ماست یعنی جرم از ماست۔ از ماست کہ بر ماست۔

اختر۔ نہین حضرت۔ جرم مین اضافت ضرور چاہیے یعنی خدا کا عفو میرے جرم سے زیادہ ہے بلا اضافت تو فضول ہو جائے گا

نواب۔ منشی اختر صاحب کا بھی نام لکھ لیجیے آپ بحث کرتے ہین۔

کھانا کھانے کے بعد لندنی نے پھر سلسلہ سخن شروع کیا۔ بھیڑیے کا خوف تو خیر دل لگی کی بات ہے اور انتہا سے بزدلی مگر ہان جنگلون مین اگر انسان شیر سے دو چار ہو اور استقلال مزاج قائم رکھے تو اُسکو البتہ ہم سورما سمجھین۔ ایک مرتبہ کپتان پور شر کے ہمراہ فیروز پور کی طرف دامن کوہ مین کئی دن تک شہر سے گھنے گھنے جنگلون مین مجھے رہنے کا اتفاق ہوا۔ سنا تھا کہ ان جنگلون مین شیر لگتے ہین۔ ایک دن

۱۸۰ کپتان صاحب اپنے خیمے مین اخبار پڑھ رہے تھے اور مین

خیمے کے باہر کرسی پر بیٹھا ہوا خط لکھ رہا تھا - اور کوئی چھ بجے کا وقت تھا - مگر بدلی اور کالی کالی گھٹا کے سبب سے تاریکی بہت ہو گئی تھی اور جنگل بھی گھنا تھا - اور چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ - چوکیدار نے صاحب سے کہا - خداوند شیر ابھی ابھی پہاڑ سے اترا اور اس جنگل مین گھس گیا ہی - معلوم ہوتا ہی رات کو نکل کے ستائیگا - اگر بندوق دیجیے تو دو ایک فیر کر دون - کپتان صاحب نے اپنی بندوق بھری اور مین نے اپنی دونالی بندوق جو بھری ہوئی پاس رکھی تھی اٹھالی اور چپ چاپ منتظر رہے - ہمارے ساتھ چار گھوڑے تھے اور دو ہاتھی اور کوئی دس شکاری - بڑے مشہور کھلاڑی - ہم باتین ہی کر رہے تھے کہ جنگل مین کھڑ بڑاہٹ ہوئی اور صاف معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسی جانور کے پیچھے دوڑتا ہی - بس اتنے مین ایک بہت موٹی تازی بھینس نکلی اور بے تحاشا دوڑی - اور اسکے پیچھے شیرنی - بس شیرنی نے ایک جست بھری اور بھینس کو تھپڑ دے کے گرا دیا - ادھر کپتان صاحب کی بندوق دغی - داغنے کی آواز ہوتے ہی شیرنی پھر جنگل کی طرف چل دی اور اپنا شکار نہ کھا سکی - اگر بندوق کہین چھلتی ہوئی بھی اسپر پڑ جاتی تو آگ بھبوکا ہو کے ہماری طرف لپکتی مگر بندوق خالی گئی اور وہ مہربانی کر کے جنگل کے رخ تشریف لے گئین - اب یہ خوف پیدا ہوا کہ رات کو شیرنی اپنا شکار کھانے کو ضرور آئیگی لہذا ہمنے خوب آگ روشن کر دی اور جس مقام پہ بھینس پڑی تھی وہان بھی روشنی کر دی اور ایک مرتبہ کپتان صاحب کے گھوڑے سے کوئی پانچ چھ گز کے فاصلے پہ شیر لیٹا ہوا تھا انھون نے شیر کو دیکھکر گھوڑے کی باگ روک لی کہ اتنے مین بندے کا گھوڑا بھی پہونچا اور دو ہاتھی بھی آ گئے - ان ہاتھیون پر چار پانچ شکاری بیٹھے تھے - ہم دونون بھی گھوڑون سے اتر کر ہاتھی پر سوار ہوے اور گھوڑون کو تھوڑے فاصلے پر ہٹا دیا اور کپتان صاحب نے گولی چلائی - گردن پر پڑی اور شیر تڑپ کر اٹھا اور (ہاؤ) کر کے دوسرے ہاتھی کی طرف لپکا - ہاتھی نے زور سے لات دی تو ذرا اینٹھا اور زخم بھی کھایا تھا - جھلا کے ہاتھی کا اگلا پانون نوچ لیا کہ صاحب نے دوسرا فیر کیا اور وہین ٹھنڈا ہو گیا -

نواب - کیون صاحب شملے مین زیادہ لطف ہی یا یہان -

لندنی - شملہ پہاڑ واقع ہی یعنی اسکی کل آبادی مسطح زمین پر ہی - اور نینی تال کے بنگلے اور کوٹھیان مسطح زمین پر نہین بنی ہین - ہر بنگلے کے اوپر ایک نہ ایک چوٹی یا پہاڑ رہتا ہی اسی سبب سے تو انگریز اسکو ایک عظیم الشان جیلخانہ کہتے ہین - ایک بہت بڑے سیاح نے جسکا نام دی بال ہی اپنی دلچسپ اور ضخیم کتاب مین ایک مقام پر لکھا ہی کہ جو لوگ ہندوستان مین سیر کرنے آتے ہین انکو مین یہ صلاح ضرور ضرور دونگا کہ کشمیر اور شملہ اور نینی تال اور منصوری کی ضرور سیر کرو - اگر اعلے درجے کی فضاے روح افزا دیکھنا چاہتے ہو تو کشمیر جاؤ - اور شملہ اور نینی تال کی سیر کرو اور منصوری دیکھو - مگر مجھے نینی تال زیادہ تر اس وجہ سے پسند ہی کہ ایسی جھیل کسی پہاڑ پر نہین ہی - یون تو دارجیلنگ کیا برا ہی - شملہ کی بلندی کچھ کم نہین ہی بڑا بلند کوہستان ہی منصوری کی [illegible] کی بہار بھی قابل دید ہی مگر نینی تال کو اس جھیل نے بے مثل کر دیا ہی -

نواب - کشمیر بھی گئے ہونگے آپ -

لندنی - ایسا پہاڑ اور ایسا لطف اور ایسی بہار اور اسقدر لطف سبزی ساری جہان کے پہاڑون مین نہین ہے کشمیر کا تو نام ہی نہ لیجیے -

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

نواب - برف کے پہاڑ بھی دیکھنے کو جی چاہتا ہے - دور سے تو دیکھے ہین -

اختر - عجب لطف حاصل ہوتا ہے کہ جی خوش ہو جاتا ہے - اس بعد منزلون سفید سفید چوٹیان چلی گئی ہین -

نواب - آپ کے ہندوستان مین ہزارون چیزین دیکھنے کے قابل ہین - مثلاً شرہدا کے کوہ سنگ مرمر - عجب چیز ہے - اسکے پاس بھمبھلپور - یا کوٹیلے کی کھانین بھمبھلپور دریاے مہاندی پر ایک خوشنما چھوٹا سا قصبہ ہے - اور ادھر ادھر پہاڑ ہین - رودبار اور کہسار دونون کا لطف اسکے پاس ایک گانون ہے - جھونن نام ہے - اسمین ایک کان ہے - راجہ نے اس کان کو چھپا دیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ برٹش گورنمنٹ کے حکام اپنا تصرف کرین - مگر وہ کھان چھپ نہ سکی - اس کھان مین کام ہو رہا تھا جب بندہ درگاہ مسٹر ڈبا کے ساتھ وہان داخل ہوے -

نواب - بڑے سیاح ہو بھئی -

مسٹر - جہانیان جہان گشت -

چھٹن - جب تو دنیا بھر کا حال معلوم ہے -

مہراج - سفر بھی خوب شے ہے -

لندنی - اسمین شبہ ملتا ہے - مگر کوئی لائق عالم جیالوجی نہ ملا - اور کوئی ایسا آدمی ہم نہ پہونچا جو معدنیات کے کام سے کلی واقفیت رکھتا ہو اور اپنے فن کا استاد ہو - اس سبب سے اس کھان کے کام مین کامیابی نہین ہوئی اب شاید کچھ ترقی کی ہو - راے گڑھ کے کوئیلون کی کھانین دیکھین -

نواب - بھئی ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے مگر بندہ ضرور ولایت جائیگا -

چھٹن - ہم تو شریک ہین - ابھی مستعد ہین صاحب - ہان مہراج بلی کو راضی کیجیے -

آغا - اور ہم بھی راضی ہین - روپیے لیے ہوے حاضر تیار جب حکم ہو فوراً بسا دین -

نواب - کیون مہراج بلی -

منشی مہراج بلی نے جانی لی اور جھیل کی طرف دیکھکر کہا ڈکیت راے کے تالاب سے کوئی دس گنی ہوگی -

مسخرہ بولا بھئی خوب ٹالا - واہ استاد کیون نہو بات تو ایسی ٹالتے ہو کہ جسکا حق ہے - چمڑی جاے دمڑی نجاے -

تین گھڑی دن رہے جھیل کی سیر کی تیاریان ہوئین - چار بوٹ جھیل مین موجود تھے - منشی مہراج بلی صاحب سے کہا گیا کہ قبلہ تشریف لے چلیے - نازو نے بھی للکارنا شروع کیا - قمرن نے بھی غل مچایا مسخرے نے بھی بنانا شروع کیا - جب دیکھا کہ مہراج بلی کسی طرح منظور ہی نہین کرتے تو لندنی نے انکا ہاتھ پکڑا اور کہا بندے کو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے علحدہ بیجا کر کہا آپ ایک کام کیجیے - یہ سب تو شہدے ہین ہم ایک معقول صلاح دین اسکو مانیے - آپ کہیے کہ ہم بے پیے نہ نجائینگے - پی لین تو جھیل نہین سمندر کے پاپ مین چلنے کو مستعد ہین - پھر اس بات پر راضی ہو جائینگے تم ذرا زیادہ

پی جانا۔ خود ہی نہ لیجائینگے ۔ چلو مطلب حاصل ہوگیا ۔

یہ صلاح منشی مہراج بلی کو بہت پسند آئی ۔ کہا واللہ کیا بات بتائی ہی ۔ لے بھئی نواب اگر ہمکو ہنسی خوشی لیجلنا چاہتے ہو تو ہم اس شرط سے چلتے ہین کہ ہوسکی کی بوتل کھلواؤ اور ہمکو اپنے ہاتھ سے پلاؤ ۔

مسنحرہ ۔ نازو نہ پلادین آپ کو ۔

نازو ۔ ہٹ مونڈی کاٹا ۔

ممن ۔ صلاح تو اچھی ہی ۔ بوتل غلام حاضر کرتا ہی ۔ مگر ایسا نہو کہ پی کے انکار کر جاؤ ۔

اختر ۔ دل لگی ہی انکار کرنا ۔

ممن نے بوتل کھولدی ۔ مہراج بلی نے پی تو مگر مقدار سے کہین زیادہ چڑھا گئے ۔ پہلے آواز مین لکنت پیدا ہوئی اور پھر یہ کیفیت تھی کہ اُٹھے اور گرے ۔ پانون قابو مین نہین تھوڑی دیر مین بیہوش ہوگئے اور نواب صاحب کے حکم سے ایک خدمتگار اور ایک سپاہی نے انکی لاش کو لادکر ایک بوٹ پر ان کو لٹا دیا ۔ اسکے بعد سب یکے بعد دیگرے کشتیون پر سوار ہوے اور ہوا کھانے لگے ۔

نازو ۔ واہ کیا لطف ہی ۔

قمرن ۔ مردہ آئے تو جی اُٹھے ۔

آغا ۔ یہ فرحت بھلا شہر مین کہان ہوج پاسکتی ہی ۔ لاحول ولاقوہ

یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نازو جان اور قمرن جان اتنی بڑی جھیل مین بوٹون پر سوار ہوکر اس لطف در امارت کے ساتھ سیر کرتی تھین ۔ مہراج بلی کی لاش دیکھ دیکھکر چو طرفہ سے قہقہہ پڑتا تھا دو گھنٹے جھیل کی سیر کا لطف اُٹھاکر بوٹون سے اُترے ۔ اور چونکہ اندھیرا ہوگیا تھا لالٹینین روشن کی گئین

منشی مہراج بلی کو اب اسقدر ہوش تھا کہ پانون پانون بے کسی کے سہارے چلتے تھے ۔

نازو ۔ نواب کو خدا سلامت رکھے ۔ یہ ہوس بھی آج نکل گئی تال مین بھی سیر کرلی ۔

مسنحرہ ۔ اجی حضور مہراج بلی صاحب ۔ وہ دیکھیے بکھیڑیا بکھیڑیا سے نکلا ۔ ارے بھاگ ۔

بھیڑیے کا نام سُنکر مہراج بلی کانپنے لگے ۔ تو نواب نے اُنکے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور مع الخیر چھولداریون مین پہونچ گئے ۔

وکالت کے رکانے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل نے نواب صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ مین شام کو کچہری سے پلٹتے ہوے آپ سے ملونگا ۔ اور مختانے کا بھی ایک خوبصورتی سے تقاضا کر دیا تھا کہ اگر روپیہ اسوقت بھیجدیجیے تو بڑی مہربانی ہوگی ۔ مختانے کے ڈھائی ہزار تو نواب صاحب نے آتے ہی بھیجدیے اور مولوی عظمت اللہ صاحب کی دعوت اور تفریح طبع کے لیے دو نامی نامی طائفون کے پاس کچہری بھی بھیجدی اور خاص بز کو بلاکر حکم دیا کہ آج بہت بھاری مرغ پلاؤ پکاؤ اور انناس پلاؤ بھی ہو ۔ دو چار صاحب ہوا لیے ہین ۔ زیادہ بکھیڑ نہوگی لیکن کھانا پر تکلف ہو ۔ یہ حکم دیکر نواب صاحب نے آرام کیا ۔

اب ادھر کا ذکر سنیے کہ کدھا شبراتن کے رخصت ہونے کے بعد للتوا کی دکان پر گیا اور شبراتن کی کُل سرگذشت کہ سنائی للتوا اپنی راے دینے ہی کو تھا کہ اتنے مین ایک برف والے نے آواز دی (ملائی کی برف) ۔ جب قریب آیا تو للتوا نے کہا ارے ادھر آ ۔ او ملائی والے ۔ کہان رہتا ہے ۔ دکھائی نہین

پڑتا آج کل - کیا بچہ کسی سے پھنسے ہو - ہر کچھ ضرور ہے کچھ دال میں کالا کالا ہے - اسنے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا یار کیا بتائیں ایک سونے کی چڑیا پھنس گئی تھی مگر نکل گئی ہاتھ سے یار ایسی پری ہے کہ ہم کیا کہیں - للتوا کے سر کی قسم آج تک ایسی ایک نہیں دیکھی اور کرورتی عورت - کوئی بہت ہو چودہ برس کی اور دھان پان - اور جب پان کھاتی ہے تو گلے سے سرخی جھلکتی ہے -

للتوا نے گڑگڑا کر کہا - تو یار ہمکو بھی دکھا دو بھائی ہم صدکے (صدقے) ہو جائیں پھر ہمارا تمھارا دوستانہ کس کام آئیگا - وہ اپنی آشنا تم نے ہم کو دکھائی تھی کہ نہیں - ایسے کون وہ بات تو نہیں کی کہ دوستانہ میں تم ہم سے شکایت کرتے - اسکو بھی دکھا دو -

اسنے کہا ارے بھائی اب کہاں - وہ تو تکیے کے پچھواڑے والے مکان میں رہتی تھیں - وہ تیرا مکان ہی نہیں اس تکیے کے پچھواڑے - وہیں رہتی تھیں - بیگم تھیں لاکھوں کا کھچ (خرچ) اور وہ جو تم کو دکھلائی تھی اسی نے وہ بھی ایک دن وہاں لی تھی نوکر چاکر آدمی لونڈیاں پیسہ بیگم ہی ہے - مگر اب وہ کیا جانے وہاں سے کہاں اٹھ گئیں ہم تو تڑپتے ہیں بھائی - ادھر ہم نے آواز لگائی ملائی کی برف اور ادھر اسنے گلی کی طرف کی کھڑکی کھول کے سیخچوں کے پاس کھڑی ہو گئیں سیخچوں سے بلائیں لیتی تھی اور ایسی چلبلی بیگم کہ اب میں تم سے کیا کہوں - اب تو وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا - جدکی پھرا ہے ہم تم کس کھیت کی مولی ہیں - اچھے اچھے وہاں پھٹکنے نہیں پاتے - گردن ناپی جائے ایک دن میری بلائیں لے کے اپنی تصبیر (تصویر) ہمکو دکھائی ہم نے کہا جان صاحب یہ ہم کو دیدو ہم اپنے پاس رکھینگے - بولی بیجا مگر ایسا نہ ہو کہ کسی کو دیدا لے - تیری سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی - - اب ہر دم وہی تصبیر (تصویر) دیکھا کرتے ہیں بس - (تصویر دکھا کر) دیکھو کیا تصبیر (تصویر) ہے -

للتوا تصویر دیکھکر دنگ ہو گیا - اور کدرا اگر کچھا تو کہتا مگر للتوا کی صورت سے وہ بھی سمجھ گیا کہ اسکو یہ تصویر دیکھکر بڑی حیرت ہوئی - کہا یار ہم کو بھی دکھلاؤ مگر للتوا نے تصویر نہیں دکھائی اور برف والے سے کہا یار تم اس بیگم کا پتا لگاو دینگے - تم یہ تصویر ہمارے پاس رکھ چھوڑو تو ہم اپنی ماں کو ایک جگہ بھیج کے پتا لگائیں - میں بھی اسپر عاشک (عاشق) ہو گیا مگر تم ڈرنا نہیں - ہم تم بھائی بھائی ہیں برف والا چھکا کھا گیا - اور تصویر للتوا کے پاس رکھکر رخصت ہوا اور چلتے وقت اس قدر کہہ گیا کہ جو پتا لگا دو استاد تو پھر ایسی ایسی کلیجی (قلفی) کھلاؤں کہ یاد ہی تو کرو - جب برف والا نظر سے اوجھل ہوا تو للتوا اور کدرا میں بہت چپکے چپکے یہ باتیں ہونے لگیں -

للتوا - بھلا پہچان تو یہ کسکی تصبیر (تصویر) ہے -

کدرا - ارے ! یہ تو کمرن ہے - کمرن -

للتوا - کمرن کو ہم ایسا نہیں جانتے تھے جی - یہ تو کھصمی (خصمی) نکلی - مگر لونڈا برف والا بھی کیا اور پیچ کا گبھرو ہے -

کدرا - یہ جرا مجاذی سب پر عاشک ہو جاتی تھی - تیری بد نکلی

للتوا - اب تم سے ہم کہتے ہیں - کوئی بیس دفان (دفعہ) تو ہمارے گال کاٹ لیے تھے اور ہم جھینپ کے رہ جائیں

کہ محلے کا واسطہ ہی کوئی دیکھ لے تو کہے پاجی ہی - ہم نے تصویر تم کو اس سبب سے اُس وکت (وقت) نہیں دی کہ تم بک اُٹھو

کدرا - کھوب کیا -

للتوا - اچھا صاحب اب چلکے یہ تو ہ لگاؤ کہ اِس بڑے مکان مین کون آن کے رہا تھا -

ک - چلو - لگے ہاتھون پوچھ آئین -

ل - نواب صاحب سے یہ سب کہنا ہوگا جی -

کدرا اور للتوا باتین کرتے ہوے چلے - وہان پہونچے تو ایک پہاڑی اور تزک و احتشام اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ دیکھکر جرأت نہ ہوئی کہ کچھ دریافت کرین وہان سے بے نیل مرام واپس آکے دونون شیرازن کے پاس گئے اور کدرا نے کل امور بیان کرکے قمرن کی تصویر دکھائی - شیرازن تصویر کو بڑے غور سے دیکھکر ہنسی - کہا بیگم صاحب اور شہزادی بنکے تصویر کھنچوائی ہی مردارنے اور کیون ہم کیا کہتے تھے کہ وہ چین کرتی ہوگی اور سونے کا لقمہ کھاتی ہوگی - کدرا نے اِن سے درخواست کی کہ بس اتا پتا لگا دو کہ اِس مکان مین کون بیگم آکے ٹکی تھی - شیرازن اُسی وقت گئی اور للتوا کی دکان پر آکے کل حال یون کہا -

نواب عسکری اِسی مکان مین کمرن کو لیکے رہے تھے برف والا ٹھیک کہتا تھا - اب وہ اُسکو اور اُسکی بہن نازو کو پہاڑ پر لے گئے ہین -

للتوا - چلو یار اب نواب صاحب کے پاس چلو -

کدرا - جرور - ہم تو تیار ہی ہین -

للتوا - تم وہان نہ بولنا تم مالا (معاملہ) کھراب کر دوگے -

ک - ارے ہم آپ ہی نہ بولینگے -

ل - کمرن کی تصبیر دیکھ کے اور بھی تڑپ جائینگے نواب - دیکھو تو سہی -

ناظرین کو خیال ہوگا کہ جب نواب صاحب کے ہان بی قمرن جان اپنے میان سے بھاگ کر رہی تھین تو فضلے فضلو نامی ایک برف والے کھمرو پہ کہ خوبرو اور نمکین تھا قمرن ہزار جان سے عاشق ہو گئی تھی اور اُس سے کہتی تھی کہ چاہے مجھے چنا کھانے کو ملے چاہے آدھا پیٹ کھانا پاؤن مگر مجھے تیرے ساتھ رہنا گون ہی - اور کا لاکھون روپیہ گون نہین ع

| گدا اے تو بودن ز سلطنت بہتر |

یہ برف والا جو للتوا کا دوست تھا وہی فضلے ہی ناظرین کو یہ بھی یاد ہوگا کہ قمرن نے اپنی تصویر بھی فضلے کو دی تھی یہ وہی تصویر تھی جو للتوا نے باتون باتون مین برف والے سے ہتھیائی تھی - یہ بھی ناظرین باتمکین کو غالباً یاد ہوگا کہ قمرن کی منھ بولی بہن جسکو وہ دگانا کہتی تھین قمرن کے ملنے کو اُسکے پاس آئی تھی اور فضلے برف والے اور اِس دگانا سے کبھی آشنائی تھی -

خیر تصویر لیکر للتوا اور کدرا خوش خوش نواب صاحب کے ہان چلے کہ ایک اور ثبوت نواب کو دینگے اور قمرن کی تصویر بھی دکھائینگے شام کو مکان پر پہونچے تو اور دن کی نسبت ذرا صفائی اور تزک اور اہتمام زیادہ پایا اِن کو دیکھتے ہی نواب صاحب نے اشارے سے بلایا اور کہا مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل کے ہان ڈھائی ہزار روپیہ تو تمہارے سامنے ہی بھیج دیا تھا اب آج رات کو اُنکی دعوت ہی - کھانا پکوایا ہی جلسہ بھی ہوگا - یہ سب تمہاری بدولت لٹا رہا ہون - کہن مانوگے یا بھول جاؤگے -

ک - (قدمون پر گر کر) ہجور رگام ہون -

نواب - یاد رکھیے گا -

ک - (ہاتھ جوڑ کر) ہجور تا بے جندگی (تا بہ زندگی)

نواب - وکیل صاحب کی بڑی خوشامد کیا کرو -

ل - ہجور ہم تو ہجور کو جانتے ہین -

ک - اوپر کھدا اور نیچے آپ -

نواب - بڑا اسان لونڈا ہے بے تو -

اتنے مین مولوی عظمت اللہ صاحب کا آدمی نواب صاحب کے نام ایک رقعہ لیکر آیا - رقعے کا مضمون یہ تھا - عالیجناب نواب صاحب - ڈھائی ہزار روپیہ مسئلہ سامی پہونچا ممنون ہوا - اسوقت حضوری کا ارادہ تھا مگر کئی امر مانع ہوئے - آج کوئی دس بجے جی مالش کرنے لگا - کھانا بھی نہین کھایا کچہری چلا گیا - کمشنری مین ایک بڑا مقدمہ تھا - چار گھنٹے برابر ٹانگون پر کھڑا رہنا پڑا کئی بیرسٹروں سے مقابلہ تھا - وہان سے سب جج کے اجلاس مین آیا - یہان دو مقدمے جیتے - اب تھک تھکا کر گھر آیا تو دن بھر بعد کھانا کھایا اور وہ بھی بے پرہیزی - کم روغن شوربا اور چار پھلکے - دن بھر بعد جو کھانا کھایا اور وہ بھی ہاتھ روک کے اور کئی گھنٹے کی قانونی بحث سے الگ شل ہو گیا تو اب آرام کو جی بہت چاہتا ہے - اس وقت معاف فرمائیے کل انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا - مجھے واللہ اس غیرحاضری کا سخت افسوس ہے - مقدمے کی جانب سے آپ مطمئن رہین - رگید ڈالونگا - کل صبح کو ملونگا -

نیت شب بخیر - خاکسار عظمت اللہ وکیل

رقعہ پڑھکر نواب صاحب نے مولوی عظمت اللہ وکیل کے آدمی سے کہا - ارے میان تم نے تو اسوقت غضب ہی ڈھایا ہمنے بڑے اہتمام سے کھانا پکوایا - ناچ کے لیے دو تین طائفونکو کہلا بھیجی - منتظر بیٹھے تھے کہ مولوی صاحب آتے ہونگے کہ آپ یہ رقعہ لائے - اچھا پھر اب تو مجبوری ہے قلم دوات کاغذ لاؤ کہ ہمبھی جواب لکھدین - جواب رقعہ یون لکھا -

حضرت مولانا - بھائی تمنے اسوقت غضب ڈھایا ارے میان دور از حال آج ہی تمکو بھی بیمار ہونا تھا خاکسار نے آپ کے تابعدار نے ناچ کی تیاری کی ہے - طائفے گھڑی دو گھڑی مین آتے ہونگے فرہ کرکرا کر دیا - اب آپ جانتے ہین بندہ کیا کریگا - جلسہ موقوف - مجرے کا جو ہو وہ لو اور جلدی کل بشرط خیریت انشاءاللہ پھر یہی لطف ہوگا - ع -

ہر کسی را بہر کارے ساختند

ہمکو اسی کام کے لیے خلق کیا ہے - مگر ایک امر مین حیرت ہوتی ہے کہ ابھی اس نئی جوانی ہی مین آپ کا یہ حال ہے کہ ذرا جی مالش کیا اور کمزور ہو گئے -

کل صبح کو آپ کیون تکلیف کرین - بندہ خود حاضر ہوگا آپ کو تکلیف دینا ہرگز گوارا نہین ہے - سویرے بندہ خود حاضر ہوگا اور مقدمے کی نسبت آپنے اطمینان دیا ہے اسکا شکریہ ادا کرتا ہون -

سپردم بتو مایۂ خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را

حررہ ننگ انام - نواب برائے نام

خط دیکر وکیل صاحب کے آدمی کو روانہ کیا اور ادھر کو اور للو کی جانب مخاطب ہوئے -

نواب - کہو کوئی تازہ خبر -

ل - ہاں ہجور - کمرن کو ہجور نے دیکھا ہے -

نواب - نہین کہان دیکھا مگر تعریف البتہ سنی ہے کہ بڑی حسین عورت ہے -

ل - حضور ہمارے پاس ہے کمرن -

نواب - کیا! کیا پہاڑ سے بھاگ آئی (اپنے دلمین - ارے غضب یہ کیا ہوا) -

ل - بھاگ نہین آئی - بلا ہمارے پاس ہے (تصویر دیکھا) یہی کمرن ہے سرکار -

نواب - (تصویر کو بغور دیکھکر) یہ تو دوسری نورجہان ہے اللہ اللہ چوڑی والی اور اسقدر حسینہ - یہ نور عالم افروز یہ تو حضور و بنانے کے لائق ہے -

ک - حضور لونڈی کہئے - یہ حضور کی لونڈی بنکے رہیگی -

بلا حضور جانتے ہین دھبا ہے اسمین دھبا نہین ہے -

نواب - واقعی -

می شنیدم کہ راحت جانی	چون بدیدم ہزار چندانی

واہ واہ واہ - کیا شکل ہے - زاہد فریب - بھئی اب تو اگر ایک لاکھ روپیہ بھی لگے تو کیا مال ہے مگر کدرا تم اس سے اب ہاتھ دھو بیٹھو -

ک - حضور -

نواب - حضور و حضور نہین -

ل - سرکار مالک ہین - غلام کو کون بات کا عذر ہو سکتا ہے بھلا -

نواب - قمرن کیا پری ہے پری - واہ ری صورت زیبا عاشق ہو گیا -

اگر کوئی اور کدرا اور نواب صاحب کی یہ تقریر سنتا تو کدرا کو اسقدر مارتا کہ بیدم کردیتا - نواب قمرن کے حسن کی تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب تو قمرن سے ہاتھ دھو بیٹھو - اب یہ ہماری بیوی ہوکے رہیگی - اور کدرا حضور حضور کہہ رہے ہین اور فرماتے ہین کہ حضور اسکو اپنی لونڈی بنائین - واہ کوئی پوچھے کہ مردک جو قمرن تیری ہوکے رہیگی نہین تو تو یہ پاپڑ کاہیکو بیلتا ہے - لعنت بھیج - جیسے اُن نواب کے پاس رہی ویسے اِنکے پاس رہی - تجھے دونون باتین یکسان ہین اور ملتوا اپنا مطلب گانٹھتا تھا - اسکو اس سے کیا بحث تھی کہ قمرن یہان رہے یا وہان رہے - اسکو تو یہ فکر تھی کہ نواب سے چار پیسے ملین اور اگر اسی دل لگی مین قمرن پھر محلے کو آباد کرے تو ازین چہ بہتر -

نواب - کادر - یار کمرن ہمکو دیدو -

ل - حضور اسکے بس مین ہو نہ جب -

نواب - ایک لاکھ روپیہ خرچونگا -

ل - تمہدا (خدا) سلامت رکھے -

نواب - ہم کوئی کنگال نہین ہین -

ل - دم گنیمت (غنیمت) ہے -

نواب - تو جو مانگیگا وہ تجکو بھی دونگا -

ل - حضور نے جب سے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا ہین بادشاہ ہو گیا بس حضور -

نواب - ارے میان کدرا کوئی اور چوڑی والی دکھاؤ - کیا قمرن کی سی کوئی اب نہین ہے -

ک - حضور کمرن سی تو دنیا مین نہوگی چاہے ڈھونڈھ لیجیے -

نواب - کل صبح کو ہم تم سے دو ایک باتین دریافت کرینگے - دیکھو تو ہوتا کیا ہے کل تم لوگ بہت سویرے آؤ -

ل - بہت اچھا - گجر دم لیجیے -

ک۔ تڑکے آجائینگے۔

ل۔ ہجور سارنپس اس ہمارے شہر مین کوئی نہین ہے۔ کیا بات ہے۔

نواب۔ ارے دور دور نہین ہے۔

ل۔ ہان ہجور۔

ک۔ ہجور کل وکیل کے پاس چلینگے۔

ل۔ کیا بکتا ہے گدھے۔ اور بلانے کا ہیکو ہین۔ یہ گنوار ہے سرکار۔

نواب۔ (مسکرا کر) مگر تو بڑا طرار ہے ہائے قمرن وائے قمرن

وصل حبیب حاصل عمر عزیز ہے
وہ گل ملے تو ہجر کا ہو خار خار دور

مگر بیٹھے بٹھائے نظارہ ہو گیا۔

طور پر حضرت موسی نے تجلی دیکھی
بام پر یار نے دیدار دکھایا مجکو

ہوش ٹھکانے نہ رہے واللہ۔

اڑتے ہین ہوش تیرے دیکھے سے پری پیکر
ممکن نہین حواس مجسم بشر سنبھالے

ل۔ اب ہم لوگ کل آئینگے۔

ک۔ ہان اب ہجور بھی آرام کرینگے۔

نواب۔ آرام تو اب بے قمرن کے دیکھے محال ہے۔ انشاءاللہ۔ چاہے جو صرف ہو جائے۔

ل۔ کمی کس بات کی ہے ہجور۔

ک۔ اللہ کا دیا سب ہے۔

نواب۔ اچھا اب تڑکے آجاؤ۔

دوسرے روز کدا للقوا کو لیکر وکیل کے ہان پہونچے۔

وکیل۔ نواب صاحب کی خدمت مین تسلیم۔

نواب۔ ول صاحب بہادر۔ مزاج کیسا ہے۔

و۔ کل سے بہت برا حال ہے۔

ن۔ خدا خیر کرے۔ کیا ماجرا کیا ہے۔ بخار تو نہین ہے خدانخواستہ ڈاکٹر کو بلاؤ صاحب۔

و۔ نہین۔ نیچر پر چھوڑ دونگا۔

ن۔ نیچر یعنی طبیعت۔ آپ تو وہی نیچر یہ لفظ بولتے ہین چہرے سے بخار نہین پایا جاتا۔

و۔ شب کو خفیف سی حرارت تھی۔

ن۔ تو بھائی حکیم کو بلائیے۔

و۔ کل آپ کے ہان نہ جانے کا بڑا رنج ہے۔ آپ نے بیفائدہ تکلف کیا تھا مگر کیا کرین طبیعت پر اختیار نہین بیماری کو کیا کرے کوئی۔

ن۔ کل بڑی بے لطفی ہوئی اور آپ آج پھر آپ تکلف کرتے پرسون انشاءاللہ۔

و۔ آپ کے مقدمے کی نسبت۔

ن۔ یہ وقت نہین ہے۔ مقدمہ ہوا ہی کریگا۔ آپکی طبیعت اچھی ہو جائے مقدمہ تو ہوتا ہی رہیگا۔ مگر ایک بات آپکے کہنے کے قابل ہے۔ قمرن کو آپ نے دیکھا ہے؟

و۔ جی نہین۔ سنا ہے کہ بڑی حسین ہے۔

ن۔ (تصویر دکھا کر) یہی بی قمرن ہین۔

و۔ ہے تو بھلا ہی پہچانے کے قابل۔ یارا ہین شک نہین کہ حسکری فخر کرتا ہے۔ بڑے خوش قسمت ہین۔ اللہ کیا شکل کیا صورت ہے۔

ن۔ بس یہ تصویر ہی دکھانے آئے تھے ہم اور آپ کے

مزاج کا حال بھی دریافت کرنا تھا۔

و۔ (تصویر کی پشت دیکھکر) یار ایک کام کر دیہ تصویر جان اینڈ کمپنی کے کارخانے کی ہی۔ جان اینڈ کمپنی لکھنؤ و منصوری۔ آپ جان کے پاس جائیے اور یہ تصویر لیتے جائیے کہیے گا محمد عسکری نے ایسی بارہ تصویرین اور مانگی ہین۔ وہ قطعی انکار کریگا کہ یہ عورت کی تصویر ہی۔ ہم نہ دینگے۔ آپ اصرار کیجیے گا۔ کہ نواب صاحب نے نینی تال سے منگوائی ہی اگر آپ نہ دینگے تو وہ مجھسے خفا ہونگے۔ جب وہ نہ مانے تو آپ کہیے گا کہ اچھا پھر ہمکو آپ ایک خط ہی لکھدیجیے کہ جبتک نواب محمد عسکری کا خط یا تحریری حکم نہ آئیگا ہم تصویر نہ دینگے اسکو وہ منظور کرلیگا۔ وہ خط آپ لے آئیے۔ میرا کام دیگا فوراً جائیے۔ مگر یخط راست یہین آئیے گا نواب صاحب بہت خوش ہوے کہ را اور للتو اکو زنمین کی ڈیوڑھی پر بٹھا گئے کوٹھی مین جاکے پوچھا صاحب ہین۔ چپراسی نے کہا ہان ہین اتنے مین جان صاحب باہر نکل آئے اور نواب کو بڑے تپاک کے ساتھ کوٹھی مین لے گئے اور پہلے تصویرین دکھائین نواب صاحب نے اکثر تصویرین پہچانین۔ یہ مرزا سلیمان قدر بہادر شاہزادے ہین۔ یہ تصویر کوبر صاحب کی ہی۔ یہ لکھنؤ کے تحصیلدار کے لڑکے پنڈت اقبال کشن کی تصویر ہی آپ کے ہان کی تصویرین تمام ہندوستان مین مشہور ہین ایسی صفائی بھلا اور کارخانے مین کہان۔ پرسون ہم بھی تصویر کھنچوانے آئینگے۔

یہ کہکر نواب صاحب نے تصویر نکال کر دکھائی۔

ن۔ یہ تصویر نواب محمد عسکری نے کھنچوائی تھی پہاڑ پر سے ایک درجن اور منگوائی ہی۔

جان۔ ہان۔ نواب عسکری مرزا۔ ول۔ مگر ہم بے انکے حکم کے نہین دے سکتے۔

ن۔ ہمارے پاس تو خط آگیا ہی۔

ج۔ جبتک انکی تحریر ہمارے پاس نہ آئے تب تک ہم کسی طرح نہین دے سکتے۔

ن۔ ہان ہان قاعدے کے خلاف آپ کیونکر کرسکتے ہین مگر ہمسے وہ بگڑ جائینگے۔

ج۔ تو آپ انکو لکھیے۔ وہ ہمکو لکھ بھیجین تو ہمکو کوئی عذر نہوگا

ن۔ خرابی یہ ہی کہ وہ سمجھینگے کہ ہم آپ کے پاس آئے نہین اور گھر بیٹھے ہی لکھدیا کہ وہ بے حکم کے نہین بنا دیتے۔

ج۔ تار دیدیجیے۔

ن۔ جی نہین۔ اچھا ایک کام کیجیے آپ ہمکو ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدیجیے کہ ہم بے محمد عسکری کے حکم کے یہ تصویرین نہین بھیج سکتے جان صاحب نے یہ صلاح منظور کرلی اور خط انکے نام لکھدیا انھون نے خط لیا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوے۔ اور سیدھے وکیل کے مکان پر پہونچے اسوقت مولوی صاحب ایک تاریک کمرے مین آرام کررہے تھے اور باہر سے آدمی پنکھا کھینچ رہا تھا۔ یہ بے تکلف چلے گئے اور کہا کیا دور از حال طبیعت یا وہ بے لطف ہی

و۔ جی نہین۔ ڈاکٹر صاحب آئے تھے۔ کہہ گئے ہین کہ آج کچہری نہ جاؤ اور کوئی کام نہ کرو۔

کہیے کیا بات چیت ہوئی۔

ن۔ (خط دیکر) انگریزی مین ہی۔

وکیل نے خط کھول کر پڑھا۔ اور ترجمہ سنایا۔

بخدمت ہز ہائنس نواب محمد عسکری صاحب بہادر۔

آج آپ کے دوست ہمارے پاس وہ تصویر لائے جو آپ نے

ہماری کوٹھی مین کھنچوائی تھی جسدن دو عورتین آپکے ساتھ آئی
تھین اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ناچتی ہین اُنمین سے جو بہت
کم سن تھی اُسکی تصویر آپ کے دوست نے دکھائی اور کہا کہ
آپ نے ایک درجن تصویرین منگوائی ہین - عورت کی
تصویر ہم اسطرح پر کسی اور کو نہین دے سکتے - ہان اگر آپ
حکم دین تو ہم بارہ تصویرین اُتار دین اور جسکو آپ لکھین اُسکو
حوالہ کر دین -

ہمنے اُم معظمہ کے لباس عروسی کی کئی تصویرین آجکل تیار
کی ہین اگر اجازت ہو تو ایک درجن وہ بھی بھیجدین اب آپ
پہاڑ سے کب اُترینگے -

و - کیون کیا سوجھی ہی

ن - اس سے کیا مطلب نکلیگا -

و - یہ نکلیگا کہ نالشی کا ثبوت دیا جائیگا - آپ دیکھتے جائیے
کہ کیا کارروائی ہوتی ہی -

ن - بھئی بہت دور کی سوجھتی ہی -

و - تسلیم - رنڈیان ہی اسپر ہین -

ن - اب آپ آرام کیجیے - باقی حال اب کل کہونگا - اسوقت
سمع خراشی خلاف عقل ہی مگر اب آرام ہی کیجیے گا -

و - آداب عرض کرتا ہون -

ن - تسلیم -

و - ذرا کل قمرن کے میان کو لیکے صبح کو آجائیے گا اُس سے
اور بھی کچھ دریافت کرنا ہی - اور اُس لونڈے کو بھی لے آئیے گا
ان دونون بہنون مین زیادہ حسین کون ہی -

نواب - نازو کے نسبت قمرن حسین ہی - یون تو دونون
مہ پارہ اور پری چہرہ ہین مگر قمرن مین جو بات ہی وہ لاکھون

کرورون عورتون مین نہوگی -

وکیل - آپ تو کہتے تھے کہ قمرن کو ہمنے دیکھا ہی نہین ہی صرف
تصویر دیکھی ہی اب ان دونون کے حسن کا فرق
بتاتے ہو -

آپ کی بھی واللہ کچھ عجب باتین ہین - اگر اجلاس پر
آپ گواہی مین طلب کیے گئے تو مقدمہ پلٹا ہی دیجیے گا -
نواب - قمرن کو دیکھا یا نہین دیکھا - للتو اور کدرا سے
تو یہی کہا ہی کہ ہم قمرن کی صورت سے بھی واقف نہین ہین
اور ان دونون کو یقین آگیا - ہم سوچے کہ ایسا نہو ہم بھی
لپیٹ مین آجائین - اس سے الگ ہی الگ رہ کے
کارروائی کرنا اچھا - باہمہ و بے ہمہ -

و - تو ہمکو کل امور سے مطلع کر دو صاحب -

ن - ابھی مقدمہ تو چھڑنے دو -

و - ہم کہتے ہین ایسا نہو کوئی بات فروگذاشت ہو جائے
آپ ابھی وکالت کے رکانے کیا جانین - تصویر والے کی
کتنی بڑی گواہی ہی اور کسقدر معتبر - اول تو یورپین -
دوسرے مالدار تیسرے نامی گرامی اور مشہور مصور - وہ جھوٹ
کیون بولیگا - مگر جب اُسکو معلوم ہوگا کہ جھکما دے کے خط
لکھوالیا اور ہاتھ کٹوا لے گئے تو سر ہی پیٹیگا اور سب اچھلے
کودیگا کہ گہرا جھکما کھا گیا -

ن - نازو کے میان کا بھی پتا لگاتا ہون -

و - ہمنے تو آپ سے کئی دفعہ کہا - دفعتہً ایسا چھاپا مارو
کہ جو جو ہمراہ گئے ہین اینٹی سے چیونٹی تک سب مدعاعلیہ
سب باندھے جائین - کوئی کسی کی مدد نہ کرسکے - اور
دو دو جرم - ایک نالش نازو کے میان کی جانب سے اور ایک

ندرا کی طرف سے - تو قمرن تو نواب محمد عسکری کے ساتھ بھاگی ہی اور نازو کیسکے ساتھ گئی ہی -

ن - وہ جو مینوسپل کے ممبر ہین - منشی مہراج بلی -

و - (ہنستے ہوے) ارے وہ بدھا - یہ ٹبر بجس اُسکو بھی دھر دادو - بالدار بھی ہی - اجی روتے تو بن پڑے نہین -

ن - انشاء اللہ -

و - قمرن آپ کے ہتھے چڑھی - چین کیجیے مگر ایسا نہ ہو کہ کوئی حضور کے بھی استاد نکلین - اِس سے ذرا بچتے رہیے گا -

ن - لاحول ولا قوۃ - افراسیاب خان کی تو مجال نہین ہی کوئی ترچھی نظر تو دیکھ لے -

و - یہ نہ کہیے - رہنے تو آپ سے - نہین تو سگے باپ سے اور پھر ایسی کمسن عورت اور چھوٹی قوم اور اِسقدر حسین اِسکا ترکنا محال ہی اور یاد رکھیے گا -

چون در بر دیگرے نشیند	خواہد کہ ترا دگر نہ بیند

ن - آپ ابھی صاجزادے ہین اور ہمنے زمانہ دیکھا ہی - یہ وکالت نہین ہی - اِسکے رکانے آپ جانتے ہین اور تماش بینی کے رکانون سے ہم خوب واقف ہین اچھا رخصت

للتو اور کدرا دونون کو نواب صاحب نے راستے ہی سے رخصت کیا اور گھر پہونچکر تھانے کے سب انسپکٹر کو جنکے ساتھ یہ اکثر سلوک کرتے تھے بلوایا - کہلا کہدیا ایک ضروری کام ہی ذرا گھر سے چلے آیئے اُنھون کہلا بھیجا کہ مین اِسوقت کاکوری سے تھکا ماندہ چلا آتا ہون - ابھی کمر بھی نہین کھولی ہی صبح کو حاضر ہونگا - مگر نواب صاحب کو اِسقدر تاب کہان گاڑی پر سوار ہو کر تھانے پہونچے تھانہ دار دوڑکر گاڑی کے پاس آیا - کیا ایسا ضروری کام تھا حضور مین ابھی کاکوری سے چلا آتا ہون اور بہت خستہ ہون اگر حکم ہو تو دو نوالے کھا کے حضور کے ساتھ ہی ساتھ چلا چلون نواب صاحب نے کہا یہان بجز ماشش کی دال اور موٹی موٹی روٹیون کے اور کیا کھاؤگے اور ذلیل قسم کا گوشت - یہی سپاہی کی غذا ہی - آج چلو ہم کو رئیسون کے گھر خاصہ کھلوائین کہ نئے دانت آجائین تھانہ دار اِنکے خود چلے آنے سے بہت جھینپا ہوا تھا فوراً گاڑی پر بیٹھ گیا - راستے مین نواب صاحب گردن کو دیکھ دیکھکر بیڈھب بیڈھب سوال کرنے لگے -

ن - یہ کون آکے ٹکی ہی بھئی -

ت - (تھانہ دار) گوا لیار سے آئی ہی خوش گلو بھی اور خوش رو بھی ہی -

ن - تو پھر آج اِسکا گانا سنوا دین -

ت - آج نہین - اب کسی اور دن پر رکھیے آج کھانا کھلوائیے مگر معمولی کھانا بندہ نہ کھائیگا - عمدہ پکوائیے - چاہے دس بج جائین -

ن - عمدہ سے عمدہ کھانا کھاؤ - یہ کیا بات ہی - یہ کون ہی یار - کیا اچھی چھوکری ہی -

ت - یہ نخاس سے اب یہان آکے رہی ہی -

ن - ابھی کو بلوائین - جو مرضی ہو -

ت - یہ کاہے کے واسطے - کون ضرورت ہی -

ن - اہاہا - یار اب تو بہت سی نئی نئی صورتین نظر آئی ہین - ایک سے ایک بڑھ چڑھکر یہ بھی خاصی ہی اب ایک دن باغ مین جاکر ان سب کو انشاء اللہ بلوا اینگے

یہ سبز پوش کون ہو جی۔

ت ۔ (مسکرا کر) حضور نے مجھے کوئی لٹنا اثر کیا ہو۔ مجھے چوٹٹون بدمعاشون کا حال پوچھیے۔ پولیس کی کارروائی دریافت کیجیے۔ یہ کون ہو وہ کون ہو۔

ن ۔ اسی باعث سے تو تھانہ دارون سے ہم یارانہ پیدا کرتے ہین۔

مکان پر پہونچکر نواب صاحب نے اپنا مطلب بیان کیا بھئی تھانہ دار ایک مطلب تم سے ہو۔ اور کچھ نہین۔ ہم فقط صلاح چاہتے ہین۔ ہمارے ایک جانی دشمن ہین نواب محمد عسکری۔ سمجھے۔ وہ ہماری گھات مین رہتے ہین ہم انکی تاک مین کہ موقع ملے تو دھر دادین اب ہم کو اُنکے ذلیل کرنے اور نیچا دکھانے کا خوب موقع ملا ہو وہ ایک منکوحہ عورت کو بھگا کے پہاڑ چلے گئے ہین کوئی کارروائی ایسی بتاؤ کہ فوراً پھنس جائین پٹ نہ پڑے۔

ت ۔ منکوحہ عورت ہو۔ وہ عورت انھین کے ساتھ ہوا پر ہو اور میان اُسکا۔

ن ۔ وہ بیچارہ یہان تڑپتا رہتا ہو اور پریشان ہو۔ ہمارے پاس اکثر آتا جاتا ہو۔

ت ۔ معلوم ہوتا ہو وہ عورت خوبصورت ہو اور آپ کی بھی مطبوع طبع لہذا اُسکے میان سے آپ نے یارانہ پیدا کیا۔ خیر۔ اچھا تو اسکو یہ مشورہ دیجیے کہ وہ کل ایک رپٹ ہمارے تھانے پر لکھوا دے کہ اسکی منکوحہ بیوی کو نواب عسکری بہ ایما اپنی بیگم و فلان فلان کے میرے گھر سے بہ نیت بجرما لے بھاگے۔

ن ۔ ہان۔ یا کہو کوئی وکیل کر دین۔

ت ۔ بے سود ہو۔ اکیل وکیل کیا بنا لینگے ہم کیا کم ہین اور لٹ کی فوج کے آدمی۔ اور کون ایسا لمبا چوڑا مقدمہ ہو جو وکیل کی ضرورت ہو۔

ن ۔ وہی ہم سوچے کہ آپ سے دریافت کرین۔ فوجداری کا مقدمہ آپ سے کہان جا سکتا ہو۔

ت ۔ بس اس سے بڑھکر اور کوئی تجویز ہی نہین ہو۔ آیا ذہن اقدس مین ۔ فوراً گرفتار ہو جائین ۔ پھر بہدفت مگر اتنا از برائے خدا فرما دیجیے کہ حسین ہو یا نہین۔

ن ۔ ارے بھئی حسین نہوتی تو لکھو کھا روپیہ ہم کاہے کو تباہ کرتے۔ حسین کی تو کوئی اصل و حقیقت نہین ہو لاکھو دو لاکھو مین ایک ہو۔

ت ۔ یہ وجہ ہو! مین تو کہتا ہی تھا۔

ن ۔ تصویر دکھا دون ۔ لوٹ جاؤ گے واللہ۔

ت ۔ ضرور دکھایئے۔

نواب صاحب نے تصویر اُنکے ہاتھ مین دیدی تو تھانہ دار صاحب پھڑک گئے ۔ کہا صاحب یہ کسکی تصویر ہو ۔ یہ تو کسی بڑے گھرانے کی بہو بیٹی معلوم ہوتی ہو ۔ للہ بتایئے تو یہ ہو کون ۔ واہ وا حسن کیا خدا کی دین اور خدا کی شان ہو حسن اور شے ہو ۔ اسکو حسن نہین کہتے ۔ اسکو شان معبود کہتے ہین اب یہ کروڑون روپیے کی دولت اللہ نے اس عورت کو بخشش دی ہو۔

ن ۔ اور یہ چوڑی والی ہو۔

ت ۔ (متحیر ہو کر) ۔ واللہ ۔ مگر نطفہ ضرور کسی شریف یوسف جمال کا ہو۔

ن ۔ تو اسکے پھانسنے کی فکر ہو۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک کانسٹبل نے آکے کہا ہجور رشہر میں بارداتہ ہو گئی - ایک جگہ ڈاکا پڑا - دو تین آدمی مار ڈالے گئے - کچھ لوگون کو پاسیون نے گرفتار کر لیا ہے - تھانے مین جٹا ہوہی -

ت - خدا جانے کیا بکتا ہے - گاڑی جلد تیار کروائیے - اب مین رک نہین سکتا -

ن - کہدو گاڑی فوراً تیار رہے اور باورچی کو حکم دو کہ جو کچھ پک گیا ہو فوراً ایک آدمی گاڑی پر جا کے تھانہ دار صاحب کے ہان دو تین آدمیون کا کھانا پہونچا دو -

تھانہ دار تو رخصت ہو گئے اور ادھر انھون نے اپنے پرانے دوست کو جنکے ساتھ یہ مکتب مین پڑھتے تھے گاڑی بھیجکر بلوایا - یہ اب روینو ایجنٹی کا کام کرتے تھے - اور نواب صاحب سے بالکل مخلے بالطبع - بڑی بے تکلفی - بڑا یارانہ - بڑی دوستی - اور دونون کو باہم محبت تھی - نواب صاحب سوچے کہ انسے بھی مشورہ کرنا لازم ہے - دیکھین یہ کیا صلاح دیتے ہین - وکیل نے اور راستہ بتایا - تھانہ دار نے اور ہی صلاح دی انسے بھی راے لے لین -

روینو ایجنٹ تو انکے یار تھے ہی گاڑی پہونچتے ہی روانہ ہوے - اور آتے ہی غل مچانا شروع کیا - نواب او نواب صاحب ارے نواب صاحب - ملتے ہی دو دو چونچین ہو گئین انہون نے کہا ہم رخصت ہوتے ہین صاحب - تمھارے گھر پر آئین اور سناٹا پائین - بلواؤ دو ایک کو - اب بندہ تڑکے تک جانے اور سونے اور سونے دینے والے کو کچھ کہتا ہے - کل تعطیل ہے قبلہ کھانا بھی یہین کھائینگے اور سب باتین بھی ہونگی - نواب صاحب کہا معقول اچھے آئے کھانا بھی کھائینگے سب باتین بھی ہونگی ڈونگی بھی دینگے - اینٹی بیٹی آپکی - مگر یہ نہ پوچھا کہ بلایا کس کام کے لیے تھا کھانے اور گپ لڑانے کی سوجھی اسکے بعد انھون نے نواب محمد عسکری کا حال کہ سنایا اور جو جو امور تھانہ دار اور وکیل سے کہنے سنے تھے وہ بھی بے تکلفی کے سبب سے کہدیے - روینو ایجنٹ نے غور کرکے کہا یہ تمکو کیا شامت ہے - آخر تم کوئی خدائی فوجدار ہو - قاضی ہو کہ شہر کے اندیشے مین دبلے ہو - آخر تم ہو کون - اول تو کسی شریف زادی پر نظر بد ڈالنا ہی آپ کا پاجی پن ہے -

نواب صاحب نے مسکرا کر جواب دیا اب آپکی خواہش ہے کہ میرے ہاتھ سے بیٹیے - بڑے پارسا بنکر آئے ہین - زمانے بھر کا بدمعاش - جب ہم ایسے شہدے لچے پارسائی کی لیتے ہین تو غصہ آتا ہے ع -

برعکس نہند نام زنگی کافور

روینو ایجنٹ نے مقدمے کا حال بغور سنکر کہا میری راے مین تو ایک درخواست صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین دیدیجائے کہ فلان عورت کو نواب محمد عسکری صاحب اور انکی بیگم غرض ناجائز کے لیے بھگا لے گئے ہین اور اسکو بطور ناجائز روک رکھا ہے - جب درخواست حسب دفعہ ۵۵۱ ضابطۂ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء کے دیجائیگی - بس درخواست گذرتے ہی صاحب مجسٹریٹ ضلع فوراً پولیس کے نام حکم جاری کر دینگے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے حوالے کر دیجاے -

ن - تو آپکی یہ راے ہے -

ر - اس سے سہل ٹکا اور دوسرا ہو ہی نہین سکتا -

ن - ہان - مگر وہ ذلیل تو ہونگے -

ر - بیشک ذلیل ہونگے - تم طوالت کی کارروائی پسند کرتے ہو اور ہم اختصار اور اپنا مطلب نکالنا

پسند کرتے ہین۔

ن ۔ اچھا تو بعد غور کارروائی ہوگی ۔

ر ۔ اور کون کون ساتھ گیا ہی ۔

ن ۔ طول سے ہمین کوئی مطلب نہین ۔ ہمارا تو مطلب صرف یہ ہی کہ عسکری ذلیل ہون ۔ بیگم عدالت مین بلوائی جائین اور قمرن اُسکے میان کو ملجاے ۔ بس ۔

ر ۔ اور آپ کے محل مین جلوہ افگن ہو ۔ یہ اصلی مطلب اُڑا گئے ۔ کیون اُستاد ۔ اور دل لگی ہو کہ قمرن سیدھی اپنے میان کے ہان جائے اور آپکو اُسکا میان اُلو بناے ۔

ن ۔ دو دن پہلے سے وہان پہرا بیٹھیگا ۔

ر ۔ اچھا پھر سہل ترکیب تو یہی ہی ۔ اگر قمرن کی خواہش اور اُسکا عشق بھی ہی تو اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی غور کر لو ۔ جلدی شیطان کا کام ہی ۔

نواب صاحب کی عقل دنگ تھی کہ کسکی راے کے مطابق چلون اور کسکی صلاح کو دستور العمل بناؤن ۔ جو ہی ایک ہی ڈھرا بتاتا ہی ۔ کوئی کچھ صلاح دیتا ہی کوئی کچھ ۔ اگر جلدی مین کوئی کارروائی کر بیٹھین تو خوف ہی کہ مبادا بیوقوف بنین قمرن بھی ہاتھ سے جائے اور نازو بھی ہتّھے نہ چڑھے اور مفت مین بدنام اور ذلیل و خوار ہون سوچتے سوچتے سوچے کہ شہباز خان انسپکٹر کو بلائین جو اس تھانہ دار کے افسر تھے اور فوجداری کے معاملات مین بڑا دخل رکھتے تھے اٹھارہ برس سے انسپکٹری کے عہدے پہ نیکنامی کے ساتھ مامور تھے اور تین سال تک ممالک مغربی و شمالی مین کورٹ انسپکٹری کر چکے تھے اور دو تین بار قائم مقام اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی رہے تھے ۔ انپر نواب صاحب کا احسان بھی تھا کہ ایک مرتبہ یہ اِس جرم مین ماخوذ ہوے تھے کہ حوالات مین ایک آدمی کو اسقدر پٹوایا تھا کہ اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا ۔ نواب صاحب نے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرکے بیرسٹر مقرر کیے اور انکو ملوہ چھڑوا لائے ۔ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ شہباز خان کو بلوائین کہ حسن اتفاق سے وہ خود ہی آگئے ۔

نواب ۔ بڑی عمر ہوگی خان صاحب ۔ مین اسوقت آپکو یاد ہی کرتا تھا ۔ خوب آئے ۔

خان ۔ حضور بھلا ہم غریبون کو کیون یاد کرنے لگے اتنے جلسے ہوے ۔ اتنی دعوتین ہوئین ۔ ہم کو کبھی جھوٹون بھی نہ کہلا بھیجا ۔

نواب ۔ بھائی صاحب آپکی شکایت میرے سر آنکھون پر مین کیا کرون اکیلا آدمی ۔ اور مزاج مین بے پروائی مگر خیر یہ شکایت تو دوستون مین ہوا ہی کرتی ہی اور شکایت اُس سے ہوتی ہی جسپر کچھ دعوی ہوتا ہی مگر آپ یہ فرمایئے کہ آپکی انسپکٹری ہمارے کب کام آئیگی ۔ بقول شخصے گھر کی انسپکٹری اور ہم ذرا ذرا سی بات کو ترسین ۔ مانا کہ آپ بڑے نامی گرامی انسپکٹر ہین اور کئی ضلعون مین کپتان صاحب بھی رہ چکے مگر ہمکو کیا ۔

خان ۔ اول تو مین ہون ہی کس قابل ۔ اور اگر کوئی کام میرے تعلق کا ہو تو فرمایئے بسر و چشم بجا لاؤن ۔ مین للو پتو کرنے والا آدمی نہین ہون ۔ اور کسی سے شاید للو پتو کرون بھی مگر آپ سے جھوٹ نہ بولونگا یہ تو مین کہہ نہین سکتا کہ جان تک قربان کر دونگا ۔ یہ تو یاوہ گوئی ہی انسان کو اپنی جان بڑی عزیز ہوتی ہی مگر ہان یہ ضرور کہونگا

کہ نوکری جاتے تو جوتی کی نوک پر ہے میری خوش قسمتی کہ مین آپ کے کسی کام آسکون۔ اب آپ بے تکلف فرمائین کہ میرے سپرد کون خدمت حضور کرینگے۔

ن ۔ آپ نے تو حضرت شیر کے شکار کا سامان کیا ہے اور مین ایک چوہیا کے شکار پر بھی نہین جاتا۔ مین تو صرف ایک صلاح چاہتا ہون۔

خ ۔ تو پھر اتنی لمبی تمہید آپ نے کاہیکو کی۔ اصل مطلب فرمائیے۔

ن ۔ تو پھر صاف صاف عرض کرتا ہون کہ نواب محمد عسکری نامے ایک صاحب کسی چوڑی والی کو جو منکوحہ عورت ہے بھگا لے گئے اور اسکی بہن نازو کو کہ وہ بھی ابھی کم عمر اور پاکیزہ طلعت عورت ہے بھگا لے گئے اور وہ بیچارا جسکی منکوحہ بیوی قمرن ہے روتا اور سر دھنتا ہے۔ اب کوئی ایسی تدبیر سوچو خان صاحب کہ عسکری اور انکی بیگم دونون کو قید ہو جائے۔ اور قمرن اسکے میان کو ملجائے۔

خان ۔ چوڑی والی منکوحہ عورت تھی اور وہ نواب محمد عسکری کے ساتھ بھاگ بھی گئی۔ پھر آپکو کیا آپ پرائے پھٹے مین پانون ڈالنے والے کون۔

ن ۔ بھئی ہماری دلی خواہش ہے کہ بیگم اور نواب دونون ذلیل اور خوار ہون۔

خ ۔ حضور خود نواب زادے ہین تعجب ہے کہ آپ کی ایسی خواہش ہے۔

ن ۔ بھئی تم کوئی میرے مولوی صاحب یا اتالیق ہو ۔ جو صلاح پوچھون وہ بتلایئے۔

خ ۔ بندے کی صلاح یہ ہے کہ قمرن ہی نہین بلکہ جس قدر چوڑی والیان اس شہر مین ہین اُن سب کو اگر محمد عسکری بھگا لیجائین تو بھی آپ نہ بولین۔

ن ۔ اب آپ زیادہ خیر خواہی نہ دکھایئے۔

خ ۔ نواب صاحب اب بال سفید ہو چلے ہین اب ذرا یہ ہوس کم کر دیجیے۔

ن ۔ یہ نہوگا ۔

ہوس از سرم یک سر مو نرفت
سیاہی ز مو رفت و از رو نرفت

خ ۔ پھر اگر آپ کی یہی خواہش ہے کہ نواب اور بیگم دونون کو قید کرا دیجیے تو خوب یاد رکھیے کہ پھر لکھنؤ مین آپ کا قیام محال ہو جائیگا ۔ یہ جتنے نواب زادے اور رئیس ہین سب آپکی بوٹیان نوچ نوچ کر اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیلون کو دینگے کہ آپ نے ایک رئیس زادے کی آبرو شادی اور سشن سپرد کرا دیا اور اس بیچاری بیگم کا کیا قصور ہے ۔ وہ سوتیا ڈاہ کی آگ مین جلتی ہوگی۔

ن ۔ انسپکٹر صاحب ہاے یہی تو غضب ہے کہ آپکو معاملے کی اصلیت کی تو خبر ہی نہین ہے اور ہم کو ڈانٹنے لگے۔ یہ مین خوب جانتا ہون کہ آپ خلوص دل اور نیک نیتی اور خیر اندیشی کی نظر سے میری بھلائی کے لیے کہتے ہین مگر بھائی اصل امر سنو تو عسکری مردود کا نام نہ لو۔ وہ حرکت ناشایستہ اس سے سرزد ہوئی ہے کہ جسقدر دشمنی انکے ساتھ کیجائے بجا ہے۔

خان ۔ یہی نا کہ چوڑی والی کو لے بھاگا ۔ پھر یہ تو آپ رئیسون کا شرف اور جوہر ہے۔ حضور کب اس سے خالی ہین۔

ن ۔ تو اپنی جورو کو اپنی کٹنی تو نہین بناتا ہون۔

خ ۔ این! واللہ ۔ انکی بیوی نے کٹناپا کیا۔

ن - جی - ابھی آپکو بسنت کی بھی خبر ہی جس طرح وہ چھٹے سانڑ جنے پھرتے ہین اُسیطرح وہ بھی کسی پر بند نہین ہین اور وہ مردود چشم پوشی کرتا ہی فرماتیے جس شخص کی بیوی اپنے میان کے لیے عورتین پھانس پھانس کے لائیگی وہ خود کیسی ہوگی

خ - لاحول ولاقوۃ - واللہ میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اِسوقت - دونون پر لعنت -

ن - مین ہی اکیلا اِس مقدمے مین تھوڑا ہی پیروکار ہون کل شہزادے اور رئیس کوشش کر رہے ہین کہ ان دونون کو ذلیل کرین اور سات سات برس کے لیے قید کرادین تاکہ آیندہ کے لیے سدباب اور لوگون کو عبرت ہو ورنہ غضب ہوجائیگا غضب خدا کا بیوی اور میان کی کٹنی بنے -

خ - مجھے خود نفرت ہوگئی - جن عورتون کو لوگ گھر مین ڈال لیتے ہین وہ تک دوسری عورت کو دیکھکر لڑتی جھگڑتی ہین - کھانا نہین کھاتین کوستی ہین - نہ کہ پیا بیٹا بیوی

ن - مینے کئی آدمیون سے صلاح لی ہی - مگر سب نے مختلف رائین دین - اِسکا میان تو ہمارے بس مین ہی جو کہو کرے -

خ - بھلا کس کس سے حضور نے مشورہ لیا اور اُنھون نے کیا کیا کہا - خاکسار بھی سنے -

ن - مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل کی راے ہی کہ بموجب دفعہ ۴۹۷ و ۴۹۸ - تعزیرات ہند کارروائی کرنا قرین مصلحت ہی اور ہمارے دوست رونیو ایجنٹ فرماتے ہین کہ حسب دفعہ ۵۵ (ایکٹ ۱۰ - ۱۸۸۲ع) صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین درخواست دینی چاہیے مطلب حاصل ہوجائیگا اور تھانہ دار صاحب بھی آپ کے ماتحت اُنکی راے ہی کہ قرن یعنی اِس زن منکوحہ کے شوہر کیجانب سے تھانے پر رپٹ لکھا دیا جاے کہ اُسکی منکوحہ جورو کو نواب محمد عسکری بہ ایماے اپنی بیگم کے اِسکے گھر سے بہ نیت مجرمانہ لے بھاگے

خان - بس یہی راے سب مین چوکس ہی - توتے کی طرح رٹ کے قانون کا امتحان دینا اور شی ہی اور دل و دماغ سے ایک بات کرنا شی دیگر ہی -

مولوی عظمت اللہ صاحب نے جو دو دفعہ بتائین یہ نہ سوچے کہ یہ دونون اُن جرائم کے متعلق ہین جنمین مجرم ضمانت پر رہا ہوسکتا ہی - اور راضی نامہ بھی ہوسکتا ہی نواب عسکری ایک امیر والاتبار ہین - ضمانت دینا اور راضی کرا لینا کون مشکل بات ہی - جسقدر ضمانت طلب ہوگی فوراً دیدینگے اُنکے ادنی ادنی سے دوست دیدینگے اب رہا راضی نامہ اس منہار کے لونڈے کا راضی کرنا کون مشکل ہی مع -

زر برسر فولاد نہی نرم شود

وہ سمجھیگا بیوی گئی بلا سے ہزار دو ہزار روپیہ تو مل گیا وہ تو بلکہ اسی کو غنیمت سمجھیگا اور جو کہین یہ نوالہ دانتون مین لگ گیا تو عجب نہین کہ پھر دوسری شادی کرکے کسی اور رئیس کو پھانسے اور اُسکو سکھا دے کہ تو اس رئیس کے گھر پڑ جا جین کر اور مجھے کچھ سلے مرٹے دے اس سے تو آپکا خاک بھی مطلب نہ نکلیگا مفت کی خفت ہوگی اور بدنامی گھاتے ہین اور محمد عسکری سے الگ جھگڑا چلیگا - یہ صلاح تو فضول ہی -

ن - اِسکا اکی بندہ ڈھائی ہزار پوچھ چکا ہی آپ فضول بتاتے ہین -

خ - آپ اپنا گھر لٹا دین تو بندہ کیا کرے - باقی رہی درخواست حسب دفعہ ۵۵ ضابطہ فوجداری - اُس سے کیا ہوسکیگا

صاحب ضلع محمد عسکری کے نام ایک حکم بھیجدینگے کہ عورت کو اسکے شوہر کے حوالے کر دو۔ نواب صاحب اسکو کہین چھپا دینگے اور صاف انکار کر جائینگے کہ ہمارے ہان کوئی عورت نہین ہے۔ منہار جھوٹا ہے۔ وہ چوڑی والی ہمارے پاس نہین ہے اور نہ ہم جانتے ہین کہ کہان ہے چلیے اللہ اللہ خیر صلاح۔ بس دفعہ لیے ہوے اسکا میان چاٹا کرے پھر کیا ہو سکتا ہے۔ الٹے لینے کے دینے پڑینگے۔ پولیس ایمین کچھ نہین کر سکتا۔ زور تو وہان چل سکے جہان عورت روپوش نہ ہو گئی ہو۔ اور جو انھون نے عورت ہی کو بھگا دیا تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔

ن۔ تو پھر آپ کی کیا راے ہے۔

خ۔ بس ہمارے تھانہ دار کی راے سب سے بہتر ہے۔ اسکا میان تھانے پر رپٹ لکھوا دے کہ اس شخص کی زوجہ منکوحہ کو نواب محمد عسکری اپنی بیوی اور فلان فلان کی اعانت سے بہ نیت مجرمانہ بھگا لے گئے ہین۔ بس۔ یہ جرم البتہ قابل دست اندازی پولیس ہے۔ نہ ضمانت ہو سکتی ہے اور نہ راضی نامہ۔ ادھر رپورٹ گذری اور ادھر پولیس نے اپنی کارروائی شروع کر دی۔ پولیس اون کو کچھ تھوڑا بہت چٹا دیجیے گا۔ انشاء اللہ سب درست ہو جاے گا۔

ن۔ مگر مولوی صاحب نے تو بھگا لے جانے اور پھسلا لیجانے یا لے اڑنے کی نسبت ایک بڑی اچھی ہوئی تقریر کی تھی۔ اُنکی راے مین یہ دونون جرم قائم نہین ہو سکتے۔

خ۔ کیا! یہ کیون۔ آخر کوئی وجہ بھی۔

ن۔ اُنکا بیان ہے کہ عورت کی عمر چودہ برس سے زیادہ کی ہے لہذا لے بھاگنے کا جرم نہین ہو سکتا۔

اور چونکہ وہ عورت نواب ہی کی سی کہیگی لہذا پھسلانے یا اڑا لیجانے کا ثبوت مشکل ہے۔ آپ کیونکر ثابت کر سکینگے کہ محمد عسکری اسکو بہ نیت جماع پھسلا لے گئے یا لے اڑے۔

خ۔ اجی جناب یہ سب بکھیڑا پیچھے ہوا کریگا۔ بالفعل تو اہل پولیس سب کو گرفتار کرکے تبرا گذر دکھا دینگے۔ پھر فہمیدہ خواہد شد۔

ن۔ یار ترکیب تو خوب ہے۔ ایک تو حوالات دوسرے مارے خوف کے جان پر بنیگی۔ تیسرے کدرا پہ اُنکے روپیے کا زور بھی نہ چلنے پائیگا۔

خ۔ ہماری تو قبلہ یہی راے ہے۔

ن۔ نیت شب حرام۔ صبح کو پھر غور کر لیجیے گا ایسا نہ ہو کہ اُلٹے چور کو توال کو ڈانڈے۔ بات سمجھ بوجھ کے بعد غور و تعمق کرنی چاہیے اور جو عجلت مین کوئی کارروائی کر بیٹھیے تو یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔

	چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی	

اچھا اب آپ کو دیر ہوتی ہے۔ بہت سمع خراشی کی معاف فرمائیے گا۔ ہم پھر آپ سے ملینگے۔

خ۔ آپ کیون تکلیف فرمائیے گا۔ بندہ خود حاضر ہوگا کچھ آپ کے تکلیف کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ کل ہی انشاء اللہ ملونگا۔ اول وقت بشرط فرصت حاضر ہونگا۔

	ادبار ہندوستان	

یہان تو یہ ہنڈیا پک رہی تھی کہ نواب محمد عسکری کو کسی ترکیب سے پھانسو اور بیگم صاحب کو ناکردہ گناہ قید کرائیگی

	ولیکن چو گفتی دلیلش بیار	

فکر معقول عمل مین لاؤ اور مہراج بلی پرناز وکے میان کی جانب سے مقدمہ دائر کراؤ - اور ممن اور اختر اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر کو بھی لپیٹ لو - وکیل کو فراغتی محنتانہ دیا گیا ر ذیوا یجنٹ سے مشورہ لیا تھا شہ دار کو گانٹھا انسپکٹر ہاتھ گئے - کدرا اور للتو اسے ساٹھ گانٹھ کی اور یہ سب بیچارے عسکری کی جان ناتوان پر ستم ڈھانیکے لیے یہ نواب جو عسکری کے درپے آزار تھے جب انھون نے دیکھا کہ بیگم صاحب کا پھنسوا دینا انسپکٹر شہباز خان کے خلاف ہی تو یون بگڑی بات بنائی اور فقرہ چست کیا کہ نواب عفت آرا بیگم نے کٹنا پے کا کام کیا تھا - اس بہتان پر خدا کی مار اور شیطان کی پھٹکار -

اب ادھر کا حال سنیے کہ محمد عسکری کے ہان کسی کو اسکا سان گمان بھی نہ تھا کہ لکھنؤ مین ایک ذات شریف یہ کانٹے بو رہے ہین - انھون نے جو لنڈلی اور پیر سٹر کو پایا تو ان سے علمی باتین اور دلچسپ تذکرے سننے شروع کیے -

نواب - ہان حضرت لنڈلی کچھ فرمایئے - بلبل کا چہکنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہی - کیون قبلہ آپ کلکتے کی نمایش گاہ مین بھی گئے تھے -

لنڈلی - چہ خوش ایسی سیر کسی نے کاہیکو کی ہوگی - مگر ہندوستان کا ادبار اس سے بھی عیان تھا ہا - ہندوستان واے ہندوستان تیری حالت پر افسوس ہی -

نواب - ذرا لطافت بیانی سے ذکر نمایش گاہ فرمایئے -

لنڈلی - ذرا خوش بیانی ہو اور اصل مین بندنامہ سنیے -

پلا جام اے پیر مغ خم کی خیر

ابھی دن کا میلا ہے رندون کی سیر

وہ ساقی نے چشک صراحی سے کی

بس اب آڑ مین دخت رز رہ چکی

یہ جلوے حقیقت مین ہین یادگار

یہ دلکش تماشے یہ نقش و نگار

جس محل عظمت توامان اور ایوان عالیشان مین ہندوستان جنت نشان کی اشیا غریبہ و نادرہ رکھی تھین انہین جانے کے لیے ایک بڑا ونچا پل بنا تھا - کسی شاعر نے اسکی توصیف مین کیا خوب فرمایا ہی -

بنا ہی پل یہ دلچسپ و نفیس و خوشنما ایسا

کہ جسکے وصف کا ہر جہان مین شور ہی غل ہی

صراط اسکے حسد سے شکل ہی ہر طپان سر دم

گہر سے بڑھکے اسکی آبرو ہی واہ کیا پل ہی

اختر - بےمثل رباعی ہی - پل کے لیے پرجہان اور ہر کے لیے شور اور ماہی سبحان اللہ - اور گہر کے لیے آبرو اور صراط کا لفظ بھی بےمثل ہی واللہ -

لنڈلی - اس محل معلے کا پھاٹک جو ایک بڑا رفیع فلک بارگاہ عظیم تھا ایسا خوشنما اور نفیس بنا ہوا تھا کہ واہ واہ - یہ دلکش اور رفیع و ایر پھاٹک جو خوش اسلوبی اور کام کی نزاکت اور کمال صنعت کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر ہی ہندوستان کی قدیم صناعی اور والیان زمان باستان کے عہد دولت مہد کی کمال صنعت کی یاد دلاتا تھا - ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ اس ہندوستان نے فن تعمیر مین بھی کمال و عدت دکھایا اور کوس لمن الملکی بجایا تھا - اگر اس پھاٹک کے عوض سونا چاندی کا صندل پھاٹک ہوتا تو اور بھی زیادہ موزون تھا

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ

آثار پدید است صنادید عجم را

اگر رسوم ہندوستان کے مطابق اس پھاٹک پر نوبت خانہ ہوتا تو خالی از لطف نہ تھا۔ شان ایوان دونی ہو جاتی اور نوبت کی ٹکور عجب لطف دکھاتی۔ نور کے تڑکے بھیرون اور بھیرین رنگ جماتی۔ دوپہر کو سارنگ کی صدا شہنائی سے آتی۔ شام کو گوری کا راگ۔ پچھلے پہر بہاگ۔

سب سے زیادہ مفید وہ درجہ تھا جسمین کلین رکھی تھین۔

چھٹن۔ کلون کا حال ہم نہین سننا چاہتے معشوقون کے دلچسپ تذکرے فرمائیے کہ دل بہلے۔

لنڈن۔ وہ تو ہم سمجھے تھے اس نواب نے اپنی اسپیچ مین بہت صحیح رائے دی تھی کہ ہمارے اہل وطن آرایش اور ظاہری نمایش کی جانب زیادہ تر متوجہ تھے۔

جو ہوٹل اور میخانے نمایشگاہ مین تھے اُنمین مختلف اقسام کی شراب ناب اور پیاری پیاری بوتلین اور سنہری رُپہلی رنگ برنگ کی شیشیان دیکھکر مُنھ مین پانی بھر آتا تھا اور دل بے اختیار ہو جاتا تھا کہ اسی دم جام بادۂ خوشگوار لنڈھائین۔ اور وہ جو فرنگی مسین کم سن پریان ساقی کا کام دیتی تھین اور ہنس ہنس کر ادا سے دلربا سے ساغر شراب گلفام دیتی تھین اُنکی طرحداری اور نزاکت کا کیا کہنا۔ یہ اصنام بادہ فروش بڑی نگاوٹ باز اور ستم کوش قیامت کبرے سے دوش بدوش تھین۔ میخانون کے مالکون نے چُن چُن کے سیکڑون ہزارون مین چھنٹی ہوئی پریان اس کام کے لیے مقرر کی تھین کہ جابجا دکانین جمائین اور اپنے دست سیمین سے جام مے پلائین۔ ہندوستان کے امراء نوجوان کو یہ میکدہ و پرستان

چھوڑکر بھلا کلون کی جانب کب توجہ ہوتی۔

ایک دکان پر ایک ناظورۂ میفروش رخ پر نور پر نقاب فرنگی ڈالے ہوے ایک ادا کے ساتھ شراب ارغوانی جام نورانی مین انڈیل کر بادہ نوشون کو دیتی تھی اور سیم و زر ایک طرف دل ہی چھینے لیتی تھی۔ چہرہ رشک گلاب اور آسیر نور کا نقاب چھن چھن کے نور برستا تھا اور ایک عالم ترستا تھا۔

عالم فریبیان جو یہی ہین حجاب مین
معلوم فتح باب کشود نقاب مین

ایک اور میخانے کی عشوہ گر زرین کمر مس کی چوڑیان دیکھکر ہم نے دریافت کیا کہ یہ نئی گڑھت کی چوڑیان آپ نے انگلستان سے منگوائی ہین یا ہندوستان مین بنوائی ہین۔ تیکھی چتون کرکے فرمائی کیا ہین ایسی مصنوعی آرایش و زیبایش ہندوستان کی عورتون کو زیبا ہے۔ ہماری ولایت کی پریون کی چاندی سی کلائی اور قدرتی دست حنائی کو چاندی کے زیور اور مہندی کی کیا ضرورت ہے۔ ہمنے کہا پھر آپ نے اس آرایش کو کیون پسند کیا۔ فرمایا چاندی کی چوڑیان اس سبب سے پہنین کہ چاندی ہمارے جسم سیمین سے مقابل مین ماند نظر آئے۔ ہم نے کہا پھر ایک پھول بھی جوڑے مین رکھ لیجیے کہ گلاب بھی شرما جائے۔

ایک فتنۂ عالم کشیدہ قامت مہر طلعت حسینہ کی دکان حسن منزل پر بہار طبع جنٹلمینون کا بڑا جماؤ رہتا تھا۔ ایک نوجوان رعنا شمائل نے براندی کی جسکی لگائی تو فرط جوش سے آسپر کچھ ایسی طبیعت آئی کہ فوراً ہیرے کی انگوٹھی اُس عالم فریب طاؤس زیب کو عطا فرمائی۔ کئی فرنگیون نے

اِس جادو جمال کو گلدستے نذر کیجے اور اِس گلبدن سے بے تکلف مل لیجے -

پھر فرمایئے جہاں یہ سامانِ عشرت مہیا ہوں وہان ہندی روسا نوجوان کو کلون کی طرف کہان توجہ ہو سکتی ہی - اول تو تعلیم نہین - دوسرے مزاج مین عشرت پسندی تیسرے صحبت خراب - چوتھے مصاحب اور کارپرداز ایک سے ایک بڑھکر - جہان اپنے مذاق کے موافق عیش و عشرت کی کوئی چیز نظر آئی وہان تو دل لگا کر جم گئے باقی الله الله خیر صلاح -

ان آزادون کے دل کو شوق آسایش پسندی ہی وہین کچھ دیر تک ٹھہرے جہان ٹھنڈی ہوا پائی -

نواب - ایک ہمکو دیکھیے - گو ہم کوئی والی ملک یا مہاراجہ نہین ہین - مگر خدا نے کھانے بھر کو ضرور دیا ہی اور اُسکی کرپا کے صدقے سے دس کو دیکر کھا سکتے ہین مگر مزاج مین وہی لاؤبالی پن ہی -

بیرسٹر - رنگین مزاج اور عیاش لوگ اور شہرا نجوارا اور آوارہ طبیعت انگریزون اور فرنگیون مین بھی ہین مگر اول تو عالم و فاضل پڑھے لکھے ہوتے ہین - ہم لوگون کی طرح جاہل مطلق نہین ہوتے دوسرے عیش و عشرت کے علاوہ دنیا کے حالات سے انکو خوب واقفیت ہوتی ہی اور اپنے کام اور پیشے مین سستی نہین کرتے - اگر دو گھڑی یار باشی اور عشرت اور ناچ رنگ مین وقت صرف کرینگے تو دو گھڑی اپنے تعلقات پر بھی نظر ڈالینگے تاجر ہین تو پہر دو پہر محنت کرکے اپنے ایجنٹون اور اہلکارون کے کام کو جانچینگے اور انکو ہدایت کرینگے اور دو چار گھڑی یہ بھی غور کرینگے کہ تجارت کو کن کن وسائل سے ترقی دین اگر علاقہ دار ہوے تو ترقی زراعت کی تدبیرین عمل مین لاینگے دو گھڑی مطالعۂ کتب ضرور کرینگے - اخبار ضرور پڑھینگے اِسکے برعکس ہم ہندی جو عیش مین پڑتے ہین تو بس اُسی کے ہو رہتے ہین

اختر - کیا خوب بات فرمائی ہی حضور -

لنڈن کی مرزا نواب صاحب کے ہان ہمنے فوق الپھڑک اشیا اور سونے چاندی کے برتن اور ترک و طمطراق کی باتین دیکھین غنچہ دہن معشوق بھی دیکھے - کھانا بھی اعلیٰ درجے کا نفیس کھاتے ہین - شراب بھی نمبر اول کی پیتے ہین - ناچ رنگ کا بھی شوق ہی مگر کتب خانہ درکنار ایک کتاب نام کے لیے بھی نہین ہی -

بیرسٹر - یہ تو واقعی بڑے شرم کی بات ہی -

لنڈن کی - اخبار کوئی آتا ہی نہین -

بیرسٹر - اور لنڈن مین کوچبین اور ادنیٰ مزدور اور خادمہ تک اخبار خریدتے ہین -

اختر - اخبار تو آتے ہین - مگر لکھنؤ کے پتے سے آتے ہین -

بیرسٹر - بدشوقی کا تو یہی ایک ثبوت ہی - ہم اگر دس دن کے لیے کہین جاتے ہین تو اُسی پتے سے اخبار منگواتے ہین

لنڈن کی - کون کون اخبار آتا ہی قبلہ -

مٹھن - ای حضور بمبئی پنچ آتا ہی - اخبار نامدار اور اودھ اخبار آتا ہی -

لنڈن کی - لاحول ولا قوۃ - اِن ایسے رئیس کو ایران اور اطلاع اور الجوائب اور قسطنطنیہ وغیرہ اخبارات عرب و روم و ایران خریدنے اور منگوانے چاہیین اور ہندوستان کے اعلیٰ اعلیٰ اخبار نہ کہ ایسے ویسے ٹکپنجے اخبار - جنکو کوئی

ٹکے کو بھی نہیں پوچھتا بھلا ان اخبارون سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

بیرسٹر۔ اصل یہ ہو کہ شوق ہی نہیں ہو جی۔ یہ کیون نہیں صاف صاف کہتے ہو۔

نواب۔ آپ صحیح فرماتے ہین۔ اتنے آدمی اور یہ سامان امارت خدا کے فضل سے ساتھ ہو مگر کتاب کا نام نہین اور تربیت یافتگی کا دم بھرتے ہین ۔۔ اور وہ جو دھیلے اخبار آتے بھی ہین تو پوچھیے پڑھتا کون ہو اُس روز کوئی چار مہینے کے بعد وہ اخبار ایک دوست سے ملا تھا۔ یہ تو ہمارے شوق کا حال ہو۔

چھٹن۔ وہ ایک تم پر کیا فرض ہو۔ ہم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔

لنڈنی۔ پھر اسکی اصلاح کیجیے۔ یہ کون مشکل بات ہو۔

نواب۔ اچھا جو کتاب کہیے وہ ہم پڑھا کرین۔

لنڈنی۔ اُردو کے عمدہ عمدہ میگزین اور اخبار اور اعلی خیالات کی کتب و تصنیفات منگوائیے ہم ایک فہرست لکھدینگے

بیرسٹر۔ اور انگریزی شروع کر دیجیے۔

مہراج۔ واہ بوڑھے طوطے پڑھین قرآن۔

اختر۔ ابھی سے بوڑھے ہو گئے۔

چھٹن۔ پاگل ہو جی۔ اگر نواب عسکری پڑھنا شروع کرین تو ہم بھی پڑھا کرین۔

بیرسٹر۔ یارباشی اور عیاشی اور میخواری اور شکار اور گپ اور فقرہ بازی اور سیر و سیاحت ایک کو نچوڑیے مگر اعتدال کے ساتھ ہر شی اچھی ہوتی ہو ع۔

	جو خال اپنی حد سے بڑھا وہ مسا ہوا	

سب کچھ کیجیے مگر تہذیب کے ساتھ۔ اب اتنے دن سے ہم سے آپ سے ملاقات ہو ہمنے ایک دن کبھی نہ دیکھا کہ آپ نے اپنے علاقے کا ذکر کیا ہو۔ یا کسی گماشتے نے آپ کو کوئی تحریر علاقے کی نسبت بھیجی ہو۔ یہ عقل کے سراسر خلاف ہو۔

نواب۔ سچ کہتے ہو واللہ۔ از راستی کہ براست۔

اختر۔ اب اصلاح کیجیے۔ ما مضی ما مضی۔ جو کچھ ہوا وہ ہوا اُسکو رفت و گذشت کیجیے۔ آئندہ را احتیاط۔

مہراج۔ یہان تو قبلہ یونہی گذر گئی اور یونہی گذر جائیگی سہ

	عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے	

نواب۔ ہندوستان کی اشیا جہان رکھی تھین وہان بھی آپ گئے تھے۔

لنڈنی۔ ضرور گیا تھا۔ کیا خوب سوال کیا ہو۔ اس ایوان عظمت نشان مین داخل ہوے تو کہہ ہم کاریگرانِ بندہ نوازی کا شکریہ ادا کیا کہ ہمارے ملک مین اس گئے گذرے پن کی حالت مین بھی ایسے ایسے ہنر ور کاریگر موجود ہین کہ جس طرف نظر جاتی ہو ایک سے ایک بڑھکر چیز دیکھنے مین آتی ہو مجھے خوب یاد ہو کہ اُس پھاٹک کے اندر گذرتے ہی دو شیشے بڑے قد آدم سے بھی بلند جلبی آئینے لٹکے ہوے تھے۔ اِس مقام پر البیلی اور چھیل چھبیلی ناز فروشان ستم کوش ناز دلربایانہ سے آئینے مین رخ انور دیکھکر بالون کو سنوارتی اور حسن شوخی جلوہ پر اترائی تھین۔ ایک بھولی بھالی سیدھی سادی بوڑھی حبشن نے اپنے ساتھ کی ایک طرحدار حسینہ سے کہا۔ اے ذری دیکھو تو سکندر خانم یہ سامنے ہو بہو تمھاری ہی شکل کی ایک عورت کھڑی ہو۔ سکندر خانم مسکرا کر

بولین اولی اب آپا کبھی نہین دکھائی دیتا - اجی بوا یہ دصوکے کی ٹٹی ہی - لکھنؤ کی محل خانی زبانکا لطف آگیا واللہ

اختر - ٹٹی کیا خوب - آئینے کے لیئے ٹٹی -

چھٹن - مگر سکندر خانم - یہ نام اچھا دیندہ ہی -

نواب - یہ تو ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے - یہ دونون شیشے ہمکو بھی یاد ہین - بھاٹک بھی یاد ہی - پل بھی یاد ہی اور وہ ولایتی ساقنین بھی یاد ہین -

مہراج - تو دہی نہ یاد ہونگی -

ننھی نے کہا حضرت آپ کو شاید یاد ہوگا کہ پھاٹک کے چارون طرف اندر کے رخ ایک حلبی شیشہ آویزان تھا - بیچ مین کھڑے ہوکر چو طرفہ اپنے کو دیکھ لیجیے اس مقام پر اکثر آدمی بڑی چاہ سے اپنی صورت دیکھتے تھے اور لطف یہ کہ ہر شخص اپنی صورت دیکھ دیکھکر خوش ہوتا تھا - گلرسن و ملیح خوبرویان بنگال اور فرنگ کی گلرخان جادو جما اگر اپنے حسن پر اتراتین اور آئینے مین اپنا جھمکڑا دیکھکر بل کی لیتین تو تعجب کا مقام نہ تھا - اللہ نے انکو حسن کی دولت عطا کی ہی - خوبرو بنایا ہی - پیاری پیاری صورتین دی ہین - خدا کی اس دین پر انکو جسقدر غرور ہو بجا ہی ؎

	پہچانا ہمین حسینون کی یہ لن ترانیان	
	اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہی	

مگر ہمین بے اختیار ہنسی آتی تھی جب ہم دیکھتے تھے کہ بدصورت بدقطع اور بدقوارہ سیاہ فام چیچک رو آدمی آئینہ دیکھکر اپنی کلوٹی کلوٹی صورتون پر ناز کرتے تھے ایک آدمی ایسا سیاہ جیسے الٹا توا - کالا کلوٹا اور سر سے کوئی عضو درست نہین - اونٹ اونٹ تیری کون کل سیدھی - مگر بیچون بیچ مین کھڑے ہوکر بڑے تکبر کے ساتھ اپنی صورت دیکھنے لگے اتفاق سے اسوقت پھاٹک کے چند اہل لکھنؤ بھی کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے - آوازے کسنے شروع کیے

ا - گنا ہگارون کا منھ عقبی مین کالا ہوگا اس لعین کا منھ دنیا ہی مین کالا ہوگیا -

۲ - ہولی کے بھائی میان ہلکا نے صورت دکھائی -

۳ - ڈھاک کا جلا ہوا کویلا ہی -

۴ - آدمی ہی کہ تنباکو کا پنڈا -

۵ - اس کالی کالی صورت پر یہ غرور اور جو کہین اللہ نے خدا نخواستہ کہین اچھی صورت دی ہوتی تو زمین پر قدم ہی نہ رکھتے -

ایک روز بڑی دل لگی ہوئی ایک کشیدہ قامت حور طلعت بنگالن جسکی نگاہ اشارت آشنا اور مستانہ چال سے معلوم ہوتا تھا کہ ادا تی ہی ایک آئینے کے قریب کھڑی ہوکر مانگ کو نزاکت کے ساتھ سنوارنے لگی - ہاے ؎

	دل وجان زلف و دوتا مانگے ہی	
	مانگ اب دیکھیے کیا مانگے ہی	

چمپئی رنگ پر چمپئی دوپٹے نے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا - اس گلگون قبا شیرین ادا کے قریب ایک بھدے بھدیسل بدقطع حبشی صاحب بھی آنکے کھڑے ہوگئے واللہ آنکھ بلکہ قوت باصرہ تک کو صدمہ پہونچا - کہا اس نازنین کا جمال مبین - کہا اسکی صورت زشت قابل نفرین - ادھر حسن گلوسوز ادھر کالا بھجنگا ہفتے کا روز - وہ از سرتا پا عالم نور یہ دمدار لنگور (حبشیون کی چوٹی کمر تک ہوتی ہی)

وہ شوخ و چالاک - ادھر چپٹی ناک ۔

کلکتے کی نمایشگاہ ایک ایسی چیز تھی کہ ہندی اُس سے بڑے بڑے فائدے اُٹھا سکتے تھے - خصوصاً زراعت اور تجارت پیشہ لوگ - اب آپ ملاحظہ فرمائیے کہ یورپ کے تاجر اشتہار چھپوانے اور اپنی کوٹھیون کے مشتہر کرنے اور حتی الوسع شہرت فرید دینے مین کسقدر کوشش بلیغ اور سعی موفور کرتے ہین - ہر تاجر اور اُسکے گماشتے کے پاس ہزارہا اشتہار اور کتابین چھپی ہوئی موجود ہین اور کاغذ ایسا چکنا کہ عروسان فرخار کے گال شرما جائین - لوح کی تیاری سبحان اللہ سبحان اللہ - ایسی مُطلّا و مذہب کہ نظر نہین ٹھہرتی - کہین سرخ حروف کہین سبز اور کہین شوخ نیلگون اور وہ چمک اور صفائی کہ جی خوش ہوجائے اخبارون کی رائے اور سرٹیفکٹ اور اشیاء کی خاص خاص خوبیون کا ذکر مذکور اور اُسکی صفت الغرض کل امور بالتشریح درج ہوتے ہین اور جو سفید پوش اُدھر سے گذرتا ہے اُسکو ایک کتاب مفت نذر کرتے ہین - سو مین پچاس تو پڑھینگے اور پچاس مین بیس تو کم سے کم خریداری کرینگے - پھر فرمائیے کتنا فائدہ ہوا -

ان سوداگرون کے اکثر رسالون اور اشتہارون کے کاغذ واقعی ایسے بیش بہا اور خوشنما ہوتے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اگر تصویر بنائی ہین تو نادر سے نادر اور اعلےٰ سے اعلےٰ -

یہ لوگ رسالون اور اشتہارون کے چھپوانے اور اُنکے مشہور کرنے کے فوائد لاتعد سے بخوبی واقف ہین مسٹر ہالوے صاحب مرحوم نے جنکی گولیون اور مرہم کے اشتہار اعلےٰ سے لیکر ادنےٰ اخبار تک اور ساری خدائی کے پرچون مین درج ہوتے تھے پہلے ۱۸۳۶ء مین اشتہار چھپوائے تھے اور بڑے استقلال دلی کے ساتھ اشتہار برابر چھپوائے گئے یہان تک کہ ۱۸۴۲ء مین اُنکا اشتہارون کے طبع کی اجرت مین پچاس ہزار روپیہ صرف ہوا اور ۱۸۴۵ء مین ایک لاکھ تک نوبت آئی ۱۸۵۱ء مین دو لاکھ ۱۸۵۵ء مین تین لاکھ اور آخر آخر مین سوا چار لاکھ روپیہ سالانہ صرف انطباع اشتہارات کی اجرت مین وہ صرف کرتے تھے اور اسی کی بدولت وہ کروڑپتی ہوگئے کہ دنیا بھر کے اخبارون مین اُنکی گولیون اور مرہم کے اشتہار چھپا کرتے ہین - اگر اس فیاضی اور استقلال کے ساتھ مختلف اخبارات دیار و امصار دور و دراز مین اشتہار نہ چھپواتے تو اتنی شہرت کبھی نہ پاتے اور نہ اسقدر زردار ہوجاتے

مگر افسوس ہے کہ ہمارے اہل وطن اسکے فوائد بیشمار سے بالکل ناواقف ہین اور اسی عدم واقفیت کے سبب سے اُنکا اور ملک کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور ایک خسارہ صریحی یہی ہے کہ اس ملک کے جو باکمال صناع ہین اور جو کاریگر اپنے اپنے فن مین ملکہ رکھتے ہین وہ کماحقہ مشہور نہین ہونے پاتے اُنکو معدودے چند ہی آدمی جانتے ہین اور اسی سبب سے وہ اپنے کمال کا کماینبغی فائدہ نہین اُٹھا سکتے ہم کو افسوس ہوا کہ محمد ابراہیم عینک ساز لکھنؤ شریک نمایشگاہ نہین ہوئے اگر وہ یہان آتے اور یہان اس مشہور نمایشگاہ مین عینکین اور چشمے اور تال اور بلور اور پتھر لیکر ایک دکان مین بیٹھتے اور لوگون کو اُنکے کمال کا حال معلوم ہوتا تو ہندوستانی ہزارہا عینکین خرید لیتے -

کیا سبب ہے کہ لکھنؤ کے کلن خان یہان نہین آئے -

یہ مصنوعی جواہرات ایسے بناتے ہین کہ نقل کو اصل کر دکھاتے ہین - انکے بھی ہزارہا قدردان یہان پیدا ہوجاتے ہین مصلحت بین وکفایت اندیش لوگ انکے مال کے اچھے دام لگاتے -

لکھنؤ کا سورداس اگرچہ چار آنہ ٹکٹ لگا دیتا تو اپنے چکار کی بدولت بہت کچھ پیدا کرلیتا اور ہزارہا تماشائی بصد شوق اس جادو فن کا چکارا سُننے جاتے اور محظوظ ہوکر آتے -

گو اس درجہ عظیم الشان مین جہان ہندوستان کی اشیاء نمایش کے لیے رکھی تھین بہت سی عمدہ عمدہ صنعتین نظر آتی تھین مگر ہر در و دیوار سے حسرت برستی تھی کہ زمانہ قدیم مین جو ترقی اس ملک نے ہنر اور صناعی مین کی تھی وہ اب مبدل بہ تنزل ہوگئی - اوج اقبال سے حضیض ادبار کی نوبت آئی - روضہ تاج محل یعنی تاج بی بی کے روضے کی کئی مختلف اقسام سے صناعون نے نقل اُتاری تھی جسکے دیکھنے سے ہندوستان کی قدیم صنعت اور ترقی ہنر نظرون کے سامنے پھر جاتی تھی اور افسوس ہوتا تھا کہ اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اس ملک کے صناعان ہنر پیشہ ور نے ایسی ایسی عدیم السہیم عمارتین بنوائی تھین کہ آج تمام روے زمین پر ممتاز محل یعنے تاج بی بی کا روضہ اپنی نظیر نہین رکھتا - یا اب ایک زمانہ ہے کہ صرف نقل اُتارنے کو عین کمال اور کھلونے بنانے کو بہت بڑا ہنر سمجھتے ہین -

یورپین اشیاکے درجون پہ نئی دولھن کا سا جوبن تھا وہی جوانی اور شباب اور اُمنگ کا عالم اور ہندوستانی اشیاکے درجون سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین اسپر بھی عجیب عالم تھا اور خداداد جوبن بگرو دن لدگئے ؎

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہان اُمنگ اور جوش جوانی اور روز افزون ترقی ہے اور یہان انحطاط کا زمانہ ؎

اُٹھ گئے ہوکے حُسن لعبت مشہر الے
بل کی بیٹھی ہے بال وہ گھونگھر والے

اس نمایشگاہ سے ہمکو یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ اگر اہل یورپ کی جدید سائینس اور ہندوستان کے علوم قدیم دونون سے ہمّو اسے خذما صفا ودع ماکدر عمدہ عمدہ اصول اخذ کرین اور اُنکو عملاً کام مین لائین تو اب بھی اس ملک کی صناعی کا ستارہ چمک سکتا ہے -

ذرے کا بھی چمکیگا ستارہ | قائم جو زمین وآسمان ہے

ہندوستان کی خوش طالعی کا آفتاب اُسی وقت نصف النہار پر ہوگا جب مغربی علم وشایستگی کے ذریعے سے ہم اپنے علوم شریفہ وفنون نفیسہ زبان پاستان کو ترقی دینگے اور جب اس ملک کی تجارت دن دونی رات چوگنی ترقی کریگی اور زراعت کے اصول نوی وجدید پر ہمارے ملک کے کاشتکار اور زمیندار حاوی ہوجاوینگے -

نواب - آپ نے جو کچھ فرمایا بندے نے بڑے غور سے سنا حق یون ہے کہ آپ واللہ ڈبیا مین بند کر رکھنے کے قابل ہین -

چھٹن - انکا ایک ایک فقرہ پندنامہ تھا -

اختر - بلکہ ایک ایک لفظ -

چمن - سچ کہتے ہین کہ ؎

ہمنشین تو از تو بہ باید	تا ترا عقل و دین بیفزاید

نواب - اب اگر کسی ملک مین نمایشگاہ منعقد ہو تو ہم آپ کے ہمراہ رکاب ضرور چلین ورنہ یہ مفید مفید باتین بھلا ہمکو کیونکر معلوم ہو سکینگی -

مہراج - علم بھی کیا خداداد دولت ہے -

نواب - ایسی دولت ہے کہ اسکو زوال ہی نہین - ثروت کو زوال ہے حسن کو زوال ہے جوانی کو زوال ہے اگر زوال نہین ہے تو ایسی دولت علم کو ہے - جبھی تو علمانے کہا ہے کہ علم دولت لازوال ست -

اختر - حضور شرف المرء بالعلم والکمال لا بالنسب والمال -

نواب - نہین عالی خاندانی سے تو شرف ضرور ہوتا ہے مگر علم کو اُسپر بھی ترجیح ہے -

مہراج - اب یہ علم ہی کی باتین ہین کہ ہزارہا آدمی نمایشگاہ مین گئے تھے مگر یہ علمی باتین اور مفید امور ایک کے ذہن مین بھی نہ آئے صرف نمایش کی چیزین دیکھ لین کہ یہ کل ہے یہ پتھر ہے یہ گھوڑا ہے یہ گاڑیان ہین - بس چلیے ختم شد اور جو مزاج مین ذرا وارستگی ہوئی تو میخانون کی بھی سیر کر لی مگر جو اصلی مطلب انعقاد نمایشگاہ سے تھا وہ انگریزون ہی کو حاصل ہوا - اور اس ملک کے باشندون کو بھی ہوا مگر اُنکی نسبت کم بلکہ بہت کم -

لنڈنی نے پھر بیان کرنا شروع کیا کہ ہمارے ایشیا مین چینیون کی صناعی بھی یادگار زمانہ ہے کیونکہ یہ لوگ یکتاے روزگار ہین - یورپ کو تین باتون پر ناز ہے - ایک یہ کہ چھاپے کا ہنر انھین نے ایجاد کیا - دوسرے بارود بنانا اُنکی اختراع ہے - تیسری مقناطیسی کمپاس کے موجد ہین مگر معتبر کتب تاریخی سے یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ان تینون اختراعات بدیع کے موجد اہل چین ہی تھے - اکثر تاریخی واقعات اس امر کے شاہد ہین کہ جن جن باتون کی ایجاد پر علماء یورپ کو افتخار و مباہات ہے اُنکے موجد سب کے پہلے چینی ہی تھے اور ایشیا کوچک اور بحر قلزم کی راہ سے سیاحون اور تاجرون نے ان امور کا یورپ مین چرچا پھیلایا - اور مشرق ہی سے ان باتون کا حال اہل مغرب کو معلوم ہوا - یہ امر بخوبی پایہ اثبات کو پہنچ گیا ہے کہ دسوین صدی مسیحی مین چینی صرف یورپ والون ہی سے شایستگی مین بدرجہا بڑھے ہوے نہین تھے بلکہ قدیم زمانے کے یونانیون اور رومن تک سے قصب السبق لے گئے تھے بارود کی ایجاد مین چینیون نے اور کل ملکون سے سبقت کی گو اسکے استعمال سے بخوبی فائدہ نہین اٹھاتے تھے مقناطیسی کمپاس سے اہل یورپ نے صرف تیرھوین صدی مسیحی کی ابتدا مین واقفیت حاصل کی چینیون سے اہل عرب نے اسکا استعمال سیکھا اور اہل عرب سے یورپ والون نے - چینیون کو مقناطیس کی قوت جاذبہ کا حال اُس زمانے مین معلوم تھا جب یورپ کے باشندے لفظ مقناطیس بھی نہین جانتے تھے -

نواب - مین سوچتا ہون کہ آپ آدمی ہین یا کتب خانہ علم و فضل - اللہ ری واقفیت -

اختر - حضور سیاحت اور تجربے اور مطالعہ کتب و اخبارات سے یہ بات حاصل ہوئی ہے -

چھٹن - بھائی عسکری یار اب یہ بیفکراپن اور لہو و لعب چھوڑ کر پڑھنے لکھنے کی جانب توجہ کرنا چاہیے -

مہراج - ہمارا بھی صاد ہو - بہت کھیل چکے - اب اور جانب مخاطب ہونا چاہیے -

آغا - سب زبانی داخلہ ہو - آپ لوگ کچھ بھی نہ کرینگے - باتین بہت اور کام کم -

لنڈنی - مگر خیر اب خیال تو ہونے لگا -

اِن سب کے دلون پر لنڈنی کی تقریر کا بڑا عمدہ اثر پڑا -

خاتونان فرنگ کی ملاقات

دو میم اندر ام گلفام خاتونان فرنگ ڈرائنگ روم مین آئین قمرن اور نازو اُنکو دیکھکر سرو قد استادہ ہوئین اور جسطرح لنڈنی نے سکھا دیا تھا اُن دونون ماہرویان فرنگ سے ہاتھ ملایا - یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ قمرن اور نازو نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے کسی پریچہرہ ولایت زا سے مصافحہ کیا ہو - چونکہ یہ دونون بھی حسین و مہ جبین تھین اور اُسوقت لباس گران بہا اور زیور و جواہر سے آراستہ اور شین ہو کر شان شہزادگی دکھاتی تھین لہذا ان میمون کو اُنکے دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی - نازو نے جرأت کر کے مکالمہ شروع کیا - یہ دونون کمسن اور خوش مزاج تھین - ایک مرزا پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ کی بیوی - کوئی اکیس برس کا سن - بڑی عالی خاندان عورت - دوسری لکھنؤ کے ایک فوجی افسر کپتان کی میم اور کسی بڑے نامی جنرل کی صاحبزادی - کوئی چوبیس برس کی عمر - مگر حسینہ و جمیلہ ایسی کہ تمام شہر مین اُنکے حسن کی دھوم تھی - اور اُنکے میان کپتان صاحب بھی بڑے خوش رو جوان رعنا شمائل زیبا خصائل تھے اور اس شعر کے مصداق ؎

غالب اِن سیمین تنون کے واسطے	چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

مجسٹریٹ کی میم نے نازو جان کے سوال پر اپنا ہوپ نام بتایا اور کپتان کی میم نے میری ڈیل - قمرن کی شان رعنائی و برنائی اور حُسن گلو سوز کی دونون نے تعریف کی مگر انگریزی زبان مین باہم - اور نازو کی بے تکلفی اور شیرین ادائی کی بھی معترف ہوئین - اور یہ دونون اپنے دلون مین ان گلچہرگان فرنگ کے حسن خدا داد کی مداح تھین کہ ؎

کیا خداداد حسن پایا ہے	آپ اللہ نے بنایا ہے

مسز ڈیل پر بار بار قمرن کی نظر پڑتی تھی کہ کس شان سے کرسی پر متمکن ہین اور کیا حسن شوخی جلوہ ہے ؎

عجب انداز سے بیٹھا ہے وہ ماہ
کہ کرسی پر گمان آسمان ہے

میری (ڈیل) ہم الموڑے صاحب کے ساتھ گیا تھا -

نازو - ہمارے زہے نصیب کہ آپکی ملاقات ہوئی -

لنڈنی - (پردے کے باہر سے انگریزی مین ترجمہ کر دیا)

میری - (تھنسکر) او - ول - آپ کا مہربانگی -

قمرن - حضور کے ملک مین عورتین زیور نہین پہنتین -

میری - تھوڑے تھوڑے - پرورش جواب - (لنڈنی سے باواز بلند) انگریزی مین سمجھا دیجیے کہ جگنو اور ایک قسم کی چوڑیان اور کانون کا ایک زیور اب پہنا جاتا ہے مگر اسقدر رواج نہین ہے کہ سب عورتین پہنین - جواہرات کا استعمال ہے مگر بہت کم -

نازو - (لیس کیطرف اشارہ کر کے) کیا آپ اُردو نہین جانتین -

میری - بہت تھوڑا - بیرا اور پانی اور پنکھا اور کوئی اور حاضری اور انڈا اور گاڑی اور روپیہ اور پیسا اور صاحب اور میم صاحب اور مس بابا اور بابا لوگ اور آیا اتنے لفظ یہ جانتی ہین - بس -

اسپر چارون کی چار قہقہہ لگا کر ہنسین -
میری - ابھی انکو یہان آئے کچھ بہت نہین ہوئے ہین
نازو - جبھی ہماری بولی نہین جانتین -
قمرن - آپ نے تو ولایت کے اسکولون مین تعلیم پائی ہوگی
لنڈنی - (انگریزی مین باہر سے سمجھا دیا)
میری - او یس - ہم اور یہ سب وہان اسکول مین تھا
آپ کا ملک مین اسکول لڑکی لوگ کا نہین تھا - اب تھوڑا
تھوڑا اسکول ہے -
نازو - ہم لوگون مین پردے کی قید اسقدر کی سخت ہے کہ
باہر تک نہین نکل سکتے ہین -
راوی - لنڈنی نے مسز ڈیل کی تقریر کا اردو مین یون ترجمہ
کیا (میم صاحب فرماتی ہین کہ ہمکو اسکا بڑا ہی افسوس ہے
ہمارے ملک مین میان بیوی کا ہر دم ساتھ رہتا ہے -
گرجا گھر ساتھ جائینگے - میلے جائینگے تو ساتھ - ہوا کھانے
مین ساتھ - تھیٹر مین ساتھ - دعوت مین ساتھ -
سفر مین ساتھ - میان بیوی کبھی جدا نہین ہوتے -
نازو - یہ بہت اچھی بات ہے -
میری - ہان اچھا بات ہے - ہر گھڑی ساتھ -
نازو - آپ کی ولایت مین پردہ نہین ہوتا -
لنڈنی - (ترجمہ کرکے) میم صاحب فرماتی ہین کہ ہماری
ولایت مین پردہ بالکل نہین ہے اور ہمین افسوس ہے کہ
آپ کے مرد آپ کو قید مین رکھتے ہین اور آپ کہین جانے
آنے نہین پاتین - اگر ہمکو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک منٹ تک
بھی ہمکو اس ڈرائنگ روم اور اس کوٹھی کے احاطے کے
باہر نہین جانا ہوگا اور اپنے گھر کی کھڑکیان بھی ہر وقت
بند کرکے بیٹھنا پڑیگا تو ہمکو خفقان ہو جائے -
قمرن - جی ہان اسمین کیا شک ہے -
نازو - عادت کی وجہ سے ہم لوگون کو نہین کھلتا - مگر
آپ میم صاحبون کو ہم سیر کرتے ہوئے دیکھتے ہین تو ہمین یہ
قید کھلتی ہے اور جی گھبرا گھبرا آتا ہے کہ ہم بھی ہوا کھائین -
لنڈنی - (ترجمہ کرکے سمجھایا) سچ کہتی ہین -
میری - مگر کلکتہ کے برمیو لیڈی لوگ برابر سب کے سامنے
جاتا آتا ہے -
لنڈنی - کلکتے مین آزادی زیادہ ہے کیونکہ وہان کے لوگ
تربیت یافتہ بھی زیادہ ہین - بمبئی مین بھی عورتون کا پردہ
کم ہے اور مرہٹون مین تو پردہ ہے ہی نہین -
میری - آپ تاج محل دیکھنے گیا تھا -
نازو - جی نہین - تاج محل کیا یہان پہاڑ پر کوئی جگہ ہے
ہمنے نہین سنا -
میری اور ایلس دونون ہنس دین اور نازو اور قمرن کو
بہت ہی جھینپنا پڑا -
میری - (انگریزی مین) تم سمجھین ایلس - انھون نے
کیا کہا -
ایلس - (انگریزی مین) ہان پہاڑ کا لفظ مین سمجھی - یہ
پوچھتی ہین کہ کیا تاج محل اس پہاڑ پر کوئی مقام ہے -
(مسکرا کر) اسقدر ناواقف ہین -
میری - تاج محل آپ کے ملک کا ایک بڑا مشہور عمارت ہے
آگرہ مین اسکے دیکھنے کو سب صاحب لوگ جاتا ہے -
مغلانی - ہان سرکار تاج بی بی کا روضہ ہے نہ -
میری - یس یس - تاج بی بی کا روضہ -

نازو - ہان نام سنا ہو (شباوٹ کی راہ سے)
میری - یہ بوڑھا عورت کون کام پر -
نازو - یہ مغلانی ہین -
لنڈنی - (انگریزی مین سمجھا دیا)
اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب ڈرائنگ روم مین تشریف لائے اور بی مغلانی سے کہا کہ آپا کو بلاؤ - آپا حاضر ہوئی ان دونون کو سلام کیا - نواب صاحب نے حکم دیا کہ میم صاحب کی تواضع کے لیے شامپین لاؤ - آپا نے پہلے ایک چھوٹی سی تپائی جو نہایت خوشنما تھی حاضر کی اور اُسپر ایک سبز رنگ پوشش ڈالدی اور پھر شامپین پینے کا سامان لاکر رکھا - اور اُسکے بعد شامپین حاضر کی اور پردے کے باہر دوسرے کمرے مین جو خدمتگار تعینات تھا اُسکو بوتل دی اُسنے بوتل کھولکر اُسکے حوالے کی -
میری - آپ کا نام کیا ہو اور یہ آپ کی کون ہین -
نازو - میرا نام نازو خانم ہو اور اُنکا نام قمر النسا بیگم ہو - یہ میری چھوٹی بہن ہین -
لنڈنی - (انگریزی مین) یہ قمر النسا بیگم مسٹر نواب محمد عسکری ہین اور نازو بیگم صاحب ہمارے نواب صاحب کی بڑی سالی ہین
میری - (خوش ہوکر) - او آئی سی - آپ کو بھی شامپین ہمارے ساتھ پینا ہو گا -
نازو - اِس سے تو ہمکو معاف کیجیے گا -
قمر - ہم اِسکے عادی اور خوگر نہین ہین -
نواب - نہین نہین میم صاحب کی خاطر سے تھوڑی ضرور پینی ہوگی - مہمانون کی خاطر کرنی چاہیے -
قمر - جیسا کہو میم صاحب کی خاطرداری ہمپر فرض ہو
نازو - ہم آپ کے شریک ہونگے -
نواب صاحب شامپین کا سامان کرکے دوسرے ڈرائنگ روم مین جہان کپتان روز صاحب متمکن تھے تشریف لے گئے اِس کمرے مین صرف نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب اور لنڈنی اور بیرسٹر صاحب تھے - کپتان صاحب نے کہ ایک بڑے زندہ دل خوش خلق ذی مروت اور ملنسار فوجی افسر تھے نواب صاحب سے بکشادہ پیشانی ہنس ہنس کے تقریر کی - لندن اور پیرس کی سیر کے علاوہ اپنے قیام و سیاحت روم و خاص قسطنطنیہ کا بھی ذکر خیر کیا - اور اُنکے ساتھ اِس بے تکلفی سے پیش آئے کہ کبھی کوئی انگریز دوست اِس بے تکلفی کے ساتھ اُنسے نہین پیش آیا تھا -
نواب - مین آپکی ملاقات سے نہایت ہی خوش ہوا -
کپتان - او - ہم آپ سے چوتھے پانچوین لکھنؤ مین ضرور ملاقات کریگا - آپ چھاؤنی کیطرف کبھی آتے ہین -
نواب - روز ہوا کھانے نکلتا ہون -
چھٹن - ہمکو تو چھاؤنی جانے کا کبھی اتفاق ہوتا ہو -
آغا - جہان باجا بجتا ہو وہان روز پہونچتے ہین -
کپتان - او - بینڈ سٹینڈ - وہ تو ہمارا کلب گھر ہو -
چھٹن - اب تو آپکی خدمت مین نیاز حاصل ہی ہوگیا ہو اب برابر ملا کرینگے - مگر یہ آپنے اُردو کہان سیکھی -
کپتان - ہمکو صاحب زبان سیکھنے کا بڑا شوق ہو - ہمنے فارسی مین امتحان دیا انعام پایا - پشتو اور پنجابی بھی ہم بول لیتے ہین - اُردو کے امتحان مین بھی انعام پایا - اور اپنے کالج مین ہمنے لاطینی اور یونانی اور فرنچ پڑھی تھی اور جرمن کی زبان بھی ہم بول لیتے ہین -

آغا - کیا بات ہی اور ایک ہم لوگ ہین -

چھٹن - شرم آتی ہی صاحب کے سامنے -

لنڈلی - جناب اگر ان باتون کو ہندوستانی بھائیون سے کہیے تو گالیان دینے لگین - برا بھلا کہین -

آغا - ہفت زبان سے بھی بڑھ گئے -

لنڈلی - روس مین ہمنے دیکھا کہ بہت کم شریف زادے ایسے ہین جو پانچ پانچ چھ چھ سات سات زبانین جانتے ہون بیرسٹر - یورپ کی اور کسی قوم کو زبان سیکھنے کا اسقدر شوق نہین ہی جسقدر روسیون کو ہی -

آغا - پھر یہ انکو وحشی کیون کہتے ہین -

کپتان - روسیون مین ایک بڑا خاصیت یہ ہی کہ وہ زبان سیکھنے کے بعد اسطرح پر بولتے ہین کہ گویا انکا مادری زبان ہی -

چھٹن - یہ کیا کچھ کم ہنر ہی -

کپتان - بیشک بڑا ہنر ہی -

چھٹن - پھر آپ لوگ انکو وحشی کیون بتاتے ہین -

کپتان - دل - تعصب - اگر وہ لوگ ذرا وحشی زیادہ ہی وہان کے شہرون کے باشندے بہت پڑھے لکھے آدمی ہین مگر قصبات اور موضع کا باشندہ عموما یا جاہل ہوتا ہی یا کم پڑھا لکھا - ہان شہرون کے باشندے ایسے کوئی ہونگے جو کئی زبانین نہ بول سکتے ہون اور تین چار زبانون سے تو عموما سب واقف ہین -

چھٹن - لکھنؤ مین آپ کسی صاحب کو ہمارا اتالیق مقرر کرین ہم انگریزی پڑھنا چاہتے ہین مگر ولایتی ہو -

کپتان - دل - پہلے پہل تو کسی ہندوستانی سے پڑھیے گا جب کچھ سیکھ لینا تو پھر ہم اپنے آپ سبق دیگا - بہت جلد انگریزی آجائیگی -

چھٹن - نواب واللہ میرے دل مین شوق پیدا ہوگیا - بڑے شرم کی بات ہی کہ ہم لوگ کچھ جانتے ہی نہین -

ڈیڑھ گھنٹے کے بعد یہ دونون مہوش خاتونان فرنگ رخصت ہوئین اور نازو اور قمرن جو زیور پہنے تھین انکے نام اور قطع کا طرز انسے پوچھ پوچھ کر لکھ لے گئین -

حسن گلو سوز

آغا محمد اطہر صاحب نے رنگین پر دیکھ باہر سے آواز دی بی قمرن جان صاحب حضور کا تو سنگار ختم ہی نہین ہونے آتا ہی - آپکی سادگی ہی ہم غریبون کے قتل کو کیا کم ہی کہ اسپر یہ آرایش اور طرہ ہی -

خدا جانے یہ آرایش کریگی قتل کس کس کو

آپکی آمد آمد کا ہمارے نواب صاحب کو جسقدر انتظار ہی جسقدر محلات مین جہان پناہ کے آنے کا انتظار ہوتا تھا بی مغلانی کی مشاطگی آج ہماری جان ناتوان پر ضرور ستم ڈھائیگی - کسی نہ کسی عاشق صادق کی جان ضرور جائیگی مغلانی نے کہ ایک مشہور حاضر جواب عورت تھی اندر سے قہقہہ لگا کر کہا ای حضور ابھی تو منہدی ہی لگائی جاتی ہی اور آپ نے پہلے ہی پر ٹوک دیا - جو بات حضور کہتے ہین وہ ہمارے ناخنون مین ہی - ہم تاڑ گئے کہ آپ ہماری سرکار کو منانے آئے ہین کہ نواب صاحب کے روبرو سرخرو ہوجیئے کہ روٹھے ہوون کو منا لائے - آغا نے انکی لفاظی اور ظرافت اور جگت بازی کی بڑی تعریف کی - واہ بی مغلانی واہ ضلع جگت مین تم بھی اپنا مثل نہین رکھتین - منہدی کے

ناخن اور پتّے پر لوگنا اور سر خرو خوب ہی سوجھتی ہو۔ بعد ازان اسی بات پر قمرن جان کے ہاتھ کی ایک گلوری تو کھلوا دو مغلانی بولی عرض کیا تھا کہ حضور بیڑا اُٹھا کے آئے ہین کہ سرکار کو مناکے لیجائینگے۔ بنگلے فیض آباد مین آپ کی نال گڑی ہو یا لکھنؤ مین سپاری رام کے باغ مین گڑی ہو قمرن جان تو ابسے چھمیان کے نہ جانے کی۔ عمدہ عمدہ مال اِنکے لیے کسی دساور سے منگوائیے یا خالی خولی چبا چبا کے باتین ہی کرنا یا دہی۔ نوابصاحب اور کُل رفقا مغلانی کی جادو بیانی سُنکر عش عش کر رہے تھے کہ گلوری کے لیے بیڑا اُٹھانا۔ اور بنگلے فیض آباد اور دساور اور چبا چبا کے باتین کرنا کتنے تُلے ہوے لفظ ہین۔ اور چھمیان کے پان نے کیا مزہ دیا ہی غضب کی سوجھ بوجھ ہی۔ بیرسٹر کو اس جگت بازی کا لطف نہ تھا۔ مسکرا کر کہا اور تو خیر مگر یہ سپاری رام اچھا نام گڑھا گیا ڈلی رام اور سپاری نام اور سروتے خان اور کتھے پرشاد اور چونا بیگ یون تو چاہیے اول جلول گفتون بکتے جاے مگر ہان گلوری کے لیے چھمیان کا پان البتہ لطف دیتا ہی اور بیڑا اُٹھانا بھی اچھا محاورہ ہی۔ مگر یہ سپاری رام تو بھرتی ہی۔ سپاری رام بھی کوئی نامون مین نام ہی بھلا۔ منشی مہراج بلی نے اِس اعتراض کی تردید کی اور کہا آپ کے فرمانے کی بات ہی۔ سپاری رام کا باغ لکھنؤ مین ایک مشہور باغ تھا۔ ابھی چار دیواری اور کچھ درخت باقی ہین۔ کیون میان اختر؟ میان اختر نے اِنکی تائید کی (جی ہان سپاری رام کا باغ یا سین گنج جاتے ہوے راستے مین پڑتا ہی۔ کسی زمانے مین وہان بڑے جلسے رہتے) چمن اور نواب چھمّن نے بھی اُنسے اتفاق کیا کہ ہان ہان جی سپاری رام کا باغ لکھنؤ مین کون نہین جانتا)۔

اتنے مین عروس پری چہرہ مہ پارہ بی قمرن جان چھم چھم کرتی ہوئی برآمد ہوئین۔ اُسوقت اِنپر وہ عالم تھا کہ رضوان اگر دیکھتا تو حورون کو اِس رشک پری پر سے نچھاور کر دیتا۔ سر سے پاؤن تک سفید پوش۔ بالکل سادی وضع سفید ململ کا باریک ڈوپٹا دودھ کا دھویا سفید پائجامہ جیسے بنگلے کا پرمحرم آب رواں سفید مثل برف۔ گو قمرن کو عنفوان شباب اور جوش جوانی اور طبیعت کی اُمنگ اور دل کی گرمی کے سبب سے گرم لباس کی حاجت نہ تھی تاہم مغلانی نے یہ دوراندیشی کی کہ بنی تال کی جگہ ٹھٹھر انے والی سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے دوشالہ اُڑھا دیا۔ مگر وہ بھی سفید۔ زیور بھی بہت کم پہنے تھین نہ وہ پور پور چھلّے۔ نہ وہ جڑاؤ کڑے۔ صرف کانون مین کرن پھول اور پاؤن مین چھڑے۔ گلو سے صفا مین جگنو رشک گوہر شب چراغ تھا۔ ناک مین نہری کیل جسکی اِسکے دل مین داغ تھا۔ ابریشم ابیض کی بیش بہا جراب۔ ریہلا ٹاٹ باقی بوٹ موتی کی سی آب تاب مگر زلف چلیپا کی سیاہی کی جھلک قدرت کی بہار دکھاتی تھی شب دیجور اور صبح پرنور ایک مقام پر نظر آتی تھی۔

گو قمرن جان کوئی اجنبی عورت نہ تھین۔ نوابصاحب کے یہان کا چپہ چپہ ایڑی سے چوٹی تک اُنسے واقف۔ گویا گھر کی مالکن بنی ہوئی تھین۔ مگر یا انہمہ زبان حال سے کُل حاضرین یہی کہتے تھے کہ آج اِس قتالۂ عالم پر وہ عالم ہی کہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی۔ ہمارے لیے یہی بہتر ہی کہ اِس سادگی پر قربان ہو جائین۔ سراپاے جانستان اور عشوۂ شیرین سے بیساختہ پن برستا تھا۔ چھما چھم کرتی شوخی کے ساتھ قدم

برساتی

و مغرلی آئین اور نواب صاحب کے پہلو مین متمکن ہوئین - زلف عنبر بار کے رائحۂ روح پرور نے نواب محمد عسکری کو ایسا مست کر دیا کہ دل بے قابو اور بے اختیار ہو گیا ؎

کالے کے کاٹنے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھنا اُس گیسوئے مشکین کا مجکو سم ہوا

نواب - میان ممّن بھئی ایک سو روپیہ اِسوقت مغلانی کو ہماری طرف سے انعام دلوادو - داروغہ صاحب کو بلاؤ اور کہو ابھی ابھی دیدین - ایسی چابکدست کامل فن مشاطہ بھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی - مغلانیان بیچاری یہ بات کیا جانین انکو اسمین ایک قسم کا ملکہ حاصل ہی -

آغا - نواب آپ کے قدمون کی قسم حُسن کی ایک تصویر سامنے مجسم کھینچدی ہی - بلکہ حسن مجسم بھی واللہ صدقے ہو جائے -

نصابِ حسن در حدِ کمال ست
زکاتم دہ کہ مسکین و فقیرم

چھٹن - مین اتنی دیر سے اپنے دل مین یہی سوچ رہا تھا کہ یہ وہی قمرن ہین یا پرستان سے کوئی پری سچ مچ اتر آئی ہی -

مہراج - کالا دانہ منگواؤ صاحب -

نواب - ع - زیور ہی سادگی ترے رخسار کے لیے -

اختر - تعریف نہین ہوسکتی - یہی معلوم ہوتا ہی کہ نئی نوع انسان مین خدا نے ایک نئی قسم کا مخلوق خلق کر دیا ہی - اب تک قتالۂ عالم سنا کرتے تھے مگر آج دیکھنے مین آئی ؎

چھوڑتا عاشق شہید انہین بے قتل کیے
تیغ عریان کی طرح حسن ہی عریان تیرا

ممّن - حضور بی مغلانی آداب عرض کرتی ہین -

مغلانی - سرکار یہ انعام حضور کی قدر دانی ہی - مگر لونڈی کی اسمین بھلا کیا کارستانی ہی - قمرالنسا بیگم کو اللہ نے وہ حسن دیا ہی کہ چاہیے جس رنگ مین ہو انسان کی عقل دنگ ہو جائیگی کہ یہ عورت ہی یا بچہ حور - زیور ہو تو نورٌ علیٰ نور - ہو تو سادگی ہی کروڑ زیور ہی - چاہیے جیسی پوشاک پہنادیجے یہ وہ جامہ زیب ہین کہ لباس پر انکے حسن سے چوگنا نچگنا دس گنا جوبن ہو جائے - بندی تو اُلٹے سیدھے کپڑے پہنا جانتی ہی یہ بیگم صاحب کے حسن ہی کی ساری کرامات ہی پھر بھی حضور نے مجھپر اتنی مہربانی کی یہ ریاست کی بات ہی -

چھٹن - تمنے اِسوقت ہم سب کو بن داموں مول لے لیا -

مغلانی - حضور تو کانٹوں مین گھسیٹتے ہین -

نواب - سچ کہتے ہین - ہمارا صاد ہی -

آغا - اور ہمارا بھی - قمرن جان کے حسن مین تو کوئی شک ہی نہین کر سکتا - لاکھون کرورون مین ایک - مگر تمھارے سلیقے مین بھی شبہہ نہین ہوسکتا -

مغلانی - قدر دانی ہی آپ رئیسون کی -

نواب - بی قمرن جان - تم نے تو اِسوقت وہ غضب ڈھایا ہی کہ ہمارا دل ہی جانتا ہی -

قمرن - اے یہ تم لوگ معشوقون کو کوئی قصائی یا جبریا رہا ڈاکو سمجھتے ہو کیا - جب دیکھو یہی کہتے ہو - غضب ڈھایا - ستم پیا کیا - مار ڈالا - سنتے سنتے کان پک گئے -

نواب - کیا خوب - قتل کا قتل کرو اور سیدھے باتین بناؤ - ڈاکو اور کیسے ہوتے ہین - وہ تو مال ہی کو تاکتے ہین تم لوگون کا پہلا نشانہ دل پر ہوتا ہی اور وہ نشانہ جو کبھی کبھو سیدھے بھی نہ چوکے - تیر بے خطا دل لیکے اب یہ سوال ہی کہ ہمکو ڈاکو کیون کہتے ہو -

اختر ـ کیا خوب فرمایا ہے حضور نے قتل بھی کریں اور اوپر سے
یہ بھی پوچھیں کہ ہمیں قاتل کیوں کہتے ہو ـ ؎

کشتہ ہے سو جان سے دل نرگس خونریز کا
سر کو سودا ہے تیری زلف بلا انگیز کا
نشہ میں دکھلا کے آنکھیں قتل کرتا ہو وہ کیا
کام کرتی ہے شراب تند تیغ تیز کا

چھٹن ـ اسوقت کیسی سادگی وضع میں ہے ـ سفید
ململ کا دوپٹا اور آب رواں کی محرم اور پانؤن میں چھوٹے
مگر واللہ آج اور دنوں سے کہیں زیادہ جوبن ہے ـ
نواب ـ واللہ قمرن آجتک مجھے کبھی اسقدر بھلی معلوم ہی
نہیں ہوئی تھیں ـ آج تو اُنھوں نے جیتے جی مار ڈالا ـ
دین کا رکھا نہ دنیا کا ـ
قمرن ـ پھر وہی بات کہی ـ دنیا تو دنیا اب ہم دین کے بھی
رخنہ انداز قرار پائے ـ واہ کتنے منصف ہو ـ ماشے اللہ
رادی ـ مغلانی کی صحبت اور تعلیم سے اب بی قمرن بھی
محاورہ دان اور گویا ہو گئیں ـ
اختر ـ وہ جو سنا کرتے تھے کہ ؎

قتل عشاق کیا کرتے ہیں
بت کہیں خوف خدا کرتے ہیں

وہ اسوقت اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں ـ
چھٹن ـ یہ غلط ہے ـ قتل تو نہیں اسوقت تو روح کو انکی
صورت زیبا دیکھکر بالیدگی ہوتی ہے ـ
آغا ـ بالیدگی ہوتی ہے کہ سانپ کلیجے پر لوٹ رہے ہیں ـ
قمرن ـ (مسکرا کر) آپ لوگوں کی بھی کیا باتیں ہیں
واللہ ایک کہتا ہے قتل ہو گئے ـ دوسرا کہتا ہے جلا لیا تیسرا
کہتا ہے سانپ نے کاٹا ـ ناگن ڈس گئی ـ کوئی بچھو بتائیگا ـ
یا میرے اللہ ـ مگر کہیں باولا کتا نہ کسی کو کاٹے ـ اتنی ہی خیریت
ہے کہ باولا کتا نہ کسی نے بتایا ـ یہ مہربانی کیا تھوڑی ہے ـ یہ
تم لوگوں کو آج ہو کیا گیا ہے ـ
چھٹن ـ سچ سچ بتا دیں اسوقت ہم سب کا جی یہ چاہتا ہے
کہ تمکو نواب سے چھین کے لے بھاگیں اور نہیں تو کم سے کم
دو چار ہزار بوسے تو لیں ـ
قمرن ـ اوئی! دو چار ہزار ـ دو چار نہیں ـ دو چار ہزار
تو گالوں کا خدا ہی حافظ ہے ـ
چھٹن ـ چاہے جو کچھ ہو ـ جی تو یہی چاہتا ہے کہ بوسے لیتے لیتے
ایک سیب سے دوسری سیب کر دیں ـ
قمرن ـ نواب یہ دیکھو ایسے بد ہیں تمہارے دوست
تمہارے ہی معشوق پر بری نظر ڈالتے ہیں ـ
نواب ـ تو جان من تم اسقدر نکھار کیوں کرتی ہو ـ ع ـ

قتل حامی از خود آرائی مکن

قمرن ـ اے نواب کل سے اپنے توے کی کالک مل لیا کریں
آخر کیا نیت کیا ہے ـ میں تو اسوقت بالکل لٹی ہوئی بیٹھی ہوں
اور تم کہتے ہو مار ڈالا ـ قتل کر ڈالا لوٹ لیا ـ یہ کیا وہ کیا ـ
اختر ـ حضور اُلٹے چپنے کی بدولت ابھی انھوں نے اپنے کو
پہچانا ہی نہیں ہے کہ میں ہوں کیا شے ـ ع ـ

اپنے جوبن سے نہیں یار خبردار ہنوز

قمرن ـ یا اللہ آج سب کے سب ہمیں بنانے لگے ـ یہ بڑھاوے
دے دے کے ہمیں آزماتے ہو کہ کتنے پانی میں ہے ـ
اختر ـ بڑھاوے ڈھڑھاوے نہیں ـ خدا آگاہ ہے تم ایک
جواہرات کا ایسا ٹکڑا ہو جسکا مول سارے جہان کے جوہری

نہین لگا سکتے - انمول -

ثمن - جیسے کوہ نور ہیرا ہی -

آغا - بھئی حسن بھی جادو ہوتا ہی جادو - بلکہ حسن ہی کو سحر حلال کہنا چاہیے -

قمرن - بشرطیکہ نیت بھی حلال ہو -

مہراج - خوب کہی (آغا کی طرف مخاطب ہوکر) آغا صاحب اندرین وقت این مہرو در سادگی حسن خودش کمال جمال ظاہر میکند کہ مردم گرفتار طرۂ تابدارش - و مرغولہ موئیست کہ عشاق قتیل خنجر ابروے آبدارش - ۵

قتل عشاق نمودہ قمرن
خواہر خود جناب نازو

راوی - شعر سنتے ہی سب نے بے اختیار ہوکر قہقہہ لگایا -

آغا - کیا برجستہ شعر فرمایا ہی -

اختر - مگر بیشتر تو آپ نازو کو جنابہ کہا کرتے تھے - اب جناب کہنا شروع کیا - وہ ایک ہی بات ہی -

چھٹن - اس بلند پروازی کو ملاحظہ فرمائیے -

نازو - اسکے معنی کیا ہے - قمرن کا نام اور اپنا نام تو ہمنے سُن لیا اور قتل کا لفظ -

نواب - بس یہی مطلب کی بات تھی -

آغا - آئیے بی نازو جان صاحب آپ ہی کی کسر تھی -

مسخرہ - حضور غلام نے بھی کچھ عرض کیا ہی -

کیوں کی دال اسمین سیر بھر آرد
ٹھرکیے گھڑ یکا جھٹ اور زرد
صفرا شکنی اک دوا ملا دی
لیتے نیبو کتر کے افشرد
نسخہ جب ہو چکا یہ تیار
ہاتھ آئی ہمارے کیا ہی اک برد
وہ یہ کہ لطف بڑی بعد آن
مہراج بلی کی خواہر خرد

ان اشعار مسخر بار ہیرا اور سب سنتے تو باواز بلند قہقہہ لگایا مگر مہراج کو سخت غصہ آیا اور مسخرے کو مارنے دوڑے تو نازو نے بڑھ کے روک لیا اور کہا ہمارا ہی خون پیے جو غصہ تھوک نہ دو - دیکھو ہم نے کیسی سخت قسم دی ہی بس پھر مہراج بلی کی کیا طاقت تھی کہ چون و چرا کرتے دل ہین خوش ہو گئے کہ خیر اسی بہانے نازو جان سی پری نے سب کے سامنے قسم تو دی مگر ظاہرداری کے لیے تو رفو ر اکڑے -

مہراج - (ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرکے) مار ڈالونگا ابھی لاش پھڑکتی ہوگی - نابکار - نامعقول -

آغا - اسوقت بہت زوروں پر ہین -

چھٹن - شیر ببر کا بھائی معلوم ہوتا ہی -

مسخرہ - (دور ہٹ کر) کیا کہا نازو کا بھائی معلوم ہوتا ہی ایسا نہ کہو بھائی صاحب -

مہراج - (بناوٹ کی راہ سے) نازو جان پیاری ذرا ہم کو چھوڑ دو پھر دل لگی دیکھو - نامعقول -

نواب - اچھا منشی اب جانے دو یار - مضطے مامضطے -

مہراج - واہ - مضطے امضطے کی ایک ہی کہی - کیا مامضطے فرمایا - سگ پلید - مردم نالائق - ع -

مشغلہ چو جاہ آمد و سیم و زر شش

مسخرہ - واہی واہ -

جوتیون کا ڈھیر کوئی پانچ سیر
منشی مہراج بلی برسرش

نواب۔ تم بھی دانا آدمی ہو کے کس نادان کے منھ لگتے ہو۔

ع۔ دو عاقل را نباشد کین و پیکار۔

مہراج۔ تو وہ کیون لڑتا ہی۔

نواب۔ وہ تو عاقل نہین ہی۔ وہ تو مسخرہ ہے۔ نکے چھوٹ جائیگا۔

مہراج۔ ہان یا سچ کہا۔ اب غصہ فرو ہو گیا جناب۔

نازو۔ (دھول لگا کر) اور غصہ کرتا تو کیا بنا لیتا مونڈی کاٹے مجال تھی ہم سے چھیڑ کے چلا جاتا۔ اتنی طاقت ہی۔ اب اتنا سا کہا نہ مانیگا۔

چھٹن۔ اِس دھپ نے بڑا مزہ دیا واللہ۔

مسخرہ۔ حضور سنیے گا۔

شوخی سے اک دھول جما ہی تو دی
بر سر مہراج بلی خواہر ش

مہراج۔ الغلط۔ خواہر اور سر کا قافیہ نہین آتا۔

اختر۔ جب اپنا قافیہ تنگ ہوا تو یون آئے۔

نواب۔ نازو جان آج تو تمھاری بہن چوتھی کی دلھن اور چودھوین کے چاند کو شرماتی ہین۔

نازو۔ اِنکو تو ہمنے آج یہی صلاح دی تھی کہ اب تم روز ایسی سادی وضع مین رہا کرو۔ کتنی بھلی معلوم ہوتی ہی چاند مین داغ ہی اسمین داغ نہین۔ جواہرات آج اسپر سے تجھاور کر دو تو زیبا ہی۔

نواب۔ ہم تو جان تک قربان کرنے کو مستعد ہین۔

نازو۔ کیا بکتے ہو واہیات۔ جان تمہارے دشمنون کی جاے۔ مگر اس سفید لباس مین سچ مچ کی پری معلوم ہوتی ہی۔

آغا۔ ہم سب جانین رونمائی کو لیے ہوے ہین۔

نازو۔ یون تو اپنی بہن اپنے بھائی کو کون برا کہتا ہی مگر تعریف وہ کہ سب تعریف کرین۔

مسخرہ۔ بھائی کی رعایت اچھی رکھی۔

نازو۔ دُر مونڈی کاٹے اب اُسنے چھیڑ خانی کریگا تو تو جانیگا دل لگی ہو چکی بس۔

ایک تو قمرن کی ہر ادا یون ہی دل و دین کے تاخت و تاراج کرنے کو کیا کم تھی۔ دوسرے آج اس سادگی کی وضع نے اور بھی شیرین حرکات کر دیا تھا۔ مسکرادی تو عاشق زار کے خرمن صبر و قرار پر بجلیان گرائین اور مانگ پر نظر پڑی تو ع۔ دل و دین زلف دوتا مانگے ہی۔ کے مفہوم کا مصداق ہوے اور رخ گلرنگ اور موے عنبر بو کی سیاہی نے روز روشن اور شب تار کو ایک جگہ دکھایا۔ چتون ذرا ترچھی کی تو گویا صفون کی صفین درہم و برہم ہو گئین۔

آغا صاحب الگ تیر نگاہ کے زخمی تھے۔ چھٹن صاحب دل ہی دل مین کہتے تھے کہ عسکری بھی کیا بیدار بخت ہی کہ ایسی پری اُسکے ہمخوابہ نازنین ہی۔ اختر دل و جان سے شیدا۔ ہمن ایک ایک ادا پر فدا۔ مہراج بلی تک بُری نظرون سے دیکھتے تھے انتہا یہ کہ قمرن اپنی صورت زیبا پر خود ہی فریفتہ تھی اور خلق خدا والہ و شیفتہ۔

نواب۔ قمرن آج جی چاہتا ہی تمکو جواہرات مین تو لین۔

قمرن۔ سب سنا ہوا ہی۔ (افسردہ دلی کے ساتھ)

نواب۔ یہ تم آج ٹھنڈی سانسین کیون بھرتی ہو جانی۔

قمرن۔ از برائے خدا اب ہمین جانی کہکے نہ پکارنا۔

نواب۔ کیا! یہ تمھین آج ہو کیا گیا ہی۔

قمرن۔ (تنک کر) جی ہمین سودا ہو گیا ہی۔ اب ہماری فصد کھلوائیے۔ دیر نہ لگائیے۔ جنون کا دورہ ہی۔

نواب - (ہنسکر) ہان معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہی -
قمرن - بس ہٹو ہمسے یہ ٹھنڈی گرمیان نہ کرو -
چھٹن - بھئی یہ آہستہ آہستہ کیا باتین ہو رہی ہین -
آغا - کچھ کھٹ پٹ ہو گئی -
اختر - عاشق و معشوق مین بے نوک جھونک کے مزہ ہی نہین آتا لطف اسی مین ہی کہ ایک روٹھے دوسرا منائے
چمن - واللہ میرے دل کی بات کہی ہی -
مہراج - میری زبان سے چھین لے گئے -
نواب - اب کوئی آپ لوگونکے مارے باتین بھی نکرے چہ خوش
مہراج - شوق سے - شوق سے باتین کیجیے صاحب ان میٹھی میٹھی باتون کو کون روک سکتا ہی -

اتنے مین قمرن بہانہ کے اپنے خاص کمرے مین چلی گئی اور کوئی بہانہ کرکے نواب عسکری صاحب بھی وہین پہونچے انکو دیکھکر قمرن نے ڈرائنگ روم کیطرف کا پردہ گرا دیا - اور بے اختیار نواب صاحب سے لپٹ کر رونا شروع کیا اب یہ متحیر کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہی - ابتک تو زانو سے زانو بھڑائے مزے مزے کی باتین کر رہی تھین - دفعتہً کون ایسی بات یاد آئی کہ دل بھر آیا - اور وہان سب کے سامنے ناگوار ہوا - اور یہان دیکھتے ہی گلے لگا کے زار زار رونے لگی انھون نے گلے بھی لگایا اور آنکھون اور رخسارون کے بوسے بھی لیے اور سمجھایا بھی مگر قمرن پر کچھ اثر نہ ہوا - بلکہ جسقدر یہ پیار کرتے اور سمجھاتے تھے اُسیقدر اور زیادہ آنسو اُس بت ناز آفرین کی چشم بیمار سے اُمڈے آتے تھے -

اب ناظرین خود غور کر سکتے ہین کہ جس پیاری پیاری صورت جس عروس یاقوت لب ناظورۂ خورشید رخسار پر انسان مرتا ہو - جسکے عشق کا دم بھرتا ہو جس رشک مسیحا پر انسان کی جان جاتی ہو اُسکو اگر مصروف بُکا و زاری دیکھیے تو دل پر کیونکر نہ صدمۂ جانکاہ ہو - لب پر کیونکر نہ آہ آتشین ہو - اور خصوصاً ایسی حالت مین جب معشوقۂ ماہ سیما عاشق بے ریا و با وفا کے گلے مین گورے گورے ہاتھ ڈالکر لپٹ لپٹ کر روئے اور حرف مطلب زبان پر نہ لائے - جبکہ فہمایش اُسکی آتش تپ درون پر روغن کا کام کرتی ہو - نواب صاحب نے خود بھی اپنی معشوقۂ سیم بدن کے گلوے مصفا مین ہاتھ ڈال دیے تھے اور دونون عاشق و معشوق اسطرح لپٹے تھے کہ ؎

تو من شدی من تو شدم من تو شدم تو من شدی	تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن دونون بے حس و حرکت - نواب سکتے کے عالم مین کہ یہ ہو کیا رہا ہی - اور قمرن کی آنکھون سے تار اشک جاری - نواب صاحب کا دل اسقدر بھر آیا کہ یہ خود بھی رونے لگے - انکی گریہ و زاری دیکھکر قمرن نے اُنکے آنسو پونچھے اور اسکے بعد اپنے اشک پونچھکر ایک بوسہ روح پرور دیا تو نواب صاحب کے قالب بیجان مین از سر نو جان آئی معشوقون کی جنبش لب مین بھی عجب تاثیر ہی کہ قالب مردہ مین جان تازہ آگئی - اور پھر لطف یہ کہ بے طلب بوسہ بلا بے مانگے بوسۂ جانفزا دیا - سچ ہی بن مانگے موتی ملے اور مانگے ملے نہ بھیک - ؎

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے	اتنی ہمت تمھین خدا دے

نواب - قمرن - منھ دھو ڈالو ذرا -
قمرن - فائدہ ! اسوقت تمھاری خاطر سے دل پر ضبط کیا

تمکو رونے دیکھکر دل پر ٹھیس سی لگی - اس سے یہ نہ سمجھنا
کہ بس اب ہم رو چکے - ہمارا قلب گواہی دیتا ہی کہ عمر بھر ہمکو
رونے دھونے ہی مین صرف ہوگی - دل اُمڈا آتا ہی -

نواب - مجھے اسوقت ایسی حیرت ہی کہ بیان سے باہر - اور
تمھارے رخسار تابان پر اشک دیکھکر میرا دل بھر آیا - مگر اتنی ہمت
کہان سے لاؤن کہ اس گریہ وزاری کی وجہ دریافت کرون -

قمرن - آپ ہی ظلم کرو اور آپ ہی وجہ دریافت کرو -

نواب - کیا اندھیر ہی -

قمرن - اندھیر! اندھیر سا اندھیر ہی -

نواب - تم دیکھو لینا قمرن اگر تمنے کچھ بھی ایک وجہ مخفی رکھی اور ہمکو اس
گریہ وزاری کا سبب نہ بتایا تو خدا گواہ بخار چڑھ آئیگا -

قمرن - میری نبض پر ذری ہاتھ رکھو -

نواب - (نبض پر ہاتھ رکھکر) اوفوہ! گرم ہی -

قمرن - بدن کی کیا اصل حقیقت ہی جب دل ہی پھنکا جاتا ہی
تو بدن کی کون کہے - افسوس (ٹھنڈی سانس بھرکر) کتنی
بُری گھڑی تھی -

نواب - بھلا اس سے کیا فائدہ قمرن - رو رو کے تمنے یہ نوبت
اپنی پہونچائی کہ بدن گنگنا ہی - ہاتھ پاؤن جلتے ہین -

قمرن - کہہ تو دیا نہ کہ سینہ اچٹکا ہونا در کنار یہان تو قلب ہی
پھنکا جاتا ہی - بخار کا تو علاج بھی ہی مگر ہمارے درد دل کا
علاج کون کریگا -

نواب - اچھا اب ہم نہ پوچھینگے - تمکو اور ہمکو دونون کو
صدمہ ہوتا ہی - اب کبھی اور وقت سہی - چلو منہ دھو ڈالو
اور باہر ذرا ٹہلو کہ فرحت حاصل ہو -

قمرن - ہائے - نواب - فرحت اور میرے لیے - میرا نصیبہ ہی

خدا نے اس قابل نہین بنایا ہی (آبدیدہ ہوکر) خدا جانے
ہمارا حشر کیا ہوگا - ہمین اپنا انجام بخیر نہین نظر آتا - ہمارا قلب
گواہی دیتا ہی کہ ساری عمر ہمین رونے دھونے ہی مین بسر
کرنی ہوگی - جو اللہ کی مرضی -

نواب - کوئی عارضہ معلوم ہو تو اُسکا علاج کیا جائے -
درد ہو درمان کی فکر کرین - کوئی فکر ہو اُسکو دور کرین -
مگر جب کچھ حال ہی نہ معلوم ہو تو انسان کا کیا بس چلے -

قمرن - بخار ہو تو آلو بخارا پیون - کھانسی آئی ہو ملہٹی
پیون - زکام ہو بنفشہ - کاسر آنکے چوٹ ہو درد ہو اُسکا علاج
کیا جائے مگر درد دل کا علاج کیا کروگے -

نواب - ہمارے امکان مین ہی یا نہین -

قمرن - (آبدیدہ ہوکر) ضرور ہی -

نواب - اب تھوڑی دیر کے لیے ذرا اضطراب [illegible] صاف
صاف بتاؤ -

درمان ہی کہ درد لا دوا ہی

قمرن - نہین لا دوا تو نہین ہی مگر کیا جائے کیا سبب ہی
کہ (رکرکر) ہمین ---- ایسا معلوم ہوتا ہی --- کہ --- کہ

نواب - (آنسو پونچھکر) ذرا ضبط کرو - ابھی ابھی
ہوا جاتا ہی کسی نے کچھ کہا ہو تو ٹکڑے ٹکڑے نکال دون -

قمرن - ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ہماری عمر رونے ہی کٹیگی -

نواب - ہمارا کہا مانو - ذرا ہوا مین چلکے ٹہلو -

قمرن - ابھی تو یہی کہتے ہو کہ ہوا مین چلکے ٹہلو - اب کوئی
ایک آنسو ایسے مین کہوگے کہ بس ٹل جا -

نواب - (کچھ سمجھکر) یہ کیون - جسمِ انسان کا دل
خدا ہوتا ہی اُسکو کوئی کہتا ہی - تمھاری جگہ تو کلیجے مین ہی -

قمرن - جسپر دل فدا ہوتا ہی اُسکو کوئی سوتیا ڈاہ سے جلاتا نہین ہی - دل فدا کرنیوالے اور ہی ہوتے ہین -

نواب صاحب کے دل مین تو چور تھا - انکو شک گذرا کہ شاید نازو نے قمرن کے کان ہماری طرف سے بھر دیے ہونگے اور کہدیا ہوگا کہ نواب ہم پر گراتے ہین - دل کا چور بھی کیا بُرا ہوتا ہی - قمرن کا مطلب کچھ اور ہی تھا - اور نواب نادان کچھ اور ہی سمجھے - جواب دینے مین ایک ذرا اُلجھن سی ہوئی - مگر سوچ سمجھ کے کہا سنو قمرن جان یہ سچ ہی کہ جہان چار برتن رہینگے وہان ضرور کھڑکینگے مگر عقل سے کام لینا بہتر ہی - جو انسان مل جل کے رہ سکے تو باہم کھٹ پٹ کیون ہو - یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ ہماری جان جاتی ہی - یا اسمین بھی شک ہی -

قمرن نواب صاحب کیطرف نظر کرکے تھوڑی دیر تک گھورا کی مگر نواب صاحب جھینپے ہوے تھے کیونکہ انکے دلمین شک پیدا ہوگیا تھا کہ نازو سے جو بوسہ بازی کی اُسکا حال قمرن کو معلوم ہوگیا ہی لہذا اُنکا جھینپنا تو بجا تھا - تھوڑی دیر کے بعد قمرن نے کہا نواب پہلے تو مجھے بیشک یقین تھا کہ تم مجھپر فریفتہ ہو مگر اب مین سمجھ گئی کہ تمہارا عشق جھوٹا تھا - سچا عشق نہ تھا مجھے تم نے جوان اور خوبصورت دیکھکر گھر مین ڈال لیا - اور جو وہ پندرہ برس کی چھوکری کو جو سرتا پا دہان یا ان و حسن مین گلاب کے پھول کی سی ہو اُسکو بھلا کون چھوڑ دیگا ہمکو تم نے ہماری اُٹھتی جوانی اور گورے گورے گال اور ہماری ناز کی کے سبب سے پسند کیا - اتنے دن اپنی پسند کی بدولت چین کیا ہماری جوانی کا اتنا حصہ تمہارے نصیبون مین لکھا تھا مگر اب تمہارے دلمین وہ چاہ نہین ہی جو پہلے تھی - اگر وہی چاہ باقی رہتی تو تم بیگم کو ہرگز ہرگز یہان بلوانے کا قصد نہ کرتے - ہمارا جوبن لوٹ کے اب یہ ستم ڈھاتے ہو -

نواب صاحب اس تقریر سے کسیقدر خوش اور کسیقدر افسردہ دل ہوگئے خوش اسوجہ سے ہوے کہ نازو کے عشق اور مجھپر چھیڑ چھاڑ کا حال قمرن پر نہین کھلا اور افسردہ اس سبب سے کہ بیگم کو یہ اپنی سوت سمجھتی ہی - بکشادہ پیشانی جواب دیا کہ یہ تمہاری راے بالکل غلط ہی کہ تمہاری چاہ اب ہمارے دل سے جاتی رہی تمہارا جوبن وہ جوبن ہی جو دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا ہی لوگ تو اس منصوبے مین ہونگے کہ تمکو کہان لیجائین - چھین لیجائین کلیجے کو چیر کے تمکو رکھ لین - فی بوسہ پرگنے کے پرگنے بخش دین - مہینون جوا کرین اور سیر نہ ہون تمہاری صورت وہ کافر صورت ہی کہ دیکھتے ہی بے اختیار جی چاہتا ہی کہ گلے لگا لے - تم بھی کوئی ایسی ویسی چیز ہو تم کو ابھی تک اپنے حسن کی قدر ہی نہین - اُس نے اُسوقت سچ کہا تھا کہ - ع -

اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز

اور آج تو اگر تمہارا حقیقی بھائی کبھی دیکھ پائے تو وہ بُری نظر ڈالے - نظر بد سے دیکھے - آج کا سا تو کبھی پہلے جوبن تھا ہی نہین - آج تو وہ جوبن ہی کہ ساری خدائی دل و دین دونون سے ہاتھ دھو بیٹھے - مگر ؎

عشق کہتا ہی کہ کیجے رام اُس بت وحشی کو کر
حسن کی غیرت اُسے سمجھاتی ہی کہ رم کیجیے

اور یہ تمہارا خیال بالکل غلط ہی کہ بیگم کے آنے سے تمہارا کوئی ہرج ہوگا - بوسہ لیکر کہا جانی سچ کہتا ہون تمہاری جگہ

کلیجے مین ہی - اسکو خوب یاد رکھو - ہمارے دل کو تم اپنا غلام درم ناخریدہ سمجھو مگر اسکو تم کیا کرو گی کہ عاشق نے دل کی آجتک معشوقون کو قدر کرتے دیکھا ہی نہین - عاشق کے دل کی سی بے وقعتی اور کسی شی کی دنیا مین نہین ہوئی ہے

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظر مین کب کسی کی چڑھتی ہی جو چیز سستی ہی

بیگم الگ رہینگی - تم الگ رہو گی - نہ انکو تم سے واسطہ نہ تم کو انسے سروکار -

قمرن وہ تو ہمین مثل ایک بیسوا کے سمجھینگی -

نواب - خواہ مخواہ سمجھینگی - آخر تمہارا انکا ساتھ ہی کیون ہونے لگا - یہ تمکو بیٹھے بٹھائے سوجھی کیا - بس اتنے ہی کے لیے یہ رونا دھونا تھا - کیون دل کا اسوقت عجیب حال تھا - سوچتا تھا کہ یا خدا یہ بیٹھے بٹھائے قمرن کو ہو کیا گیا - اور سچ کہون ع -

لیکا ڑ بھی نہین انکا بناؤ سے خالی

تمہارے روٹھنے اور ہچکیان لینے مین بھی مزہ آتا تھا اور تمہارے لپٹ جانے سے اور بھی وہ چند کیفیت حاصل ہوئی - گال اور بھی سرخ ہو گئے تھے اور رخ رنگین پر قطرات اشک جیسے برگ گل پہ شبنم - اور آنکھین بیشتر سے کہین نشیلی معلوم ہوتی تھین ہے

دم نکلتا ہی نگاہ چشم مست یار پر
نشہ کا ڈورا ہاے جان ہی اس بیمار پر

مگر خدا کے لیے اب یہ غضب نہ ڈھانا - اور اپنے دل سے یہ بات نکال ڈالو کہ بیگم کو تم سے سوتیا ڈاہ ہو گی -

قمرن - وہ بات کیون نہ کرو کہ ہمکو بیگم طعنے نہ دے سکین -

نواب - وہ بیچاری اس طبیعت کی عورت ہی نہین ہی -

قمرن - بیچاری! بڑی بیچاری ہی - ہم کو پائے تو کچا ہی کھا جائے - انکے نزدیک بیچاری ہی - اچھا وہ نہ بولین سہی وہ بڑی نیک ہی سہی مگر انکی طرف کی اور عورتین تو ضرور روز طعنے دیا کرتین - اور ہمسے سہا نہ جاتے -

نواب - کیسی نادانون کی سی باتین کرتی ہو - تم سے کوس بھر انکی کوٹھی ہو گی وہان سے وہ طعنے دینے آئینگی - کیا سر پھرا ہی انکا - ان باتون کو دل سے اپنے نکال ڈالو اور ہمکو اپنے حسن کا عاشق زار سمجھو - جب تک دم مین دم ہی قمرن ہمسے جدا نہین ہو سکتین -

قمرن - ہم ایک منٹ بھی تمہارے ساتھ نہین رہ سکتے ہان نکاح پڑھوا لو تو عمر بھر باعزت و آبرو سے بسر کر دین -

نواب - نکاح کے لفظ پر چونک کر) نکاح!

قمرن - ہان نکاح - کیون نکاح نہ کہون بھونری کہون بھونری پھیرو گے - ہندو ہو - نکاح کے لفظ پر تم اتنا چونکے کاہے سے - اگر نکاح ہو جائے تو پھر عمر بھر کے لیے ہم تمہارے اور تم ہمارے - پھر کوئی ہمین تریا یا بیسوا یا کسبی تو نہ کہہ سکیگا اور تمہارا اس مین کوئی کسی طرح کا حرج بھی نہین ہی -

نواب - مگر تم سے پردے مین رہا جائیگا -

قمرن - آپ سے آپ رہینگے -

نواب - یہ پردے کی تیغ جو لگی ہوئی ہی -

ق - آپ کی بھی کیا باتین ہین - اے اب کون سی ایسی بے پردگی کرتی ہون - واہ کیا باتین کرتے ہو - اب اس سے

بڑھکر اور کیا قید ہوگی۔ کہین پیدل آتی ہون جاتی ہون تم
تم ہی کہو سیر دم تمھارے ساتھ ساتھ رہتی ہون کہ نہین۔
نواب۔ پھر اتنی بھی آزادی نہوگی کہ آغا صاحب یا نواب
چھٹن صاحب یا ممن اور اختر کو منھ دکھا سکو۔
ق۔ ممن اور اختر اور نجھو سے ہمین کیا مطلب ہے اور ہم
کسی کو کاہے کو منھ دکھانے لگے۔ نکاح کے بعد پھر شرع کی
پابندی ہوگی۔ اور وہ بن نکاح کے تم کہو تو مین آج سے
باہر نہ نکلون۔ کسی کو منھ نہ دکھاؤن۔
ن۔ اچھا تو پھر اب نکاح کی تیاری ہو جائے۔
ق۔ (خوش ہوکر) بس۔ مرحبے ہین (بوسہ لیکر) دونون
میان بیوی چین کرین۔ جب میان بی بی راضی تو کیا کریگا
قاضی (گلے مین ہاتھ ڈالکر) ہم بوسہ لین اور تم جواب
ندو۔ کیون جی یہ بے اعتنائی!
ن۔ کیا مجال (بیشمار بوسے لیکر) ایک نہین ہزار۔
ق۔ ابھی کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا۔
ن۔ آج مین اس بات پر غور کرونگا۔
ق۔ اچھا۔ اونچ نیچ سوچ لو۔
ن۔ اب نکاح ہی ہو جانا اچھا ہے۔ تم سچ کہتی ہو روز روز
کا جھگڑا کیون رہے۔ جب میان بی بی بنکر رہ سکتے مین
تو مفت کی بدنامی اُٹھانے سے فائدہ۔
ق۔ خود ہی سوچو۔
ن۔ ایک بات بتاؤ گی۔ سچ سچ بتاؤ تو پوچھین۔
ق۔ سچ سچ بتائینگے۔
ن۔ یہ آج تم پر جوبن کہان سے اسقدر پھٹ پڑا ہے۔
ق۔ اے ہٹو بھی۔ گھڑی گھڑی نظر لگاتے ہو۔ ہم تو

آج اپنے نزدیک بہت سادی وضع کر کے آئے تھے نواب
مگر تمھاری پسند۔ ہمسے کہو روز یون ہی رہا کرین۔
ن۔ بھلا خیر حضور کا مزاج تو بر سر آشتی آیا۔ مین تو سمجھا تھا
کہ تمنے بوریا بندھنا اُٹھایا اور بھاگین۔
ق۔ اوئی! اور بھاگ کے جاتی کہان۔
ن۔ مین نے کہا شاید کوئی اور بیفکرا ملگیا ہو۔
ق۔ (نواب صاحب کے ہونٹھون پر دینے ہاتھ کی تین انگلیان
مار کر) لگے واہی تباہی بکنے۔ تمسے بڑھکر اور کون بیفکرا ہوگا جی
جیسے خود ہرجگی چھپے ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو۔ بیفکرا ملگیا
ہوگا! اُس بیفکرے کی میت نکلے۔
ن۔ اُس روز تم اُس فرنگی کے لونڈے کو بطور گھور رہی تھین
ق۔ (بہت تنک کر باہر چلدین) اب ہم نہ بیٹھینگے۔
باہر آکر نواب صاحب نے نازو سے کہا۔ بی نازو جان صاحب
ہم کو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ ذرا ادھر برآمدے کی طرف آؤ۔
دل لگی نہین کرتے ایک بڑی ضروری بات ہے۔ نازو اُٹھا اُٹھائی ہی تھی
اُٹھی تو منشی مہراج بلی نے دل لگی کی راہ سے ٹوکا۔
مہراج۔ کہان پرائے مرد سے باتین کرنے چلین۔ بیٹھو۔
نازو۔ (مسکرا کر) اے دور ہوے۔ بڑا وہ بنکے آیا ہے۔
مہراج۔ کیا! تم نہ مانو گی۔ میان کے سامنے پرائے نامحرم
مرد کے ساتھ جوان عورت کا تخلیے مین جانا کیا معنی۔
نازو۔ (ٹھینگا دکھا کر) چُپ۔ گڑ ہی ذرا خبر لے جیسے
گیدی خر) تو بولنے والا کون۔
مہراج۔ کیا۔ یہ تو زرزری بولنے لگی۔ نواب بیگم صاحب
پرائی عورت کو تم تخلیے مین لیجانے والے کون ہوتے ہو۔
نواب۔ اپنی عورت کو تم سمجھاؤ۔ تم کون [illegible]

نازو۔ (مسکراتی ہوئی) تم سے۔

مہراج۔ اور میان سے؟

نازو۔ میان تو نکھٹو ہے۔

اختر۔ اور لو۔ میان نکھٹو نکلے۔ نواب صاحب سے راضی ہیں اب آپ کیا کوئی قاضی ہیں۔

مہراج۔ آج تو ہم نازو جان کو لے بھاگینگے۔ نواب کی بدنیتی اور نازو کی بیوفائی کا حال کھل گیا اگر اب ہم نے نازو کی حفاظت نہ کی تو یہ بد وضع ہو جائیگی۔

نازو۔ رہے تو آپ سے نہیں ہو سکے بابا سے۔

مہراج۔ ایسی بیوی ہم نے آج تک نہیں دیکھی کہ میان کے سامنے آشناؤن سے اختلاط کرتی ہے۔ طلاق دیدونگا۔

مسخرہ۔ اور کہیں وہی نہ آپ کو عاق کر دین۔

نواب۔ بولے پر۔ انھین کی کسر تھی۔

مہراج۔ دُم کی کسر تو اب بھی انھین ہے۔

اِس فقرے پر منشی مہراج بلی بہت نازان ہوئے۔ کہکر اکڑے ادھر اُدھر غرور کے ساتھ دیکھنے لگے۔ لوگون نے اُنکی خواہش دیکھکر بڑی تعریف کی۔

ممن۔ جدا الگنجر وھی چھپ گئے۔

اختر۔ کیا کہی ہے۔ کسر کے لیے دُم خوب سوجھی۔

مہراج۔ (اکڑتے ہوئے) تسلیم۔

آغا۔ بھئی اسوقت تو پچھڑ کا دیا۔

مہراج۔ (منسکر) یہ قدردانی ہے حضور کی۔

چھٹن۔ بند کر دیا۔ اب جواب نہین سوجھتا۔

مہراج۔ (بہت خوش ہوکر) لاجواب بات ہے۔

مسخرہ۔ اِسمین کیا فرق ہے۔ اور اِس سے بڑھکے لاجواب بات اور کیا ہوگی کہ بیوی مُنھ کے سامنے کہتی ہے کہ ہمارا میان نکھٹو ہے۔ ہم دوسرے سے راضی ہین۔

مہراج۔ یہ بے تکی ہے۔

چھٹن۔ بالکل۔ بالکل ہی بے تکی۔

آغا۔ اِسکو رونا کہتے ہین۔

ممن۔ منشی مہراج بلی صاحب کا لطیفہ اِس قابل ہوتا ہے کہ کتاب مین ٹانک رکھے اور پھر مزاج مین تعلّی نہین۔

مہراج۔ تسلیم۔ بھائی صاحب پھر شاگرد بھی تو بہت بڑے شخص کے ہین۔ جانتے ہو کسکے شاگرد ہین۔

مسخرہ۔ دل لگی تو ہو چکی۔ منشی مہراج بلی کی لیاقت سے آپ لوگ واقف نہین ہین۔ یہ بڑے اُستاد کے شاگرد ہین حضور سے

آغا۔ ہم بھی سُنین حضرت۔ کیا کسی بڑے استاد بے بدل سے تلمذ ہے۔ اُن بزرگوار کا نام تو لیجیے۔ ہم بھی سُنین۔

مہراج۔ جدا الگنجر وکو ہمارے کل امور سے واقفیت معلوم ہوتی ہے یاد ہے کس ڈھٹ سے مشاعرون مین پڑھتا تھا۔

مسخرہ۔ آپ کو تلمذ ہے جناب مرحومی خواجہ کمند ہوا سے۔

اِسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا اور منشی مہراج بلی کہ ابتک اکڑ رہے تھے بہت ہی خفیف و ذلیل ہوئے۔ تو مسخرے نے کہا اور پڑھنے کا حال نہ پوچھیے قبلہ۔ اِس ڈھٹ سے پڑھتے تھے کہ ڈھولکیون کو دھوکا ہوتا تھا کہ ہمارا گدھا چھوٹ گیا اور آواز ایسی نازک اور ملایم جیسے نوبت کا پھٹا ہوا ڈھول سنا ہے۔

جیسے ڈھولسا نگوڑا نوبت کا

ادھر یہ قہقہہ بازی ہو رہی تھی اور اُدھر نواب صاحب اور نازو تخلیے مین لطف مکالمہ شیرین اُٹھاتے تھے اور قمرن

(۱)

نواب صاحب کے وعدۂ نکاح سے خوش ہو کر متلانی کے ساتھ ساتھ چھجے کے رخ ٹہلتی اور باتیں کرتی تھی -

نواب صاحب جب نازو کو علیحدہ لیگئے تو پہلے قمرن کی درخواست نکاح کا ذکر چھیڑا اور جب نازو کو بھی اس امر کا ساعی پایا تو یون چھیڑنا شروع کیا (مگر ایک شرط سے نکاح ہوگا - اور وہ یہ ہے کہ قمرن اور نازو دونون کے ساتھ نکاح ہوگا - منظور ہو تو اچھا ورنہ اختیار ہے) -

نازو - ضرور - بلکہ ہم اپنے محلے کی دو چار اور بھی کم سن کم سن گوری چٹی چھو کریان لے آوین سب کے ساتھ ایک سہرے سے نکاح پڑھوا لو -

نواب - (گلے لگانے کی کوشش کرنے لگے) ادھر آؤ -

نازو - بس دور ہی دور سے باتین کرو - ہوا کھاؤ -

نواب - (گلے لگا کر بوسے لیتے ہوئے) کھاتی ہین ہم ایک ہوا - کیون جی ہم کھاتی ہین دو بوسے - کیون جی تین چار (لبے انتہا)

نازو تڑپ کر چھڑا کے الگ ہٹی - گالون پر زور زور کے بوسون کا نقش ابھی تک باقی تھا اور اس چھینا جھپٹی مین دو تین چوڑیان بھی ٹھنڈی ہو گئی تھین اور دوپٹا سر سے سرک گیا تھا اور نازو ذرا ذرا ہانپنے لگی تھی - ذرا دم لیکے بڑی شوخی کے ساتھ کہا (ہماری چوڑیان لیکے ٹھنڈی کر ڈالین - اللہ کرے ہاتھ ہی ٹوٹین بہت چل نکلا ہے یہ تمہیے ہوا کیا ہے - خدا ہی خیر کرے - ایک ہی بوسہ دو سو کر دی ابھی پیٹ نہیں بھرا) نواب صاحب نے پھر بوسہ بازی کی فکر کی مگر نازو نے ڈانٹ بتائی - کچھ پاگل ہوا ہے کیا - یہ چھا جاتی اگر قمرن دیکھ لے نہ - تو عمر بھر بات نہ کرے)

نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا اچھا نازو ہمارا ہی مردہ دیکھے جو بوسہ نہ لے - ایک ادھر ایک ادھر بس) نازو نے قریب جا کر نواب کے رخسار نور کے دو بوسے لیے - ایک اس طرف ایک اس طرف -

نازو - اب ٹھنڈک پڑی -

نواب - دو اور دو تو ٹھنڈک پڑے -

نازو - بس اب اچھے دور -

نواب - تو قمرن کو اتنا سمجھا دو کہ پھر پردے مین ہنا پڑیگا - باہر نہین نکلنے پائینگی -

نازو - اور کیا اب پردے مین نہین رہتے کیسی پاگلون کی سی باتین کرتے ہو - اور پردے مین تو رہتے ہی ہین اب اور کیا قید مین رکھوگے - چکی پسواؤگے -

نواب - نازو کر رہی ہو جاؤگی -

نازو - آپ اپنے پہرہ شاہی اپنے پاس رہنے دین کر رہی کر دینگے - ارے ایک بات ہمنے سنی ہے کیا بیگم آنے والی ہین سچ بتانا - نواب صاحب نے جواب دیا - ہان یقین تو ہے مگر ابھی کچھ ٹھیک نہین ہے - اور اگر وہ آئین بھی تو تمہارا ہمین کیا حرج ہے - انکا مکان - انکا کارخانہ - ان کے آدمی نوکر چاکر الگ - تمہارا مکان آدمی الگ - لکھنؤ مین آخر وہ تھین یا نہین - پھر وہان کیا تھا اور یہان کیا ہے - جیسے یہان ویسے وہان - مگر قمرن کی طرح تم نے بھی وہی خبط کا سوال کیا - تم ہر طرح اطمینان رکھو - مین صرف قمرن ہی پر عاشق نہین ہون بلکہ قمرن سے بڑھکر تم پر فریفتہ ہون ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر تم دونون نہین چھٹ سکتی ہو تم اور قمرن دونون معشوق ہو - اگر وہ بھی منظور کرے تو ہم تمہارے ساتھ بھی نکاح پڑھوانے پر مستعد ہین -

نازو تو نواب صاحب کو سونے کی چڑیا سمجھکر پھانسنا چاہتی ہی تھی دل مین تو خوش ہوئی مگر ظاہرداری کے لیے بولی۔ نہین نواب۔ ایسا نہ چاہیے۔ اتنی بھی کیا بیحیائی۔ کوئی ایسا بھی بیحیائی کا جامہ پہنتا ہی۔ اور نکاح ہمارا تمہارا ہو کہان سکیگا۔ ایک بہن کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہی۔ دونون بہنین جیتی جاگتی موجود اور دونون کے ساتھ نکاح۔ واہ واہ ایسا کہین ہو سکتا ہی بھلا۔ ہمکو تو اسکا یقین نہین آتا۔ اور اس حرص کی کون سی ضرورت ہی ہنستے بولتے ہوی چوچالی کرتے ہی ہو بس اتنا کیا تھوڑا ہی۔ تو اچھا پھر اب نکاح اگر منظور ہی تو بسم اللہ کرکے پڑھوا لو۔ دیر کیون کرتے ہو ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ ہی کہ نہین؟

نواب صاحب نے کہا ہم کل سویرے یا آج شام کو غور کرکے اسکا جواب دینگے۔ ہمارے نزدیک تو اب نکاح ہو ہی جانے تو بہتر ہی۔ مگر تم اپنے قول سے نہین نکل سکتی ہو۔ یہ بات یاد رکھنا۔ میری جان جاتی ہی پھر پیچھے کلیجے پر سانپ لوٹتے ہین۔ نازو نے اسکے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا۔ ہان ہان گھبراو نہین نکاح تو ہو جانے دو۔

یہ میٹھی میٹھی باتین کرکے یہ سالی بہنوئی الگ ہوئے۔

تین چار گھڑی دن رہے نواب صاحب اور بیرسٹر اور آغا جہانگیر اور جھکن صاحب یہ چار آدمی ہوا کھانے پیدل چلے تو محمد عسکری کی ان کی سرگذشت اور جھگڑن کی درخواست اور اپنے نیم راضی ہونے کا حال انکو کہ سنایا اور صلاح لی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔

آغا۔ ہم تو نکاح کی صلاح دینگے بھائی صاحب۔

جھکن۔ یار ایسی پری آئے اور ہم دور رہین۔ کبھی خود شیشے مین نہین اتر سکتی۔ اسکو تو ہاتھ سے نہ جانا چاہیے۔ ایسی طلعت زیبا پائی ہی کہ اس اسٹیشن مین ایک مس تو اسکو پہونچتی نہین۔ اور یہان پر کیا فرض ہی قبلہ۔ دور دور تک اس شان اور آن بان کی ایسی وصال بان اور پستہ دہان تو خیر طرار و تیز شوخ نمکین اس ادا سے شیرین کی نہوگی۔ نکاح پڑھوا لو تو اور بھی پختگی ہو جائے۔

نواب۔ ہو لو یار بیرسٹر۔

بیرسٹر۔ ہم صلاح نہ دینگے۔ اول تو دو بیویون کی صلاح ہم کبھی دیوین ہی گے نہین۔ ایک مرد ایک عورت قانون قدرت کے مطابق ہی۔ اہل عرب کو اسکی ضرورت آنحضرت کے وقت مین ہوگی مگر ہندوستان کی آب و ہوا مین تو کوئی ضرورت نظر نہین آتی۔ اسکو بھی جانے دیجیے یہ نکاح شرعاً اور قانوناً ناجائز ہی۔

نواب۔ وجہ۔ اسکا کیا سبب۔

بیرسٹر۔ شوہر اسکا موجود ہی۔ آپ نکاح کرنے والے کون۔ ہان اسکے شوہر کو کچھ دے لے کے راضی کر لو تو کیا مضایقہ وہ فارغخطی لکھدے تو عقد مین لائیے اور کھلم کھلا گلچھرے اڑائیے۔ کس نمی پرسد۔ مگر اسکے بغیر ہرگز ہرگز جرأت نہ کیجیے گا ورنہ دھر لیے جائیے گا۔

آغا۔ ہان جی نکاح تو شرعاً ہو ہی نہین سکتا۔

جھکن۔ یہ بڑی بری تخ ہی۔ یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے بیشک اسکا بیان موجود ہی۔

آغا۔ پھر بھلا شادی اور نکاح اور عقد یعنی چہ۔

نواب۔ ظاہر ہی۔ مگر ہمین اسکا بالکل خیال ہی نہین رہا تھا۔ واقعی شرعاً اس قسم کا نکاح ہرگز جائز نہین ہو سکتا۔

بیرسٹر - اب آپ ایک کام کیجیے - اِنکے میان کو کچھ دیکے اُس ملعون سے فارغخطی لکھوا لیجیے - بس پھر کوئی بھی کھٹکا نہ رہیگا ع -

نہ رہیگا بانس نہ بجیگی بانسری

چھٹن - اِسکا بند و بست ہم کر دینگے -
نواب - بشرطیکہ وہ کم بخت مان لے -
چھٹن - آپ کی بھی کیا باتین ہین واللہ - میان یہ روپیہ عجب شی ہی ع -

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

آغا - کیا فرق ہی - ستار عیوب اور قاضی الحاجات ہی -
نواب - اچھا تو یار چھٹن صاحب پھر بھائی کوئی بند و بست کرنا چاہیے - ایسا بند و بست کرو کہ فارغخطی وہ لکھدے بس - پھر ہم اور قمرن جان تمام عمر بلطف کے ساتھ ہنسی خوشی بسر کرین -
چھٹن - بڑے خوش نصیب ہو یار - ایسی پری پیکر ہمیشہ ہر فرد بشر کو نصیب نہین ہو سکتی - اِسکے لیے بڑا نصیبا چاہیے - ہمین تو واللہ رشک ہوتا ہی -
آغا - ایک انکے لیے بھی تجویز ہو نواب -
نواب - اچھا بھئی یہی شرط ہو جائے - یہ کدر ادر دو سے فارغخطی لکھوا دین اور ہم اِنکے لیے ایک پری جیم معشوق تجویز کرین -
چھٹن - قمرن ہی کی سی ہو -
نواب - ایسی ہو کہ دیکھے سے بھوک پیاس بند ہو جائے -
چھٹن - تو سلامت رہو میرے بانکے چھیلا نواب صاحب -

تو سلامت رہے ہزار برس

ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

بیرسٹر - مگر ایک بات میری سمجھ مین نہین آئی کہ قمرن کا میان کیا سو رہا ہی - یا اُسے سانپ سونگھ گیا - یا جورو سے استعفا لے لیا ہی - یہ سکوت اور خاموشی کیسی -
آغا - اب وہ کیا بولیگا - سنہ بدا -
نواب - جی اور کیا - کھا بدا بس -
بیرسٹر - جی - اِس بھروسے بھی نہ رہیے گا - وہ تو کہیے خیر یہ ہی کہ قمرن کا کوئی رئیسون مین عاشق نہ تھا - ورنہ معاذ اللہ تو یہ ہی بھلی ناکون دم کر دیتا -
چھٹن - بہت بڑا جرم ہی صاحب دل لگی ہی کچھ -
بیرسٹر - کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لیجانا کیا دل لگی ہی - ابھی اسی دم تو سب کے سب گرفتار ہوتے ہین - مگر شکر ہی کہ اُدھر سے کوئی منکتا ہی نہین - آپ کو چاہیے تھا کہ احتیاطاً دو ایک آدمی ایسے مقرر کر آتے جو اُسکے میان کے حالات لکھتا رہتا -
نواب - آپ لوگون نے تو اِسوقت بہت ڈرا دیا - پھر اب شاید کدر ا کسی رئیس کو جانتا ہو اور اُسکو لالچ دے کہ قمرن کو حضور کے سپرد کر دونگا - تو قمرن کی طمع سے انسان روپیہ بلٹانے پر بھی راضی ہو جائیگا - مگر چاہے جو ہو قمرن اب ہم سے نہین چھوٹ سکتی -
چھٹن - ہرگز نہ چھوڑنا - بھولے سے نہ چھوڑنا -
نواب - قمرن جان کے ساتھ ہی -
بیرسٹر - ایک کام کرو صاحب - بالفعل تم تو اپنے تئین بری کرنے کی فکر مین خالی خولی رہا کرو - اور قمرن جان کو ہمارے سپرد کرو دو کہ ہم اِنکو منصوری کے پہاڑ پر لے جائین اور

دہان سے کوشش کرین کہ فارغخطی دیدیجاے - امانت
مین خیانت ہو تو جبھی کہیے گا -
نواب - (مسکراکر) ہم تو چاہتے ہی تھے کہ آپ کے سے
بھلے مانس ملین تو ہم قمرن کو اُنکے سپرد کردین - اول تو
آپ جو ان آدمی خیانت کا خوف ہو ہی نہین سکتا پھر
مذہب کے پابند کیسے کچھ - نماز قضا ہی نہین ہوئی کبھی
اور اِس سے بہتر آدمی کہان ملیگا -
آغا - اور یہ بھی کیا خوب فرمایا ہی کہ اگر امانت مین خیانت
ہو تو جبھی کہیے گا - بس ہو گیا -
چھٹن - ہمین اِسپر ایک نقل یاد آئی - ایک صاحب نے
اپنے پڑوسی سے جو سید ھے سادے آدمی تھے کہا کہ
بھائی صاحب آپ کی بیوی ہم کو کسی قدر بد وضع معلوم
ہوتی ہین کیونکہ مین کئی دن سے دیکھتا ہون کہ وہ دن بھر
تاک جھانک کیا کرتی ہین اگر ہمارا کہا مانو تو ایک کام کرو
کہ اِنکو تو اطلاع ندو اور ہمکو اتنی اجازت دو کہ کوئی عورت
بھیجکر ہم سلام پیام شروع کرین اور جب وہ ہمارے ہان
آنے پر راضی ہو جائین تو ہم تمکو بلوا کے اُنکو گرفتار کرا دین -
پڑوسی نے کہا بہتر ہی مگر اِسکا کیا ثبوت ہی کہ آپ ایمانداری کے
ساتھ کام کیجیے گا اور امانت مین خیانت نہ ہونے پائیگی -
بولے بھئی جب خیانت ہو گی تب ہی شکایت کرنا - یہ سیدھے
سادے تو تھے جھپ سے راضی ہو گئے مگر کچھ سوچ سمجھکر
بیوی سے بھی صاف صاف کہدیا اُسنے اِنکی عقل پر بہت
نفرین کی اور کہا تم بھی کتنے سیدھے ہو - یہ تو اُس سے
پوچھا ہوتا کہ جب امانت مین خیانت ہو گی تو پھر کہونگا کیا
اِسکے معنی کیا کہ امانت مین خیانت ہو تو جبھی کہنا - ویسی ہی

بات آپ نے بھی کہی -
بیرسٹر - اچھی بات اور صلاح دینا ہمارا کام تھا - ماننا نہ ماننا
آپ کے ہاتھ ہی -
نواب - (مسکراکر) بندہ کمال شکرگزار ہوا کہ میری بلا آپ
اپنے سر لیے لیتے ہین - ایسے احباب صادق کہان ملینگے
تو پھر اب تیاری کرون -
آغا - (ہنسکر) ضرور تیاری کیجیے - اگر امانت مین خیانت
ہو جبھی کہیے گا - کیا بات کہی ہی -
جب ہوا کھا کر اور مشورہ کرکے یہ سب کوٹھی مین داخل ہو
تو دیکھا قمرن اور ناز و بناؤ چنا ؤ کرکے اِنکی آمد کی منتظر
کھڑی ہین - نواب صاحب کو دیکھتے ہی قمرن نے مسکراکر
کہا یہ آج اتنی دیر کہان رہے - رہے کن سوتنیا کے اور
کدر سیان آگئے نہ سجیا مورے) قمرن اِس بات کی بصد شوق
منتظر تھی کہ نواب صاحب اب صاف اقرار کرلین کہ نکاح
ہو جائیگا اور کل پرسون تک مین نواب محمد عسکری صاحب کی
بیاہتا بیوی بنجاؤن اور اُنکی جائداد کی مالک اور وارث
شرعی قرار پاؤن اور اگر مجھسے کوئی لڑکا پیدا ہو تو وہ کل جائداد
منقولہ وغیر منقولہ کا وارث بن بیٹھے اور بعد وفات نواب صاحب
اِنکی بیگم صرف روٹی کپڑے کی مستحق ہون اور میرا لڑکا لکھ پتی
اور رئیس ہو جائے - اِن خیالات سے قمرن نے نواب صاحب
کو اپنی اداؤن اور لگاوٹ سے اور بھی زیادہ فریفتہ اور
شیفتہ کرنا شروع کیا تاکہ خوب ریجھین - فوراً اِنکے لیے
چاء منگوائی اور بڑی محبت سے جسمین بناوٹ زیادہ تھی
پلائی اور اپنے ہاتھ سے گلوری کھلاکر برآمدے مین کرسی پر
بیٹھین اور اُنکو بھی بٹھایا اور گھل گھل کے باتین کرنے لگین

سچ بتانا نواب اسوقت اتنی دیر تک کہان رہے۔ ہمین تو کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہی۔ کسی سے آنکھ لڑ گئی معلوم ہوتا ہی۔ اتنے مین مغلانی بی قمرن کی رضائی لیکر آئین۔

مغلانی۔ اے رضائی اوڑھ لیجیے سرکار۔ اللہ نہ کرے جو کہین دو راز حال سردی پیوست ہو جائیگی تو بہت تکلیف دیگی۔

نواب۔ یہ تمنے انکو کیا سکھا دیا بی مغلانی۔ کہتی ہین آج اتنی دیر تک کہان رہے۔ کسی سے آنکھ تو نہین لڑی ہی۔

مغلانی۔ مین بچاری بھلا انکو کیا سکھلاؤنگی۔ اس سن مین عورتین سانئے سے بھی خار کھاتی ہین کہ کہین سایہ عورت بنکے ہمارے میان کو رجھا نہ لے۔ جوانی باؤلی اسی سے تو کہا ہی حضور۔

ن۔ پوچھتی ہین کیا کسی سے آنکھ لڑی ہی۔

م۔ ہان مجھسے بھی فرماتی تھین کہ موتی سے آنکھ لڑی ہوگی۔

ن۔ موتی کے لیے لڑی کیا خوب۔

م۔ بندگی۔ حضور قدردان ہین۔

راوی۔ مغلانی بہت تیز فقرہ کہ گئی۔ نواب صاحب ایک پاتر پر بہت ریجھے ہوے تھے۔ جسکا نام موتی تھا کم سن اور حسین اور نازک بدن معشوق۔ اور گو انھون نے قمرن اور مغلانی سے چھپایا تھا مگر آخر کار مہراج بلی کی بیوقوفی سے کھل ہی گیا۔ آج موقع پاکر مغلانی نے یہ طعنہ دیا۔ اور نواب صاحب نے کہ چالاک اور تیز فہم آدمی تھے مغلانی کی تعریف کرکے (کہ موتی کے لیے لڑی کا لفظ کیا خوب کہا ہی) بات ٹال دی۔ مگر اتنا سمجھ گئے کہ قمرن کو موتی کا حال معلوم ہو گیا ہی۔ جب بی مغلانی رضائی دے کر چلین تو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ذرا نازو جان کو بھیجدینا۔

نازو فوراً آئین اور یہ بھی ایک آرام کرسی پر متمکن ہوئین اور ان تینون مین یون باتین ہونے لگین۔

قمرن۔ باجی جان اب کل پرسون سے ہمکو تمکو پردے مین رہنا پڑیگا۔ پردے کی بو بو بنینگے۔

نازو۔ اور کیا اب بے پردہ رہتے ہین۔

قمرن۔ نہین اب سوا انکے اور کسی کو منھ نہین دکھانا ہوگا۔ اب بڑی بڑی قیدین ہونگی۔

نازو۔ جب سے انکے یہان آئے تب سے کہان باہر نکلے اور ہمکو اسکا شوق کبھی نہین ہی کہ مردوں کو منھ دکھائین ایک درگیر اور محکم گیر۔ اور پھر یہ بھی ہمین دعوی ہی کہ ہم کو جو مرد دیکھ لیگا وہ ہم پر لٹو ہو جائیگا۔ ایک جھلک ہماری دیکھ لیا چاہے بس پھر برسون اسکے کلیجے پر سانپ لوٹین تو ہمارا ذمہ۔ جوانی پر تو گدھی بھی بھلی معلوم ہوتی ہی۔ نہ کہ ہم ایسی پریان۔

قمرن۔ اپنے منھ آپ میان مٹھو۔

نواب۔ ہماری تو رائے یہ ہی کہ تم دونون کے ساتھ نکاح پڑھوا لین۔ کہان کا جھگڑا۔

نازو۔ ہٹ بڑا بچھو ٹھہری تو۔

قمرن۔ ہی تو اچھا۔ بہنین کی بہنین اور سوت کی سوت مگر پھر باجی ہمسے لڑا کرینگی۔

نازو۔ کیا بکتی ہو واہیات۔

نواب۔ کہا مانو تم دونون کے ساتھ عقد ہو جائے تو بڑا لطف ہو۔ دونون بہنین ایک ساتھ رہین۔

قمرن۔ ہم تو راضی ہین۔ منظور نہین کر لیتین باجی۔

نازو۔ ہم کچھ تمھاری طرح پاگل تو ہین نہین۔

قمرن - ای کیا ہرج کیا ہی -
نازو - اچھا پہلے چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح ہو لے - پھر سمجھا جائیگا - دو بہنین بھی کہین سوت بنکے رہی ہین -
نواب - خیر یہ دل لگی تو ہو چکی اب یہ بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے وہ بات ہو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے -
نازو - مطلب یہ ہی کہ ہم چاہتے ہین کہ جسطرح ہمنے قمرن کو تمھارے سپرد کر دیا ہی اسیطرح تم بھی اب پکے طور پر اسکو اپنی لونڈی سمجھکر اپنے ساتھ رکھو تمکو اللہ نے اتنا بڑا رئیس کیا ہی - اللہ اور دے تمھاری ریاست دیکھکر آپان نے بے غدر ساتھ کر دیا - نہین تو کوئی اپنی آنکھون کی پتلی نکال کے کسی کو دیدیتا ہی بھلا - ہزارون رئیس ہم دونون کے پیچھے گرد کھاتے پھرتے - جو مانگتے وہ دیدیتے مگر جب تمکو اچھی طرح جانچ پڑتال لیا تو بے غدر ساتھ کر دیا اگر عورت کا کوئی اعتبار نہین اور پھر وہ عورت جو ابھی اچھی طرح جوان بھی نہوئی ہو - ابھی چودہ پندرہ برس کا سن ہو اُسکا کیا اعتبار ہی گو یہ ہماری بہن ہین تو کیا ہوا ہم تو اللہ لگتی کہینگے - ہمین ابھی اِنکا اعتبار نہین ہی -
قمرن - (تنک کر) کیا باجی جان کیا -
نازو - برا مانو بہن چاہے بھلا مانو -
ق - اور اپنا اعتبار ہی تمکو -
ن - ہمین اپنا اعتبار بھی نہین ہی - ابھی کوئی اٹھارہ اُنیس برس کا گبھرو ملے تو کیا عجب ہی کہ ہم بھاگ جائین بشرطیکہ چہرے پر ملاحت ہو - وید ار و ہو - پھر ہمین کوئی روک بھی سکے - جسنے ایک کو چھوڑا وہ ستر کریگی اور ستر چھوڑیگی - ہان جو نکاح ہو جائے تو پھر قمرن کہان جا سکتی ہین - پھر تو تمھارے بس ہین ہو گئین اس سے ہمارے نزدیک نکاح ہی کرنا بہتر ہی نواب - آیندہ جو تمھاری راے ہو - ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین - نہین تو ہمین کیا - ہمارے گاہک سیکڑون ہزارون موجود ہین - جہان جا کے کھڑے ہو جائینگے اچھے اچھے رئیس اپنی آنکھین بچھائینگے - جب تک ہماری جوانی اور یہ حسن باقی ہی عاشق اور رنگیلے جوان ہمارے غلامون کے غلام بنے رہینگے -
نواب - اسمین تو کوئی شک ہی نہین کر سکتا کہ تم دونون بہنین زاہد فریب ہو - تمھاری عالم فریبی مین جو شک کرے وہ کافر بلکہ اکفر - اور اسمین بھی شک نہین کہ تمھارے چاہنے والے بھی بہت سے پیدا ہو جائینگے مگر یہ بھی یاد رہے کہ یہان سے نکلین اور دو کوڑی کی وقعت ہو گئی -
نازو - ہاے اسی سے تو کہتی ہون کہ وہ بات کرو کہ بگڑی پوری ہو جائے - پھر ہم جیسے جکڑ جائین -
نواب - بس پھر اس سے بڑھکر پختگی اور کیا ہو گی کہ دلہین تُمھان لو کہ یہان سے نجائینگے - ہو گیا -
نازو - (چڑھائی ہوئی) ہو گیا - ہو گیا - ہو کیا خاک گیا ابھی تو قمرن اُس کبوتر کی سی ہی جو اُڑا کرتے ہین - جس ڈھابلی پر جی چاہا بیٹھ گئے اور جب نکاح ہو جائیگا تو جیسے پر کاٹ کے ڈربے مین بند کر دیا -
نواب - اسمین ایک بات ہی نازو جان -
نازو - وہ بھی کہ ڈالو حسرت کاہیکو باقی رہجائے -
نواب - نکاح تو نہین ہو سکتا -
نازو - یہ کاہے سے - یہان بی بی راضی تو کیا کریگا قاضی -
نواب - جس عورت کا نکاح ہو چکا ہی اُسکا نکاح دوسرے

مرد کے ساتھ بے طلاق کے شرعاً ناجائز ہی - کدرا کم بخت کا جوڑ لگا ہوا ہی -

قمرن - کیا ابھی تک جیتا ہی اللہ کرے جنازہ نکلے موے کا -

نواب - آمین - کہین اُسکے مرنے کی خبر آئے تو ہم مسجد مین گھی کے چراغ جلائین - خدا کرے کہین مرے کم بخت -

نازو - یہ بات جو تمنے کہی یہ ہمارے ذہن مین آگئی نکاح نہین ہوسکتا - کدرا کے جیتے جی نکاح نہ ہوسکیگا پھر اب کیا صلاح ہی -

نواب - کسی طرح اُس ملعون کو راہ پر لائین تو پڑا مطلب نکلے کچھ روپیہ لیکے فارغخطی لکھدے تو بس یکسوئی حاصل ہوجائے - پھر خوب گلچھرے اڑین -

نازو - پھر اُس کم بخت کو کہین لے دیکے راضی کرو -

نواب - اب مقصد یہ ہی کہ کسی معتبر آدمی کو لکھنو بھیجین اور اس کدرا سور کے بچے کو راضی کرکے فارغخطی لکھوائین تو ہم سمجھین کہ بڑے عذاب سے نجات پائی -

نازو - وہان کا حال تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتا کہ وہ کیا رہا ہی - جھوٹ ہی بیٹھا کہ کسی منصوبے مین ہی یا مر گیا - کسی کو لکھو تو - اپنے اُنکو لکھو کیا نام ہی نواب رونق جنگ بہادر کو کہ کدرا اب کرتا کیا ہی اور کس پھیر مین ہی -

قمرن - اُسکا تو تیجا بھی ہوگیا -

نازو - اللہ کرے نہوا ہو تو اب ہو -

نواب - دیکھو خبر آیا ہی چاہتی ہی -

اِس تقریر کے بعد نازو اور قمرن کسی بہانے سے اُٹھ گئین اور نواب صاحب اور لوگون مین جاکے بیٹھے مغلانی سے نازو نے جاکے کہا - بی مغلانی وہ تو معاملہ ہی اور کا اور ہوگیا - نواب تو بیچارے اب راضی ہین کہ نکاح ہوجائے مگر نکاح تو ہو نہین سکتا - میان کی موجودگی مین نکاح کیونکر ہوسکتا ہی اب صلاح یہ ہی کہ اُس موئے کدرا کو کچھ دے لے کے اِس بات پر راضی کرین کہ وہ فارغخطی لکھدے کہ ہم کو قمرن سے کوئی واسطہ نہین ہی - جہان چاہے جائے اور جسکے پاس جی چاہے رہے اور جو چاہے کرے ہمسے کچھ واسطہ نہین ہی نہ یہ ہماری جورو اور نہ ہم اِسکے میان -

مغلانی نے اِس بات سے اتفاق کرلیا - کہا ہان مین خود دھوکا کھا گئی - اب بات میرے ذہن مین آئی - نکاح کیونکر ابھی ہوسکتا ہی - فارخطی ہی بہتر ہی)

قمرن - تم نہ لکھنؤ چلی جاؤ مغلانی اور اُس موئے کاٹے کو سمجھا کے لکھوا دو - خرچ نواب صاحب کرینگے اور تم جاکے اُسکو راہ پر لاؤ -

مغلانی - مین تو اچھی طرح سے جانتی بھی نہین ہون کہ وہ کون ہی مگر ہان نواب صاحب کہین تو کیا مضائقہ ہی مگر آپ ذرا اُنکو موتی پاتر سے بچاتے رہیے گا مین کئی آدمیون سے سُن چکی ہون کہ جسدن یہان کے سیٹھ جی کے ہان جلسہ تھا تو نواب صاحب اُس پر بہت لوٹ تھے - رات بھر لٹو رہے - کوئی کہتا ہی کہ اُسکے ساتھ اُسکے گھر گئے تھے اور صبح کو بڑی فجر وہان سے آکے سیٹھ جی کے گھر پہ بھیرو مین سُنی - اور کوئی کہتا ہی سو روپے مہینا مقرر کرکے اُسکو نوکر رکھنے والے ہین - کیا جانے اِسمین جھوٹ سچ کیا ہی - مگر موتی کی شکل صورت ایسی ہی کہ نواب اُس پر لوٹ ہوگئے ہون تو کیا تعجب ہی -

نازو نے کہا دیکھو دریافت کیے لیتے ہین - نواب کو بلوا بھیجا

اور پردہ ہٹا کے دوسرے کمرے مین لے گئی جہان لمپ ابھی تک نہین جلا تھا اور بالکل اندھیرا پڑا تھا - نازو نے اُنکا ہاتھ پکڑکر کہا ہمارے سر پر ہاتھ رکھکر ایک بات کی قسم تو کھاؤ نواب صاحب نے ہاتھ چھڑا کر نازو کو لپٹ کے بوسہ لیا اور کوچ پر بٹھا کر کہا لے اب مطلب بیان کرو -

نازو - سنو یہ گال ہمارے کیا مفت کے پائے ہین - اب ہم فی بوسہ ایک اشرفی لگا دینگے بس جتنے بوسے چاہو لیا کرو -

نواب - اچھا یون ہی سہی منظور - ہان تم کیا کہتی تھین - کوئی نیا حکم آیا ہو کیا -

نازو - اب تمھاری شامتین آئی ہین - بڑا نواب کی دم بنا ہو قمرن خدمت کو موجود ہین چوہا جاتی کو مستعد - پھر اب یہ حرص کاہے کی ہو - جوڑی تمھارے پاس موجود ہو ایک سواری کی گھوڑی دوسری کوتل -

نواب - کوئی ملعون ہی یہ پہیلی سمجھا ہوگا - مین تو پہلے ہی تاڑ گیا تھا کہ کوئی حکم آیا ہو -

نازو - رگاوٹ پر آہستہ سے تھپڑ لگاکر کیا اُڑان گھائیان بتاتا ہو - ہمسے بھی فقرہ بازی - کیون جی وہ موتی موتی کون ہو تمھاری -

نواب - یہ بات مین تو پہلے ہی سمجھا تھا - تم اسکو کیا کہتی ہو بیوقوف بڑی نادان ہو -

نازو - اور اُلٹا ہمین کو نادان بناتا ہو -

نواب - تم ہو پاگل - تمھین خبط ہو گیا ہو - پکا جنون بلکہ مالیخولیا - موتی ہندو ہم مسلمان - اس پہاڑ کی ریت رسم ہی سے تم ناواقف ہو - اگر یہان کی کوئی پاتر خالی بیٹھنے تک کو آسکے تو ذات باہر کر دیجائے - یہان بڑی چھوت مانی جاتی ہو - اگر یہان کا کوئی ہندو کسی مسلمان عورت کو نوکر رکھے تو کوئی اُسکے ہاتھ کا پانی نہ پیے - اور جو کوئی پاتر مسلمان کی نوکری کرے تو برادری سے خارج ہو جائے - موتی بھلا ہماری نوکری کریگی - مگر تم کو تو لڑنے سے مطلب ہو - ذرا بات سُن پائی اور بہن کیطرف سے لڑنے کو موجود -

نازو - اچھا ہمارے سر پر ہاتھ رکھو -

نواب - نازو کے سر کی قسم سچ کہتا ہون -

نازو - پھر یہ خبر کیون اتنی اُڑ گئی -

نواب - اب لوگون کی زبان کو کوئی کیا کرے - کمر یہ دھر کی اُدھر اُدھر کی اِدھر لگاتا کون ہو ہم اسی حیرت مین ہین - یہ کون ذات شریف ہین - ہم تو لگا لینگے -

نازو - تم ہمارے سر پر ہاتھ نہ رکھتے تو ہمین ہرگز یقین نہ آتا -

نواب - قمرن کو بھی معلوم ہو گیا ہو جاکے سمجھا دو جی - کیا کیا فقرہ باز لوگ ہین - موتی کے حسین ہونے مین شک نہین بڑی حسین عورت ہو - اور ابھی بہت کم سن ہو مگر ہم چاہین بھی تو وہ کب آسکتی ہو -

نازو - اچھا تو اب اگر تمھاری راے ہو تو بی معشلانی کو داروغہ یا ممن کے ساتھ لکھنؤ بھیجدو - وہ وہان جاکے گدڑا کو راہ پر لائین - اِنسے ٹھیک اور کوئی اس کام کے قابل نہین ہو آج نہین تو کل یہ روانہ ہو جائین بس - دو چار روز مین فارخطی (فارغخطی) اُس سے جاکے لکھوا لائین -

نواب - عورتون کی بھی کیا عقل ہوتی ہو - معشلانی بھلا ان باتون کو کیا جانے - اور فارغخطی کو کیا سہل سمجھی ہو کہ گئین اور لکھوا لائین -

نازو نے اِس تقریر کا حال مغلانی اور قمرن سے بیان کردیا اور اُنھون نے اتفاق کرلیا۔

چہ میگوئیان

نواب ہلال رکاب مع زندہ دل احباب اولی الالباب و مصاحبین و رفقا و مہوشان گل اندام و ماہ سیما کوہ فلک شکوہ نینی تال پر گلچھرے اڑاتے اور رنگ لیان مناتے تھے۔ سب سے زیادہ نازو اور قمرن کی چاندی تھی پہننے کو زربفت و اطلس و کمخاب قاقم و دیبا پرنیان و حریر۔ نت نئی پوشاک۔ دن بھر مین اٹھارہ جوڑے بدلتی تھین۔ کبھی صندلی رنگ کا دوشالہ۔ کبھی جامہ وار کی رضائی۔ کبھی ریشمی لباس زیب بدن۔ کبھی سادگی مین پھبن۔ کبھی زیور گران بہا سے آراستہ۔ کبھی سیم بدن مسون کی وضع وہی شمی اور اسکرٹ اور گون۔ کبھی مردانہ لباس چست کفتنا اور تین کمر توئی کا صراحی دار دگلا اور سنکے دار بانکی ٹوپی۔ پاؤن مین ٹاٹ بافی بوٹ۔ معلوم ہوتا تھا کوئی خوبرو امرد پیسہ وگیسو دِکھڑا ہی۔ کبھی بھاری ساری تہری لاگت ورتیاری کی زیب جسم مصفا الغرض انکے لیے چین ہی چین لکھا تھا۔ کھانے کو اعلےٰ سے اعلےٰ۔ لذیذ سے لذیذ اطعمۂ خوش ذائقہ روز نئی فرمایش ہوئی تھی۔ آج بی نازو جان صاحب کا جی چاہتا ہی کہ اناس کا پلاؤ کھائین۔ قمرن النسا نے پہاڑی مرغ کا قورمہ پکوایا ہی۔ بی مغلانی نے پردل کا دلما سرکار کے لیے تیار کرایا ہی۔ آج قمرن شامی کباب کھائینگی۔ بی نازو جان کی خاطر سے بانس کی کوپل کا اچار اور نورتن چٹنی منگوائی گئی ہی۔ نینی تال کی جھیل مین ماشیر مچھلی پکڑی جاتی ہی اور زمین مین دفنا کے بی قمرن کے لیے پکوائی جاتی ہی شراب بھی اعلیٰ قسم کی اُنکے لیے بنی رہتی تھین شامپین پانچ پانچ روپے بوتل اسپارکلنگ موزیل۔ اسٹل ہاک۔ آیا پانا۔ شری۔ رائشین پورٹ۔ کیور سیو۔ ہزار ہا روپیے کی شراب ناب۔ اور اُسکا سامان سب بیش قیمت۔ ہر قسم کی شراب کے سفید سفید گلاس اور جام ارغوانی۔ سواری کے لیے گنگا جمنی ہوادار اور کھپال جنکے دیکھنے سے آنکھون کو خیرگی ہو۔ اور سواری نکلی دھاری جسطرف سے جگمگاتی ہوئی نکل گئی یہ معلوم ہوا کہ عطر روح پرور کے قرابے لنڈھائے گئے ہین۔ ہر ہفتے مین لکھنؤ سے عطر اور خوشبودار تیل پارسل آتا تھا اور انگریزی عطر بہار ہی پر خاص مارسن کمپنی کی کوٹھی سے لیا جاتا تھا۔ خدمت کے لیے سلیقہ شعار عورتون کی کمی نہ تھی۔ سب خوش پوش و خوبرو۔

الغرض نواب نامدار کی بدولت یہ دونون چین کرتی تھین اور شہزادیون کی طرح رہتی تھین۔ گویا گھر کی مالک بنی ہوئین جو جی چاہے خرچین جو چاہین کھائین جو چاہین پہنین۔ کھانے پینے کو شراب وکباب۔ پہننے کو اطلس و کمخاب۔ رہنے کو کوٹھی عالیشان لطافت بار۔ سواری کو سونے چاندی کے ہوادار۔ بغل گرمانے کو نواب محمد عسکری کا سا جوان طرحدار۔ ؎

عروسی کی شب کی حلاوت تھی حاصل	
	فرحناک تھی روح دل شادمان تھا
مشاہد جمال پری کی تھین آنکھین	
	مکان وصال اک طلسم مکان تھا
حضوری نگاہون کو دیدار سے تھی	
	کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیان تھا
کیا تھا اسے بوسہ بازی نے پیدا	

	مگر کی طرح سے جو غائب وہان تھا
حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی	
	نہان جسکو سمجھے ہوے تھے عیان تھا

مگر افسوس کہ یہ سب سامان عشرت جلد درہم برہم ہونیوالا ہی جمعیت خاطر اور انبساط ونشاط کے عوض زلف کی سی پریشانی ہونیوالی ہی ایک ذات شریف نے لکھنؤ مین بیٹھے بیٹھے عجب گل کھلایا ہی۔ نواب محمد عسکری جو ان گلبدنونکو ساتھ لائے تو ان حضرت کے دلمین یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکی۔ اور وہین سے وہ جوڑ توڑ کیے کہ الامان والحفیظ انکو اس عشرتکدۂ نینی تال مین یہ کیا معلوم تھا کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہی ع

	مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی	

ایک روز حسب معمول نواب صاحب کے ہان انکے لائق فائق دوست حضرت لندنی علوم نفیسہ کی تعریف اور ہندوستانکی پست ہمتی اور ادبار کا دلچسپ ذکر کر رہے تھے اور سب حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے انھون نے کہا علم جر اثقال سے جو ایک مفید اور فیض بخش علم ہی ہملوگ اسقدر ناواقف ہین اور اسکی تحصیل اور ترقی کی طرف اس درجہ کم توجہی کرتے ہین کہ ایک ادنی سی کل بھی سمجھ مین نہین آتی۔ یہان بھونڈی شاعری اور تاریخ گوئی مین تمام عمر ضایع کر دیجاتی ہی۔ تدبیر خنجر مین اور تحریر خنجر مین اور بانی مین پتھر اور دانی مین پتھر۔ یہ پتھر ہماری عقل پر پڑے ہوے ہین۔ خط غبار مین قطعہ لکھتے پھرتے ہین ہندو پنڈت اور مسلمانون کے مولوی فضول اور بیکار باتون مین تمام عمر ضائع کرتے ہین جس سے کوئی فائدہ دنیوی مترتب نہین ہو سکتا عقبی کا حال خدا جانے۔ ای کاش ہمارے ملک کے شعرا اور تاریخ گو اور منطقی اور فقیہ اور کب اور نیاسے شناسنر کے علما امور مفید کی جانب بھی توجہ کرتے جر اثقال و ریاضی مین دستگاہ تامہ بہم پہونچاتے تو اُنکے ملک کو کیا کچھ فائدہ ہوتا۔ لکھنؤ کے اُس تیلی گھر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ نہ ہندوستان کو منطق وفقہ اور شعراے گرانمایہ کی چندان ضرورت ہی نہ منطق اور فقہ اور نیاسے اور ویاکرن جاننے والون کی زیادہ حاجت ہی۔ ہان اس قسم کے لوگون کی البتہ ضرورت ہی بلکہ اشد ضرورت ہی جو کلون کے کام کو بخوبی سمجھین۔ اور انکو اس ملک مین ترقی دین۔ وسیلہ رفاہ ہی تو یہ ہی اور ذریعۂ فلاح ہی تو یہ ہی اس تیلی گھر کو جو مین نے لب آب گومتی دیکھا تو جی بہت ہی خوش ہوا۔ اگر لکھنؤ والے عقل کی آنکھین کھولکے دیکھین تو اس کاغذ کی کل کو دل سے زیادہ عزیز رکھین۔ کبوتر بازی اور مرغ بازی اور بٹیر بازی اور پتنگ بازی اور اسی طرحکے اور امور فضول سے عشق ہی مگر اس فیضرسان کل کیطرف سے غافل ہین۔ مگر وہان تو خیال ہی کہ لالہ خیالی رام نے ایک بلسوا کی مسجد کی تاریخ جو کہی تھی ؎

	بحر ابش سجدہ خاص و عام ست فلک گفتا کہ این بیت الحرام ست	

اس سے ہماری تاریخ پڑھ جاتے اور سلمان ساوجی سے جو ایک مصرع مین سہ مادۂ تاریخ نکالے تھے اس سے ہمارا کلام گوے سبقت لیجائے۔

اب رہی ہماری یونیورسٹیونکی بی اے اور ایم اے کی لکچر بازی اور مضمون نویسی وہ گورنمنٹ کے پولیٹکل امور پر اعتراض

جمانے اور نکتہ چینی کرنے سے فرصت نہین پاتے وہ اِس فکر مین کہ پارلیمنٹ کی ممبری پائین دھوان دھار اسپیچین دیکر نام نیک پیدا کرین ۔ طویل و عریض آرٹکل لکھین ۔ اور گورنمنٹ کو خوب ہی آڑے ہاتھون لین ۔

پُرانے فیشن کے ہندوستانی اور ہی دُھن مین ہین ۔ اور ہی اُدھیڑ بُن مین ہین ۔ وہ یاجوج اور ماجوج اور سد سکندری اور جن اور پریون اور جیرونکی الغلگیری کے بکھیڑ مین پڑے ہین اور اگر ہندو ہون تو کھانے پینے کے پرہیز کا خبط ۔ دنیا بھر کے فعل بد کرین مگر کسی کے ساتھ کھایا اور گئے گذرے ۔ اِس جنون نے اُنکو کہین کا نہین رکھا انکے ہان کے پنڈت بندۂ زر ۔ لالچ کے پتلے ۔ طمع کے ہاتھون بکے ہوے ۔ اور زمانۂ حال کی ضرورتون سے آنکھین بند کیے ہوے ۔ منو جی نے یون لکھا ہے ۔ اور یاگ ولک کا یہ داکھا ہے ۔ کوئی پوچھے یاگ ولک ومنو جی کے وقت کی باتین اب کہان چل سکتی ہین ۔ مگر وہ ابھی تک منو اور یاگ ولک کی داکھ کی گا رہے ہین ۔ دنیا مین جو نئی نئی ترقیان ہو رہی ہین اُنسے بالکل ناواقف ۔

انفسوس تو اُنپہ ہے کہ اب بھی
جلوے جو دکھا رہا ہے ادبار
ہین گم شدۂ رہ ترقی
اوہام غلط مین ہین گرفتار

اتبک بھی جو بےسر کجی ہین
گو اپنے ہین پھر بھی اجنبی ہین
سچ یہ ہے کہ جب خدا پڑی ہے
پھر قوم کی اُنکو کیا پڑی ہے

گو قوم شکستہ حال ہو جائے
برباد ہو پائمال ہو جائے
یا ورنہ کوئی نہ چارہ گر ہو
ہم خوار ہو او خوار تر ہو

ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر
مٹ جائے ذلیل و خوار ہو کر
یہ سب ہو پر انکی ضد نہ جائے
حق بات کبھی نہ دل مین آئے

گو قوم پہ لاکھ آفتین آئین
ممکن ہے کہ یہ ذرا بدل جائین
جاتے نہیں وہم باطل انکے
تیور سے بنائے ہین ان کے

اتنے جو نہ کچھ خیال ہوتے
کیون آج شکستہ حال ہوتے
اترے عیان حب اسلام
جیرون مین تو اب کرو نہ آرام

دعوے ہین تو کچھ ہنر دکھاؤ
ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ

پروفیسر محمد شبلی نعمانی کا یہ کلام بالکل حسب حال اہل اسلام ہے مگر گو اب اہل ہنود و اہل اسلام دونون کی حالت دیگر ہے مگر زعم اور دعوی وہی ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست ۔ پدرم سلطان بود ۔ ہم ایسے اور ہم ایسے ۔ تمام عالم کے علوم کے عالم ۔ ساری خدائی کی صناعیون کے موجد ۔ تہذیب مین دنیا بھر کی قومون کے کان کاٹنے والے ۔ ع ۔

ہر فن مین ہین استاد ہمین کیا نہین آتا

اس دعوی اور پدرم سلطان بود کے خیال نے ہمکو کہین کا نہ رکھا ۔ ایسا ڈبویا کہ تھلیڑا ہی نہین ملتا ۔ اُبھرنا معلوم لیکن دہرے اور مجرم مین جو بلی بزار کو موجود ۔ ہندو مسلمان مین جانی دشمنی ۔ سُنی شیعہ کٹے مرتے ہین ۔ الغرض ادبار کی جتنی باتین ہین وہ سب ہماری گھُٹی مین پڑی ہین اور اقبال کے جسقدر افعال ہین اُن سب سے ہمین کلی نفرت اور قطعی عداوت ہے ۔ پھر فرمایئے ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہین ۔

ادراک حال ما نگہ بیتوان نمود
حرفے زحال خویش بہ سیما نوشتہ ایم

کجا بود منزل کجا تاختم ۔ جوش طبع کے سبب سے اسقدر بہک گیا ۔ حق یون ہے کہ اس کاغذ کی کل سے جو لکھنؤ مین چل رہی ہے بڑے بڑے فائدے متصور ہین مگر اہل لکھنؤ چشم بینا سے کام لین

نہین لیتے - اس گفتگو مین بی قمرن جان مخل ہوئین آکے نواب صاحب سے کہا نواب ایک جوہری آیا ہی - ہمین کچھ جواہرات نہین خرید دیتے - نواب صاحب مع حوالی موالی کے ڈرائنگ روم مین گئے مگر جوہری بڑا گران فروش تھا سودا نہ پٹا صرف ایک انگوٹھی انھون نے قمرن کو خرید دی اور جوہری تہی ہو کے رخصت ہوا مگر نواب صاحب کے دربار مین جواہرات کا ذکر شروع ہو گیا -

اختر - سنتے ہین تو جو جواہرات نواب ناظم بنگالہ کے دربار مین دیکھا واللہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی - دریاے نور نام کا ایک ہیرا دیکھنے مین آیا کہ پھڑک گیا بس - یہ کوہ نور کا جواب ہی - اسکے ارد گرد ہیرے جڑے ہین - کوہ طور پر پتھر پڑے ہین - اس فن کے ماہر صراف جوہر شناس کہتے ہین کہ ہیرے کی اتنی بڑی قطبی دیکھی نہ سنی - نہایت ہی شفاف -

مسخرہ - نواب ناظم مرشد آباد کے ہان کا ایک مالا ہمنے بھی دیکھا ہی ہیرے اور پنے کا مالا - گمی مادرزاد کی آنکھون کا اُجالا - اسکے استاد کاریگر نے ہیرا بالکل موتی کی قطع پر تراشا ہی اور اپنے فن مین کوس لمن الملک بجایا ہی -

مہرلج - واہ میان فخر الدولہ میرزا حبیب علی بیگ مہر رنگین -

مسخرہ - جواہر خانہ شاہی کی ہر الماری گوہر سے پر تھی - کان زمرد جواہر تھی - موتی درخشان تابدار - لولوے شاہوار -

اختر - اور خدا نہ ایک گلوبند مرصع مین کمال کیا ہی کہ سونا نہین دیا ہی - یاقوت کو تراش کر چھوٹے چھوٹے سوراخون مین تار سے بندش کی ہی اور داد کمال دی ہی -

نازو - ہم نے اس موے بے ایمان سے کہا تھا کہ ہیرے کی دو تا اب انگوٹھیان تمکو دینگے سو آج تک دیتے ہی ہین

مہرلج - کہدیا سمجھا دیا کہ -

نازو - اپنا سر کہدیا ہی - موا جھوٹا - اُٹھائی گیرا - سارے زمانے کا جھوٹ بولنے والا - یہ دونگا وہ دونگا - لینا ایک نہ دینا دو - وعدے بڑے لمبے چوڑے کرنے جانتا ہی -

اختر - کنجوسی کا بس اسپر خاتمہ ہی -

نازو - کنجوسی نہین کمینہ ہی موا -

چھٹن - اسدن جب ہم لوگون کی دعوت کی تھی تب انکی کیفیت دیکھتا کوئی اور بیوی سے گلچپ جو ہوئی وہ سننے کے قابل تھی - بڑا مزا آتا تھا - کھانا توبہ ہی بھلی -

مہرلج - کیا حرامزادے لوگ ہین - کھائین بھی اور غرائین بھی ایسون کو کھلانا بھی پاجی پن ہی -

ممن - اور کبھی مصالحہ کا نام بھی نہ تھا -

نازو - ایسا جھوٹا دیکھا نہ سنا -

مہرلج - اچھا جان من - زمرد کے دو بازو تمھاری نذر کرینگے - تم بھی کیا یاد کرو گی کہان کسی رئیس سے ملاقات ہوئی تھی -

نازو - (جھلا کر) اللہ جانتا ہی جو اس وضع کی فقرہ بازی کی تو نوچ جاونگا - تیری بات کا اعتبار کسکو ہی - کچھ ہیرے کی انگوٹھیان دین - کچھ کرن پھول بنا دیے اب بازو دینے کا وعدہ ہی - جھوٹا بے ایمان -

مہرلج - اچھا پھر دیکھ ہی لوگی -

نازو - (گالون پر دستر لگا کر) مونڈھی کاٹا!

مسخرہ - آواز کم ہوئی - تڑاقا ہوا -

مہرلج - ادھر آؤ تو مین تڑاقے کی آواز سنا دون -

مسخرہ - تو آپ میری نازو جان ہین -

نواب صاحب - یار مُنہہ کی کہاتے ہو اُستاد -

اختر - اسوقت تو منشی مہراج بلی پر چھاگئی واللہ -

ممن - حضور وہ بھی جواب دینگے -

نازو - گھر کی پھکی اور باسی ساگ -

مہراج - دون پھر جواب -

نازو - اپنی تبرچھبا کا بہروا ہا -

مسخرہ - انکی بیوی تو ترچھبا ضرور ہی ہوگی -

نازو - ارے انکی نگھاؤ مین جھلکے ذری اپنی جورو تو دکھا دو چوڑیان پہنانے کے بہانے بلانا -

مہراج - واہ جیسین جوتا ہی چلنے لگے -

نازو - ہوگی کوئی گھرگھچی سی - کالی کلوٹی - جیسے اُلتا توا کیسی ہی کیسی - گوری ہی کالی -

چھٹن - لکھنؤ مین تو یہ کہتے تھے کہ صورت بالکل گوری ساتون کی سی ہی - اسکو چھپاؤ اُسکو نکالو - اُسکو چھپاؤ اسکو نکالو - بالکل ایک سی صورت ہی -

نازو - (قہقہہ لگاکر) ہان کہا ہوگا - اس سے کوئی تعجب نہین ہی - کیون رے مہراج بلیا - کہا تھا تو نے -

نواب - اچھا نازو جان ہم ایسے اتنا پوچھو کہ انکی بیوی کی چال کس قطع کی ہی - بس اور کچھ نہ پوچھو -

مہراج - اچھا تو ایسا عجب کیا ہی - ہان ہمنے تو کہا تھا کہ ہماری بیوی کی چال اور طرز خرام بعینہ ایسی ہی جیسے اُس چھوکری کی چال ہی جو چھتر منزل کی کچہری مین تھے اور پہلے بھر بھر کر بلاتی ہی -

نازو - (نازو سے قہقہہ لگاکر) نصیبا کو کہتا ہی -

نواب - اُسکا نام نصیبا ہی -

نازو - ہان - ہمارے ہی وہان تو رہتی ہی -

آغا - کیا اچھی مثال دی ہی -

نازو - ہم کہتے ہین اسکی جورو اسنے تو کیا اپنے دل مین کہے

چھٹن - خوب چینپائے انکو -

آغا - مگر انکی باتون سے خوش تو بہت ہوتی ہوگی -

چھٹن - واہ - کیون نہین - مسخر الدولہ سے تو پوچھ لو نہ -

آغا - ارے ہان خوب یاد آیا -

انکا کہنا تھا کہ مہراج بلی سینچ پاؤ سے اور لگے گالیان دینے تو بلدی نول - کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا - بدمعاش برشما قہر باری و برق برخرمن دل تو افگندن کردہ خرمن نہ کو زنا کہ از دل عبارت بود بسوزاند - و از لباس جسمانی شما تار تار شدہ رود کہ فصحا شیراز گفتہ اند کہ رباعی -

اے زبردست زیردست آزار	گرم تاکے بماند این بازار
بچہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

مرنا تیرا اچھا زیادہ کہ آدمی کا ستانے والا ہی تو -

نازو نے نواب صاحب سے بہت اصرار کیا کہ اس تقریر کا منشا ہماری سمجھ مین نہین آیا - کیا انکی بیوی کو مسخرے نے دیکھا ہی یہ اسقدر چھپیا اور چھپا کیون ہی - نواب صاحب وجہ بیان کرنے کو تھے کہ مہراج بلی آگ ہو گئے اور جھلاکر اُٹھ کھڑے ہوے

نواب - اچھا بیٹھو بیٹھو - نہ کہونگا واللہ نہ کہونگا -

چھٹن - کبھی دق نکرو بیچارے کو -

آغا - مضی ما مضی - جو ہوا وہ ہوا -

مسخرہ - ہم تو اپنے مُنہہ سے کچھ کہتے بھی نہین -

آغا - خواہ مخواہ دق کرنا ہمین نہین اچھا معلوم ہوتا -

ہوا جو کچھ سو ہوا بس گذشتہ را صلواۃ
کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

نازو - تم لوگ ہمارے میان کو دق کرتے ہو جی -
مہراج - خدا کی قسم مین یہان سے چلا جاؤنگا اور یہ مسخرہ مردک میرے ہاتھ سے ایک دن پٹیگا - ع

ہے سانپ کے منہ مین انگلی دینی

مسخرہ - کیا برجستہ مصرع پڑھدیا ہے -
آغا - بالکل چسپان اور موزون ہے - گلزار نسیم کا مصرع ہے اور مصرع برجستہ وہی ہے - جسکو مصرع تلا کہتے ہین -
نازو - تو ہمکو دکھا دوگے - اپنی گھر بسی ہمکو بھی دکھادو کچھ مرد تو ہون نہین کہ ڈر وگے کہ لے بھاگون یا بے عزت کر ڈالون -
مہراج - وہ اس فشن کی ہین ہی نہین -
آغا - عمر کیا ہوگی -
مہراج - (سادگی کے ساتھ) ہماری ہی عمر ہوگی -
مسخرہ - پہلوٹی کا کون ہے -
مہراج - کیا واہی سا معلوم ہوتا ہے کچھ پاگل -

بم کا گولا

پھر دوڑے ہاتھ جیب و گریبان کو ہو نوید
پھر نکلے پاؤن خار مغیلان کو ہو نوید
کہسار کو خوشی ہو بیابان کو ہو نوید
پاکوبیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
پھر ہین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم

نواب صاحب اس فکر مین تھے کہ نازو اور قمرن کو کسی ایسی کامل فن رقاصہ ولایت زا سے انگریزی ناچ سکھا ئین جو کہ میمون کیطرح تھرکنا اور کولھا پھڑکانا اور کمر کا ہلانا بتائین مگر یہ بھی نہ تھی کہ تھوڑی دیر مین خود گنی کا ناچ ناچینگے چھبن صاحب بہادر کو شوق چرایا کہ ہارمونیم بجانا خود بھی سیکھین اور نازو جان کو بھی سکھائین - مگر یہ علم ہی نہ تھا کہ گھڑی دو مین مرلیا باجیگی منشی مہراج بلی مچھلی کے شکار کا سامان خریدنے والے تھے - ع

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہے

اسی طرح سب اپنی اپنی طبیعت کے موافق کسی نہ کسی دھن اور ادھیڑ بن مین تھے - سب خوش و مسرور غم و الم کا فور رنج و تشویش منزلون دور کہ یکایک گلستان طرب پر ابر غم چھایا اور برق ستم نے خرمن عیش کو خاکستر بنایا - اور نواب مدار ان اشعار حسرت بار کے مصداق بنے - ؎

آزاد مثل سرو تھے بستانیون مین ہم
افتادہ شکل خار بیابانیون مین ہم
وارستہ ہو کے پھنس گئے نادانیون مین ہم
پابستہ چون دخان ہین پریشانیون مین ہم
یارب ہین کسکی زلف کے زندانیون مین ہم

یعنی ایک روز نواب نامدار معشوقہ گلعذار عروس غنچہ دہان نازو جان سے خلوت مین خواستگار بوس و کنار تھے اور وہ عروس تازہ چشم و دلارام رم کی لیتی تھی - انکا فرط شوق سے ہاتھ بڑھانا اور اسکا پھرتی کے ساتھ بدن چرانا - انکی آتشین آہ اور اسکی جادو بھری نگاہ - انکا ہاتھ جوڑکر کہنا کہ ایک بوسے کو نہ ترساؤ - اسکا جواب دینا کہ منہ دھو آؤ - ادھر تمنا ادھر انکار - ادھر شوق و دست درازی - ادھر نہین نہین کا انکار آوازی - ادھر یہ خوشامد کہ ایک بوسے کے عوض دینار و درم لو - ادھر یہ لجاجت کہ ٹھہرو ذری

چُھری کے تلے دم ہو - اُنکا بیقرار ہو کر تڑپنا - اُسکا جوبن پر آکر تانا یہ نرگس چشم فتان کے تیور - وہ حسن خداداد پر مخمور اُدھر جوش جنون کی جولانی - اُدھر غرور شباب و جوانی - الغرض عاشق و معشوق مصروف ناز و نیاز تھے - و عشرت ساز تھے کہ دفعتًہ خدمتگار سلیقہ شعار نے پردۂ زرنگار کے باہر سے باادب آواز دی (حضور محمد جعفر صاحب لکھنؤ سے آئے ہین اور آپ کے ساڑھو کا خط لائے ہین) (حیرت ہوئی کہ محمد جعفر کیون آئے ہین اور یہ خط کیسا لائے ہین) - نازو کے گال پر سے ہاتھ پھیر کر باہر نکل آئے - محمد جعفر نے جھک کر آداب عرض کیا - اُنھون نے جواب دیا اور پوچھا خیر باشد - تم یہان کہان کہا پیر و مرشد ذرا الگ ہو لون تو سب حال عرض کرون مگر تخلیے مین کہنے کی بات ہے - اِس جواب سے اُنکی پریشانی اور دوچند ہوئی کہ خدا خیر کرے - اُسی مقام پر فرش پر بیٹھ گئے - محمد جعفر کا نام سُنکر اور سب صاحب بھی جمع ہو گئے - آغا صاحب نے پوچھا کیونکر آنا ہوا بھئی - مہراجبلی نے بوکھلاہٹ کے ساتھ کہا اتنا بتا دو کہ خیریت تو ہے اِس سوال کا جواب سُننے کا ہر فرد بشر ہمہ تن گوش تھا کہ محمد جعفر نے افسردگی کے ساتھ آہستہ سے کہا خط سے معلوم ہو جائیگا - ابھی تک تو خیریت ہی ہے مگر خیر نظر نہین آتی شر کی صورت پیدا ہو گئی) یہ کلمہ ملال انگیز سُنکر سب کے منہ پر ہوائیان چھوٹنے لگین - چہرون کا رنگ فق ہو گیا - یا خدا خیر کیجیو - اللہ بُری گھڑی سے بچائے - یہ کلمات دعائیہ سب کے ورد زبان تھے - مگر ہوش پران تھے -

محمد جعفر نے خط اپنے بیگ سے نکالکر نواب محمد عسکری صاحب کو دیا - اُنھون نے پھاٹک پر آدمی بھیجا کہ بے اطلاع کوئی نہ آنے پائے اور نواب رونق جنگ بہادر کا خط سر بمہر کھولا اور سب کو پڑھ کر سنایا -

برادر والا تبار سلامت - محمد جعفر کو تمھارے پاس مع اِس خط کے روانہ کرتا ہون - اور خدا سے دعا مانگ رہا ہون کہ ریل مل جائے کیونکہ وقت تنگ اور بندہ مارے پریشانی کے حیران و دنگ ہے - یہان ایک نیا گل کھلا ہے - قمرن کے میان اِس قادر کمبخت نے تھانے میں رپوٹ لکھائی ہے کہ نواب محمد عسکری باغوائے آغا محمد اطہر و منشی مہراج بلی و اختر اِس شخص کی منکوحہ عورت کو لے اُڑے - پہلے کچھ دن لکھنؤ مین اُسکو رکھا اور بعد ازان بخوف تشہیر وہ سب لوگ پہاڑ پر بھگا لے گئے ہین اور نینی تال مین مقیم ہین - مجھے منشی مہراجبلی کے ہمقوم بجرنگ بلی نے جو محرر تھانہ ہین اسوقت آکے بیان کیا تو ہوش اُڑ گئے - سُنا کہ کوئی رئیس درپئے آزار ہے اور اُسی نے قدرا کو تیار کیا ہے اور روپیہ بھی خرچتا ہے - بجرنگ بلی ٹھرا بھلا مانس آدمی ہے اُسنے قدرا کو بہت سمجھایا مگر تھانہ دار جو طرف ثانی سے گانٹھا ہوا تھا بجرنگ بلی کو مجبور کیا بحکم حاکم مرگ مفاجات بیچارے کو طوعاً و کرہاً لکھنا پڑا -

منشی مہراجبلی اور آغا محمد اطہر کی ضمانت اِس سبب سے درج رجسٹر کرائی گئی ہے کہ اُنکو تم بطریق گواہ نہ پیش کر سکو بجرنگ بلی نے یہ بھی کہا کہ اِس جرم سنگین مین سات برس کی قید سخت ہے بھائی صاحب یہان ہم سب کے ہوش اُڑے ہوے ہین مگر خدا کارساز درماندہ نواز ہے - اُسکی کریمی پر بڑا بھروسا ہے وہان اپنے معتبر احباب اور وکیلون سے مشورہ لو اور اگر مناسب ہو تو قمرن اور نازو کو کہین بھیج دو - مجھے اِسقدر وقت نہین ملا کہ دوستون اور وکیلون سے مشورہ کرتا

مگر بہت جلد مفصل خط لکھونگا - آپ وہان کیل کانٹے سے لیس ہر دم ہوشیار رہیے - بجرنگ بلی کی صلاح ہی کہ اگر مسماۃ کا کسی اور شہر مین بھیجنا ممکن ہو تو اُنکو روپوش کر دیجیے اور خود اُنسے علیحدہ رہیے کیونکہ یہان سے کوئی سب انسپکٹر اسکی تحقیقات کے لیے ضرور روانہ ہوگا - اور وہ آپکے مکان پر قمرن کی تلاش مین ضرور پہونچیگا - بہت ہوشیار رہیے اور سب سے بہتر تو یہ ہوشیاری ہی کہ وہ دونون الگ رہین تاکہ اگر پولیس والے اُنکو ڈھونڈھ بھی نکالین تو تم پر تو آنچ نہ آنے پائے مین محمد جعفر کو روانہ کرکے ابھی ابھی سوار ہوتا ہون - اور ٹوہ لیتا ہون - کہ یہ کون ذات شریف کدھر اکو اُبھار رہے ہین - شاید قمرن یا نازو کے کوئی چاہنے والے ہون کیونکہ ان دونون ستم کوش کافرکیش نوجوانون کا حُسن آشوب دوران اور بلاے جان ہی - مین پہلے ہی سمجھا تھا کہ ع -

پار ہ خواہد شد ازین دست گریبانے چند

ہر بات مین کافر کی اک آن نکلتی ہی
وان آن نکلتی ہی یان جان نکلتی ہی
سو حسن اُبلتے ہین سو ناز برستے ہین
ای صل علی تجھ مین کیا شان نکلتی ہی
دلبر ہین ادائین بھی دلکش ہین جفائین بھی
اک آن ستمگر مین سو آن نکلتی ہی
سینے طرح چبھی جی مین ای داغ بانک اُسکی
یہ پھانس کوئی دل کے نادان نکلتی ہی

یہ موقع شعر شاعری کا نہ تھا مگر اسوقت اُن دونون کی کافر صورتین یاد آگئین دوسرے ایسے موقعون پر گھبرانا اور انتہا سے زیادہ پریشان ہونا ٹھیک نہین ہی - تدبیر سے کام لینا چاہیے - تار کے ذریعہ سے خبر برابر بھیجتا رہونگا مگر اشارے لکھونگا - جس تار مین میرا نام ہو اُسکو اچھی خبر سمجھنا اور حسین شوکت کا فرضی نام ہو اُسکو خبر بد سمجھنا -

آغا صاحب اور ہمارے دوست مہراج بلی کو کہنا کہ گھبرائین نہین - چھٹن صاحب خوب بچ گئے - خوش قسمت آدمی ہین -

خاکسار نواب رونق جنگ از لکھنو مورخہ -

یہ خط پڑھتے ہی نواب صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے خرمستیان سب بھول گئے - مہراج بلی کا جسم تھر تھر کانپنے لگا آغا محمد اطہر کا چہرہ زرد ہوگیا - چھٹن صاحب سکتے کے عالم مین - اخترشل تصویر خاموش بیٹھے افسردہ دل - ممن کے ہاتھ پانون سرد ہوگئے - جلو نے آہستہ آہستہ کچھ دعا پڑھنی شروع کی گھر بھر مین ماتم - نازو اور مغلانی پردے کے پاس سے خط کا مضمون سُن رہی تھین - گو مغلانی نے لاکھ لاکھ سمجھایا کہ قمرن سے ابھی نہ کہیے مگر نازو نے کہ خود ناکردہ کار تھی سب رو رو کر کہ سُنایا معشوقہ نسرین بدن بی قمرن نے جو یہ خبر وحشت اثر سُنی تو معاً چہرہ زرد ہوگیا - دل سرد ہوگیا - رنگ روباختہ رخسار رعنا کی وہ رعنائی نرہی - عشوے مین وہ کج ادائی نرہی اور ایک منٹ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ غشی کی حالت طاری ہوگئی - فوراً لخلخہ بنوایا اور سُنگھایا گیا جب ہوش آیا تو ہاتھ پانون یخ کے سے سرد - تھوڑی ہی دیر مین لرزہ آگیا پلنگ پر لٹایا - لحاف اُڑھایا - اُسپر رضائی ڈالی - اُسپر دوشالہ اُسپر طوس - مگر مارے سردی کے اسطرح کانپ رہی تھی جیسے کسی شخص کو برفستان مین ایسے وقت برہنہ کرکے چھوڑ دو جب ہوا سے سرد زور زور چلتی ہو - مغلانی پلنگ پر ایک

جانب بیٹھی ادھری دوسری جانب نازو بیچاری سکتے کے
عالم مین کھڑی تھی اس خیال مین محو اور غرق کہ یا اللہ اب کیا ہونا ہی
ہم پر مشکلین کیسی جا پڑینگی - جہلخانہ ہوگا - وہان چکی پیسنی پڑیگی -
مرد بھی بہت سے ہونگے - بیعزت کرینگے - بے آبرو کرینگے - اور
جب قید سے چھوٹ کے آئینگے تو جدھر جائینگے ادھر انگلیان
اٹھینگی کہ یہ وہی ہین جو قیدخانے مین تھین - میان
کو چھوڑ کے بھاگ گئی تھین - کوئی کہیگا موئی بیسوائین ہین
نوج ایسی کسی کی بہو بیٹی ہو - کوئی پاس کھڑا ہونے دیگا
رئیسون کے ہان جانے نہ پائینگے - بڑا فضیحتا ہوگا - ذلت
رسوائی ہوگی - اس سے تو اگر زمین پھٹ جائے اور ہم
اسمین دھنس جائین تو ہم خوش ہمارا خدا خوش کیسی اب ہم
کیا منہ دکھائینگے - یا اللہ ہمارے سر پر چھت پڑے اور ہم اسکے
تلے کچل جائین - اب نہ ہم کسی کو دیکھین اور نہ کوئی اور
ہمکو دیکھ سکے وہ بڑی بری گھڑی تھی جب ہماری بدبختی
ہمکو یہان لائی - اس کدرا موڑی کاٹے پر آسمان بھی
نہین پھٹ پڑا اُسکو بیٹھے نے بھی چٹ نہ کیا - اس موے
کا جنازہ نکلے تو کیسی عید ہو جائے -

ان خیالات جگر خراش مین جن سے انسان کا سینہ پاش
پاش ہو جاتا ہے نازو بیچاری جسنے کبھی پیشتر کوئی ایسا صدمہ
نہین اٹھایا تھا اسقدر غرق اور محو تھی کہ قمرن کی بیماری
اور تیمارداری سے بالکل غافل ہوگئی تھی مغلانی کہ پختہ مغز
اور تجربہ کار عورت تھی نشیب و فراز زمانہ دیدہ سرد و گرم جہان
چشیدہ وہ ادھر قمرن کی تسلی بھی کرتی جاتی تھی اور ادھر نازو
کی حالت زار اور از خود رفتگی و انتشار سے بھی غافل
نہ تھی بیچاری آسنے دیکھا کہ نازو خیالات پریشان مین غرق ہے
نازو سے کہا آہا حضور ادھر آئیے - بہن کو ذری تشفی دیجیے
سمجھائیے - خدا کو یاد کیجیے وہی گاڑھے وقت کام آتا ہے
ذرا دل کو مضبوط رکھیے - نہین تو سب کے ہاتھ پاؤن پھول
جائینگے - اور کبھی دور از حال مصیبت کا سامنا ہوگا (نازو نے
جو قمرن کی یہ حالت دیکھی تو اس خیال سے پریشان گویا خوب کر تڑپی
نواب صاحب ادھر تو اپنی ذلت کے خیال سے پریشان حال
تھے ادھر قمرن کی سخت بیماری اور انتشار طبیعت اور جھرجھری
اور تمام جسم کی کپکپی دیکھکر اور کبھی سراسیمگی کی حالت مین تھے
کبھی قمرن کی تشفی کرتے تھے کبھی مغلانی کی خوشامد کہ بی مغلانی
ہماری مدد کا یہی وقت ہے - کبھی آبدیدہ ہو جاتے تھے کبھی
نازو کی طرف نظر حسرت ڈالکر ٹھنڈی سانسین بھرتے اور وہ
انکو دیکھکر آٹھ آٹھ آنسو روتی تھی - مصاحب سب بدحواس
سراسیمہ - آقا کی پریشانی سے خود سخت پریشان تھے - اور
دست بدعا کہ جناب باری سرکار پر رحم کرے اور یہ بری گھڑی
پھر خدا نہ دکھائے اسوقت ہم لوگون کے دلون پر جو گذرتی
ہے اُسکا حال خدا ہی جانتا ہے - ع -

دکھ لو جو نہین کہ بانٹ لیجے

خدا مسبب الاسباب ہے

مصاحب لوگ گو خود بدحواس تھے کہ نازو کے پھیر مین ہم بھی
دھر لیے جائینگے اور تمام عمر کی کمائی اور باپ دادا کی جمع
اس مقدمے مین اہلکارون اور وکیلون اور پولیس والونکی
نذر ہوگی مگر نواب صاحب اور کل اہل جلسہ کی بدحواسی اور
سراسیمگی دیکھکر انھون نے خدمتگار بھیجکر بیرسٹر کو بلوایا -
انکو سب سے زیادہ یہ خیال تھا کہ روپیہ خرچ کرنا پڑیگا - چمڑی
جائے مگر دمڑی نجائے - سب سے زیادہ افسوس اسی کا تھا

کہ سرمایۂ اندوختہ سے ایک رقم نکلجا ئیگی - ایک دفعہ سوچے
کہ روپوش ہوجاؤ اور کل جائداد اپنی بیوی کے نام لکھدو
اور جب یہ ہلڑ دور ہوجائے تو پھر نازو جان کو بلا لو - اور مزے سے
رہو - اور لوگ تو سب اپنے اپنے خیالات مین غرق تھے کہ
خدا نواب صاحب کی عزت بچائے - بیگم صاحب کی آبرو پر
نہ آنے پائے - ہم سب قید سے بچین - کہین یہ مصیبت دور
ہو - مگر منشی مہراج بلی صاحب اسی فکر مین تھے کہ کسی ترکیب
سے روپیہ بچے -

اِن سب کی اس حالت بدحواسی مین بیرسٹر صاحب بھی
تشریف لائے خدمتگار نے فوراً عرض کیا (خداوندا بیرسٹر صاحب
آئے ہین) نواب صاحب نے پھاٹک پر انکا استقبال کیا تو
اُنھون نے دیکھا چہرہ بالکل اُترا ہوا ہے - اور بہت ہی گھبرائے
ہوے ہین -

نواب - بھائی اب کیا ہوگا - بڑا ہی غضب ہوگیا -

بیرسٹر - کیون کیون خیر باشد -

نواب - اب زہر کھا لینے کے سوا اور کوئی چارہ نہین -

بیرسٹر - خدا خیر کرے - کیا کوئی خون ہوگیا ہے -

آغا - آئیے اندر آکے بیٹھیے تو عرض کرین -

ممن - حضور خدا ہی بچائے تو بچین ورنہ اب کوئی چارہ نہین
ہے - بہت برے وقت پھنس گئے

نواب - ہوش ٹھکانے نہین ہین - ہمارے تو ہاتھ پاؤن
پھول گئے ہین کہ یا اللہ اب کیا ہوگا -

کوٹھی کے احاطے مین آکر یہان بھی ٹھہرین - مگر بیرسٹر صاحب
نواب محمد عسکری اور آغا صاحب اور ممن کو سمجھایا کہ اتنے مین
دو ایک خدمتگار اور ایک باورچی اور نواب چھٹن صاحب

بیرسٹر کا نام سنکر دوڑے آئے - اور سب نے ایک دم سے
بکمال بدحواسی اپنی اپنی ہانک لگائی - کہرام سا مچا ہوا تھا
اور ایک حشر بپا تھا -

بیرسٹر - بھئی تم لوگون کے تو ہاتھ پاؤن پھول گئے ہین -
آخر کیا بات کیا ہے ایک ایک آدمی بولو - سب کے سب
ایک دم سے بول رہے ہو یہ ہلڑ کیون مچا دیا -

نواب - بھائی ہمارے تو ہوش ٹھکانے نہین ہین -
ہائے غضب -

آغا - جناب اسمین تو سات برس کی قید ہم سب رکھی ہوئی
ہے اس سے ہم کانپ اُٹھے ہین -

ممن - اور جرمانہ بھی نہین - قید ہے -

بیرسٹر - بھئی تم لوگ واقعی اپنے ہوش مین نہین ہو - سات
برس کی قید کیسی اور جرمانہ کیسا - وہ جرم کیا ہے - یہ کچھ
نہین بتاتے کہ آفت کیا آئی ہے -

چھٹن - آج نواب رونق جنگ بہادر کا آدمی آیا ہے اور لکھنؤ سے
ایک خط لایا ہے - اسمین لکھا ہے کہ قمرن کے شوہر کدو نے
تھانے پر رپٹ لکھائی ہے کہ نواب عسکری اُس شخص کی منکوحہ
جورو کو بہ اعانت بیگم صاحب و آغا محمد اطہر و منشی مہراج بلی
بھگا لے گئے اور بہ نیت حرام اُس تیرہ برس کی منکوحہ عورت
کو پہلے لکھنؤ مین رکھا اور پھر کو نینی تال پر لے گئے - اور
اُنھون نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ معاملہ سنگین ہے - اس جرم مین
سات برس کی قید با مشقت ہے -

راوی - نواب چھٹن صاحب ہنوز اپنا بیان ختم نہ کرنے
پائے تھے کہ قید با مشقت کا لفظ سنکر محمد عسکری کی آنکھون سے
بے اختیار آنسو نکل پڑے اور اپنے آقائے والا تبار کو

روتے ہوئے دیکھکر کل خدام وحاضرین موجودہ نے ڈھارین مار مار کر رونا شروع کیا اور پھر ایک کہرام مچگیا۔

بیرسٹر نے ایکی مرتبہ ذرا آواز بلند سے سب کو ڈپٹ دیا کہ بات سننے دو جی۔ یہ کیا عورتون کی طرح روتے ہو رونے سے کیا ہوگا۔ اسکے دفع دخل کی فکر کرنی چاہیے۔ اس گریہ وبکا سے بجز اسکے کہ اور پریشانی بڑھے کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔

آغا۔ تو سات برس قید سخت بامشقت کا جرم ہی۔ اور ہم سب دھر لیے جائینگے۔

ممن۔ حضور لکھا ہی کہ کل پولیس سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوگا اور بڑی بڑی ہوئی۔

بیرسٹر۔ گھبرائیے نہین۔ سات برس کی قید کیسی۔ اس جرم کی تین دفعہ ہین۔ ۳۶۳۔ اور ۴۹۸۔ اور ۴۹۷ پہلی دفعہ تو عائد نہین ہو سکتی کیونکہ قمرن کی عمر چودہ برس سے زائد ہی۔ سترہ اٹھارہ برس کا سن ہی۔ ہان دفعہ ۴۹۷ اور ۴۹۸۔ البتہ عائد ہو سکتی ہی۔

آغا۔ کیا سزا ہی۔

بیرسٹر۔ سزا تو تب ہو جب جرم ثابت ہو جائے ۴۹۷ مین ۵ برس کی میعاد ہی اور ۴۹۸ مین ۲ برس کی۔

نواب۔ کیا کم ہی۔

بیرسٹر۔ تو جب ثابت ہو جائے نہ۔ اور ثبوت کیا دل لگی ہی۔

آغا۔ خالی جرمانے ہی پر سٹے تو سمجھین کہ ع۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

بیرسٹر۔ مگر اسمین خالی جرمانہ بھی ہی۔ حاکم کی رائے پر ہی۔

نواب۔ جرمانہ تو پچاس ہزار بھی ہو تو کیا ہی۔ مگر قید کا نام سننے سے روح فنا ہوتی ہی۔

بیرسٹر۔ ایک بات اور بتادین آپ کو۔ اسمین راضی نامہ بھی ہو سکتا ہی۔ کدرا کو دو چار ہزار دیکے راضی کر دو۔

چھٹن۔ مگر نواب رونق جنگ لکھتے ہین کہ کوئی نواب صاحب کدرا کے شریک ہوے ہین۔ اور یہ سب انھین کے کانٹے بوئے ہوے ہین۔

آغا۔ اس نکلے چھوٹے آدمی کو یہ باتین کہان سے سوجھتین کوئی ذات شریف ضرور اسکے شریک ہین۔

نواب۔ کون صاحب ہین۔ کوئی بڑا مفسدہ پرداز معلوم ہوتا ہی۔ ہمارا ایسا کون دشمن ہی۔

ممن۔ وہی باتین ہین خداوند۔ یا تو کوئی حضور کا دشمن پیدا ہوگیا۔ یا کوئی قمرن کے چاہنے والون مین ہین۔

بیرسٹر۔ ہان اسمین دو شقین ہین۔ قمرن سے دریافت کیجیے کہ رئیسون مین انکے عاشق زار وہان اور کون بزرگوار تھے۔

آغا۔ انسے کہیے اب صاف صاف بتادین۔ شرمائین نہین۔

چھٹن۔ آپ بھی آغا صاحب بعض اوقات آنکھ بند کرکے باتین کرتے ہین۔ قمرن بیچاری کا حال دیکھ چکے کہ غش آگیا اور اب جوڑی مین کانپ رہی ہی۔ لاکھ لحاف اور دھسا اور دوشالہ اڑھایا مگر لرزہ نہین جاتا یہ موقع ان سے پوچھنے کا کون ہی۔

بیرسٹر۔ کیا قمرن کو غش آگیا۔ ان سے صاف صاف دفعتہً کہا کیون۔ اب کیا حال ہی۔

نواب۔ محمد جعفر کے آتے ہی یہان کہرام مچگیا۔ سب بدحواس ہوگئے۔ قمرن بیچاری کی بری حالت ہوگئی۔

ممن۔ اب تک کانپ رہی ہین۔

آغا۔ نازو بیچاری کا چہرہ سفید ہوگیا ہی۔ جیسے برسون کا

بیمار کوئی ہوتا ہو-

بیرسٹر- چلیے وہین چلکے بیٹھین-

یہان کے سب حوالی موالی کوٹھی کے اندر گئے- بیرسٹر نے دیکھا کہ قمرن پلنگ پر لیٹی ہوئی ہو اور اوپر سے کئی چیزین اُڑھائی گئی ہین اور منغلانی اور مہری پلنگ پر بیٹھی ہوئی چارونطرف سے لحاف وغیرہ کو دبائی ہین مگر قمرن برابر کانپتی جاتی ہو اور نازو اپنی بہن کے سرہانے کے نیچے فرش پر بیٹھی چپکے چپکے رو رہی ہو-

نواب- کیا مصیبت کا وقت ہو- مین سوچتا ہون کہ قمرن کا تو یہ حال ہو- اسوقت تو دس آدمی خدمت کو موجود ہین تھوڑی دیر مین جب گرفتار ہوجائینگی تو کیا ہوگا-

بیرسٹر- ارے بھئی اول تو قمرن گرفتار نہین ہوسکتی ہو- دوسرے یہ ضمانت کا مقدمہ ہو- لاکھون کی ضمانت تمھاری ہوسکتی ہو- بدحواس کیون ہوے جاتے ہو مین تو موجود ہون- مجھسے بڑھکے تھانہ دار قانون جانتے ہین- ابھی تو بالفعل آج کچھ بھی نہین ہوسکتا- آج اگر وارنٹ لے کر تھانہ دار روانہ بھی ہوا ہوگا تو کل پہونچیگا- ریل اب دس بجے پہونچتی ہو- وہ کاٹھ گودام سے یہانتک اُڑ کے تو آنہ جائیگا اگر آج ہی چلا ہو تو کل کہین شام کو یہان پہونچیگا- اسوقت تو کوئی بدحواسی کی بات نہین ہو- سوچیے غور کیجیے کہ اب کیا کرنا چاہیے- اور بدحواسی مین تو معاملہ اور بدتر ہوجائیگا-

نواب- نازو جان- نازو- دیکھو بیرسٹر صاحب تم سے کیا پوچھتے ہین-

نازو- (چونک کر) بندگی- کیون حضور اب ہمارا کیا حشر ہوگا-

بیرسٹر- کچھ نہین جی- گھبراؤ نہین-

نازو- حضور کوئی وکیل کر دیجیے-

آغا- وکیل! اور سنو- ای خدائی بھر کے وکیلون کے نوسیہ وکیل ہین- بیرسٹرایٹ لا- ایسے بڑھ کے وکیل اور کون ہوگا جنکی چار پانچ ہزار روپیے ماہواری کی آمدنی ہو-

نواب- یہ بھی ہماری خوش نصیبی ہو کہ بیرسٹر صاحب یہان اسوقت موجود ہین ورنہ بڑی مصیبت پڑتی-

چھٹن- معاذ اللہ! مصیبت سی مصیبت!!!

اختر- حق تعالے اپنا رحم و فضل کرے-

نازو- (بیرسٹر کے قدمون پر گرکر) حضور اوپر ہمارا اللہ ہو اور نیچے آپ-

بیرسٹر- ہان! ہان! یہ کیا غضب کرتی ہو-

نازو- اب اسوقت آپ ہی کا بھروسا ہو سرکار-

بیرسٹر- یہان سے تا بہ لندن لڑونگا- جان حاضر ہو-

نواب- بڑی تشفی ہوئی آپ کے آنے سے-

آغا- جلا لیا صاحب-

نواب- مین سمجھا تھا کہ بس اب وارنٹ آیا اور پولیس والون نے گرفتار کیا اور قمرن عمر بھر کے لیے چھٹین اور ہم قید ہوے-

بیرسٹر- نا صاحب- ابھی کل شام تک آپ بیفکر رہین-

نازو- اور اُسکے بازو ان (بعد ازان)- قید-

بیرسٹر- تم اور قمرن قید نہین ہوسکتین-

یہ فقرہ سنکر قمرن ذرا کلبلائی- اور کانپتے ہوے لحاف اور دوشالے اور طوس کے اندر سے بہت آہستہ سے پوچھا بی منغلانی یہ کون بولتا ہو- اسپر کُل حاضرین کو عموماً اور محمد عسکری اور نازو کو خصوصاً دلی خوشی حاصل ہوئی اور

سب کے سب نے پلنگ کے پاس جاکر پوچھا کیا کہتی ہو قمرن جان۔

مغلانی۔ بہت ارسان سے کچھ بولی تھین۔

نازو۔ (سر کے پاس جاکر) بہن قمرن۔ کیا کہتی ہو۔

قمرن۔ (بہت آہستہ سے) یہ کون بولتا تھا۔

نازو۔ پوچھتی ہو کون بولتا تھا۔

مغلانی۔ ای حضور ہمارے سرکار سرھانے کھڑے پوچھتے ہین کہ اب طبیعت کیسی ہو۔ جواب دیجیے۔

قمرن۔ ذری پاس بلاؤ۔

نواب صاحب نے فرش پر بیٹھکر سرھانے سے طوس اور دو شالہ ہٹایا اور تھوڑا سا لحاف الٹ کر کان قریب لیجا کے کہا (جانی اب کیسی ہو)۔

قمرن۔ (بہت آہستہ سے) اب رونا بھی نہین آتا۔

نواب۔ گھبراؤ نہین قمرن جان۔ روئین تمھارے دشمن۔

قمرن۔ نہین۔ اب رونے تک کی طاقت نہین رہی۔ اب کیا ہوگا جی۔ قید ہو جائینگے (رو رو کر) نواب یہ کیا ہوگیا۔

نواب۔ بیرسٹر صاحب کچھ کہتے ہین۔

بیرسٹر۔ (قریب جاکر) بی قمرن جان مزاج کیسا ہو۔

قمرن۔ سرکار کچھ نہ پوچھیے۔ اب تو اللہ کرے آنکھ موند لین۔ بس حضور ہی لوگون کا سہارا ہو (آبدیدہ ہو کر) ہمکو بھی اپنی لونڈی سمجھیے۔ قید خانے مین (رو کر) کبھی کبھی خبر لیا کیجیے گا (بہت روئی)

بیرسٹر۔ آپ کو اگر قید ہو تو ہم بیرسٹری کا پیشہ چھوڑ دین۔

قمرن۔ تم سلامت رہو۔ اللہ تمھین اسکا اجر دے۔ باجی جان یہ کیا کہ رہے ہین۔ ہمارے سرکار۔

نازو۔ بہن گھبراؤ مت۔ یہ سچ کہتے ہین۔ وہ لیتے ہین اپنا

قمرن۔ قسم تو کھائین۔

بیرسٹر۔ خدا کی قسم کھاکے کہتا ہون کہ آپ کو اور نازو جان کو قید نہوگی۔ اگر آپ دونون مین سے کسی کو قید ہو تو ہمکو پاجی اور چمار سمجھیے گا۔

قمرن۔ اور نواب؟

بیرسٹر۔ اب تم آنکھین کھول کے اچھی طرح ہمسے باتین کرو تو ہم صاف صاف بتائین۔ قسم کھاکے کہتا ہون کہ تمھارا بال تک بیکا نہوگا۔

نواب۔ قمرن جان۔ ذرا دل کو ڈھارس دو۔

نازو۔ قمرن ذرا دل کو مضبوط رکھو پیاری۔

قمرن۔ (گردن تکیے سے اٹھاکر) مین بیٹھنا چاہتی ہون

مغلانی نے فوراً گول تکیہ پیچھے لگا دیا اور اسکے پیچھے ایک اور تکیہ رکھا اور سب کے پیچھے خود جاکے بیٹھی تاکہ قمرن سہارے سے بیٹھے اور ایک جانب مہری کو بٹھایا۔

قمرن۔ (آہستہ آہستہ) یا اللہ اب کیا ہوتا ہو۔

بیرسٹر۔ خدا گواہ ہو نہ تم قید ہوگی نہ نازو۔

قمرن۔ بڑی ڈھارس ہوئی حضور۔

نازو۔ اور نواب صاحب؟

بیرسٹر۔ اگر مقدمہ ثابت ہو گیا تو قید یا جرمانہ۔ مگر یقین تو ہو کہ جرمانہ ہی ہو۔

قمرن۔ (روتے ہوئے) ہو کر پھر یہ تو کچھ نہوا۔ ہماری ہر طرح خرابی ہو۔ حضور کوئی ترکیب نکالیے۔ مین لونڈی ہو جاؤنگی عمر بھر لونڈی بنی رہون۔

بیرسٹر۔ تم پھر روئین۔ بس اب مین نہ بولونگا۔

قمرن۔ ای حضور دل روتا ہو۔ کہان تک ضبط کرون

بیرسٹر۔ ہم تمھارے نواب کو بھی بچا لینگے۔
نازو۔ (بیرسٹر کی چٹا چٹ بلائین لیکر) مین صدقے حضور
بیرسٹر۔ مگر یہ بتاؤ کہ اگر نواب بھی بال بال بچ جائین تو کیا انعام دو گی۔
نازو۔ ای حضور بھلا ہم اس قابل ہین۔
قمرن۔ باجی کو آپکے سپرد کر دینگے (مسکرا کر) بس۔
راوی۔ اتنی دیر کے بعد قمرن کو مسکراتے ہوے دیکھکر نواب کی باچھین کھل گئین۔ نازو کا جی خوش ہو گیا۔ مغلانی بولی اللہ کرے اسی طرح ہنستی بولتی رہین۔ مہری نے کہا آمین اللہ۔ کل حاضرین جلسہ خوش ہو گئے کہ قمرن ہنسین۔ معشوقون کی ادائین بھی کیا کرامات ہی ذرا آنسو بہائے تو گھر بھر مین ایک قسم کا کہرام مچگیا اور ذرا زیر لب تبسم کیا تو گھر بھر کشت زعفران بنگیا۔
بیرسٹر۔ تو اپنی باجی جان کو ہمارے سپرد کر دیجیے گا۔
قمرن۔ بیشک۔ قول دیجیے۔
مہراج۔ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔
راوی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ کوٹھی پر ماتم کدہ کا دھوکا ہوتا تھا اور اب قہقہے پر قہقہے پڑ رہے ہین۔
بیرسٹر۔ آپ کی باجی جان کو ہمنے قبول کیا۔
مسخرہ۔ ہم دیکھتے ہین ایک مقدمہ اور دائر ہوا چاہتا ہی
آغا۔ (قہقہہ لگاکر) آپ بولے۔
نواب۔ کہی اچھی۔
مہراج۔ سچ کہتا ہون اتنو دفعہ سے کبھی ہم واقف ہو گئے حسب دفعہ ۴۹۸ ہم بھی ایک بہت بلیغی داغ دینگے کہ نازو جان زوجۂ منکوحہ کو بیرسٹر صاحب بدنیتی کے ساتھ لے بھاگے
مسخرہ۔ اور عمر دس ہی برس لکھوائیے گا۔
ان باتون پر قمرن پھر مسکرائین مسکرانے مسکرانے سے ندھی کا ضعف ظاہر ہوتا تھا اور کیون نہوتا۔ وھان یان معشوق صدمۂ جگر دوز نہ برداشت کر سکین غش آ گیا۔ اسکے بعد جوڑی نے آنتین تک ہلا دین۔
نواب۔ بھائی صاحب پہلے نازو جان تو حامی بھرین۔
بیرسٹر۔ کہیے بی نازو جان صاحب۔ تمھارا حرج کیا ہی۔
مہراج بلی بوڑھے آدمی۔ ہم جوان۔ تمھاری جوڑ کے۔
نازو۔ ای تو تمکو تو انعام سے مطلب ہی نا۔ انعام ہم تجویز کر دینگے۔ وہ پیری حجم عورت تجویز دون کہ جواب نہین رکھتی ہی

جواب نے ندارد کمند ہوا

مسخرہ۔ آپ ہی کے اُستاد کی کوئی حجو کری تجویز ہی ہی حضور منشی مہراج بلی صاحب۔ کمند ہوا کا نام آ گیا۔
اس کمند ہوا کے فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا۔ یہان تک کہ گھر کے جن لوگون کو ابتک بیرسٹر صاحب کی تقریر اور قمرن کی میٹھی میٹھی باتون اور نازو کی شیرین بیانی اور مہراج بلی کی دل لگی بازی اور مسخرے کی چھیڑ چھاڑ سے واقفیت نہ تھی اور جو ابتک باہر بیٹھے ہوے سوچتے تھے کہ نواب صاحب بیچارے مفت مین دھرے گئے انکو یہ قہقہہ سنکر سخت حیرت ہوئی کہ اول تو ایسی خبر بد سُنی کہ سنگین مقدمۂ فوجداری ہی اور وارنٹ جاری ہی دوسرے قمرن کی بیماری اور حالت غشی طاری۔ بھلا یہ قہقہے کا کون موقع ہی۔
بیرسٹر۔ تو بی نازو جان صاحب آپ نہین منظور کرتین
قمرن۔ ہم انکی طرف سے حامی بھرتے ہین جی۔

نازو - تو بس وہ تو حامی بھرتی ہی ہین بہن کیطرف سے
نواب - اسکی سند نہین ہے -
نازو - تو ہم اپنے منہ سے حامی بھرین -
قمرن - اور ہم جو کہتے ہین یہ کچھ ہوا ہی نہین - نازو جان خود کہین تو سند ہے - دولھن کہین اپنے منہ سے بھی کہتی ہے
بیرسٹر - بے دولھن کے قبول کے تو نکاح ہو بھی نہین سکتا -
قمرن - تو نکاح کے وقت قبول دینگی -
نازو - ہم اپنی خالہ جان کی لڑکی کو تجویز دینگے - حسنا کو دیکھکے پھڑک جاؤ -
مسخرہ - تو یہ کہیے - ع -

این خانہ تمام آفتاب است

اس مصرع نے لٹا دیا - بڑکا دیا - سب لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے - آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری دونو ہنستے ہنستے بیتاب ہو گئے - مہراج بلی ہنسی کو ضبط کرتے ہین اور ضبط نہین ہو سکتی - نواب چھٹن صاحب دانتون کے تلے انگلی دباتے ہین اور ضبط خندہ نہین کر سکتے - مگر قمرن اور نازو نہین سمجھین کہ سب ہنسے کس بات پر - مغلانی تو صحبت یافتہ تھی ہی صاف سمجھ گئی مگر مسکرا کے بات ٹال دی -
نواب - خدا اچھا اگلیجھ کو خوش رکھے کہ ہمکو خوش کر دیا - اور دو گھڑی ہنسا دیا - ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اختر - غنیمت ہے - یہ بھی ہزار غنیمت ہے -

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

مہراج - واللہ سچ کہتے ہین -

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے

نازو - اچھا ہم راضی ہین - ہمارا کیا نقصان ہے - مہراجبلی جو رضو کو لیکے ہم کیا کرینگے - یہ ابھی جوان گبھرو ہین اور گورے گورے گال - ہاتھ پاؤن اچھے - لو ہم راضی ہو گئے مگر بارسٹر صاحب حسنا کو دیکھو تو گھنٹون عش عش کرو - تصویر ہے تصویر - خیر صلاح سے لکھنؤ چلنا ہو تو دکھا دونگی - لوٹ ہو جاؤگے -
قمرن - ایسی آنکھین اور ایسی پتلی کمر تو دیکھی ہی نہین -
بیرسٹر - کوئی لڑکا ڈرکا ہے کہ نہین -
قمرن - اوئی وہ ابھی خود لڑکا ہے -
بیرسٹر - چوڑیان پہنتی ہوگی -
نازو - ایک وثیقہ دار کے پاس نوکر ہے -
مسخرہ - تو آپکا مکان کاہیکو چکلہ ہے -
قمرن - ڈر موئی کاٹے -
نازو - تیرے ہان کی سب چکلہ مین بیٹھتی ہونگی -
مسخرہ - حسنا ایک وثیقہ دار کے پاس نوکر ہین - وہ کون ہین خالہ جان کی لڑکی - دیسے پھوپھی امان کی نواسی ہین - وہ ایک خانساماں کے گھر پڑ گئی ہین - چھٹن چچا زاد بہن ہین انپر ایک جوہری کا لڑکا مرتا ہے - سنتے سنتے کان پک گئے -
قمرن - بہرا ہو جا تو - کھنچیان چڑھ جائین -
نازو - اندھا ہو جا موئے -
مسخرہ - منشی مہراج بلی دیکھو کیا کہتی ہین -
مہراج - جس مسخرے کو کہتی ہین وہ سنے -
نازو - یا اللہ جو اسی طرح عمر کٹ جاتی جسطرح ابتک کٹی ہے

تو کیا بات ہی - مگر جسطرح اسوقت خدا اگا ڑھے وقت آڑے آیا اُسی طرح اب بھی مدد کو آئیگا - یہ کسکو امید تھی کہ اسوقت یہان ہم قہقہے لگاتے ہونگے -

نواب - جو بیرسٹر صاحب نہ آئین تو ایک آدہ کی جان پر بھی بن آئے - اب کل تک ہنس بول لین پھر خدا مالک ہی - جو اُسکی مرضی ہو -

قمرن - نواب ایک بات صاف صاف بتا دو - گڑ بڑ تو ضرور ہی ہمپر تو ضرور آفت آئی ہی مگر اتنا بتا دو کہ ہم تم ایک جگہ رہینگے یا الگ ہو جائینگے (آبدیدہ ہوکر) اور کسی پولیس والے کے ہتھے پڑینگے اور اُسکی گھڑکی اور جھڑکی سہنی پڑیگی یا سیدھے قیدخانے بھیجے جائینگے -

بیرسٹر - قمرن جان اگر تشویش کی کوئی بات ہوتی تو مین اسطرح غافل نہ رہتا - تمکو نوابصاحب سے کچھ دن علیحدہ تو ضرور رہنا پڑیگا مگر اعزاز کے ساتھ پولیس والا کنارہ وہان پرندہ پر نہ ماریگا - اور قید قید تم اب تک پکارے جاتی ہو ہمنے قسم بھی کھائی اور تم باور نہین کرتین -

نازو - تو پھر اب بند و بست کر دو - جب دوڑ آجائیگی تب پھر کیا ہو گا -

بیرسٹر - ہمنے کل امور پر غور کر لیا ہی بھائی صاحب - اب آپ ایک کام کیجیے - اپنے دوست کو بلوائیے جنکی یہ کوٹھی ہی وہ یارباش آدمی ہی - اُس سے بڑا مطلب نکلیگا - اُن سے ایک مکان لیجیے اور نازو جان اور قمرن اور مغلانی اور کل خادمہ اور اُنکے ساتھ کی لٹ بہر کو وہان بھیجدیجیے اور آپ مزے سے ونڈ نائیے - آغا صاحب کو یا ممن کو دو چار اپنے سپاہیون کے ساتھ اُسی مکان مین رکھیے - اور ایک آدمی لکھنو ابھی بھیجیے کہ نواب رونق جنگ فوراً تار دیدین کہ آج انسپکٹر روانہ نینی تال ہوا - صاف صاف نہ لکھین کچھ علامتین بتا دینگے ہم - اور ایک آدمی کا ٹھہ گودام پر تعینات کیجیے کہ ذرا پولیس والے کی ٹوہ ہو اور فوراً گھوڑا پھینکتا ہوا دوڑا آئے اور وہین سے تار دے کہ بڑا موٹا شکار لاتا ہون - شکار ملگیا - انسپکٹر یہان کے اہالیان پولیس سے ملکر فوراً آپ کی کوٹھی پر آئیگا آپ مزے سے بیٹھے رہیے گا - کیسی قمرن - کہان کی نازو - دنیا نہین - پھر وہ ادھر اُدھر تحقیقات کرکے اپنا سا مُنہ لیکر چلا جائیگا - دن مین یا رات مین چپکے سے ایک دن قمرن اور نازو کو جاکے دیکھ آیا کرنا - اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہو گی - تم خاموش ہی بیٹھے رہو - ہم بھگت لینگے مگر اس رئیس کی مدد کے بغیر کچھ نہو گا - اُنکے ذریعے سے یہان کے پولیس والون کو بھی گانٹھ لو -

نازو - صلاح تو اچھی دی ہی -

قمرن - اور جو اُنکو ہمارے مکان کا سراغ ملجائے تو کیا ہو -

بیرسٹر - کچھ بھی نہو - اول تو سراغ ملیگا کیونکر اور ملے بھی تو کیا ہو گا - اب بہت وہم نکرو -

نواب - ممن جاکے سیٹھ جی کو ہماری طرف سے سلام دو اور کہو کہ ہمکو آپ سے ایک بڑا ضروری کام ہی - اگر فرصت ہو تو تکلیف کرکے تشریف لائیے ورنہ بندہ خود حاضر ہو - مگر بڑی عجلت کا کام ہی -

ممن - ابھی روانہ ہوا حضور -

بیرسٹر - اب ایک بات ہی نواب صاحب - اُنسے سب امور پوست کندہ کہنے پڑینگے - چھپانا نہین -

آغا — ہان ہان اب چھپانے کا موقع نہین ہی اور وہ تو خود بار باش رئیس ہی اُسدن دس طائفون کا ناچ دکھادیا ایک مرتبہ باتون باتون مین فوراً چودہ طائفے بلوالیے رات بھر دھما چوکڑی مچی —

قمرن — بارسٹر صاحب کی اس صلاح سے ہماری جان مین جان آئی — ہی ہی مین سوچتی ہون یا اللہ جو یہ نہوتے تو ہم کیا کرتے — مین تو ادھ موئی ہی ہو جاتی —

بیرسٹر — یہ احسان یاد رکھیے گا — وہ انعام ہمکو دینا ہوگا —

مہراج — جی — مُنھ دھو رکھیے —

قمرن — اجی تم ہم سے لینا —

مہراج — ہان حُسنا کو اُنکے حوالے کردو —

بیرسٹر — حُسنا وُسنا مین نہین جانتا — مین تو نازو کو انعام مین لونگا — ہمارا اُنھین پر دانت ہی —

نازو — اجی ہم راضی ہمارا خدا راضی —

مہراج — (دل لگی مین مُنھ بنا کر) جو مین جانتا کہ تم ایسی ہرجائی ہو تو گھر سے نکال باہر کرتا — غضب خدا کا میان کے مُنھ پر صاف صاف کہ رہی ہی کہ ہم پرائے مرد سے راضی ہین — نہوئی تو ابی —

نازو — اور جو مین جانتی کہ تو ویسا گھٹو ہی — کچے پکے پر کا بُڈھا تو اپنی جوانی کھونے کو تیرے پلے نہ بندھتی ہمکو یہ لونڈا (بیرسٹر کیطرف اشارہ کرکے) پسند ہی —

اسپر لوگون نے قہقہہ لگایا مگر مغلانی کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی سوچی کہ وقت بھی کیا شئی ہی — خدا نکرے کہ کسی پر وقت پڑے — یہ وہی نازو ہین جو اُسوقت بیرسٹر کے قدمون پہ گر پڑی تھین اور حضور اور سرکار کہتی تھین اور وہی نازو

اب اُسی بیرسٹر کو لونڈا بناتی ہین — پہلے تو یہ خوف ہوا تھا کہ اب دونون بہنین قید ہو جائینگی — ہاتھ پاؤن پھول گئے اب جو یقین کامل ہو گیا کہ قید نہو گی تو ذرا تشفی ہوئی اور بیرسٹر کی صلاح سے اور بھی تسلی ہو گئی —

مہراج — یہ تو سب ہوا — اب یہ فرمائیے کہ اس مقدمے مین صرف کیسو ہونگے — بڑا خیال تو یہ ہی —

نازو — اے وہ مونڈی کاٹے موے کنجوس —

قمرن — چمڑی جائے دمڑی نجائے —

نواب — ایسے کنجوس پر لعنت خدا —

چھٹن — یہ کنجوس نہین کہلاتے یہ بدبخت بدنصیب لوگ ہین

قمرن — ہمان تو جان پر بنی ہوئی ہی انکو اسی کی فکر پڑی ہی کہ کیسو خرچ ہونگے —

آغا — وہ پچاس ہزار خرچ ہون تو کیا بات ہی —

مہراج — تو بندہ تو غریب آدمی ہی —

نواب — واللہ آغا صاحب ایک لاکھ تو اسکے پاس نقد ہی ہی اور تین چار سو روپے ماہواری کی گانون کی آمدنی ہی اور سود الگ اور باغ اور دو گانون اور کئی تھیلون کا کرایہ غلے کی تجارت الگ کرتا ہی تیل الگ بیچتا ہی مگر صبح کو دال ماش اور روٹی اور شام کو پوری ترکاری کھاتا ہی —

دال ارہر کی بے نمک پھیکی	
جسمین خوشبو ذرا نہ گھی لگی کی	

آغا — دلی ایسے ہی لوگون کے نے ہین —

چھٹن — دلی سے بھی بدتر ہی —

نازو — اے بڑا مکھی چوس ہی —

آغا — کیا فکر پیدا ہوئی ہی کلیجے اڑاؤ گے — ہرائی ہو بیٹی

تو کیا بات ہی - مگر جسطرح اسوقت خدا اگاڑے وقت آڑے آیا اُسی طرح اب بھی مدد کو آئیگا - یہ کسکو امید تھی کہ اسوقت یہان ہم قہقہے لگاتے ہونگے -

نواب - جو بیرسٹر صاحب نہ آئین تو ایک دو کی جان پر بھی بن آئے - اب کل تک ہنس بول لین پھر خدا مالک ہی - جو اُسکی مرضی ہو -

قمرن - نواب ایک بات صاف صاف بتا دو - گر ٹبر تو ضرور ہی ہمپر تو ضرور آفت آئی ہی مگر اتنا بتا دو کہ ہم تم ایک جگہ رہینگے یا الگ ہو جائینگے (آبدیدہ ہوکر) اور کسی پولیس والے کے ہنسے پڑینگے اور اُسکی گھڑکی اور جھڑکی سہنی پڑیگی یا سیدھے قیدخانے بھیجے جائینگے -

بیرسٹر - قمرن جان اگر تشویش کی کوئی بات ہوتی تو مین اسطرح غافل نہ رہتا - تمکو نوابصاحب سے کچھ دن علیحدہ تو ضرور رہنا پڑیگا مگر اعزاز کے ساتھ پولیس والا کنارہ وہان پرندہ پر نہ ماریگا - اور قید قید تم اب تک پکارے جاتی ہو ہمنے قسم بھی کھائی اور تم باور نہین کرتین -

نازو - تو پھر اب بندوبست کرو - جب دوڑ آجائیگی تب پھر کیا ہوگا -

بیرسٹر - ہمنے کل امور پر غور کر لیا ہی بھائی صاحب - اب آپ ایک کام کیجیے - اپنے دوست کو بلوا لیجیے جنکی یہ کوٹھی ہی وہ یار باش آدمی ہی - اُس سے بڑا مطلب نکلیگا - اُن سے ایک مکان لیجیے اور نازو جان اور قمرن اور مغلانی اور کل خادمہ اور اُنکے ساتھ کی لٹ بہر کو وہان بھیجدیجیے اور آپ مزے سے وند ناتیے - آغا صاحب کو یا ممن کو دو چار اپنے سپاہیون کے ساتھ اُسی مکان مین رکھیے - اور ایک آدمی لکھنو ابھی بھیجیے کہ نواب رونق جنگ فوراً تار دیدین کہ آج انسپکٹر روانہ نینی تال ہوا - صاف صاف نہ لکھین کچھ علامتین بتا دینگے ہم - اور ایک آدمی کاٹھگودام پر تعینات کیجیے کہ ذرا پولیس والے کی ٹوہ ہو اور فوراً گھوڑا پھینکتا ہوا دوڑا آئے اور وہین سے تار دے دے کہ بڑا موٹا شکار لاتا ہون - شکار ملگیا - انسپکٹر یہان کے اہالیان پولیس سے ملکر فوراً آپ کی کوٹھی پر آئیگا آپ مزے سے بیٹھے رہیے گا - کیسی قمرن - کہان کی نازو - دنیا نہین - پھر وہ اودھر اُدھر تحقیقات کرکے اپنا سا منھ لیکر چلا جائیگا - دن مین یا رات مین چپکے سے ایک دن قمرن اور نازو کو جاکے دیکھ آیا کرنا - اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی - تم خاموش ہی بیٹھے رہو - ہم بھگت لینگے مگر اس رئیس کی مدد کے بغیر کچھ نہوگا - اِنکے ذریعے سے یہان کے پولیس والون کو بھی گانٹھ لو -

نازو - صلاح تو اچھی دی ہی -

قمرن - اور جو اُنکو ہمارے مکان کا سراغ ملجاے تو کیا ہو -

بیرسٹر - کچھ بھی نہو - اول تو سراغ ملیگا کیونکر اور ملے بھی تو کیا ہوگا - اب بہت وہم نکرو -

نواب - ممن جاکے سیٹھ جی کو ہماری طرف سے سلام دو اور کہو کہ ہمکو آپ سے ایک بڑا ضروری کام ہی - اگر فرصت ہو تو تکلیف کرکے تشریف لائیے ورنہ بندہ خود حاضر ہو - مگر بڑی عجلت کا کام ہی -

ممن - ابھی روانہ ہوا حضور -

بیرسٹر - اب ایک بات ہی نواب صاحب - اُنسے سب امور پوست کندہ کہنے پڑینگے - چھپانا نہین -

آغا — ہاں ہاں اب چھپانے کا موقع نہیں ہے اور وہ تو خود یار باش رئیس ہے اُسدن دس طائفون کا ناچ دکھادیا ایک مرتبہ باتون باتون مین فوراً چودہ طائفے بلوا لیے رات بھر دھما چوکڑی مچی —

قمرن — بارسٹر صاحب کی اس صلاح سے ہماری جان مین جان آئی — ہے ہے مین سوچتی ہون یا اللہ جو یہ نہوتے تو ہم کیا کرتے — مین تو ادھموئی ہی ہوجاتی —

بیرسٹر — یہ احسان یاد رکھیے گا — وہ انعام ہمکو دینا ہوگا —

مہراج — جی منھ دھو رکھیے —

قمرن — اجی تم ہم سے لینا —

مہراج — ہان حسنا کو انکے حوالے کردو —

بیرسٹر — حسنا وسنا مین نہین جانتا — مین تو نازو کو انعام مین لونگا — ہمارا انھین پر دانت ہے —

نازو — اجی ہم راضی ہمارا خدا راضی —

مہراج — (دل لگی مین منھ بنا کر) جو مین جانتا کہ تم ایسی ہرجائی ہو تو گھر سے نکال باہر کرتا — غضب خدا کا میان کے منھ پر صاف صاف کہہ رہی ہے کہ ہم پرائے مرد سے راضی ہین — نہوئی تو ابلی —

نازو — اور جو مین جانتی کہ تو ایسا نکھٹو ہے — کچے پل پر کا بُڈھا تو اپنی جوانی کھونے کو تیرے پلّے نہ بندھتی ہمکو یہ لونڈا (بیرسٹر کیطرف اشارہ کرکے) پسند ہے —

اسپر لوگون نے ٹھٹھا قہقہہ لگایا مگر مغلانی کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی سوچی کہ وقت بھی کیا شے ہے — خدا نکرے کہ کسی پر وقت پڑے — یہ وہی نازو ہین جو اُسوقت بیرسٹر کے قدمون پر گر پڑی تھین اور حضور اور سرکار کہتی تھین اور وہی نازو اب اُسی بیرسٹر کو لونڈا بتاتی ہین — پہلے تو یہ خوف ہوا تھا کہ اب دونون بہنین قید ہوجائینگی — ہاتھ پاؤن پھول گئے اب جو یقین کامل ہوگیا کہ قید نہوگی تو ذرا تشفی ہوئی اور بیرسٹر کی صلاح سے اور بھی تسلی ہوگئی —

مہراج — یہ تو سب ہوا — اب یہ فرمایئے کہ اس مقدمے مین صرف کے سو ہونگے — بڑا خیال تو یہ ہے —

نازو — اے قُدمونڈی کاٹے موے کنجوس —

قمرن — چمڑی جائے دمڑی نجائے —

نواب — ایسے کنجوس پر لعنت خدا —

چھٹن — یہ کنجوس نہین کہلاتے یہ بدبخت بدنصیب لوگ ہین

قمرن — یہان تو جان پر بنی ہوئی ہے انکو اسی کی فکر پڑی ہے کہ کے روپے خرچ ہونگے —

آغا — دو پچاس ہزار خرچ ہون تو کیا بات ہے —

مہراج — تو بندہ تو غریب آدمی ہے —

نواب — واللہ ہے آغا صاحب ایک لاکھ تو اسکے پاس نقد ہی ہے اور تین چار سو روپے ماہواری گانوؤن کی آمدنی ہے اور سود الگ اور باغ اور دوکانون اور کھنیون کا کرایہ غلے کی تجارت الگ کرتا ہے تیل الگ بیچتا ہے مگر صبح کو دال ماش اور روٹی اور شام کو پوری ترکاری بس —

دال اربہر کی سڑی نمک پھیکی
جسمین خوشبو ذرا نہ تھی گھی کی

آغا — دلی ایسے ہی لوگون کے ہین —

چھٹن — دلی سے بھی بدتر ہے —

نازو — اے بڑا مکھی چوس ہے —

آغا — کیا فکر پیدا ہوئی ہے کھیرے اڑاؤ گے — پرائی بہو بیٹی

بھگا لاؤ گے اور جب مصیبت پڑیگی تو ادھی خرچی نجائیگی -

نازو - بندہ و پھر بندہ وہی ہے -

نواب - نہین صاحب - انہین بھی بڑے بڑے رئیس ہوتے ہین ایک لالہ ولی چند ہین - ایک بریلی کے لالہ بچھمین نراین تھے - انکا سا البتہ نہین دیکھا جیسے مہر اجپی ہین -

اتنے مین سیٹھ جی آئے - نازو پردے مین چلی گئین تو سیٹھ جی صاحب ڈرائنگ روم مین بلوائے گئے -

نواب - سیٹھ جی صاحب - مین نے تکلیف دی ہے اسوقت -

سیٹھ - جی نہین - تکلیف کیسی -

گماشتہ - ہم لوگون کو یہ افسوس ہے کہ ہم حاضر نہین ہوسکے - حضور ہمارے مہمان ہین - اور کچھ نہین ہوسکتا تو خیر اتنا ہی سہی - جو حکم ہو بجا لائین -

نواب - دیکھو جی عطر لاؤ اور لونڈے لاؤ اور الایچی چکنی ڈلی منگواؤ - اچھی طرح بیٹھیے -

سیٹھ - چکنی سپاری کا کچھ جو یا ہمکو کسی مشہور دکان منگوا دیجیے ہم تو بے تکلف دوست ہین -

نواب - واہ یہ آپ کیا فرماتے ہین - آپ کی بدولت جو آرام ہمنے پایا واللہ اسکا شکریہ ادا کرنا محال ہے - آپکی تکلیف دہی کا اسوقت یہ باعث ہے کہ مجھے تخلیے مین آپ سے ایک ضروری امر مین مشورہ لینا ہے - سیٹھ جی نے کہا بہت اچھا اور انکا گماشتہ اٹھنے ہی کو تھا کہ نواب چھٹن صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سیٹھ جی سے کہا کہ اگر یہ آپکے معتمد ہون تو کیا مضائقہ ہے - انھون نے اپنے گماشتے کی بڑی تعریف کی کہ یہ ہمارے والد کے وقت کے ہین اور کل کاروبار ہماری کوٹھی کا انھین کے ہاتھون ہوتا ہے - کوئی راز ایسا نہین ہے جو انکو نہ معلوم ہو

انسے کوئی امر چھپا ہوا نہین ہے آپ جو کچھ تخلیے مین مجھسے فرماینگے مین انسے بے تامل کہدونگا اور یہ اس راز کی مجھسے زیادہ قدر کرینگے - آپ میری ذمہ داری پر بے تکلف فرمائیے

نواب چھٹن صاحب نے یون کہنا شروع کیا سیٹھ جی ہم لوگونکا یہان کوئی عزیز یا رشتہ دار تو ہے نہین جو کچھ ہین عزیز رشتہ دار بھائی بند - دوست سب آپ ہی ہین - یہ کہنا تو جھوٹی بات ہے کہ جب آپ ہمارے شہر مین آئینگے تو ہم آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے اور اس احسان کا معاوضہ کرینگے یہ تو سب جنین چنان ہوگا - مین شک نہین کہ اگر آپ کے اس پہاڑ پر کوئی مصیبت ہم پر پڑے تو سوا آپ کے اور کس سے مدد لین - فرمائیے -

سیٹھ - کیون خیریت ہے مصیبت کیسی -

چھٹن - شرم آتی ہے کہتے ہوے -

سیٹھ - (مسکرا کر) مین سمجھ گیا مگر وہ بات تو نواب صاحب کسی طرح ممکن نہین ہے - اور یون جان تک حاضر ہے -

چھٹن - آپ میری درخواست سمجھے ہی نہین -

سیٹھ - مین خوب سمجھا نواب صاحب - وہ بات محال ہے اور جو حکم ہو - چڑیا کا دودھ تک حاضر کردون - وجہ یہ ہے کہ یہان کی پاترین مسلمان کے پاس نہین جاتین -

نواب - این! کیا! معقول!!!

چھٹن - بچھڑ کا دیا واللہ - اجی جناب کیسی پاتر یہان آپ پر دیسی ہوئی ہے سیٹھ جی - ہمارے دوست نواب محمد عسکری صاحب جو آپ کے مہمان ہین انسے ایک خطا سرزد ہوگئی - لکھنؤ مین ایک شخص انکے پاس ایک جوان خوبصورت عورت کو لایا کہ یہ بن بیاہی ہے اور اسکا کوئی والی وارث بھی نہین ہے اور

محتاج بھی ہی۔ نواب صاحب نے جو اسکو دیکھا تو ہزار جان سے
عاشق زار ہو گئے اور جوان آدمی تو ہین ہی اسکو نوکر رکھ لیا۔
سیٹھ۔ خوب کیا ہم بھی یہی کرتے بلکہ ہم تو پہاڑ پر اس کو
لے آتے کیسی کی بیاہتا نہین تو پھر کیا حرج ہی۔
چھٹن۔ (مسکرا کر) و عسکری یہ تو تمھاری جوڑ کے نکلے
بھئی واللہ سچ کہتے ہو کہ ہم بھی یہی کرتے۔
نواب۔ جی خوش ہوگیا واللہ۔ ابتک تو ہمین یہ معلوم ہی
نہ تھا کہ آپ ایسے رنگین طبع آدمی ہین۔ بے تکلفی کے بغیر
کیونکر معلوم ہو۔
سیٹھ۔ تو کیا اس عورت کو آپ یہان بلوانا چاہتے ہین۔
چھٹن۔ ہان چاہتے تو ہین مگر اب یہ سُننے مین آیا کہ اسکا
شوہر بھی موجود ہی۔
سیٹھ۔ یہ روگ ہی۔ مگر کیا کسی بھلے مانس کی لڑکی ہی۔
چھٹن۔ اجی نہین۔ چوڑی والی ہی۔
سیٹھ۔ بلوا لیجیے۔
چھٹن۔ اور جو اُسکے میان نے وارنٹ جاری کرا دیا۔
سیٹھ۔ آپ بلوائین تو سہی۔
چھٹن۔ وہ یہان نینی تال مین موجود ہی۔
سیٹھ۔ پھر چین کیجیے۔ اور اگر کوئی خوف ہو تو ہم سے
فرمائیے ہم بند و بست کر دینگے۔ ہمکو تو اپنا خادم سمجھیے جس
امر کی ضرورت ہو فقط اشارہ بھر کافی ہی۔ مین حاضر کر دونگا
مجھسے تو کوئی امر آپ ہرگز نہ مخفی رکھین۔
چھٹن۔ جناب آپ سے مخفی رکھین کوئی بیوقوف ہین
آپ کے بھروسے تو ہم یہان پڑے ہین۔ اصلیت یہ ہی
کہ نواب صاحب تو اسکو بے وارثی چھوکری سمجھتے تھے اور

ایسی حسین ہی کہ لاکھ دو لاکھ مین ایک۔ اسکو آپ مبالغہ
نہ سمجھیے گا۔ واقعی ایسی صورت زیبا پائی ہی کہ ہم نے تو قبلہ
آجتک نہین دیکھی۔ اب سُنتے ہین کہ اُسکا میان موجود ہی
اور اُسنے تھانے پر جا کے رپٹ لکھوا دی اور وہان سے
وارنٹ جاری ہوا ہی اب ہم یہ نہین چاہتے کہ آپکی بدنامی ہو
کہ آپ کی کوٹھی مین ایسے بد معاش لوگ آپ کے مہمان ہو کر
ٹکے جنکے نام فوجداری کے ایسے سخت جرم مین وارنٹ
آیا۔ نواب۔ التماس یہ ہی کہ کوئی کوٹھی یا مکان ایسا تجویز
کر دیجیے جہان ہم اس عورت کو چھپا دین اسکے یہان آ کے
تلاشی لیگا۔ عورت کا پتا نہ ملیگا بس اپنا سا منہ لیکر چلا جائیگا
ہم آپکا یہ احسان تا عمر نہ بھولینگے۔
سیٹھ۔ ایک مکان نہین دس۔ جان تک آپ کے کام آئے
تو حاضر ہی۔ مکان کی کیا حقیقت ہی۔ مین ابھی ابھی اسکا
بند و بست کیے دیتا ہون۔ آپ مطمئن رہین (گماشتے کیطرف
مخاطب ہو کر) اسکا بند و بست فوراً کرنا چاہیے۔
گماشتہ۔ اب آپ نواب صاحب سے باتین کیجیے اور اُنکے
پاس بیٹھیے۔ مین دو گھنٹے بعد آونگا اور سواریان یہان سے
اپنے ساتھ لے جاونگا۔ دو گھنٹے کے اندر ہی اندر سب بند و بست
ہو جائیگا۔
چھٹن۔ ایسے ہی کارندون پر تو آقا اپنی جان تک قربان
کر دیتے ہین۔ اسوقت جی بہت خوش ہوا۔
نواب۔ سیٹھ جی آپ اس بارے مین بھی بڑے خوش نصیب
ہین ایسے کارندے قسمتون سے ملتے ہین۔
چھٹن۔ اور نگ زیب کو اگر ایسا کارندہ ملتا تو اپنا وزیر
مقرر کرتے۔ جی خوش ہوگیا۔

گماشتہ فوراً رخصت ہوا اور اب نوابصاحب نے سیٹھ جی
اور اُنکے کارندے کی بڑی دیرتک تعریفین کین - اور بار بار
سیٹھ جی کے احسانات بیحد کا شکریہ ادا کیا -
سیٹھ - نواب تھانہ دار لکھنؤ سے وارنٹ آپ کے نام لائیگا
اور وہ کوٹھی مین تلاشی لیگا - اور یہان پہلے ہی سے فکر
ہو گئی ہو گی -
چھٹن - جی ہان - بس بات اسمین اتنی ہی ہو کہ اُن عورتونکو
وہ یہان نہ پائے - جرم سارا اتنا ہی ہو -
سیٹھ - اور ہمکو صورت تک نہ دکھائی -
نواب - آپ سے کوئی تکلف نہین ہو -
چھٹن - حسین علی - ذرا بی نازو جان کو بلانا -
سیٹھ - آپ کے لکھنؤ کے نام غضب کے ہوتے ہین -
نواب (مسکراکر) آپ کے پہاڑ کی صورتین کیا بُری
ہوتی ہین -
سیٹھ - اب لکھنؤ کی صورتین دیکھین تو مقابلہ ہو سکے -
نواب - دیکھیے دیکھیے اب تو آپ سے بے تکلفی ہی ہوئی ہو
اتنے مین بی نازو جان چھماچھم کرتی ہوئی بڑے تکنے سے
اُس ڈرائنگ مین جہان یہ سب بیٹھے تھے آئین - سیٹھ جی
اس گل اندام زیبا خرام کو دیکھکر بہت خوش ہوے -
سیٹھ - بھلا یہ بات یہان کہان -
چھٹن - حضرت آپ انپر لٹو ہین اور ہم آپکی پہاڑنون پر
جان دیتے ہین - سچ تو یون ہو -
سیٹھ - یہ تو قاعدے کی بات ہو مگر حق یون ہو کہ یہ چال
ڈھال یہ طرز خرام یہ رنگین ادا کی یہان کے معشوق
جانتے ہی نہین -

چھٹن - یہ صحیح فرماتے ہین آپ -
نواب - بھئی حضرت یاد دولت حسن لیجیے یا یہ لیجیے -
سیٹھ - ہمکو یہ کیا معلوم تھا کہ آپ لوگ ایسے رنگین طبع
ہین - نہین تو ہم سے آپ سے گہری چھنتی -
نواب - بھئی کیا جی خوش ہوا ہو انکی ملاقات سے -
چھٹن - دو تین بار آپ کے ہان آچ ہین تو ذرا ذرا
بے تکلفی ہونے لگی تھی - اور بس -
سیٹھ - خیر - اب اس بلا سے نجات پائیے تو سمجھا جائیگا
یا زندہ صحبت باقی -
اس بات چیت مین دو گھنٹے گذر گئے اور کسی کو معلوم بھی
نہوا - مگر گماشتہ اپنے وعدے پر حاضر ہوا - نوابصاحب نے
چاہا کہ نازو کو ہٹا دین مگر سیٹھ جی نے منع کیا اور کہا آنے دیجیے
اس سے کیا پردہ ہو - کارندہ مذکور آیا تو نوابصاحب نے بکمال
اشتیاق پکارکر کہیے کیا بندوبست ہوتا ہو - اُسنے عرض کیا حضور
(بندوبست ہوتا ہو کیا معنی) ایک اشارہ کافی تھا - اتنی
دیر مین تو پلٹن بھر کا بندوبست ہو جائے - ایک عورت کے
رہنے کا بندوبست کرنا کون مشکل ہو - اسکے بعد سیٹھ جی کی
طرف مخاطب ہو کر کہا (ایار پاٹے ہین لال کوٹھی کے پاس الا
بنگلہ تجویز ہوا ہو اور اسمین سب سامان لیس ہو ایک طرف
ہندوستانی - ایک طرف انگریزی - اور ایک بہشتی
اور اُسکی جورو اور دو خادمہ اور دو سپاہی اور
دو چوکیدار مقرر کر دیے ہین - جس وقت جی چاہے
اُسوقت یہان سے لے چلیے - نواب صاحب نے اُنکی
مستعدی کی بڑی تعریف کی مگر نازو کی طرف جو دیکھا تو
چہرہ فق اداس پایا - معاً تاڑ گئے کہ اِنکے دل پر سخت صدمہ

ہوا۔ اور خود انکا دل بھی بھر آیا کہ نازو اور قمرن کو اس چاہ اور عشق کے ساتھ اسقدر زر کثیر صرف کرکے لائے اور یہان اب اسقدر مجبور ہوگئے کہ وہ الگ رہین اور ہم الگ۔ چھٹن صاحب نازو اور محمد عسکری دونون کے دلون کا حال سمجھ گئے۔ اور یون سیٹھ جی سے ہمکلام ہوے۔

چھٹن۔ ابھی اسوقت تو کچھ جلدی نہین ہی۔

سیٹھ۔ ہان اگر کل انسپکٹر پہونچیگا تو بھی کیا جلدی ہی کل کوئی چار بجے تک فرصت ہی اور آنے کے ساتھ ہی تو یہان ذرا اتا ہوا آنہ جائیگا۔ کہین ٹکیگا۔ کسی سے ملیگا۔ لوگون سے دریافت کریگا۔ جب اس کوٹھی کا پتا لگائیگا تب تو آئیگا۔

گماشتہ۔ آج رات کو کوئی چار بجے تڑکے لے چلیے ایسی کیا جلدی ہی۔ اور اسوقت کوئی دیکھیگا بھی نہین۔ آئندہ جو مرضی ہو۔ ایک دفعہ آپ یا اور کوئی صاحب چل کے دیکھ لین تو بہتر ہو۔ جو کسر ہو نکال دیجائے۔

نواب۔ اجی نہین صاحب۔

چھٹن۔ سب لیس ہی ہوگا۔

نازو۔ کیا جانین کیا مضمون مین بدا ہی۔

نواب۔ ہان حضور خوب یاد آیا سیٹھ جی صاحب ہم چاہتے ہین کہ ایک معتبر آدمی کاٹھ گودام مین بٹھا دیا جائے کہ اگر کوئی پولیس افسر ریل سے اُترے تو فوراً وہان سے تار بھیجدے۔

سیٹھ۔ اور جو وہ وردی نہ پہنا ہو۔

نواب۔ اگر ہوشیار آدمی ہوگا تو قطع وضع چال ڈھال سے سمجھ جائیگا۔ اور تار بھیجدیگا۔

سیٹھ۔ تار مین صاف صاف مطلب تو نہ لکھا جائیگا۔

نواب۔ جی نہین۔ دو تار یہان سے لکھدیے جائینگے۔ دونون آر فیٹ۔ اگر کسی پولیس والے کو دیکھا تو فہو المراد ایک تار بھیجدیا۔ اور اگر نہ دیکھا تو دوسرا تار بھیجدیا۔ ہم یہان سمجھ جائینگے۔

گماشتہ۔ تو ایک کام کیجیے۔ دو آدمی تو ہم اپنے بھیجتے ہین اور ایک آدمی آپ اپنا بھیجیے۔ تین ہوشیار آدمی ہون تو مطلب نکل آئے۔ مگر ان تینون کو روانہ کردیجیے۔ ریل پر ہمارا ایک آدمی نوکر ہی۔ اُس سے بھی مدد ملیگی۔

چھٹن۔ بھلا اس پہاڑ اور جنگل پر ہمین ایسی مدد کس سے ملتی۔ اس عنایت اور مستعدی سے کون پیش آتا کہ بات منھ سے نکلی نہین اور کل سرانجام ہوگیا۔

نواب۔ ع۔ شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو۔

گماشتہ۔ تو جیون رام اور بیچن خان کو مقرر کردیجیے اور ایک آدمی آپ تجویز دیجیے۔

نواب۔ ممن کو بھیجدو چھٹن صاحب۔

چھٹن۔ مین کہنے ہی کو تھا۔

گماشتے نے ممن کو ساتھ لیا اور نواب صاحب سے کل امور دریافت کرکے دو قسم کے تار لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور ایکسو کا نوٹ اور پچاس نقد لیکر چلے۔ گھر پر جاکر جیون رام اور بیچن خان کو حکم دیا کہ تیار ہوکر فوراً آؤ اور تینون کو روانہ کردیا۔

سیٹھ جی نواب صاحب سے رخصت ہوکر سیدھے تھانے پر پہونچے اور انسپکٹر سے صاف صاف کہدیا کہ ہمارے مہمان عالیشان اور دوست صادق نواب محمد عسکری صاحب کے نام منکوحہ عورت کے بھگا لانے کے جرم مین لکھنؤ سے وارنٹ گرفتاری لیکر کوئی افسر پولیس صبح تک آیا چاہتا ہی اُنکو

اسمین مدد دینی ہوگی - وہ رئیس آدمی ہین اور بڑے عزت دار رئیس اعظم - اور ہمارے مہمان ہین - اگر یہان انکی بے آبروئی ہوئی تو آپ کا ذمہ - انسپکٹر نے کل امور دریافت کرکے کہا کہ اگر کوئی انسپکٹر یا سب انسپکٹر یا ہیڈ کانسٹبل آئیگا تو کپتان صاحب سے ضرور مشورہ کریگا - اور ہمارے پاس ضرور ہی آئیگا اور ہمکو کل حال ضرور ہی معلوم ہو جائیگا - ہم فوراً آپکو اطلاع دینگے - مگر ایک کام کیجیے اگر نواب صاحب کسی کو بیچ بچ بھگا لائے ہین تو اس عورت کو نواب صاحب کی کوٹھی سے کسی اور مکان مین ٹھہرا دیجیے - بس کچھ بھی نہو گا - جب تلاشی ہین کوئی عورت گھر مین نہ ملیگی تو نواب صاحب کو ہرگز ہرگز کوئی گرفتار نکر سکیگا - مہمان کی مدد کرنا آپ پر فرض ہی مگر بندے نے آپکو دوستانہ صلاح دی ہی - کسی اور پر اس امر کا اظہار نہونے پائے - کیونکہ یہ میرے منصب کے خلاف ہی - اور اگر کوئی دوسرا مجھسے اس قسم کی بات کہتا تو مجھے ناگوار گذرتا مگر آپکے کام کے لیے دل و جان سے حاضر ہون - جب کوئی بات معلوم ہوگی فوراً آدمی بھیجدونگا - کہ آپ ہوشیار رہین -

سیٹھ جی نے کہا صرف اسقدر عنایت کو بندہ کافی نہین سمجھتا ہین آپکو نواب صاحب کے پاس لیچلونگا اور آپکو انکی تشفی کرنی ہوگی - انسپکٹر نے جواب دیا کہ عرض کیا نہین نے کہ آپ کے کام کے لیے بندہ دل و جان سے حاضر ہی - جو فرمائیے بسر و چشم منظور - اور یہان پہاڑ پر شہر کے سے بدمعاش تو ہین نہین کہ فوراً گواہی دینے کو مستعد ہو جائین کہ انسپکٹر صاحب بھی ان نواب کے ہان جاتے تھے آپ کی اگر یہی مرضی ہو تو بندہ حاضر ہی -

سیٹھ جی اپنے دوست انسپکٹر صاحب کو لیکر اسیوقت کوٹھی پر گئے اور آغا محمد اطہر صاحب سے کہا کہ ذرا نواب چھٹن صاحب کو اطلاع کر دیجیے - سیٹھ جی کا نام سنکر نواب محمد عسکری صاحب اور چھٹن صاحب دونون باہر نکل آئے اور ایک اجنبی کو دیکھکر خدمتگار کو اشارہ کیا کہ پردہ کرا دو اور ان دونون کو گول کمرے یعنی ڈرائنگ روم مین لائے -

سیٹھ - نواب صاحب سے ملیے جناب -

انسپکٹر - (بغلگیر ہوکر) مزاج انور حضور کا -

نواب - الحمد للہ - جناب کی تعریف کیجیے -

سیٹھ - (کان مین) نینی تال کے پولیس انسپکٹر -

نواب - (اسیقدر سہم کر) بجا ارشاد -

سیٹھ - مین انکو لے آیا ہون کہ آپ سے انسے ملاقات ہو جائے - عجیب خلیق آدمی ہین - پولیس مین تو ایسے افسر کہین پائیے ہی گا نہین - ذرا اظہار تحشم نہین - اور حکومت کا غرور تو چھو ہی نہین گیا ہی -

نواب - ہمپر تو ایک مصیبت پڑی ہی جناب انسپکٹر صاحب -

انسپکٹر - خدا آپکی مصیبت دور کرے - بڑا رنج ہوا واللہ مگر انشاء اللہ کچھ نہو گا -

چھٹن - جب آپ ہی اپنی زبان مبارک سے ایسا فرماتے ہین تو پھر کیا ہوگا - سب اچھا ہی اچھا ہو گا -

انسپکٹر - آپ کی تعریف کیجیے -

نواب - آپ میرے بھائی ہین - نواب چھٹن صاحب بہادر آپ بھی لکھنؤ کے بڑے نامی رئیس ہین -

انسپکٹر (مصافحہ کرکے) زہے نصیب کہ ایسے ایسے معزز رئیسون سے ملاقات ہوئی - حضور ہرگز نہ گھبرائین -

جو حضور کا ذرا بھی بال بیکا ہو تو مجھے توپ دم کر دیجیے مگر
ہان ان مسماۃ کو کسی اور مکان مین ٹھہرا دیجیے بس جو کوئی
آئیگا چھٹپھٹا کے رہجائیگا۔

نواب۔ اب تو قبلہ ہمارے عزیز بزرگ مشورہ کار بھائی
آپ لوگ ہین اور سیٹھ جی صاحب کی عنایتون کا تو ہم شکریہ
ادا ہی نہین کر سکتے۔ ہمنے یہ تھوڑا ہی ذکر کیا تھا کہ آپکے
پاس جاتے ہین۔ مطلق نہین۔ ہمسے کہا ذرا مکان تک
جاتا ہون اور ابھی ابھی واپس آتا ہون۔ وہانسے آپکو
ہماری تشفی کے لیے لے آئے۔

انسپکٹر۔ نواب صاحب یہ ایسے رئیس ہین کہ اپنی نظیر
نہین رکھتے۔ بس اپنی آپ ہی نظیر ہین۔ بڑی خوبیون کے
آدمی ہین۔ اور جان نثار دوست۔ ایسے دوست کہان
پائیے۔ جب کوئی آپکے ہان وارنٹ لیکر آئے تو آپ صاف
کہدیجیے گا کہ ہم کسی کو نہ بھگا لائے نہ لے بھاگے نہ اڑا لیگئے
اور نہ یہ ہماری وضع ہے۔ یہ کسی ہمارے دشمن کی سازش سے
وارنٹ جاری کرایا گیا ہے۔ ہمکو اصلا خبر نہین کہ یہ کون عورت ہے
اور کہان رہتی تھی۔ مکان حاضر ہے آپ ایک ایک کونے کو
دیکھکر اپنی تشفی کر لیجیے۔ مگر جسنے ہمپر یہ تہمت لگائی ہے اس سے
ہم سمجھ لینگے۔ آپ تو اپنا فرض منصبی ادا کرنے آئے ہین۔
آپ بھی مجبور ہین۔

نواب۔ حقہ ملاحظہ فرمائیے۔ خاصدان لاؤ۔

چھٹن۔ آپکی صلاح کے مطابق ہم لوگ کاربند ہونگے۔

نواب۔ خدا کرے اسوقت سیٹھ جی کہین ہون۔

سیٹھ۔ اب کیا ہے فیصلہ ہوے کہین جا بھی سکتا ہون
کھانا کھانے تو بیشک ضرور جایا کرونگا اور باقی تمام شب
حاضر رہونگا۔ مجھے اب چین کہان۔

نواب۔ یہ تو ہماری بڑی خوش نصیبی ہے۔

چھٹن۔ خوش نصیبی سی خوش نصیبی۔

انسپکٹر۔ نواب خاکسار رخصت ہوتا ہے۔

چھٹن صاحب نے کہا ذرا تامل فرمائیے کوتوال صاحب
بندہ ابھی حاضر ہوتا ہے۔ یہ کہکر ڈرائنگ روم سے دوسرے
کمرے مین گئے اور وہان سیٹھ جی کو بلایا۔

چھٹن۔ انکو کچھ دینا چاہیے۔

سیٹھ۔ آپکو اختیار ہے مگر لینے دینے واسطے تو یہ ہین نہین۔

چھٹن۔ دس اشرفیان نذر کیے دیتے ہین۔

سیٹھ۔ بہتر کیا حرج ہے۔

چھٹن صاحب نے ناز وسے دس اشرفیان لین اور جب
انسپکٹر صاحب محمد عسکری سے رخصت ہوکر اس کمرے کے
اندر سے چلے تو نواب چھٹن صاحب نے دس اشرفیان
دیکر کہا (یہ آپکی دعوت ہے)۔ انسپکٹر نے اشرفیان لیکر کہا
داسکی کیا ضرورت تھی حضور۔ ہمارے اور آپکے درمیان
مین ایسا تکلف نچاہیے؟

چھٹن۔ مسلمانون مین رد دعوت چہ معنی دارد۔

انسپکٹر۔ خیر۔ آپکا حکم۔ نواب بندہ آپسے بھی رخصت
ہوتا ہے۔ آپ مطمئن رہین۔

انسپکٹر صاحب رخصت ہوگئے۔

انسپکٹر کے آنے اور تشفی دینے سے ان سب کی جان مین
جان آئی نواب صاحب محظوظ۔ چھٹن صاحب خوش۔ آغا
محمد اطہر شادان و فرحان۔ قمرن اور نازو کو بھی بڑی تقویت
ہوئی مگر مہرلقا بی اس چکر مین تھے کہ دس اشرفیان جو

محمد عسکری نے انسپکٹر کو دی ہین انہین کہین ہم سے بھی
تو نہین کچھ وصول کیا جائیگا - چپکے سے آغا محمد اطہر کے
کان مین کہا آغا صاحب یہ دس اشرفیان تو ٹہری رقم
حوالے کردی اور ابھی بسم اللہ بھی شروع نہین ہو - نواب
محمد عسکری تو صاحب ثروت ہین وہ چاہے جسقدر دولت
لٹائین مگر ہم بیچارے غریب آدمی کیا کرینگے - ہمارا تو کہین
بھی ٹھکانا نہین ہو - ذرا نواب صاحب کو تم بھی سمجھا دو کہ
سوچ سمجھ کے خرچ کرین ابھی بڑے بڑے مرحلے باقی ہین آئندہ
جو سب کی رائے ہو - مگر بھائی صاحب بندہ غریب آدمی
ہو - مجھ غریب پر رحم فرمایئے گا - مین اس خرچ مین
آدھا ہی جاؤنگا -

ہمارے حاتم دوران منشی مہراج بلی صاحب آغا محمد اطہر سے
یہ ذکر کر رہے تھے کہ خدمتگار نے لاکے تار دیا اور مہراج بلی
نے بیرسٹر صاحب کے حوالے کیا - یہ تار مہراج بلی کے نام
منجانب عصمت اللہ بھیجا گیا تھا جو انکے گاؤن کا کارندہ
تھا - بیرسٹر نے تار پڑھا - نواب صاحب نے کہا حضرت لفظی
ترجمہ کیجیے گا - انھون نے کہا مرسلہ عصمت اللہ از لکھنؤ بنام
منشی مہراج بلی مینونسپل کمشنر - نینی تال کوٹھی سینٹھ صاحب -
"کالا دیو دو دن تک روانہ نہوگا یہان ہی اندر سبھا مین
ناچیگا کیونکہ بھیڑیا اور تان سین شکار پر ہین"

نازو - خیریت تو ہو - جلدی بتاؤ نواب -
آغا - ہان ہان بہمہ وجوہ خیریت ہو -
نواب - تو کالا دیو تو تھانہ دار سے مراد ہو -
بیرسٹر - تان سین شاید پولیس کے کسی حاکم سے مطلب ہو
مہراج - پولیس کے سپرنٹنڈنٹ تو آجکل وہان طامسن صاحب ہین
بیرسٹر - بس بس مطلب آگیا -
نواب - اور بھیڑیا چہ معنی دارد -
بیرسٹر - بھیڑیا انگریزی لفظ نہین ہو جناب - یا تو تار والے کی
غلطی ہو یا لکھنے والے کی - یا کوئی اشارہ ہو - صاف بی ایچ
ای آر آئی اے لکھا ہوا ہو - کسی اور پولیس کے صاحب یا
مجسٹریٹ کا نام لیجیے -
مہراج - سٹی مجسٹریٹ فریزر صاحب ہین - وولف فریزر -
بیرسٹر - (قہقہہ لگا کر) بھئی کیا خوب تار لکھا ہو واللہ - وولف
کے معنی بھیڑیا - خوب ہی لکھا ہو -

اس تار سے سب خوش ہوگئے - ایک تو بند و بست پختہ
اور انتظام کامل کے لیے دو دن اور مل گئے - دوسرے بلا جبتک
ٹلے غنیمت ہو - تیسرے تار کا مضمون مذاق انگیز اور دلچسپ تھا
معلوم ہوگیا کہ صاحب مجسٹریٹ اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس دونون شکار پر گئے ہین - بیرسٹر نے سمجھایا کہ چونکہ نواب صاحب
ایک رئیس اور شہزادے ہین اس سبب سے پولیس والے
مناسب سمجھینگے کہ اپنی برأت کے لیے مجسٹریٹ یا اپنے حاکم اعلی
سے بھی اجازت لے لین - تو دو دن تک تو کافی مہلت ہو - آئندہ
جو ہونا ہوگا وہ ہوگا -

مسخرہ - کالے دیو کے لیے اندر سبھا اچھی لائے -
نازو - تو خیر دور از حال بُری تو نہین ہو -
آغا - آپکی بھی کیا عقل ہو بی نازو جان صاحب -
مسخرہ - مگر ایک بات پر کسی صاحب نے غور نہین کیا -
مہراج - وہ حضور فرمائین -
آغا - بس کہہ ہی ڈالیے قبلہ -
مسخرہ - منشی مہراج بلی کے نام تار اور بھیڑیے کا ذکر -

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا - اور لوگ لوٹنے لگے کہ بھئی کیا بات پیدا کی ہے - خوب سوجھی - مہراج بلی نے خود بھی داد دی اور دیر تک تعریف کیا کیے کہ (اندرون این وقت مسخرۂ سرکار مثل عالی نعمت خان مسخرہ پن نمودہ داد بلاغت ربود) - واہ اُستاد - کیا غت ربود ہے - اور نعمت خان عالی کو عالی نعمت خان کہکے نام کو اچھا رد گردان کر دیا ہے -

مسخرہ - بندگی - داد تو دی - اندرون این وقت کتنی شستہ فارسی ہے - جیسے خاص الخاص ایرانی بولتے ہین -

مہراج - بندہ ٹھیٹھ بولتا ہے -

مسخرہ - بیشک - آگے تو حضور ہی جی بھیجو بولتے تھے اب شناکوٹہ ہی لانے لگے مگر دور کی مشق ابھی نہین کی ہے شاید -

مہراج - شما ہندی مردم چہ دانستن کنند کہ گفتہ اند - ع -

فارسی کمسے کہی جاتی نہ اُردو کی طرح

یہ چہل ہو ہی رہی تھی کہ ممن ایک اور تار لایا - یہ نواب صاحب کے نام تھا - ابکی پھر سب ہمہ تن گوش ہو کے سنین کیا خبر ہے بیرسٹر نے پڑھنا شروع کیا -

بنام نواب محمد عسکری بہادر - نینی تال -

مرسلۂ رونق جنگ - از لکھنؤ -

کل اور پرسون مجھے چھٹی نہین - پرسون تک غالباً آپ کے سپاہیون کی وردی روانہ کرونگا - گھر مین خیریت ہے - میری بندوق آپ کے دوست فرید صاحب شکار پر لیگئے ہین - اس تار سے اور بھی تسلی ہوئی - سمجھ گئے کہ سپاہیون کی وردی کا نسٹبلون سے مراد ہے -

جب قمرن کہ خواب ناز مین تھین بیدار ہوئین تو نازو نے منہ چوم کے کہا بہن دو تار آگئے ہین کہ کل اور پرسون ابھی وہان سے پولیس کے لوگ نہ آئینگے - قمرن خوش ہو کر اٹھ بیٹھی تو منشی مہراجبلی صاحب نے یون ظرافت کی مٹی خراب کی -

مہراج - نازو کے بوسہ لینے پر حسد ہوتا ہے - کاش ہماری بھی اتنی قسمت کی رسائی ہوتی -

نازو - تم بھی بہن بنا لو تم بھی چوم لو -

اسپر ایسا قہقہہ پڑا کہ تمام کوٹھی گونج گئی - اور مہراجبلی سخت خفیف اور بہت ہی ذلیل ہوے -

مہراج - کہکے پچتائے - لاحول ولاقوۃ -

نازو - بہن کہکے چوم لے -

مہراج - چلو بس اب کو نہ واہیات (جھنجھلا کر) چار آدمیون مین ذلیل کرتی ہو - کوئی میان سے اسطرح سے پیش آتا ہے -

نازو - کھٹو میانون سے یون ہی پیش آتے ہین -

مہراج - واہیات بات !

نازو - اب مین اک وصف نہ دون کہین -

مسخرہ - لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا -

قمرن منہ دھو کر دیر کے بعد ان سب مین آکے بیٹھی اور مہراج بلی کی باتون پر کسیقدر متبسم ہوئی تو اختر نے خوش ہو کر کہا -

وہ آئے خندہ پیشانی کہین سے — تبسم ہے عیان چین جبین سے
ملے کیا کوئی اس پردہ نشین سے — چھپائے منہ جو صورت آفرین سے
شفا ہو عیسی گردون نشین سے — ہماری بندگی پہونچے یہین سے
شب وعدہ مدد کرائی نزاکت — قسم ٹوٹے نہ میرے نازنین سے

اُف آج کا دن بھی کیا ستم کا دن تھا - شام کو نازو اور قمرن اور انکی سب خادمہ اس کوٹھی مین بھیجدی گئین

جو نمرن کے روپوش ہونے کے لیے تجویز کی گئی تھی۔

خانہ تلاشی

تین دن کے بعد کوتوال لکھنؤ مع انسپکٹر نینی تال و چند اہمراہ لیکر نواب محمد عسکری صاحب کی کوٹھی مین آیا انسپکٹر نے خدمتگار سے کہا نواب صاحب سے کہو ایک ضروری بات آپ سے دریافت کرنی ہی ذرا یہانتک قدم رنجہ فرمایئے یہان تو چرچا ہو ہی رہا تھا کہ پولیس والے تلاشی لینے کو آیا چاہتے ہین۔ نواب صاحب نے حکم دیا کہ ان لوگون کو آنے دو۔ دونون افسر سپاریپ کرتے ہوے کوٹھی کے اندر داخل ہوے۔ اور کانسٹبلون کو باہر بٹھادیا۔ کرسیون پر نواب محمد عسکری صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور لنڈنی اور بیرسٹر اور مسیح الدولہ اور مہراج بلی اور سیٹھ جی بیٹھے ہوے تھے اور شطرنج ہو رہی تھی۔

انسپکٹر۔ جناب نواب صاحب۔ آپ لکھنؤ کے کوتوال ہین اور یہان اس غرض سے آئے ہین کہ اب مین کیا عرض کرون۔

نواب۔ فرمایئے فرمایئے۔

آغا۔ ارشاد۔ مطلب فرمایئے۔

چھٹن۔ آخر کچھ معلوم تو ہو جناب۔

کوتوال۔ کدرا کو آپ جانتے ہین جناب نواب صاحب

چھٹن۔ مجھسے ارشاد ہوا کچھ۔

کوتوال۔ مین پہچانتا نہین ہون۔ نواب محمد عسکری صاحب جنکا نام ہو اُنسے کچھ کہنا ہو۔

نواب۔ فرمایئے۔ عسکری بندے کا نام ہو۔

کوتوال۔ آپ کدرا سے بھی واقف ہین۔ قادر نام چوڑی والا

نواب۔ قادر چوڑی والا! قادر چوڑی والا کون۔

کوتوال۔ آپ اُس سے واقف ہین یا نہین۔

نواب۔ کچھ اور پتا اُسکا دیجیے۔ چوڑی لے سے اور مجھسے کیا سروکار حضرت

کوتوال۔ کسی چوڑی والی سے کبھی ملاقات تھی۔

نواب۔ لاحول ولاقوۃ۔ آخر اس تقریر سے آپ کا منشا کیا ہی۔ میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

انسپکٹر۔ اصلیت یہ ہو کہ کوئی منہار ہو کدرا نام ہے اُسکی جورو کو کوئی ذات شریف بانج لے گئے۔ سو اُسنے رپٹ لکھوا دی کہ نواب محمد عسکری اُس شخص کی بیوی کو لے بھاگے اور اب پہاڑ پر اُسکو بھگا لے گئے ہین۔

نواب۔ (بہت ہنسکر)۔ واللہ۔ چھٹن صاحب تمھین اللہ ذرا سنو تو۔ شطرنج تو رہنے دیجیے قبلہ۔

چھٹن۔ کیا کیا حرامزادے لوگ ہین۔

نواب۔ یہ لطیفہ سُنا آپ نے آغا صاحب۔ کدرا کوئی پیدا ہوے ہین جنکی بیوی کو مین بھگا لایا ہون اور ذات کے منہار ہین۔

آغا۔ لاحول ولاقوۃ۔ ایسی عالی خاندان عورت آپ کو کہان ملتی۔ کیا کیا حضرات ہین۔

لنڈنی۔ یہ آخر ہین کون صاحب۔

نواب۔ کوئی ہمارے مہربان پیدا ہو گئے ہونگے تمھین واللہ اس پاجی پنے کو تو دیکھو کہ کدرا منہار کی جورو کو مین بھگا کے یہان لے آیا ہون۔ اسقدر غصہ اسوقت ہو کہ اپنی بوٹیان نوچنے کو جی چاہتا ہو۔

انسپکٹر۔ مجھے خود حیرت تھی کہ یہ کیا ماجرا ہو۔

لنڈنی۔ لاحول ولاقوۃ۔ کیا کیا بدمعاش لوگ اس دنیا مین پڑے ہین۔ آخر آپ کو کسی پر احتمال ہوتا ہو۔

نواب - اب مین کسکا نام لون -
بیرسٹر - (کوتوال سے) اچھا تو آپ اب کیا کارروائی کرنا
چاہتے ہین - اور آپ کو حکم کیا ہی -
کوتوال - ہمین حکم ہی کہ ہم سب کو گرفتار کر لیجائین -
بیرسٹر - یہ خبر محض غلط ہی اور رپٹ جھوٹی لکھوائی گئی ہی
آپ کوٹھی مین تلاشی لے لین -
کوتوال - بہت اچھا - مگر وہ تو تھانے پر دھاڑون دھاڑ
روتا تھا - ہاے قمرن ہاے قمرن کہ کہ کر - اور منشی مہراج بلی
کی سازش بتاتا تھا -
آغا - جھوٹا مکار -
چھٹن - وہ ہین کون ذات شریف -
نواب - ہمین تو حضرت ایک مدت مدید سے پہاڑ پر ہین
اور انسپکٹر صاحب بھی دو ایک بار وقت بیوقت آئے - مگر
اب اسوقت بجز اسکے کہ غصے کو ضبط کرون اور کیا چارہ ہی
کوتوال - واقعی اگر غلط رپٹ لکھوائی تو آپ پر بڑا ستم
ڈھایا - مگر اسکے قول سے تو ثابت ہوتا تھا کہ آپنے قمرن کو
پہلے ایک مکان لے دیا - پھر اسکو یہان بھگا کے لے آئے
واللہ اعلم -
لندنی - اجی حضرت آپ اپنا منصبی فرض ادا کیجیے -
جہان جہان دیکھنا منظور ہو - دیکھ لیجیے -
آغا - مگر اتنا تو فرما دیجیے کہ یہ قمرن کون نیک بخت ہین
جنکا نام دو بار آپ لے چکے ہین -
کوتوال - جی یہ مسماۃ قمرن اسی کدرا کی عورت کا نام ہی
یہ منشی مہراج بلی کون صاحب ہین -
مہراج - وہ کل یہان سے چلے گئے -
کوتوال - (انسپکٹر سے) آپ نے انکو دیکھا تھا - انکے ساتھ تو
کوئی عورت نہ تھی - انھین کی سازش لکھی گئی ہی - اور وہ
یہان سے چلدیے - بھلا کیون صاحب یہ مہراج بلی کہان کو
گئے ہین -
مہراج - جناب انکو کتے نے کاٹا تھا تو کگرال گئے ہین -
کوتوال - خوب - ہان - ہی دال مین کالا کالا - اچھا اب
بندہ تو فرض منصبی ضرور ادا کریگا - تلاشی دلوائیے - اسی
کوٹھی مین نواب صاحب بہادر رہتے ہین نا -
بیرسٹر - تلاشی دلوائیے کیا معنی - کوٹھی کھلی ہوئی ہی -
دیکھ لیجیے - عورت کوئی سوئی نہین ہی -
کوتوال - صاحب بہادر کی تعریف کیجیے -
چھٹن - جناب بیرسٹر صاحب -
کوتوال - ہان - جیجی - آداب عرض کرتا ہون -
بیرسٹر - تسلیم - آپ اپنی تشفی کر لیجیے -
کوتوال - (کانسٹبل کو پکار کر) کیور سنگھ اس کوٹھی مین
دیکھ لو کوئی عورت ہی کہ نہین - اور للتو کو بلا لے کہ وہ شناخت
کرے - مجھے خود افسوس ہی کہ ایک ایسے رئیس کے ہان مین
اس کام کے لیے آیا - مگر مجبوری ہی -
نواب - آپ کا اسمین کیا قصور ہی بھلا -
چھٹن - مگر بقول نواب صاحب کے - واللہ اسقدر صدمہ ہی
کہ ہمارا ہی دل جانتا ہی -
مہراج - یہ ہی کس پاجی کا فعل -
آغا - کیون صاحب یہ اس دہی والی کی شناخت کو میان
للتو کون صاحب تشریف لائے ہین -
کوتوال - یہ کدرا کے دوستون مین ہی -

آغا - آپ کو کوتوال صاحب اس مقدمے کا کچھ حال معلوم ہے -
ہم لوگ تو لکھنؤ میں چلکر دریافت ہی کرینگے مگر آخر یہ کن بزرگوار
کی کارستانی ہے -

کوتوال - حضرت ہمکو تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ ہمارے
افسر نے ہمسے کہا کہ کسو اور راوڑ صفا بچھونا ساتھ لو اور
نینی تال کی ہوا کھاؤ - اور کدرا دو دفعہ ہمارے سامنے
تھانے پر آیا اُسنے رپٹ لکھائی کہ نواب عسکری صاحب
اُس شخص کی بیوی کو بہ اغوا منشی معراج علی و فلان فلان بیت
حرام اُڑا لے گئے ہیں - اور زار زار رونے لگا کہ قمرن
ہاتھ سے گئی اور میرے قدموں پر گر پڑا - بندہ حسب الحکم
وہاں سے روانہ ہوا - البتہ تھوڑی کو کدرا نے مسماۃ قمرن
کی شناخت کے لیے ساتھ کر دیا ہے -

سیٹھ - انسپکٹر صاحب ان لکھنؤ کے لوگوں سے خدا بچائے
اب آپ دیکھیے کہ نواب صاحب اتنے دن سے یہاں ہیں
اور مجھسے اور آپ سے ایک دم کی جدائی نہیں ہوتی مگر
آج قمرن کا آج ہی نام سنا - کرتو ڈر اور تکبر تو غضب خدا سے ڈر -

انسپکٹر - مجھے سخت استعجاب ہوا کہ اتنے بڑے رئیس اور
یہ حرکت اور عورت بھی کون کہ منہارن - لاحول ولا قوۃ -

نواب - شدنی امر - لکھا یون ہی تھا کہ اس پہاڑ پر یہ تہمت
ہمپر لگائی جائیگی - یہ بات بھلا کیونکر ٹلتی -

کوتوال - کچھ نہیں - آپ کو اسکا ہرگز نہ خیال کرنا چاہیے
جب آپ کا دامن بے لوث ہے تو کیا پروا ہے -

اتنے میں کپور سنگھ کانسٹبل نے آکے عرض کیا کہ حضور داڑ
صاحب ارے یہاں تو کہیں عورت کا نشان ہوتا نہیں ہے ہاں
مگر ایک دوپٹہ البتہ پڑا ہے - تو ان پر حاضر ہے -

کوتوال - دوپٹا تو عورت کا ہے - یہ کہاں سے آیا نواب صاحب

نواب - کیا!

مسخرہ - ای حضور یہ میرا دوپٹا ہے -

کوتوال - معقول! آپ مجھے پاگل بناتے ہیں -

بیرسٹر - تو کیا اِس دوپٹے سے آپ اپنے وارنٹ کی
کارروائی کرنے والے ہیں؟ -

کوتوال - جی نہیں - مگر -

بیرسٹر - اگر مگر یہاں ایک نہیں چل سکتا - ایسے ایسے
اگر دو ہزار دوپٹے بھی ہوں تو کیا - رئیس کی کوٹھی ہے امیر
کا گھر ہے - نواب ہیں شہزادے ہیں - سب قسم کے لوگ
آتے ہیں ارباب نشاط بھی آتے ہیں - طائفے بھی آتے ہیں
ناچ بھی ہوتا ہے - اگر کسی کا دوپٹا رہگیا تو اس سے دفعہ ۳۶۶
عائد ہو گئی؟ ہے ہے -

این خیال است و محال است و جنون

کوتوال - اب بندہ بیرسٹر تو ہے نہیں اور نہ بیرسٹروں کا
مقابلہ کر سکتا ہے - یہ تو خاکسار نے عرض بھی نہیں کیا کہ دفعہ
۳۶۳ یا ۳۶۶ کے مطابق کارروائی کرونگا -

بیرسٹر - آپ کو کوتوال صاحب اب یہ کارروائی کرنا مناسب ہے
کہ لکھ دیجیے کہ مسماۃ قمرن نواب صاحب کی کوٹھی میں نہیں ملی
نواب محمد عسکری صاحب کو قطعی انکار ہے - وہ کہتے ہیں کہ
ہم نہ کدرا کو جانتے ہیں نہ قمرن کو - اُنکے ہاں تلاشی لی گئی
تو کوئی عورت کوٹھی میں نہیں ملی - بس چھٹی ہوئی - اب
رہا یہ امر کہ دوپٹا آپ نے پایا - پھر اس سے کیا ہوتا ہے
میرے ہاں ایک نہ دو دوپٹا نکلے مجھے آپ پھانسی دیجیگا

کوتوال - جی نہیں جناب خاکسار نے تو پہلے ہی عرض

کیا

کر دیا تھا کہ بیرسٹر صاحبوں سے بندہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے جو فرمایا وہ قانون کے مطابق ہے۔ اسکی کارروائی ہوگی۔ مین کیا اتنے بڑے رئیس کے خلاف ہو سکتا ہوں اور پھر جبکہ وہ مجرم ہیں۔

چھٹن۔ یہ آپکی شرافت ہے۔

آغا۔ ہاں صاحب خود شریف زادے ہیں۔

مہراج۔ انکو خود افسوس ہے کہ کسی بدنصیب آدمی نے خواہ مخواہ نواب صاحب کے پیچھے یہ الزام لگا دیا۔

سیٹھ۔ اچھا پھر اب یہ معاملہ ختم بھی ہوگا یا اسکا سلسلہ چلا ہی جائیگا۔ ارے صاحب تحقیقات ہو چکی۔ دیکھ بھال ہو چکی تلاشی ہو چکی۔ اب کیا باقی ہے۔

کوتوال۔ آپ خفا نہوں۔ بندہ رخصت ہوتا ہے۔ سمجھے کچھ بل نجائیگا۔ میری گرہ سے کچھ نجائیگا۔ تسلیم۔

لنڈی۔ خفا تو ہونا چاہئے کوتوال صاحب۔

کوتوال۔ مگر سیٹھ جی صاحب بگڑ جائینگے۔

بیرسٹر۔ نہیں صاحب۔ بگڑ جانا کیا معنی۔ اب آپ ہی کے ہاں کوئی شخص وارنٹ لے کے آئے اور تلاشی آپ کے گھر کی لے اور چپہ چپہ ڈھونڈے کہ وہ منکوحہ عورت کہاں ہے جسکو آپ بھگا لائے ہیں تو آپ خوش ہونگے۔

کوتوال۔ ہاں یہ تو صحیح ہے۔

انسپکٹر۔ حضور نواب صاحب۔ اب ایک بیچ کی بات عرض کرتا ہوں۔ میں نے آج کوتوال صاحب کی دعوت کی ہے اور یہاں سب سے بڑھکر دعوت یہ ہے کہ پہاڑ کا جنگلی مرغ پکوا کے کھلائے۔ اگر آپ کے ہاں کوئی مرغ موجود ہو تو آج مجھی کو دیدیجئے۔

سیٹھ۔ آپ کے ہاں تھا۔ کل اسکا قورمہ پکوا کے چکھ گئے مگر ابھی میں بندوبست کئے دیتا ہوں۔ کوئی ہے۔ دیکھو سپاہی کو بلاؤ۔ رام سکھ۔ دو بندوقیں اٹھا لو۔ اور شکاری چھیدا کو ساتھ لو اور جھاؤ خان کو اور شیرا اور گیندا ان دونوں کتوں کو اور میں یا بو اصطبل سے لیکے چلے جاؤ جنگل اور مرغ کا شکار کر لاؤ۔ مجھے آج اپنے دوستوں کو کوتوال صاحب کی دعوت کی ہے تو حضرت پھر آج پوری دعوت ہے۔ شام کو ہمارے گھر پر کھانا کھائیے گا۔

کوتوال۔ خاکسار کو مطلق عذر نہیں ہو سکتا۔ مگر بندہ تو انسپکٹر صاحب بہادر کا مدعو اور مہمان ہے۔

سیٹھ۔ انسپکٹر آج آپکی مع آپ کے مہمان کے دعوت ہے۔

انسپکٹر۔ ایک شرط ہے۔ جنگلی مرغ ضرور ہو۔

سیٹھ۔ بھئی کیا آدمی ہو واللہ۔ ایک مرغ! شکاری ایک چھوڑ۔ دو دو گئے ہیں۔ سپاہی ساتھ گیا ہے۔ دو کتے گئے ہیں۔ مرغ کی کمی اب کیا ہے۔ کوتوال صاحب آپ دعوت منظور کیجئے۔

کوتوال۔ منظور کرنا کیا معنی۔ بسر و چشم منظور۔ مگر ایک بات خاکسار عرض نہیں کر سکتا۔ اگر۔

سیٹھ۔ فرمائیے صاحب۔ تکلف نہ کیجئے۔

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی
قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے

کوتوال۔ اگر ہم شریف ہوں کے ساتھ کھانا کھانا خلاف شان ہو تو حضور بیرسٹر صاحب کو بھی تکلیف دیجئے۔ مسلمان مسلمان تو سب ایک ہیں۔ چاہئے بیرسٹر ہو اور چاہے ایک غریب کا اصطبل ہو۔

بیرسٹر - بندہ ناخواندہ مہمان حاضر ہوگا -

کوتوال - نہین حضور یہ تیرا ماننے کی بات نہین ہے - ہم غریب سپاہی اور آپکو اللہ نے وہ رتبہ دیا ہے کہ آپ سیشن جج اور ہائی کورٹ کے جج ہو سکتے ہین اور ہوے - تو ہم کو آپکے سامنے زبان کھولتے ہوے شرم آتی ہے - مگر حضور بھی مسلمان ہین اور خاکسار بھی - اور نواب صاحب بہادر تو شہزادے ہین -

نواب - بھائی صاحب - اپنا تو اصول ہی اور ہے - واللہ جس مسلمان نے جھکے آداب عرض کیا اُس سے بندہ درگاہ کبھی اسقدر خوش نہین ہوے جسقدر اُس مسلمان سے خوش ہوے جو تین روپیہ ماہواری پاتا ہے مگر سلام علیکم کہتا ہے اسی قسم کا ہمنے کوتوال صاحب کو بھی پایا -

کوتوال - بندہ کفش پا ہے -

نواب - مگر - دوپٹے پر آپنے بھی بہت زور دیا تھا قبلہ -

کوتوال - خداوند - اب مین کیا کہوں - واللہ یہ سب اِن کانسٹبلون کے دکھانے کے لیے تھا اور ان حضرت کے دکھانے کے لیے جو بغلی گھونسا انسپکٹر صاحب بیٹھے ہوے ہین کہ اُنکو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ یہ کوتوالی نہین جانتا - ورنہ خاکسار کیا اتنا بھی نہین جانتا کہ اِس دوپٹے سے کیا ہو سکتا ہے - لاحول ولا قوۃ - ایک عورت کا دوپٹا گھر سے نکلا - پھر اِس سے کیا ہوتا ہے - نکلا کرے ایک نہین دس - دس نہین بیس دوپٹے نکلین اِس سے ہوتا کیا ہے - مگر فرض منصبی - بس اور کچھ نہین -

بیرسٹر - یار کوتوال صاحب بھئی ایک بات پوچھتے ہین -

کوتوال - حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین - یار کوتوال کے کیا معنی - خاکسار کو اگر پندرہ بیس برس مین کوئی عہدہ سے عمدہ عہدہ خوش قسمتی سے مل سکتا ہے تو انتہا سے انتہا مین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ یا شاید پولیس کا کبھی سپرنٹنڈنٹ ہو جاؤن مگر بیرسٹر صاحب تو بھولے سے کبھی یہ عہدہ قبول نہ کرینگے - آپ لوگ ہم مسلمانون کے فخر و افتخار ہین - اب یہ امر کہ یہ مقدمہ کیونکر دائر ہوا اور کیا ہوا اور وہ قصہ لن کون ہے اور کدرا کون ہے اسکا حال خاکسار کو اچھی طرح نہین معلوم - مگر اتنا سُنا تھا کہ کوئی بڑے بُڈھے نواب صاحب آپ کے دشمن ہین اور وہ تلے ہوے ہین کہ آپکو ذلیل کرین اور دو لاکھ روپیے اسمین خرچ کرنا چاہتے ہین - کدرا مردود کی بھلا یہ کیا وقعت تھی کہ اُسکی رپٹ لکھانے پر ایسی سخت کارروائی کیجاتی - ایسے ایسے پچاسون رپٹ لکھاتے ہین مگر اُنکی سُنتا کون ہے - ؎

کس نمے پرسد کہ بھیا کون ہے	ایک ہے یا ڈیڑھ ہے یا پون ہے

مگر اُسی نواب نے اسمین کدرا کی طرف سے بہت روپیہ خرچ کیا - سات ہزار تو ایک وکیل کو دیے - یہ ایک ادنی سی رقم ہے - اور کوئی ڈھائی ہزار ایک برف والے کو دیے کہ وہ گواہی دیگا کہ قمرن کو نواب محمد عسکری صاحب ایک مکان مین پہلے لیگئے تھے - اور وہان وہ کسی بڑھی عورت کے ساتھ رہی - اور پھر پہاڑ پر بھگا لے گئے - مجھے کل حال اچھی طرح نہین معلوم ہے اور یہ میرے منصب کے بھی خلاف ہے مگر ہمارے حضور بیرسٹر صاحب جب نواب محمد عسکری بہادر کو طرفدار ہین تو خاکسار کیون کوئی بات چھپائے اُس نواب کو خاکسار نے نہین دیکھا نہ اُنکے نام سے واقف ہے - مگر

مجھے اتنا کہا گیا تھا کہ اگر کل کارروائی ٹھیک اتری تو ایک ہزار روپیہ نواب نکو دینگے - گو خاکسار تو ایمان کا پابند ہے مگر حضور یہ روپیہ وہ شے ہے کہ انسان کو چوندھیا دیتا ہے - لیکن ہمارے فخر اور ہم سب مسلمانون کے افتخار جناب بیرسٹر صاحب بہادر کی موجودگی مین تو خاکسار کی کیا مجال ہے کہ زبان تک ہلا سکے مگر ایک بات اور بھی ہے ع -

بے فیض اگر یوسف ثانی ہو تو کیا ہو

لیکن خاکسار اس موقع کو کسی طرح چھوڑ نہین سکتا ہمارے حضور بیرسٹر صاحب سے اور پلی بجیت کے کپتان صاحب سے ملاقات ہے - اگر ایک چٹھی اسوقت لکھدین تو واللہ بندہ اسوقت پورا انسپکٹر ہو جائے -

نواب - تو بھئی بیرسٹر صاحب ان بیچارون کی سفارش کر دو -

چھجن - حضرت یہ تو فرض ہے آپ پر -

بیرسٹر - ہان مین انکو تو خوب جانتا ہون اور یہ بھی مجھے یقین ہے کہ میری سفارش بیکار نہین جا سکتی مگر مین ان بزرگوار سے نہین واقف ہون کہ یہ کون صاحب ہین مین انکے نام خط لکھون تو اسمین کیا لکھون - مجھ سے یہ امید رکھنا کہ جھوٹ لکھدون کہ مین ان صاحب کو عرصہ دراز سے جانتا ہون اور یہ بڑے راستباز اور بڑے لائق افسر اور پولیس کے نامی گرامی کوتوال ہین یہ امید تو کبھی پوری نہین ہو سکتی - کیونکہ کبھی ان سے پیشتر مجھ سے ملاقات بھی نہین ہوئی تھی - مین آپ کو کسی طرح کا دھوکا نہین دینا چاہتا - مین آپ کی سفارش کر نہین سکتا - کیونکہ مین آپ کا نام تک نہین جانتا کہ کون ہین اور آپکا چال چلن کیسا ہے اور پولیس افسر آپ کس قابلیت کے ہین -

نواب - اچھا تو ایک دوست کی خاطر سے اگر آپ کوئی کلمہ توصیف لکھدین تو اسمین کیا مضائقہ ہے -

چھجن - اچھا تو اب اس بحث کو پھر طے کیجیے گا -

سیٹھ - ہان مناسب تو یہی ہے - اور اسمین بحث ہی کیا ہے بیرسٹر صاحب کو ہم لوگ فقرہ رفتہ مجبور کرینگے تاکہ وہ سفارشی چٹھی لکھدین -

آغا - اور ضرور لکھدینگے نواب -

چھجن - نہ لکھنا کیا معنی -

کوتوال - خداوند - خاکسار تو ایک ذرہ بمقدار ہے - مگر بیرسٹر صاحب کی ایک چٹھی پر میری تمام زندگی کا دارومدار ہے کہ مین فوراً انسپکٹر ہو جاؤنگا - اور ایسے ایسے شہزادون کی ڈیوڑھی پر آکر اگر اس انسپکٹری سے بھی ہم محروم گئے تو ع -

ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

مجھے فقط ایک چٹھی پلی بجیت کے کپتان صاحب کے نام حضور لکھوا دین -

نواب - بیرسٹر صاحب - بھئی اب ہم سب لوگ ملکے آپکو مجبور کرینگے - اور آپ کو سفارشی چٹھی لکھنی ہو گی -

سیٹھ - آپ کا اسمین حرج ہی کیا ہے -

آغا - بیرسٹر صاحب - اب تو آپ کو چٹھی ضرور لکھنی ہو گی -

سیٹھ - اچھا تو ابھی تو کوتوال صاحب بھی یہان ہی ہین کل غریبخانے پر آپ سب صاحبون کی دعوت ہے -

نواب - ہماری دعوت نہین ہے - آپ نے تو فقط انسپکٹر صاحب اور کوتوال صاحب اور بیرسٹر صاحب کی دعوت کی ہے - بندہ نہین حاضر ہو سکتا - اور نہ نواب چھجن صاحب آئینگے اور

نہ آغا صاحب آسکتے ہین۔

سیٹھ۔ نواب محمد عسکری صاحب بھی آئینگے اور آغا محمد اطہر صاحب کو بھی آنا ہوگا اور نواب چھٹن صاحب بھی قدم رنجہ فرمائینگے۔ مین صبح کو سب صاحبون کی خدمت مین خطوط دعوت کے بھیجدونگا۔

بیرسٹر۔ مگر میرے نام اگر انگریزی مین نہ خط آیا تو مین نہ آؤنگا یہ یاد رکھیے گا۔

سیٹھ۔ حضور کے نام انگریزی مین لٹر آف انوٹیسن جائیگا تب تو آئیے گا۔ اچھا اب انسپکٹر صاحب کو بھی رخصت کیجیے اور کوتوال صاحب بیچارے بھی رخصت ہون۔ کمر کھولین بڑی دیر سے کسے بندھے بیٹھے ہین۔ حضرت اب رخصت تاکل ما حضر غریب خانے ہی پر تناول فرمائیے گا۔

کوتوال۔ ای حضور فخر یہ۔

انسپکٹر۔ کل کی دعوت کا پورا پورا سامان ہوچکا ہی۔

کوتوال۔ رئیس کی بھی کیا بات ہی چٹکیون مین سب سامان بس ہی۔ شکاری بھیجدیے۔ آدمی بھیجدیے دو کتے بھی ساتھ کردیے۔ اب یہ انتظام تو جناب انسپکٹر صاحب واللہ ہی پولیس کے باپ سے بھی نہین ہوسکتا۔

انسپکٹر۔ اسمین کیا شک ہی ہمارے پاس شکاری کہان اور تین لنگور سے ہم اسوقت کہان سے لاتے اور سیٹھ جی صاحب جو انتظام کرینگے وہ ہمسے کہان ممکن ہی۔

اس تقریر کے بعد انسپکٹر اور کوتوال لکھنؤ رخصت ہوے اُنکے جاتے ہی بیرسٹر نے مہراج بلی سے سخت شکایت کی کہ آپنے اپنا نام کیون چھپایا۔ آپ نے بہت بڑی غلطی کی خاموش ہی رہے ہوتے۔ یہ کہنا کیا فرض تھا کہ یہان سے منشی مہراج بلی صاحب چلدیے۔ خواہ مخواہ ایک شک پیدا کردینے سے کیا فائدہ تھا۔ وہ تو کہیے یہ کوتوال بھی غنیمت تھے۔ ورنہ یہ امر کہ منشی مہراج بلی یہان اب تک تھے اور اب غائب ہوگئے شک پیدا کرنے کے لیے کافی تھا۔ اور کیا آپ سمجھتے ہین کہ کوتوال تحقیقات نکریگا۔ وہ ایک ہی کائیان پولیس افسر مجھے معلوم ہوتا ہی اسکی باتون پر نجائیے پر لے سرے کی گانٹھ ہی۔

نواب۔ تو بھئی اسکو کچھ دے لیکے راضی کرنا چاہیے۔ کیونکہ مثل مشہور ہی کہ ع:

گر سے جو مرے تو زہر کیون دو

چھٹن۔ کل سو روپیہ اُسکے پاس بھیجدو۔

آغا۔ ہماری بھی یہی رائے ہی۔

بیرسٹر۔ خدا کے لیے جلد بازی تو نہ کرو۔ ایک ادھی اسکو ند و۔ اب آپ میری رائے پر چلیے۔ جو بندہ عرض کرے کیجیے۔ وہ شب کو یہ سب شریک دعوت ہوے اور دوسرے دن انسپکٹر لکھنؤ دو آدمیون کو خفیہ تحقیقات کے لیے چھوڑ کر لکھنؤ روانہ ہوا۔ دوسرے دن نواب صاحب مع احباب قمرن کے دیکھنے کو چلے اور دروازے پر پہونچکر نواب صاحب نے خاصدان سے دو گلوریان نکالین اور مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ قمرن بہت اُداس پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہی اور حسرت بھری نظرون سے در و دیوار کو دیکھ رہی ہی۔ یہ لوگ بھی قمرن کی پلنگڑی پر بیٹھ گئے اور رخسار تاباں سے زلف سیاہ ہٹاکر یہ شعر پڑھا ؎

رخ رنگین ہین وہ زلفون سے چھپانے والے
خلق کو چاند گہن ہین وہ دکھانے والے

یہ کہکر ایک گلوری قمرن کے لب لعل کے پاس لے گئے اور اصرار کیا کہ ہماری خاطر سے یہ گلوری ہمارے ہاتھ سے کھالو - مگر قمرن نے کہ صید الم اور نخجیر تیر غم تھی ہاتھ سے گلوری ہٹا دی - اسیر میان اختر نے یہ شعر حسب حال کہا - ؎

لال ہیں آپ ہی لب سرخی پان ہم دور رہے
نازکی کہتی ہے یہ بار گران دور رہے

نواب صاحب نے جو معشوقہ ناز آفرین کو اسقدر ملول و افسردہ دل پایا تو قریب جاکر گلے لگایا اور کہا جانی یہ تو خوشی کا وقت ہے کہ آئی بلا ٹل گئی - اسوقت یہ اداسی اور حسرت کیسی ہمارا ہی خون پیے جو یہ گلوری نہ کھا جائے - جب قسم دی تو قمرن نے ذرا منھ کھول دیا اور نواب صاحب نے اپنے دست مبارک سے گلوری کھلا دی اور کہا از برائے خدا ہنسو بولو - یہ چپ کیوں ہو ہنسنے [illegible] کا گھر بستے ہیں ؎

تبسم ہی دہن کو شکر خند	ہنسنے میں [illegible] ہے
کیا جسم ہے صاف اس پری کا	گویا قد آدم آئینا ہے

اختر نے انکو صلاح دی کہ حضور اب اسوقت دور چلے تو لطف ہو - اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا - وہ موذی کوتوال بھی دفان ہوا - ع -

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ہماری تو یہی صلاح ہے کہ آج خوش روزہ کیجیے -

تو بہ کا نہ در ہو بند یا رب
جب تک در میکدہ کھلا ہے

نواب چھٹن صاحب اور آغا صاحب کو بھی بلوائیے - اور جام پر جام لنڈھائیے اور دونوں پریوں کو بھی پلوائیے - ؎

ساقیا برخیز و در دہ جام را	خاک بر سر کن غم ایام را

یہ صلاح انھوں نے بہت پسند کی اور خدمتگار کو حکم دیا کہ دو بوتلیں شامپین اور دو بوتلیں برانڈی کی لے آؤ - اور آدھی درجن سوڈا اور برف بھی آپ - اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب اور منشی معراج علی صاحب اور میر بشیر صاحب کو سلام دو - کہو بہت جلد آپ سب کو بلایا ہے تشریف لے چلیے خدمتگار حکم پاتے ہی روانہ ہوا اور آدھ گھنٹہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ احباب صادق مع سامان عشرت جمع ہو گئے اس عرصے میں گو نواب صاحب نے بی قمرن جان کی بڑی خوشامد کی مگر بہجوم افکار اور غایت انتشار کے سبب سے انھوں نے کسی بات کا جواب نہ دیا - ناز و خواب ناز میں تھیں مغلانی کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ دو گھنٹے تک آٹھ آٹھ آنسو روکر ابھی آنکھ لگی ہے - لہذا جگانا مناسب نہ سمجھے - جب احباب موافق اور دوستان صادق جمع ہوئے تو نواب صاحب نے آغا صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ بھائی یہ تو بولتی ہی نہیں چہرے کی کچھ عجب ہی رنگت ہو گئی ہے - اور جیسے کوئی کھویا ہوا ہوتا ہے وہ کیفیت ہے -

آغا صاحب نے پاس بیٹھکر سمجھانا شروع کیا - قمرن جان اب تو کاڑھا وقت ٹل گیا - اب تو ہنسنے بولنے کا وقت ہے ایک تمھاری افسردگی سے گھر بھر میں افسردگی چھا جائیگی باتیں کرو ہنسو بولو - دیکھو نواب صاحب تمھاری پریشانی اور افسردگی دیکھکر کسقدر افسردہ خاطر ہو گئے ہیں -

قمرن نے ضبط گریہ کر کے آہستہ سے جواب دیا آغا صاحب ہنسی تو تب آتی ہے جب جی انسان کا خوش ہوتا ہے - اور جب دل پر سیکڑوں طرح کے صدمے ہوتے ہیں تو ہنسی نہیں دنیا آتا ہے - مجھے اپنی مصیبت سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ

نواب بیچارے ہماری بدولت ایک بلا مین دور از حال پھنس گئے۔ دل کی دھڑکن کو ہم کیا کرین ۔ سمجھے تھے کہ تمام عمر نواب کی بدولت چین کرینگے ۔ یہ کیا معلوم تھا کہ دو ہی دن مین تفرقہ پڑ جائیگا اور کھایا پیا سب ناک کی راہ سے نکلے گا ۔ مگر جو اللہ کی مرضی ہو ۔ اپنا کیا چارہ ہے مجبور ہے ۔ ع ۔

آدمی لاچار ہے تقدیر سے

آغا محمد اطہر نے اپنے رومال ریشمی سے قمرن کے رخ گلگون سے اشک پونچھے اور کہا سنو قمرن جان تشویش کا مقام تو بیشک تھا مگر اب تو وہ کوتوال بھی چلدیا اور وہ لونڈا جو تمھاری شناخت کے لیے ساتھ آیا تھا وہ بھی چلا گیا ۔ اب کیون مغموم دلملول ہو ۔ اور نواب صاحب سے بھلا تم چھوٹ سکتی ہو ۔ نواب رونق جنگ بہادر کو لکھ کے بھیجا ہے کہ اگر دس ہزار روپیہ بھی خرچ ہو تو خرچ کر دو اور راضی نامہ دلوا دو اور فارغخطی لکھوا لو ۔ میان اختر بھی دور چلے ۔ آج ہی تو بادہ نوشی کا دن ہے ۔ بہت بڑی بلا سے نجات پائی ۔ نازو جان کو بھی جگا دو ۔ مغلانی نے ادب کے ساتھ عرض کیا حضور ۔

سرھانے میر کے آہستہ بولو
ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

ابھی آنکھ لگی ہے ۔ دو تین گھنٹے اشکون کا تار بندھا رہا مین تو بیوی سے (قمرن سے) کہتی ہون کہ خوب کھل کے رو ڈالیں کہ دل پر کا بخار تو چھنٹ جائے ۔ یہ بس چپ چاپ بیٹھی ہین ۔ آنکھیں پھیر پھیر کے حسرت کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتی ہین اور بولتی ہین نہ چالتی ہین ۔ تھوڑی سی اسوقت ضرور پلا دیجیے ۔ یہ تقریر سنکر آغا صاحب نے اصرار کیا کہ نازو کو ضرور جگا دو ۔ اور حسب الارشاد مغلانی نے نازو جان کو جگا دیا ۔ نازو انگڑائی لیتی ہوئی اٹھی اور ان سب کو دیکھکر دوپٹے کو سنبھال کر اوڑھا اور پلنگ سے اٹھکر کرسی پر قمرن کی پلنگڑی کے پاس بیٹھی اور سامان میکشی مہیا دیکھکر کسی سے پوچھا نہ گچھا ایک جام مین برانڈی انڈیلی اور سوڈا ممزوج کر کے قمرن کو دیا اور کہا بہن لے ہماری خاطر سے آ پی جاؤ ۔ مگر قمرن شکل پیکر تصویر بے حس و حرکت خاموش بیٹھی رہی ۔ جب نواب صاحب اور آغا محمد اطہر اور منشی مہراج بلی نے بہت اصرار کیا تو قمرن جان نے آغا صاحب کے ہاتھ سے برانڈی پی لی اور فوراً نواب صاحب نے گلوری کھلا دی اسکے بعد نازو نے بھی منھ دھو کر ایک جام شراب ناب پیا اور دور چلنے لگا ۔ انھون نے شعر خوانی شروع کر دی ۔

ہر شیشہ سبز گرم قلقل
طوطی مستون کا بولتا ہے

مہراج بلی بولے ۔ قمرن جان یہ چپ بیٹھنے کی سند نہین ہے بلبل کا چہکنا بھلا معلوم ہوتا ہے ۔ خاموشی اور سکوت سے ضرور طبیعت پر ایک قسم کا بار ہوگا اور اس سے خواہ مخواہ اور زیادہ انتشار ہوگا ۔ اور اب تو خدا کے فضل سے انتشار اور پریشانی کا کوئی موقع بھی نہین ہے ۔ قمرن نے بہت سہولت کے ساتھ جواب دیا (منشی جی مین کیا کرون ۔ لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتی ہون مگر بے قابو ہوا جاتا ہے)

انھون نے کہا یہ کاہے سے ۔ تشویش کی جو بات تھی وہ تو اب منزلون دور ہو گئی ۔ اب دل کاہے سے بے قابو ہوا جاتا ہے ۔ دل کو سمجھاؤ مضبوط رکھو ۔ تمھارا بال بیکا

نہونے پائیگا - اُس کم گدے کی کیا اصل اور حقیقت ہی کہ رئیسون کے منھ لگیگا - ہم لوگ ہزارہا تدبیرین کرینگے تم کو توکوئی خوف ہی نہین ہی - جب نواب محمد عسکری اور ہم سب دوڑ دھوپ کر رہے ہین تو وہ چوڑی والا کیا کرسکتا ہی ہنسو بولو - چین کرو - نواب رونق جنگ بہادر کو لکھ ہی بھیجا ہی وہ سب بندوبست کر لینگے -

اِس تقریر سے قمرن کو ذرا تشفی ہوئی اور نواب صاحب نے کہا ہمنے آج سویرے سے کچھ کھایا نہین ہی - اگر کوئی شی کوٹھی مین تیار ہو تو منگواؤ - باجی جان بھی بھوکی ہین ہمارے ہان آج سناٹا ہی - نواب صاحب کو بڑا رنج ہوا کہ صبح سے یہ لوگ بے آب و دانہ ہین فوراً روٹے کو حکم دیا کہ کوٹھی پر جاؤ اور باورچی سے کہو کھانا بہت جلد لائے - تکلف کا موقع نہین ہی - اگر کوئی شی تیار ہو تو فوراً لے آئے اور اگر کوئی شی تیار نہو تو حکم دو کہ بہت پھرتی کے ساتھ پکائے - روٹا حکم پاتے ہی روانہ ہوا مگر نواب صاحب نے ممن کو بھی دوڑا دیا کہ جاکے وہان بندوبست کرو اور کھانا جلد بھجواؤ -

مہراج - نازو جان ہمارے قریب کرسی لاؤ -

نازو - (کرسی کھسکا کر) سنا تمھارا نام بھی لکھا گیا ہی -

مہراج - ہان ہم بھی پھانسے گئے ہین کہ ہماری سازش سے قمرن کو نواب صاحب بھگا لائے ہین -

نازو - اور آغا صاحب کا نام بھی تو لکھوایا ہی -

آغا - نواب چھٹن صاحب کے سوا ہم سب کو سان لیا ہی - خیر نواب صاحب پر البتہ مہربانی کی ہی - اور باقی سب کو دھر دبایا ہی -

نازو - یہ کس موے نٹ کھٹ کے کانٹے بوئے ہوے ہین؟

مہراج - سمجھ مین نہین آتا کچھ -

نازو - کون دشمن پیدا ہو گیا - آسمان پھٹ پڑے موئے کا پر - بہت نکلے موے کی - جیسا ہم بلکتا ہون کو ستایا ویسا اللہ اُسکے بال بچون کو ستائے - ایسی جگہ گردن ماری جائے جہان پانی نہ ملے موے کو -

مغلانی - سرکار کیے کی سزا پائیگا - کر کرکہ بنا فت جوکسی کے واسطے کنوان کھودیگا وہ اندھیرے اُجالے آپ اُسی کنوین مین گریگا - بلک بلک کے نہ مرے تو ہمارا ذمہ - ہماری آہ کا تیر کوئی خالی جاتا ہی -

قمرن - جیسا وہ بغلی گھونسا نکلا ویسا اللہ کے گھر سے اُسے دودگا لگیگا - ازغیبی - ہمارا رونگٹا رونگٹا بددعا دیتا ہی -

آغا - ایسے مفسدون کا انجام ہمیشہ بُرا ہی دیکھا -

قمرن - جب اِس موے کا انجام بُرا دیکھین تو جانین -

نازو - نواب رونق جنگ کو لکھو تو کہ یہ فساد کا پتلا کون ہی کدھر ہی ابھی یہ دم داعیہ کہان -

آغا - خط گئے ہین - تار گئے ہین - ہم کیا کوئی دقیقہ اُٹھا رکھینگے - ایسا دق کرینگے کہ جینا دوبھر ہو جائے -

قمرن - میرا بس چلے نہ تو منھ کالا کرکے گدھے پر سوار کرکے سارے شہر مین ہنڈواؤن نگوڑے کو -

نواب - تم چپ چاپ تماشا دیکھتی جاؤ -

آغا - مگر واللہ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کن ذات شریف نے گل کترے ہین - ایسی کس سے دشمنی ہی -

بیرسٹر - قمرن ایک بات پوچھین سچ سچ بتاؤ گی بُرا تو نہ مانو گی نہین وعدہ کرلو کہ سچ سچ بتاؤ گی -

قمرن - یا اللہ اب کہتی تو ہون - اور کیونکر کہون -

بیرسٹر - لکھنؤ مین کسی رئیس سے تم سے تو رسم نہ تھا جسکو

رشک ہوا ہوگا ہمارے معشوق کو نواب بھگا لے گئے

قمرن - باجی جان کے سر پر ہاتھ رکھکر کہتی ہون کسی سے

رسم نہین تھی - ای ابھی تھوڑے ہی دن سے تو ہم باہر

نکلنے لگے تھے -

آغا - ستم ڈھاتی ہو قمرن - تمھاری اس صورت نے

ہزارون ہی کو مجنون اور دیوانہ بنا دیا ہوگا -

رخ کو قرآن کہے زلف سیہ کو کالے

بکر سے شیخ تو چیلے سے برہمن دیکھے

اختر - زلف کے لیے کالے کا لفظ کیا خوب آیا ہے -

افزون برش قرہ مین ہے خنجر کی دھار سے

ابرو کی تیغ بھی نہین کم ذوالفقار سے

یہ آپ کی بھوون کی شان مین عرض کیا ہے بی نازو جان حضور -

نازو - بندگی - مہربانی حضور کی -

اختر - اسوقت تم پر عجب حسن ہے نازو جان -

ہے سایہ چاندنی اور چاند مکھڑا

دوپٹا آسمانی آسمان ہے

نازو - اسوقت تیرے عاشق تن بنگئے آپ (ہنسکر)

اللہ اللہ - ذری قطع تو دیکھیے کوئی -

اختر - اس ہنسی کے صدقے ؎

گر ترے پھولون کے خرمن پہ یکایک بجلی

ناز سے ہنسکے جو تو جانب گلشن دیکھے

اپنی صورت جو دکھائے کہین وہ ماہ لقا

لب پہ آجائے فرشتون کے وہین صل علی

ہوگئے بیتاب کہین ایسا نہ دیکھا چہرا

نور کا کیا ہی خدا نے یہ بنایا پتلا

ہے یہ بیشک چمن حسن کا شمشاد کوئی

نہین انسان ہے یقیناً ہے پریزاد کوئی

سر سے تا سینہ اگر وہ کہین عریان ہو جائے

صبح کی چھاتی پھٹے چاک گریبان ہو جائے

رشک قندیل فلک قبہ پستان ہو جائے

دیکھے گر زاہد اُسے تارک ایمان ہو جائے

پیٹ کو دیکھکے تم پیٹ کو پکڑے ہی پھرو

ناف جو دیکھو تو گرداب الم مین ڈوبو

مہراج - اب ہمسے آپ سے بگڑ ہوا چاہتی ہے -

اختر - اسوقت تو قبلہ بھرد کھلا ہوا ہے -

عاج سے بھی کہین شفاف ہین رانین انکی

ساق با صاف ہین مثل شمع کافوری

مسخرہ - اور جو یون کہو تو کیسا -

عاج سے بھی کہین شفاف ہے نازو کی ران

صاف کہتے ہین کہ مہراج بھی ہے شیطان

مہراج - دت تیرے مسخرے کی -

اختر - نواب بہادر - اب تو بی نازو ہمارے حوالے

کر دیجائین -

پیر شہر - معقول - ہوش کی دوا کیجیے -

نازو - (تیرچھی چتون سے) کچھ تو آلو تو نہین ہو گیا ہے

اختر - تیرچھی -

اختر - ہان پھر اسی طرح گھور کے دیکھ لینا -

یون صرفہ نگاہ مری جان ہوگیا

اک تیر اور مین ترے قربان ہوگیا

رندان بے ریا کی ہے صحبت کسے نصیب زاہد بھی ہم مین بیٹھکے انسان ہوگیا

قمرن نے نواب صاحب کو جو خاموش بیٹھا دیکھا تو اپنے ہاتھ سے جام بادۂ خوشگوار دیکر کہا بس بے عذر اُڑا جاؤ نواب صاحب یہ کہکر پی گئے کہ تمھارے ہاتھ سے زہر بھی پینے مین مزہ آئے ۔

کیونکر اُسکی نگہ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے آپ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

قمرن نے ہونٹھون کی جانب اشارہ کرکے کہا ۔

اے لب یار جلا دے دل کو
واسطہ اپنی مسیحائی کا

مہر اج ۔ یار دا اب اس میکشی کی کچھ انتہا بھی ہے ۔ اب ختم کیجیے ۔
آغا ۔ اس کافر نے ہم مسلمانون کو بھی نامسلمان کر دیا ۔
چھٹن ۔ اس کافر پر تو بہتان ہے مگر ہان قمرن اور نازو ان دونون کی گردن پر ہمارا خون ایمان ہے ؎

کبھی مسجد مین جو وہ شوخ پریزاد آیا
پھر نہ اللہ کے بندون کو خدا یاد آیا

جلوہ گر کعبۂ دل مین ہے وہ بت اے زاہد
کہکے لبیک یہان عشق خداداد آیا

نازو ۔ اللہ کرے اسوقت ذری بادل گھر کے آ جائے تو اور بھی لطف ہو جائے یہ دو دن جس مصیبت مین کٹے ہین اللہ دشمن کو بھی نہ دکھائے ۔ اب تو آج ذری ہنس بول لین پھر تو جو لکھا ہوگا وہ ہووے ہی گا ۔
آغا ۔ ہان لطف میکشی جبھی ہے کہ پانی پڑتا ہو ۔
اختر ۔ آیا ہی چاہتا ہے ۔

صحن گلشن مین ہے مے پینے کا ساقی جب لطف
پڑتی ہو کوئی ابر گہربار کی بوند

زاہدا چشمۂ کوثر ہو مبارک تجھکو
ہمکو کافی ہے مے خانۂ خمار کی بوند

نواب ۔ بھئی اسوقت میان جملو کو تو بلاؤ ۔ بے اُنکے صحبت کا مزہ کرکرا ہے ۔ اور ممن سے تاکید کرو کہ کھانا جلد بھجوائین اور خود بھی آئین ۔ اچھے جا کے بیٹھ رہے ہے ع ۔

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

میان جملو حکم پاتے ہی پہونچے ۔ حکم ہوا کہ کوئی چہچہاتی غزل سناؤ ۔ اور خوب خوش الحانی کے ساتھ ۔ اُنھون نے کہا پیر و مرشد سردی تمام رگ و پے مین پیوست ہو گئی کوئی گرما گرم دوا دیجیے تو الاپون پھر ۔ بیر سٹر نے استعجاب کے ساتھ پوچھا (کیا آپ بھی اس رنگ مین ہین) چھٹن صاحب بولے واہ میان جملو ع ۔

بارے ہمارے دین مین حضرت بھی آ گئے

میان جملو چسکی لگا کے تیار ہو گئے اور الاپنے لگے ۔

حضرت دل آپ ہین جس دھیان مین
مر گئے لاکھون اسی ارمان مین

عشق جس کشتی کا ہو ناخدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان مین

اُس سے پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہدیگی تمھارے کان مین

میرے مرنے کی خبر سنکر کہا
واقعی کچھ بھی نہین انسان مین

گر فرشتہ وش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان مین

دل کی قیمت اک نگہ ہے اے [illegible]

آگے جو آئے ترے ایمان ہین
کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تم اور ہی سامان ہین

اتنے مین میان ممن صاحب تشریف لائے اور کارگزاری جتانے لگے۔ حضور قورمہ ہی اور روغنی روٹی اور سویرے کے دو کباب بچے ہوے تھے۔ کھانے کے قابل تو ہی نہین مگر جلدی مین کیا کیا جائے۔ قمرن بولی یہان تو آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین انکو قابل اور ناقابل کی سوجھتی ہی پیٹ بھرا ہی نا۔ ایک تو یون ہی مارے رنج کے کھانا نہین کھایا گیا۔ دوسرے شراب سے اور بھی کھرچن ہونے لگی۔

قمرن اور نازو نے قورمہ اور روغنی روٹی ہزار غنیمت سمجھکر کھائی اور کھاتے ہوے چسکی بھی لگائی۔ اور ممن کو دعائین دین کہ عین بھوک کے وقت قورمہ روٹی اور کباب اسقدر جھٹ پٹ بہم پہنچائے۔ یہ صبح کے کباب انکو نعمت سے بڑھکر معلوم ہوتے تھے اور قورمہ تو گویا کرم تھا ہی کھانا کھا کے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو قلب کو ذرا تسکین ہوئی۔ مغلانی نے کہا حضور یہ کڑاکے کا فاقہ بہت برا ہوتا ہی اور منھ بھی جھٹارا تو اس موئی سے کاٹے پانی نے اور کلیجا کھرچنا شروع کیا۔ بارے اتنا اچھا ہوا کہ گوشت روٹی کھالی اور دو نوالے کھا کے پانی پی لیا۔ اب شام تک چھٹی ہی۔

نازو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اب کیا صلاح ہی۔

نواب۔ اب رونق جنگ کا خط یا تار یا آدمی آئے تو کوئی رائے قائم کرین۔ سیٹھ جی کی بدولت یہ عالیشان مکان مل ہی گیا ہی۔ کوتوال صاحب رفان ہو ہی گئے۔ یہان انکو ناکامی ہوئی۔ مگر دو آدمی چھوڑ گئے ہین کہ خفیہ طور پر نگرانی کرین اور دیکھتے بھالتے رہین۔

نازو۔ اوئی۔ ابھی بیخ لگی ہی ہوئی ہی۔

قمرن۔ مین تو دھک سے رہگئی باجی جان۔

نازو۔ تو اب کیا ہوگا۔ اور جو لکھنؤ چلو تو کیسا۔

قمرن۔ ای واہ وا۔ تم بھی کیا آنکھ بند کرکے باتین کرتی ہو باجی۔ عین قضا کے منھ جا بیٹھینگے!

بیرسٹر۔ بے وہان جائے تو بنیگا بھی نہین کچھ۔

قمرن۔ وہان بھلا کہان سے چھپ سکینگے۔

بیرسٹر۔ ایک کام کرو نواب۔ ان سب کو مراد آباد اتار دو الموڑے ہوتی ہوئی مراد آباد چلی جائین۔ پہلے سے بندوبست کر لو۔ اگر کوئی معتبر دوست ہو تو اسکے ذریعے سے انتظام کرنا چاہیے۔ اور جب تک یہ شورش لکھنؤ مین باقی رہے تب تک یہ مراد آباد مین رہین۔

چھٹن۔ ہمارے گرنٹ مین کیون نہ رہین۔ ممن اور میان اختر کے ساتھ مراد آباد ہو کر کانپور مین اترین اور وہان سے اناؤ ہوتی ہوئی ہمارے گرنٹ مین اتر پڑین کانون کان کسی کو خبر نہ ہوگی۔ مگر ہان اناؤ کے اسٹیشن پر نہ اترین۔ کانپور سے پھر فنس یا بہلی پر جائین فنس کی ڈاک لگوا دی جائیگی۔

بیرسٹر۔ یہ تدبیر سب سے بہتر ہی۔ آپ لوگ تو کاٹھ گودام کیطرف سے اترین اور یہ مراد آباد کی جانب سے اور پھر آپ اور یہ کانپور مین ملین اور وہان سے انکو چھٹن صاحب اپنے گرنٹ پر لیجائین اور آپ اور ہم سب لکھنؤ پہونچین مگر نہ ہمارے آپ کے اور نہ کسی کو معلوم ہو اور اگر

قمرن اور نازو کی ایسی ہی اشد ضرورت ہوگی تو فوراً آسکتی ہین - کون مشکل بات ہے -

قمرن کے دل پر اس تقریر نے تیر کا کام کیا - نواب صاحب کی جدائی اور صحبت عشرت کی مفارقت ازبس شاق تھی نواب صاحب کیطرف دیکھکر بڑی حسرت سے کہا - کیون جی نواب اب ہم چوطرفہ مارے مارے پھرینگے - کیا جانے کہان کہان ٹھوکرین کھانی بدی ہین - پہاڑ پہاڑ راستہ ہوگا ہم ساتھ نہین - فقط ہم عورتین عورتین اور میان اختر اور ممن یہ دونون بھی سفر کے کچھ ایسے بڑے مشاق نہین اور پہاڑ کا سفر - اور اُسپین تنہائی اور اتنا بڑا صدمہ جدائی - یہ ہونا کیا ہے میرے اللہ کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ دونون بھی تو میرزا پھویا ہین - اختر بیچارے کے تو ہاتھ پاؤن خود ہی پھول جائینگے اور یہ میان ممن بس مرض کی دوا ہین - جھلو کو شعر گانے اور سنانے سے مطلب ہے مسخرہ تو موا مسخرہ ہی ہے - مہراج بلی کے ساتھ ہم کبھی بھولے سے بھی نجائینگے انکو دن دوپہرے کٹھریا اُٹھالیجائیگا سانپ نظر آئیگا - درختون پر بھوت دکھائی دینگے - یہ ہم عورتون سے بدتر ہین - اس سے بہتر یہی ہے کہ تن بتقدیر جو ہونا ہوگا وہ ہوگا سیدھے راستے سب ملکے چلو -

نواب صاحب نے انکو سمجھایا کہ جانی جان بوجھ کے جیتی مکھی تو آدمی نہین نگل سکتا - اسمین کوئی شک نہین ہے کہ کاٹھگودام مین ضرور دو ایک آدمی اپنے چھوڑ گیا ہوگا کہ آخر نیچے اُترینگے تو اسی طرف سے - بس یہین مل لینگے تو خواہ مخواہ دیدہ و دانستہ سانپ کے منھ مین اُنگلی دینی کون عقلمندی ہے - ہان یہ البتہ ہو سکتا ہے کہ ہم سب مرادآباد کی طرف سے چلین کہ راستے مین تم کو خوف بھی نہ معلوم ہو - یا یہ کرین کہ مین یا چھٹن صاحب یا آغا محمد اطہر بھی تمھارے ساتھ جائین - اور سب سے بہتر یہ ترکیب ہے کہ سیٹھ جی سے چار پہاڑی جوان لین - مسلح - ہتیار بند - جو راستے سے خوب واقف ہون اور اختر اور ممن اور دو اپنے سپاہی اور ایک رونا اور آغا صاحب یا چھٹن صاحب کو بھیجدین - مزے مین مرادآباد پہونچ جاؤگی ناحق اسقدر ڈرتی اور کانپتی ہو سونا اُچھالتے اُس پہاڑ پر لوگ چلے جاتے ہین -

بیرسٹر - ارے بھئی اسکا فیصلہ تو نواب رونق جنگ کے خط آنے پر ہوگا - ابھی سُوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -

نازو - اوہ ! بڑی مصیبت کا سامنا ہے -

قمرن - مصیبت سی مصیبت ہے -

مغلانی - مولا اپنا فضل کرے - ع -

یا علی مشکلکشا مشکل کشائی کیجیے

قمرن - معلوم یہ ہوتا ہے کہ جتنا ہنسے نہ تھے اتنا رونا پڑیگا

مغلانی - اے دور از حال ہوی - یہ کیا زبان سے نکالتی ہو علی مشکلکشا سب مشکل آسان کردینگے - اللہ کو یاد کیے جایئے -

قمرن - اللہ کو نہ یاد کرینگے تو پھر کسکو یاد کرینگے -

ادھر قمرن اور مغلانی مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور اُدھر بیرسٹر نواب کو اشارہ کرکے دوسرے دالان مین لے گیا اور کہا مین نے قمرن اور نازو کی وجہ سے صاف صاف نہین بیان کیا کہ اُنکو ابھی سے کیون ڈرا دون - مگر خوب یاد رکھیے کہ یہ مقدمہ ضرور دائر ہوگا اور قمرن اور نازو اور آپ سب کو عدالت مین جانا پڑیگا یہ آپ کا خیال خام ہے کہ نازو اور قمرن مرادآباد مین رہین اور یہان رہین اور وہان رہین

تا بکے۔ بات چھپی نہیں رہ سکتی اور اب ذوق جنگ کے خط
اور آدمی کا انتظار کرکے آپ سیدھے لکھنؤ چلیے اور وہان
دفع دخل کیجیے اور دیکھیے کہ وہ کون پاجی آدمی ہے جو آپکے
ساتھ دشمنی کر رہا ہے اور لوگون سے کہ سنکر اُسکے میان کو
راہ پر لائیے جب ایک ہزار چہرہ شاہی نے گھن کا دودھ کا
دھو یاد دکھائیے گا تو ایک کیا اگر سو قمرن ہون تو چھوڑ دے
اب یہان تضیع اوقات کرنا ہماری راے کے خلاف ہے۔
آیندہ جو آپکی راے ہو۔ ع

مصلحت بین وکار آسان کن

قمرن سے ابھی تذکرہ نہ کیجیے کہ وہ ایک نازک بدن
عورت ہے۔ اُسکے شیشۂ دل پر ٹھیس لگیگی۔ مگر غور کرکے
کوئی ایسی بات نکالنی چاہیے کہ لکھنؤ تک ہنسی خوشی پہونچ
جائیے پھر وہان سمجھ لیا جائیگا۔ قمرن کو اکیلے چھوڑنا
بھی صلاح نہیں ہے اور کاٹھ گودام سے ساتھ لیجانا بھی
خلاف مصلحت ہے۔

ضعف و اختلاج قلب

شب کو دس بجے اُسی کوٹھی مین جہان قمرن فروکش تھین
کمیٹی کی گئی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ نواب چھٹن صاحب نے
راے دی کہ بہت بہتری جو ٹھیک تو اب یہ ہے کہ نواب صاحب کی
قمرن کو پولیس والے دیکھین اور قمرن کو لکھنؤ ساتھ لیجائین
اور نواب صاحب بھی ضمانت دیکر لکھنؤ جائین۔ اس سے
تو بہتر یہی ہے کہ قمرن اور نازو کو فوراً کسی جانب سے
روانہ کر دیجیے اور انکے ساتھ کافی چوکی پہرے والے ہون
اور دو ایک معتبر اور ہوشیار آدمی بھی اُنکے ہمراہ جائین تاکہ
راستے مین کوئی فتور نہ پڑنے پائے۔ بیرسٹر نے انکی راے سے
اتفاق کرلیا اور باہمی مشورے کے بعد یہ صلاح ہوئی کہ آج ہی
تارون کی چھاؤنی مین نازو اور قمرن الموڑے کے راستے
مرادآباد جائین اور وہان سے کانپور ہوکر نواب چھٹن صاحب
کے گرنٹ مین رہین اور نواب محمد عسکری صاحب لکھنؤ چلے جائین
جب قمرن کی حاضری کی ضرورت اشد ہو اسوقت تار بھیجکر
قمرن کو بلوالین۔ چھٹن صاحب اور ممن اور اختر اور
دو سپاہی اور دو روسے اور مغلانی وغیرہ ساتھ جائین اور
سیٹھ جی اپنے دو واقفکار آدمی دین۔ اسی صلاح پر
کمیٹی ختم ہوگئی اور قطعی راے قائم کرلی گئی۔

قمرن کو نواب صاحب کی جدائی اور غیر مردون کے ساتھ
پہاڑ کا سفر کرنا از بس شاق تھا۔ اور نازو جان بھی اس
صلاح سے آزردہ خاطر تھین کہ نواب صاحب کو تنہا چھوڑکر
چلے جانا شاق تھا۔ اور کیون شاق نہ ہوتا یہ چین یہ آرام
یہ عیش و عشرت یہ چہل پہل اور دل لگی اور دولت و ثروت
اور امارت کہان نصیب ہوگی۔

راجب سے اس کمیٹی کا حال ان دونون نے سُنا تھا
بہت ہی بے چین اور بیقرار تھین۔ مگر یہ بھی دیکھتی تھین
کہ اسکے علاوہ اور کوئی تدبیر ہی نہین اور نواب صاحب
اپنی آبرو کو بھی بچانا چاہتے ہین تمام رات چھوٹے بڑے سبکو
جاگتے اور صلاح ہی کرتے گذری۔

سیٹھ جی نے اپنے گماشتے کو مقرر کردیا کہ چار بجے کے وقت
سب سامان سفر تیار رہے اور اختر نے ایک فہرست لکھدی
کہ ان ان اشیا اور ادویہ کی ہمکو راستے مین ضرورت ہوگی
اُسی کے مطابق گماشتے نے انتظام کردیا۔ ۴۰

تین بجے شب کے جب چلنے کی تیاریان ہونے لگین تو قمرن

اپنے دل مین سوچی کہ اب قضا کا سامنا ہی - جسقدر عرصہ دراز سے راحت اور آرام کی خوگر ہوگئی ہون - اب وہ آرام وہ راحت دل وہ سرور قلب وہ حکومت وہ چین چان خوش گذران بالکل خواب و خیال ہو جائیگا - پلاؤ اور قورمہ اور مرغ کے کباب اور تلنجن اور بریانی کہان کھانے کو ملیگی - وہی مٹھا اور ابالی دال اور ساگ پھر نصیب ہوگا - یہ مغلانی اور چھری اور محلدار اور ماما اور چھچو چھچو کہان خدمت کو نصیب ہوگی - چھڑیون کا ٹوکرا ایکبہ گھر گھر گھوسنا ہوگا یہ ہوادار اور کھٹیے کی سواری کجا - یہ فوق البھڑک پوشاک یہ زرق برق لباس یہ زربفت و اطلس نت نیا جوڑا اب کیسکے گھر سے لائینگے - کبھی سیمون کی گون اور سایہ - کبھی بھاری ساری کبھی بیگمات اور امیرزادیون کی سی تراش خراش اور وضع و لباس - اب وہی موٹا پاجامہ اور میلا دوپٹا گھر مین اور باہر نکلین تو سفید سا دوپٹا یا رنگا ہوا اوڑھ لیا کدرا کا مکان پھاڑ کھائیگا اُسکی صورت دیکھی نہ جائیگی ساس مردار سے یون ہی جوتی بیزار ہوتی تھی اُنہوا تھے جوتی اور بیٹھتے لات - بات بات پر طعنے دیگی اور دم بھر بھی نہ بنیگی - محلے مین جا بانچا ئیگا - اِس سے تو موت ہی آجائے تو اچھا کہان اتنے بڑے نامی گرامی نواب کی صحبت کہان یہ صورت کہان رہنے کو عالیشان کوٹھیان سجی سجائی - کہان کدرا کا جھونپڑا اور ٹوٹی چٹائی -

اِن خیالات سے قمرن کا دل بھر آیا اور چونکہ اتنے عرصے سے راحت اور ناز و نعم کی خوگر ہوگئی تھی ضبط نہ کرسکی اور پھر غشی طاری اور وہی پہلی سی بیماری ہوگئی - مگر ابکی غش کی حالت پہلے مرتبے سے ذرا زیادہ سخت تھی

نواب صاحب نے میان اختر سے کہا کہ حضرت یہ بار بار غش آنا بے سبب نہین ہو آپ تو حکیم سید محمد خان صاحب کے مطب مین برسون لکھنؤ مین تجربہ حاصل کرچکے ہین - ذرا تشخیص مرض تو کیجیے کہ اسکا سبب کیا ہو -

اختر نے مریضہ کی حالت بغور دیکھکر کہا بیرو مرشد غشی ہو اسمین کوئی شک نہین ہو سکتا - الغشی ہو حالۃ تتعطل معہا الحس والحرکۃ لضعف القلب - ضعف قلب کے سبب سے غشی کی حالت پیدا ہوجاتی ہو - حس و حرکت اُس سے بیکار ہوجاتی ہو - انسان حس و حرکت نہین کرسکتا - یہ تعریف اُنپر صادق آتی ہو - کھیرا کاٹ کر سنگھائیے اور عطر بدن مین مل دیجیے -

مغلانی نے دو کھیرے کاٹے اور چھری دو ٹکڑے قمرن کو سنگھانے لگی اور عطر بھی دوپٹے مین خوب لگایا اور ایک سفید ریشمی رومال کو معطر کرکے قمرن کے گلوے مصفا مین باندھ دیا اِس سے ذرا ذرا تشفی قلب ہوئی -

آغا صاحب نے میان اختر سے دریافت کیا کہ ضعف قلب جو باعث غشی ہوا اُسکا کیا سبب ہو - اُنھون نے جواب دیا الغشی اسبابہ نوعان غشی کے اسباب دو نوع کے ہین - احدہما تحلل الروح وثانیہما اختناقہ - غشی کا ایک سبب تو تحلل روح ہو اور دوسرا سبب اختناق روح ہو - اختناق یعنی گلوگیر شدن - اور سبب اول کی بھی تین قسمین ہین والاول منہا ثلثۃ انواع - ایک قسم تو استفراغ کثیر ہو جسمین مادہ زیادہ نکل جاتا ہو احدہا الاستفراغ الکثیر - وثانیہا السرور واللذۃ المفرطۃ لان القلب ینبسط فوق عادتہ فیتحلل الروح - یعنی دوسری قسم سرور و لذت کا

زیادہ ہونا کیونکہ قلب منبسط ہوتا ہی اپنی عادت سے زیادہ اسیلیے روح تحلیل ہوتی ہی۔ و اختناق الروح نوعان۔ اور اختناق روح کی بھی دو قسمین ہین۔ احدہما الامتلاء بافراط وخاصتہ من الشراب۔ پہلی قسم امتلاء کا زیادتی کے ساتھ ہونا اور خصوصاً شراب سے۔ وثانیہما غم اوخوف مفرط۔ دوسری قسم وفور غم کا ہونا اور خوف زیادہ ہونا۔

نواب۔ تو اسکو آپ کیا تجویز کرتے ہین۔

چھٹن۔ وفور غم کے سبب سے صدمہ ہوا۔ اور غم مین بھلا کون شک کر سکتا ہی۔

اختر۔ اسمین شک نہین ہی کہ یہ اختناق الروح کی دوسری قسم ہی۔ اسمین تخالخ اور اشربہ مبردہ کشراب الحماض والتفاح والنیلوفر والریان بارلسان الثور وماء النیلوفر وماء الورد وتجلیب شربتقلہ بالمفرحات الباردۃ الیاقوتیہ والکافور وغیرہا۔ یہ سب مفید ہین۔ مین دو نسخے لکھتا ہون ایک لخلخے کا اور ایک شربت کا۔ سیٹھ جی صاحب یہ دونون تیار کرا دین تو مہربانی ہوگی۔

سیٹھ۔ بہت خوب (نسخے لیکر خدمتگار کو دیے اور کہا) جلد تیار ہو کے آجائین (شیخ جی سے کہو دو اپنی سب خود دیکھ کے لین)۔

مہراج۔ بہت سخت غشی تھی۔ ابھی تک کلی افاقہ نہین ہی۔

آغا۔ قلب اس صدمے کی برداشت نکر سکا۔

نواب۔ اول تو صدمہ جانکاہ۔ دوسرے نزاکت۔ تیسرے عیش مین جسنے زندگی بسر کی ہو اُسکو یہ صدمہ برداشت کرنے کی تاب کہان۔

چھٹن۔ واقعی بڑی سخت مصیبت ہی۔

نواب۔ مصیبت سی مصیبت ہی۔

سیٹھ۔ نواب تو تڑکا ہو گیا اور تڑکا نہ بھی ہوتا تو اس حالت مین بھلا سفر کی کون صلاح دیتا۔

مہراج۔ بھلا اور جو فرض کیجیے کہ مخبری ہو اور پولیس کو دریافت ہو جاے تو یہ حالت کیا معنی اس سے بدتر حالت مین جانا ہوگا۔ اُس سے تو یہ اچھا ہی۔

بیرسٹر۔ ڈاکٹر کے سرٹیفکٹ پر منحصر ہی۔ مگر سول سرجن شاید نہ سرٹیفکٹ دین۔ بہرکیف نواب صاحب کے مکان مین تو یہ نہین ہین۔ بس پھر کیا۔ اب تو آج دن بھر طبیعت کا رنگ دیکھ لیجیے۔

چھٹن۔ مگر ہوئی بُری۔

بیرسٹر۔ کیسی کچھ بُری ہوئی جناب۔

مہراج۔ سارا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔

بیرسٹر۔ کھیل تو پہلے ہی بگڑ گیا۔ یہ کہیے کہ سارا منصوبہ خاک مین ملگیا۔ اب یہ وقت پہاڑ پر رہنے کا نہین ہی۔ یہ وقت لکھنؤ مین دوڑ دھوپ کرنے کا ہی۔

سیٹھ جی کا آدمی لخلخہ اور شربت تیار کرا کے لایا اور اختر کے حکم کے بموجب شربت چٹایا گیا اور لخلخہ بھی بار بار سُنگھایا گیا تو فی الجملہ افاقہ ہوا۔ اِسکے بعد نسخے مین کچھ اور تغیر وتبدل کیا اور کوئی دس بجے غشی سے نجات ملی۔

اس عرصے مین ان لوگون مین کسی نے منھ ہاتھ دھویا۔ کسی نے حمام کیا۔ کوئی جھرنے پر نہانے گیا اور چونکہ سب پریشان اور پژمردہ اور افسردہ دل تھے نواب صاحب نے صرف ارہر کی کھچڑی اور بورانی پکوائی مگر سراسیمگی کی وجہ سے وہ بھی اچھی طرح نہ کھائی گئی۔ اختر سے دریافت کیا گیا کہ اب حالت کیسی ہی

اُنھون نے علے رؤس الاشہاد بیان کیا کہ یہ غشی بھی ایسی تھی کہ واقعی اگر اسمین کوئی جاننے والا اور نباض ہوتا تو جان لیتا کہ یہ مرض کہان تک بر سر فساد اور منجر ہو گیا ہی اب نبض کی یہ کیفیت ہی کہ کبھی تو زاید اقطار ثلثہ مین ہی یعنی طویل عریض مشرف - اور ایسی نبض کو عظیم کہتے ہین اور کبھی ناقص ہو جاتی ہی اقطار ثلثہ مین یعنی قصیر ضیق منخفض اور اس نبض کو صغیر کہتے ہین اور کبھی قوی معلوم ہوتی ہی اور کبھی ضعیف والقوی ان یصدمہ العرق الاصابع بقوۃ وان غمز علیہ لم یبطل حرکتہ بل یدخل فی تجم الاصابع ویدفعہ عن نفسہ بقوۃ وہذا انما یدرک عند الانبساط - یعنی قوی نبض اسکو کہتے ہین کہ رگ کا اُبھرنا انگلیون مین بزور معلوم ہو اور اگر نبض کو دابین تو حرکت اُسکی نہ باطل ہو بلکہ نبض انگلیون مین داخل ہوتی ہوئی معلوم ہو اور انگلیون کو اپنے زور سے ہٹا وے اور یہ کیفیت انبساط کے وقت ہوتی ہی - اور ضعیف اِس نبض کے برخلاف ہوتی ہی یعنی ان لا یصدمہ الاصابع و ان غمز علیہ لم یدخل فی تجم الاصابع ولم یدفعہ عن نفسہ - انگلیون مین نبض کا اُبھرنا صدمے کے ساتھ نہ معلوم ہو اور اگر اُسکو دابین تو انگلیون مین نہ داخل ہو اور اُسکو نہ ہٹا سکے -

قمرن نے مغلانی سے کہا کہ مجھے اِسوقت سونے کو بہت جی چاہتا ہی - ان سب سے کہدو کہ ذری رسان رسان باتین کرین - جسمین ہماری آنکھ لگ جاے - مغلانی (بہت اچھا) ابھی اچھی طرح نہ کہنے پائی تھی کہ یہ سب اُٹھ کھڑے ہوے اور اختر اور ممن کو وہین چھوڑ کر اپنی کوٹھی مین آ گئے

تاکہ ایک تو قمرن آرام سے سوئین - دوسرے اپنی کوٹھی فرودگاہ سے ہر دم غائب رہنا بھی خلاف مصلحت تھا - اختر نے ان سب کے سامنے شربت چٹا دیا اور کلی کرا کے کہا اب آرام کیجیے - یہ شربت نہایت ہی مقوی دل و دماغ ہی - نواب صاحب بوسہ لیکر روانہ ہوے - کوٹھی مین آئے تو تار آیا -

(احباب کی راے ہی کہ اب آپکا فوراً چلا آنا مناسب ہی - اتنے مہینے وہان رہ چکے - اب گھر اور جاگیر کے انتظام کے لیے جلد چلا آنا مناسب ہی - بیگم بہت گھبراتی ہین - اُنکے نام اپنی خیریت کا تار بھیج دیجیے)

اِسی کے ساتھ تار گھر کے چپراسی نے ایک اور لفافہ دیا - جو منشی مہراج بلی کے نام عصمت اللہ نے بھیجا تھا -

(یہان بُری بُری افواہین اُڑ رہی ہین - اور لوگ در پے آزار ہین - اِسوقت آپ کا یہان ہونا بہت ضروری ہی - کل مسٹر پورنر صاحب اٹارنی ملے تھے - اُنھون نے بھی یہی صلاح دی ہی - اب آپ فوراً چلے آئیے ورنہ بات بڑھ جائیگی - جواب جلد میرے نام عنایت کیجیے تاکہ تسلی ہو)

پیرسٹر - اب سب آپکو یہی صلاح دیتے ہین کہ لکھنؤ واپس آئیے -

نواب - آپ کی کیا صلاح ہی -

پیرسٹر - ہماری بھی یہی راے اور یہی صلاح ہی -

آغا - علی ہذا القیاس ع -

| صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست |

کیون میان مہراج بلی -

مہراج - پھر اب خدا کا نام لیکر کوچ بول دو -

نواب - لنعم اللہ جب سب کی یہی صلاح ہی تو کوچ ہی

بہتر ہی - یار پہاڑ پر لطف تو خوب اُٹھائے مگر اُستاد ایک بات ہی - چلتے چلاتے بُری ہوئی -

مہراج - بہت بُری ہوئی قبلہ - بہت ہی بُری ہوئی -

آغا - اب بھی بات نہ بڑھے تو فبہا ورنہ معاذ اللہ -

نواب - آپ بھی تو سعین اور منحوس لکھے گئے ہین -

آغا - جی ہان - خوردہ نہ بردہ ناحق دردگردہ -

نواب - ارے بھئی آخر دل لگی چُہل تو کرتے تھے - مذاق مین تو شریک تھے - گھورتے تو تھے -

آغا - تو یہ اُسکی سزا ملی -

چھٹن - ہم نلوہ بچگئے حضرت -

مہراج - مین نہ دھر وادونگا قبلہ کہ پہلے دن چھٹن صاحب ہی کے مکان پر بی نازو بلوائی گئی تھین - اور مین اپنی لاعلمی ظاہر کرونگا کہ حاشا مین کچھ نہین جانتا - بندہ ہیچ نمیداند بندہ را خبری نیست کہ نازو کیست و قمرن کدام ست و بر کہ مقام می ماندہ و او چہ صورت دارد و این چہ شکل و شنہ من فقیر درویش را با نازو و قمرن زنکہ ہاے چہ کار بارہ -

حاجت بہ کلاہ ترکی داشتنت نیست
درویش صفت باش و کلاہ ترکی دار

آغا - دونون مصرعون مین ترکی - آپکی ایسی کی تیسی -

نواب - انجام بخیر ہو تو بات ہی ورنہ یہ سب مذاق اور دل لگی بھول جائیے گا جناب ع -

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

بُری گھڑی سے خدا بچائے - بُری گھڑی اللہ کبھی نہ دکھائے اب اس پریشانی کو دیکھیے کہ پردیس کا تو واسطہ - اپنا نہ پرایا انسان کو جنون نہ ہو جائے تو تعجب ہی - پھر یہ کیا کم ستم ہی کہ

قمرن جان بیچاری کی یہ ردی حالت ہی - غش پر غش آگئے ہین اور جرم ایسا سنگین کہ سات برس قید بمشقت یا اُف کلیجا دہل جاتا ہی نجدا کہ یا الٰہی یہ مصیبت کیونکر رفع ہوگی مہراج بلی بھی سانے گئے - آغا صاحب کی ٹنگڑی تبھی لی - اختر کو بھی پھانس لیا - عالمگیر قتل ہی -

خدمتگار نے ڈاک حاضر کی - سب کے پہلے نواب رونق جنگ کے بیرنگ خط کو اُنھون نے کھولا - اور بڑے شوق سے پڑھا مائی ڈیر نواب محمد عسکری بہادر - نینی تال مین تو یار تمنے یہ بڑی کارستانی کی کہ اُس موذی کو قمرن اور نازو کا پتا ہی نہ معلوم ہوا - کوٹھی مین جو طرف دیکھا کہین پتا ہی نہین - اب نازو اور قمرن ہون تو کچھ کارروائی کر سکے - جب وہی نہین تو کارگزاری کیسی -

یہان بجرنگ بلی سے دکھڑا روتا تھا کہ اُن لوگون نے نازو اور قمرن ہی کو نہین چھپا دیا بلکہ منشی مہراج بلی کو بھی غائب کر دیا - اُسکو وہان کسی گرو نے یہ سمجھائی ہی کہ نازو اور قمرن کو لیکر منشی مہراج بلی لکھنؤ پہونچے اور روپوش ہین - مین نے بجرنگ بلی کو سمجھا دیا کہ تم ان لوگون کو اور بھی زیادہ گمراہ کر دو اور کہو نازو اور قمرن بیشک لکھنؤ داخل ہو گئی ہین تاکہ وہان تم کو کارروائی کرنے کا کامل موقع ملجائے اب آپ بخط راست روانہ لکھنؤ ہون - اسی مین خیر ہی اور کسی مین خیر نہین - وہان کا قیام اب محض فضول فریدہ صاحب آجکل سٹی مجسٹریٹ ہین اُنسے بھی آکے آپ کو پوچھتے بھی تھے - مگر اُنسے اِسکا ذکر کرنا بنسب نامناسب سمجھا -

کمدرا کہتا پھرتا ہی کہ امین کمرن کو ایک لاکھ پر بیچتا ہین گھر

یعنی نواب صاحب لاکھ روپیہ دین تو فارغخطی لکھدے۔
اسکے یہ معنی کہ دھوتے پر آجائے تو عجب بھی نہین۔ گو ابھی
لاکھ روپیے کی فرمایش ہے مگر عجب نہین کہ دو چار سو پر راضی
ہوجائے۔ ٹکے کی اوقات۔ اُسکو یک مشت چار پانچ سو
کی رقم کیا زہر ہے۔

مفصل حالات سے اطلاع دیجیے بلکہ کسی آدمی کے ہاتھ
خط لکھکر بھیجیے۔ یہان بجرنگ بلی کے سبب سے کل حالات
معلوم ہوتے جاتے ہین۔ مین برابر ٹوہ مین رہتا ہون۔ اور
ہر بات کا دفع دخل کرتا ہون مگر ابھی تک یہ نہین کھلا کہ
کون ذات شریف در پردہ ہماری تخریب کے درپے ہین
تنا اُسنا ہی کہ کوئی نواب صاحب ہین۔ نام بھی معلوم ہوجایا
[illegible] بس پھر اللہ دے اور بندہ لے۔ عمر بھر کو یاد
[illegible] ن اچھے گھر بھیجا نہ دیا تھا۔
ڈبہ با [illegible] بلی صاحب کی خدمت مین تسلیم۔ خیر ہی
اللہ بیر [illegible] کی بھی تلاش ہو رہی ہے۔ حالانکہ اُسکا کہین
پھوٹ [illegible] دو ایک ذات شریف کسی ایرے غیرے
ع یہن [illegible] مصنوعی میان بنا کے اُسکی جانب سے
ہونی بہت [illegible] والے ہین مگر اِس کارروائی مین منہ
بیگم صا [illegible]
طرح کے خیا [illegible]
[illegible] صاحب کی بھی فکر ہو رہی ہے کہ اُنکو بھی پھانسین
پریشان تھ [illegible] صاحب تو البتہ بچ گئے۔ اُنکی رتی بلند ہے
مین نیند [illegible] ئی۔ اور کسی کو نہ چھوڑا۔ مگر ایک بات
دکھلے [illegible] ین یہ سمجھکہ کہ ابا تو کوتوال تحقیقات کرکے
عورت [illegible] کیا خوف ہے ایسا نہو کہ آپ پھر قمرن
[illegible] ن داخل کیجیے۔ اِس موقع پر آپ کو
بڑی احتیاط سے چلنا چاہیے۔ عاصی رونق جنگ الخ

اسکے بعد مہراج بلی نے بجرنگ بلی کا خط جو بذریعہ رجسٹری
آیا تھا پڑھکہ سُنایا۔

جناب قبلہ و کعبہ۔ یہان کے حالات ناگفتہ بہ ہین اور
مخالفون کی شورش بجائے ہے۔ وہ لوگ اب آپ کی بھی
فکر مین ہین مگر ع۔

دشمن اگر قویست نگہبان قوی تریست

یہان خبر مشہور ہے کہ نازو اور قمرن کو لیکر آپ لکھنؤ مین آگئے
ہین۔ ذرا بہت ہوشیاری سے آئیے گا۔ مسماۃ کا ساتھ لانا
خلاف عقل ہے۔ بعد ملاحظہ خط چاک فرمائیے۔
فدوی بجرنگ بلی۔

بیگم صاحبہ کی پریشانی

آج صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے
دور بیجا کے چمن سے پر بلبل کترے

نواب نادر جہان بیگم تو اس فکر مین تھین کہ پر لگا کر اُڑکے
نینی تال پہونچین۔ نواب کو عرصہ دراز سے نہین دیکھا ہے
اُنسے ملین۔ قمرن اور نازو کا رنگ پھیکا کرین۔ پہاڑ کی
سیر سے سیر ہون۔ کبھی اپنے دولھا بھائی نواب رونق جنگ
بہادر سے اصرار کرتی تھین کہ تم بھی چلو اور ہماری بہن کو بھی
اجازت دو۔ کبھی رشتے کی اور عورتون سے وعدہ کرتی تھین
کہ تمکو بھی لے چلینگے۔ غرضکہ نواب کی اتنے دن کی جدائی
اور سوتیا ڈاہ کے صدمون کے بعد اب خدا خدا کرکے عیش و
طرب سے دوچار ہونے کو تھین مگر برق حوادث نے یکایک
خرمن عشرت کو جلا دیا عیش و عشرت اور خوشی و شادمانی مبدل
بہ رنج و الم ہوگئی۔

نواب نادر جہان بیگم ناز و نعم پروردہ رنج و الم کی خوگر نہین اگر خوگر ہوتین تو خیر بقول داغ -

شادی و غم ہم کو یکسان ہو گئے
آہ سے غمگین نہ خوش ہین واہ سے

غم بھی برداشت کر لیتین - مگر کچی ایسی تھین جو انھون نے سُنی کہ چہرے کا رنگ فق اور کلیجہ شق ہو گیا - یعنی ایک روز صبح کو بیگم صاحب فہرست لکھ رہی تھین کہ کون کون ہمراہ جائیگا اور کس کس شے کی وہان ضرورت ہوگی گھر کی ملازم عورتین اور پاس پڑوس کی دو چار شریف زادیان جو اُنکے ہان آتی جاتی تھین غور سے سنتی تھین کہ دیکھیین کس کس کو ہمراہ لیجاتی ہین کہ دفعتہً دربان نے باہر سے آواز دی اور مہری نے آکے عرض کیا کہ نواب عفت آرا بیگم کی فنس آئی ہی اور معاً مہریان فنس کو محلسرا کے اندر لے آئین بیگم صاحب نے جو اپنی بہن کے چہرے پر نظر ڈالی تو اداس پایا - کھٹک گئین کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی مگر اسقدر تاب و توان اور جرأت اپنے مین نہ پائی کہ سبب دریافت کرین - مغلانی مہری پیش خدمت خواص سب بشرے سے تاڑ گئین کہ کوئی سنانی ضرور سنینگی - مغلانی نے نواب عفت آرا بیگم کی طرف مخاطب ہو کر کہا - حضور کا مزاج کیسا ہی اللہ اپنا فضل کرے یہ آج دشمنون کے چہرے پر اداسی کیون پائی جاتی ہی - یا اللہ خیر کیجیو -

عفت - اللہ تمھاری دعا کو تاثیر دے -

راوی - اس فقرے پر اور بھی سب کھٹکے -

مغلانی - سرکار -

عفت - ہوش ٹھکانے نہین ہین -

راوی - اب ان سب کو اور بھی یقین ہو گیا کہ کوئی بُری بُری خبر سننے والے ہین اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ نینی تال سے کوئی خط آیا ہوگا کیونکہ اگر نواب عفت آرا بیگم کے ہان کوئی بات ہوئی ہوتی تو وہ خود نہ دوڑی آتین نادر جہان بیگم کو اپنے ہان بلواتین - درد دل سُناتین - اُنکا خود آنا اِس بات پر دال تھا کہ نینی تال مین کچھ گل ضرور کھلا ہی -

عفت - مگر گھبرانے سے کیا ہوتا ہی - ہوگا وہی جو اللہ کو منظور ہی - اُسکی کریمی کے صدقے وہ بڑا کارساز ہی -

مغلانی - سچ ہی حضور نے فضل اور کرم کرتے ہوئے اُسے ایک پل کی دیر نہین لگتی -

بیگم - نینی تال مین تو خیریت ہی -

عفت - جہان اور بال پر تو جو کچھ نہین ہی مگر آبرو کو اللہ بچائے بقدر ہم عزت اور آبرو ہی -

بیگم - اب کہہ ڈالو باجی جان -

ع (عفت) کیا کہون بہن -

مغلانی - حضور اتنا بتا دین کہ ہماری سرکار کہان ہین -

ع - ہین تو ابھی نینی تال ہی مین مگر اِس موئی چوڑیل قمرن کے میان نے بڑا اودھم مچایا ہی -

مغلانی - اللہ خیر کرے -

ع - اُسنے یہان چوکی پر لکھا دیا ہی کہ میری جورو کو عسکری صاحب زبردستی بھگا لے گئے -

مغلانی - کسو نے بہکا دیا ہوگا - پھر اب کیا ہوگا -

ع - اب سُنتی ہون یہان سے کوتوال جائیگا -

ب - دولھا بھائی کو بلوا لیجیے - میرے قلب کا عجب حال ہی - کسی طرح چین نہین آتا ہی دل پہلو مین گھبراتا ہی

ع - وہ خود آتے ہونگے -

مغلانی - ہان اُنسے یہ تو پوچھ لیں کہ چوکی سے جو کتوال (کوتوال) گیا ہی وہ وہان کیا کریگا -

ع - وہان تلاشی ہوگی - اور جو قمرن ملی تو اُسکو گرفتار کر لائینگے -

مغلانی - مگر یہ تو نوابی مین بات تھی - اب تو جو کوئی عورت کہدے کہ ہم فلان سے راضی ہین تو جسکے ساتھ چاہے رہے سہے - کوئی نہین پوچھتا -

ب - یہ کنواری بن بیاہی کے لیے ہی جو بالغ ہو بیاہتا نہین کہہ سکتی - مین سوچتی ہون کہ یا اللہ جو کہین نصیب اعدا قید ہو گئے تو -

راوی - پورا فقرہ نہ کہنے پائی تھین کہ آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور جون جون عورتین اُنکو سمجھاتی تھین کہ اللہ پر شاکر رہیے ذرا دل کو قابو مین رکھیے اور بھی پھوٹ پھوٹ کے روتی تھین -

ع - ہین اِس سے کیا ہوگا - اور دل کو زیادہ دُکھ ہوگا مگر ہوئی بہت بُری -

بیگم صاحب نے ایک آہ سرد کھینچی اور لیٹ رہین - طرح طرح کے خیالات اِنکے دل مین جگہ پاتے تھے - اور بہت ہی پریشان تھین - اِسی حالت اضطرار خاطر و پریشانی مین نیند (بین نیند) گئی - تو نواب عفت آرا بیگم اور سکینہ خانم (رتجگے) ہتی تھین) اور مغلانی اور کئی اور (عورت) باتین ہونے لگین - عفت آرا نے اپنی (بہ) ی سے ذرا دور ہٹ کر کہا کہ بڑے غضب یہ بات ہی کہ دشمنون کے کان بہرے

اِسمین خدا نخواستہ خدا نخواستہ (بہت آہستہ سے) سات برس کی قید ہی - سات برس کی قید کا نام سُنکر سب کانپ اُٹھین اور تھر تھرانے لگین کہ خدا خیر کرے اپنے اپنے خیالات اور اپنی اپنی نیت اور عقیدے اور صحبت کے اثر کے مطابق سب منتین ماننے لگین -

۱ - پیر دبیدار کا کونڈا -
۲ - بابا فرید کا چلّا -
۳ - سید احمد کبیر کا چھاندا -
۴ - مشکل کشا کا دونا -
۵ - ہٹیلے کا مرغا -
۶ - شیخ سدو کا بکرا -
۷ - شہید کا ملیدا -
۸ - بی بی کی پوڑیا -
۹ - پریون کا طبق -
۱۰ - خواجہ خضر کا دیا (ناو چڑھتی ہی)
۱۱ - حضرت عباس کی حاضری -
۱۲ - سید سالار کے آٹھوے (آٹے کے پکتے ہین)

الغرض ع -

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مگر حضرت عباس کی حاضری اور مشکل کشا کے دونے کی منت زیادہ مانگی گئی تھی -

اتنے مین نواب رونق جنگ بہادر کے آنے کی خبر ہوئی جو پردہ کرتی تھین وہ پردے مین ہو گئین ایک شہ نشین مین نواب صاحب فرش مکلف پر بیٹھے - سُنا بیگم صاحب ابھی روتے روتے سو گئی ہین - اِنھون نے اپنی دل

شکایت کی کہ تمنے نادرجہان بیگم سے صاف صاف کیون بیان کر دیا - تسلی دینا درکنار صاف صاف کہا جیسا کہ سُنا یا فقط اتنا کہنا کافی تھا کہ قمرن کے میان نے تھانے پر لکھوا دیا ہی اور پولیس والے تحقیقات کو جاتے ہین مگر انکو اطلاع دیدی گئی ہی - وہ ہوشیار ہو رہینگے اور قمرن اور نازو کو ہٹا دینگے - بس کچھ بھی نہو گا -

عفت آرا بولین (اے ہمارے تو حواس درست نہین ہین اور جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ - ہم نے بس ایک بات تو پوشیدہ رکھی ہی - یہ نہین بتایا کہ خدا نخواستہ انہین دشمنون کے لیے قید بھی ہی - مگر انھین نے خود ہی پوچھا اور قید کا لفظ کہتے ہی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور روتے روتے سو رہین - تم کوئی بار پوچھا اور کہا انکو بلاؤ تو ہمکو تسلی ہو - ہمنے کہا اب آتے ہی ہونگے - اب انکی لگ گئی ہی - جگانا نامناسب ہی - کیا کوتوال دوڑ لے کے گیا ہی -

رونق - ابھی نہین - مگر -

ع - تم قسم کھا کے سچ سچ بتاؤ کہ اب کیا ہوتا ہی -

رونق - ہوتا کیا ہی - کچھ نہین - تار اور خط اور آدمی بھیج ہی دیا ہی - دمبدم خبر پہونچتی جاتی ہی - قمرن اور نازو کو انھون نے اپنی کوٹھی سے ایک اور مکان مین بھیجدیا ہی - وہان چوکی پہرا رہتا ہی - کسی کو کانون کان خبر بھی نہونے پائی اور قمرن اور نازو کوٹھی سے الگ ہو گئین - اب کیا خوف ہی - ڈر تو سارا یہی تھا کہ مبادا قمرن معہ نازو نواب کی کوٹھی مین پکڑی جائین - یہین بڑا ہی غضب ہوتا اور جرم ثابت ہو جاتا - پھر کچھ بھی بنائے

نہ بنتا - اب کیا ڈر ہی - کوتوال صاحب آئے ہین - آئین - سر آنکھون پر - تلاشی لینگے - بسم اللہ - قمرن کو آپ جانتے ہین کون قمرن ؟ حاشا ! ہم نہین واقف ہین - نازو کہان ہی - کیسی نازو - یہ آپ کیسی بہکی بہکی باتین کرتے ہین - کوتوال صاحب - نازو اور قمرن کون اور ہماری کوٹھی سے کیا واسطہ - اپنا سا منھ لیکر رہجائینگے - اب شہر مین ادھر اُدھر دریافت کرینگے وہان کون جاتا ہی -

ع - تم بھی کیا باتین کرتے ہو - کیا کچھ چھپا ہی مگر چھوڑا ہی یہان سے وہان تک کون نہین جانتا کہ قمرن اور نازو دونون نواب صاحب کے ساتھ گئین ہین -

رونق - اگر سب کے سب جانتے ہوتے تو ایک قمرن کا میان یون چپ چاپ بیٹھا رہتا -

ع - اب کیونکر بات کھلی -

رونق - دیکھو یہ بھی دریافت ہو جائیگا -

ع - اور جو کوتوال وہان یہ پوچھ بیٹھے کہ آپ کے ساتھ جو عورتین [illegible] تھین وہ کہان چلی گئین -

رونق - [illegible] کوئی عورتین سین [illegible]

آئی تھین - اور وہان [illegible]

گانے ناچنے سب ہی [illegible]

دس پانچ روز لگا لیا - بیچ کے معاملون [illegible]

ع - تو قمرن اگر انکی کوٹھی مین گرفتار ہو تو [illegible] اور پکڑی جائے تو کوئی جرم نہین ہی ؟

رونق - پھر صرف اتنا ہی کہ اگر نازو اور [illegible] کوئی بحث نہین ہی اگر قمرن نواب صاحب [illegible] سے تو نواب مجرم ہین اور اگر

ملے تو پولیس والے اُسکو اپنی حراست مین لکھنؤ لے آئین۔
ع۔ اگر اُنکو نہ لکھا ہو تو اب لکھ بھیجو۔
رونق۔ تار پر تار اور خط پر خط گئے ہوے ہین اور آدمی بھی بھیجا گیا ہے۔
راوی۔ یہ اُسوقت کا ذکر ہے جب لکھنؤ سے سب اُسکے روانہ نینی تال ہو چکا تھا مگر وہان کا حال کچھ نہین معلوم ہوا تھا۔ نواب رونق جنگ نے کئی دن تک اپنی بیوی سے یہ راز چھپایا تھا مگر آخر کار مصلحت اسی مین دیکھی کہ کچا چٹھا کہہ سنائین۔
ع۔ (آبدیدہ ہوکر) ہمارے قلب کو تو تب تشفی ہو جب ہم عسکری دولھا کو اپنی آنکھون دیکھین چاہے قمرن اُن سے چھن جائے چاہے جہنم مین جائے مگر اُنپر آنچ نہ آنے پائے۔
رونق۔ وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ وہم کا تو کوئی علاج ہی نہین ہے اگر میرے نزدیک اسمین کچھ ہونا ہوانا نہین ہے۔ اگر نواب عقل سے کام لین اور قمرن کو اُسکے میان کے گھر جانے دین اور اُسکے میان کو روپیہ سے خوش کر دین تو اس سے بہتر کیا ہے اور اگر آپ ایسے ریجھے ہوے ہین کہ ایک دم بھر بھی جدا نہین ہو سکتی تو کسی مکان مین اسقدر چھپا کے رکھین کہ کسی کو کانون کان خبر ہی نہ ہونے پائے مگر بہتر تو یہی ہے کہ اب زیادہ فضیحتا نہ اُڑائین اور اُسکے عشق کو تہ کر رکھین اور یہ بات دل لگی نہین ہے۔
ع۔ چاندسی جورو گھر مین موجود ہو کر ذرا سی بات کے لیے اپنی جان اور اپنے عزیزون کی جان گھلانا کسنے بتایا ہے۔
رونق۔ اپنی بہن کی ذرا تسلی کرتی رہنا۔
ع۔ اور میری تسلی کون کریگا۔
رونق۔ یہی تو تم عورتون کی جہالت ہے بھلا گھبرانے اور رونے پیٹنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ تدبیر وہ کرنی چاہیے کہ مطلب برآری ہو۔
اتنے مین نواب نادر جہان بیگم کی آنکھ کھلی۔ خواصون نے عرض کیا کہ نواب رونق جنگ تشریف لائے ہین مضطر و بیقرار ہوکر پہلی بات اُنسے یہی پوچھی کہ (اسکا انجام کیا ہونا ہے) رونق جنگ نے کہ فہمیدہ اور دور اندیش آدمی تھے نہایت سہولت کے ساتھ جواب دیا کہ (ایسے تردد کا مقام نہین ہے بہن کسی کم بخت دشمن نے اُسکے میان کو ورغلایا ہے وہ ہیچ قوم پاجی آدمی ہے۔ ٹکے کی اوقات۔ بھلا اُسکے کیے کیا ہو سکتا ہے۔ ہان روپیہ البتہ صرف کرنا ہوگا اور یہ کوئی بڑی بات نہین۔ چاہے دس ہزار روپیہ بلٹ جائے تو کیا پروا ہے۔ اب تو ایک بات ہوگئی۔ اب جس بلا مین بالفعل مبتلا ہین اُس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مینے تو تمھاری بہن کو سمجھا دیا کہ نواب عسکری کو لکھ بھیجا ہے کہ قمرن کو اپنے مکان مین نہ رکھو۔ کوتوال جب قمرن کو پائیگا تو واپس آئیگا۔ بس چلو ختم شد۔ مزیدے بران نیست کہ کوتوال صاحب کی کچھ خدمت کر دیجائیگی۔ ع۔

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر

بیگم صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ دولھا بھائی اگر دس ہی ہزار پر بلا ٹلتی ہے تو بلا سے بہن خود ہی یہ روپیہ اپنے پاس سے دیدونگی مگر کسی طرح اُنپر آنچ نہ آنے پائے۔ دس ہزار اُنپر سے نچھاور کر دونگی مگر کسی طرح اُنکو اب یہان بلوا لو۔ میرا دل گھبراتا ہے۔ جی بے قابو ہے کیا اللہ کیا ہوگا۔ عورت کا واسطہ

اور پھر بیاہی عورت - اور نیچ قوم - عزت آبرو کسی کے ساتھ بھاگ جانے اور پکڑ آنے اور ناشدنی ناگفتنی ہونے کا ذری لحاظ نہین - ایسی ہرجائی کے ساتھ بدنام ہونا کیسا کم بے آبروئی ہے - نہین اللہ موت بھی نہین دیتا - زہر کھانے کو جی چاہتا ہے - کہ تھوڑی سی سنکھیا کھا کے مر جاؤن - اگر کوئی اور ہوتی تو خیر مگر یہ چوڑی والی کے ساتھ بدنام ہونا اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوگی - سچ یون ہے کہ ان باتون کا نتیجہ یہی ہوا کرتا ہے - برے کام کا برا انجام اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا - مگر آیندہ کے لیے احتیاط چاہیے - اور اب آپ لوگ یہ بند و بست کیجیے کہ کسی طرح بات اور نہ بڑھنے پائے اور جو ذلت ہوئی ہے بس اتنی ہی رہے

رونق - تم خاطر جمع رکھو -

ع - اب مین انکو سمجھا دونگی -

ب - باجی مین کیا کہون آپ سے -

رونق - تم ذرا بھی نہ گھبراؤ بہن - ہمارا ذمہ ہے جو کچھ بھی ہو ہاتھ کٹوا ڈالون -

ب - مین تو کچھ کہتی بھی نہین ہون - اندر ہی اندر پھنک رہی ہون - دل ہی دل مین - مگر کرون کیا - آج یہ طیاری کر رہی تھی کہ نینی تال کس کس کو ساتھ لیکر جاؤن یہ فہرست لکھ رہی تھی کہ بس یہ آئین - انکی صورت دیکھتے ہی مین بھانپ گئی کہ کچھ فتور برپا ہوا ہے - اور تاڑ گئی کہ ہو نہ ہو نینی تال سے کچھ خبر آئی ہے - مین تو پہلے یہ سمجھی تھی کہ شاید قمرن کے ساتھ عقد ہو گیا اسکا تو مجھے ذری بھی گمان نہ تھا کہ وہان دوڑ جاتی ہے اور اسکے میان لنگڑے نے ہاتھ پاؤن

نکالے ہین - غرضکہ ہر طرح گڑھتا ہے - اور لوگون سے کہتے الگ پھرتے ہین - پھر یا قسمت یا نصیب - اب انکو لیتے تو اچھا تھا -

رونق - اب وہان کیا کرینگے - آتے ہی ہونگے -

ب - وہان تنہائی مین رہنا ٹھیک بات نہین ہے

عورت کی آنچ بڑی بری آنچ ہوتی ہے - پردیس کا واسطہ مبادا قمرن کا میان بدی پر آمادہ ہو جائے -

رونق - کیا - بھلا کوئی عقل کی بات ہے - جو ایسے ہوتے ہین انکے تیور ہی اور ہوتے ہین - یہ چوڑی والا کیا کھا کے برابری کریگا -

ب - مجھے سب سے زیادہ اسی بات کا ڈر تھا کہ جورو کے غم مین کہین وہ اپنی جان پر نہ کھیل جائے -

رونق - لاحول ولا قوۃ ! ایک ڈانٹ مین تو تھر تھر کانپنے لگے - جان پر کھیل جانا بڑے سورماؤن کا کام ہے - اے اچھا مین تو اب رخصت ہوتا ہون اور تمھاری بہن یہان ایک ہفتے تک رہینگی - ہمنے اجازت دیدی ہے - انکا یہان رہنا ضروری امر ہے تمہین تم گھبراؤ نہین -

یہ کہکر نواب رونق جنگ رخصت ہوے اور بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے بعد نواب محمد عسکری کے نام یہ خط لکھا -

نواب - تمھین حسین کی روح کا صدقہ - اس خط کے دیکھتے ہی چلے آؤ - کیا یہان دوسرا خدا ہے - معاذ اللہ ! وہان اکیلے ہو کوئی بات کرنے والا سمجھانے والا اصلاح مشورہ دینے والا بھی نہین ہے - اور جو ہین وہ خود اسی بلا مین گرفتار ہین - سب اسی مقدمے مین پھنسے ہوے - کوئی مجرم کوئی جرم کا معین کوئی گواہ - مین یہ سب باتین سن چکی ہون -

ابھی دولھا بھائی آئے تھے بہت کچھ دلاسا دے گئے ہین۔ اور باجی جان کو بھین چھوڑ گئے ہین کہ ذرا تسلی تو ہوگی۔ اُنکی راے تو یہی ہے کہ تم اب اِس جھنجھٹ کو چھوڑو اور اُس موئی چوڑی والی کو دفعا بلاؤ۔ اور اُسکے میان کمبخت کو خوش کرو جسمین یہ فضیحتا تو رفع ہو اور یہ فضیحتا جبھی رفع ہوگا جب وہ موئی دفان ہوگی تمھین کیا ہوگیا ہے نواب۔ ہاے مین کسطرح سمجھاؤن۔ مین خوشیان کر رہی تھی کہ کل پرسون نینی تال جاؤنگی کہ یہ سنائی سنی۔ پانون تلے سے مٹی نکل گئی کہ یا اللہ اب کیا ہوگا۔ ع۔

بے رضاے تو یکے برگ نجنبد ز درخت

میرے دل پر جو گذرتی ہے اُسکا حال خدا ہی کو معلوم ہے اور تمکو بھی زیادہ نہین لکھ سکتی کہ پردیس مین ہو اور خود نصیب دشمنان پریشان اور سراسیمہ ہو اگر آؤ تو مجھے جلالو ورنہ ؎

کس مصیبت سے بسر ہم شب غم کرتے ہین
رات بھر ہاے صنم ہاے صنم کرتے ہین

اِس خط کا جواب تار پر بھیجنا یا اگر خط بھیجو تو سچا وعدہ کرنا کہ کس تاریخ کو روانہ ہوگے۔ ایسا نہو کہ ؎

تیرے اقرار مین انکار تری ہان مین نہین
عہد مین عہد یہ پیمان کسی پیمان مین نہین

تمنے جتنے وعدے کیے تھے سب لغو نکلے۔ ایک بات بھی پوری نہوئی مگر اب اگر تم جھٹ پٹ نہ آگئے تو میری جان پر بنیگی اور اگر زندہ بچی تو عمر بھر کی شکایت۔ یہان اُسکے میان نے بیٹھے بٹھائے عجب گل کھلایا۔ اور وہ کیا کرے جس کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لیجاؤ گے وہ دشمن ہوگا یا نہوگا۔

تمھارے ساتھ جو لوگ گئے ہین وہ بھی سب تمھارے ہی طرز کے ہین۔ کوئی نصیحت کرنے والا نہین ہے۔ اور نصیحت تم مانتے کسکی ہو۔ تمکو تو اسوقت وہی لوگ اپنے دوست معلوم ہوتے ہونگے جو اُس موئی منہارن کی تعریفین کرین اور جو کوئی تمکو سمجھاے تو اُسکو اپنا دشمن سمجھنے لگو۔ بس اُسی بچھل پائی موئی ہرجائی کی صحبت نے یہ کیا ؎

خاک مین اُسکی محبت نے ملایا تمکو	
	خاک مین اُسکی ہی الفت نے ملایا تمکو
خاک مین اُسکی ہی شفقت نے ملایا تمکو	
	خاک مین اُسکی ہی صحبت نے ملایا تمکو

قہر ہے ظلم ہے بیداد ہے آفت یاری
ایسی صحبت سے ستمگر کی بچائے باری

اسقدر لکھ چکی تھی کہ آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور آدھ گھنٹے تک روا کی۔ اب پھر آنکھین دھو کے لکھنے بیٹھی ہون۔ مگر اندھیرا چھایا ہوا ہے خط لکھکر بند کیا اور حکم دیا کہ کہو رجسٹری کرا کے روانہ کرین۔

مغلانی۔ حضور ایسی تو کوئی بات نہین لکھدی کہ گھبرا اُٹھین۔

ب۔ نہین۔ بہت سنبھل کے لکھا ہے۔

م۔ لونڈی نے اسوجہ سے ٹوک کے پوچھا کہ مبادا حضور مارے گھبراہٹ کے ایسی پریشانی کے وقت اپنی سچی سچی کیفیت لکھدین تو وہ اور بھی گھبرا اُٹھین۔ اور پردیس جنگل پہاڑ کا واسطہ۔

سکینہ۔ ہان بیگم ایسی کوئی بات نہونے پائے جس سے وہ بیچارے وہان تڑپین اور ہم یہان تڑپو۔

م۔ اے نہین ایسی کیا نادان ہین۔

سکینہ - امی تو ہم تو سمجھا دیا چاہیں -

ب - ہمنے اس پریشانی کے عالم مین کیا جانے کیا لکھدیا ہی ہوش کہان درست ہین - میرے تو ہوش حواس درست نہین ہین - ہاتھ پانون پھولے ہوئے ہین (رو کر) سکینہ خانم مین کیا کہون بہن - انجام بخیر ہو تو جان مین جان آئے -

سکینہ - نہین بیگم تمہارے بہنوئی کی گفتگو سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بات بڑھنے نہ پائیگی -

مغلانی - ہان حضور یہ تو ہی ہی -

ب - یہ سب ہماری تشفی کے لیے کہا ہوگا ورنہ جرم تو بڑا سخت ہی -

سکینہ - امی نہین بہن -

مغلانی - حضور اس خیال کو دل سے دور کر دین اللہ اچھا ہی اچھا کریگا - نواب رونق جنگ بہادر نے بڑے تجربے کی بات کہی ہی - ہر کوئی کا کام نہین کہ اس باریکی کو پہونچے - وہ کہتے ہین کہ جو اگرچہ قمرن اُنکے گھر مین ہو تو تو جرم صحیح کرکے ہی - اور جو اسکو گھر سے ہٹا دیا تو کتوال کیا کر سکتا ہی -

واپسی

بحر خون شور قیامت نفس شعلہ فشان
در کدامین دل ازان لعل شکر خا کہ نیست
شور آشفتگی و شیوۂ سر گردانی
در کدامین سر ازان زلف چلیپا کہ نیست

گو نواب والا تبار کی دلی خواہش تھی کہ نینی تال مین چند سے اور قیام کرین مگر اسقدر افسردہ دل و پریشان خاطر تھے کہ قیام محال ہوگیا - لکھنؤ سے تار پر تار اور خطوط پر خطوط لگاتار آئے کہ اب جناب والا و وکلا کی یہی صلاح ہی کہ جلد واپس آئیے کیونکہ آپ کی عدم موجودگی اور غیر حاضری مین مخالفون کو زیادہ تر موقع ملتا ہی آپ کے یہان آنے سے رعب بیٹھ جائیگا -

یہان کے احباب اور مصاحبین نے بھی یہی راے دی کہ اب نینی تال مین قیام کرنا فضول اور بیکار ہی کیونکہ اول تو پردیس کا واسطہ - دوسرے میاؤن کا ڈر - کہ مبادا قمرن کے ہان نواب صاحب پکڑے جائین - جو تھے لکھنؤ مین دشمنون کو انکی غیر حاضری سے یہ موقع ملا تھا کہ پولیس والون کو اپنی طرف گانٹھ لیا اور جو چاہا کر گذرے -

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہی
ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی

پس ان امور کے دفع دخل کے لیے لازم آیا کہ نواب صاحب مع کل رفقا و احباب کے جسقدر جلد ممکن ہو سکے روانہ لکھنؤ ہون مگر اب یہ سوال پیدا ہوا کہ قمرن اور ناز و ساتھ جائین یا علیحدہ - ساتھ لیجاتے ہین یہ خوف تھا کہ اگر پولیس والون نے باز پرس کی تو جرم گویا بخوبی عائد ہوگیا اور اگر علیحدہ بھیجین تو یہ خوف تھا کہ قمرن کی علالت طبع نہ بڑھ جائے کیونکہ ایکبار تجربہ ہو چکا تھا کہ نواب صاحب کی جدائی کا لفظ سنکر قمرن اختلاج قلب کے عارضے مین مبتلا ہو چکی تھی اور فرط نزاکت اور شدت غم اور ہجوم افکار سے غشی کی حالت طاری ہوگئی تھی - غرضکہ ساتھ لیجائین تو خود بھی دھرے جائین اور قمرن بھی چھن جائین اور علیحدہ بھیجین تو قمرن کی علالت طبع نازک کا خوف - باہم کمیٹی کی - اس مشورے مین سب شریک تھے - اور خاص نواب کی کوٹھی فرودگاہ مین مشورہ

ہوتا تھا تاکہ نازو اور قمرن نہ سُن پائین -
آغا - بھائی صاحب تو دل قابو مین کرکے چل کھڑے ہوجیے -
لنڈلی - دل کا قابو مین لانا ہی تو مشکل ہی -
نواب - یہی ہوتا تو یہ مصیبت کا ہیکو پڑتی -

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائے جہان کیون ہو
خلش کیون ہو طپش کیون ہو قلق کیون ہو فغان کیون ہو

مہراج - سچ ہی کہتی - اگر دل قابو مین ہوتا تو اسقدر فضیحتا کیون ہوتا -
آغا - تو ساتھ لے چلنا تو اور بھی فضیحتا ہی -
مہراج - ساتھ لے چلنے کا تو موقع ہی نہین ہی -
چھٹن - ساتھ لے چلنے کے یہ معنی ہین کہ ہم جرم کو اوڑھے لیتے ہین - کوئی مجرم قرار دے یا نہ قرار دے ہم تو مجرم بنے جاتے ہین -
آغا - آتے ہوے جو آزادی تھی وہ اب نہین ہی -
بیرسٹر - آتے ہوے بھی آزادی نہ تھی - تب بھی آپ لوگ دھر لیے جاتے کہ منکوحہ عورت کو بھگائے لیے جاتے ہین یا اڑا کے لیے جاتے ہین یا لیے بھاگے ہین -
نواب - مگر اُس مرتبہ معلوم کسکو تھا کسی کو کانون کان بھی تو خبر نہ تھی کہ ان قلسون مین کون لوگ ہین اور کہان جاتے ہین -
مہراج - ہمارے نزدیک تو سب سے بہتر یہ بات ہی کہ ایک روپیہ اچھال کے کھیلو کو چت گرے تو ساتھ لیچلو اور پٹ گرے تو علیحدہ بھیجو -
نواب - کیا بکتے ہو خرافات -
آغا - ایک چیت جاؤ صاحب - چت پٹ لایا ہی -

مسخرہ - جو سمجھتی ہی ایسی ہی سوجھتی ہی -
ممن - ایسی نہین - اوندھی کھو - جو سوجھتی ہی اوندھی ہی سوجھتی ہی - پھر بھی گڑیا گڈے کا کھیل مقرر کیا ہی -
مہراج - آخر یہ کچھ رائے قائم تو ہو -
بیرسٹر - قمرن کو جا کے سمجھائیے کہ اگر ہمارے ساتھ چلو گی تو ممکن ہی کہ فوراً دھر لیجاؤ - پولیس والے اپنی حراست مین ضرور رکھینگے اور لکھنؤ بھیجا ئینگے - اور گھر والے کے حوالے کردیجائیگی اور مقدمہ جو دائر ہوگا وہ فریب مین - اور اگر علیحدہ جاؤ گی تو یکایک کوئی تم سے دریافت بھی نکرسکیگا کہ تم کون ہو - ممن یا میان جلو یا حیدر اگلے وسا تھ ہونگے لوگ سمجھینگے کہ انکے گھر کی عورتین ہونگی مگر نواب صاحب کے ساتھ تو فوراً شک گذریگا - اگر پولیس کے لوگ تاک مین ہونگے تو چھوٹتے ہی بھانپ لینگے کہ نازو اور قمرن ہین -
نواب - بھئی کوئی پڑھا لکھا آدمی ہوتا تو اسکو مین سمجھاتا عورتون کو کیا سمجھاؤن -
ممن - اور عورتین بھی کون -
آغا - کم سن - تجھو کریان -
ممن - اور کبھی گھر کے باہر نہین نکلین -
نواب - اچھا ایک دفعہ تو سمجھانے کی کوشش کرونگا - اور جہان تک ہوسکیگا اچھی طرح سمجھاؤنگا آئندہ اختیار بدست مختار -
اختر - یہ کہہ دیجیے گا کہ ساتھ چلنے مین تمھارا ہر طرح کا فائدہ اور علیحدہ جانے مین کوئی خوف نہین اور یہ تو ہم نہین کہ ان دونون کو ہم خدا کی راہ پر چھوڑ دین - انکے ساتھ تو عورتین خادمہ سپاہی سب ہی ہین - لکھنؤ مین ہو تو پھر سب ایک مین رہینگے - یہ اونچ نیچ دکھاؤ شاید سمجھ مین آجائے -

بیرسٹر۔ مین بتاؤن۔ قمرن تو ابھی بالکل ہی نونڈیا ہی۔ نازو جان کو سمجھائیے۔

لنڈنی۔ میرے دل کی کہی۔

ممن۔ حضور بس یہ ہزار بات کی ایک بات کہی۔

نواب۔ تو بیرسٹر صاحب آپ ہی جایئے۔

بیرسٹر۔ بہت خوب۔

بیرسٹر صاحب یکہ و تنہا اُس کوٹھی مین گئے جہان نازو اور قمرن فروکش تھین۔ اطلاع کرکے اندر گئے اور نازو جان سے کہا کہ مجھے آپ سے تخلیے مین کچھ کہنا ہی۔

نازو۔ خیریت تو ہی۔

قمرن۔ پہلے یہ بتاؤ کہ خیر تو ہی۔

بیرسٹر۔ ہان ہان۔ اب کیا ہو سکتا ہی۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب کا ہیکا ڈر ہی۔

قمرن۔ تو پھر ہمکو یہان کیون پھینکدیا۔

بیرسٹر۔ ابھی تمکو ساتھ رکھنا مصلحت کے خلاف ہی۔

نازو۔ ہی کچھ ضرور۔ تم لوگ ہمسے چھپاتے ہو۔

بیرسٹر۔ خدا گواہ ہی بچ کی باتین کرتی ہین۔

نازو۔ یہان جنگل پہاڑ پر لاکے ہمکو خدا کی راہ پر اکیلا پھینکدیا اور اوپر سے باتین بناتے ہو۔ بڑے بالشٹر کی دم بنے ہین۔

قمرن۔ ولایت مین جاکے صاحب لوگون کے بابا لوگون کے ساتھ پڑھا ہی۔ انگریزی کپڑے پہنتے ہین اور ہمکو نواب کے ہان سے دودھ کی سی مکھی کی طرح سے نکلوا دیا۔

بیرسٹر۔ کیون صاحب۔ محنت برباد گناہ لازم۔

قمرن۔ سا ہی بس ہٹو بھی۔

نازو۔ باتین ہی باتین سُن لو۔

قمرن۔ شرم تو نہین آتی۔

نازو جان بصد آن بان اُٹھین اور ایک کمرے مین جاکر متمکن ہوئین اور مہری کو حکم دیا کہ جو صاحب آئے ہین انکو بلا لو۔ مہری نے جُھک کر سلام کیا اور کہا حضور آپکو بلاتی ہین۔ قمرن نے کہ از بس شوخ اور واقعی اس شعر کے مصداق تھی ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسری
مینائی ہر دمے از منظرے

ہنسکے بیرسٹر کو چھیڑا کہ (دیکھو ہماری بہن بھولی بالی ہین۔ ایسا نہو اکیلے مین پُھسلا لو) بیرسٹر نے جواب دیا (اجی ابھی تو مین تمکو پُھسلاؤنگا۔ تمھاری بہن تو خود ہم پر ریجھی ہوئی ہین) قمرن نے کہا (گھر کی پٹکی باسی ساگ۔ ایسے ہی تو بڑے حسین ہین آپ۔ رائی نون اوپر سے اُتروا ڈالیے) اتنے مین نازو نے پکارا (امی ادھر آؤ۔ واہ۔ ہمکو یہان بھیجا اور آپ وہان ایک گوری چٹی چھوکری کو سمجھا رہے ہو)۔

بیرسٹر صاحب اُٹھکر نازو جان کے پاس گئے۔ نازو نے مہری کو للکارا کہ تو یہان کھڑی کیا کر رہی ہی۔ مہری فوراً ہٹ گئی۔

نازو۔ لے اب ہمسے ماخول کی باتین نکرنا۔

بیرسٹر۔ معقول! اسکے یہ معنی کہ ضرور چھیڑو۔ واہ بی نازو جان۔

نازو۔ ایسے ہی تو آپ ماشاءاللہ سے بڑے قبول صورت ہین۔ لے الگ کھسک کے بیٹھیے۔ بہت پیٹ سے پاؤن نکالے ہین۔

بیرسٹر۔ نازو وہ گھڑی بڑی بُری گھڑی تھی جب ہم نے تم کو دیکھا۔

نازو - ہان! اچھا یا - واہ رے بالشتر

ب - نہیں ہم سے آپ کو کوئی خوف نہیں ہے -

ن - اری عقل کی دوا کرو دوستے -

ب - عقل اب کہان -

ن - اوئی عقل کیا ہو گئی - مجنون کدائی عقل ؟

ب - اب یہ بتاؤ کہ اِس پہاڑ پر سے کیونکر چھٹکارا ہو یہان سے چلو تو پھر لطف ہو -

ن - اِس زبانی داخلے کی بندی قائل نہیں -

ب - زبانی داخلہ! اسکا حال تو خدا ہی جانتا ہے -

ن - اے ہم لوگون کی بات کا کوئی اعتبار نہیں -

ب - ایسی ہی جب اعتبار ہی ہو تو دنیا کا کام کیونکر چلے -

ن - اعتبار کیونکر ہو -

ب - قسم لو - وعدہ لو جسطرح یقین آئے ہم حاضر ہین -

ن - اچھا دیکھی جائیگی -

ب - دیکھی نہین قسم کھاؤ -

ن - اب تجھے تمھارا حال تو معلوم نہین کہ کیسے آدمی ہو مگر دیکھے ہو کہ پچھلا ہو کہ جھوٹے لپاٹئے ہو مطلب کے آدمی بہت دیکھنے مین آئے - جب مطلب نکلا آپ الگ ہو گئے -

ب - وہ کوئی اور ہوتے ہونگے -

ن - سب یہی کہتے ہین -

ب - تو مہراج بلی مردود سے تو ہم ہر طرح اچھے ہین - جوانی دولت - حسن - علم - شہرت ہم مین کون بات نہین ہے - مگر تمھاری عقل کو کوئی کیا کرے -

تھوڑی دیر مین بیرسٹر صاحب رخصت ہوکر نواب صاحب پان وانہ ہو

اب یہ رائے قرار پائی ہے کہ بیرسٹر صاحب اِن دونون پریون کو الموڑے لیجائین اور وہان سے مرادآباد ہوتے ہوئے نواب چھٹن صاحب کے علاقے مین پہونچین اور وہان قرآن اور نازو کچھ دن رہین -

دوسرے روز نواب صاحب مع خدم و حشم روانہ کاٹھ گودام ہوئے - کاٹھ گودام پہونچکر ایک فرسٹ کلاس مین داخل ہوئے تو دیکھا دو انگریزون کا اسباب رکھا ہوا ہے - دوسرے فرسٹ کلاس مین پہونچے تو ایک مس اور ایک آیا کو پایا - یہان سے بھی پھر بانگ - تیسرے فرسٹ کلاس مین گئے تو دو مس اور ایک صاحب بہادر چوتھے فرسٹ کلاس مین جو انجن کے پاس تھا انکو جگہ ملی خود بدولت یعنی حضور نواب بلال رکاب اور آغا محمد اظہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی صاحب میونسپل کمشنر بہادر بلے بہادر اِس درجے مین آرام کے ساتھ بیٹھے - اور چونکہ ریل مین ابھی ایک گھنٹہ بھر روانہ ہونے کو تھا لہٰذا نواب صاحب اور آغا اور نواب چھٹن صاحب نے ریفرشمنٹ روم مین جاکر انڈون کا آملیٹ کھایا اور دو دو پیالا چاء پی - اور چرٹ پیتے ہوئے ریل کے درجے دیکھتے ہوئے چلے تو ایک میم پری مس کو دیکھکر ٹھٹک گئے - صاحب بہادر کا رخ اُس جانب اور پشت اِسطرف تھی اور ایک مس آئین جانب کے پہاڑون کو دیکھ رہی تھی مگر یہ دوسری مس اسٹیشن کیطرف قتل عام کر رہی تھی - نواب صاحب اسکے تیور دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور اسٹیشن کے چبوترے پر ٹہلتے ہوئے کہا - کیون یار آغا - یہ تو فرشتہ لم تو جبرے دل اور دل کے ساتھ ایمان بھی چھین لے گئی مگر اسکو

ذرا بھی خبر نہو گی کہ اُسکی ادا کا کشتہ کون ہو

مرحبا اے دل و دین لیکے مُکرنے والے!
ہاتھ کانون پہ مرے نام سے دھرنے والے

منزل عیش نہین ہے یہ سراے فانی
رات کی رات ٹھہر جائین ٹھہرنے والے

آغا صاحب بولے یار اسوقت تمرن جان ہوتین تو اُنکو چھپاتے کہ دیکھو حسن گلوسوز اسکا نام ہے اور جمال اسے کہتے ہین - واقعی کیا جوبن پھٹا پڑتا ہے - دوسری بھی اچھی معلوم ہوتی ہے مگر صرف گردن ہی گردن دکھائی دیتی ہے ٹہلتے ٹہلتے ایک درجے مین ایک گرہست بہاڑن دیکھی - سرخ و سفید - کوئی چودہ برس کا سن اور آنکھین ایسی سیاہ کہ غزالان حرم شرما جائین - یہان یہ ڈر تو تھا ہی نہین کہ صاحب بہادر ڈانٹ بتائینگے قریب کھڑے ہوکر خوب گھورا کیے جب اُس عورت کا مرد آیا تو اُسنے اِنکو للکارا کہ ادھر جہان عورتین بیٹھی ہین تمھارا کیا کام ہے - نواب صاحب کو بھلا یہ تاب کہان کہ کسی کی آدھی بات سُنین دو چار سخت سُست کلمے کہے تو وہ ریل اُتر کر چبوترے پر آیا اور اُسنے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا استنے مین ریلوے پولیس انسپکٹر نے آکے اُسی شخص کا جنبہ کیا اور کہا آپ شکل صورت سے تو رئیس معلوم ہوتے ہین مگر آپ کے فعل رئیسون کے سے نہین ہین بے ادبی معاف - پہلے تو آپ اُس درجے کیطرف میان کو گھورا کیے مگر اچھے گھر بیعانہ دیا تھا - صاحب دیکھتا تو وہ ڈگ بتا کہ قدر عافیت معلوم ہوتی اُسکے بعد آپ ادھر آ گئے اور یہان بھی وہی حرکت -

نوابصاحب سوچے کہ ایک مقدمہ تو دائر ہے اگر یہان اِس سے جھگڑے تو دوسرا مقدمہ چھڑ جائیگا - چھٹن صاحب بھی دور اندیش آدمی تھے یہ دونون خاموش ہو رہے مگر آغا محمد اطہر ذرا تیکھے اور تُرّے تھے - اُنھون نے انسپکٹر سے کہا سُنو جی معلوم ہوتا ہے تم کو ہمیشہ جولاہون اور چمارون سے ساتھ رہا ہے بھلے مانسون اور رئیسون سے گفتگو کرنے کا موقع نہین ملا ہے - ہماری یہ وضع ہے کہ ہم کسی کی بہو بیٹی کو گھورین - اور تم لوگون کو نہین لازم ہے کہ بس وردی پر اسقدر اتراؤ کہ افراسیاب خان اور رستم بنو بے سامان نبجاؤ - انسپکٹر یہ تقریر سُنکر یون ہی سا جھلایا مگر چونکہ ذات کا جولاہا تھا جرأت نہوئی کہ جواب ترکی بہ ترکی دے - اگر کوئی شریف انسپکٹر ہوتا تو اِس قسم کی تقریر ہی نہ کرتا اور اگر سمجھاتا تو اور پیرایے ہین - آغا محمد اطہر صاحب سے اور اُس سے اتنک کب کی چل گئی ہوتی مگر آغا کے دل مین چور تھا کہ واقعی کسی بہو بیٹی کو گھورنا کون شرافت ہے یہ مقتضاے ریاست نہین ہے کہ اسٹیشن پر ٹہل ٹہل کر گرہستون کو دق کرے اور اُنکے اعزہ کے دل پر صدمہ پہونچائے - اِس عرصے مین آخری گھنٹی ہوئی اور یہ سب رندان شاہد باز اپنے درجے مین جا کے متمکن ہوے اور کوئی تین چار منٹ کے بعد ریل چلی -

نواب صاحب اور اُنکے احباب آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر کی اِس بےفکری اور بے پروائی اور حماقت اور ناعاقبت اندیشی کو دیکھیے کہ اِس مصیبت مین تو جانتے ہین کہ تمرن کا پتا نہین - نازو نند ارد - عیش و آرام کے عوض بے چینی اور ہر دم کی فکر تازہ کہ یا الٰہی

اگر مقدمہ زنا دائر ہوگیا تو کیسی مصیبت پڑیگی - یا کیا حشر ہوگا خدا انجام بخیر کرے قمرن کا میان ہر سر پرخاش - پولیس والون کو شکار ہاتھ آیا - جگت ہنسائی - خدا ئی بھر مین رسوائی - اور سب سے زیادہ خیال یہ تھا کہ اگر گرفتار اور قید ہوگئے تو کہین کے نرہے - مگر با این ہمہ افعال یہ کہ بہو بیٹیون کو گھور رہے ہین - مس کو دیکھا وہین تحمل ٹوٹے - بھاٹرن نظر آئی اُسی کو گھورنا شروع کیا انسپکٹر نے دو دو چونچین ہوگئین - لاحول ولا قوة - منشی مہراج بلی اسوجہ سے ریل ہی مین بیٹھے رہے تھے کہ مبادا ریل چلدے اور ہم دھوکے سے اسٹیشن ہی پر ٹہلتے رہین -

آغا - اور وہ بھاٹرن کیا بُری ہو - وہ بھی تو بمثل تھی خاصی تنی ہوئی -

چھٹن - مہراج بلی دیکھتے تو وہین ڈھیر ہوجاتے - پھر نہ اُٹھتے - دونون لاجواب بھاٹرن بھی اُس سے کچھ کم نہ تھی -

آغا - میرے تو دل مین آیا تھا کہ دو دن ٹہر کے لیوٹا کہ تیرے انسپکٹر کی ایسی تیسی - ملعون ساٹھ ستر روپیے کا پانے والا اور ہم رئیسون کے منھ لگتا ہو -

چھٹن - ساٹھ ستر پر بات نہین ہو جی - بات صرف یہ ہو کہ وہ شریف نہین ہو - بجوڑا ہو - اصل پاجی -

گفت از من چو رستی برہی
اصل بد از خطا خطا نکند

آغا - صورت سے پاجی پن برستا ہو -

چھٹن - مین تو کہتے کہتے رہگیا کہ خدا پاجی بنائے مگر پاجی کی صورت نہ بنائے -

آغا - مین نے تو اسوقت بہت ضبط کیا واللہ -

چھٹن - علی ہذا القیاس -

نواب - بھئی انصاف پسند تم لوگ نہین ہو - اُسکا کیا قصور ہو صاحب - آخر اُس کم بخت نے کیا گناہ کیا - وہ ریل کے پولیس کا انسپکٹر ہو کہ نہین - آپ لوگ وہان گھورتے تھے کہ نہین گھورتے تھے - وہ عورت گھرگرہست ہو یا نہین ہو - مس کو آپ نے گھورا تھا یا نہین - پھر اگر اُسنے ٹوکا اور منع کیا تو کیا بُرا کیا - اُسپر تو یہ فرض ہو -

آغا - گھورنا کیا معنی - یہ گھورنا چہ معنی دارد -

نواب - یعنی بدنیتی کی نظر سے کسی شریف زادی یا کسی عورت کو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا -

آغا - تو کوئی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے -

مہراج - پھوڑ نہ ڈالے مگر قرینے کے ساتھ دیکھے -

نواب - یہی مین بھی کہتا ہون -

آغا - اچھا فرض کیجیے گھورا بھی تو یہ کونسا جرم ہو - انسپکٹر کو اِس سے کیا سروکار ہو ہم اپنے گھورتے ہین -

مہراج - جی یہ جرم جوتے کھانے کا ہو - یا پولیٹکل ری کا جرم ہو -

نواب - جب آپ اُس بھاٹرن کو گھورتے تھے تو اُس مرد نے آپ کو ایک ڈانٹ بتائی تھی کہ نہین - اب اگر آپ سے اور اُس سے تکرار ہوتی تو مارپیٹ کی نوبت آتی یا نہ آتی -

مہراج - اب وہ انسپکٹر دست درازی کرتا یا نکرتا -

آغا - یہ سب بزدلی کی باتین ہین - محض بودے پنے کی یون ہوتا اور وون ہوتا اور چنین وچنان -

مہراج - اچھا صاحب آپ جاکے لڑ پڑیے ہیں بھی منع کون کرتا ہی - جائیے لڑ پڑیے -

چھٹن - زیادتی تو بیشک ہماری ہی تھی -

نواب - (آغا کی طرف مخاطب ہوکر) بندگی -

آغا - یہ بھی بھائی کے بیگن ہیں -

نواب - بھائی صاحب -

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

یہ کوئی بہادری نہیں ہی کہ ہر مقام پر جاکے لڑ پڑے - اول تو ہم خود ایک بلا میں گرفتار ہیں - اسی سے ابھی چھٹکارا نہیں پایا ایک اور مقدمہ دائر کرا دیں -

آغا - جبھی تو خاموش بھی ہو رہا ورنہ میں بے کہے نہ رہتا - سیدھی بات ہی ملعون نہیں کرتا - یہ سائیس یا چرکٹے کا نطفہ ضرور ہی -

نواب صاحب کو دفعۃً بی قمرن جو یاد آئیں تو دل میں دفعۃً درد اٹھا اور اس سیم بدن ہیں اور گلعذار پہاڑن کی یاد بھی بھول گئے اور انکے بشرے سے آغا صاحب اور نواب چھٹن بھی سمجھ گئے کہ قمرن یاد آئیں - منشی مہراج بلی پیشتر ہی سے افسردہ خاطر اور ملول تھے کہ پیرانہ سالی میں خوش قسمتی سے ایک ایسا معشوق پایا مگر بدقسمتی نے اسکا ساتھ بھی چھڑایا - اس بڑھاپے میں ایسی جوان اور خوبرو زنکہ حسینہ بھلا کہاں ملیگی - اور اگر روپیے کے زور سے ملی بھی تو اسقدر بے تکلفی کیونکر ہوسکتی ہی -

آغا - یار نواب - اب ذرا دل کو بہلاتے چلو -

نواب - کیسی اب اور کیونکر دل بہلاؤں -

آغا - فہمیدہ آدمی ہو - سمجھدار ہو - یہی وقت امتحان ہی -

مرد باید کہ ہراسان نشود
مشکلے نیست کہ آسان نشود

چھٹن - مہراج بلی بھی اس بارے میں بودے معلوم ہوتے ہیں -

آغا - یہ کوچہ ہی ایسا ہی -

مہراج - بھائی جان نواب محمد عسکری کو تو کوئی خوف ہی نہیں ہی - جوان آدمی ہیں اور خوبصورت آدمی ہیں - عورت خود ہی ریجھ جائے - مگر بندہ تو بوڑھا ہی - مجھپر جوان عورت کیا ریجھیگی - نازو سے اب دل ملگیا تھا - جوان ہوں یا بوڑھا ہوں اب تو اس سے بے تکلفی ہوگئی مگر اب نئے معشوق سے بھلا کیا دل ملیگا -

آغا - تو نازو جانی کہاں ہیں -

نواب - مزے میں تو تم ہی ہو یار کہ نازو کا والی وارث ہی کوئی نہیں ہی -

مہراج - ارے چپ رہو بھائی نظر نہ لگاؤ اس مردود کو مرنے ہی دو - اور مرا ہوا تو ہی ہی کہیں اسکا پتا ہی نہیں -

آغا - اب کچھ اور ذکر چھیڑو جی -

نواب صاحب نے با دل سرد کہا یار لاکھ چاہتا ہوں کہ کسی تدبیر سے دو گھڑی غم غلط ہو مگر قمرن نہیں بھولتی اسکا کیا علاج ہی -

منشی مہراج بلی بھی انکے ہمصفیر ہوئے کہ رنجیدہ اسوقت یہ سوچتا ہی کہ خدا جانے بیچاری نازو اور قمرن کہاں ہونگی -

نکردند نالہ کس شغل میں کاؤن اوقات
یہ تو نالہ کہ ہمانوس اثر کچھ بھی نہیں

آغا صاحب اب کس کس کو سمجھائین - دو مجنون مین سا وہ ایک سے ایک بڑھا ہوا - کہا بھائی نواب تم دونون تو ہارے ہی ماننے ہونہ جیتی - کسی کے مان کے نہین ہو - مہراج بلی کی کیفیت دیکھتے ہو - انھون نے کہا مہراج بلی کی کیفیت کیا دیکھون میرے قلب کی کیفیت اگر آپ کو معلوم ہو تو مہراج بلی وہراج بلی سب کو بھول جائیے -

مجنون کا حال سنکے پریشان ہو گئے
میری اگر سنو گے تو اوسان جائینگے

چھٹن صاحب بولے حضرت اگر اس درجے کا عشق ہوتا تو اس مس کو دیکھ کے چاب پھیریان نکرتے -

نواب - وہ تو صرف غم غلط کرنے کا بہانہ تھا ادر نہ -

ترا غرور سمایا ہی اسقدر دل مین
نگاہ بھی نہ ملاؤن جو بادشاہ ملے

قمرن شاہ حسن ہو مگر دور سے اس مس کا جھمکا اچھی غضب کا جوبن دکھاتا ہی - قمرن بھی اگر دیکھتی تو ذرا دل مین کہتی کہ ہان اور ہم چھیڑتے کہ -

ہان اور نکھر کے آئنہ دیکھو
لے گھر مین ترا جواب نکلا

اتنے مین اسٹیشن آیا - اور ریل ٹھہری اور انکھین دونون گلبدنون کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر صاحب بہادر پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے -

آغا - (نواب کو چٹکی لیکر)

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

مہراج - خیر بست - بابا خیر بست - ع -

حسن و جمال بے نظیر طرز خرام بھیتان

ایک دفعہ جو پھر وہ مسین اور صاحب بہادر انکے درجے کی طرف سے گذرے تو انگریزی عطر کی وہ خوشبو آئی کہ دماغ طبلۂ عطار بنگیا - اور تھوڑی دیر تک لپٹین آیا کین - تو نواب صاحب نے کہا حضرت واللہ اسوقت ہم کو وہ شب یاد آتی ہی جب قمرن اور ناز و نکھار کر کے ہمارے ساتھ فرسٹ کلاس مین بیٹھی تھین اور انکی زلف چلیپا سے موتیے کے عطر کی خوشبو آتی تھی - آج ہم ان مسون کو صاحب کے ساتھ دیکھ دیکھ کے ترستے ہین -

مہراج - واللہ اس سمان کو یاد کرکے مین بھی روتا ہون -

آغا - اسی کا نام انقلاب ہی -

مہراج - انقلاب سا انقلاب مگر خدا کرے وہ لوگ آرام کے ساتھ الموڑے پہونچ جائین -

نواب - ساتھ ایسے شخص کا ہی کہ اس سے کوئی پیش نہین پا سکتا - قانون دان - لائق - اور تجربہ کار -

مہراج - بس یہی تو تسکین ہی -

اور سیدھا اسٹیشن پر پھر وہ دونون مسین اترین اور صاحب بہادر سائے کی طرح ساتھ ساتھ - گو تاریکی شب کے سبب سے صورت جیسا کہ چاہیئے اچھی طرح نظر نہین آتی تھی مگر گوری رنگت تاریکی مین نہ چھپی تو کیا -

آغا - ارے یار ہم تو خود بھی ذرا اتر کے سیر کرتے ہین -

نواب - واہی ہو - تم رہجاؤ گے -

مہراج - صاحب لوگون کی برابری کرنے چلے ہین -

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اسکا چلن بگڑا

بھلا کہ بھلا کیا کھا کے انکی برابری کرینگے -

اتنے مین نواب صاحب کے خدمتگار نے آکے دوسرا خاصدان دیا اور جو خاصدان ساتھ کر دیا تھا وہ لے گیا تو آغا صاحب نے کہا میان ذرا اسکا تو پتا لگاؤ کہ یہ مس اور صاحب کون ہین – اسنے کہا حضور انکے نوکر کہا کہہ رہے ہی درجے مین بیٹھے ہین یہ بارک ماسٹر ہین اور یہ دونون میان کسی انگریز کی ہین ایک کے ساتھ اسکی شادی ہونیوالی ہو یہ دونون نینی تال سے آئی ہین اور صاحب پہلے الموڑے گئے تھے پھر وہان سے نینی تال آئے اور اب دو روز لکھنؤ مین رہکر کانپور جائینگے –

خدمتگار تو یہ کہکر چلا گیا اور ادھر چھٹن صاحب نے کہا کہ بھئی ہم تو سوچتے تھے کہ لکھنؤ جاکے احباب سے نینی تال کے حالات بیان کرینگے اور لوگون کو ترغیب دینگے کہ گھر مین گھسے رہنے کے عوض سیاحی کیا کرینگے اور جو جو لطف یہان کے حاصل کیے ہین ان سے لوگون کو اطلاع دینگے تاکہ انکے دلون مین ازخود شوق سفر پیدا ہو مگر

	من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال کارے کہ خدا کند فلک راچہ مجال	

اب کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہین رہے پوچھینگے کہ کہان گئے تھے اور کیا کرکے آئے ہم سوا اسکے اور کیا کہہ سکینگے کہ ؎

	تمہین خیر اپنے ذمے دھر چلے کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے	

مہراج بلی – بس ہماری بھی بعینہ یہی قطع ہو –
آغا – یہ تو سب کے حسب حال ہو –
چھٹن – گھر کے لوگ الگ طعنے دینگے – یار دوست الگ شرارہ نکالینگے – دشمنون کو خندہ زنی کا موقع ہاتھ آئیگا جدھر نکلینگے انگلیان اٹھینگی –
نواب – بھائی صاحب پھر تو ہنسے ہوتے بیچ کون سکے
مہراج – یہ تو ہی ہی –
آغا – بجا ارشاد ہوا جناب – مگر یہ تو آپ دونون صاحبون کے حسب حال ہو – یہان تو خوردہ نہ بردہ ناحق دردگردہ – مفت کی بدنامی ملی ع –

	ہرچہ از دوست میرسد نیکو ست	

جو کچھ ہو سہنا پڑیگا –

جب بریلی کے اسٹیشن مین پہونچے تو نو بجے کا وقت تھا کاٹھ گودام والے ریل سے اترکے آدمیون کو تلاش کیا فوراً ایک خانسامان نے چا حاضر کی نواب صاحب اور احباب و مصاحبین نے چا پی – آغا صاحب نے علی قدر مراتب ٹکٹ خریدے اور اپنے اپنے درجون مین سب بیٹھے تو چھٹن صاحب نے اپنی خدمتگار کو بلوایا اور پوچھا کہ وہ دونون مسین اب کس درجے مین بیٹھی ہین – اسنے کہا کہ صاحب نے پورا درجہ کرایہ کیا ہو – بڑے امیر آدمی ہین اور ان دونون مسون کو راستے بھر مین کھلاتے پلاتے آ رہے ہین شرابین خوب اڑ رہی ہین – آپ بھی پیتے ہین انکو بھی پلاتے ہین – اب شادی ہوا ہی چاہتی ہو صبح و شام –

چھٹن صاحب نے ایک بابو ملازم ریل سے دریافت کیا (بابو جی اب کتنی دیر ہی) – وہ بولا ابھی بڑا دیر ہو ابھی سگنل ہو رہا ہی ابھی پہلا گھنٹہ کو سترہ منٹ ہو –

نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب اور آغا صاحب تینون ٹکٹ کرکے اتر پڑے – اور اس درجے کی تلاش

ہین گئے جہان وہ پریان بیٹھی تھین - ایک پورے درجے
ہین صاحب بہادر اُن دونون معشوقون کو لیے ہوئے گھل
گھل کے باتین کرتے تھے - نواب صاحب مع اپنے دونون
احباب کے جو اُدھر سے آئے گئے تو انکو کسیقدر ناگوار گذرا
اور صاحب نے دو کھڑکیون کے شیشے بند کر دیے -

نواب - اب چلو بھائی -

آغا - سمجھ گیا بھائی صاحب -

چھٹن - تماش بین ہین نہ - تاڑ گیا کہ گھورنے آتے ہین -

نواب - اور جو نشہ تیز ہوتا تو ٹوک بھی جاتا - لپاڈگی پہ
بھی آمادہ ہو جاتا -

آغا - ایسی کی ایسی تیسی -

جب پہلی گھنٹی ہوئی تو یہ بزرگوار اپنے درجے مین جا کے
بیٹھے - اور نواب چھٹن صاحب کو شوق میکشی ہوا -
مگر شراب عمداً قصداً ساتھ نہین لائے تھے نواب صاحب نے
چھٹن صاحب سے کہا بھائی جو کچھ ہونا ہوگا وہ تو ضرور
ہوگا اب تو اسوقت پینے کو جی چاہتا ہے - مرزا جبلی نے بھی
رائے سے اتفاق کیا کہ مشورت عمر کسی طرح غلط نہین ہوتا - اوس
اس اسٹیشن پر ملیگی بھی آگے پھر شاہجہان پور رکتا
سنتا ہے - چھٹن صاحب نے گاڑی سے اُتر کر خانسامان کو
بلایا اور کہا ہوسکی کی ایک بوتل لاؤ - ہم پوری بوتل خریدینگے
مگر کھول کے لاؤ - تین منٹ مین پوری بوتل کھول کے
خانسامان لایا - اور کہا سرکار پانچ روپے کی ہے -
چھٹن صاحب نے پانچ روپے نکال کے کھٹ سے دیدیے
اور بکس سے تین گلاس نکالے اور مرزا جبلی نے اپنا آبخورہ
مرادآبادی نکالا اور بادہ کشی شروع ہو گئی -

مہراج - اب ذرا جان مین جان آئی -

آغا - کیا کہنا ہے - اتبک مردے کی طرح تھے -

نواب - ہائے اسوقت قمرن اور نازو ہوتین تو اُنکے
پیارے پیارے ہاتھون سے عجب لطف حاصل ہوتا -

سر پہ کیون بار محبت کا اٹھایا ہمنے
جان کو ہائے یہ کیا روگ لگایا ہمنے
دام گیسو مین عبث دل کو پھنسایا ہمنے
چین اکدم نہ کبھی رات دنا پایا ہمنے

زلف خمدار کے دیوانے بنے ہین ہم آہ
شمع رخسار کے پروانے بنے ہین ہم آہ

کیون جی قمرن اور نازو کہان ہونگی - اسمین تو شک ہی
نہین کہ گٹر صحتی تو ضرور ہونگی -

مہراج - ہمنے تو قمرن کو صرف ایک ہی بار دیکھا تھا اور
ہان نازو جان کو دوسرے تیسرے روز دیکھتا تھا کہ کبھی
خالی اور کبھی چوڑیون کی ٹوکری لیکر کس ادا کے ساتھ
نکلتی تھی کہ مین کیا کہون - میلے کپڑے پہنکر تو کبھی دیکھا ہی
نہین - اور جس بازار سے نازو جان چلین ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے

وہ تیرا بانی ہوئی آنکھین وہ گھبرائی ہوئی باتین
نکالا گھر سے وہ گھرنا ترا امیدوارون مین

آغا - ہمنے تو قمرن کو البتہ دیکھا تھا اور انھین عسکری نے
آکے کہا تھا کہ یار چلکے دیکھو تو کیا قیامت کا جوبن ہے ایسی
چھوکری دیکھی نہ سُنی - چندے آفتاب چندے مہتاب -
جا کے دیکھتا ہون تو -

وہ ہے تیرا مصحف رخ اگر اسکو دیکھ پائین
تو یہ کافر کتابی نہ چھوئین کتاب ہرگز

نواب - وہ یاد ہو تمہارے ہاتھوں کی چوڑیاں کان لگتی ہوں کے پاس ہونگی) ہائے -

آغا - اور کسی شوخی کے ساتھ جاتی تھی کہ ہائے ستم ہے -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر

نواب - کجا وہ عیش و شادمانی کجا یہ پریشانی ؎

عیش بھی اندوہ فزا ہو گیا
دشمن ارباب وفا ہو گیا
داغ وہ بہتر ہی جو مرہم بنا
سب مجھے دیوانہ بنانے لگے

ہائے طبیعت تجھے کیا ہو گیا
دوست بھلا ہو کے برا ہو گیا
درد وہ اچھا جو دوا ہو گیا
لو وہ تمہارا ہی کہا ہو گیا

آغا - اب تو جب پھر وہ سماں بندھے تو لطف ہی ورنہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مہراج - خدا نے چاہا تو پھر وہی صحبت جمے ؎

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی
دم بھر میں شہنشاہ گدا ہوتا ہی

نواب - احباب بھی ہیں دوست آشنا بھی ہیں - بادہ خوشگوار بھی ہی - سب کچھ ہی مگر قمرن اور نازو کے بغیر لطف صحبت کجا ؎

خوش نمی آید بیاد تو گل خندان مرا
میچکد لخت جگر از دیدۂ گریان مرا
گرمی سوز درونم سوختی پنہان مرا
موج اشکے گر نباشد در شب ہجران مرا
کیست تا آبی زند بر آتش سوزان مرا

مہراج - سچ کہتے ہو یار - تم یاد دلا وقت غضب ڈھا یاد (اللہ)

بندہ پرور کوئی منظور نہیں آپ سوا
حور ہو خواہ پریزاد ہو یا ماہ لقا

ہاں تو بس نازو جان ہوں اور قمرن ہوں اور چاہئے سارا جہان سوختی یا شتا تو ہی - مگر دل گواہی دیتا ہی کہ ضرور پھر وہی صحبت جمیگی -

چھٹن - ہاں ہاں جی ہاں ہاں آپکو شک بھی ہی - لاحول ولا قوۃ ! دو دن کا یہ بھی تفرقہ ہو گیا - مگر یار اب کے شاہجہان پور کے اسٹیشن پر آن پری پیکران فرنگ گلرخان فرنگ مہوشان فرنگ کی نظارہ بازی ضرور ہو -

نواب - جو کہ کھانے کی شرکتین یہی ہیں -

چھٹن - پھر چاہئے ہی ہو -

ہاتھ توڑے ہوئے بیٹھے ہاتھو لشکر نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہی

ہمارے ساتھ آغا بھی تو ہیں - دو کو تو یہ چپا بیٹھے ہیں بے وجہ کسی سے مقابلہ کرنا کیا کچھ دل لگی ہی - ہم اپنے ڈربہ کتر ے رہینگے بس کیوں جی آغا کیا کہتے ہو - قرینہ کے ساتھ ٹہلتے ہوئے ذرا آنکھیں ہی سینکینگے -

دو تین اسٹیشنوں کے بعد شاہجہانپور ملا - اور یہ لوگ گلبلا کے اٹھ بیٹھے اور تینوں ثالث بالخیر نظارہ بازی کے لیے چلے مگر ابکی ذرا پھونک پھونک کے قدم رکھتے اور دیکھ بھال کے چلتے تھے -

دل کا چور تو برا ہوتا ہی - خوف تھا کہ مبادا کوئی سمجھے کہ شرابی ہیں - کوئی چال سے بھانپ جائے کہ مست ہیں - مبادا اعتدال سے زیادہ پی گئے ہوں - پاؤں بے طور پڑتے ہوں - یا شاید گفتگو کرتے زبان لکنت کرے - گو تینوں احباب بدلہ سنج سخن خوش و تر دماغ تھے اور دائرہ اعتدال سے باہر قدم نہیں رکھا تھا مگر وہی دل کا چور -

اُس درجے کے پاس جیسے ہی پہونچے جہان فرنگستان کی وہ
مہ لقا حور تمثال مِسین جلوہ گر تھین تو نواب امید صاحب
بہادر نے جنکا چہرہ کمفرٹر اور سمور کی ایک عجیب قطع کی ٹوپی سے
کسیقدر چھپا ہوا تھا اُنسے انگریزی مین پوچھا (یہ کون اسٹیشن
ہے جناب) - آغا صاحب نے ترجمہ کر کہا یہ شاہجہان پور ہے
اور تینون ذات شریف ٹہلکر اُس درجے کے پاس گئے تو
صاحب نے اُردو مین کہا - مہربانی کرکے ذرا خانساماں سے
کہیے کہ ایک بوتل بیر کھول کے لائے - نواب محمد عسکری صاحب
بہادر اور نواب چھٹن صاحب بہادر اور آغا محمد اطہر صاحب
تینون کی شان کے خلاف تھا کہ رفرشمنٹ روم مین جاکر
خانساماں سے کہین کہ ایک صاحب بہادر بیر کی بوتل مانگتے
ہین مگر اِس للک پر کہ اُن مہوشان فرنگ کو گھورینگے
فوراً خانساماں سے بوتل کھلوا کر لائے اور دام بھی خود ہی
ادا کر دیے اور آپس مین یہ گفتگو ہوئی کہ صاحب خوش مزاج
ہے مگر افسوس ہے کہ گو ہم لوگون کو قریب جانے اور
وہان ٹھہرنے اور باتین کرنے کا موقع بھی ملا مگر اُن حور وش
مسون کو نہ دیکھ سکے کہ اِس جانب پشت کیے ہوے
بیٹھی تھین - بوتل کھلوا کے لائے صاحب نے اپنے گلاس
مین بیر لی اور تھینکس کہکر ایک اٹھنی خانساماں کو دی
تو محمد عسکری نے کہا (دام دیدیے گئے ہین آپ تکلیف
نہ کیجیے) صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ ہماری
نوٹ بک پر اپنا نام لکھدیجیے - نواب محمد عسکری صاحب نے
اپنا اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب کا نام لکھدیا -
باتین تو صاحب سے یہ لوگ کرتے تھے مگر نظر اُنھین
مسون کی طرف تھی - اتنے مین ایک قتالۂ عالم انگڑائی
لیتی ہوئی اُٹھی اور کھڑی ہو گئی تو اُسکا چہرہ اُنکو نظر آیا مگر
پتلی کمر اور سینے کے ابھار پر عش عش کرنے لگے - صاحب نے
اپنے لہجے مین پھر اُنکا شکریہ ادا کیا اور ہاتھ ملا کر اُنکو رخصت
کیا مایوس و محروم افسوس کے ساتھ یہ عشاق زار رخصت ہوے

نواب - کیسے حضرت پر وبال تو لایے -

آغا - یہ وہی مثل ہوئی کہ ؎

ہمنشین جب مرے ایام بھلا آئینگے
بن بلائے وہ مرے گھر مین چلے آئینگے

چھٹن - پہلے تو مین سمجھا کہ صاحب نے ڈانٹ بتائی -

آغا - مین کہنے ہی کو تھا کہ (صاحب آپ کا اجارہ نہین ہے
ہم پلیٹ فارم پر ٹہلتے ہین مگر جب چھٹن صاحب نے سمجھایا
تب تو جان مین جان آئی کہ وہ پوچھتا تھا یہ کون اسٹیشن ہے -

نواب - ایک بوتل بیر بھی پلا دی -

آغا - ہان نمک تو ایک قسم کا کھلا دیا جی -

چھٹن - اور نام نوٹ بک پر لکھا ہی ہے -

آغا - یار کانپور چلو ایک دن -

نواب - اور کیا نہین بھی چلینگے -

آغا - ایک جلیل القدر انگریز سے ملاقات ہی ہوئی سہی -
داشتہ آید بکار -

چھٹن - بھئی ہم تو دو ہی تین دن مین کانپور جائینگے -

نواب - ضرور ہم بھی چلینگے -

آغا - اور دل لگی یہ ہو کہ اُسی کے ہان اُترین -

چھٹن - اُس سے پتا تو پوچھا ہوتا -

اِسپر آغا صاحب پھر لپک کے صاحب کے پاس گئے اور
کہا صاحب بہادر حضور کا نام تو ہم کو معلوم ہی نہین ہے

صاحب نے فوراً جیب سے اپنا کارڈ نکال دیا اور یہ خوش خوش کارڈ دیکر اپنے احباب کے پاس آئے چھٹن صاحب کسی قدر حرف آشنا تھے - انھون نے ہجے کرکے کہا - لی برادرس - اور پنسل سے کانپور لکھا ہی - بس اب بات بنگئی - کانپور مین انکا پتا ملجائیگا -

نواب - لی برادرس ؟ نیا نام سنا بھئی - لی برادرس - اب باربار صاحب کو نہ چھیڑو - اب لکھنؤ کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی -

آغا - انشاءاللہ ! وہان صاحب کو تھوڑی برانڈی بھی پلا دینگے - آدمی خوش مزاج معلوم ہوتا ہی - ایسے آدمی سے ہم بہت خوش ہوتے ہین -

چھٹن - خود چھیڑ کے گفتگو کی - خود نوٹ بک پر نام لکھوائے معقول ہونے مین کیا شک ہی -

نواب - مگر یار سنو تو ہمارے دل مین ایک شک اسوقت پیدا ہوا - کہین پولیس کا کوئی انگریز تو نہین ہی کہ ہماری ٹوہ لینے آیا ہو اور حساب لگا لے کہ فلان تاریخ کو ہم لوگ روانہ ہوے اور اسی کے دوسرے روز نازدار قمرن نے بھی نینی تال چھوڑا -

آغا - ہمارا بھی ماتھا ٹھنکا بھائی صاحب -

نواب - یہ نام لکھوا لینا کیا معنی -

آغا - اور آپ نے بہت بنا بنا کے نام لکھے ہین -

نواب - تو وجہ کیا کچھ تو یہ خیال تھا کہ نام صاف صاف لکھے جائین تاکہ بخوبی پڑھ لیے جائین اور کچھ یہ خوف دامنگیر کہ مبادا نشے کی حالت مین نام صحیح طور پر نہ لکھین لہذا بہت بنا بنا کے نام لکھے کہ اندھا بھی پڑھ لے -

چھٹن - بیٹھے بٹھائے آپ نے تشویش مین ڈال دیا -

نواب - کھٹکے کی بات ہی یا نہین ہی مجھے جو شک پیدا ہوا وہ بالکل بے اصل تو نہین ہی یہ نام لکھوا لینا کیا معنی

آغا - لاحول ولا قوۃ -

جب ریل چھوٹنے کا وقت قریب آیا تو یہ اپنے درجے مین جاکے بیٹھے منشی مہراج بلی نے کہا بوتل بالکل خالی ہوگئی تھی - مین نے تین روپیے کو ال ال ہوسکی کی ایک بوتل خرید لی ہی - راستے مین اڑتی چلے - چھٹن صاحب نے کہا بوتل تو خیر اڑتی ہی چلیگی مگر یہان تو فشار بگڑا جاتا ہی - ہم تینون کی عقل تو اسوقت ٹھکانے نہین ہی تم غور کرکے اپنی راے دو - ہوا یہ کہ ہم ٹہلتے ہوے صاحب کے درجے کیطرف گئے -

مہراج - بیٹھ کہ نہین بیٹے - اگر بچگئے تو افسوس ہی - جو بات ہی حماقت کی - لاحول ولا قوۃ ! -

نواب - بیٹھے تو کیا بھلا - ہم بھی تینون جان پر کھیل جاتے انھین کوئی تمھاری طرح بوڑھا تو ہی نہین -

آغا - کچھ مر کر ڈالنا - ہمسے مقابلہ دل لگی ہی کچھ - گرز روئین تن مین ؟

مہراج - گرز روئین تن ! سواے شیخی کے دوسری بات نہین - بڑے پہلوان بنے ہین ؎

من آن رستم گرز روئین تنم	
کہ دہ باٹ پر تخت بر اشکنم	

چھٹن - اب اس بحث کو جانے دو - مطلب کی بات سنو کہ فشار کیون بگڑا - جیسے ہی صاحب کے درجے کے پاس پہنچے انھون نے انگریزی مین پوچھا یہ کون

اسٹیشن پر ہم لوگون نے اُردو مین کہا تھا بہت اچھا تیور ہے انھون نے خود ہی کہا کہ مہربانی کرکے ذرا خانساماں سے کہیے کہ بیر شراب کی ایک بوتل کھول لائے۔ ہم لوگون نے خانساماں کو جا کے حکم دیا اور بیر شراب کھلوا کے لائے۔ صاحب نے شراب اپنے تھیلے مین لے لی اور خانساماں کو اٹھنی دینے لگے مگر ہمنے منع کیا اور کہا ہم تو قیمت دے چکے ہین۔ شکریہ ادا کیا اور نوٹ بُک نکالکر ہمارا سب کا نام ہمسے لکھوا لیا اب نواب کے دل مین یہ خوف پیدا ہوا کہ شاید کوئی پولیس کا صاحب ہو۔

مہراج۔ وہ اگر پولیس کا صاحب ہو ابھی تو کیا آپ چور نہین ڈاکو نہین اُٹھائی گیرے نہین۔ نام لکھنے سے کیا ہوتا ہی۔

آغا۔ ایک بات اور ذہن مین آئی۔ نام تو ہم لوگون کے لکھے ہی ہین۔ وہ اسپر تمسک لکھوا لے کہ ہم لوگون نے اسقدر روپیہ قرض لیا۔

مہراج۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھئی واہ۔ پی کے بھئی واللہ کیا کیا سوجھتی ہی۔ بہت دور کی کوڑی لانے لگے۔ ایک صاحب کو یہ خوف تھا کہ مبادا پولیس کے سپرنٹنڈنٹ ہون دوسرے صاحب کو نشے مین یہ سوجھی کہ تمسک لکھ لیگا اب یہ نہین سوچتے کہ پولیس کا حاکم آپ کا نام لکھ لے تو کیا سکتا ہی یہ کون جرم ہی۔ اور تمسک لکھوانے کے کیا معنی۔ نواب محمد عسکری نے تمسک پر ان دونون کے نام سے بھی خود ہی دستخط کر دیے؟

چھٹن۔ اچھا پھر نام کیون لکھوائے۔ اسمین کچھ تو ضرور ہے بے وجہ نہین جناب۔

مہراج۔ اب پھانسی ہوئی آپ سب کو بچنا محال ہی واہ ری عقل بندہ درگاہ تو ایک بھر پور پیالی کے فقرے سے دراز ہوتے ہین۔

نواب۔ آنڈیلو۔ ہمکو بھی ابھی سرور نہین ہوا ہی۔

چھٹن۔ وہ پی ہی کتنی جو سرور ہوتا۔

آغا۔ تو مہراج جی کے نزدیک کوئی اندیشے کی بات نہین ہی اور یا شاید یہ سبب ہو کہ یہ تو اُس فہرست مین شریک ہی نہین ہین انکی بلا سے۔

مہراج۔ بس آپ لوگون کی انھین باتون سے تو ہم کھٹکتے ہین یہ پاجیون کا کام ہی کہ دوست کو دوست نہ سمجھے اور اپنے حلوے مانڈے سے سروکار رکھے۔ ایسے دوست کی ایسی تیسی۔ آپ بدنام یا رسوا یا مطعون ہون اور ہم خوش ہون۔ لاحول ولا قوۃ۔ ارے بھئی ہم سب تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین تم گرفتار ہوے تو کیا اب تو ہمارا آپ کا چولی دامن کا ساتھ ہی۔ اور اگر واقعی آپ لوگون کا یہی خیال ہی کہ مین اپنے حلوے مانڈے سے غرض رکھتا ہون تو خیر۔

آغا۔ واللہ مین نے دل لگی دل لگی مین کہا تھا۔

چھٹن۔ مہراج جی دوست صادق ہی۔

نواب۔ بخدا موتیون مین تولنے کے قابل ہی۔

آغا۔ باشبہ۔ صاف باطن اور جان پر کھیل جانے والا آدمی ہی۔ دوست کا وقت پر ساتھ دینا دل لگی نہین ہی یہ بڑے دلی دوستون کا کام ہی۔

نواب۔ دوست تو مشکل سے ملتا ہی۔

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

اور یون تو جتنے صاحب سلامت ہین وہ بھی دوست ہین - دور دور کی صاحب سلامت ہو گر کہتے یہی ہین آئیگا کہ دوست ہین - میرے بڑے دوست ہین - حالانکہ نام سے بھی واقف نہین -

اس گفتگو مین ہردوئی کا اسٹیشن آگیا - کچھ نشے کی ترنگ اور کچھ گفتگو مین نہ راستہ معلوم ہوا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ شاہجہانپور سے ریل کب چھوٹی ہردوئی مین آ کے معلوم ہوا کہ اب لکھنؤ قریب ہے - اب قمرن اور نازو کی مفارقت کا صدمہ دہ چند ہو گیا اور نینی تال کی آب و ہوا اور جھیل کے لطف اور وہان کی چہل پہل اور دن رات کی دھما چوکڑی اور ہر وقت کی صحبت طرب اور محفل عیش و عشرت کا سمان آنکھون تلے پھر گیا دل ہی دل مین سب افسوس کرتے تھے کہ کس خوشی اور شوق اور اشتیاق کے ساتھ گئے تھے اور کس پریشانی اور مصیبت اور بدنامی کے ساتھ وہان سے واپس آئے -

نواب صاحب نے پھر وہی شعر با دل سرد پڑھا ؎

ہمتین چند اپنے ذمے دھر چلے
کس لیے آئے تھے ہم کیا کر چلے

مہراج - اب اگر اس وقت آپنے چھیڑا تو مین انشاءاللہ رو دونگا کیونکہ میری روح رو رہی ہے -

آغا - ایک ایک پگ اور لے لو -

نواب - ہم تو ضرور لینگے - لاؤ جی -

مہراج - اب ہنسی خوشی کی باتین کرو - جو ہوگا دیکھا جائیگا کہان کا جھگڑا - گو روح ابتک روتی ہے مگر بات یہ ہے ؎

دل نہ رہا سینے مین دم کیطرح
ٹوٹ گیا تیری قسم کیطرح

جب یہ کہا مرتے ہین کہتے ہین وہ
مر نہ گئے اہل عدم کیطرح

نواب - بہت عرصے کے بعد بنے کی اڑائی واہ میری بنے کی کے اڑانے والے واہ -

اب آپس مین یہ صلاح ہوئی کہ لکھنؤ مین آغا صاحب اور محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور کل رفقا ہر دم ایک ساتھ رہین - اور چھٹن صاحب کی کوٹھی پر رہا کرین اور شام کو فٹن پر ہوا کھانے نکلا کرین تاکہ جو کچھ ہونا ہو ایک ہی ساتھ ہو - مہراج بلی کی نسبت سب کو شک تھا کہ یہ دھر دا دیگا انکو چھٹن صاحب نے یون سمجھانا شروع کیا بھائی مہراج بلی - بھائی بلی خان - وہ بھائی منشی مہراج بلی بھائی دیکھو نازک زمانہ ہے بھائی خان - وہ - اجی خانجی - مطلب یہ کہ بھائی ذرا سنبھل کے -

نواب - ارے میان چھٹن صاحب - کہان ہو استاد -

مہراج - چڑھ گئی! چھٹن صاحب کی تو خبر آگئی صاحب

چھٹن - جی نہین کیا مجال ہے ع

ایسے کم ظرف نہین ہین کہ بہکنے جائین

مگر مطلب یہ کہ اب نینی تال تو ہے نہین اب تو بھائی صاحب شاہجہان پور ہے تو کجا نینی تال کجا سلطان پور -

نواب - (ہنسکر) جی بجا ہے سلطانپور نہین یہ تو ہرنا گڑھ ہے حضور - ذرا آنکھ کھول کے ملاحظہ فرمائیے گا -

آغا - چھٹن صاحب اب سو رہو بھائی جسمین لکھنؤ مین آدمی بنکے اسٹیشن سے اترو اب آرام کیجیے -

چھٹن - بہت خوب اگر ایسی ہی بے اعتباری ہے تو بندہ سو ہی رہیگا - بسم اللہ نینی تال تک تو مزے سے ہمارا اعتبار کیا اب سہارنپور مین آگئے تو ہمارا اعتبار نہین کرتے -

مہراج - ارے! اب سلطانپور سے سہارنپور چترہ دوڑ سے کیا پھلانگ ہی - مانتا ہون اُستاد - کیون نہو چرا شاشہ خوب سوجھی ہی - ع -

ساقیا دوڑ کہ پھر آنے لگا ہوش مجھے

نواب - اِنکو سوڈا پلوا دو -

چھٹن - ہان یہ بات مانی - سوڈا پلواؤ تو کیا مضائقہ ہی ایک پوری بوتل پلوا دو -

اگر گرمی دماغ پر اچیا تا چڑھ گئی ہوگی تو دور ہو جائیگی کیونکہ نینی تال سرد مقام ہی اور سہارنپور گرم ہی -

نواب - جی ہان سہارنپور ایسا ہی مقام ہی -

آغا - کبھی سہارنپور اور کبھی آپ آ گئے تھے -

چھٹن - سہارنپور! وہ کہان ہی - اجی یہ تو سلطانپور ہی وہ - اجی سیر دوئی کہو -

مہراج - اب دماغ صحیح ہو گیا -

چھٹن - بھائی ابھی تو تم لوگ ہمین شری سمجھتے ہو مگر ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
واللہ ہوشیار وہی ہی جو مست ہی

اور سچ تو یہ ہی جناب والا کہ ؎

ہی طرفہ تماشا سر بازار محبت
اک حشر بپا تھا دم اظہار محبت

سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت
رفتار قیامت ہوئی گفتار محبت

اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے مین ترے چھوٹین گرفتار محبت

مہراج جی نے بوتل کھولکر آغا صاحب کو دی اور انھون نے چھٹن صاحب کو پلائی - آدھی بوتل پی کر چھٹن صاحب نے کہا بس اب نہ پیئنگے - اب سر پر ڈالدو - نواب صاحب کی صلاح سے سر پر باقیماندہ پانی ڈال دیا گیا تو ذرا سکون ہوا

چھٹن - ذرا تیز ہو گئی تھی - مگر مین بیہوش نہ تھا -

نواب - اب یہ فرمائیے کہ یہ کون مقام ہی -

چھٹن - سیر دوئی تک کا تو ہوش ہی ہمکو بس کچھ نہین -

نواب - ملیح آباد پار چلے آئے ہین -

چھٹن - خدا خدا کرکے کہین لکھنؤ کے قریب تو آ گئے - مگر بات تب ہی کہ جب با آبرو وہان کبھی رہین اور قمرن اور نازو اور ہم سب ہنسی خوشی رہین - آمین -

آغا - آمین - یا خدا تو ایسا ہی کر - مین تو صدق دل سے دست بدعا ہون کہ ایسا ہی ہو -

اِس گفتگو مین کئی اسٹیشن طی ہو گئے اور ریل کی سیٹی کی آواز آئی اور سب گلبانگ کے اٹھ بیٹھے اسٹیشن پر پہونچے تو استقبال کے لیے بہت سے آدمی کھڑے تھے - کوئی دو تین گھڑی رات باقی تھی - درجے سے اترے - احباب و رفقا و ملازمین حاضر تھے اسٹیشن سے ملے - سب کو نہایت ہی خوش پایا - آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور چھٹن صاحب کے دوست آشنا بھی آ گئے تھے - اسٹیشن سے سوار ہو کر اپنے اپنے گھر روانہ ہوئے -

منشی مہراج بلی کی پرانے فیشن کی ویگنٹ آئی وہی لقاٹ سرنگا گھوڑا - وہی چار کوچبین پھٹے پھٹے کپڑے پہنے ہوئے

آغا محمد اطہر صاحب کا سمند سیاہ زانو ران سواری کا گھوڑا تھا - انگریزی قیمتی کاٹھی سائیس وردی سے لیس یہ سوار ہوئے تو ہوا سے باتین کرتے ہوئے چلا -

نواب چھٹن صاحب کی پالکی گاڑی آئی تھی - جوڑی جتی شترغم یا ابا - ٹمبسر کے میلے کی خرید -

نواب محمد عسکری صاحب کے ٹھاٹھ سب اُجلے تھے - ولایتی جوڑی ہوا سے باتین کرتی ہوئی - کوچبان ایک مشہور آدمی - تنخواہ ۵۰ ماہواری - سائیس فوق البھڑک وردی پہنے ہوئے زرق برق -

سراج علی سیدھے گھر پہونچے اور داخل دفتر -

آغا محمد اطہر نے ایک دوست کے مکان پر جو راستے مین ملتا تھا گھوڑا ٹھہرا لیا اور اُنسے ملے -

نواب چھٹن صاحب کو اُنکے ایک دوست نواب بدھن صاحب اسٹیشن پر استقبال کے لیے آئے تھے اُسی وقت ہوٹل مین لیگئے گو چھٹن صاحب نے بڑا اصرار کیا کہ بندہ اسوقت نینی تال سے تھکا ماندہ مارا مارا چلا آتا ہے مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی کہا چاہے جو کچھ ہو ضرور چلنا ہوگا

نواب محمد عسکری صاحب سیدھے نواب رونق جنگ بہادر کے ہان پہونچے اور اُنکو جگایا -

رونق - بیا برادر -

ع (عسکری) ارے یار حال کہو چلو -

ر - بیٹھو تو - حال سب اچھا ہے -

ع - میان حقّہ بھر لاؤ -

ر - حقّہ بھر لاؤ - پیچوان تازہ کر لاؤ -

ع - بھائی جان اُس قمرن کے میان نے ہلا دیا واللہ تہلکہ ڈالدیا -

ر - اجی لاحول ولا قوۃ -

ع - واللہ کبھی صاف صاف بتاؤ -

ممن - خداوند بڑی پریشانی ہے -

ر - یہ سب تمھین لوگون کے کرتوت ہین -

ع - جی اور کیا -

ممن - ہان حضور ہم تو گردن زدنی ہین ہی مگر ہوا یہ سب حضور ہی کے گھر سے - اور آغا صاحب اور حضور ہی مجرم تھے -

ر - ارے چپ ظالم ہماری سالی یون ہی ہم کو طعنے دیتی ہین کہ دولہا بھائی یہ سب کانٹے بوئے ہوئے تمھارے ہی ہین -

ممن - اجی حضور یہ سب آپکی کافر صورت کا قصور ہے -

ع - ہے تو یون ہی -

اختر - غلام بھی آداب عرض کرتا ہے -

ر - اخاہ - منشی اختر صاحب ہین مزاج شریف -

اختر - الحمد للہ - حضور کی جان و مال کو دعا دیتا ہون - حق تعالے سلامت رکھے - حضور بڑی کھلبلی مچگئی -

ر - سب خیریت ہے - گھبرائیے نہین مگر یہ سب آپ ہی لوگون کی بدولت ہوا

اختر - (مسکرا کر) مگر چوڑی والی حضور ہی کے گھر کی ہے - آداب عرض ہے -

ر - بھائی صاحب یہان تو خوردہ نہ بُردہ ناحق دردگردہ کا نقشہ ہے - دوڑتے دوڑتے زمین کا گز بنگیا مگر بجرنگ بلی نے واقعی بڑی شرافت کی - کچا چٹھا آن کے بتا دیا - آگے کی زبانی تو نہین معلوم ہوا مگر اتنا اچھا ہے کہ کسی اور کو یہ اطلاع نہین ہے کہ بجرنگ بلی اور منشی سراج علی مین قرابت ہے ورنہ بھائی سے بدلوا دیتے - بڑے شورہ پشت لوگ آمادہ فساد ہین - لیکن ع -

دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است

اور یہ بھی آپکو معلوم ہو کہ یہ سب کانٹے کس بچہ شیطان کے بوئے ہوئے ہین۔

نواب صاحب نے بڑے اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ کون ذات شریف ہین یہ کون ہمسرا دشمن پیدا ہوگیا۔ مین نے تو اپنے نزدیک کسی کے ساتھ بدی نہین کی۔ مین سنون تو یہ کون بزرگوار ہین۔ مجھے حیرت ہو کہ مین نے کسکا باپ مارا ہو جو میرے ساتھ اسقدر بدی کر رہا ہو۔

اختر نے متحیر ہو کر کہا حضور واللہ جو ذرا بھی کسی پر گمان ہو۔ ہمارے حضور تو ایک مرنجان مرنج رئیس ہین کسی کے لینے مین نہ کسی کے دینے مین۔ کچھ کسی سے سروکار ہی نہین یہ کون کمبخت دشمن پیدا ہو گیا خدا غارت کرے اُس لعین کو۔

محسن۔ حضور نے کئی خطون مین لکھا تھا کہ کدرا لونڈیکی بھلا کیا اصل و حقیقت ہو اسمین کوئی بڑا آدمی ضرور شریک ہو مگر تشریح نہین کی تھی کہ وہ کون حضرت ہین۔

خان (خان صاحب۔ داروغہ نواب رونق جنگ) حضور پہلے تو مجھے یقین نہین آیا۔ حضور کے نمک کی قسم جب سرکار نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بھئی خانصاحب کچھ سنت کی بھی خبر ہو یہ کس شمر اولاد یزید نے نواب محمد عسکری صاحب بہادر کے دشمنون کی تذلیل کی فکر کی تو غلام نے عرض کیا پیرومرشد وہی اُس چوڑی والی کا بیان ہو۔ تو سرکار نے فرمایا۔ (نہین صاحب یہ ایک اور ہی ذات شریف ہین) اور جب نام سُنا تو واللہ مجھے یقین نہین آیا۔

محسن۔ تو حضور اب تو فرما ہی ڈالیے۔ اب تو کہہ ڈالیے بس سُنین تو۔ اور نہین تو دس پانچ ہزار صلواتین تو سُنا ئیے۔

اختر۔ گردن مارنے کے قابل ہو۔ اور آخر کار ہمارے حضور نے اُسکا کیا بگاڑا تھا سرکار یہ کس کی عداوت نکالی۔

نواب صاحب بھئی مجھے ذرا غور کرنے دو (پہچان چکے ہو گے) ذہن مین بات نہین آتی اور ذہن مین کیا خاک آئے کسی پر شک ہی نہین گذرتا ہو۔

ر۔ غور کر چکے آپ۔ اب مین بتاؤن۔ یہ آپ ہی کے بڑے گہرے دوست اور عزیز ہین جنھون نے آپ کے تباہ کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا ہو۔

پاؤن تو گولی ماردون (گالی) خدا کی قسم جسوقت مین نے سُنا واللہ یہی جی چاہا کہ۔ (گالی) غضب خدا کا (گالی) رشتہ ہو اور با این ہمہ دشمن ہو گیا۔ بڑی محبت کا دم بھرتا تھا (گالی) اور بے وجہ بے سبب۔ (گالی) ایسا دشمن ہو گیا کہ بے عزتی کا خواہان ہو لاحول ولا قوۃ ایسے (گالی) شاید عمر بھر نہ پیدا ہوے ہونگے۔ میرا جی چاہتا ہو کہ اِس۔ (گالی) کے گھر مین گھس کے اتنے جوتے اُس (گالی) پر پڑواؤن کہ کھوپڑی گھر کھنجی ہو جاے۔ واللہ مین آگ ہو گیا ہون جل رہا ہون کہ یہ اِس (گالی) کو کیا سوجھی۔ بھائی تم اِس۔ (گالی) کا نام سُنو گے تو خدا جانے تمھاری کیا کیفیت ہو گی ششدر ہو جاؤ گے۔ بڑا ہی مردود نکلا ملعون۔

اختر۔ حضور مین حیرت مین ہون واللہ کہ یہ کون بچہ خوک بچہ خنزیر ہو۔ فی النار فی السقر ہو۔

فتنہ را خفتہ دیدم نیمروز
گفتم این فتنہ ست خوابش برده به

ممن - خانہ زاد چکر مین ہو کہ یہ ہو کون - واللہ جو ذرا ابھی سمجھ مین آتا ہو -

ر - بھلا محمد عسکری یار ذرا سوچو تو - ابھی اور موقع ہم دیتے ہین - ذرا اور غور کر لو - واللہ ششدر رہجاؤ گے ششدر بس دھک سے رہجاؤ گے کہ این ! فلان شخص ہمارا دشمن ہو گیا -

نواب - آپ تو دل لگی کرتے ہین -

ر - بھلا یہ دل لگی کا کون موقع ہو - آپ نے مجھے ایسا ہی سمجھا ہو کہ مین ایسے موقع پر آپ سے دل لگی کرونگا - سبحان اللہ ! -

اختر - یہ دل لگی کرنے کا کون موقع ہو - حضور صحیح فرماتے ہین - مگر ہماری سرکار کو اسقدر حیرت ہو کہ سمجھ مین نہین آسکتا کہ کون بزرگوار اسقدر دشمن جانی ہو گئے -

ممن - خداوند اگر سرکار ہمین مہلت دین تو قسم کلام اللہ کی کل دس بجے تک پتا لگا دون -

ر - واہ لگ چکا پتا -

ممن - اچھا تو حضور اگر پتا نہ لگے تو صورت بھی نہ دکھاؤن مجھ ایسے نیارےسے یہ باتین چھپی رہ سکتی ہین کیا مجال ہے -

ر - بولو نواب کیا کہتے ہو -

ع - بھائی ہم تو ابھی ابھی سننا چاہتے ہین کہ وہ کون شخص ہو -

ممن (قدمون گرتا ہو) سرکار ذرا ایک دن بھر کی مہلت ملے اچھا اور زیادہ نہین شام ہی تک کی مہلت ملے خداوند -

ر - بھئی اگر بتا دو تو پچاس روپیہ دیتا ہون - وہ بڑا ٹھاگ اور ایک ہی کائیان ہو -

ع - اجی بتاؤ بھی -

ممن - حضور خدا گواہ ہو کہ پچاس روپیہ کا لالچ نہین کرتا واللہ مگر ہان اسقدر ضرور ہو کہ میرا نیارا یا ہوتا تو آپ پر ثابت ہو جاتے - حضور فوراً پتا لگاؤن - نہ لگاؤن تو سہی شام تک کی مہلت دیجیے -

نواب صاحب نے جھلّا کر کہا یہ وقت پہیلیان بوجھنے کا نہین ہو اور چیستان بجھواتے ہین اب بندہ اسکا کیا جواب دے - آپ بڑے نیارے سہی پھر اس سے مطلب بتا دیجیے بھائی صاحب - اسوقت کچھ عجیب کیفیت ہو -

اختر - بتا دین حضور -

ممن - اچھا خداوند بتا دیجیے -

ر - (رونق) بتا دو بھئی خانصاحب -

خ - خداوند حضور ہی فرما دین -

ر - نواب ذرا سنبھل بیٹھو -

ع - خوب سنبھلے ہوئے ہین -

ر - یہ ساری کارستانی اور سب کانٹے بوئے ہوئے خاص بشیر الدولہ - (بگالی) ہین -

ع - (محمد عسکری) این ! (انتہا سے بڑھکر متحیر ہو کر) ارے ! اُف !!! ارے میان بشیر الدولہ ؟ اُف !!!

اختر - اجی ہان حضور -

ر - کیا کہتے ہین آپ منشی اختر صاحب -

ع - اُف ! بشیر الدولہ اور ہماری آبرو کا خواہان ہمارا جانی دشمن !!! واللہ یقین نہین آتا - مگر ہان کسطرح یقین آئے جب تم کہتے ہی ہو تو کیونکر یقین نہ آئے مگر واہ ری دنیا - بشیر الدولہ اور ہمارا دشمن ! ایسا ہو ! -

ما ز یاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

افسوس صد افسوس - حیرت ہی واللہ حیرت ہی کہ یہ کیا سنا

ر - اسمین کیا شک ہی بھائی - حیرت کیون نہو -

اختر - میری سمجھ مین ابتک نہ آیا -

ممن - حضور غلام اب کچھ عرض نہین کر سکتا کیا کہون حیرت نہین مجھے تو حیرت کا وہ درجہ ہی جسکے لیے کوئی لفظ ہی نہین معلوم -

ر - اب تو ہم اس فکر مین ہین کہ اس - (گالی) کو ٹہوا دین استنے بے بھاؤ کے جوتے پڑین کہ کھوپڑی گھر گنجی ہو جائے پہلے تو مین اس تاک مین تھا کہ دیکھون یہ کون صاحب ہین بشیر الدولہ کیطرف تو کبھی گمان بھی نہ تھا - مگر بجرنگ بلی نے مجھ سے آکے کہا کہ آپ کو کچھ معلوم بھی ہی اس سب فساد کے بانی نواب بشیر الدولہ بہادر ہین - ہوش اڑ گئے واللہ ہوش ٹھکانے نہین رہے -

اختر - اور ہوش ٹھکانے رہنے کا موقع کیا تھا بشیر الدولہ حضور کے عزیز اور رشتہ دار اور دوست اور وہی حضور کی عزت کے خواہان ہو گئے -

ممن - دنیا اسی کا نام ہی -

اختر - آخر یہ حضور سے بگڑے کیون ہین -

ممن - اب سرکار کو یہ کیا معلوم ہے

نیش عقرب نہ از پی کین ست
مقتضای طبیعتش این ست

اسکے سوا اور کیا عرض کرون -

ر - اچھا اب اس - (گالی) کی فکر کیا کیجائے - میری تو رائے ہی کہ جہانتک آزار پہونچایا جائے پہونچائین کیونکہ جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا - ع -

کلوخ انداز را پاداش سنگ ست

اختر - خداوند اب تشریف لے چلیے -

ع - مین خدا جانے کیا سوچ رہا ہون -

ر - گھر مین خیریت ہی - مین نے بھی گھر مین کہدیا تھا کہ تم جا کے اپنی بہن کے پاس دس بارہ روز رہو کہ وہ گھبرائین نہین - انسے لوگون نے خدا جانے کیا کیا کہا تھا -

ع - عین کریال مین غلہ لگا -

ر - جی ہان وہ سب روانہ ہونے کو تھین -

ع - لکھا ہی تھا -

ر - بس جب مین نے یہ حال سنا تو معًا روک دیا -

ع - گھر مین کسقدر رنج ہوا ہوگا -

ر - رنج کی تو بات ہی ہی -

ع - ہم اب گھر مین بھی منھ دکھانے کے قابل نہین رہے -

ر - بشیر الدولہ کا حال ابھی نہ ہمارے ہان معلوم ہوا ہی نہ آپ کے ہان - فقط اتنا جانتے ہین کہ کوئی شخص آپس مین لڑواتا ہی - بس -

ع - گھر مین یقین نہین آئیگا -

راوی - اور یہ خبر ہی نہین ہی کہ وہ ملعون نابکار - لعین ناہنجار کس ارادے مین تھا اور اسکی نیت کیا تھی - اگر کل حالات سے واقفیت ہوتی تو بشیر الدولہ کو کچا ہی کھا جاتے -

ع - بشیر الدولہ کا اسمین فائدہ کیا ہی -

ر - کہانہ بھئی کہ ع

نیش عقرب نہ از پئی کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

ع - نہیں صاحب اسکو ہم نہ مانینگے -
اختر - حضور یہ نیش عقرب نہیں ہے -
ممن - نہیں صاحب یہ کسی بڑے جغادری پاجی بلکہ اپج کا کام ہے -
ع - کیون جی مجھ سے ملنے بشیر الدولہ آئیگا -
ر - ارے نہیں بھائی - وہ تمہارا جانی دشمن ہو رہا ہے - ملنے کس منھ سے آئیگا -
اختر - اور اگر آئے تو خوب ہی تحفو کیجے -
ممن - کون - اتنے جوتے پڑین کہ چاند گھٹ گنجی ہوجائے بشیر الدولہ ہون چاہے کوئی ہو -
ر - بندہ صواکے ٹھو اٹھیگا -
خان - سرکار غلام کو بلوالین تو لطف ہو -
ع - اچھا تو بندہ اب رخصت ہوتا ہے -
ر - چاء تو پیتے جاؤ بھئی -
ع - چاء کا لطف تو پہاڑ پر ہے - بس باقی سب کہانی ہے -
ممن - ہائے پہاڑ - وائے پہاڑ -
اختر - حضور انشاء اللہ زر دے تو پہاڑ پر رہنے لیں -
ر - ارے میان ہان خوب یاد آیا پہاڑ کا حال تو بیان کرو کیا کیا دیکھا - کیا کیا لطف اٹھایا -
ع - کیا حال بیان کرین بھائی جان ؎

دل کو کھاؤن کہ تری بزم مین آنسو پوچھون
ہاتھ جب دل سے اٹھے دیدۂ تر تک پہونچے
اسکے ہمراہ گیا تھا دل پُر رنج و ملال
یا الٰہی وہ سلامت کہین گھر تک پہونچے
بس دیوار چمن رکھ دے قفس اے صیاد
ہین نہ پہونچون مرا نالہ گل تر تک پہونچے

پہاڑ کا حال کیا بیان کرون ع
اک تیر میرے دل مین لگا کہ ہائے ہائے

پہاڑ پر چلو تو لطف حاصل ہو - ہم تو یہان اس کشمکش مین پڑ گئے کہ کیا بیان کرین -
ر - انشاء اللہ - لے چاء پیجیے - چاء حاضر ہے میان ممن صاحب - ایک روز اُس کشمیری سے چاء منگواؤ - صاحب جو ہے -
اختر - حضور چاء پینا حصہ ہے اُن لوگون کا -
ع - اسمین کیا شک ہے -
اختر - سرد ملک ہے نا -
ر - لے بھائی اب گھر جاؤ - وہ سب بہت گھبرائے ہوے ہین - چاء پیکے نواب صاحب مع اختر و ممن اب ڈیوڑھی بہادر سے رخصت ہوے -

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

اب تو قافلہ داخل لکھنؤ ہو گیا - سب کے پہلے منشی مہراج بلی صاحب کا حال سُنیے - آپ گھر پر آئے تو پہلے دربان سے پوچھا کہ یہان دولتخانہ اختر مین کل الوجوہ خیریت ہی خیریت کے لفظ سے وہ انکا مطلب سمجھ گیا - کہا یہان ہجور سب کھیریت ہے - ایک دن کبڑا جوڑی والا اور للتو تنبولی یہ دو آدمی آئے تھے اور آپ کو پوچھتے تھے مین نے بات ٹال دی مگر چہری بیوقوف نے محمد عسکری نواب کا پتا بتا دیا - سُنتے ہین وہان پولیس والے دوڑ لیگئے تھے

مگر آپ لوگون نے اُن دونون کو بھگا دیا۔
منشی مہراج بلی چکرائے کہ دربان تک کو بھی چھپا معلوم
ہو کہان تمسے یہ سب کسنے کہا) وہ بولا (سرکار) دونون کی
چوری نہورے نہورے - کلھیا مان گڑنا ہین بھوڑا -
نکھلیو پھر جانت ہو بھوریم
اور بھی چکرائے اور اندر آئے تو بیوی کو دیکھا کہ بڑے
غصے مین بیٹھی ہو۔
لڑکی انکے آنے سے خوش ہوئی - چارپائی پر بیٹھکر پوچھا
کوئی خط ہمارے نام آیا ہو لڑکی نے کہا آج تو نہین آیا اور
روز جو خط آتے تھے نینی تال بھیجدیے جاتے تھے -
مہراج - اور سب خیریت -
لڑکی - ہان -
مہراج - مہری حقہ تو بھر لاؤ -
مہری - بھرا جات ہو -
مہراج - لڑکی کا چہرہ کیون اُتر گیا ہو -
بیوی - (خاموش)
مہراج - یہ سکوت چہ معنی دارد -
لڑکی - (آبدیدہ ہوکر) لالہ اور سب کیریت ہو -
مہراج - ہان ہان - مین ہی جو سامنے بیٹھا ہون -
مہری - یہان تو لوگ ہجارن باتین کہ ڈالین کوؤ کچھ
کہت ہو کوؤ کچھ -
مہراج - اوے وہ لوگ سب جھوٹ بولنے والا ہی سب بات
بازار کا ہو -
مہری - اور منہارن کہان چھوڑ آیو -
مہراج - ہمسے کیا مطلب وہ تو نواب صاحب کے ساتھ
گئی تھی مگر ایمین کچھ ہونا نہین ہو -
لڑکی - تو اب نہا لے ڈالو -
مہراج - ذرا حقہ وقہ پی لین -
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب کے داماد تشریف لائے
د - آداب عرض کرتا ہون -
م - جیتے رہو بیٹا - مزاج اچھے -
د - آپ کی عنایت -
م - اور سب خیر و عافیت -
د - جی ہان مگر یہ آپ نے قبلہ کیا گل کھلایا ہو یہان سب مین
مشہور ہو کہ منہارن کو لے گئے ہین اور اُسکا میان بگڑا ہوا ہو
منشی مہراج بلی اپنے سعادتمند داماد کی تقریر سنکر بہت
چکرائے - عورتون مین ساس کے سامنے لڑکی کے سامنے
ذلیل کیا اور بالکل صاف - لگی لپٹی نہین رکھی سسر سے
مزاج پرسی اور صاحب سلامت کرکے ڈانٹنا شروع کیا
کہ واہ قبلہ واہ آپنے اچھا گل کھلایا - مہراج بلی دنگ -
اب کہین تو کیا کہین ایک بیوقوفی تو مہری نے کی مگر
خیر وہ تو گنوارن ٹہری چھوٹ گئی - مگر انکے داماد کی یہ
نخیرگی اور اُجڈپن معافی کے قابل نہ تھا - جب یہ خاموش
ہو رہے تو اُن حضرت نے انکو پھر ڈانٹ بتائی - (جناب قبلہ
ٹھرمو کھبس اسی کا نام ہو - بوڑھے آدمی اور یہ حرکتین -
آپ (ساس کی طرف مخاطب ہوکر) یہان سے ایک منہارن
کو اُڑا لے گئے اور وہان فضیحتا ہوا اور خدا خدا کرکے بچے
بھی تو یہان آکے دھرے جائینگے - واہ قبلہ واہ اچھا نام
روشن کیا ماشاء اللہ - واہ حضور واہ ؎
چہل سال عمر عزیزت گذشت مزاج تو از حال طفلی نگشت

راوی - اب مہراج بلی اور بھی چکرائے - مگر چپ - انھون نے پھر چھیڑا کہ (نواب تو ہماری دو سا سین ہین ایک یہ اور ایک وہ منہارن)

لڑکی - منہارن گئی چولھے کی جڑ مین -

مہراج - ہمارا خط ملا تھا -

د - جی ہان ملا تھا - مگر آپ نے کوئی تاریخ تو مقرر ہی نہین کی تھی - ورنہ بندہ اسٹیشن پر ضرور حاضر ہوتا -

راوی - منشی مہراج بلی دل مین خوش ہوے کہ اچھا ہوا یہ بلند اقبال اسٹیشن پر نہ تشریف لائے - وہان بھی آوازہ کستے اور خواہ مخواہ چھیڑتے کہ واہ قبلہ واہ - ذرا اُس منہارن کی صورت تو دکھائیے - ضرور جھینپنا پڑتا -

د - کیون قبلہ اب آخر اُس چوڑی والی حرامزادی کو اُسکے گھر بھیجدیا یا نہین -

م - ارے بھئی وہ تو نواب محمد عسکری صاحب کے ساتھ لے گئے تھے -

د - وہ نواب محمد عسکری لے گئے تھے - یہ اُردو ہی؟

م - مطلب یہ کہ نواب صاحب اُسکو ساتھ لے گئے تھے -

د - اب یہ پاجی پنا ہی ہی یا نہین -

م - تو وہ جانین اُنکا کام جانے -

د - بجا - آپ کیا ننھے بنے جاتے ہین -

م - اچھا اب اِس گفتگو سے کیا فائدہ -

د - گفتگو سے - واہ ری تیری گفتگو سے -

م - (بہت جھلاکر) مہری حقہ لاؤ جا کے -

مہری - بھرت ہی -

و - تو نواب صاحب کے پاس تو چھوٹی بہن تھی اور ہمارے نصیر الدولہ بہادر کے پاس بڑی بہن دونون زنانہ ساتھ لیکے گئے تھے -

لڑکی - اِن باتون سے کیا جانے کیا ہوتا ہی -

م - لے حقہ لایا ہی -

د - تو جناب اب تو کوئی جھگڑا نہین ہی - یا اب بھی کوئی کسر کا باقی ہی -

م - نہین اب کچھ جھگڑا نہین ہی -

د - آپنے دبے دانتون کیون کہا -

م - ہوگا جی - واہیات بات -

منشی مہراج بلی کی بی بی گو میان سے جلی ہوئی تھی مگر داماد کی یہ ڈھٹائی اور گستاخی اُنکو بھی پسند نہین آئی کرین تو کیا کرین - داماد کو ڈانٹ نہین سکتی - میان سے بات کرنے کا جی نہین چاہتا چپ مجبور -

مہراج - پہاڑ دیکھنے کے قابل چیز ہی -

و - ہان ہان جناب وہان کا حال تو بیان کیجیے - مگر افسوس ہی کہ آپ بندے کو نہ لے چلے - اور کیونکر لے چلتے وہ تو بات ہی اور تھی - ہان وہان کا حال تو بتائیے -

مہراج - بیٹا بس اب مجھے دیکھ لو کہ کتنا موٹا تازہ ہوکے آیا ہون - گرمی کا تو وہان نام ہی نہین ہی - گرمی کی تو فصل ہی نہین ہوتی اور وہان کی ایک جھیل اِس غضب کی جھیل ہی کہ مین کیا عرض کرون - حق یون ہی کہ ؎

اگر فردوس بر روی زمین ست	ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

جھیل کیا خدا کی قدرت کا نمونہ ہی ؎

	برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار	

وہان یہ ممکن نہین کہ انسان گرمی کے کپڑے پہن سکے تھوڑی دیر بھی بیٹھ سکے جوڑی چڑھ جائے - کانپنے لگے واللہ

د- اور رہتے کہان ہین لوگ -

م- پہاڑ پر مکان اور کوٹھیان اور بنگلے ہین قطار در قطار اور کھانا چوگنا کھائے - پانی سرد - سبک ہاضم -

د- دنیا کا لطف وہان ہی حاصل ہوتا ہی -

م- دنیا کا لطف نہین - زندگی کا لطف کہو خدا کی قسم زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہی اور تجمل تو ایسی دیکھی نہ سُنی - سر شام سے پھر بے اوورکوٹ پہنے نہین رہا جا سکتا ہی -

د- بھلا وہان کی پانرون کی کیا قطع ہی -

م- بہت سردی پڑتی ہی -

راوی - خسر نے اچھی فرمایش کی اور اُنھون نے بھی خوب ٹالا کہ (بہت سردی پڑتی ہی) -

د- خوبصورت تو ضرور ہوتی ہونگی -

م- پہاڑی لوگ تو سرخ و سفید ضرور ہوتے ہین -

د- ٹھنڈا ملک ہی نا -

م- ہان یہی وجہ ہی -

د- بھلا نوکر اگر کوئی رکھے تو کتنے مشاہرے پر نوکری کرین کیون جناب -

م- اور سب خیر و عافیت رہی -

د- جی ہان خیر و عافیت ہی - یہ آپ بار بار خیریت کیون دریافت کرتے ہین - کیا بھیڑیا کھا جاتا یا سانپ کاٹتا -

ہمیشہ ہمیشہ رہا فضل مولی
مرتضی مولی از ہمہ اولی

آپ بات نہ ٹال جائیے -

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

آپ بھی قبلہ طرفہ معجون ہین واللہ -

م- وہان چار گھڑی دن رہے سے پھر کوئی شخص اپنے گھر مین نہین رہتا -

د- ہوا کھانے نکل جاتے ہین -

م- ہان بے دو تین کوس جائے وہان کھانا ہضم نہین ہو سکتا - مُنشّی پیہ ضرور ہی -

د- مُنشّی کیا شی ہی آپ تو لغت پر لغت لُڑھکانے لگے -

منشّی - منشّی کیا شی ہی یعنی نشہ بازی اور میخواری -

م- نہین بھائی پیدل چلنا -

الغرض منشی معراج علی صاحب نے نہا دھو کر کھانا کھایا مگر اُنکی بیوی مارے غصّے کے نہ اُٹھین اور نہ اُنسے بولین لڑکی اور داماد سے البتہ باتین ہوئین کھاپی کر دو تین دوست جو اُنکی ملاقات کے لیے آئے تھے اُنسے ملے اور تھوڑی دیر بعد بجرنگ علی بھی آئے -

م- خیر فضیحتا اُڑا یا اِس کدرانے جی -

ب- جی ہان بس کچھ نہ پوچھیے - کیسا کچھ فضیحتا - نواب صاحب کی تو بڑی بدنامی ہوئی - حکام تک بات پہونچی اور وہ فضیحتا ہوا کہ الامان -

م- بھلا یہ اصل مین لڑوا تا کون ہی -

ب- آپکو یہ نہین معلوم ہوا - وہ کدرا لونڈا نیچ ذات کیا کھاکے مقابلہ کریگا مگر اُسکے پشت و پناہ نواب بشیر الدولہ ہین -

م- واللہ! بشیر الدولہ! اور عسکری کا دشمن! ہوگیا

سخت تعجب ہوا بھائی صاحب -

ب - اجی قبلہ وہ ایک ہی کائیان ہی -

م - تو ایسا دشمن ہوگیا - معاذ اللہ ! -

ب - بڑے افسوس کا مقام ہی ہین نے تو جا کے رونق جنگ کو سب راہین بتادی تھین اور آپکو بھی لکھا تھا -

م - بس وہی ہوا -

ب - وہ تو مجھے سب معلوم ہی - کوتوال صاحب کہتے تھے کہ وہان بڑے بڑے قانون دان لوگ بیٹھے تھے اور پہلے ہی سے سٹکا دیا تھا - مین چپ چاپ سُنا کیا مگر آپ کی وجہ سے لوگ مجھ سے بھی کھٹکے ہوے ہین - ع -

	دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست	

ابتک نواب صاحب کو خدا نے بچایا ہی اور اب تو یہان آہی گئے ہین یہان دیکھا جائیگا اُدھر بھی بڑے بڑے شاہد جمع ہین -

م - ہان وہ کر کیا سکتے ہین -

ب - اب وہ بھی آگئی ہین یا نہین -

م - ابھی نہین - وہ الموڑے ہوتی ہوئی آئینگی -

ب - کوئی چوکس آدمی ساتھ ہی -

م - (مسکراکر) ایسا چوکس آدمی ساتھ ہی کہ اُسکا مقابلہ کرنا ذرا دل لگی نہین ہی -

ب - فوجداری کا قانون جانتا ہی ؟

م - واضع قوانین ہی - بیرسٹر ہی -

ب - بیرسٹر - جی نہین -

م - ہم جو کہتے ہین -

ب - بھلا بیرسٹر ایٹ لا کا ہیکو کسی کے بچتے ہین یا نون

ڈالنے لگا - اور پھر ایسے واہیات مقدمے مین -

م - تم دیکھتے تو جاؤ - مگر یہان وہ پوشیدہ طور پر رہینگی جب تک ٹل سکے - ع -

	دل یہ کہتا ہی کہ جبتک سے ٹل جانے دے	

ب - وہ اگر مقدمہ ہوا تو کیا ہوگا -

م - بھلا اگر گدڑا کو کچھ روپیہ ملجائے تو خاموش ہو رہے یا نہ خاموش ہو رہے -

ب - روپیہ وہ شی ہی جیسا کہ جو چاہے انسان کر گذرے اور پھر چوڑی والیکو روپیہ دیکے اپنی طرف کر لینا کونسی بڑی بات ہی -

م - تو تم اسکی فکر کرو -

ب - بہت اچھا -

م - اسکا جواب ہمکو کب ملیگا -

ب - کل شام تک - یہ فکر تو لگا ہوا ہے نہ بڑے مگر نصیر الدولہ کم بخت کے سامنے ذرا رنگ جمنا مشکل ہی - دیکھیے تو سہی مین اپنی طرف سے بڑی کوشش کرونگا - آیندہ خدا مالک ہی ابھی کسی سے ذکر نہ کیجیے گا -

م - بڑی خرابی یہ ہوئی کہ کپتان صاحب کو بھی معلوم ہوگیا - اور مسٹر فریزر صاحب کو بھی معلوم ہوگیا اور جب دو حکام کو معلوم ہوا تو ممکن ہی کہ اورون کو اطلاع ہوگئی ہو کیونکہ نواب محمد عسکری بڑے مشہور آدمی ہین اور اُنسے سب کُل حکام واقف ہین - اب افراسیاب نصیر الدولہ نا ہنجار کیسا ذلیل کیا مگر عسکری بے بدلا لیے تھوڑا ہی رہیگا -

ب - ابھی موقع نہین ہی - ابھی تو دبکے رہنا چاہیے کہ واللہ اعلم کیا اُفتاد پڑے - ابھی سے غرغشش کرنا پاگل پنا ہی

م - اب دیکھو تم سے اور اُن سب سے ملاقات ہوگی - دیکھو کیا صلاح ہوتی ہے -

ب - اور اُس کدرام دو دو کے ساتھ تبدیلی کا بھی لونڈا ہے وہ بڑا بدمعاش ہے - پہلے اُسی کو راہ پر لانا ہوگا - کدرا تو سیدھا سادہ آدمی ہے مگر وہ بڑے ذات شریف ہین -

م - بھلا اب تو نواب صاحب کے ہان پولیس کے لوگ نہ جائینگے کہ قمرن آپ کے ہان موجود ہے -

ب - اگر کوئی مخبر مخبری کرے اور پولیس کو شک ہو یا کدرا مدعی بنے تو پولیس کو اختیار ہے مگر اتنے بڑے رئیس کی نسبت کپتان صاحب یا صاحب سٹی مجسٹریٹ کے بغیر اطلاع کوئی کارروائی نہین کر سکتے -

م - تو یہان چنداں خوف نہین ہے -

ب - یہان پہونچتے ہی تو مین اطلاع دونگا - نواب صاحب سے پولیس والونکو کچھ دلوا دیجیے بس پھر دیکھیے کوئی کارروائی ایسی ہو ہی نہین سکتی جسکی اطلاع نواب صاحب کو نہو - اور کوئی بڑی رقم بالفعل نہ خرچ ہین - ایک پانچ سو کا بالفعل خرچ ہے - سب ہین کوڑی پھر جاے - بشیر الدولہ نے کوتوال کو گانٹھ لیا ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو ہی نہین تو کوتوال کیا کرے - گئے اپنا سا منھ لیکر چلے آئے - ادھر ڈھونڈھو - اُدھر ڈھونڈھو اِن سے پوچھو اُس سے پوچھو - سٹپٹا کے رہ گئے اور نواب صاحب نے اور آپ لوگون نے یہ بڑا غضب کیا کہ کچھ دیا لیا نہین ہے -

دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ	

کچھ دے نکلنا تھا -

م - ہم لوگون کی تو راے تھی مگر بیرسٹر صاحب نے منع کیا اور وہان کے پولیس انسپکٹر کی بھی راے نہ تھی -

ب - وہان کے انسپکٹر کے ہاتھ گرمائے تھے یا اُسکو بھی سوکھا ٹالا -

م - نہین اُسکو تو شاید پانچ اشرفیان دی تھین -

ب - چلیے وہ تو سو سوا سو لے مرا -

م - اُسنے کام بھی کیا -

ب - پولیس کو رشوت دینا ہمیشہ سوارت جاتا ہے کیونکہ پولیس رئیس کی عزت بچاتا ہے - اب کیا بشیر الدولہ نے دیا نہو گا - ضرور دیا ہوگا -

م - یہ اِس کم بخت کو کیا پاجی پن سوجھا ہے کہ اپنا روپیہ بھی صرف کرتا ہے اور بدنامی بھی لیتا ہے اور اپنے ایک عزیز کی آبرو ریزی کا خواہان ہے - کچھ نہین کھلتا کہ یہ کیا اسرار ہے - لاحول ولاقوۃ -

ب - سب کہتے ہین کہ بڑا پاجی نکلا -

منشی مہراج بلی صاحب نے بجرنگ بلی کو رخصت کیا اور کہا ہم اب سوئینگے مگر تم ذرا اپنی چچی کو جا کے سمجھا دو کہ چچا کا اِسمین کوئی قصور نہین ہے مجرم ہین تو نواب صاحب اور نہین ہین تو وہ - چچا کیا کرین اُسکو ذرا اچھی طرح سمجھا دینا -

بجرنگ بلی اِنسے رخصت ہو کر اپنی چچی صاحبہ کے پاس گئے اور اُنکو سمجھانا شروع کیا - پہلے تو اُنھون نے اور اِدھر اُدھر کی باتین چھیڑین اُسکے بعد اصل مطلب کی طرف رجوع لائے منشی مہراج بلی کی بیوی نے پہلے اِنکی ایک نہ سنی اور کہا تمکو اُنھون نے بہکا دیا ہوگا مگر جب بجرنگ بلی نے قائل کیا

تو ذرا ذرا دل کو ڈھارس ہوئی -
اب نواب چھٹن صاحب کا حال سُنیئے کہ یہ جو گھر پہنچ گ
تو وہان نینی تال کے معاملے کی کسی کو کانون کان خ
نہ تھی - سب انسے بکشادہ پیشانی پیش آئے اور
گھر مین خوشیان ہونے لگین - جیسے دیکھیے خو
کہ نواب صاحب آئے اور مع الخیر واپس آئے
آغا محمد اطہر صاحب اسبر کیہیج ندارد ہیچ
زمرے مین تھے - انکو کیسا خوف تھا - گھر
حمام کیا - چار بی اور احباب سے گفتگ
ساتھ کھانا کھایا اور آرام کیا - یہ سب

ذغم دزد زغم کا

اب نواب محمد عسکری صاحب کا حا
زیادہ خوف تھا اور سب سے زیادہ
اور بڑی سالی بھی گھر مین موجود یہ جو
تو فوراً گھر مین گئے - محل خانے مین
یہان تو لوگون نے بڑی بڑی افوا ہو رکر دین حالانکہ
سب لغو ہین تم لوگ ہرگز ہرگز نہ گھبراؤ - سب معاملہ رو برا
ہوگا - جو خوف تھا وہ جاتا رہا - مین تو اسقدر نادم ہون
کہ گھر مین صورت نہ دکھاتا مگر سوچا کہ شاید اور زیادہ تشویش
ہو - اب ایک ہفتے بلکہ کوئی چار ہی روز کے بعد انشاء اللہ
سب صاف ہو جائیگا - مفت کی بدنامی ہوئی - لیکن
تم گھبراؤ نہین - اور جو کوئی کچھ کہے اُسکو نہ مانو - نواب
رونق جنگ بہادر سے سب باتین پوچھو وہ صحیح صحیح
بتا دینگے -
نواب نادر جہان بیگم ایک فہمیدہ خاتون عالی خاندان تھین

یحبت تھی انھون نے
سالی عفت آرا بیگم نے کہا
دیہی کیا کم خوشی ہے کہ تم صحیح و
ہا تھا مگر یہ ہفتے اور دو ہفتے کی
نے کہا اچھا چار دن کی مہلت تو
جائے اور ندامت تو کم ہو جائے
لہی صاحب تو سمجھے تھے کہ گھر مین جوتیان
صاحب منہ چڑھا کے بیٹھینگی بات نہ کرینگی -
ت آرا بیگم الگ طعنے دینگی - گھر کی عورتین بھی ملین
لی گھر آئے تو دیکھا کہ وہ اور الٹا دلاسا دیتی ہین -
صاحب جان بوجھکر مسکرانے لگین تاکہ نواب خفیف
ہون - سالی نے بھی کوئی بات ایسی نہین کہی جو ناگوار
طبع ہو - نواب صاحب بخوبی سمجھ گئے کہ ان دونون نے
باہم مشورہ کر لیا ہے کہ نواب کو زیادہ خفیف نکرنا - وہ خود
نادم ہوگا - ایسا نہو اسکے دل کو ٹھیس لگ جائے - لہذا
بیگم صاحب نے عمداً مسکرایا حالانکہ مسکرانے کا کوئی موقع
نہ تھا اور عفت آرا بیگم نے بھی سکوت اختیار کیا اور کہا اچھا
اگر تمکو ندامت ہے اور اُسکا افسوس بھی ہے تو خوشی کی بات ہے
نواب صاحب نے جھُک کر سلام کیا اور شکریہ ادا کیا مگر نواب
عفت آرا بیگم نے اصرار کیا کہ آج کھانا گھر ہی مین کھانا - ایمین
نواب صاحب کو کوئی عذر نہ تھا بخوشی منظور کر لیا - اور
پہاڑ دن کا حال بیان کرنا شروع کیا -
نادر جہان بیگم کو بڑا افسوس تھا کہ پہاڑ نہ دیکھ سکین
مگر یہ خوشی اور تسلی کیا کم تھی کہ نواب صاحب ہنسی خوشی
واپس آئے -

شب کو نواب محمد عسکری نے بیوی سے کہا کہ اگر کوئی بات ہمارے ناگوار طبع کہو تو ہمارا ہی خون ہو۔

ب۔ (بیگم) مجھے تم نے کوئی گنوارن مقرر کیا ہے۔ کہنا ہوتا تو اب تک نہ کہتی۔

ع۔ مین خود منفعل ہون۔

ب۔ ہان سوچو تو نادم ہونے کی بات ہی ہے اور نہ سوچو تو کچھ نہین۔

ع۔ کچھ اور بھی سُنا۔ یہ سب کانٹے بوئے ہوئے نواب بشیر الدولہ کم بخت کے ہین۔

راوی۔ بشیر الدولہ کا نام سُنکے بیگم صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

ب۔ یہ اُس موذی کاٹے کو ہم سے کیا عداوت ہے۔

ع۔ واللہ اعلم! پوچھیے مین نے کسکا باپ مارا ہے۔ مین نے کیا گناہ کیا تھا۔ نواب رونق جنگ بہادر نے جب مجھ سے ذکر کیا تو خون آنکھون مین اُتر آیا کہ یہ مجھ سے زیادہ اس سے بڑھکر دشمنی میرے ساتھ کون کر سکتا ہے۔ مگر مین بھی اندھیرے اُجالے سمجھ لونگا۔ جاتا کہان ہے۔ ابھی کچھ دن خاموش ہون مگر ایسا بدلا لونگا کہ عمر بھر یاد ہی تو کریگا۔

شب کو بیگم صاحب اور نواب صاحب مین کچھ دیر یہ گفتگو ہوئی اور اسکے بعد آرام کیا۔

صبح کو خانہ باغ مین ٹہل رہے تھے کہ ممن نے آکے سلام کیا

نعمت غیر مترقبہ

نواب صاحب باغ مین ٹہل رہے تھے کہ ایک جوان سی آیا آئی اور دربان سے کہا کہ ہمکو نواب صاحب سے کچھ عرض کرنا ہے۔ اُنھون نے اپنے آقا کو اطلاع دی اور حکم ہوا کہ آنے دو۔

آیا۔ (جھک کر سلام کرکے) سرکار کان مین کچھ عرض کرنا ہے بہت پوشیدہ ہے۔

نواب۔ بہت پوشیدہ ہے؟ اچھا کس نے بھیجا ہے؟

آیا۔ حضور یہ تو کان ہی مین بتاؤنگی۔

نواب۔ اچھا تو پھر اُس برآمدے مین چلکے ٹھہرو وہان کوئی نہین ہے۔

آیا۔ بہت خوب مگر جلدی آیئے گا۔

نواب۔ (ممن سے) کون ہے کُٹنی ہے۔

ممن۔ حضور کسے باشد۔ جوان اور نمکین ہے اور کسی کا پیغام لائی ہے۔ یہ بات نہو تو ہاتھ کٹا ڈالین۔

نواب۔ معقول! یہ بھی کوئی بڑی مشکل بات آپ نے بتائی ہے۔

یہ کہکر نواب صاحب کوٹھی کے برآمدے مین جاکے کرسی پر بیٹھے تو آیا نے کہا سرکار ہمکو ایک مس بابا نے بھیجا ہے اور آپ کو یاد کیا ہے۔ اُنھون نے جب سے آپ کو دیکھا ہے کلیجے پر سانپ لوٹ رہے ہین مین بتا پوچھتے پوچھتے یہان تک آئی اور ڈرتی ڈرتی حضور کے آدمی سے کہا۔

نواب۔ جب تم اُنکی آیا ایسی جوان اور نمکین ہو تو وہ خود کیسی ہونگی۔ رہتی کہان ہین نام کیا ہے۔ لڑکی کیسی ہین کچھ حال تو بتاؤ۔

آیا۔ حضور چہ میگوئیان نہ کیجیے۔ جی خوش ہو جائیگا۔

نواب۔ اچھا کچھ تو بتاؤ۔ عمر کیا ہے۔

آیا۔ اے یہی کوئی سولہ برس کی۔

نواب۔ ہان! تو بہت کم سن ہین اور خوبصورت۔

آیا۔ سرکار اسٹیشن مین تو اسوقت دوسری نہین ہو۔
نواب۔ دُبلی پتلی ہو یا گول بدن کی۔
آیا۔ بہت نازک بدن ہین۔ پتلی کمر بل کھائے ری ہندیا
نزاکت کا خاتمہ ہو اور نزاکت ایسی کہ سُبری نہ معلوم ہو۔
نواب۔ اچھا تو اُنکے گھر مین کون کون ہو۔
آیا۔ مرد کوئی نہین ہو۔ ایک وہ ہین اور ایک اُنکی چچی بس
اللہ اللہ خیر صلاح۔
نواب۔ چچی بوڑھی ہو۔
آیا۔ جی نہین۔ ادھیڑ۔ کوئی تیس برس کی۔
نواب۔ چھوٹے آدمیون کی آمد و رفت تو نہین ہو
وہان۔
آیا۔ حضور کیا کوئی بازاری عورت سمجھے ہوے ہین
مجال کیا کہ پرندہ تو پر مار سکے۔ ہان انکا دادا کبھی کبھی
آجاتا ہو مگر اُنکو اچھی طرح سوجھتا نہین۔
نواب۔ تو اِسی وقت چلین۔
آیا۔ جی نہین شام کو۔
نواب۔ بہتر۔ مگر وہان کوئی اور ہوگا تو ہم واپس
چلے آئینگے۔
آیا۔ حضور کوئی نہوگا۔
نواب۔ اچھا تو ہمکو کوئی عذر نہین ہو۔
آیا۔ تو بندی اب رخصت۔ شام کو حاضر ہونگی۔ ذری
آدمیون سے کہہ دیجیے گا۔

دوپہر کو جب سب حوالی موالی جمع ہوے تو نواب
محمد عسکری بہادر نے منشی مہراج بلی سے کہا کہ آج تو سویرے
سویرے ہمنے ایک اچھی بہنی کی۔ مین باغ مین ٹہل رہا تھا
کہ خبر ہوئی کوئی آیا آئی ہو۔ حکم دیا کہ بلاؤ۔ آئی تو دیکھا ابھی
اُٹھتی جوانی ہو اور خوبصورت اور نمکین بھی ہو بہت جھک
کے سلام کیا اور کہا حضور ایک مس بابا نے جہان مین
نوکر ہون آپ کو بلایا ہو۔ ہم نے اُنکے حالات پوچھے
معلوم ہوا کہ مس کا سن کوئی سولہ برس کا ہو اور بڑی
خوبصورت ہین اور اُسی کے گھر مین اُسکی چچی رہتی ہو
کوئی تیس برس کی عمر ہو۔ اور گھر مین کوئی مرد نہین۔ ہمنے
آج شام کو جانے کا وعدہ کیا ہو۔

منشی مہراج بلی خفا ہوکر بولے۔ خدا ہی خیر کرے۔ آپکی
حرکتین بھی کچھ عجیب حرکتین ہین۔ ابھی ایک مقدمے سے
نجات پائی ہی نہین ہو اُسی مخمصے مین پڑے ہین کہ انھون نے
ایک اور مقدمہ دائر کرنے کی فکر کی۔

مین نے کہا حضور مگر اُسکی بات چیت سے یہ نہین پایا
جاتا تھا کہ چھل یا فریب کرتی ہو اور یون کوئی کسی کے پیٹ
مین تو گھسا نہین ہو۔

منشی مہراج بلی نے پھر نواب صاحب کی شکایت شروع
کردی کہ اِس جھنجھٹ اور بدنامی کے وقت مین آپ سے
بڑھکر بیفکر این شاید ہی کسی کے فراج مین ہو۔ اور یہ بڑے
افسوس کی بات ہو۔ مین نے آپ کو ریل پر بھی ٹوکنا چاہا
تھا۔ کبھی مس کو گھورنے چلے اور کبھی میم سے آنکھین سینکنے
اور کبھی بہارن کو چھیڑنے۔ بھلا یہ کون شرافت کی بات ہو
آغا محمد اطہر صاحب نے اُنکی رائے سے اتفاق کیا کہ دیکھی اسروز
ہم لوگ اپنے آپے مین نہ تھے اِس مصیبت مین تو وہان سے
چلے اور یہ بیفکر این۔

چھٹن صاحب نے اِسکی تردید کی۔ کہا بھائی صاحب اپنا تو

قول ہی کہ

زندگی زندہ دلی کا ہی نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہین

زندہ دلی نہین تو زندگی بھی بیکار ہی - افسردہ دل اور مردہ دل جیسے بھی تو نکما جیسے بُرے احوال - ہنس لو - بس اسی کا نام زندگی ہی -

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی

زندگی کا کون اعتبار ہی - اگر دو گھڑی ریل سے اُتر کر کسی سے ہنسے بولے تو کیا ہرج ہی باقی تسبیح و نماز اور قال قال "فلا وذیون (قل اعوذ یون)" ہی کو مبارک رہے ہم اس قال قال کے پھیر مین نہ آنے کے اور یہ آپ کہان کے بُرے دہ بنے ہین - آپ بڑی پارسائی کی لیتے ہین -

مھراج - خیر صاحب - جو چاہے کیجیے -

نواب - کسی طرح دل تو بہلائین - اب راستے مین اگر ذرا دلبستگی کی صورت ہو تو چین کیونکر آئے -

مھراج - لعنت ہی ایسے چین پر - ہمارا تو واللہ کسی سے بولنے کا بھی جی نہین چاہتا تھا کہ گئے کس جھمیلے اور ٹھاٹھ سے تھے اور آئے کس بدنامی اور رسوائی کے ساتھ کہ خدا دشمن کو بھی اس سے بچائے - اور اِن لوگون کی یہ کیفیت کہ ریل ذرا ٹھہری اور یہ کلبلا کے اُتر پڑے - اسٹیشن آیا اور کمٹ سے پلیٹ فارم پر - معقول! اور مجھے ناگوار گذرتے -

نواب - اچھا پھر کیا کرتے -

آغا - کسی طرح غم تو غلط کرتے -

چھٹن - اچھا اِسے پوچھیے پلائی کسنے تھی -

آغا - ہم لوگون نے تو ٹھان لی تھی کہ ہرگز ہرگز تمام شب ایک بوند بھی نہ چھوئینگے مگر انہون نے جو للچایا تو بس پھر تاب کہان - چلنے لگا دور -

ممن - حضور کوئی ایک بوتل بھر رکھی تھی اُڑی ہوگی - اور یہ ملی کہان -

چھٹن - بریلی کے اسٹیشن پر مول لی اور پھر شاہجہان پور مین - دو بوتلین بریلی سے ہردوئی تک پی گئے - مگر ہم کو ذرا سرور تیز ہو گیا تھا - کچھ یون ہی سا - سوڈا پیا تو ذرا ذرا تسلی ہوئی -

ممن - تو راستے مین اُتر اُتر کے اِدھر اُدھر ٹہلتے تھے -

مھراج - بڑی بڑی بے ضابطگیان ہین اِن لوگون سے چھٹنے بچے صاحب -

منشی مھراج بلی مُسن آدمی تھے - اُنکو نازو کی مفارقت اور مقدمہ دائر ہونے کا بڑا صدمہ تھا - اول نواب نازو سے اُنکا دل ملگیا تھا گو نازو تو اُنکو بھلا کیا پسند کرتی - یہ بوڑھے پیر فرتوت وہ جوان - نوخیز - اُنکا اُنکا میل کہان - مگر کچھ روپیے کے سبب سے اور کچھ نواب صاحب وغیرہ کی صحبت اور کچھ قِرن کی یکجائی کے خیال سے یہ غنیمت سمجھتی تھین اور اِدھر مھراج بلی بھی ہزار غنیمت سمجھتے تھے کہ ایسی جوان حسینہ نازک بدن خوش قسمتی سے ملی ہی - غرضکہ دونون جانب سے خود غرضی تھی -

آغا - اب آپ یہ فرمائیے کہ اِس مِس سے ہان کون کون چلیگا - اکیلے تو جائیے گا نہین -

مھراج - سو دوست سو دشمن ہین اور خصوصاً آجکل تو اور بھی پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے کہ مبادا کوئی

اور گل کھلے - لیکن آپ لوگوں کے تو دیدے کا پانی مرگیا ہی - کچھ دنیا و مافیہا سے خبر ہی نہیں کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہی -

آغا - بھائی صاحب نواب اس مس کے ہان تو ضرور ہی جائینگے - ہمین چاہیے جو ہو - کل سے مذہب بچا لینگے مگر آج تو اور ذرا ذرا آنکھین سینکنے دو -

دو گھڑی دن رہے سے نواب صاحب کا شوق بڑھنے لگا کہ کسی طرح اُن بتان طناز کی دید سے روح کو سرور حاصل ہو سچ ہی ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

منشی مہراج بلی یہان سے جھلا کے چلے گئے اور شام کو غروب آفتاب کے وقت وہی آیا پھر آن موجود ہوئی - منشی منگا نے آکے عرض کیا کہ خداوند آیا جی حاضر ہین - حکم دیا بلا لاؤ - آغا صاحب کہ رنگیلے جوان تھے آیا کو باغ کی ایک روش مین دور لے گئے اور یون باتین کرنے لگے -

آغا - آیا جی آپ کی اُن مس بابا کا کیا نام ہی -

آیا - ای حضور اُنکا نام تو ایلس ہی مگر ہم نوکر چاکر سب مس بابا مس بابا کہتے ہین -

آغا - اسوقت جو ہم لوگ وہان چلینگے تو کوئی غیر تو نہ ہوگا

آیا - ای نہین سرکار - غیر لوگ کا وہان کیا کام - اور خصوصاً جب حضور جائینگے تو وہان پرندہ تو پر نہین مار سکتا آدمی کی کون کہے -

آغا - تمھارا نکاح ہو گیا ہی آیا جی -

آیا - (جھینپتی ہوئی جی - حضور سے - ای سرکار ہم

آغا - شرماتی کاہے کو ہو - یہان ہی کون ؟

آیا - اوہ واہ - نہونا کیا معنی -

آغا - یہان بجز ہمارے تمھارے اور کون ہی - کوئی نہین صاف صاف بیان کرو - ہم تمکو خوش کر دینگے مگر مس بابا سے یہ ذکر نہ کرنا -

آیا - ای حضور کا ہیکا ذکر - لونڈی تو کچھ سمجھتی ہی نہین ہی -

آغا - ایک تو مس - وہ نواب صاحب کی خاطر کریگی یا ہماری - دونون کی خاطر محال ہی -

آیا - حضور تیسرے دونہ کرین دو ہین -

آغا - ایک تو اور تیسری تم باقی ہو -

آیا - کوئی اٹھائیس انتیس برس کی عمر ہی مگر ان انگریزون کا رنگ روپ اور - ابھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ انیس بیس برس سے زیادہ کی نہین ہی -

آغا - اچھا تو اب ہم تو تین آدمی ٹھہرے - تو نواب صاحب سب سے امیر ہین انکی خاطر وہ مس کریگی اور اُنسے اُتر کر جنٹلمین صاحب ہین انکی خاطر مس کی بچی کریگی جسکی ستائیس اٹھائیس برس کی عمر باقی ہو - اب رہگئے ہم - تو تم ہمارے حصے مین آوگی -

آیا - (ہنسکر) تیرے گرما گرم آدمی ہین حضور -

آغا - ہم تو معاملے کی بات جانتے ہین -

آیا - جی تیرے معاملے کی بات جاننے والے -

آغا - تم کب سے اُنکے ہان نوکر ہو -

آیا - بچپنے سے حضور -

آغا - تمھاری عمر کوئی اٹھارہ برس کی ہوگی -

آیا - ای سرکار وہ اٹھارہ نہین اُنیس ہوگی -

آغا - اِس عمر پر تو ہماری جان جاتی ہو آپا جی خدا کی قسم میری آپا جان -

آپا - زور سے قہقہہ لگا کر اوئی - آپا سے آپا جی ہوئی اور آپا جی سے آپا جان -

آغا - اب آپا جانی کہا کرینگے اور پھر رفتہ رفتہ آپا جنیان -

آپا - حضور اب دیر ہوتی ہو - نواب صاحب سے کہیے کہ تشریف لے چلیں -

نواب صاحب نے پالکی گاڑی تیار کرائی - صدر میں نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب بیٹھے اور سامنے آغا محمد اطہر صاحب اور آپا سے اصرار کیا کہ تم بھی اندر ہی آکے بیٹھو - آپا نے کہا حضور یہ مجھسے نہو نیکا - نامحرم مردون کے ساتھ ران سے ران بھڑا کر بیٹھنا ہم جو بیٹیونکا کام نہین ہو -

آغا صاحب نے کہا آپا جی اگر کوچ بکس پر بیٹھو گی تو لوگ بھانپ لینگے .. پیچھے بیٹھو گی تو بھی سب سمجھ جائینگے یہان آکے بیٹھو کوئی دیکھ بھی نہ سکیگا اور باتین بھی ہوتی چلینگی - (آپا نے کہا آپ راستے مین چھیڑیے گا تو نہین) انھون نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً گاڑی سے اُتر کر آپا کو گود مین اُٹھا لیا اور گاڑی پر لے آئے -

آپا - بڑے بُرے آدمی ہو جی تم -

نواب - بڑے بدمعاش - تم ہماری طرف آکے بیٹھو -

آپا - واہ - آپ سب ذات شریف ہین -

آغا - ران سے ران بھڑا کر بیٹھنے کی شکایت اور خوف تھا نہ - اچھا لو ہم ران سے ران نہین بھڑاتے - بس چھٹی ہوئی -

آپا - اب تو تمھارے بس مین ہون -

چھٹن - اجی تم یہان آکے ہماری بغل مین بیٹھو یہ دونون پاجی ہین -

آپا - جوان عورت کے حق مین سب مرد وے پاجی بنے پر آمادہ ہو جاتے ہین - ایک انپر یا آپ پر کیا فرض ہو -

گاڑی کوئی پچاس قدم چلی ہوگی کہ نواب صاحب نے کوچبین کو حکم دیا کہ گاڑی روک لو اور گھر چلو - پھیر دو - اُسنے حسب الحکم گاڑی پھیر دی - اور گھر کی طرف چلے -

آغا - یہ خبط سوجھا ہو میان - آخر اسکے معنی کیا - مجنون سا ہو -

نواب - چلو تو سہی - دیکھتے ہی جاؤ کہ ہم دیوانے ہین یا تم ہو -

چھٹن - آخر گھر پر چلکے کیا ہوگا - کہان اُنکے ساتھ چلنے سے کہان اب پلٹے جاتے ہو - اِسکے کیا معنی -

آپا - اے تو سرکار پھر اگر نہ چلنا ہو تو ہمکو رخصت کر دیجیے -

نواب - ایسی بات ہو بھلا - چلین اور بیچ کھیت چلین - اور ڈنکے کی چوٹ چلین - ایک بات یاد آئی -

آپا - تو ایک عرض اور ہو - لونڈی ذمہ دار نہین ہو اگر دیر ہو گئی اور وہ سو رہین -

آغا - کبھی یہ پلٹے کہان چلتے ہو -

چھٹن - پاگل ہو گیا ہو -

آغا - پاگل اور کیسے ہوتے ہین -

اتنے مین گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی چلی - اور نواب صاحب کے مکان پر داخل ہوئی کوٹھی کے اندر پہونچتے ہی گاڑی کوائی اور خدمتگار کو آہستہ سے حکم دیا کہ جا کے دو بوتل

سوڈا اور ہوسکی اور دو گلاس جلد لاؤ۔ خدمتگار حسبِ حکم
پاتے ہی کوٹھی کے اندر گیا اور سامان لیکر حاضر ہوا۔
آغا۔ ہاں یہ ایک بات اچھی سوجھی۔
چھٹن۔ جی خوش ہو گیا یار۔
ع۔ (عسکری) خیر تم لوگ تو پاگل ہی بنا کے دیتے تھے
آغا۔ اِسوقت اِسکی ضرورت بھی تھی۔
آپا۔ خوب اچھی طرح پیجیے۔
آغا۔ تمھاری مِس بابا تو بُرا نہ مانینگی۔
آپا۔ اب حضور مطلب یہ ہے کہ آپ لوگ رئیس ہیں کوئی آپ
دیسے تو ہیں نہیں کہ دھوبیوں یا کہاروں کی طرح سے آپ
غُل مچاتے پھریں اور گو ہماری شرع کی رو سے یہ چیز حرام
ہے مگر اِن لوگوں میں تو سب پیتے ہیں۔
آغا۔ اگر تم پیتی ہو تو پیو۔
ع۔ ہاں ہاں آپا جی ایک چسکی۔
آغا۔ تو ہماری جان کی قسم۔
آپا۔ جی نہیں کہیں نشہ نہ کرے۔
آغا۔ نشہ ایسا کیا کریگی۔
آپا۔ اچھا تو ذرا سی دیدیجیے۔
آغا۔ ہمارے ہاتھ سے پیو۔
آپا۔ زہے نصیب لائیے۔
ع۔ یہ تو پھر چھیڑ ہے۔
آپا۔ (پی کر) جی نہیں خیر نہیں۔ یہ تو کوئی بری ہے کہ آپ کی
خاطر تواضع تو سب یا ایک [illegible] اِنکی چھٹن صاحب کی
تواضع کرنی کیونکہ ابھی وہ کبھی اٹھائیس انتیس ہی برس
کی ہیں اور [illegible] باقی [illegible] دو جھٹکے۔ [illegible] اور آغا صاحب

ہم اِنکے حصے میں آجائینگے۔
ع۔ چلو تقسیم تو اچھی ہوئی۔ بس فیصلہ ہے۔
آپا۔ اور کچھ بیٹے میں یہ سلائے جائینگے۔
آغا۔ اجی اِس سے کیا خوف ہے۔
تین تین چار چار پیگ پی کے یہ سب مسرور ہو گئے اور
آپا کو بھی ایک پیگ پلایا اور حکم دیا کہ چلو۔ گھوڑیاں ہوا
ہو گئیں۔ تھوڑی دیر میں ایک بہتر مقام پہ پہونچے
چو طرفہ سنّاٹا۔
ع۔ یہ کہاں آئے بھئی۔
کوچبین۔ حضور یہیں کا پتا آپا جی نے دیا تھا۔
آغا۔ ارے میاں کیا مرگھٹ ہے۔
چھٹن۔ معلوم تو قبرستان ہوتا ہے۔
ع۔ اپنی بستی میں یہ سناٹا۔
آغا۔ بستی اب کہاں ہے۔
اتنے میں کوچبین نے گاڑی روک لی اور کہا آپا جی
ذرا اُتر پڑیے۔
آپا۔ ابھی اور آگاڑی چلو۔
آغا۔ کیا کچھ منصوبہ کیا ہے کیا۔
آپا۔ جی ہاں کپڑے اور گھڑیاں اُتروا لونگی۔
آغا۔ جان حاضر ہے۔
آپا۔ بس روک لو۔ [illegible] آپ چلیے۔ پہلے میں ذری اطلاع
کر دوں پھر آپ [illegible] آئیے۔
جب آپا اطلاع کرنے گئی تو چھٹن صاحب نے کہا یار ہمیں تو
کچھ قصور معلوم ہوتا ہے۔ ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ
یہاں کون آسکے بہتر بیابان میں رہیگا۔ غور کرکے

دیکھا تو بستی سے کچھ دور پہ بنگلہ سا کچھ نظر آیا اور ویسے ہی آیا بھی آئی کہ حضور تشریف لے چلیں بڑے اشتیاق کے ساتھ یہ سب خوش خوش اُترے اور آیا نے انکو گول کمرے مین لیجا کے بٹھایا جو اشیاے بیش بہا سے خوب آراستہ تھا۔ مگر روشنی بہت کم صرف ایک لیمپ وہ بھی جھلملاتا ہوا۔ اور دور رکھا ہوا۔ اتنے بڑے کمرے مین ایک لیمپ کی روشنی بھلا کیا معلوم ہوتی دومنٹ کے بعد انگریزی عطر بیش قیمت کی خوشبو آئی اور تمام کمرہ طبلۂ عطار بنگیا اور ایک زیبا اندام مست خرام مِس نے بصد ناز برنائی اُس کمرے کو رشک پرستان بنایا یہ سب اُسکے آتے ہی استادہ ہوگئے مگر وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے اندر چلی گئی اور آیا نے آکے نواب محمد عسکری صاحب سے کہا کہ حضور کو بلاتی ہین۔

آغا۔ بڑے خوش نصیب ہو یار۔

چھٹن۔ بھئی تو اندھیرے کے سبب سے صورت ہی نہ دیکھی۔

آیا۔ حضور کو دوسری میم صاحب بلاتی ہین۔

آغا۔ آلو ہمین بھی۔ تم تو ہمارے حصے مین ہو۔

جب ایک کمرے مین محمد عسکری دوسرے مین نواب چھٹن صاحب چلے گئے تو آیا نے آغا محمد اطہر صاحب کا ہاتھ پکڑا اور تیسرے کمرے مین لیگئی۔

اب ان تینون کا حال سُنیے کہ اِنکی کیا کیفیت ہوئی۔

نواب محمد عسکری نے جیسے ہی اُس چھوٹے سے کمرے مین قدم رکھا ویسے ہی وہ مِس انکو لپٹ گئی اور لپٹ کر خوب بوسے لیے ۔ دیکھتے ہین تو قمرن جان میمون کی پوشاک پہنے ہوے اِنکی بغل مین کھڑی ہین

ایں! قمرن جان! یا الٰہی مین خواب دیکھتا ہون یا اصل مین قمرن ہین۔

نواب چھٹن صاحب جو دوسرے کمرے مین گئے تو دیکھا ایک نوجوان میم پشت کیے ہوے کھڑی آئینہ دیکھ رہی ہی آئینے مین جو اُسکی صورت کا عکس دیکھا تو نازوجان ہین! نازوجان۔ نازو نے پھر کے سلام کیا تو یہ دنگ ہوگئے ارے! سچ مچ نازو ہی ہین جی۔ کیا حیرت ہی واللہ اِسوقت۔

آغا محمد اطہر صاحب کو جو آیا ایک کمرے مین لیگئی تو وہان فوراً کسی مرد نے اِنکے ہاتھ پیچھے سے پکڑ لیے۔ اِنھون نے ہاتھ چھوڑا کر زور سے آواز دی (ایسین کچھ منصوبہ ہی) اور پھر کے دیکھا تو بیرسٹر صاحب۔

آغا۔ (گلے لگا کر) ارے یار یہ ماجرا کیا ہی بتاؤ تو سہی۔ اوہو کیا گھر اچھا دیا ہی واللہ۔

گول کمرے مین سب جمع ہوے تو ایک دوسرے کی بپتی سُنکر بہت قہقہے پڑے سب قمرن اور نازو اور بیرسٹر کی ملاقات سے اسقدر محظوظ ہوے کہ گویا کروڑون روپیے ملگئے اور نعمت غیر مترقبہ تو تھی ہی۔

چھٹن۔ آئینے کے عکس مین دیکھتا ہون تو نازوجان۔

نواب۔ سمجھے تو قمرن جاتے ہی لپٹ گئین اور بلکین چومنے دیکھتا ہون تو دنگ ہوگیا۔

آغا۔ اور میرے ہنستے کا نٹھے اِنھون نے۔

قمرن۔ نواب اِسوقت جان مین جان آئی۔

آغا۔ کروڑون اشرفیان ہم لوگون کو مل گئین۔

چھٹن۔ اِسمین کیا شک ہی۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہی
بیشک کروڑوں اشرفیاں پا گئے اور دیا سا گان ہم نے خرچ کیا۔
آغا۔ اِسوقت اِس ملاقات سے جسکی امید نہ تھی اور کبھی
سر در گفتہ گیا۔

پلا ساقی شراب نکتہ دانی
بنا دون مجلۂ شادی زبان کو
بہار وصل ہو پیدا رقم سے
رہا ہون دام سے مانند بلبل

کہ جس سے چہکے رنگ خوش بیانی
سنوارون میں عروس داستان کو
گل شادی کھلیں شاخ قلم سے
پھرون ہم قید سے شل نکہت گل

زبان دان عالم رہبر سخن کا
ادب آموز ہون ہر اہل فن کا

آیا۔ حضور انعام کا کام کیا ہی۔
نواب۔ بیشک۔ بھرپور انعام۔
آغا۔ بھئی کیا ہنسی آتی ہی واللہ۔
نواب۔ کچھ پوچھو نہ بھئی۔
بیرسٹر۔ مگر آپ نے تو آیا ہی پر قناعت کر لی تھی۔
آغا۔ ہم سوچے کہ بھئی ہمارا منھ ابھی قابل سمجھا ہی۔ اور
پھر نشہ الگ اور نیا نیا مقام۔
بیرسٹر۔ کیا مجھے ہنسی آتی ہی کہ آیا کا ہاتھ پکڑکر آپ مزے مزے سے
چلے آتے ہیں۔ منچلے بالطبع کوئی تکلف ہی نہیں۔ آشنا ہی بکرا
اور آپ چپکے سے ساتھ جیسے بلی چوہے سے کان کترا تی ہی
چپ چاپ چلے آ رہے ہیں۔
آیا۔ اِسنے تو مین دونا انعام لونگی جسطرح صاحب لوگ
اپنی میموں کو لیکے ہوا کھانے نکلتے ہیں اسیطرح آغا صاحب
مجھے لیے جاتے تھے۔
آغا۔ آغا صاحب تم کو لیے جاتے تھے۔ یا ہم آغا صاحب کو

گھیٹے لیے جاتی تھین۔
آیا۔ حضور ہمارا انعام بھرپور ملے۔
نواب۔ بیرسٹر صاحب اِس آیا کو پچاس روپیہ دیدیجیے
ہم کل صبح کو بھجوا دینگے۔
بیرسٹر۔ بل گئے اسکو۔
آیا۔ (بہت جھک کر سلام کرکے) حضور کی پرورش۔ اللہ
اور اس سے زیادہ مراتبے کرے کہ غریبون کے حال پر
اسقدر کا رحم ہی۔
آغا۔ ایسے رئیس پیدا نہیں ہوے
آیا۔ اللہ مراتبے زیادہ کرے۔
نواب۔ اب مارے خوشی کے یہ کوئی نہین پوچھتا کہ
یہ لوگ کدھر سے آ گئے اور کیونکر آ گئے اور ہماری سمجھ مین
نہین آتا کہ یہ کیا جادو کیا۔
چھٹن۔ الموڑے سے تو یہ لوگ گئے نہین۔
قمرن۔ ابھی نہ بتانا بیرسٹر صاحب۔
نازو۔ ہمارا ہی مردہ دیکھے جو بتائے۔
بیرسٹر۔ ہرگز نہین۔
قمرن۔ مگر کیون جی ایسے ہر دلگی چھچے اور بے مروت ہو
کہ اس کا نام سنتے ہی بھسل پڑے۔
نازو۔ تم کبھی خیال نہوا کہ جس عورت نے اپنے میان کو
ہماری بدولت چھوڑا اگر یار چھوڑا اسکو جنگل میدان مین چھوڑ کے
ہم یہان آ کے جشن کیا کرین۔ مرنے جینے کی خبر تو جانے
اسی منھ سے کہتے ہو کہ قمرن پر جان جاتی ہی۔
قمرن۔ جیتے تو نہوگے صاحب۔ ای لعنت خدا اور کے ظلم
مردوے تیرے بے مروت ہو۔

۹۱۶

نازو - کیا مزے سے مس کا نام سُنکے چپکے سے چلے آئے -

قمرن - بس اب زیادہ نہ چھپاؤ -

نواب - خدا کی قسم ریل پر تمام رات تڑپتے گذری -

آغا - کسی پہلو چین انکو نہین آتا تھا -

نواب - جیسے کوئی چونک چونک اُٹھتا ہی یہ کیفیت میری تھی -

آغا - راستے بھر رویا کیے -

نازو - جی ہان رویا کیے -

نواب - نازو جان کے سر کی قسم -

نازو - ای چُپ جھوٹے راستے بھر تو ہم دونون بہنون کو گھورتا آیا رونے کا وقت کب ملا -

آغا - (متحیر ہوکر) کیا!

نواب - گھورتے آئے - کسکو گھورتے آئے -

نازو - بتادون - اچھا لو دیکھو (نوٹ بک پیش کرکے) یہ کس شیطان کا لکھا ہوا ہی -

نواب صاحب نے جو نوٹ بک پر اپنا اور آغا محمد اطہر صاحب اور چھٹن صاحب کا نام لکھا ہوا دیکھا تو دنگ ہو گئے -

آغا - ارے یار کہین یہی دونون تو مسین نہین بنی ہوئی تھین -

بیرسٹر - (مسکرا کر گردن پھیر لی)

نواب - اُف! مار ڈالا - بھئی خوب سمجھے واللہ بڑا چکما ہوگیا - اُف!!! اُف!!! -

نازو - مسون کے گھورنے کے لیے خانساماں کے ہاتھ بیر شراب لائے اور اُٹھتی بھی مارے خوشامد کے اپنے پاس سے دیدی -

اس فقرے پر نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب اُچھل پڑے اور آغا صاحب فوراً بیرسٹر کو لپٹ گئے -

آغا - یہ حضور ہی نے بیر کی فرمائش کی تھی مانتا ہون اُستاد واللہ مان گئے -

چھٹن - ہم تو آج سے چیلے ہو گئے -

آغا - واللہ چیلے ہو گئے -

نواب - اور آواز کیا بدل لی تھی -

نازو - اور ہمارا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

قمرن - مین جو ایک دفعہ کھڑی ہو گئی تو یہ تینون کے تینون خدا کی خوار تاک جھانک کرنے لگے -

نواب - لاحول ولا قوۃ -

آغا - دھر لیے گئے -

قمرن - اور ایک دفعہ ہنسنے کھڑکیان بھی بند کر لی تھین -

آغا - خوب یاد ہی -

بیرسٹر - آخر تم لوگ آواز بھی نہ پہچان سکے -

آغا - کہہ یا نا کہ بڑا گھرا چکما ہو گیا جناب -

بیرسٹر - اور جیسے بات چیت بھی ہوئی -

آغا - ہم ذرا تمیز نہ کر سکے -

قمرن - جب تم لوگ ہمارے درجے کی طرف آؤ ہم تمھاری طرف پشت کر لین -

آغا - اور ہم دل مین جھلائین -

نازو - اور ہم ترسائین -

قمرن - نہین ترسانے کی بات نہین تھی - اصل بات یہ تھی کہ ہم ظاہر کرنا نہین چاہتے تھے -

چھٹن - مگر واللہ کس احتیاط کے ساتھ لائے -

بیرسٹر - اور کھلے بندون - پردہ بھی نہین کسکا پردہ

اور کہان کا پردہ - بالکل آزادی کے ساتھ فرسٹ کلاس مین لیے بیٹھے ہین کوئی آنکھ اٹھاکر دیکھ نہین سکتا -

نواب - کیون صاحب اگر کوئی صاحب یا میم اُس درجے مین آکے بیٹھ جاتی تو آپ کیا کرتے -

بیرسٹر - کرتے کیا - اول تو انگریز وہان آتا نہین کیونکہ جس درجے مین لیڈیان ہونگی وہان صاحب لوگ نہ بیٹھینگے اور اگر آجاتا کہین اور جگہ نہ ملتی اور کوئی آنے کا قصد بھی کرتا تو درجے کے قریب سے لوٹ جاتا - ہمنے پورا درجہ کیا تھا -

نواب - جبھی - یہ خوب کیا -

بیرسٹر - وجہ یہ کہ اگر فرض کیجیے کوئی انگریز آجاتا یا میم آتی تو مجھکو سخت جھینپنا پڑتا یہ دونون اول تو شرماتین دوسرے انگریزی نہ بول سکتین اور ہماری قلعی کھل جاتی - مگر یہ بھی خوب ہی یقین تھا کہ اس درجے مین کوئی نہ آئیگا یہ تو صرف احتیاطاً پورا فرسٹ کلاس کر لیا تھا ورنہ اسکی کوئی ضرورت نہ تھی - مگر واہ رے ہم ذرا جھانسو تک نہ دی تم پہاڑ پہاڑ اوپر اوپر آ گئے ہم نیچے نیچے آ گئے - مارٹن کے ڈاک بنگلے کی طرف سے -

نواب - مجھے اب تک یہی گمان ہی کہ مین خواب دیکھ رہا ہون سان نہ گمان مگر گو ہم لوگ غم غلط کرنے کے لیے دوا یکبار گھوڑون سے اترے تھے لیکن خدا گواہ ہی کہ جدائی کا بڑا ہی رنج تھا -

قمرن - اے ہان کہان تک نہوگا - اور یون تو آنکھین ایسی لیے ہی ہین کہ اچھی شے کو آدمی دیکھنے لگے نظر پڑ ہی جاتی ہی یہ کوئی عیب کی بات نہین ہی -

نازو - دل لگی یہ تھی کہ ہم تمکو دیکھین اور ہنسین اور تم ہمکو نہ دیکھ سکو - اس سے اور بھی ہنسی آتی تھی -

قمرن - کیا عجب سے خانساماں کو بلا لائے -

نازو - ہم اگر جوتا صاف کراتے تو تم صاف کر دیتے -

آغا - مین تو نہ چوکتا - مین ضرور صاف کرتا -

قمرن - مگر پیے ہوے سب تھے -

نواب - کیون صاحب آپ لوگ اسٹیشن پر اترے بھی اُسی بے تکلفی سے -

بیرسٹر - جی نہین - ہمارا خانساماں ان دونون کو کرائے کی گاڑی پر بٹھا آیا اور اسکے بعد ہم درجے سے اترے اور سیدھے اپنی فٹن پر جاکے بیٹھے اور کوئی سو قدم کے بعد فٹن روک کر انکو بھی سوار کرا لیا اور کرائے کی گاڑی کو ایک روپیہ انعام کا دیکر رخصت کیا اور سیدھے کوٹھی پر لے آئے - یہان کوئی بولے تو گولی مار دون - کسی کو کانون کان خبر نہین ہی - اور یہین بنی ہوئی ہین -

آغا - بھئی کیا سوجھی ہی واللہ -

چھٹن - یہ تو قصون مین لکھنے کی باتین ہین جناب ہم سوچتے تھے کہ اس مکان کی مس کی بچی سے اس کمرے مین ملاقات ہوگی - دعا مانگتے تھے کہ خدا کرے خوبصورت عورت ہو دیکھتے ہین تو بہت ہی کم سن مس ہی آئینے مین جو صورت دیکھی تو دنگ - این! یا الٰہی یہ تو نازو جان ہین -

آغا - اے ہم تو گرفتار کیے گئے تھے -

قمرن - اب تو یہ سب کچھ ہوا یہ بتاؤ کہ یہان کا رنگ کیا ہی خون خشک ہوا جاتا ہی -

نواب - قمرن - جانی اب آج وہ ذکر نہ چھیڑو اتنی ہماری خاطر کرو -

نازو - تو نے اپنی آنکھوں دیکھا تھا نواب چھٹن صاحب کہ وہ مونڈی کاٹا کدرا سوار ہو گیا -

چھٹن - معقول! ابھی وہین سے چلا آتا ہون - مین تھا نواب رونق جنگ بہادر اور انسپکٹر صاحب خود ہمارے ساتھ گئے تھے - فارغخطی لکھ گیا ہی کہ قمرن سے کچھ واسطہ نہین

مہراج - بھئی کیا گہرا چکما ہوا ہی واللہ -

چھٹن - انسپکٹر نے کدرا اور للتوا کو بلا کر کہا کہ ارے غضب ہو گیا - صاحب سنی مجسٹریٹ بہادر نے تم دونون کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہی اور بشیر الدولہ کے مکان پر بھی کل سے چوکی پہرہ بیٹھا چاہتا ہی اور کوتوال کو مارے غصے کے تھنڈ کا بدل دیا بس دونون گر بڑا اٹھے -

مہراج - وہان لالہ بشیشر کے مکان پر رہینگے نا -

چھٹن - جی ہان - لالہ بشیشر پرشاد کے ہان -

نازو - کیا شان ہی تیری کریمی کی - قربان تیری کریمی کے رونے کو ہنسانا اور ہنستے کو رلانا اسی کا نام ہی - کہان تو ہمارے منھ پر ہوائیان اڑی ہوئی تھین کہ اب پکڑے گئے اور اب پکڑے گئے - قمرن بچاری کا بیماری کے سبب سے کیا حال ہو گیا تھا کہ توبہ ہی بھلی - یہ کسکو امید تھی کہ صحیح سلامت یہان تک پہونچینگے اور آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ مزے مزے ہنستے بولتے ہین - وہ موا بشیر الدولہ کل تک کیسا خوش و خرم ہو گا مگر آج نانی مر گئی ہو گی -

چھٹن - اسکو ابھی یہ حال تھوڑا ہی معلوم ہی - وہ تو اب تک یہی سمجھا ہوا ہی کہ ایک انسپکٹر گیا دوسرا آیا دوسرا گیا تیسرا آیا جو آئیگا اسکو بزور زر اپنی طرف کر لونگا چلو چھٹی ہوئی - کدرا اور للتوا کو وہ اپنا پٹھا اور چیلا سمجھا ہی - یہ دکلا روپیے کے آشنا - انکو اس سے کیا بحث ہی کہ بشیر الدولہ برسر حق ہین یا نواب محمد عسکری - انکا قول تو یہ ہی کہ ہر خرے کہ باشد من پالانم - انکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی مردہ جائے بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین - مگر جب سنیگا کہ انسپکٹر کو تین مہینے کی رخصت ملی اور وہ لکھنؤ ہی مین رہینگے تو سر پیٹ لیگا اور ادھر کدرا اور للتوا کو بھی غائب پائیگا بڑی دل لگی ہو گی -

سپرنٹنڈنٹ - اب یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی یہ فرمایئے کہ اتنی بڑی خوشخبری سنی ہی کچھ جشن بھی ہو گا -

عسکری - بھائی صاحب ہم سب تو آپکے مہمان ہین - آیا ذہن شریف مین کھانا آپ کے ہان عمدہ سے عمدہ پکا ہی ہی جشن مین تین چار چیزین ہوتی ہین - ایک مطعومات لذیذ یعنی عمدہ پکا ہوا کھانا دوسرے شراب ناب - تیسرے پیارے پیارے معشوق چوتھے احباب موافق و بذلہ سنج تو کھانا تو آپ کے ہان پک ہی رہا ہی - میان ذرا ان کے خاص بیرہ کو بلا لو (حاضر ہوا) اسوقت کیا پک رہا ہی - خداوند مرغ پلاؤ ہی اور انناس پلاؤ اور باقرخانی اور قورمہ اور کباب ہی اور نواب چھٹن صاحب کے حکم سے تیتر کا قورمہ پکا ہی اور گو بھی ہی اور نازو جان صاحب کی فرمایش بجرے کے ملیدے کی تھی وہ بھی ہی (اور جو حکم دیجیے) -

نواب صاحب نے فرمایا تو دو چیزین ہماری طرف سے بڑھا دو چاہے کھانے مین دیر ہو جائے کچھ پروا نہین - ایک کندن قلیہ اور ایک انڈون کے مالیدے - اچھا صاحب

یہ تو ہوا اب رہی شراب وہ ہمارے ساتھ ہی - اب رہے معشوق بھلا نازو اور قمرن سے بہتر معشوق کہان ملینگے اور احباب بذلہ سنج تو سبھی ہین -

نازو - (ہنسکر) میزان اچھی دے دی -

مہراج - بات معقول کہی -

نازو - آپ بھی بولے (منھ چڑھاکر) بات معقول کہی تیری ایسی تیسی نگوڑے -

مہراج - این! شیطان نے انگلی دکھادی کیا! اسوقت ہماری نازوجان کلیلون پر ہین -

مسخرہ - یہ ہماری کیا معنی! اسکی تصریح کیجیے کہ آپ کی کون ہین - ہمشیرہ عزیزہ یا -

راوی - یا کے لفظ کے بعد میان مسخر الدولہ جُد اگلنے و صاحب کچھ اور کہنے کو تھے کہ منشی مہراج بلی نے اُچک کے مسخرے کا ٹیٹوا لیا اور غل مچاکے کہا -

تو بلاڈی فول کا ہے واسطے گالی گلوج بکنے لاگتا بچہ سوّر جنگلی کہ گفتہ اند ع -

اصل بد از خطا خطا نہ کند

نازو - (قہقہہ لگاکر) آگئے آگئے بلاڈی فول صاحب آگئے - اب سوجھنے لگی موسے کو -

ممن - (ہنسکر) جی ہان لالہ کاہے واسطے آگئے اور کہ گفتہ اند بھی ساتھ لائے -

اختر - ابتک کیسی بھیگی بلی بنے بیٹھے رہتے تھے -

نواب - کون - ریل پہ اِنکا نقشہ دیکھئے آپ -

اختر - سُنا - بے ٹکٹ نہین -

چھٹن - یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِس شخص پر پڑے ہین - بالکل مردہ تھا -

آغا - اسدن نا - اے ہی - واللہ بات بھی کرتا تھا تو آہستہ آہستہ اور دبک کے کونے مین پڑ رہا جاکے -

چھٹن - ہملوگ اپنے اسٹیشن پر ٹہلے - ادھر آئے اُدھر گئے ہنستے بولتے گھورا لگماری کرتے تھے مگر یہ بچہ خاموش -

آغا - یہ نواب چھٹن صاحب نے خوب کہی کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِنپر پڑے ہین -

نازو - ہمنے آغا صاحب کو دیکھا نواب محمد عسکری کو دیکھا نواب چھٹن صاحب کو دیکھا مگر اِس موذی کاٹنے کو نہ دیکھا مین سمجھی بھیڑیا اِسکو لیگیا ہی -

آغا - اُسدن کی بھی دل لگی نہ بھولیگی اور اتفاق سے بھیڑیا آہی گیا - باتین ہی کرتے کرتے بھیڑیا نکلا بعضے وقت کی بھی کیا بات ہوتی ہی -

بیرسٹر - اب یہ فرمایئے خداوند نعمت کہ جشن کب ہوگا اور اسمین کیا کیا ہوگا اور کسقدر روپیہ کا صرف ہی - روپیہ بندے کے ہاتھ دھریے اور پروگرام بتا دیجیے -

نواب - یہ سب نازوجان کی راے پر ہی -

نازو - ایک دن تو رتجگا ہو - اور ایک دن جسنے جسنے جو منت مانی ہی وہ پوری کرے اور ایک دن ناچ ہو - چار طائفے زنانے اور ایک طائفہ مردانہ -

مہراج - تو مردانہ طائفہ بی نازوجان کی پسند کا ہو -

بیرسٹر - جی اور زنانہ آپ کی پسند کا ہو -

آغا - تو انھین دونون میان بیوی کی پسند پر کل ادرو مدار ہی

نازو - وہ جو لڑکا آج کل نیا نیا نکلا ہی - کہروا جو خوب ناچتا ہی اُسکو بلواو -

کچھ سہی - انشاء اللہ یار زندہ و صحبت باقی - بس یہ نینی
تال دینا تھا اگر ہمکو مرغ کے قورمے کی پڑی تھی -
سب انسپکٹر نے جواب دیا حضرت آپ سے آئے گھر سے
آئے اب کسی کے ہان نہ کھائینگے - مگر میرا یہ عذر وہ
مانتے کیونکر - دعوت تو سیٹھ جی کے ہان ہوئی تھی -
انھین کے شکاری بندوقین اور کتے لے کر شکار کرنے
گئے تھے اور انھین کی جانب سے دعوت تھی بھلا انکار
کا کون سا موقع تھا اس گفتگو کے بعد انسپکٹر صاحب نے
نواب بشیر الدولہ بہادر کے نام یہ خط بھیجا -

بحضور نواب نامدار -

تسلیم - مزاج اقدس - آج ـــ واپس تشریف لائے
مگر ہوچی کے ہوچی ہی رہے - افسوس ہے کہ آپ نے
سمجھے نہ جانے دیا ورنہ سب کو باندھ کے لے آتا - مگر خیر
مضائقہ نہیں ؎

ہوا جو کچھ سو ہوا اب گذشتہ را صلوٰۃ
کہاں تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

اب یہان فہمیدہ خواہد شد

راقم ـــ سمجھ جائیے

دیگر یہ کہ خط بعد ملاحظہ چاک ہو -

ایک سپاہی کو حکم دیا کہ یہ خط نواب صاحب کے پاس لیجاؤ
نواب صاحب نے خط پڑھکر منہ بنایا اور یون جواب لکھا
مکرمی سخت افسوس ہوا کہ - بے نیل مرام واپس آئے
اب فرمائیے کیا کیا جائے - بڑی خرابی اب یہ واقع ہوگئی
کہ کدرا اور للتو ابیدل ہوجائینگے - مگر افسوس ہے
کہ آپ نے یہان تک آنے کی تکلیف گوارا کی خدا جانے
اِسمین کیا مصلحت ہے ؎

مہندی پانون مین نہ تھی آپکے برسات نہ تھی
بس یہی کہیے کہ منظور ملاقات نہ تھی

لازم تھا کہ انکو لے کے آتے - اگر کوئی سرکاری کام ہو
تو آؤ اور انکو بھی لیتے آؤ - بندہ بشیر

انسپکٹر صاحب مع اپنے ماتحت کے نواب صاحب کے
پاس گئے تو سب انسپکٹر سے انھون نے شکایت کی کہ واہ
حضرت واہ آپ نے بالکل گوڑ ہی دیا ؎

ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

سب انسپکٹر نے نینی تال کے کل حالات بیان کیے کہ
وہان پہلے ہی سے خبر ہوگئی تھی - خبر پاتے ہی انھون نے
قمرن اور نازو کو ہٹا دیا - وہان کے رئیس اعظم انکے
بہت بڑے دوست ہین - وہ انسے گٹھ گئے اور پولیس
بھی محمد عسکری ہی کا دم بھرتا ہے اور ایک بیرسٹر بھی انکے
ساتھ ٹکے ہوے ہین - اب مین وہان کیا بنا لیتا قمرن
اور نازو کا کہین پتا بھی نہ تھا اور اگر نازو ملی بھی تو
مین کیا بنا لیتا - نازو کے میان نے تو دعوی کیا
نہین ہے - مگر مصلحتاً ان لوگون نے نازو کو بھی چھپا دیا
معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پولیس اور رئیس کی سازش
اور بیرسٹر کی صلاح سے ان دونون کو کسی مکان مین
علٰحدہ ٹکا دیا - بلکہ پہاڑ پر کسی گانون مین بھیجدیا ہو
تو عجب نہین -
اس کہانی کے بعد انسپکٹر نے طنزاً کہا کہ کل حالات
بیان کیجیے - مرغ کے قورمے کا ذکر تو چھوڑ ہی دیا -

سب انسپکٹر بہت جھینپے تو نواب بشیر الدولہ نے اصرار کرکے دریافت کیا کہ بھئی یہ مرغ کے قورمے کا کیا ذکر ہے۔ ہم بھی سننا چاہتے ہیں اسکا مختصر حال انسپکٹر نے بیان کیا تو بشیر الدولہ ہنس دیے اِس گفتگو کے بعد انسپکٹر نے کہا۔ خیر یہ تو یہاں تک کی خاک چھان آئے اب ہم یہان شہر ہی مین تحقیقات شروع کرتے ہین اتنی شہادتین پیش ہونگی ایک تو مکان والے کی گواہی لی جائیگی کہ تو نے مکان کسکو کرائے پر دیا تھا اور اسمین کون رہتا تھا اور نواب محمد عسکری وہان آیا جایا کرتے تھے یا نہین دوسری گواہی اسٹیشن کے لوگون کی ہوگی کہ نواب محمد عسکری کے ساتھ سواریان گئی تھین یا خالی گئے تھے اور کدرا اور للتوا کا اظہار لیا جائیگا کہ تمرن کی عمر ۱۳ برس کی تھی یہ محلے والون سے دریافت کیا جائیگا کہ کیا عمر تھی۔ پھر کدرا کی ساس سے پوچھا جائیگا کہ تیری لڑکیونکو کون بھگا لیگیا تجھے جسپر شک ہو اُسکا نام بتا۔

یہ شہادتین جب ہم پہونچ لینگے تو پھر ہم صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو رپورٹ کر دینگے بشیر الدولہ نے کہا (اور ایک بڑی گواہی تو تم بھولے ہی جاتے ہو یار مقدم تو وہی ہے) پوچھا وہ کون کہا۔ (برف والے لونڈے کی گواہی اور تصویر والے صاحب کی گواہی)

انسپکٹر خوب بتایا۔ برف والے لونڈے کی گواہی تو ہم رپورٹ مین قلمبند کرینگے مگر فوٹوگراف صاحب کی گواہی اِس مین نہ درج کیجیے۔ وہ اجلاس پر پیش کیے جائینگے۔ اچھا نواب بندہ تحقیقات شروع کرتا ہے پہلے مکان والے سے لگا لگاؤ لگا۔ تسلیم۔

بشیر۔ چائے تو پیتے جائیے۔

انسپکٹر۔ اب چاء وا اُسی دن پینگے جب محمد عسکری قید خانے مین چکی پیس رہا ہوگا۔

سب۔ آمین۔ آمین۔

بشیر۔ آپ لوگون کی مہربانی ہوگی تو چکی بھی پیسیگا اور بید بھی پڑینگے اور بیگم بھی اجلاس پر بلوائی جائینگی۔ انشاءاللہ تعالے۔

انسپکٹر۔ آپ دیکھتے جائیے بس۔

سب۔ حضور سب معاملہ ٹھیک ہوجائیگا۔

بشیر۔ (ہنسکر) بشرطیکہ آپ مرغ کے قورمے پر نہ پھسل پڑیے حضرت۔

انسپکٹر۔ (قہقہہ لگاکر) میرے دل کی بات کہی واللہ۔ سب۔ اُس دن کا قورمہ وبال جان ہوگیا۔ اُدھر ہمارے صوبہ دار صاحب گودتے ہین اِدھر ہمارے حضور طعنے دیتے ہین۔ لاحول ولا۔

انسپکٹر۔ نواب صاحب ہماری خاطر سے شب کے وقت ایک مرغ کا قورمہ خوب اچھی طرح اہتمام کے ساتھ پکوا کر ہر روز انکے لیے تھانے پر بھیج دیا کیجیے۔ جبتک یہ مقدمہ ہو روز مرغ کا قورمہ انکو کھلائیے۔

بشیر۔ بسر وچشم۔ واللہ مین دل لگی نہین کرتا (خدمتگار سے) دیکھو جی خاص پز کو حکم دو کہ ہر روز بلا ناغہ شام کے وقت ایک مرغ کا قورمہ بہت اہتمام کے ساتھ پکا کر بہ احتیاط تمام تھانے پر سب انسپکٹر صاحب کے باورچی کو دے آیا کرے اگر جب کو دال صاحب کھانا کھائین تو یہ بھی چن دیا جائے۔

سب۔ (جھینپ کر) اجی حضور اِس سے معاف فرمائیے

(خدمتگار سے) نہین نہین جی - نداق کرتے ہین -
بشیر - خبردار فوراً حکم دو - نداق کیا معنی -
سپاہی - اے تو نواب صاحب ---
بشیر - مین ایک نہ سنونگا - بشیر الدولہ فقیر نہین ہے ---
بشیر الدولہ دل کا فقیر ہے - فقیر دوست ہے مگر فقیر نہین ہے -
بشیر الدولہ بہادر امیر آدمی ہین - شکر ہے پروردگار کا -
مرغ کیا چیز ہے - احباب کے لیے جان تک حاضر ہے -
سپاہی - مین وہان مرغ کھاکے سخت ذلیل ہوا حضور دا
صاحب نے بہت ہی ذلیل کیا -
انسپکٹر - اسمین ذلت کی کون بات ہے قبلہ -
سپاہی - واہ ذلت نہین تو اور کیا ہے -
انسپکٹر - گنوار ہو نہ - ارے ان شہزادون کے ہان کا
پکا ہوا کھانا نصیب کہان ہوتا ہے -
یہ دونون افسران پولیس نواب صاحب سے رخصت
ہوے تو راستے مین سب انسپکٹر نے کہا یار تمنے ہمین
بڑا ذلیل کیا - واللہ مجھ سے اسوقت بگڑ جاتی مگر کیا کہو
(افسر ہو) انھون نے جواب دیا تم تو ہو پاگل - ارے
میان بالفعل مرغ کا قورمہ تو مزے مزے اڑ جیکو - پھر
سمجھا جائیگا - بڑا شوقین آدمی ہے بشیر الدولہ - ایسا کھانا
لکھنؤ مین لوگ کم کھاتے ہونگے - لے اب آپ تو چوکی پر
جائیے - اور بندہ جاکے تحقیقات کرتا ہے رپورٹ تیار
کرنی ہے -
انسپکٹر صاحب پہلے اس مکان کو چلے جہان نواب محمد عسکری
قمر جان کو لیکے ٹکے تھے - دروازے پر جاکے کھڑے ہوے
پوچھا یہ کسکا مکان ہے - لوگون نے کہا یہ کلن خانساماں کا
مکان ہے - پوچھا کہان رہتا ہے کہا کچھ آرہے - کانسٹبل کو
حکم دیا جاکے بلا لاؤ - کانسٹبل جاکے بلا لایا -
ا - (انسپکٹر) تمھارا نام کلن ہے اور یہ مکان تمھارا ہے -
ک - (کلن) - جی ہان -
ا - اس مکان مین --- کے مہینے سے --- کے مہینے تک
کون کرایہ دار تھا -
کلن - حضور وہ نواب تھے -
ا - کون نواب -
ک - نواب ! دیکھیے ! (ایک ساتھی کی طرف مخاطب
ہوکر) کیا نام تھا جی -
ساتھی - نواب عسکری دولہ -
ک - ہان نواب عسکری صاحب -
ا - اور انکے ساتھ اسمین کون کون رہتا تھا -
ک - اب اے صاحب یہ ہمین کیا معلوم -

محتسب را درون خانہا چہ کار باشد

ا - (مسکرا کر) چہ کار باشد - آپ فارسی بھی پڑھے ہین
ک - جی ہان حضور پڑھی تھی مگر اب تو خانسامانی کرتے ہین -
ا - آخر اسمین زنانہ تھا مردانہ تھا - کچھ تو بتاؤ -
ک - حضور بیگم لوگ رہتی تھین -
ا - کون بیگم -
ک - یہ حضور ہمکو کیا معلوم - ہم تو نواب صاحب کے داروغہ
کو جانتے ہین وہ مہینے کے مہینے ہمکو پیشگی کرایہ دیا کرتے تھے
اور بندوبست اپنے پاس سے کر لیتے تھے یہ ہمکو نہین معلوم کہ
کون رہتا تھا مگر قیاس سے عرض کرتا ہون کہ ان کے
گھر کی بیگمین رہتی ہونگی یا شیدہ - مین شاید کوئی متاعی لونڈ

ا ۔ تم تو شیعہ نہین ہو۔

ک ۔ جی نہین ہم سُنت جماعت ہین۔

ا ۔ بھلا تمھین کبھی شک ہوا تھا کہ اِس مکان مین جو عورتین رہتی تھین وہ کم قوم ہین یا یہ کہ بیگمین نہین ہین یا اور کوئی بات تمنے کبھی سُنی تھی۔

ک ۔ اجی حضور ہمنے یہ کچھ نہین سُنا تھا۔

ا ۔ اچھا ۔ اِس بنیے کو بلاؤ ۔ تمھاری دُکان کب سے یہان ہو

ب ۔ (بنیا) ۔ سرکار کیا جانے کب سے ہو۔

کانسٹبل ۔ ارے دُو برس سے دس برس سے سَو برس سے ؟ ۔

ب ۔ (سر کھجلاتا ہوا) ہان بس اور کیا۔

ا ۔ (مسکراکر) پاگل ہو بے۔

ب ۔ اجی ہجور آدہ سیر آٹا ہجور کی بادولت ملتا جاتا ہو ۔ پڑے ہین ۔ کہان جائین۔

ا ۔ (ہنسکر) سُری ہو ۔ اِسکے گھر مین کوئی اور بھی ہو۔

ب ۔ ہان ہجور کبیلا ہین آپکی بدولت۔

راوی ۔ اِس (آپ کی بدولت) پر انسپکٹر کو کچھ ہنسی آئی اور کچھ چھپایا (کبیلا ہین آپکی بدولت) کہی اچھّی اتنے مین اُسکا باپ آگیا ۔ اُسکا نام رام بخش تھا۔

ا ۔ تم اِس دکان کے مالک ہو۔

رام ۔ (سلام کرکے) ہان سرکار۔

ا ۔ یہ دکان کب سے یہان ہو۔

رام ۔ پشتہا پشت سے ہو سرکار۔

ا ۔ اِس مکان مین کوئی نواب اِس برس چھ مہینے کے اندر اندر آکے ٹکے تھے

رام ۔ ہان ہجور ٹکے تھے۔

ا ۔ اُنکے ساتھ عورتین بھی رہتی تھین۔

ر ۔ ہان سرکار جنانا بھی تھا۔

ا ۔ بھلا وہ بیگمین تھین یا بازاری عورتین۔

ر ۔ ہجور ۔۔ اب لے ۔۔ (مسکراکر) اجی ہجور گھر گرست تو نا ہین تھین ہُدا نواب اُنپر لٹو تھے۔

ا ۔ تمھین یہ کہان سے معلوم ہوا۔

ر ۔ ماما و اما جنس لینے آتی تھین سودہی کہا کرتی تھین بلکہ ایک ماما ہمارے دس ٹکے پیسے بھی مار کے لیگئی ۔ ہمنے کہا چلو اُسی کا بھلا ہو۔

ا ۔ تو ماما لوگ کیا کہا کرتی تھین۔

ر ۔ ہجور وہ کہین سے بھاگ آئی تھین ۔ دو تھین اور ایک گوری گوری تھی۔

ا ۔ یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا۔

ر ۔ ارے ہجور روج (روز) کوٹھے پر ننگی رہا کرتی تھین اور باہر نکل نکل آتی تھین۔

ا ۔ نام تو تمکو معلوم ہوگا۔

ر ۔ جی ہان ہمارے پاس لکھا ہو ۔ اُنکی نوکر جا کر لکھا جاتی تھین کہ یہ جنس بیگم صاحب کے نام لکھو اور یہ ہمارے نام لکھو (بہی کے ورق اُلٹ کر) نام کرن سا بیگم۔

ا ۔ کرن سا بیگم ! اخاہ ! سمجھ گئے ۔ قمرن کا کمرن بنا یا ساخدا جانے کس لفظ کی خرابی ہو۔

ر ۔ ہجور سب ٹھُڈنگی بھری تھین۔

ا ۔ تم کو یہ شک ہو کہ نواب صاحب کہین سے بھگا لائے تھے۔

ر- سکت نہین بہو۔ ایک مہری کہتی تھی۔
ا- وہ کہان رہتی ہے۔
ر- یہی سامنے بیری والے مکان مین۔
کانسٹبل بھیجکر مہری بلوائی گئی۔ کوئی تیئیس برس کا سن ہوگا۔ رنگت کسیقدر سیاہ فام تھی مگر اعضا متناسب اور صورت پیاری پیاری تھی اور خوب چست کرتی پہنے بیٹھی ہوئے تھی۔ آکے انسپکٹر صاحب کو جھک کے سلام کیا اور کہا حضور سرکار نے لونڈی کو کاہیکو یاد کیا ہے۔ مین ابھی ابھی کھانا کھانے بیٹھی تھی کہ ایکا ایکی سپاہی نے آواز دی بس وہان سے کلیجا دہلگیا کہ یا اللہ خیر کیجیو۔ بس دو نوالے بھی نہین کھانے پائی تھی کہ ہاتھ کھینچ لیا اور حاضر ہوئی۔ لونڈی کے قابل جو کام ہو فرما دیجیے۔
انسپکٹر۔ آپ کا اسم مبارک کیا ہے بی مہری صاحب۔ ہمین افسوس ہے کہ کھانے کے وقت ہم نے حضور کو تکلیف دی۔
مہری۔ اے نہین خداوند۔ تکلیف کیسی۔ حضور حاکم ہین لونڈی کا نام پوچھ کے کیا کیجیے گا۔
ا- ایک کام ہے گھبراؤ نہین۔ کوئی جرم تمنے نہین کیا ہے ہم فقط اتنا دریافت کرنا چاہتے ہین کہ تم نے کہان کہان نوکری کی ہے۔
م- حضور مین پہلے تو کوئی دس گیارہ برس تک مچھلیان بیچتی تھی۔ کبھی اما کے ساتھ جاتی تھی کبھی جو پاس محلے مین جانا ہوتا تھا تو اکیلی چلی جاتی تھی پھر بارھوین برس نکاح ہوا تو مین نواب گنج بارہ بنکی چلی گئی کوئی چار برس کے بعد پھر یہان آئی اب پانچ چھ برس سے نوکری کی۔ پہلے خاقان بہو کے ہان نقشی گنج مین نوکری کی پھر مچھلے آغا صاحب کی سرکار مین نوکر رہی پھر ایک اور بیگم ہین بیرونی خندق مین رہتی ہین وہان نوکری کی پھر اس بڑے مکان مین ایک بیگم صاحب آکے ٹکی تھین انکے پاس نوکر ہوئی۔ اب کچھ دن سے بیکار بے روزگار ہون۔
ا- اس بڑے مکان مین بھی نوکر تھین۔
م- جی ہان حضور۔
ا- اسمین کون رہتا تھا۔
م- کوئی بیگم تھین۔
ا- کون تھین۔ کہان کی رہنے والی تھین۔ نام کیا تھا۔
م- نام تو اس ساعت یاد نہین آتا مگر رہنے والی تو بولی ٹھولی بات چیت پوشاک سے یہین کی معلوم ہوتی تھین آگے اللہ جانے۔
ا- پھر وہان سے تمنے چھوڑ کیون دی۔
م- اُنسے ہمسے بنتی نہین تھی۔ مجاز کی ذری کڑی ہین اور ہم کو کسو کی آدھی بات سننے کی برداشت نہین کہ ہم کسو کی آدھی بات سنین۔
ا- وہ یہان سے کہان گئین۔
م- اللہ جانے۔
ا- نوکری چھوڑنے کے بعد تو پھر تمکو وہی ایکبار جانے کا اتفاق ہوا ہوگا۔
م- پھر مین جھانکی تک نہین۔
ا- اچھا تمھاری نوکری چھوڑنے کے کتنے دن بعد وہ یہان سے اُٹھ گئین۔

م - اب یہ سب تو ہمین یاد نہین ہیگا -
ا - کچھ سُنا کہ کہان چلی گئین -
م - جی نہین - مین تو نوکری چھوڑ کے جا کے اپنے میکے
مین رہی تھی - اب کوئی اک اٹھوارے سے یہان
آئی ہون -
ا - یہان کسی سے کچھ سُنا کہ کہان گئین اور کیون اُٹھ گئین
اور اِسی شہر مین ہین یا کسی اور شہر کو گئین -
م - نہین ہمنے کسو سے کچھ نہین پوچھا -
ا - کیون دریافت تو کرنا تھا -
م - ای تو ہمین کیا پڑی تھی کو نوال صاحب - مکان
ہمنے بند دیکھا سمجھ گئے کہ اُٹھ گئین -
ا - اُنکے پاس کوئی مرد بھی آتا تھا -
م - ادی کوئی مرد کیا معنی - وہ تو بیاہتا ہین -
ا - یہ تمھین کہان سے معلوم ہوا -
م - ہم نوکر ہی جو تھے حضور -
ا - اچھا کون کون آتا تھا -
م - بس اُنکے میان آتے تھے -
ا - اُنکا نام کیا ہی -
م - یہ تو سرکار مجھے نہین معلوم - نواب نواب کہتے تھے
ا - محمد علی نام ہی ؟
م - نام تو مین نے سُنا ہی نہین اور مین نوکر بھی تو تھوڑے
دن رہی -
ا - اچھا ذرا ادھر تخلیے مین ایک بات سُنو -
م - (مسکرا کر) چلیے -
ا - یہ آپ مسکرائین کیا (لوگون سے ذرا الگ ہٹ کے)

مہری خدا کی قسم اگر سب حال صاف صاف بتا دو تو ایکہزار
روپیہ ابھی اسی دم دون -
م - اچھا تو یہ موقع نہین ہی -
ا - اچھا ہم تھانے پر بلوائین ؟
م - (ہاتھ جوڑ کر) حضور مالک ہین مگر اِسمین ہماری بدنامی
ہو گی - مکان پر بلوائیے -
ا - صاف صاف کہدو گی -
م - جی ہان کہدونگی -

انسپکٹر صاحب نے ایک اور دُکاندار کی گواہی لی
مگر اُسنے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور کہا مین اُن دنون مین
مچھلی شہر چلا گیا تھا - مجھے کچھ نہین معلوم کہ کون
ٹِکا تھا -

یہان سے انسپکٹر سید صاحب بشیر الدولہ کے ہان گئے
اور تخلیے مین لیجا کر کہا - قبلہ مکان والے نے تو عمدہ
گواہی نہین دی - آدمی حرامزادہ معلوم ہوتا ہی -
مگر سامنے جو تنبولی رہتا ہی اُسنے خوب گواہی دی اور نام
بھی (کمرن سا بیگم) بتایا تو کمرن تو قمرن کی خرابی ہی اور
"سا" خدا جانے کس لفظ کی خرابی ہی مگر اِن سب سے
بڑھکر گواہی ایک مہری نے دی ہی بھائی صاحب -
صاف انکار - نام بھی نہین یاد - نواب کا نام سُنا ہی نہین
یہ بھی نہین معلوم کہ یہان سے کب اُٹھ گئین اور کہان
گئین - غرضکہ ہر بات مین تتا بتائی تھی اور ہم کو
معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مہری بڑی گٹنی ہی - مین نے آخر کا
خوب پُچکار پُچکار کے علٰحدہ لیجا کے پوچھا تو یہ کہا یہ
موقع نہین ہی گھر پر بلائیے تو حاضر ہون - اِسسے تو ملیگی

بشیر - مہری کی عمر کیا ہی -

ا - حضور کو بس عمر ہی کی پڑ گئی -

ب - بتاؤ تمھین ہمارے سر کی قسم -

ا - کوئی اونتیس تیس -

ب - ہی کچھ طرحدار -

ا - ایسی چناق پٹاق طرار ہی کہ کچھ نہ پوچھیے - سرخ و سفید تو نہین ہی مگر نمکینی غضب کی ہی - بات تھوڑا ہی کرنے دیتی ہی مگر رتی رتی حال سے واقف ہی -

ب - تو بلواؤ بھائی - یا کہو تو ہم اپنا آدمی بھیجدین کہ صوبہ دار صاحب نے بلایا ہی -

ا - بھیجدیجے - فوراً چلی آئیگی -

راوی - بشیر الدولہ عورت کا نام سنکر پھڑک گئے - اور اس سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ سن بھی کچھ زیادہ نہین ہی اور طرحدار و ملیح بھی ہی - ایسے بد وضع بدطینت عیاش آدمی بھی کم دیکھنے مین آئے ہونگے انھون نے اپنے آدمی کو بتا بتا کر روانہ کیا کہ مہری کو جاکے بلاؤ اور کہو کہ صوبہ دار صاحب نے یاد کیا ہی - مہری کوئی ایک گھنٹے مین آئی مگر اس مرتبہ سفید جوڑا پہنے ہوے اور بن ٹھن کے آئین - نواب صاحب کی عالیشان کوٹھی دیکھکر پھڑک گئی کہ قسمت جاگی - کمرے مین قدم رکھا تو بشیر الدولہ بہادر کو دیکھکر جھجکی - مگر انسپکٹر نے کہا (آؤ آؤ کوئی غیر نہین ہین) مہری نے کمرے مین آکے نواب صاحب کو بہت جھک کر سلام کیا -

بشیر - مزاج اچھے حضور کے -

مہری - سرکار تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین -

بشیر - تو اب ہمارا کام تو اس تکلف سے نہ نکلیگا - یہان ہم تین آدمیون کے سوا چڑیا کا نام نہین ہی - اور خیال کیا کہ پرندہ بھی اس کمرے مین پر مار سکے - آپ بے تکلف کرسی پر بیٹھیے تو ہم مطلب بیان کرین -

مہری - (دری پر بیٹھکر) حکم سرکار -

ب - کرسی پر بیٹھو جی -

م - کرسی رئیسون کے لیے ہی سرکار - ہم بازار کے گوشے والے آدمی - ٹکے کی اوقات ہمکو زمین پر بھی حضور کے سامنے بیٹھنا بڑی عزت کی بات ہی -

ب - کہین نوکر ہو بی مہری -

م - نہین حضور حال فی الحال تو بے روزگار ہین -

ب - ہماری نوکری کرو گی -

م - ای حضور کام ہم لوگون کا اور کیا ہی - کچھ کھیتی تو ہوتی نہین - پولیس مین نوکری کرنے سے رہے -

ا - ایک ہوئی یا د رکھیے گا -

ب - بجی واللہ مہری تو بڑی جگت باز نکلین - تو ہماری نوکری منظور ہی -

م - ہمتو محلے کی نوکری کرتے ہین خداوند - مردون مین جو نوکری کرتے ہون اُنسے کہیے - ہان عورتون مین نوکری کرنے مین کوئی عذر نہین ہی - حاضر ہین - اور نوکری کرتے ہی رہے ہین یہی کام ہی -

ب - تو آج سے تم ہماری نوکر ہو گئین - صبح شام سلام کر جایا کرو اور جب ہمارے گھر سے سواریان آئین تو دن رات رہو - ہم پانچ روپیے دینگے اور کھانا اور کپڑا

یہ تو تمکو محل سے ملیگا اور ہمارے بیچ کے خرچ سے پانچ روپیہ
مہینا الگ پاؤگی - بولو منظور ہے -
ہم - حضور اتنی بڑی تنخواہ سے ہم کھٹک گئے -
سپا - یہ کیون - کھٹک کیون گئین -
ہم - ای حضور بھلا یہ اتنی بڑی تنخواہ اور اپنے پاس سے
بیچ بچر انا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہے - اگر ہم
حضور کی خدمت کرتی اور بیگم صاحبہ یا حضور خوش ہوکے
ترقی کرتے تو وہ اور بات تھی یا کوئی پرانی تابعداری ہوتی -
سپا - ہمکو خوش کرنا تمھارے اختیار مین ہے -
ہم - حضور ہم بہو بیٹیان یہ کیا جانین بھلا -
ا - اجی صاف صاف باتین کرو نواب - وہ تنخواہ تنخواہ
بھڑک جائینگی - اس سے فائدہ کیا - انکا مزاج دل لگی
کا ہے بی مہری -
ہم - اے ہے رکھے کیا ہنسمکھ رئیس ہین -
ا - لے ابا اصل بات صاف صاف بتاؤ کہ وہ کون تھین
اور کہان چلی گئین اور کون بھگا لایا تھا - نواب صاحب
بھئی انکو بالفعل مٹھائی کھانے کو کچھ دیجیے -
سپا - (جیب سے اشرفی نکالکر) لو مہری -
ہم - (جھک کے سلام ہم) تو سرکار کیا ہے اسکے نشانی
(اشرفی لیکر) بندگی -
ا - بڑا گھر ہے مہری یہ - روپیے والے اور بھی اس شہر
مین ہین مگر چھوٹے بہت ہین کہ ٹکا نہ صرف کرین اور باتین
لمبی چوڑی سن لو - یہ فیاض ہین - اگر یہان تم جم گئین
تو سونے کی اینٹون سے مکان بنوا لو اور جو کہین نواب
کی آنکھ پڑ گئی اور تم چیخ گئین تو پھر کیا پوچھنا ہے - چھتری اور
دو دو - یہ چھلے ہین - چین ہی چین لکھتا ہے اب تم اس
ڈیوڑھی کو اپنا گھر سمجھو مہری بس -
مہری - اللہ ان ایسے رئیسون کی ذات کو سلامت رکھے
کہ ہم غریبون کے سہارا ہین -
سپا - اب تم دل لگی کرنے لگین - پھر ہم بھی کہینگے -
ہان اتنا یاد رہے -
ا - جی ہان پھر اپنے داؤن پیرانہ مانیے گا - اتنا ذرا سوچ
لیجیے گا -
ہم - اللہ جانتا ہے جو ہمنے دل لگی کی ہو تو جیسی چاہیے
ویسی قسم لے لیجیے - ہماری مجال ہے بھلا کہ ہم دل لگی کرین
ا - اچھا تو اب ذرا ہماری جانب مخاطب ہوجیے - اور
جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیجیے - کل حال جو جو معلوم ہو
سب لکھوا دو بس -
مہری - حضور جسکا نمک کھایا اُسکے گھر کا حال لکھوانا نمک حرامی
ہے آیندہ حضور بھی مالک ہین جو حکم ہو -
ا - کیسا نمک - اور وہ کوئی شریف زادی تو ہین نہین
وہ تو بازاری عورتین ہین انھون نے ہمارے ایک
دوست پر زنا کا مقدمہ دائر کیا ہے تو ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین
کہ وہ بیسوائین ہین اور انکا پیشہ ہی یہ ہے -
ہم - ہان پھر یہ تو ہے - نواب محمد عسکری انکو بھگا لائے تھے
بعض تو کہتے ہین کہ دونون بہنین اُنکے پاس تھین
اور بعض فقط چھوٹی کو بتاتے ہین - اور یہ دونون
منہارین ہین جب وہ اس گھر سے کہین باہر چلی گئین
تو ہم نوکری چھوڑ چکے تھے -
ا - بھلا نام یاد ہین -

م — قمرن تو چھٹکی بہن کا نام ہے - اور بڑی کا نام ——
دیکھو —— بھلا ہی سا نام ہے خیال سے اُتر گیا اسلئے دخت -
ا — بھلا یہ تمھین معلوم ہے کہ کس منہار کی لڑکیان ہین اور
بیاہی کہان ہین -
م — قمرن تو اُسکو بیاہی تھی وہ جو چوڑی والا اُس تنبولی
کی دکان کے سامنے رہتا ہے - للتو تنبولی اور دوسری
بہن کے میان کا پتا ہی نہین ہے -
ب — للتو اُکو جانتی ہو تم
م — ہان بڑا حرامی اُٹھ کٹ ہے - کئی عورتون کو دھوکا
دیکے تباہ کر ڈالا -
ب — کبھی تمپر بھی ڈورے ڈالے تھے -
م — ہمپر وہ کیا ڈورے ڈالتا -
ا — نواب کا نام تم چھپاتی ہو بی مہری -
م — بتایا تو نواب محمد عسکری -
ب — کہو تو چلین -
یہ شہادت لیکر انسپکٹر صاحب نے بشیر الدولہ سے رخصت
چاہی تو مہری اُٹھ کھڑی ہوئی - انسپکٹر نے روکا اور کہا
یہ بڑے نیک آدمی ہین مگر دل لگی باز بڑے ہین - انکی
باتون سے تمکو ڈرنا نہ چاہیے - مگر ہان اسوقت تم نے
بڑا کام کیا اور ہم تمسے بہت خوش ہوے - اور یہ تمکو
خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ اسکا تم کو کیسا بھرپور انعام ملیگا
تو اب ہم تو قمرن کی مان کے ہان جاتے ہین وہان سے
تحقیقات کر کے اسٹیشن جائینگے - آپ اپنی مہری کو
انعام دیجیے کیونکہ ابھی اِسسے بڑے بڑے کام لینے ہین
گواہی تو اِنکی ہو چکی - اور اگر یہ یون نہ مانین تو ایک
کام کیجیے کہ اِنکو اپنی کوٹھی کے شاگرد پیشے مین ٹکا دیجیے اور
اِنکے میان کو بھی نوکر رکھ لیجیے -
مہری — ہان یہ ہو سکتا ہے -
ب — تو اپنے میان کو بُلا لاؤ -
م — مگر حضور مرد چاہے کیسا ہی ہو امیر ہو یا غریب ہو یہ
نہین دیکھ سکیگا کہ اُسکی جورو اسے کوئی بیجا ہنسی دل لگی
کرے چاہے ہمین وزیر بادشاہی کیون نہو - تو اُس
شرط پر ہم اپنے مرد کو لیے آتے ہین کہ آپکے سامنے ہمسے
نہ ہنسیے گا - جب اُسکو کسُو کام کو بھیجد یجیے تو اپنے
ہنسیے بولیے -
راوی - آئی چلین دھرے پر -
بشیر — تو اچھا انسپکٹر تم جاؤ اب مگر اسٹیشن سے واپسی
کے وقت ہم سے ضرور ملنا -
انسپکٹر صاحب رخصت ہوے اور مہری بیٹھی رہین -
جب وہ چا لیے تو بشیر الدولہ نے مہری کو اشارہ کیا کہ کرسی
پر آکے بیٹھو اور جو کہین وہ سُن لو -
م — بس ذری بہت فرق مین نہ آ جائیگا -
ب — اچھا دور دور سے بات تو سُن لو -
م — ایسی بہت سنی ہوئی ہے -
ب — بڑی بدگمان ہو جی -
م — ایسے ہی تو بڑے پاک صاف ہین آپ زمانے
بھر کے چھنٹے —— اب کیا کہون -
ب — نہین - کہو کہو - تمھین قسم ہے جو نہ کہو -
م — اچھا اب ہم جائینگے -
ب — کچھ بیوقوف ہوئی ہو - جاؤ گی کہان -

ہم - کیا خوب (قہقہہ لگا کر) کہنے لگے جاؤ گی کہاں - ہم کیا کوئی بیاہتا جورو ہیں آپ کی - کہاں جاؤ گی - اب ہمارا کہیں ٹھکانا ہی نہیں ہے جیسے -

سپاہی - تمکو عدالت میں گواہی دینی ہوگی -

ہم - اوئی کیا گواہی دینی ہوگی کہ میں نواب صاحب کے گھر پڑ گئی ہوں اور میرا میاں جو نمبر نالش کرے اور الٹا دھڑا باندھے تو کیسی ہو -

سپاہی - گواہی یہی دینی ہوگی کہ قمرن اور نازو اس مکان میں رہتی تھیں اور محمد عسکری سے انسے آشنائی تھی اور وہیں رہتے سہتے تھے - بس -

ہم - صاحب کی تو صورت دیکھے ہماری روح فنا ہوتی ہے وہاں جایا کس سے جائیگا -

سپاہی - وہاں ہمارے وکیل ہونگے - ہم خود ہونگے - قمرن کا میاں ہوگا - تھانہ دار ہونگے - سب تمہاری طرف سے ہونگے - پھر تمکو کاہیکا خوف ہے -

ہم - اچھا جو کہیے گا وہ کرینگے - اونچ نیچ آپ اپنے ہم پیچھے کاہے سے کہ کچہری دربار کبھی جانے کا اتفاق ہوا تو ہے نہیں - تمہنے سے خوف معلوم ہوتا ہے -

سپاہی - بہتر ہم بڑے سیدھے اور صاف اور سچے آدمی ہیں اور جس عورت کا ہمنے ایک دفعہ ہاتھ پکڑا اسی تمام عمر اسکو نباہ دیا - تم کوئی بارہ تیرہ برس کی چھوکری تو ہو نہیں کہ تمہاری اٹھتی جوانی پر ہم مرتے ہیں - کوئی سرخ و سفید عورت نہیں ہو کہ گورے گورے گال اون پر ہم ریجھے ہوں کوئی [illegible] خاندان کی نہیں ہو کہ نام پر جان دیں - کوئی روپیہ [illegible] نہیں ہو کہ کچھ اینٹھ لینے کی طمع سے عشق ظاہر کریں - مگر بات یہی اٹکی ہو کہ ہم اس رنگ پر جان دیتے ہیں - سلکھنی [illegible] ہیں تمہاری صورت دیکھی دل بے قابو ہوگیا - ہائے [illegible] ہے تم نخرے کرتی ہو -

ہم - حضور [illegible] آپ [illegible] صاف [illegible] کر کے کھانا [illegible] (مسکرا کر) -

سپاہی - اچھا [illegible] -

ہم - تو پھر رخصت -

سپاہی - مگر رخصت کے [illegible] خوش تو کرتی جاؤ -

ہم - اچھا تو پھر جلد [illegible] -

سپاہی - اچھا [illegible] -

ہم - [illegible] آدمی ہو - اچھا تو اب ایک ہی [illegible] - دیکھو [illegible] نہیں ہے - اچھا آؤ - ہاتھ [illegible] - دیکھو تو اب اچھا [illegible] کی سند نہیں - پھر دوسری بار ہاتھ بھی نہ لگانے پاؤ گے - [illegible] ساتھ ہے -

سپاہی - [illegible] ہیں - ہاں یا تم کو [illegible] -

ہم - [illegible] تھوڑی [illegible] -

سپاہی - [illegible] ٹھنڈک تو پڑی مگر ایک خوف بھی دل میں پیدا ہوگیا -

ہم - کیا - خوف - خوف کاہیکا ہے

سپاہی - خوف یہ پیدا ہوا کہ ایک گال چوما اور دوسرا نہ چوما [illegible] تم ہمکو کاٹ کھاؤ گے -

ہم — زور سے قہقہہ لگا کر، تمہیں پیش پانا مشکل ہے۔

ب — تو پھر یہ گال کیون منتظر ہے۔

ہم — بھلا اس گال پہ کسی اور سے چومواؤ تو کیسا۔

ب — ہان اور کوئی ایسی ہی صورت ہو تو کیا حرج ہے۔

ہم — اب جانے دو نواب — اچھا آؤ ادھر بھی سہی — (چوم کر) لے اب تو کالا کتا نہ کاٹیگا۔

ب — ہم تمہاری ملاقات سے بہت خوش ہوے جانی۔ تم ضرور صبح اپنے میان کے یہان اٹھ آؤ۔ پھر بس روز ہم تم باتین کیا کرینگے۔ اب تم نے دو بوسے لیے ہین اسکے عوض مین ہم کیا دین۔ کہا خیر و مہری تم بھی کیا یاد کرو گی (تھوڑی دیر تک ادھر ادھر کرکے واپس آنکر) اور یہ سونے کا کرن پھول تم کو انعام دیا۔ ستر روپیہ کی لاگت آئی ہے۔

مہری نے جو طلائی کرن پھول پائے تو جامے مین پھولی نہ سمائی ڈیڑھ دو برس کی تنخواہ صرف دو بوسون پہ پائی۔ اب کیا تھا نواب صاحب کی درم ناخریدہ لونڈی بنگئی۔ نواب صاحب نے ترغیب آن کرکئی بار بوسے لیے اور یہ بیچ بچ کا کھڑی رہی۔ سچ ہے۔

زر بہ سر فولاد نہی نرم شود

مہری کی کائنات ہی کیا۔ تین روپیے مہینا اور کھانا اور یہان بات کرتے ہی اشرفی مل گئی اور بوسے لیتے ہی سونے کے کرن پھول عطا ہوے اب بھلا مہری کیونکر نہ پھسل جاے۔ خیر مہری اور نواب بشیر الدولہ کی کہانی تو یہان چھوڑی اب انسپکٹر صاحب کی کارگزاری کا حال سنیے۔

یہان سے آپ سیدھے قمرن کی ماں کے ہان گئے۔ دروازہ پر کانسٹبل نے آواز دی دروازے اس مکان مین کوئی ہے؟ ماما باہر نکلی ... اور انسپکٹر کو دیکھکر جھٹ اندر چلی گئی اور ضعیفہ سے کہا تھانے کے لوگ آگئے ہین اور تھانے دار کو بھی لائے ہین۔ آتے کہا اچھا پوچھو کیا ہے۔ کانسٹبل نے کہا قمرن کی ماں کہان ہین، کہا مکان ہی مین ہین مطلب بتاؤ۔ کہا انسے کچھ پوچھنا ہے۔ اتنے مین ضعیفہ نے اندر سے آواز دی (اندر آؤ)۔ انسپکٹر اور کانسٹبل اور محلے کا ایک معزز آدمی اندر گئے۔ چھوٹی بیوی کوٹھری مین چلی گئی اسوقت اس مکان مین ضعیفہ اور منی اور ماما اور بہروپن کے رنگ بدلی لڑکی تھی۔ منی وہی منی ہے جو ریل گاڑی دکھانے لے گئی تھی۔

انسپکٹر — یہ مکان کسکا ہے۔

ضعیفہ — یہ مکان میرا ہے صوبیدار صاحب۔

ا — قمرن تمہاری کون ہے۔

ض — کیا بتاؤن میان۔ مجھے اُسنے کہین کا نہ رکھا۔ ہے تو میری پوتی مگر مین نے اپنی لڑکی کی طرح سے پالا ہے۔

ا — وہ ہے کہان اب۔

ض — اللہ جانے صوبیدار صاحب۔ کیا جانے کون پھسلا کے بھگا لیگیا۔ بھولی لڑکی تو تھی ہی میری جان مین تو کوئی پھسلا کے لیگیا اور اب نکلنے نہین دیتا۔ روتے روتے آنکھین پھوٹ گئین کہ ہاے میری بچی کو کون اڑا لیگیا۔ میرے لال کو کون پھسلا لیگیا مجھے جل دے گیا۔

ا — کسی پر کچھ شک ہے۔

ض — اس محلے مین تو سب اسکو اپنی بہن اور لڑکی ہی

سمجھتے تھے مگر ہان اُسکی سسرال کے پاس ایک لونڈا رہتا ہی للتوا تنبولی وہ اُس لڑکی کو چھیڑا کرتا تھا اور وہ بھی اسکو چاہتی تھی۔ لونڈا ہے نکلین۔ اور دروازے کے سامنے رہتا تھا اُسی کے دم دہاگے مین آکے کہین جلدی ہوگی اور کسکو بتاؤن۔

ا۔ تمہارے گھر سے بھاگی کہ میان کے گھر سے۔

ض۔ نہین یہان سے نہین سسرال سے بھاگی۔

ا۔ دیکھو جی رام سنگھ (کانسٹبل) للتوا اور کدرا کو تو جاکے بُلا لاؤ۔ بھلا کیون جی تمہاری دوسری لڑکی کہان ہی۔

ض۔ ای میان وہ بھی کسو کے ساتھ چلدی۔

ا۔ اب تم بھی کسی کے ساتھ بھاگ جاؤ۔

ض۔ مجھ بڑھیا کو کون پوچھیگا بیٹا۔ سر ہلنے لگا۔ وہ تو ابھی ماشے اللہ جوان ہین اُنکے سیکڑون گاہک ہین۔ مین چار اوپر ساٹھ برس کی ہونے آئی۔

ا۔ افوہ۔ یہ بڑی شتہ بڑھیا ہی۔ کیا صاف صاف کہہ رہی ہی۔ یہ دونون چھوکریان اسی کے پیسہ مین بھاگی ہین۔

ض۔ تو ایسی مائین کوئی اور بھولی ہونگی۔

ا۔ بڑی گھاگ ہو تم۔ کاٹے کا منتر نہین۔

ض۔ ہے تو میان مین اپنی لڑکیون کو اپنے آپ گمراہ کر دیتی اور اُنکے دیکھنے کو ترستی۔

ا۔ تمہاری بڑی لڑکی نازو کتنے دن سے غائب ہی۔

ض۔ قمرن کے بھاگ جانے کے کوئی مہینا بھر کے ... سے۔

ا۔ پہاڑ سے اُنکا خط کب سے نہین آیا۔

ض۔ کہان سے۔ پہاڑ سے۔ پہاڑ کہان ہی۔

ا۔ کیا تمہی بنی جاتی ہین۔ بھلا تمکو یہ معلوم تھا کہ نازو بھی بدچلن ہی۔ قمرن پر تو تمکو شک ہی کہ للتوا سے گٹھ کے بھاگ گئی اور نازو پہ کون ڈورے ڈالتا تھا۔

ض۔ نازو نے مجھسے ایک بار یہ کہا تھا کہ امّی جان کوئی بشیر الدولہ نواب ہین وہ ہمین گھر ڈالنے کو کہتے ہین۔

یہ گرما گرم فقرہ سُنکر انسپکٹر کے آئے ہواس غائب ہوگئے کہ واہ ری ضعیفہ۔ اچھا اُلٹا دھڑا باندھا۔ کیون نہو۔ بشیر الدولہ ہی سے اُٹھا لی۔ کچھ ہنسی آتی تھی اور کچھ حیرت تھی کہ اسکو کس نے آکے پرچہ چڑا۔ مگر سمجھ گئے کہ اسکی گواہی مفید مطلب نہوگی۔ یہ بڑی دور ہی۔ ہم ڈال ڈال تو یہ پات پات۔

اتنے مین کدرا اور للتوا آگئے۔

ک۔ انسپکٹر صاحب سلام۔

ل۔ بندگی ہجور کتوال صاحب۔

ا۔ کیون جی للتوا تم کچھ جانتا ہی کہ قمرن کہان گئی۔ اُسکی مان کہتی ہی کہ تم پر وہ ریجھی ہوئی تھی اور تم اُسپر جان دیتے تھے اور تمھین نے اُسکو بھگا دیا۔

ل۔ اجی ہجور یہ چنڈو بڑی حرمجادی ہیگی۔ اسی نے (ہکلا کر) اسی نے صاحب تمھارے نواب کے پاس بھیجا اور اب سسری لوگون کو لگاتی ہی۔

ض۔ ارے کوئی ہی۔ ارے اس مونڈی کاٹے کو میرے گھر سے نکالو۔ اسکا جنازہ نکلے موے کا۔ کل شام اسکو نہ دیکھنی نصیب ہو میری بھولی بالی بچی کو

پھسلا کے لیگیا میرا صبر ٹرے اسیر—

ا- کدرا کیا تمھاری گوڈالی کو للتو بھگا لیگیا-

ک- جی نہین للتو تو ہمارا دوست ہی- یہ سب اسی مردار کا پھسادہی—

ض- (بہت غل مچاکر) مردار تیری اما- مردار تیرا کنبا مردار تیرے گھر بھر کی تیرے خاندان بھر کی عورتین میت پڑے تیرے کنبے کو مونڈی کاٹے- موے نامردے میری لڑکی کو کسو ٹرے آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالا- بیحیا بے شرم تیری صورت پر پھٹکار- تجھ سے اللہ سمجھے-

ک- ہجور- بس اسکے گھر سے ایک دن آئی بس پھر یہان سے ہمارے پاس نہ آئی اور جانے کہان سے اس سسری نے تو نواب کے پاس بھیجدی تھی-

ا- تم صاف صاف بتاؤ جی کہ نواب محمد عسکری تمھاری لڑکی کو خود بھگا لے گئے یا تمنے انکے سپرد کردی اور قمرن کی عمر کیا ہی—

ض- حضور رجب کی نوچندی کو پیدا ہوئی تھی تو ابکی جو نوچندی گئی رجب کے مہینے مین تو اٹھارہوین ختم لگی ٹر ھائی تھی- بہنون مین ڈھائی برس کی چھٹائی بڑائی تھی- قمرن کوئی ساڑھے اٹھارہ برس کی ہی اور نازو اکیسوین مین-

ا- نواب عسکری بھگا لیگئے تھے یا تمنے خود انکے سپرد کردی اسکا جواب نہ دیا تمنے-

ض- مین جو لکھواتی ہون وہ کیون آپ صاف صاف نہین لکھتے کہ قمرن بدچلن تھی اور میان اسکا آنکھ چورا جاتا تھا اور اس مونڈی کاٹے دیوث کے یار دوست قمرن کے پاس آتے جاتے تھے اور کدرا کو بھی کھلاتے تھے اور یہ للتو بھی دن رات گھسا رہتا تھا- مجھے یقین ہوتا ہی کہ یا تو للتو نے اپنے گھر مین چھپا رکھی ہی کیونکہ اسکی اسپر جان جاتی تھی اور وہ اسکو چاہتی تھی اور یا اس کدرا نے کسو کے ہاتھ بیچ ڈالی اور ہماری بڑی لڑکی نازو جان ایک نواب ہین بشیر الدولہ انکے ساتھ نکل گئی ہی ہم نے اسکے میان کو بلوایا- وہ بشیر الدولہ کی گت مکت بنائیگا یہ آپ لکھ لین-

ک- عورت کیا بس کی گانٹھ ہی-

ض- تیری اماں نہین بس کی گانٹھ ہی-

ل- اجی اسکے (دھکا کر) اسکے منہ نہ لگو-

ض- دست پناہ سے زبان پکڑ کے کھینچ لونگی- ہان کسو اور بھروسے نہ رہنا-

ک- جانے دو یار-

ا- تم کون ہو بی صاحب (منی سے)

منی- جی ہم بھی یہان کبھی کبھی آجاتے ہین-

ا- قمرن اور نازو کو جانتی ہو—

منی- جی ہان ہماری گوئیان تھین-

ا- اب کہان ہین-

منی- ایک تو سنتی ہون کوئی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکل گئی دوسری کو نواب بشیر الدولہ نے بازار بیٹھنے سے گھر ڈال لیا اب اسکا مرد آنے والا ہی-

ا- (دلمین) یہان دال نہ گلیگی (ماما سے) تم یہان کب سے نوکر ہو-

ماما- اے ہجور ہمکو یہان دتی پکاتے ہوئی ہونگی کوئی دو برس

ا- قمرن کہان گئی ہے-
ف- اب ان سب سے پوچھو کے ---
ا- (ڈانٹ کر) چپ رہو تم- خبردار جو بیچ بیچ مین بولی-
دفعدار- کیون بیچ مین بولتی ہے- چپ رہ-
ا- ہان ماما کیا جانتی ہو-
ماما- حضور قمرن بی بی بس ایکا ایکی غائب ہو گئین کوئی نواب کون ہین وہ ایک دن آئے بس دوسرے دن سے بٹھا کے گاڑی پر لے گئے-
ا- اور وہ خود بھی آتے جاتے تھے-
ماما- ہان آتے رہے- تو ن گدرا میان کی چوری سے قمرن بی بی کا بھگا لے گئے- رسول اور خدا سب کا بھرا معلوم ہوتا ہے- مگر اوہ پہلے ہی سے گھر اب تھی- جانے کس کس کے پاس گئی ایسی لڑکی کی تو صورت نہ دیکھے ہیجا (ہیضہ) کھائے جائے- کوڑ کہت ہو ہیاڑ ی پہ ہین-
ا- اچھا تم ادھر آؤ- سب حال مرے سے لکھواؤ-
ماما- لکھو صاحب قمرن بی بی اور نا جو بی بی کا رویا چلنی کا ہمکا اچھا نہین لاگت تھا تون ہم انکا سمجھا وا ای وہ اپنے ایک نواب کا لائے کے راوٹی مان بٹھائے دہین اور اُنکی دادی یہ ہمار ملکنی اُنکا نواب پاس بٹھائے کے نیچے اُتر آئین- ہم اپنے دل مین کہا تو دیکھو اندھیر- دادی کا مسکا کھاسی کٹنی ہے- پھر نا جو کا نواب کے پاس بھیجس- آس چنڈالن ہے کٹنی- بس پھر نواب کے پاس بڑکی چھٹکی دونون کا بھیجس- نواب چھٹکی کا بند کینھس بڑی کا ایک منی سے جون ہم پوسس نہارت پھرت ہین پھر دا کے دھس- وہو آوت لاگے- بس بھگا لے گئے

ف- ارے اس چھوٹی پہ آسمان ---
ا- چپ نہین رہتی ری شہدی تو-
دفعدار- اب تو ذلیل ہو گی حرامزادی
ا- کیون ماما جی بھلا یہان سے کوئی خط وط بھی آتا تھا-
ماما- اے حضور رکھتین پہ رکھت- انجلی بھر بھر کے روپیا کمائی کھا لیکا جیسا ہین تو سرک (شوق) بھوا-
ا- بھلا کوئی خط موجود ہے-
ماما- پڑھوا کے تون پھاڑ ڈالت راہے-
ا- اور پڑھتا کون تھا-
ماما- اُن نواب کے دروگا کا بھائی ہے اونہوا کو جانے کو ہے- موٹ موٹ ہے- ٹھیکے رکھائے- یہی کو لیا سے باہر نکلکے سرکوا پر مکان ہے-
ا- دفعدار جا کے بلا لاؤ- سمجھ گئے نہ-
د- جی ہان سمجھ گیا وہ جو بیچ خوب اُترا تے ہین-
دفعدار نواب محمد عسکری کے ہان گیا- پہرے والے نے پھاٹک پر روکا- کہا دارونہ صاحب کے چھوٹے بھائی کو ذرا بھیجدو- آدمی نے آکے کہا وہ کہتے ہین ہمکو فرصت نہین ہے- کہلا بھیجا- کہو سرکاری کام ہے انسپکٹر صاحب بلاتے ہین- آدمی نے آکے کہا ذرا آپ کو بلاتے ہین جمعدار صاحب-
د- بندگی ہے دارونہ صاحب-
دارونہ (کا بھائی) بندگی- کیا ہے میان-
د- صوبیدار صاحب ایک جگہ تحقیقات کر رہے ہین آپ کو ذرا بلایا ہے-
دارونہ- کیون کیون خیر باشد-

د- کچھ کام ہوگا-
داروغہ- ہمکو تو فرصت نہین ہو اسوقت-
د- چلیے چلیے صاحب- کیون بات کو بڑھایئے گا-
داروغہ- بات کیسی جی اور کیسے صوبہ دار- جاتے ہو
کہ نہین- وہ ہین کیا بیچارے- خوب-
د- بہت اچھا- بندگی-

دفعدار یہان سے آگ ہوکے گیا- جلا بھنا خاک-
جاکے کہا صاحب انھون نے تو اک دو سو سنائین
اور اک دو سو حضور کو اب جو ارشاد ہو وہ کرون- انسپکٹر
صاحب نے کہا- نہین آتا تو سمجھ لینگے- ہاتھیون سے
گنے کھانا خالہ جی کا گھر نہین ہو- جانتے کہان ہین بچہ-
وہ سمجھا دیا ہو کہ عمر بھر یاد ہی تو کرین- اور وہ آتا بھی تو کیا
نتیجہ تھا- تھوڑا تھوڑا ہو- اچھا اب بتا ری بڑھیا-
تیرا میان وہ داروغہ کا لڑکا خط پڑھ پڑھ جاتا تھا-
اور تو اب انکار کرتی ہو وہ خط کہان سے آتے تھے ری
باپ تیرا بھیجتا تھا کہ میان گھر سے لاتا تھا یہ ماما کیا کہ رہی ہو
ضعیفہ نے اسکا کچھ جواب نہین دیا اور کوٹھری سے باہر
نکلکر رونا شروع کیا- ہاے میری عزت اتار لی- مجھے کہین کا
نہ رکھا- میرے گھر مین گھس کے مجھے گالیان دین کسی کو
میرا باپ کسو کو (خصم) بنایا- ادھر بشیر الدولہ مونڈی کاٹے
نے میری نازون کی پالی نازو کو پھسلا کے گھر ڈال لیا- ادھر
اس کد را مونڈی کاٹے پر بجلی گرے اسنے قمرن میری
بھولی بالی لڑکی کو کہ بیچاری تین پانچ بھی نہین جانتی تھی
ادھر ادھر بھیج کے تباہ کیا اور اسی للوا پر آسمان
پھٹ پڑے- اسکی میت نکلے- کل مرتا ہو تو آج مرے
کتے کی موت مرے بھونک بھونک کے مرے اس موے نے
مجھ نکھتون جلی کو کہین کا نہین رکھا- اور اوپر سے یہ نہین داروغہ
نے آکے گالیان دینی شروع کین-
ا- سنتی ہو او بڑھیا- اتنے جوتے پڑینگے کہ یاد کریگی-
کانسٹبل- لڑکیون کو نوابون کے گھر بھیجکر باتین
بتاتی ہو-
دفعہ- بڑی کٹنی ہو- اسکو چوکی پر لیچلیے-
ا- ہان یہ بے اسکے نہین مانیگی-
منشی- حضور جانے دیجیے اب- اسکی معاف کردیجیے اب
جو بولیں تو آپ کو اختیار ہو-
ا- دیکھتی جاتی ہو کیا کیا باتین کرتی ہو چڑیل-
ماما- ہجور ہم اب نوکری نہ کرب-
کانسٹبل- جو تیری تنخواہ ہو وہ لے اور اپنا اسباب اسکے
سپرد کرکے بھاگ جا نہین یہ بڑھیا تجھکو کھا ہی جائیگی کچا-

انسپکٹر نے ماما کو اپنے سامنے اس بڑھیا سے جھٹکارا
دلوایا اور دریافت کرلیا کہ کہان ٹکیگی- یہان سے ضعیفہ
کو ڈانٹ کر پھر بشیر الدولہ بہادر کے ہان گئے کہا
بھائی صاحب ایک گواہی تو مہری کی ہتیل گواہی ملی ہو
اور دوسری گواہی قمرن کے میکے کی ماما نے وہ پھڑکتی
ہوئی دی ہو کہ جی خوش ہوگیا صاف صاف اظہار
دیے کہ یہ بڑھیا کٹنی ہو اور اسی نے اپنی دونون
لڑکیون کو ان دہاڑون پہونچایا اور نواب عسکری
اسکے مکان مین برابر آتے جاتے تھے اور وہی اسکو
بھگالے گئے اور پہاڑ پر سے خطون کا بھی تار لگا رہتا ہو
اور عسکری کے داروغہ کا بھائی وہ خطوط پڑھ کے

سُنا جایا کرتا تھا - اُس ماما کو بھی مین نے پچھوڑ رکھا ہی - تھوڑی دیر مین اُسکو بھی بلواتا ہون - کیجیے مہری سے کیسی نبٹی -

اتنے مین ایک گوشے سے آواز آئی (بندگی صوبے دار صاحب) پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو بی مہری - مسکرا کر بندگی کا جواب دیا اور دل مین سمجھ گئے کہ گردان کبوتر ہو گئی - اب اِس سے جو گواہی چاہینگے دلوا دینگے -

ا - تو ایک یہ - دوسرے ماما -

ب - (بشیر) ماما کو بلوا تو لو ہاتھ سے نجانے پائے -

ا - دل لگی ہی - پولیس کی کارروائی ہی - کہیے بی مہری صاحب کچھ کھانا دانا بھی کھایا - ہم تو تڑکے سے اب تک بھوکے ہین واللہ -

مہری - حضور کے جاتے ہی نواب صاحب نے کہا تھا کہ میری چوک ہوئی صوبے دار کو کھانا نہ کھلوا دیا - اب کھلوا دو جی - کیا کھانا ہوگا نہین -

راوی - اب تو حکومتین اور مہمان نوازی کرنے لگین کیون نہو -

بشیر الدولہ نے باورچی کو بُلا کر حکم دیا کہ انسپکٹر صاحب کے واسطے کھانا جلد حاضر کرو اور کوئی عمدہ شے کھانے کے قابل نہ بچی ہو تو جلد تیار کر دو - انسپکٹر نے کہا (بھئی جو موجود ہو وہ حاضر کرو - ہم سپاہیون کے کھانے کی نہ پوچھیے - واللہ دو دن سُوکھی روٹی کھائی ہی اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ چبینا بھی دِقت سے نصیب ہوا ہی ہم کوئی نوابزادے تو ہین نہین کہ جب تک پلاؤ بین شیرہ بادام نہو - دسترخوان پر دو تین قسم کے کباب اور انواع واقسام کے سالن نہون تب تک کھانا گلے سے نہ اُترے)

باورچی نے گرما گرم چپاتیان اور قورمہ اور ماش کی دال اور گوبھی کا سالن لا کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا پیر و مرشد اِسوقت تو یہی موجود ہی - کھانا کب کا ٹھنڈا دیا گیا تھا مگر قورمہ تو خیر اچھا پکا ہی پر مگر گوبھی فصل کی نئی نئی چیز کھانے کے قابل ہی -

انسپکٹر بھوک کے وقت اِسی کو ہزار غنیمت سمجھے - کہا بھئی یہ جو تم لائے ہو اِسکو بندہ نعمت سمجھتا ہی - اول تو اِس قورمے کا کیا کہنا - دوسرے گوبھی نے سالن مین واقعی بڑا ہی مزہ دیا - اِس فصل مین ہم نے ابھی تک نہین کھائی تھی اور تو خیر یہ سکّے کی چیز دال کیسی خوش ذائقہ پکی ہی کہ واہ - واقعی کھانا تو نواب صاحب پر ختم ہی - گو اہل لکھنؤ سے بہتر کھانا روے زمین پر کوئی نہین کھاتا مگر لکھنؤ والے آپ کا لوہا مانے ہوے ہین - کھانا کھا ہی چُکے تھے کہ ایک خدمتگار نے کہا حضور سپاہی چوکی پر سے آیا ہی اور کسی برف والے کو حضور نے بلایا تھا وہ آیا ہی اور کدرا اور وہ تنبولی سب حاضر ہین - مہری کو اُنھون نے اشارہ کیا کہ دوسرے کمرے مین چلی جاؤ اور خدمتگار سے کہا آنے دو - یہ تینون مع کانسٹبل کے حاضر ہوے اور انسپکٹر صاحب کو بہت جھک کے سلام کیا اور کانسٹبل نے کہا (حضور یہ برف والا حاضر ہی - اور گواہی لکھوانے آیا ہی - کہتا ہی ہم کرن کو بہت پہلے سے جانتے ہین) برف والے نے کہا - ارے حضور ہم چاہتے تو نواب عسکری کے گھر سے نکلکر ہمارے ہی

گھر پڑ جاتی - لوہے کے سیخچون کے اندر سے بلائین لیا کرتی تھی اور ہمین دیکھ کے تڑپنے لگتی تھی اور ہمین اپنی تصویر بھی دی) انسپکٹر نے نام پوچھا - کہا چھجلے (فطلے) انھون نے سمجھایا کہ تم یہ نہ لکھواؤ کہ ہم کو پیار کرتی تھی اور لوہے کے سیخچون کے اندر سے بلائین لیتی تھی اور اپنی تصویر ہمکو خود دی - یون لکھواؤ کہ ہم جو برف بیچنے نکلے تو مہری نے بلایا اور برف لی تو وہ کوٹھے پر سے جھانکنے لگی تو ہم نے ایک مہری کو مفت مین دو چار روز قلفیان کھلائین اور کہا مہری تمھاری بی بی تو بڑی قبول صورت ہین ہمکو ڈیوڑھی پر نوکر رکھا دو تو احسان ہو گا مہری نے مسکرا کر کہا کہین شامتین تو نہین آئی ہین جو تیان کھانے کا جی چاہتا ہے کیا نواب کے مارے پرندہ تو پر نہین مار سکتا یہان - ہوا کا گذر نہین - تو کس کھیت کی مولی ہو - ہاتھی آئین گھوڑے جائین اونٹ بچارے غوطے کھائین) مگر تین چار دن کے بعد جب مہری کو خوب قلفیان کھلائین تو اُسنے کہا اچھا ایک بات ہم کر سکتے ہین نواب نے انکی تصویرین کھنچوائی ہین کہ تو ایک تصویر چوری سے تجھکو لا دون مین تو مرا ہوا تھا ہی مین نے ہاتھ جوڑے کہ لا دو بوا - وہ جا کے تصویر لے آئی - نواب کا نام محمد عسکری تو تم جانتے ہی ہو - اُسکا نام قمرن ہے اور مہری کا تمھارا ہم سامنا کرائے دیتے ہین - نواب صاحب ذرا اپنے گھر کی مہری کو تو بلوا بھیجئے نواب صاحب نے مہری کو آواز دی اور وہ کھٹ سے آن موجود ہوئی - برف والے کو مہری دکھا دی اور مہری سے کہا برف والے کو پہچان لو - مہری کہیگی کہ جی ہان ہم نے اس برف والے کو تصویر دی تھی اور برف والا کہیگا کہ ہم اس مہری کو خوب پہچانتے ہین یہی آنکے ہان نوکر تھی اور اس سے ہمکو تصویر ملی تھی -

ب - کہو کیا کیا خبرین ہین -

ک - بچہ بچہ شہر بھر کے مین دھوم مچی ہے کہ چوڑی والے نے نواب پر گھڑا داغ دیا -

ا - واہ کیا گھڑا ہے - وہ رہ گے کدریا -

ب - دھوم تو پڑی گئی -

مہری - اور یہ کیسی چڑوا تھی رہے تیری کہ ایک دو پہر بند نہین - للتو اسے ملاقات - کہین نواب سے سانٹھ گانٹھ کہین برف والے سے اشارے بازی - مگر وہ تمکو کیا خاک پسند کرتی - پری کی صورت ہے - چاند کا ٹکڑا کھڑا ہے وہ جو اپنے کے پاس کا ہے کو رہتی بھلا - حضور کوئی سو پچاس مین ایک ہوتا ہے وہ لاکھ دو لاکھ مین ایک ہے - مگر اُف رے چلبلے پن - بڑی چلبلی -

کدریا - جی ابھی لونڈیا تو ہی ہی -

مہری - ابھی لونڈیا ہی ہے - (قہقہہ لگا کر) تجھکو لونڈا بنا کے چھوڑ دیا - ابھی ننھی بچاری ہی ہے -

للتوا - اسکے حساب ابھی لونڈیا ہی ہے - ال ہان وہان کچہری مین لونڈیا ہی بتانا -

مہری - وہان کیا عمر بتائی ہو گی حضور

ا - تم کہنا کوئی تیرہ چودہ سال ہو گا اور للتوا کہے جب بھاگی تھی تو بارہ برس کئی مہینے کی تھی - اسکی

ساس نے مجھ سے کہا تھا - اور میاں فضلے تم کہنا حضور ہم نے تو دور سے دیکھی تھی ہم کو تو چھوکری سی معلوم ہوئی بہت ہو بارہ برس حد تیرہ -

مہری - کیا تمہیں سچ سچ چاہتی تھی -

فضلے - ہاں ہاں - سیجون کے اندر سے ہاتھ بڑھا کر بلائیں لیتی تھی -

م - یہ حال ہم نہیں کھلا برف لیکے تو تم آتے تھے -

ف - تب سواء ایک عورت کے اور سب کو ہٹا دیتی تھی -

م - یہ بات -

کدرا - جی وہ بڑی حرمجادی ہے -

ا - ہم تو اسکے جگرے کے قائل ہیں -

ب - جی ہاں - سچ گویند آنچہ میگوید گفتن دہید کہ مرا ہمچو سخنان این مرغکہ خیلے پسند ست -

ا - بھلا کیوں جی کدرا کبھی تمکو بھی شک ہوا تھا کہ یہ عورت بد ہے - کبھی کسی سے ہنستے دل لگی کرتے بھی دیکھ پایا تھا -

ک - جی ہجور ہم تو ایسی بات کا کھیال ہی نہیں کرتے تھے سمجھے صاحب ہماری تو اسپر جان جاتی تھی اور ہمارا کہا سسٹری مانتی تو ہم کہتے کہ جو تیرا جی چاہے سو کر مُدا اسرے سام سے کنواڑے بند کرکے با اِجّت (عزت) آبرو گھر کی چار دیوالی مین ہے -

اسپر انسپکٹر کو بڑی ہنسی آئی اور میاں کدرا خود بھی ہنسے گویا اپنے نزدیک بڑا لطیفہ کہا تھا - بشیرالدولہ نے رکھ ہنسی ضبط کی مگر ضبط نہ کرسکے - مہری مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئی -

ا - باعزت آبرو کی کتنی ہوئی -

م - بات تو واجبی کہی ہے حضور - اسکو سمجھا دیتا کہ دن بھر اپنے ادھر اُدھر چُلبلا فرسے سے اور رات کو باعزت آبرو چاردواری مین دبک رہ - اور سچ یہ ہے دن بھر چہچے چھکنے کو کیا تھوڑا ہے -

ک - ہم تو یہ بات جانتے ہیں -

ا - یہ بات بکی ہے استاد -

م - ابکی ملجاے تو ہمارے نواب کے سپرد کردے -

للتوا - وہ تو کول ہوگیا ہے -

ک - ہاں نواب صاحب تو ہمارے مالک ہی ہیں - ولا صورت ہمکو دکھا دیا کریں -

ب - ضرور - ایسی بات ہے بھلا -

ک - عورت کا کیا بھروسا ہے جی -

م - واہ - کیوں ہے کیوں نہیں -

راوی - بجا - آپ کا فرمانا بہت صحیح ہے -

ک - رہنے تو آپ سے نہیں تو سکے باپ سے -

م - اجی تو مردوں کا کون بڑا بھروسا ہے - آج یہاں کل وہاں - پرسوں وہاں - نرسوں اور کہیں - مرد کہاں کے بڑے وہ آئے ہیں - تم لوگوں کا کوئی اعتبار ہے - اب اتنے مرد بیٹھے ہیں جب تو ہم بے جھجک بیٹھے ہیں اور جو اکیلے میں کوئی بٹھائے تو حاشا ہندی نہ بیٹھے - مرد کا اعتبار کیا - آگ اور پھوس کا ساتھ کیا -

راوی - کیا چہک رہی ہیں بی مہری -

ل - ہجور کے دم کو کھدا سلامت رکھے کیا بات ہے -

ک - ہمارے واسطے تو جو ہجور نے کیا سو کوئی نہ کرتا

م - جورو دلوا دی اب اِس سے بڑھکر اور کیا ہوگا -

ک - ہم تو کچھہ کہتے ہین -

ا - دلوا تو نہین دی - یہ کہو کہ اپنی جورو کو اپنے بس ہین کر لیا -

ک - تو کیا بُرا ہوا اُسکے پاس سے تو یہان اچھی ہی رہیگی - ہمارے ہجور کی لونڈی تو بنیگی -

ا - ہم تو تیرے جگرے کے قائل ہین یار -

ک - ہجور ہم تو یہ بات جانتے ہین -

م - بس یہی پکی بات ہو - چین کرو اور نواب صاحب کو دعائین دو - اور کہین ایسا نہو کہ جورو پا کے پھر صورت بھی نہ دکھاؤ -

ب - جائینگے کہان - پھر نہ بھاگ جائیگی -

اِس تقریر مین انسپکٹر چونک پڑا - اور بشیر الدولہ کی طرف دیکھکر ہنسا - کہا جناب ایک بات کا ذکر کرنا تو بھول ہی گیا - اِس ڈھنڈھو کی اور بھی دل لگی سُنئے وہ تمکو بیے مرتی ہو -

للتوا - کیا ابھی ہجور نے یہ نہین کہا تھا -

ا - نہین جی بالکل بھول گیا تھا - خوب یاد آیا - اسکو جو مین نے ڈانٹا کہ تو صاف صاف بتا کہ قمرن اور نازو کو کون بھگا لیگیا تو اُسنے کہا قمرن کو تو اُسکا میان خود ادھر اُدھر بھیجتا تھا - بس وہ کسی امیر کے ساتھ نکل گئی اور چند اجھوٹ نہ بلوائے اِسی للتوا کم بخت نے بھگا دی ہوگی کیونکہ یہ اُسپر مرتا تھا اور اُسکی اِسپر جان جاتی تھی -

م - اور یہ صاف صاف کہ رہی ہو -

ا - ہان ہان - اسکو شرم کاہیکی ہو -

للتوا - ابھی آگو تو سُنو مہری جی -

ا - اور ہمنے پوچھا نازو - کہا نازو کو نواب بشیر الدولہ پھسلا کے لے گئے اور گھر ڈال لیا اور اب نکلنے نہین دیتے -

بشیر - (متحیر ہوکر) کیا کہا ! اجی نہین -

ا - نواب صاحب کے سر کی قسم -

ب - دل لگی کرتے ہو جی -

ا - دل لگی کرنے والے کو خدا غارت کرے -

ک - ہان ہان ہجور کہتی تھی -

ل - ہجور دو دفعہ کہا -

ب - اور سنیئے - الٹا دھڑا باندھا -

ا - مجھے اِسقدر ہنسی آئی کہ مین بیان نہین کر سکتا - مگر وہان کہنے کا کون موقع تھا چپ رہا - معلوم ہوتا ہو یہ کسی اُسطرف والے کی کارستانی ہو - جاکے یہی پڑھا دی ایک سے ایک بڑھکے ذات شریف ہین نہ دینا ہین مگر خبر سمجھا جائیگا -

ب - کیا کیا اُستاد لوگ ہین - لاحول ولاقوۃ - واللہ بڑے بدمعاش لوگ ہین مگر اتنا معلوم ہوگیا کہ میرا نام وہ لوگ سمجھ گئے ہین کہ یہی لڑواتا ہو اچھا کیا پروا ہو -

ا - نواب بندہ اسٹیشن جاتا ہو - ممکن تھا کہ کھانے پر بٹھا رہتا اور سب کو بلوا لیتا مگر یہ تو اپنا کام ہو -

ب - مین اِس عنایت کا تمام عمر شکر گزار رہونگا -

ا - (کانسٹبل سے) اُس ماما کو جاکے بلا لاؤ - نواب بھی اُسکو چیزے خواہند داد کہ خوش گردد و بگوید ششش رذیہ

تنخواہ می دہم اگر راضی ہستی بیا و نوکری ما بکن راضی خود
گشت سر شہادت او ہم مثل شہادت این مہری مثل
چالان ست۔

یہ بے مثل فارسی بول کر آپ سوار ہو کر اسٹیشن گئے
کہ را اور للتو اور برف والے کو رخصت کیا اور کانسٹبل
ماما کے بلانے کو رخصت ہوا اور نواب بشیر الدولہ بہادر اور انکے
نگین جہری کمرے میں چھوڑ دی گئیں۔

اسٹیشن پر انسپکٹر نے راس ناتھ سب انسپکٹر پولیس
سے ملاقات کی۔ اسکے بعد گواہ پیش ہونے لگے۔
ایک تار بابو نے کہا ہم گواہی دینگے انکی شہادت قلمبند کی
گواہی۔ . . . . مہینے کا عرصہ ہوا نواب عسکری
ایک روج رات کو ہمارا پاس تار گھر کا بیچ میں باہر کو
کھڑا ہوا اور ہمارا تار گھر کا کلاک سے اپنا گھڑی ملایا۔
ہم شلام بولا کہا بابو شاہب آپ کا گھڑی اور یہ کلاک
ٹھیک ہر جو بھرک ہر۔ ہم بولا بابا ہمارا گھڑی تو واٹر
بری واچ ہر اسکا دام ساڑھے آٹھ روپیہ ہر ہم ایسا گھڑی ہر
بولا شاید آٹھ روپیہ کا واچ گھڑی لگانے سے کیا ہوا وہ
ہم بولا اسکا مطلب (مطلب) یہ کہ ٹائم گرینڈ رہتا ہر
شو ہی مطلب ہر۔ پھر ہم پوچھا آپ کہاں کو جاتا ہر۔
بولا ناہیں بابو شاہب ہم لوگ پہاڑ کا ہوا کھانے کو
نینی تال کے بیچ میں جاتا ہر۔ ہم دیکھا اسکے ساتھ
دو تھوڑ بیگم تھا اور بہت سا نوکر چاکر لوگ ۔۔ اور وہ
بھی ساتھ میں تھا وہ جو میونسپل بورڈ کا ممبر ہر
راج بلی کہ مہراج بلی نام ہر۔ ہم اپنے آنکھ سے دیکھا کہ
عورت ساتھ میں ہر اور بہت سارا لوگ جمع ہوگیا۔

شاب کوئی جانتا ہر۔
ا۔ آپ کو کچھ معلوم ہوا کہ ان عورتوں کا نام کیا تھا۔
بابو۔ ہم نام کا ہیکو پوچھنے والا تھا۔
ا۔ بھلا پھر انکے جانے کے بعد کچھ اور خبر سنی تھی۔
بابو۔ اب پتا لگا ہوا کہ وہ یہاں سے دو عورت بھگا کے
لیگیا ہم شوچا کہ بابا یہ وہی دو عورت تھا۔
ا۔ وہ عورتیں انکے ساتھ کے درجے میں بیٹھی تھیں
یا الگ۔
بابو۔ الگ نہیں دونوں کو لیکے نواب ایک درجے کا بیچ
میں بیٹھا تھا اور یاد نہیں کون کون تھا۔
ا۔ وہ عورتیں پھر پہاڑ سے واپس آئیں۔
بابو۔ سو ہم کیا جانے۔ ہم انکو پہچانتا نہیں ہیگا۔
ا۔ آپ لوگوں کے کہنے سے سمجھے کہ وہ نواب محمد عسکری
ہیں یا آپ کو خود معلوم تھا۔
بابو۔ ہمارا شاہب سلامت بہت روج سے تھا۔
ہم کیا یہ بات چیت نہیں ہوا تھا۔ ہم اچھی طرح اسکو
پہچانتا ہر اور منشی کو بھی جانتا ہر جو میونسپل کا ممبر ہر
اور انکے ساتھ جو اکا شاہب تھا اسکو بھی ہم جانتا ہر
وہ ہمارے سے ایک رفل بندوک مول لیا تھا۔
ا۔ تو آپ کی گواہی تو بہت اچھی ہوگی۔
بابو۔ جو آنکھ سے دیکھا شو چھپایگا نہیں۔ اور جو نہیں
دیکھا شو کہیگا نہیں۔
کانسٹبل۔ بابو ایسی ہی بات ہر۔ دھرموں دھرم جو
بات تھی وہ کہدی بس۔
اسکے بعد نائب اسٹیشن ماسٹر کے اظہار لیے گئے۔

ا- آپ کتنے عرصے سے نائیٹ اسٹیشن ماسٹر ہین - اسم شریف آپ کا -

ماسٹر - میرا نام مولچند ولد بہاری لال ساکن قصبہ انام عمر ۲۷ سال - بندہ ڈھائی برس سے نائیٹ اسٹیشن ماسٹر ہے - امسال دو ہفتے کی رخصت لی پرسون سے پھر اپنی ڈیوٹی پر آگیا -

ا- آپ کو کچھ خیال ہے کہ ـــــ مہینے مین نواب محمد عسکری صاحب مع کچھ عورتون کے ریل پر سوار ہوے تھے اور اُسدن گھٹا ٹوپ اور گنگا جمنی ہوادار بھی اسٹیشن پہ آئے تھے -

م - نواب دواب تو ہمکو کچھ یاد نہین اور نہ دن اور مہینا اور تاریخ یاد ہے - مگر تین چار بار ہمارے وقت مین عورتون کے لیے گھٹا ٹوپ اور عمدہ عمدہ فنسین وغیرہ اسٹیشن پر ضرور آئی تھین -

ا- وہ کسکے ہان کی عورتین تھین -

م - اب یہ ہمکو اتنے دن کے بعد اچھی طرح نہین یاد ہے -

ا- کچھ قیاس سے کہہ سکتے ہین آپ -

م - ایک دفعہ تو شاید نیپال کے کوئی جنرل تھے اور اسی طرح لوگ آتے ہی جاتے رہتے ہین ہم کہان تک اسکی یادداشت رکھین -

ا- نواب محمد عسکری کو آپ پہچانتے ہین -

م - راجہ بلاسپور کے بھائی محمد عسکری کو تو پہچانتا ہون اور کسی عسکری سے ملاقات نہین ہے -

ا- منشی مہراج علی کمشنر میونسپل سے ملاقات ہے -

م - نام کبھی نہین سُنا -

ا- ہون ! تو آپ کچھ بھی نہین جانتے -

م - کس چیز کو -

ا- خیر آپ سے یہان کسی نواب زادے سے ملاقات ہے -

م - سُنیے جناب بندہ ٹکٹ بابو آدمی ہے - اپنے کام سے کام رکھتا ہے بس - چاہے نواب ہون چاہے بادشاہ -

ا- اچھا آپ کے تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے ذرا جمعدار کو بلا دیجیے -

جمعدار صاحب تشریف لائے - یہ شاہی کے زمانے مین چوبدار سلطانی تھے بڑے معتبر اور لسان آدمی اور لحیم شحیم - خواہ مخواہ مرد آدمی - آتے ہی فراشی سلام اُٹھایا - اور بہت ادب کے ساتھ کہا حضور نے یاد فرمایا ہے ؟ ارشاد -

ا- (انسپکٹر) آپ کب سے اسٹیشن کے جمعدار ہین -

ج - خداوند مجھے آج کوئی سات برس ہوگئے -

ا- اِن دو برس کے اندر کبھی رخصت لی تھی -

ج - صرف دو دفعہ - عیدین کو اور کبھی نہین -

ا- آپ نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہین -

ج - خوب پہچانتا ہون حضور - رئیس ہین ہمارے ملک کے اور بہت بڑے رئیس ہین - حق تعالی سلامت رکھے -

ا- آپکو یاد ہے کہ وہ کبھی ریل پر سوار ہوکر باہر گئے تھے -

ج - نواب محمد عسکری صاحب بہادر - دیکھیے - ہان کچھ خیال سا تو ہے - یہ نہین یاد ہے کہ کہان تشریف لیگئے تھے مگر ہان گئے تھے -

ا- کس قطع سے گئے تھے -

ج - یہ غلام نہین سمجھا - قطع کیسی صاحب اچھی قطع سے

گئے تھے - اور قطع کیسی ہوا کرتی ہے -
ا - آپ بڑے جنتی معلوم ہوتے ہیں -
ج - حضور افسر پولیس ہیں اور غلام جمعدار - حضور سے تکرار کرنا نہیں چاہتا مگر ہم اہل لکھنؤ اسکا مطلب ذرا دقت میں سمجھتے ہیں جو جملہ مہمل ہو - بے ادبی معاف بندہ غلام ہے حضور کا -
ا - تمنے عسکری کے ساتھ کچھ عورتیں دیکھی تھیں -
ج - نہیں - ہرگز نہیں -
ا - اُنکے گھر کی یا اور کوئی عورتیں یا گانے والی ڈومنیاں کوئی ساتھ تھیں -
ج - جی نہیں خداوند کوئی ساتھ نہ تھا -
ا - مرد تو ساتھ تھے -
ج - از قسم مساۃ کوئی ساتھ نہ تھا -
ا - آپکو نواب محمد عسکری کے جانے کا حال اچھی طرح سے یاد ہے یا فقط گر سے بازی ہی کرتے ہو -
ج - جی کچھ کچھ تو یاد ہے -
ا - آپکی گواہی قابل لحاظ نہیں -
راوی - اسمین کیا شک ہے -
ج - (سلام کرکے) بہتر ہے -
اسکے بعد انسپکٹر صاحب بہادر نے اُس بنگالی بابو سے جو تار گھر میں کام کرتا تھا اور جسنے بطمع زر گواہی دیدی تھی سرگوشی کی کہ اگر کسی اور سے گواہی دلوادو تو اُسکا بھی بھلا ہو جائے - اُنھوں نے ایک ٹوپی والے کا نام لیا جو چھ سات برس سے ہر روز اسٹیشن پر ٹوپی بیچنے آتا تھا - پانڈے کے لقب سے یہ مشہور تھا - اور بابو نے اُسکو سبق اچھی طرح پڑھا دیا تھا کہ یہ پوچھیں تو یہ کہنا اور یہ سوال کریں تو یہ کہنا -
ا - (انسپکٹر) - تمھارا نام اور پیشہ کیا ہے جی -
پ - (پانڈے) ہجور ہمارا نام تو ہے گنیش پانڈے ہے پر ہمکو پانڈے پانڈے لوگ کہتے ہیں اور ہم ٹوپیاں بیچا کرتے ہیں -
ا - تم اسٹیشن پر کتنے دن سے ٹوپیاں بیچے آتے ہو -
پ - ہجور یہ پانچویں برس ہے -
ا - نواب محمد عسکری کو جانتے ہو -
پ - جی خوب جانتے ہیں - اُنکو کون نہیں جانتا بڑے نواب ہمارے لکھنؤ کے رئیس ہیں -
ا - تمنے اُنکو کبھی اسٹیشن پر بھی دیکھا تھا -
پ - ہاں دیکھا تھا جب وہ بڑے سامان کے ساتھ پہاڑ پر جاتے تھے -
ا - پہاڑ پر جاتے تھے ؟ بھلا اُنکے ساتھ کون کون تھا جو کچھ یاد ہو وہ لکھوا دو -
پ - ہجور اُنکے ساتھ صاحب لوگ تھے اور نوکر چاکر اور وہ مِسی تھے جون صاحب تمھارے بیچ میں تھے اور دہاں پل پر رہتے ہیں وہ تھے اور وہ آگا آگا تھے جون گھوڑے پر سوار ہو کر نکلتے تھے اور صاحب تمھارے وہ نواب تھے جنکے پاس وہ ویسے صاحب تمھارے وہ ڈومنی نوکر تھی نام بھلا سا ہے مُنّی ڈومنی -
ا - بھلا اور یاد کرو کوئی اور بھی تھا -
پ - ہجور اب اور تو نہیں یاد ہے - پلٹنوں پر پردہ کرا کے سوار کرا دیا اور بیٹھ لیے اور ایک گاڑی پر کچھ کچھ نوکرنیاں

اور مہری لوگ تھین۔
ا۔ نوکرنیان اور مہری لوگ! تو کیا زنانی سواریان بھی ساتھ تھین۔
ب۔ اجی حجور بیگم لوگ گئی تھین کہ نہین۔ بڑا سامان کرکے گئے تھے کچھ کلھیا مین گڑ تو پھوڑا نہ تھا۔
ا۔ تو خاص بیگم تھین یا کوئی اور بھی۔
ب۔ اب لے سرکار پردے کی بات کون جانے یہ تو ہمکو معلوم نہ تھا۔ مُدا یہ سُنا کہ بیگم لوگ بھی ساتھ ہین کیا جانے کیا سچ ہے کیا جھوٹ ہے۔ مُدا سواریان تو تھین نہین سے سوار ہوکے گئی تھین اور بہت سی تھین۔
ا۔ اسکے بعد کچھ تمنے سُنا تھا کہ کون گئی ہین۔
ب۔ نہین تو۔ لوگون نے یہ افواہ اُڑا دی ہے کہ کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لے گئے۔ اب لے ہم پردے کے اندر کی بات کیا جانین سرکار۔

یہ سب اظہار لیکر انسپکٹر صاحب اسٹیشن ماسٹر سے ملے کہا۔ ہمنے آپ کے ماتحتون مین کئی آدمیون کے اظہار لیے تار بابو اور ٹوپی والے نے سب سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ اظہار دیے مگر آپ کے جمعدار کی نسبت میری رائے اچھی نہین ہے۔ وہ چبا چبا کے باتین کرتا ہے۔ اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا (ول یہ بات کیسا ہے۔ بکدمہ کیا ہے جسکا واسطے آپ اوٹنس لینے آیا ہم سُنتا ہے کوئی کا عورت کوئی کا ساتھ چلے گیا) انھون نے جواب دیا یہان کے ایک نواب ہین محمد عسکری۔ بڑے بدمعاش بڑے آوارہ بڑے ذات شریف۔ وہ ایک نہارن کو بھگا لے گئے اور اُسکو اپنے گھر ڈال لیا اب اُسکے شوہر نے پولیس مین رپٹ لکھائی تو اُسی کی تحقیقات ہے۔

اسٹیشن ماسٹر نے کچھ غور کرکے کہا (ول تو وہ کس کا لڑکی تھا۔ نواب سے وہ راجی کھوسی تھا تو چلا گیا۔ (کوئی کون اسمین بولنے والا ہے) انسپکٹر نے کہا صاحب اُسکی شادی ایک نہار کے ساتھ ہوگئی تھی اب اُسکے مرد نے نالش کی ہے۔ بالفعل پولیس مین رپٹ لکھائی ہے اور ہم لوگ تحقیقات کر رہے ہین) اسٹیشن ماسٹر مسکرایا۔ کہا نواب صاحب بڑا گبرادل آدمی معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے لوگون نے کس بات کا گواہی دیا۔

انسپکٹر نے ریل والون کے اظہار پڑھکے سُنا دیے اور کہا آپ کے ماتحتون سے ہمکو بڑی مدد ملی۔ اسٹیشن ماسٹر کا چہرہ سرخ ہوگیا مگر انسپکٹر سے کچھ نہین کہا اور جب یہ روانہ ہوگئے تو پہلے تار بابو کو بلایا اور ڈانٹا۔

اسٹیشن ماسٹر (انگریزی مین) معلوم ہوتا ہے تمھارے پاس کام بہت کم ہے۔ جبھی تم کو جھوٹی گواہی دینے کا بہت وقت ملتا ہے۔
بابو۔ سر ہمنے جھوٹی گواہی نہین دی۔
اسٹیشن۔ ول ہم نہین جانتے۔ مگر آپ کو جھوٹی گواہی دینے کا بہت وقت ملتا ہے۔
بابو۔ انسپکٹر پولیس نے اظہار لیے مین نے صاف صاف کہدیا۔
اسٹیشن۔ تم کو ہماری اطلاع کے بغیر گواہی نہین دینی چاہیے تھی۔ تمنے بہت بُرا کیا۔
بابو۔ قصور ہوا حضور۔
اسٹیشن۔ مرد راضی عورت راضی۔ تم کون گواہی

دینے والے ہو کیون بے سمجھے بوجھے اُسنے شادی کی کہ جورو بھاگ گئی - اُسکو ایک امیر آدمی ملگیا بھاگ گئی تم بیچ مین بولنے والے کون تھے - اور گواہی بے ہمارے پوچھے ہوے کیون دی -

پابو - ہم سے قصور ہوا - مگر ہم یہ بات سمجھے نہ تھے -

اسٹیشن - ول اچھا اب ایک بات ہو سکتی ہی - پولیس کی گواہی کوئی چیز نہین ہی - عدالت کے سامنے تم صاف انکار کر جانا -

پابو - بہت اچھا -

اسٹیشن - ہم تم سے بہت ناراض ہو گئے - سپاہی ول ٹوپی والے کو بلاؤ -

ٹوپی والا (سلام کر کے) سرکار -

اسٹیشن - ول تمکو ہم اسٹیشن سے نکال دینگے تم کون گواہی دینے والا ہی کہ اسٹیشن پر کون سوار ہوا تھا اور کون گیا تھا اور اُنکے ساتھ کون کون گیا تھا -

ٹوپی والا - سرکار صوبیدار صاحب نے ڈرایا -

اسٹیشن - چپ رہو سور - تم نکال دیا جائیگا - تم کون گواہی دینا والا ہی -

اسٹیشن ماسٹر نے اِن دونون کو خوب ڈانٹا کہ تمکو اپنے کام سے کام ہی - ہماری اطلاع بغیر تم نے کیون گواہی دی - اِس آزردگی کا سبب یہ تھا کہ نواب محمد عسکری صاحب کی سفارش سے یہ صاحب لکھنؤ کے اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوے تھے - نواب صاحب نے صاحب ایجنٹ ریلوے سے اُنکی سفارش کی تھی اور صاحب ممدوح نواب صاحب کے بڑے دوست تھے - نواب محمد عسکری کے ہان اسٹیشن ماسٹر کی دعوتین بھی اکثر ہوا کرتی تھین - اُنھون نے جو سُنا کہ نواب محمد عسکری کے خلاف دو آدمیون نے گواہی دی تو بہت برافروختہ ہوے اور انسپکٹر نے جو آکے اظہار سُنائے تو یہ اور بھی آگ ہو گئے اور انسپکٹر کے جانے کے بعد ریل کا جمعدار آیا - اور اُسنے تار بابو اور ٹوپی والے کی بڑی شکایت کی اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا یہ لوگ گواہی دینے والے کون ہین - ٹوپی والے کو اِس سے کیا مطلب تھا اُسکو ٹوپی بیچنے سے کام ہی یا یہان مقدمے لڑانے آتا ہی - اور تار بابو کو ہمارے حکم کے بغیر ہرگز گواہی نہ دینی چاہیے تھی ہم اِن دونون سے بہت ناراض ہین - ٹوپی والا اب اِس مہینے کے بعد اسٹیشن پر نہ آنے پائیگا - اور تار بابو کی ہم رپورٹ کر دینگے کہ اپنے کام مین غافل ہی اور جھوٹی گواہیان دیا کرتا ہی -

اب انسپکٹر صاحب کی سُنیے یہ یہان سے سیدھے نواب بشیر الدولہ کے ہان پہونچے -

ب - (بشیر الدولہ) - کہو یار سچ ہے ع -

بیا پیا اور آور ے بھائی

ا - ارے یار مار ڈالا نواب صاحب - مگر کام بنا کے آیا ہون -

ب - بھائی کہ چلو - یہان اتنی تاب نہین ہی -

ا - قبلہ ایک تو تار بابو کی گواہی کہ محمد عسکری فلان مہینے مین ریل پر سوار ہوے تھے اور اُن کے ساتھ مہراج علی اور آغا محمد تھے اور زنانی سواریان تھین اور ماما چھو چھو اور مہری بھی ساتھ تھین اور ایک ٹوپی والے نے

(۲۷)

اِس سے بڑھکر گواہی دی - مگر جناب ایک بات سمجھ مین
نہ آئی وہان کا اسٹیشن ماسٹر کیون آپ کے خلاف ہے -
ب - ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی - وہ نواب محمد عسکری
کا بڑا دوست ہے -
ا - جبھی - اُسکو ناگوار گذرا کہ اِن لوگون نے کیون
گواہی دی -
ب - بی مہری صاحب ذرا یہان تشریف لائیے -
ا - ہان ! ابھی مہری صاحب تشریف رکھتی ہین -
مہری - سلام انسپکٹر صاحب -
ا - آئیے آئیے حضور مزاج شریف -
م - اب ہمارے مجاز کا کیا حال آپ پوچھتے ہین - ہمارا
مجاز اب آسمان پر ہے -
ا - (مسکرا کر) ہمارا احسان تو نہ مانو گی -
م - (ہنسکر) کیا اب آپ پولیس کے لوگ یہ کام بھی
کرنے لگے - بندگی -
ب - (قہقہہ لگا کر) بھئی خوب کہی -
ا - اچھا مہری - ٹھہرو تو تم - سمجھا جائیگا -
م - سیّان بھئے کتوال اب ڈر کاہیکا -
ب - (بآواز بلند) کیا کہی ہے باللہ العظیم -
ا - بڑی طرار عورت ہے -
م - اور بھی کچھ سُنا - ہم اپنے میان کو بھی یہان لوا لائے
باہر کی دو کوٹھریان نواب صاحب نے رہنے کو
دیدی ہین -
ا - چین کرو - مزے اُڑاو - پلاؤ دو وقتہ چکھو اور بھاری
بھاری جوڑے پہنو -

م - ہمارا جوڑا کیا کم بھاری ہے -
ا - ہان اِسمین کیا شک ہے - تمھارے جوڑے کا کیا کہنا
بشیر الدولہ بہادر سا دوسرا نہ پاؤ گی -
ب - یہ آپ کی نوازش ہے -
م - مگر انمین ایک بات بُری ہے - یہ ہم سے آج دو بار
کہہ چلے کہ مہری کوئی اچھی والی لاؤ - کوئی چماری جا کے
لاؤ - کوئی کمسن عورت لاؤ - یہ بات ہمارے ناگوار ہو -
رہی - یہ کم بخت بڑا بدوضع تھا - مہری نے جو کچھ کہا
بہت صحیح کہا کہ دن رات اِسکو بس یہی فکر تھی کہ اِسکو
لاؤ اُسکو لاؤ - اتنا بڑا بندۂ شیطان دوسرا نہو گا -
ہر دم وساوس شیطانی او فسق و فجور مین غرق -
ا - یہ بات اچھی نہین ہے نواب صاحب -
م - ہمکو بڑی ناگوار گذری یہ بات -
ب - اب نہ کہینگے -
م - تمھارا اعتبار اب نہین رہا -
ب - قسم کھا کے کہتے ہین کہ اب ایسی بات نہ کہینگے -
قسم کا بھی اعتبار نہین ہے -
ا - توبہ کیجیے -
ب - مین تو فقط آزمایش کرتا تھا -
م - اے واہ اچھی آزمایش ہے - ہم درگذرے اِس
آزمایش سے - گھڑی گھڑی آ کے خوشامد کرتے ہین کہ
اچھی کوئی گوئیان جا کے لاؤ -
ا - یہ نہ چاہیے -
ب - اب تو توبہ بھی کر لی بھائی -
ا - از ین نکتہ ہمچنین سخن کردن نازیبا ست چنانکہ

این را برائے دادن شہادت آوردہ ام نہ برائے حظ نفس جناب - اگر حظ نفس میخواہی ہزارہا زنانِ خوبرو و سیم اندام موجود ست - من کوشش موفور نمودم کہ این زن کہ ملازم قوم زن بود خلاف او شہادت دہد و بر شما نفس امارہ این چنان غالب آمد کہ در محل خود جا دادی و ذریعۂ حصول نفس قرار نمودی -

ب - این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - این زن ہیچ مارا بغایت پسندیدہ آمد لہذا ——— از دست شیطان لعین ——— کہ ——— کہ ——— عاجز شدم -

راوی - انسپکٹر صاحب تو بے مثل فارسی بولتے ہی تھے مگر بشیر الدولہ بہادر اُنسے بھی بڑھ گئے - من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست - ایک سے ایک بڑھکر -

مہری - یہ کیا کوؤن کی بولی بول رہے ہو -

ا - شما را باید کہ این زنکہ را بد دماغ نہ کنند -

ب - بجے بجے -

راوی - ماشاء اللہ -

مہری - اے اب ہمکو دن رات اِسی مکان میں بند رکھوگے قیدی ہی بنا لیا ہے واہ -

ا - اجی تم نواب صاحب کی باتون مین تو آؤ نہین - جو ہم کہین وہ کرو - دن بھر تو تم اپنے مکان مین رہو - انھین دکانون مین رہا کرو جو نواب صاحب نے دی ہین اور رات کو نو بجے یہان آکے گھڑی دو گھڑی چار گھڑی رہو اور چلدو بلکہ یہان مکان لیکے رہنا بھی خلاف عقل ہے اگر نواب صاحب اِس حاطے کے اندر کہین تمکو اور تمھارے میان کو جگہ دین تو رہو مگر کسی سے کہو نہین - کیونکہ عدالت مین یہ نہین کہنا ہوگا کہ مہری اب نواب بشیر الدولہ بہادر کے مکانون مین رہتی ہین - صاف شک ہو جائیگا کہ سکھائی پڑھائی ہے -

ب - اِس سے کیا مطلب -

ا - آپ شاہد بازی اور پلاؤ اور باقرخانی کھانا اور پڑکے سو رہنا جانین اِن باتون سے آپ کو کیا سروکار ہے -

ب - ارے بھائی عدالت کو کیونکر معلوم ہوگا کہ یہ کہان رہتی ہین اور عدالت پوچھنے کیون لگی -

ا - آپ سمجھتے ہی نہین ہین حضور - عدالت تو بیشک نہین پوچھیگی مگر فریق ثانی کے وکلا تو ضرور پوچھینگے وہ تو کھود کھود کے پوچھینگے -

ب - او - یہ بات ہے -

ا - جی - یہ بات ہے اور حضور کیا سمجھتے تھے بی مہری کو آزاد کیجیے یا کوٹھی کے اندر رکھیے -

مہری - ایک کام کرو - ہمارے میان کو کانون پر تعینات کر دو بس ہم اپنے یہین کسی کمرے مین رہا کرینگے -

ا - ہان یہ بات ہو سکتی ہے -

ب - فوراً تقرر کر دینگے -

ا - گو اُنکو تو بندہ ایسی پٹی پڑھا دیگا کہ فر فر جواب دین دیکھو تو سہی -

نواب بشیر الدولہ بہادر نے یہ بات پسند کی اور اُسی وقت مہری کے لیے حمام کی جانب ایک کمرا خالی کر دیا اور کہا جب تمھارے میان آئینگے تو ہم بلا کے کہدینگے کہ خالی بیٹھے رہین

پانچ روپیے کا اسم ہمنے انکا کر دیا بس وہ آدھر جائین
تم دن رات ہماری خدمت کیا کرو - مہری مسکرا کر بولی
(تم خود ہماری خدمت کیا کرو ہم کیون تمھاری خدمت
کیا کرین) انسپکٹر صاحب مہری سے دو گھڑی چہل کرکے
تھانے کو گئے - تھوڑی دیر کے بعد میان کدرا اور للتوا
آئے - مہری کو نواب صاحب نے آرام کے کمرے مین بھیجدیا
اور انکو بلا لیا -

ک - ہجور سلام لیکم -

ب - وعلیکم السلام میان کدرا صاحب بہادر -

ل - ہجور سس سلام (جھکا کر)

ب - آؤ جی للتوا -

ل - ہجور کے سلام کو ایک آدمی آیا ہی -

ب - مرد ہی کہ عورت -

ل - مرد کا یہان کون کام ہی سرکار -

ب - اچھا تو اُدھر سے بلا لاؤ -

للتوا جاکے بلا لایا دیکھتے ہین تو بی کندن اور ایک
اور عورت - مسکرائے - کہا اری کندن جان صاحب
یہ آپکے ساتھ کون آئی ہین - شکل تو دکھیین ذرا -
کندن نے کہا یہ ہماری بھاوج ہین - بارہ بنکی نواب گنج
مین رہتی ہین ہمنے آپکی تعریف کی تھی انھون نے
کہا ہم بھی چلکے نواب صاحب کو دیکھین - پہلے تو ہم نے
انکار کیا کہ تم جوان عورت ہو اور خوبصورت بھی خدا نہ کرے
نہ ہو نواب صاحب کی آنکھ چڑھے تو ہم سے نہ بنے -
نواب بشیر الدولہ ان دونون کو اسی کمرے مین لے گئے
جہان وہ مہری بٹھائی گئی تھی - مہری نے جو ان دو جوان

عورتون کو دیکھا تو جل مری - نواب صاحب نے کندن
سے کہا جانی انکو لائی ہو تو ذرا منھ سے بولین بات چیت
کرین ذرا دل لگی مذاق ہو یہ چپ چاپ بیٹھنے سے
کیا فائدہ -

کندن - اری کچھ منھ سے بولو جی -

ب - پہلے انسے کہو یہ گھونگھٹ تو ہٹا لین - کوئی
گنوارن سی معلوم ہوتی ہی -

کندن - (گھونگھٹ زبردستی ہٹا کر) لے دیکھو نواب
کیون ہی چاند کا ٹکڑا کہ نہین -

ب - (پھڑک گئے) واللہ پری زاد ہی آپ کا کیا نام ہی حضور

کندن - اری بولو - واہ - انکا نام منّمن ہی -

ب - واہ نام بھی خوب پایا ہی بی منّمن صاحب - مگر زبان
انکے منھ مین نہین شاید -

منّمن - جی ہان چپ رہنے کا روزہ ہی -

ب - شکر ہی شکر ہی بولین تو سہی اب منھ ذرا پھیر سکیگا -

منّمن - منھ پھیر سکیگا یا نہ پھیر سکیگا مگر آپکے منھ سے تو ضرور
پھول جھڑتے ہین -

ب - سبحان اللہ - واہ بی منّمن صاحب -

کندن - اری پڑھی لکھی ہین -

ب - کیون جی منّمن -

منّمن - جی ہان وہان پادری خانے کی ایک میم آیا کرتی تھین
ہان آتی تھین - چار پانچ کتابین پڑھی ہین -

ب - مہری سچ کہنا کیا صورت ہی -

مہری - پھر اس فن کو سرکار سے بڑھکر کون جانتا ہی
ماشاء اللہ سے جوان جہان ہین - دھان پان ہین

بھی کیسی اچھی ہین یہ کیا بری ہین -

ب - کندن واللہ ہم انھین پکڑ رکھینگے -

کندن - ضرور ضرور -

ب - ہم اِنسے عقد کر لینگے -

کندن - ای کچھ سٹری تو نہین ہو گئے ہو - یہ بیاہتا ہین ہمارے بھائی کی جورو لو اور سنو - ہماری بھاوج ہی کو تکا - شرم نہین آتی ہے -

ب - دیکھو صاحب آپ سے کہتا ہون بی منمن صاحب اِسوقت ہماری دو بیویان یہان بیٹھی ہین ایک تو یہ مہری دوسری یہ تمھاری نند بی کندن جان صاحب -

مہری - مین کہتی ہون تمکو یہ ہو کیا گیا ہے - میرے میان سے مجھ سے جوتا چلواؤ گے کیا ؟

ب - تو بی منمن صاحب بندہ چاہتا ہے کہ آپ بھی ہمارے محل مین داخل ہو جائین -

کندن - کیون جی ہم تمھاری بیوی ہین ؟

ب - مین اِسوقت نہ کندن جان کی سنونگا نہ مہری کی -

منمن - واہ بہن تم اچھے مردوے کے پاس ہمین لائین اِسکی تو نیت خراب معلوم ہوتی ہے -

ب - تو آپ بھی ہماری بیویون کے زمرے مین داخل ہو جائین -

منمن - مجھے معاف کیجیے -

ب - چین کرو گی -

منمن - ہمارا میان کیا کچھ تم سے بُرا ہے -

ب - اجی اُسکو بھی نوکر رکھا دو -

منمن - کیا خوب اے واہ جی -

کندن - بہو نچا دیتے ہی ----

ب - ہم سنتے ہی نہین صاحب ہم تو اپنے نکاح کی فکر مین ہین تم ہنستے ہی پر ٹوکے دیتی ہو -

منمن - مجھے حضور معاف فرمائین - ہمین ایسی دل لگی نہین اچھی معلوم ہوتی -

ب - معلوم ہو یا نہ معلوم ہو -

مہری - اِتنے بڑے رئیس کے یہان آئی ہین کچھ میوہ تو کھلواؤ مٹھائی منگواؤ -

ب - بی منمن خبردار مہری کے ہاتھ سے کچھ نہ کھانا یہ سوتیا ڈاہ مین تمکو سنکھیا دیدیگی -

مہری - (ہنسکر) اے ہٹو بھی - واہ اِنھون نے بیچاری نے کیا ہمارا باپ مارا ہے -

منمن - اے اب چلیے -

ب - واہ چلنے کی ایک ہی کہی -

منمن - اوئی کیا قیدی ہین آپ کے -

ب - قیدی نہین ہو تو کیا ہو -

منمن - (ہنسکر) بڑے بگڑے دل معلوم ہوتے ہین -

کندن - کیسے کچھ -

ب - اب یہ بتاؤ کہ ہمارا تمھارا عقد کس دن ہوگا کوئی دن مقرر کر دو -

منمن - اچھا پرسون نکاح ہو جائے - اترسون چوتھی -

مہری - چٹ منگنی اور پٹ بیاہ -

ب - کندن ادھر آؤ سنو - ادھر آؤ - وہان سب سن لینگے - اور ہمکو تمھارے مطلب کی ایک پوشیدہ بات کہنی ہے -

کندن - (ذرا ہٹ کر) کہو -

ب - ہمارا اِنکا نکاح کرا دو -

کندن - اوئی یہ ہمارے مطلب کی بات کہی ہی -

ب - خاص تمھارے مطلب کی - خاص الخاص -

کندن - کچھ تمھین جنون تو نہین ہوگیا ہی -

ب - جو سمجھو - اب تو دل آگیا -

مہری - دل ہی تو ہی -

کندن - واہ اچھا دل ہی -

منمن - بیاہتا عورت سے نکاح کیسا - تم بھی دھر جاؤ ہم بھی دھرے جائین -

ب - ہزار روپیہ تو ابھی ابھی نقد دیتا ہون -

راوی - ہزار روپیے کا نام سُنکر بی منمن بھی دل مین سوچنے لگین کہ (آؤ موے کبڑیے کو دھتا بول دو اور اِن کے گھر پڑ جاؤ - کوئی کانون کان تو سننے کا نہین ایسے رئیس کہان ملینگے) اور اِنکی کوٹھی اور نوکر چاکر اور شان شوکت دیکھکر بھی دل ہی دل مین کہتی تھی کہ اِس سب کی مالکن بن بیٹھونگی -

بشیر الدولہ ایک ہی کائیان - دل کا حال قیافے سے بھانپنے والا اور فرقہ نسوان کے تو رگ و ریشہ سے واقف تھا سمجھ گیا کہ منمن اب ڈھرے پر آیا ہی چاہتی ہین -

مہری - اِنکے میان سے اِنکو طلاق دلوا دو اور نکاح پڑھوا لو بس ہوگیا اور نہین یون فضیحتا ہوگا -

ب - مہری جان سن تم بھی اپنے میان کو راضی کر لو کہ وہ تمکو طلاق دیکے فارغخطی لکھدین اور ہم تمکو اپنے گھر مین ڈال لین -

مہری - اُوئی ہٹو بھی -

منمن - یہ تو بڑے ہر دیگی چمچے معلوم ہوتے ہین - یہ بھی میان سے طلاق لے اُسکا میان بھی طلاق دے اور سب اِنسے نکاح پڑھوا لین - اچھے آئے -

کندن - کیا جورُون کا گلے مین ہار ڈالوگے -

ب - ابھی تمکو اِس سے کیا مطلب ہی - کھانے کو پلاؤ قورمہ کباب دو پیازہ طرح طرح کے سالن زعفرانی کھیر طرح طرح کی مٹھائیان میوے - انار - انگور - سیب چلغوزے باقرخانی شیرمال - دودھ کی روٹی تمام دنیا کی نعمتین حاضر ہین - پہننے کو اطلس کمخاب زربفت شال دوشالے کامدانی جامدانی جو حکم ہو - سواری کو فٹن - بگھی - پالکی گاڑی - سکھپال فنس جو جی چاہے خدمت کو مہریان خواصین محلدار ددا آتو سب حاضر ہین رہنے کو کوٹھیان محلسرائین شہ نشینین بنگلے باغ - خدا کے فضل سے تمام دنیا کی نعمتین موجود ہین -

کندن - اے ہان اِس سے کِسکو اِنکار ہی - اللہ کا دیا سب کچھ ہی - اللہ نے رئیس کیا ہی -

ب - ہماری تو رائے ہی کندن کہ تم بھی ہمارے گھر پڑ جاؤ اور نکاح پڑھوا لو -

کندن - اے واہ - (مسکرا کر) اچھی کہی - اب تم محلے بھر کو گھر ڈال لو -

ب - اچھا تو ایک بات تو ماننی ہی پڑیگی - شام تک نہ تمکو جانے دینگے اور نہ تمھاری منمن کو -

کندن - اچھا یہ مانا -

منمن - ہان شام تک ہم رہینگے - ہمارے میان فیض اللہ گنج گئے ہین - کل شام کو آئینگے -

سب - لے بس بس بات بنگئی - تم اب کل دوپہر کو یہان سے جاؤ -

منمن - نہین سرکار یہ نہونے کا - واہ - ساس نند طعنے دینگی کہ رات کہان رہی -

سب - نند تو تمھارے پاس ہی بیٹھی ہین -

منمن - تو یہ رہین تو ہم بھی رہین -

کندن - ہم آتا سے کہدینگے کہ پیاری کے گھر مین سید جلال کا کونڈا تھا -

منمن - کہنا رتجگا بھی تھا -

مہری - بس چلو چھٹی ہوئی - اچھا تو اب ہم تو جاتے ہین کل اب آؤنگی -

سب - این! امکان یہ - گھربار یہ - جاتی کہان ہو -

کندن - ای بیٹھو بہن - ہمارے رہنے سے تمھارا کوئی حرج نہونے پائیگا - ہم بھی اللہ کے بندے ہین -

مہری - نہین بہن یہ مطلب نہین ہے -

سب - (پاپجامے کو پکڑکر) بیٹھو تمھین ہمارے سر کی قسم جو جاؤ -

کندن - اب اتنی بڑی قسم دی ہے - بیٹھ جاؤ -

منمن - کہو تو ہم چلے جائین -

مہری - ای نہین بہن - ہم کہنے والے کون -

سب - بشیر اللہ واہ ہاہ کہ خدا نے اتنی مقدرت دی ہے کہ تم ایسی سو کو کھلا سکتے - مین کوئی محتاج آدمی نہین ہون -

کندن - اللہ نہ کرے -

مہری - محتاج تمھارے دشمن -

منمن - اللہ نے آپکو میرا بیٹا دیا ہے - اور اللہ کرے یہ مراتب اور زیادہ ہون -

کندن - مگر بچار کیسا ہے - ذرا اپنے روپیہ کا گھمنڈ نہین -

منمن - گھمنڈ اوچھون کو ہوتا ہے -

مہری - وہ مثل نہین سنی ہے -

جنکے رتبے ہین سوا انکو سوا مشکل ہے -

منمن - ایسی ہی بات ہے بہن -

کندن - تو اب کس کس کے ساتھ نکاح ہوگا -

سب - پہلے تو ان منمن کے ساتھ -

منمن - اوئی سب سے پہلے نشانے پہ ہمین ہین -

کندن - پھر اسکے بعد ؟

سب - پھر مہری کے ساتھ -

مہری - بندگی چلو چھٹی تو کہلائینگے -

سب - اور پھر ان کندن کے ساتھ -

کندن - تو ہمارا سب سے آخر پہ نمبر ہے - جاؤ ہم نکاح نہین کرتے - یہ دونون کو مبارک -

سب - پہلے اسکے مطلب کیا - دوپہر کو منمن سے عقد ہوا - ایک بجے مہری کی باری آئی - دو بجے تم - مولوی صاحب بیٹھے رہینگے دو گھنٹے مین تین نکاح پڑھوا کے پچاس ساٹھ روپیہ جو کچھ انکی قسمت کا ہوگا گھسیٹ لیجائینگے -

مہری - ہان بڑی قسم مین بڑا ہوگا -

منمن - اور پھر اسکے بعد نکاح نہونگے -

ب - نہین - ایک اور ہی - ایک کا ہیکو دو اور ہین
نازو اور قمرن -

کندن - اور محلون کے نام کیا رکھوگے -

ب - تمھارا نام کندن محل ہوگا - منمن کا نام پریزاد بہو
مہری کا نام ملیح النسا بیگم -

منمن - ہمارا نام سب سے اچھا ہی -

کندن - ہمارا کیا برا ہی -

مہری - مگر بیگم ہمارے ہی نام کے ساتھ ہی -

راوی - سب کو خوش کر دیا -

ب - ہماری عادت سے تم لوگ ذرا بھی واقف نہین ہو مگر رفتہ رفتہ تم کو معلوم ہو جاویگا کہ ہم کس قسم کے آدمی ہین -

کندن - بڑے دینے والے اللہ جانتا ہی -

مہری - اسمین کیا فرق ہی -

منمن - خدا روپیہ دے تو دل بھی دے -

کندن - وہ لاکھ دل دے مگر ایسا دل کوئی کہان سے لائیگا - بڑے دینے والے ہین -

مہری - اسکی تو ہم اپنے آپ گواہی دیتے ہین -

ب - ایک لکڑہارن سے مجھ سے جان پہچان ہو گئی تھی تو کیونکر جان پہچان ہوئی - جان پہچان اسطرح سے ہوئی کہ مین ایک روز گھوڑے پر سوار ہو کر بازار مین جاتا تھا کہ اسکی مجھپر نگاہ پڑ گئی - گھر پلٹ کے آیا ہی تھا کہ اسکا ایک آدمی موجود - پوچھا کون ؟ کہا حضور کچھ کہنا ہی - مین تاڑ گیا کہ یہ کسی مطلب سے آیا ہی - علیحدہ لیگیا تو کہا کہ حضور کچھ کہنا ہی مگر ڈرتا ہون - مین نے کہا ڈرنے کی کوئی بات نہین ہی تم کہو - تب اُسنے کہا یہ لکڑہارن جو بازار مین بائین ہاتھ کو رہتی ہی اُس نے آج سرکار کو دیکھا تو عاسک (عاشق) ہوئی اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہی - مین نے کہا فورًا لاؤ وہ جاکے لے آیا - دیکھا تو بچہ حور - پریزاد - اور سچ جانئے تو جُثّے کا لطف یہ کہ ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
مرادون کی راتین جوانی کے دن

اور ؏ -

گات جسطرح کھنچے رد شن

اور بولی بولی مین ؏ -

شوخی چالاکی مقتضا سن کا

دیکھتے ہی پھڑک گیا کہ حور کا بچہ ہی ؏ -

پریزاد و پیر و دیری خو

اگر وہ جان بھی مانگتی تو فورًا نذر کر دیتا ؎

دل و جان زلف دوتا مانگے ہی
مانگ اب دیکھئے کیا مانگے ہی

مین نے اُس سے پوچھا کہ تُنے مجھے سچ مچ دیکھا تھا یا یہ آدمی تمکو پھسلا کے لے آیا بس اتنا پوچھنا تھا کہ آنسو بھر لائی - کہا قسم کھا کے کہتی ہون کہ جب سے مین نے تمکو دیکھا ہی جی قابو مین نہین ہی - مگر میری ایک تمنا ہی کہ اگر تم مجھے اپنی لونڈی بنانا چاہو گے تو ایک شرط کر لو - مین نے کہا کہو - کہا مین پھر اس گھر سے نہین نکلونگی اور نکلونگی تو مر کے نکلونگی - مین نے ہاتھ پہ ہاتھ مارا - بس وہ میرے گھر پڑ گئی - اُسی وقت سناروں کو بلوا کر حکم دیا کہ دس ہزار کا زیور بناؤ - اور

عمدہ سے عمدہ پوشاک بنوائی - محلسرا میں شہزادیوں کی طرح رہنے لگی - پہلے مہینے میں تو اسنے ہمسے کسی چیز کی فرمایش نہیں کی شرمائی تھی مگر دوسرے مہینے سے تو پھر کسی روز بیس چالیس روپیے خرچ کیے بغیر نہیں رہتی تھی - مگر بعضے وقت کی بات - وہ جو اس بیچاری نے پہلے دن کہا تھا کہ (مرکے گھر سے نکلونگی) وہی ہوا - ہیضے کی بیماری میں مرگئی -

یہ جھوٹی کہانی کہکے آپ رونے بھی لگے تاکہ انکو یقین ہو جائے کہ سچ کہتا ہے - مگر ان استادی کے ہم بھی قائل ہو گئے - کہ ایک مہینے تک اس لگرہارن نے فرمایش نہیں کی کیونکہ شرمائی تھی - یہ فقرہ اسلیے چست کیا کہ یہ تینوں بھی شرمائیں اور بالفعل فرمایش نہ کر بیٹھیں یہ تو سمجھے ہی ہوے تھے کہ دس بارہ روز سے زیادہ انمین سے کوئی رہنے نہ پائیگی -

للتو ا - حضور، تو کندن کی بھاوج پرسند ہے -

ب - واہ کیون نہ پسند ہو -

کندن - حضور نجر ہے -

منمن - اے واہ - کیا وارث علیخان بنکے آئے ہیں -

کندن - ہان گویا انکی سوتیلی بہن ہے -

اتنے میں وہی انسپکٹر صاحب بھر تشریف لائے -

انسپکٹر - ہیں ! ایک نشد دو شد اور ابکی یہ تگدم ! انکی تعریف کیجیے - یہ دونوں کون ہیں -

للتو ا - حضور یہ دونوں بھی بندے کے گھر ا ہیں -

ا - بندے کے گھر ا ہیں - بندہ خدا ہیں تو پکڑی جائینگی - آج کل بندہ خدا کی عرضیاں بہت دائر جاتی ہیں اور حکام تلاش میں ہیں -

ب - بھئی کو توال سچ کہنا کیا صورت پائی ہے -

ا - ہمسے نہ پوچھیے - ہمکو رشک ہوتا ہے واللہ -

کندن - بری نظر سے نہ دیکھنا -

مہری - ہان ہان سچ کہتی ہیں ہم سب انکی بیاہتا بیبیاں ہیں - پوچھ لو -

ب - بیشک - انکا نام تو پریزاد بہو ہے - اور انکا نام ملیح النسا بیگم اور یہ کندن محل ہیں -

ا - معقول ! آپ بھی چھوٹے سے واجد علی شاہ ہیں اپنے وقت کے - پریزاد بہو اور کندن محل - خوب - اور بی مہری کو کیا خطاب ملا ہے -

مہری - خبردار مہری نہ کہنا - (مسکرا کر) یہ مہربان تو خود ہمارے سکھپال کا کونا پکڑ کے چلینگی -

ب - جی - دل لگی نہیں ہے جناب - آپ فوجداری کا قانون جانیں - اور یہ وہ قانون ہے جو بو علی سینا کے فرشتے خان بھی نہیں جانتے تھے -

ا - اچھا اس محل کا نام تو بتایئے -

ب - انکا نام نامی ملیح النسا بیگم ہے -

ا - خوب - نام تو کھپتی موقع کے تجویز کیے ہیں -

ب - استاد ہیں ہم کہ بائیں -

ا - بی کندن تو کنجڑن ہیں اور یہ مہری ہیں اور یہ کون ہیں -

منمن - جی میں درزن ہوں -

ا - بس ایک تنبولن کی کسر ہے - درزن کنجڑن اور مہری تو اکٹھا ہو گئیں -

مہری - تو آپ ڈھونڈھ لائیے مجھے بھی تو حضور ہی لا سکتے -

کندن - ارے! واہ تھانیدار صاحب -

ا - تنبولن کا نام کیا رکھوگے -

ب - تنبولن کا نام گلابی خانم -

للتوا - تو ہجور چنڈال چوکڑی جمع کرینگے -

ا - اسپر بڑا قہقہہ پڑا -

ب - لونڈا ابرق ہی -

کندن - تنبولن کا ذکر کیا نا تو وہ تو بُرا ماناہی چاہے -

ب - آہا - یہ وجہ ہی؟ -

کندن - اسکی تنبولن ہمنے دیکھی ہی -

للتوا - چپ رہو کندن - نہین ہمسے نپٹیگی نہین یہ دل لگی مین دل لگی کونسی ہی -

ب - کیسی ہی کیسی -

کندن - آپ دیکھین گلابی خانم اسی کو بنائین کوئی ساڑھے بارہ برس کی ہوگی -

ا - خیر یہ بارہ برس اور تیرہ برس والیون کا ذکر تو ہوا ہی کریگا اب یہ فرمائیے کہ کدرا اور للتوا کے اظہار لینے دیجیے گا یا نہین -

ب - بسم اللہ بسم اللہ -

ا - کدرا لے صاف صاف اظہار لکھواؤ مگر عمر تیرہ برس کی بتانا - اور جو یہان لکھواؤ بچہ وہی وہان بھی لکھوانا -

کدرا - ہجور ہماری کبیلا -

ب - بھئی ہمکو یہان سے اٹھ جانے دو -

کندن - (گھٹنا پکڑ کر) اتو بیٹھیے بھی -

ا - تم اپنے ہنسا کرو -

مثمن - نبٹتے ہی گھر بستے ہین -

ب - کیا جانے - ہم تو اسکو تب مانین جب ہمارا گھر تم بساؤ -

مثمن - بڑے استاد ہو - اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہی -

ا - ہان جی کدرا کہہ چلو -

کدرا - ہجور جیسے ہماری ایک کبیلا تھی -

مہری - جیسے تھی کہ کبیلہ تھی -

ا - تم انکی ایک نہ سنو - اپنی کہے جاؤ -

ک - ہجور اسکی تیرہ برس کی عمر تھی - بارہ برس مین اور ہجور کوئی سات مہینے - سو وہ ایک روج اپنے میکے گئی اور بس وہان سے دو دن تلک نہین آئی تو ہماری امان نے ہم سے کہا کہ کدرا جاکے جری دیکھ تو کہ وہان پر اتنے دن کاہے واسطے رہی اور دیکھ جو آوے تو لوالا اور نہ آوے تو ایک روج ٹھیر اور رہے بس مین جو گیا ہجور تو اسکی مان نے کہا کہ وہ تو کل ہی چلی گئی تھی مین نے کہا واہ مین تو ابھی آرہا ہون وہ چلی کہان گئی - مین سمجھا وہ دل لگی کرتی ہی - ادھر ادھر دیکھا تو پتا نہین تب مین کھپا ہوا کہ تم بتاؤ ہماری جورو کو کسکے پاس بھیجا - کہین چوڑیان لینے تو نہین گئی ہی - وہ بولی مین اب تلک سمجھتی تھی کہ تو دل لگی کرتا ہی - آخر کہان چلی کہان گئی - جوان چھوکری ہی کہین کسو کی آنکھ نہ پڑ گئی ہو - جب تو ہم کھٹکے ہجور کہ یہ اسطرح کی باتین کرتی ہی کہ جانو کچھ ہوا ہی نہین ہی - بس پھر ہمنے مارنے کو کہا تو وہ ہمکو کوسنے لگی اور رونے لگی کہ (میری لڑکی کو اسنے کسو کے ہاتھ بیچ ڈالا ہمنے

پوچھا ہماری سالی کہان ہین - تو کہا وہ تو اسی کے ساتھ گئی ہو - ہمنے گھر آکے ! آن سے کہا - وہ بولین جرور کرکے بھاگ گئی - بڑی ڈھونڈھائی کی ہجور - کہیو نامُک ڈوریا کی ہُدا نہ ملی نہ ملی - کنووں مین بانس ڈالے مُل نہ ملی - پھر سننے مین آیا کہ ایک نواب ہین اُنکے گھر پڑ گئی ہو - تو پھر تلاس کی سنا وہ پہاڑ لے گئے ہین - نواب عسکری اُنکا نام ہو - اور نا جو ہماری سالی کو نسی مہراج بلی لے گئے ہین وہ جون سپاہی کے دروگا لوگون کے افسر ہین -

کندن - ڈر نکھٹو شرم نہین آتی لکھاتے ہوے کہ جورو ا ایک مرد کے ساتھ بھاگ گئی -

ا - بس یہی وہان بھی کہنا -

منمن - کیا بارہ برس کی ہو -

ا - للنوا اب تم آؤ - اور بیان کرو -

ل - ہجور ہمارے مکان کے پروس مین کا درمنہار رہتا ہو سو اُسکی جو جو جو (ہکلاکر)

کندن - جو جو جو جو (ہنسکر)

ل - ہماری نکل نکرو نہین ہم مار بیٹھینگے -

کندن - (چپت لگاکر) مونڈی کاٹے ہیکلے -

ل - اُنکی کا درکی جورو بھی اُنکے ساتھ ساتھ ررہتی تھی

ا - کیا نام ہو -

ل - ہجور کُم کرن -

ا - اجلاس پر اُسکے ہکلانے کی دل لگی ہو گی -

ل - ہجور تو وہ باہر چوتری بیچھے نکلا کرتی تھی - اور بڑی ک ک کبول صورت ہو اور ـــــ

ا - عمر کیا ہوگی؟

ل - جی صاحب کوئی ہماری جان تو ابھی ستے ستے تیرھویں مین بھی نہو گی -

ا - اچھا پھر -

ل - پھر ہجور ـــــ جہلنے ہوے کہ وہ اپنے میکے گئی -

ا - تمھین کہان سے معلوم ہوا -

ل - ہجور ہماری دُکان پر آئی وہان گلوری کھائی ہمنے پوچھا کہان جاتی ہو کمرن - کہا اپنے میکے -

کندن - ارے تیری دکان پر بھی آتی تھی - بس تو اِسی کے بچھیر ہین ہو - یہ بڑا مُوانٹ کھٹ ہو - دیکھو نا کیسا چھیلا بنا رہتا ہو -

منمن - سیکڑون گھر گھالے اِس گبھرونے -

ب - ہمارے ہان کندن کو کدرا کی بھاوج اور منہارن بنا کے لائے تھے -

ا - آگے بتاؤ تم اُنکی کیون سنتے ہو -

ل - تو ہجور بس کوئی ایک دو دن نجر نہ آئی - ایک دن کدرا نے ہمسے کہا کہ للنوا ہمارے گھر کے لوگون کو کوئی بھگا لیگیا -

راوی - بجا ارشاد ہوا - اور یہ نہین کہتے کہ کانپور مین نو دیکڑے گئے تھے اور کدرا کو شک ہوا تھا کہ للنوا کے ساتھ بھاگی ہو -

ل - تو ہجور کہین پتا نہین ملا - ہُدا لوگون کی جہانی یہ سُنتے تھے کہ کمرن کی مان اپنے گھر پر نوابون کو بلاتی تھی - بس پھر سُنا کہ نواب عسکری نے اپنے گھر ڈال لیا اور پہاڑ پر لے گئے - اور ہجور یہ بھی سُنا کہ وہ نواب کئی دن برابر چنو کے گھر پر رات کو گئے تھے -

ا - چنو کون ہی - قمرن کے پیٹ کا کوئی مرد ہی یا اس محلے کا رہنے والا
ل - ہجور چنو تو کمرن اور ناجو کے باپ کا نام تھا - اُسکو مرے کئی برسین ہوئین -
ا - تم سے یہ کسنے کہا کہ نواب عسکری چنو کے گھر پر رات کو جاتے تھے -
ل - ہجور ہم سے بکریدن آپانے کہا - وہ بھجو دہی - کل کہیے اُسکو بھی حاجر کر دن - وہ ناکرہ نہین ہونے کی - وہ اُسی مکان کے پہ پہ پروس مین رہتی ہی اور آپاگیری کا کام کرتی ہی اُسنے ہمسے کہا -
ب - بھئی یہ بڑی پکی گواہی ہی - یہ ہمنے بھی نہین سُنا تھا - واہ رے للتوا -
ا - کیا سچ مچ تمسے ذکر کیا تھا اُس آپانے -
ل - نہین ہجور - مُدا ہجور لکھ تو لین -
ا - ارے وہ آپا قبول دیگی -
ل - ہجور وہ ہم پر جان دیتی ہی - ہم جو کہینگے سو کہیگی - ہجور لکھ لین -
ب - بھئی اُس آپا کو لاؤ - بکریدن کو لاؤ جا کے -
ا - اچھا اچھا آپکی گھبراہٹ کا میکی ہی -
مہری - ہم بتا دین - اِنکو گھبراہٹ یہ ہی کہ کسی طرح اُسکو دیکھین اور پسند آئے تو اُسکو بھی محل مین داخل کر لین - بڑا بڑا آدمی ہی -
للتوا - پرسند ہو تو نجر ہی سرکار -
ب - اے تم جیو میرے شیر مگر شکل صورت کیسی ہی اور عمر کیا ہی اور تمھارے بس مین ہی کہ نہین -
ل - اب ایسی بس مین ہی کہ ہمارے پیچھے میان کو چھوڑ دیا اور شکل صورت دیکھنے پر معلوم ہو گی سرکار - ان سب مین اول ہی -
ب - آہو ہو ہو - لاؤ بھئی - اور عمر؟
ل - ہجور ہو گی ہماری جان کوئی برسین سولہ ایک کی
ا - مہترانی ہو گی - چاہیے دریافت کر لو -
ب - کیون جی للتوا -
ل - اجی ہجور دیکھ تو لین -
مہری - اچھا تو ہر ایک کا مہتر محل بھی نام ہو جائیگا -
منمن - مہترانی والے نواب نہ کہلائینگے -
ا - یہ سب کی سب برق ہین -
ل - تو ہجور ہماری گواہی کی بات چیت ہو گئی -
ا - (مسکرا کر) جی حضور بات چیت ہو گئی -
ب - (ہنسکر) بات چیت تو ہو گئی مگر ہماری اور اُس آپا کی تو بات چیت کرا دو -
ل - ہجور نونو نوکری پر گئی ہو گی -
ب - اجی کہان کی نوکری - بلا لاؤ - کہو ایک اشرفی دینے ہین جو گواہی دے - ایک اشرفی اُسکی تین مہینے کی تنخواہ ہو گی -
ا - آپ کا کیا حشر ہو گا نواب صاحب -
ب - واہی ہو کیا حشر ہو

صبح تو جام سے گذرتی ہی
شب دلارام سے گذرتی ہی
عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہی

ا - یہ رباعی تو بہنون کو یاد ہی اور مشہور بھی بہت ہی

مگر حشر کے دن معلوم ہوگی۔

ب ۔ وہاں بھی یہی سب حسین لوگ خدمت کو ہونگے ہم یہان انکی خدمت کرتے ہین یہ لوگ وہان ہماری خدمت کرینگے۔

ا ۔ گلستان یاد ہے ؎

دو درویش در مسجدے خفتہ یافت
پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت
یکے زان دو میگفت با دیگرے
کہ در روز محشر بود داورے
گر این بادشاہان گردن فراز
کہ در لہو و عیش اند و با کام و ناز
در آیند با عاجزان در بہشت
من از گور سر بر نگیرم ز خشت
بہشت برین ملک و ماوائے ماست
کہ بند غم امروز برپائے ماست
اگر صالح آنجا بدیوار باغ
در آید بکفشش بدرم دماغ

چو مرد این سخن گفت و صالح شنید
دگر بودن آنجا مصالح ندید

خیر ۔ اس سے کیا مطلب ہے یہی نہ کہ

بہشت برین ملک و ماوائے ماست
کہ بند غم امروز برپائے ماست

ب ۔ اس حور کے پیچھے ہم لوگ یہان سے مر دون سے بھی گئے گذرے ۔

ا ۔ جی آپ کی بلا سے ۔

ب ۔ اچھا صاحب آپ جا کے بہشت کا کونا دبایئے ہماری حورین تو یہی ہین ۔

کندن ۔ اور اُس آیا کو نہ بلواؤ گے ۔

ب ۔ للتوا یار جاؤ ۔

ل ۔ اجی خداوند ہجور کل لیجیے ۔

ب ۔ بھئی جسطرح ہو لاؤ ۔

ا ۔ یہ بہشت کا زینہ ہے بھلا یا دوزخ کا ؎

بہشت برین ملک و ماوائے ماست
کہ بند غم امروز برپائے ماست

ب ۔ بہشت مین اگر حور ملی تو کیا ۔ بھائی ع ۔

جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے

ا ۔ اچھا تو مالک مکان کی گواہی ہوگئی ۔ مہری کی گواہی ہوگئی ۔ بنیے کی گواہی ہوگئی ۔ تاریابو کی گواہی ہوگئی ۔ ٹوپی والے کی گواہی ہوگئی ۔ بڑھیا کی گواہی ہوگئی ۔ للتوا اور خود کدرا کے اظہار قلمبند کر لیے ۔ اب کون باقی رہا ۔ اب ایک تو برف والا باقی ہے ۔ اُسکو لاؤ جا کے ۔ تم چلے جاؤ جی للتوا ۔ کیونکہ صاحب مجسٹریٹ کے ہان رپورٹ کرنی ہوگی ۔

للتوا ۔ ہجور اب کب کہان کہان جاؤن صاحب تمھارے ۔ ہجور کہتے ہین کہ جا کے آیا کو کسی ڈھب سے بلا لاؤ اور آپ اُسکو بلواتے ہین ۔

ا ۔ تم سیدھے جا کے برف والے کو بلا لاؤ ۔

کدرا ۔ اُسکو مین بلائے لاتا ہون ۔ تو للتوا جا کے آیا کو لوا لا ۔

کدرا برف والے کو بلانے گیا اور للتوا آیا کے پاس

اور ادھر مہری جل بھن کے خاک ہوگئی - منمن نے کہا (اب چلو جی گھبراتا ہی) - کندن نے نواب صاحب سے اجازت مانگی کہ اب ہمین گھر جانے دو - مگر انھون نے تو سمجھو کر کے سب کو راضی کیا - تھوڑی دیر مین برف والا آیا تو کندن اور منمن اور مہری دوسرے کمرے مین چلی گئین -

برف والا - (سلام کرکے) حکم ہجور -

ا - بیٹھ جاؤ -

برف والا - (سلام کرکے بیٹھا) - بہت کھوب ہجور -

ا - تمھارا نام کیا ہی میان لونڈے بادشاہ -

برف والا - ہجور ہمین پھجلے کہتے ہین -

ا - اچھا میان فضلے بھلا کدرا کی جورو کا حال کچھ جانتے ہو کہ وہ کہان ہی -

ف - (فضلے) ہجور ہمنے اُسکو نواب صاحب کے مکان مین دیکھا تھا اور ہم نہین جانتے -

ا - تم اُسکو کہان سے جانتے ہو -

ف - ہمنے تو کوتوال صاحب اُسکو راہ گلی مین دیکھا تھا اب ہمکو کیا معلوم کہ کہان چلی گئی -

ا - تم سے اُس سے جان پہچان بات چیت تھی کہ نہین - کدرا کے مکان پر تم کبھی جاتے تھے کہ نہین جاتے تھے اور نواب صاحب کے ہان تمنے کب دیکھا تھا اور نواب کا نام کیا ہی نواب کے ہان چوڑیان لیکے زنانے مین جاتے دیکھا ہی - یا اُنکے گھر کے اندر تھی اور گھر کے اندر تھی تو تمکو کیونکر دیکھنے مین آئی -

ف - جی ہجور ہم تو ایک روپیہ روج کے کاریگر ہین ہمنے جو کمرن کو پھسلایا ہو کہ بھگایا ہو تو آسمان پھٹ پڑے -

ب - لاحول ولا قوۃ - ارے کدرا یہ تو کسکو لایا ہی جانگلو کیا کہیے للتوانھوا -

ا - پھر آپ ہی جانیے -

ب - تو ڈرتا اور گھبراتا کیون ہی - تیرا اسمین کیا قصور ہی - جو حال جانتے ہو وہ لکھوا دو - اور سنو بات سنو (کان مین) لکھوا دو کہ ہم نے نواب عسکری کے مکان مین جو انھون نے کرایے پر لیا تھا قمرن کو دیکھا اور اُس سے باتین کین اور اُسنے ہم سے کہا کہ نواب کے گھر پڑ گئی ہون - اگر بھرپور انعام لینا ہی بچہ تو یہ لکھوا دو -

ف - ہجور ہم انام ونام نہین مانگتے ہم اللہ کو حاجر ناجر جان کے کہتے ہین -

ا - ہان صاحب - تمنے نواب کے ہان قمرن کو کب دیکھا تھا اور اُس سے کیا بات چیت ہوئی تھی

ف - ہم برف بیچنے گئے تھے - تو ہمنے اُسکو لوہے کی سلاکھون سے دیکھا تھا (مکان کا پتا بتاکر) وہین کسو نواب نے اُسکو ٹکایا تھا - ہمسے برف لی اور لوہے کی سلاکھون کے اندر سے ہمارے گالون پر ہاتھ پھیرتی تھی اور ہم سے کہتی تھی کہ مجھے نواب کے پلاؤ اور کھانے سے تیرے یہان کا ٹکرا اچھا تو مجھے نکال لے چل پھر موکا نہ ملا - اور ہمین اپنی تسبیر (تصویر) بھی دکھائی - وہ ہمنے اُڑا دی -

ا - نواب کا نام -

ف - نواب کا نام ہمکو نہین معلوم -

ا - مکان کا پتا تو تمنے ٹھیک بتایا - اچھا وہان کی کسی مہری کو تم جانتے ہو -

ف - ہان ہجور -

انسپکٹر نے بشیر الدولہ سے کہا ذرا مہری کو تو بلائیے اور مہری اٹھلاتی ہوئی کمرے سے نکلین -

ا - اِس مہری کو پہچانتے ہو -

ف - نہین ہجور - یہ وہان نہ تھی -

مہری - مین اُسکے بعد نوکر ہوئی ہونگی -

ا - اچھا تم جاؤ مہری -

مہری - جو اپنے کمرے مین گئی تو کندن اور منمن سے کہا اہو بہن جبھی قمرن لوہے کے سیخچون کے اندر سے ہاتھ ڈال ڈال کے اسکے گالون پر ہاتھ پھیرتی تھی - کیا کچھ وہ ہو کہ مین کیا کہون - کیسی ہی نیک پارسا کیون نہو نیکی دیکی سب چھپر پر رہے -

منمن - ہان جب وہ لکھوا رہا تھا تو ہم بھی اپنے دلمین سوچتے تھے کہ اللہ یہ کون ایسا یوسف کا دوسرا ہے کہ نواب کے روپیے اور گہنے پر لات مار کے عورت اسکے بس مین ہوئی جاتی ہے - مگر اب تمہاری زبانی سُنا کہ ایسا ہی ہے - تو پھر عورت کیون نہ بس مین آجائے -

مہری - بہن ہمنے تو ایسا نکیلا گبھرو اپنی عمر مین نہین دیکھا - کیا سچ مچ ہے -

کندن - اور ہمین بے دیکھے ہی دل مین اُسکی محبت ہو گئی - نواب سے کہونگی کہ ذرا دکھلا دو - ایسا کون پری کا بچہ ہے - کیا ہمارے للتو سے اچھا ہے -

مہری - للتو اکون؟ وہ جو آیا کو بلانے گیا ہے - وہ اِسکے آگے پانی بھرے پہلے میری نظر اُسپر بھی پڑی تھی -

منمن - جو للتو اسے اچھا ہے تو پھر لکھنؤ مین اُسکا دوسرا نہو گا - کیونکر دیکھین - نواب سے کہو -

حُسن بھی اور جوانی اور تناسب اعضا بھی کیا چیز ہے مہری ایک نظر دیکھتے ہی لوٹ ہو گئی کہ واہ کیا پریزاد ہے منمن سُنتے ہی عاشق ہو گئی - اب بیقراری ہے کہ کیونکر دیکھین - کندن تڑپ رہی ہین کہ کسی طرح آنکھین سینکین -

جب برف والا گواہی دے رہا تھا تو یہ تینون کان دھرے قمرن کا حال سُن رہی تھین جب اُسنے لوہے کے سیخچون سے گالون پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر سُنا اور برف والے نے کہا کہ وہ مجھ سے کہتی تھی کہ نواب کے بلاؤ اور گہنے سے تیرے گھر کا چلہا اچھا تو ایک دوسری کو دیکھ دیکھ مسکراتی تھین خیر - اب فضلے کی گواہی کا حال سُنیے کہ انسپکٹر صاحب نے اُس سے دو سوال کیے -

ا - قمرن کی عمر کیا ہے -

۲ - نواب کا نام سوچ کے بتاؤ -

ف - ہجور عمر تو اُسکی ہوگی کوئی اٹھارہ اُنیس کی - اور نواب کا نام ہمین نہین معلوم -

ب - عمر اٹھارہ اُنیس! پاگل ہے کون - ارے ابھی تیرھوان سال تو شروع نہین ہوا ہے -

ف - مین جھوٹ تھوڑے نہ کہونگا -

کبدرا - اجی نواب صاحب اُسکی کاٹھی چاہو ایسی ہو گئی ہے وہ ابھی بارہ برس ہین اور کچھ مہینے کی -

ب - فضلے - بارہ برس عمر لکھواؤ -

ف - ہجور اُنیس برس - اللہ کو منہ دکھانا ہے -

ا - بڑے قاضی ہین میان فضلے -
ف - ہجور اللہ سے جوابدہی کرنی ہی -
ا - کچھ تم ان نے تمسے کہا تھا کہ مین اپنے میان کو چھوڑ کے آئی ہون اور نواب بدھ گا لاتے ہین -
ف - ہان ہمسے کہا تھا کہ ہم نواب کے گھر پڑے ہین مگر نوے چلے تو اب ۔ اجی ہون -
ا - اچھا خیر بس اب زیادہ کی ضرورت نہین ہی - مگر نواب صاحب ایک بات ہر ذرا تخلیے مین آیئے - کچھ کہنا ہی - تم ٹھہرو میان فضلے -
ف - بہت خوب -

انسپکٹر اور بشیر الدولہ اس کمرے مین گئے جہان نواب صاحب کے معشوق بیٹھے تھے - وہان جاتے ہی بشیر الدولہ نے پہلے ۔ النسا بیگم (یعنی مہری) اور پھر کندن محل یعنی کندن کٹرن کا بوسہ لیا اور ان دونوکو چوم کر بی منمن کی جانب بڑھے تو منمن نے آہستہ سے چپکی دیکر ڈانٹ بتائی اور جھلاکے دور جا کھڑی ہوئی اور کہا - بس نواب - اب جو ہاتھ پائی کی تو مجھ سے برا کوئی نہین -

ا - بھئی عجیب قطع کے آدمی ہو -
ب - میان ہنستے ہی گھر بستے ہین -
ا - اچھا صاحب گھر بسایئے مگر اس گواہی مین ایک شق ہی - اسکو سمجھا دو کہ عدالت مین یہ نہ کہے کہ میرے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا - ورنہ ہرجائی پنا ثابت ہوگا - تم تو یہ ثبوت دو کہ وہ بڑی نیک عورت ہی اسکی مان نے روپیے کی طمع سے نواب کے پاس بھیجوا دیا اور نواب نے گھر ڈال لیا -
ب - اچھا للتو اکو آنے دو -
ا - عمر بھی تیرہ ہی برس کی بتایئے -
ب - یہ سب کارروائی للتو اکریگا -
ا - آپ تو بعضی بات سمجھتے ہی نہین ہین -
ب - فضلے کو مین خود سمجھائے دیتا ہون -
کندن - نواب ذری بات سنو - ایک بات کہین یا نو گھے کان مین کہنے کی ہی - ذری اس برف والے کو تو دکھا دو -
ب - او چھاجی - یہ لونڈا اب ایسا مشہور ہو گیا کہ ہم لوگ اسکے دیکھنے کے شائق ہو -
مہری - بلاؤ بلاؤ - میرے نواب -
ب - منمن جان کہین تو دکھا دون -
منمن - اچھا ہم کہتے ہین -

انسپکٹر تو باہر چلے گئے تھے - بشیر الدولہ نے فضلے کو بلا لیا - اور سمجھانا شروع کیا - فضلے تو انسے گفتگو کرتا تھا اور ادھر ان تینون مین اشارے ہو رہے تھے -

ب - یار فضلے بھائی صاحب ہمارا مقدمہ بگڑنے نپائے -
ف - اب ہم اسکو کیا کرین نواب صاحب -
ب - بھائی صاحب آپ دو کام کیجیے ایک تو اسکی عمر تیرہ برس کی بتایئے اور دوسرے یہ ذکر نہ کیجیے کہ اسی نے آپ کے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا -
ف - اچھا ہم اسکا جگر (ذکر) نکرینگے -
ب - اور عمر -
ف - عمر تو نواب صاحب ہم وہی جانتے ہین کہ انیس

بیس برس کی تھی۔

ب۔ ارے! یار عجب آدمی ہو تم نے پہلے سترہ اٹھارہ بتائی۔ پھر اٹھارہ اُنیس کہی۔ اب بیس تک پہنچ گئے عدالت مین جاتے جاتے پچیس نہ ہو جائے کہین۔ واہ بھائی صاحب۔

ف۔ بس اٹھارہ اُنیس ہی۔ وہ اُنیس بیس سب ایک ہی ہی۔

ب۔ اور جو تیرہ برس بتاؤ تو تمھارا کیا نقصان ہو اور انعام کا انعام لو۔

ف۔ ہم انام نہین مانگتے۔ آپ ہی رئیسون کی بادولت سے آدھ سیر آٹا ملجاتا ہی۔ اللہ کا شکر کرکے کھاتے ہین اور سو رہتے ہین۔

ب۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ ان تینون مین کون پسند ہی جو پسند ہو اُسکا ایک بوسہ لے لو۔

راوی۔ اِس سوال پر تینون اپنے اپنے دل مین خوش ہوئین اور دعا مانگنے لگین کہ یا اللہ ہمین کو پسند کرے۔

ب۔ بھئی شرمانے کی بات نہین ہی۔

ف۔ ہجور ہمارے مالک ہین۔

ب۔ مالک تو خدا ہی سب کا۔ مگر دیر نکرو جو سب مین زیادہ پسند ہو اُسکو چوم لو بس۔

ف۔ نہین سرکار۔

ب۔ آدمی ہو یا گل۔

مہری۔ اے ہان دوانا سا ہی کچھ۔ مچھ چھٹ جو پسند ہو اُسکو پیار کرلے۔

منمن۔ مچھ چھٹ۔ اے واہ۔ کیون ہم مین کیا سرخاب کا پر ہی۔ بڑی وہ بنی ہین۔

کندن۔ اجی تم مچھ بوڑھیا کی طرف تو رخ نہ کرو اور ان دونون جوانون کو نواب صاحب کی خاطر سے ایک ایک باری چوم لو۔

ف۔ بڑھیا تو اِن مین کوئی بھی نہین ہی۔

کندن۔ اُوئی مین بڑھیا نہین ہون تو کیا جوان ہون یہی پرکھ ہی۔

ف۔ بڑھیا ہوتین تو اپنے منھ سے نہ کہتین۔

منمن۔ ہان ٹھیک تو ہی۔

ب۔ تم یہان ٹھہرو فضلے ہم کوتوال کو رخصت کرلین تو آتے ہین۔

ف۔ بہت کھوب۔

راوی۔ واہ رے بشیر الدولہ۔ اپنے مطلب کا مطلب ہی کس کس ترکیب اور کن کن راہون سے فضلو کو پھانستا ہی جب روپیے کی طمع نہ سکے تو چہ موا سنے کی نوکری اور جود ٹل گئے۔ یہ تو انسپکٹر کے ساتھ باغ کے بنگلے مین گئے اور وہان میان فضلے بلا تشبیہ کنھیا بنے ہوئے بیٹھے۔

مہری۔ کیون فضلے قمرن تو تجھپر جان دیتی ہوگی۔

ف۔ کچھ پوچھو نہ جی۔

منمن۔ موہنی اسی کو کہتے ہین۔

کندن۔ تمھارا مکان کہان ہی میان۔

ف۔ ہم آگو تو نکھاس کے پل پر رہتے تھے اب مشک گنج مین مکان لیا ہی۔

کندن۔ تمھاری شادی ہوگئی ہی۔

ف - ابھی نہین -

مہری - جو ہمارا نکاح نہوا ہوتا تو ہم تو اسی کے ساتھ نکاح پڑھوا لیتے -

منمن - ہمنے تو ایسا دیدار و جوان بہت نہین دیکھا -

کندن - کیون میان اب کبھی پھر ملوگے -

ف - تم رہتی کہان ہو -

ک - قندھاری بازار مین -

ف - تو ہم وہان ملینگے - نواب صاحب ہمسے کہدیتے تھے کہ جون سی پسند ہو اسکو چوم لو - اب اتنے بڑے آدمی کے سامنے چوما چاٹی کیا کرین -

منمن - (تعجب کر) اچھا تو وہ نہین ہین -

کندن - تم مہری کو چوم لو میان -

مہری - (مسکرا کر فضلے کو گھورنے لگی)

ف - (آگے بڑھکر) اچھا پہلے مہری ہی سے شروعات کرتے ہین جی -

مہری - ہائین ہائین ارے کچھ سڑی ہو گیا ہی -

ف - (بوسہ لیکر) نواب صاحب کا حکم کر دیا -

مہری - دور ہو موے یہان سے -

ف - (آگے بڑھکر منمن کو بھی چوما) دو ہوئین -

منمن - بڑا شریر آدمی ہی تو -

ف - (کندن کا بوسہ لیکر) چلو تینون کی باری ہو چکی اب چوتھی کہان سے آئے -

کندن - چوتھی اپنے گھر والی سے جا کے لا -

اب ادھر کا حال سنئیے کہ بشیر الدولہ نے انسپکٹر سے کہا کہ بھئی تم اس فضلے کو ڈانٹ کے لکھوا لو جو چاہو -

انھون نے جواب دیا یہ تو ہو سکتا ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ وہ کہے کچھ اور ہم قلمبند کچھ کرین مگر یہ نہین ہو سکتا کہ عدالت مین وہ بیان کام آئے - فضلے کو ذرا بلا لو میان فضلے ان تینون کو چوم کے باہر آئے -

ا - تو اب تم اس بات پر راضی ہوے ہو کہ عدالت مین یہ نہین بیان کروگے کہ قمرن نے سینکچون کی راہ سے تمھارے گالون پر ہاتھ پھیرے تھے -

ف - یہ نہ کہینگے -

ا - اچھا عمر تو لکھوا دو -

ف - عمر تو سرکار تئیس ہی برس کی ہی -

ا - تو پھر بائیس برس کی لکھوا دو - جسمین بالکل مہمل قرار دیا جائے - اچھا خیر اب تم رخصت -

ب - فضلے - فضلے میان ہمکو بھی کھلا یا کرو -

ف - بہت خوب - آج ہی بنا لاؤنگا -

ا - ایک بے ضابطگی ہو گئی ہی کہ آپ کے ہان کے گواہون کے بیان قلمبند ہو گئے مگر کل ہرا اور للتوا تو کہدینگے کہ تھانے پر لکھوایا تھا - اور مہری کو بھی سکھا دینگے اور اسٹیشن والون کے تو وہان ہی بیان لیے گئے اور اس مکان پر خود ہی گئے تھے - اس بڑھیا کے مکان پر بھی گئے تھے - برف والے کو کل ذرا چوکی پر بھی بلا لینگے - اب آیا باقی ہی - ہم چاہتے ہین کہ آج ہی رپورٹ ضرور بھیجدین -

بشیر الدولہ نے کہا جب تک للتوا آئے چلکے دو گھڑی انھین سے چہل کرو - انسپکٹر اور یہ کمرے مین آئے - میان کدر ا ساتھ -

مہری — ارے کدرا میاں یہ کیا تونے جورو اکو چھٹی سانڈ بنا رکھا تھا —

کندن — اجی ہاں برف والا ہی تو موجود — للتو اجی تو موجود اروسی پروسی ایک پر بند نہیں — کہیں نواب کے پاس — کہیں کسی کے پاس کہیں کسی کے پاس — واہ رے میاں اور واہ ری جورو —

کدرا — تم لوگوں کی سنی تھی — جیسی تم تینوں بیٹھی ہو کندن میاں کو چھوڑے بیٹھی ہیں — تمہیں نے میاں کو جھجلا گنج پونڈے لانے بھیجا آپ یہاں آ کے گلچھرے اڑاتی ہیں — اور یہ مہری ہیں کہ میاں بھڑوے کی خبر ہی نہیں —

مہری — جیسی اسکی جورو اہی ویسا ہی سب کو سمجھتا ہے —

کندن — ہمارے میاں نے ہمکو چھوڑ دیا ہی تجھو ہم نے نہیں چھوڑ دیا — اسنے ایک بھٹیاری گھر ڈال لی —

ک — تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو —

ب — موئے پرسوڈرے اسی کا نام ہی — ایک تو کدرا کی جورو نے اسکے ساتھ گھات کی دوسرے یہ اور چڑھکے دیتی ہیں —

ا — میں کہنے ہی کو تھا —

مہری — ابکی جو نواب کے نیچے سے بچ کے نکل آئے تو اسکے (بشیر الدولہ کی طرف اشارہ کرکے) سپرد کر دینا —

ب — یہ کدرا کی مہربانی ہی —

ک — اور میں تو گنا ہم ہوں —

ب — غلام ولا م ہم نہیں جانتے بھائی صاحب — جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کرنا پڑیگا —

ا — شما ہم ہزار ہا پہلو یاد داری — گاہے برادر خود میگوئی گاہے زنکہ او میخواہی — پناہ بخدا — باید کہ چیزے ہستی —

ب — زن این کس را وقتیکہ از پنجہ آن رئیس نجات می یابد بہ عقد خویش خواہم آورد — زیرا کہ بغایت زیبا خصائل است و نہایت رعنا شمائل —

ا — از پنجہ آن رئیس زود نجات می یابد —

ب — شنیدہ ستم کہ حالا خیلے متفکر ہست —

ا — از بندی خانہ می ترسد —

ب — بلے از شنیدن نام زندان لرزہ بر اندامش می آید مگر فکرے مکن برادر کہ بکوشش ہم کشان کشان بعد الستا طلبیدہ آید —

ا — تاخیر در این کار بندہ را معاف کن —

ب — دوست صادق نیستی —

ا — باشد — الاشریف زادہ ام و حرمت مخدرات عصمت سمات بر باد دادن کار شرفا نمی انگارم —

ب — او شریف زادی نیست —

ا — بیشک ہست —

ب — خیر دیدہ خواہد شد — ع —

چور جانے رہنے کہ اندھیاری

ا — زنکہ چہرہ میخواہی — تدبیرش میکنم — این مہ رخی برائے شما تلاش کردہ آوردہ ام — حالا از من چہ میخواہی —

ب — شکریہ شما ادا کنم — این زنکہ مہ رخی ہم نہایت ملیح ست — و ملاحت را بندہ بر صباحت ترجیح میدہد —

ا — بلے — ملاحت بر صباحت البتہ فوق دارد —

اسکے بعد میاں للتو اصاحب نے پردہ اٹھاکر

گردن نکالی - اور بشیر الدولہ مارے خوشی کے اُچھل پڑے ہوئے - کہا جلد بتاؤ کام ہوا کہ نہیں ہوا - اُسنے کہا حضور ہوا للتو اسنگھ جہاں جائیں وہاں کام نہ کیسے بنے حضور حاجب ہے - حکم ہوا بلاؤ -

بی آپا صاحب پردہ اُٹھا کر تشریف لائیں مگر انسپکٹر کو دیکھکر ذرا جھجکی تھیں کہ ویسے ہی بہت ادب کے ساتھ سلام کرکے اندر آئی -

ب - آئیے بی آپا صاحبہ تم تو بیاہی ہوئی ہو -

آپا - سرکار ہم گریب لوگ ہیں -

ب - للتو قسم تیرے ہی سرکی کہ بڑی ہی نکیلی عورت دکھائی ہے تونے -

ل - سچ سچ حضور گواہی کے لیے آئی ہے کہ حضور کی پسند کے لیے -

ب - کل اعضا تناسب گول گول بدن - اور گوری چٹی رنگت - سانچے کا ڈھلا جسم - آنکھیں کٹیلی رسیلی نشیلی -

رسیلی متوالیوں نے جادو ڈالا	

ا - مزے ہیں آگئے میاں -

ب - اور رسیلی متوالیوں نے جادو ڈالا -

مہری - سحر کو تو ڈر ہی -

ب - (تھرک کر) جادو ڈالا رے - اور رسیلی متوالیوں نے جادو ڈالا -

ا - اب لکھنے بھی دیجیے گا کہ جادو ہی کو روئیے گا -

ب - بی آپا صاحبہ ہماری طبیعت آپ پر آگئی ہے -

آپا - (ہنسکر) ایں ! اے واہ سرکار -

ل - سرکار کا مجاز ہنسی کا ہے -

ب - بس اب طبیعت آگئی -

مہری - طبیعت کیا آندھی ہے -

ب - بس اب آپ ہمارے گھر پڑ جائیے -

اِس پر مہری اور کندن اور منمن نے زور سے قہقہہ لگایا کہ واہ آنے دیر نہیں اور پیغام کرتے دیر نہیں - للتو اور کندن را منھ پھیر کے مسکرانے لگے اور انسپکٹر کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

آپا - یہ کچھ لاابالی تو نہیں ہیں -

ل - نہیں - نام کو نہیں - دل لگی باز ہیں -

آپا - اب ہمیں نوکری پر دیر ہوئی ہے -

ب - نوکری ! یہ کیا لفظ سُنایا - میرے کان اس لفظ سے آشنا نہیں ہیں - میرا محل اور نوکری کرے -

آپا - (ہنسکر) اے واہ ہے - اب رنگ لائی گلہری -

پرائی جورو کو اپنا محل بنائے لیتے ہیں -

ب - تم بھی تو میری گلو - پیرا گلو گی گلو -

مہری - (مارے ہنسی کے بیتاب ہوکر) گلو بولو -

منمن - گلو بیگم انکا نام رکھ دو -

کندن - اِسے رخت تو اور بھی کھل کھیلے -

ا - واقعی امر یہ ہے کہ عورت یہ بڑی خوبصورت ہے جوانی کے علاوہ حسن بھی بے مثل ہے -

ب - کوئی میرے دل سے پوچھے -

ا - جی ہ

ترے تیرِ نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا	

ب - اسے کیا کہا ہے - برادر من وانیدو کہ برق جمال
این مہ پارۂ زاہد فریب خرمن صبر من پاک سوخت -
و بیک نگاہ دالہ و شیدا نمود پنج صد بیدہ ہم اگر شوہر
خود را بہ فارغخطی راضی کند -
ا - اینقدر زر در یک روز چہ اسے تواند کرد - اگر نگاہ
کسے والی ملک کسے رئیس خود مختار بر چہرۂ نورانی
این حسینۂ سیم بدن افتد دُر و دینار بر و نثار کند -

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

صورت زیبا خداداد ست و شمائل بے مثل من ہم
بجمال بینش شیفتہ و فریفتہ شدم -
ب - طرح بذرست -
ا - عطاے تو بہ لقاے تو بخشیدم -
ب - برائے شما جان ہم حاضر ست -
ا - تسلیم - حالا معشوقۂ خود را اینقدر فرصت دہ کہ اظہار عشق
قلمبند کنم -
ب - بی آیا صاحب دیکھیے انسپکٹر صاحب کیا دریافت
کرتے ہین -
آیا - حکم - جو پوچھیے -
ا - نام کیا ہے تمھارا اور کسکے ہان نوکر ہو -
آیا - میرا نام جمالن ہے -
ب - اس نام کے صدقے - کیا خوب جنکے کسی نے
نام رکھا ہے - جمالن -
ا - اور نوکر کسکے ہان ہو -
آیا - مین مشن مین نوکر ہون -

ا - قمرن چوڑی والی کا کچھ حال جانتی ہو -
آیا - جی ہان - ہم اور وہ ایک ہی محلے مین رہتے ہین
اور بچپنے سے ساتھ کھیلے ہین - اور وہ اس کدرا کو بیاہی
تھی اور میکے سے سسرال سسرال سے میکے جیسے اور
بہو بیٹیان آتی جاتی ہین وہ بھی آتی جاتی تھی - اسکی
کوئی ——— بیٹھے ہوئے کہ ہم نے اُسکے میکے کا طور
بیطور دیکھا کہ رات کو اُسکے مکان پر مرد آنے لگے اور
چھوٹے ہوتے دن کو بھی لوگ آنے لگے - ہمنے
ٹوہ لگائی تو سُنا کہ نواب عسکری آتے ہین اور قمرن سے
اور اُنسے آشنائی ہے - اور قمرن کی دادی کو معلوم ہے
اور دوسری بہن نازو ایک ہندو دنی سے پھنسی
ہوئی ہے - کہان تو ٹھسے کے ساتھ روٹی کماتی تھی
کہان مرنی بکنے لگی - ایک دن قمرن کے گھر جو ہم گئے
تو نازو نے کہا کیون بہن جمالن بھلا ہم گوری بہت ہو کہ
ہماری بہن قمرن - ہمنے کہا نہین قمرن کی رنگت ہمسے
کہین کھلتی ہے - ہم جھونٹھ کاہیکو بولین اور قمرن ہی کی
نہین بلکن تمھاری رنگت بھی ہمسے گوری ہے - تم دونون
بہنون کی رنگت ہمسے کھلتی ہے - پھر ہمنے اُنسے پوچھا کہ
کیون بہن ایک بات پوچھین بتاؤگی - کہا ہان بتائینگے
ہمنے پوچھا یہ تمھارے پاس رات کو کون آتے ہین -
جب تم سسرال سے دوسرے تیسرے آکے رہتی ہو
تو کوئی آتے ہین ہمنے اپنی آنکھون دیکھا ہے - نازو نے
کہا اچھا تم بتاؤ تمھارے پاس کون آتا ہے - ہمنے
صاف صاف کہدیا کہ ہمنے اپنے میان کو چھوڑ دیا وہ ایک
مچھلی والی پر لٹّو ہے اور ہمکو مارا کرتا تھا -

بسرع جھنگ سے

ب - کیا گدھا ہے -
چھری - ایسی جورو کو چھوڑ دیا -
منمن - وہ مچھل والی کیسی ہے -
آپا - اسکی دادی اماں کے برابر ہے اور سیر بھر گوشت ہو تو منہ بھرے -
ا - کیا طبیعت کا حال ہے -
ب - لاحول ولا قوۃ - یار ھو جبے وار ایک دن کے لیے ہماری خاطر سے اُسکو حوالات کردو - نفرت ہوگئی -
چھری - بوڑھیا پسند کی موے نے -
آپا - ہمین بڑا دک (دق) کرتا تھا -
للتوا - دو دو دن کھانا نہ دے -
کندن - اُسکی عمر کیا ہے -
للتوا - اے کوئی تیس تیس برس کا ہو دیگا -
آپا - کوئی تیس کا - ہان -
ا - اچھا صاحب - پھر کیا ہوا - وہ تنبولن کچھ اپنا حال کہ کون آتا ہے -
آپا - بس ہمنے جو بات اصل اصل تھی وہ کہدی کہ جب میان نے چھوڑ دیا تو للتوا تنبولی ہمارے پاس آنے جانے لگا - ہم اب اپنے نوکری کرتے ہین اور جاہر جہور (ظاہر ظہور) اپنے کچھ نہین کرتے کہ میمون اور مسون اور بیطے مانسون مین نوکری کرنی ہیگی -
ا - تب وہ کھلی ہونگی -
آپا - جی ہان تب وہ کھلین کہ ہم سے اور نواب عسکری سے رسم ہے وہ ہم کو بہت کچھ ... دو لیتے ہین اور آتے جاتے ہین مگر ہمکو کو کانون کان خبر نہین

کیونکہ وہ پردیس کا نوشہ ہے
ا - قمرن کی عمر کیا ہوگی -
آپا - اے یہی ہوگی تیرہ اک کی -
ا - تیرہ برس -
آپا - بس اور نہین تو کیا -
ا - نواب عسکری کو تمنے خود بھی وہان بیٹھے یا جاتے کبھی دیکھا تھا -
آپا - تین چار مراتبے -
ا - بیٹھے کہ جاتے -
آپا - ایک دن تو جب وہ آئے تو ہٹا دیا قمرن کی بوڑھیا نے کہا کہ اگر ان سے آنکھ لڑ جائے اور انکو بھول جائین تو کیا مطلب - یہ ہوئے سے رسان رسان قمرن سے کہا ہم نے سن لیا اور کئی باری ہنے گھوڑے سے اُترتے دیکھا -
ا - تو تم اُنکو پہچان سکتی ہو -
آپا - جی لاکھون مین
ا - قمرن کا بھاگنا تمھین کب معلوم ہوا اور پہلے تم سے کس نے ذکر کیا -
آپا - جسدن کدرا اپنی سسرال آیا اُسکے دوسرے دن دوپہر کو جب مین گھر کو آئی روٹی کھانے کو تو سُنا کہ قمرن اور نازو کہین کو بھاگ گئین - مین سمجھ گئی کہ نواب نے بوڑھیا کو روپے کی لالچ دی اور قمرن کو لے اُڑے اور نازو بھی بہن کے ساتھ گئی ہوگی مگر پھر سُنا کہ نازو انھین فسی کے ساتھ گئی ہین اور قمرن کو نواب لے گئے ہین -

ا۔ اسکے بعد پھر تم قمرن کی ماں سے ملین۔

آیا۔ چوتھے پانچوین ملتی ہی رہتی تھی۔ ای دیوال سے دیوال ملی ہی۔

کندرا۔ اور ہمسے نہ کہا۔

ل۔ تمسے تو ہمسے ارے ہ ہ ہ ہ ہ ہ

مہری۔ (قہقہہ لگاکر) کیا برا عیب ہی۔

کندن۔ (دھپ لگاکر) ہ ہ ہ

منمن۔ اسکا کون قصور ہی اسمین۔

ل۔ ہم تلک سے تو چھپایا۔

ا۔ اسکی ماں پھر تمسے کھلی تھی۔

آیا۔ نہ۔ گھر کی ماں نے کہدیا تھا۔

ا۔ کیا کہا تھا۔

آیا۔ کہ قمرن کو نواب عسکری اور نازو کو نسی ہندو ہین کوئی وہ پہاڑ پر لے کے چل دیے اور وہان سے ہجاز دن روپیے بھیجتے ہین اور انکا دروگا ہمیشہ دسے جایا کرتا ہی۔ ہم نے کسو کو کانون کان کھبر نکی۔

کندرا۔ برا ہمارے اوپر پردہ کیا۔

آیا۔ تو تو موے نکھٹو ہی۔

کندرا۔ ہان پھر اب تو ایک بات ہو ہی گئی

آیا۔ وہ مرد کیا جسکو اپنی جورو کی خبر نہو۔ آج للتوا کے پاس گئی کل برف والے کے پاس پرسون نواب کے پاس۔

کندرا۔ تم اپنی تو کھبر لو۔

ب۔ اچھا اب اس تو تو مین مین سے کیا فائدہ ہی کچھ اور باتین کرو جسمین دل بہلے۔

ا۔ قمرن چوڑیو، شکست نہ کیجیے گا۔

آیا۔ جی ہان خدا گواہ ہی میری جان سن سے نکل جایگی جو آپ پہلو سے چلی گئین۔

آیا۔ تو یہ تو بڑی مشکل ہوئی۔

ب۔ تم جاکے کروگی کیا۔ یہان کیا شے نہین ہی۔ کھانیکو جو چیز مرغوب ہو دو تین وقت کھاؤ۔ میوہ تر و خشک کھاؤ۔ خیار پیو۔ دودھیا چار۔ زیور کے لیے اسی دم ہم حکم دیتے ہین۔ سنار کو بلالاؤ جی۔ کپڑے ہمارے پاس موجود ہین کئی کوٹھے پٹے پڑے ہوے ہین۔ روپیہ جس قدر کہو ابھی بسا دون کمرے سجے سجائے ہین جو کمرا پسند ہو اسمین رہو۔ خدمت کے واسطے خادمہ موجود ہین۔ ماما چھوچھو پیش خدمت وہان جاکے کروگی کیا۔

آیا۔ تو کوئی اپنا گھربار چھوڑ دیتا ہی۔

ب۔ اسی کو کیون نہ گھربار بناؤ۔

آیا۔ (آیا نے للتوا کی طرف دیکھا) اب اچھا اسوقت تو جانے دیجیے۔

للتوا۔ تو کیون نہین کہا تم مانتی ہو۔

ب۔ علیحدہ لیجاکے سمجھا دو۔

للتوا۔ ادھر آؤ جانی۔

آیا۔ سرکار اب اسوقت تو جانے دین۔

ل۔ (علیحدہ لیجاکر) بڑی بیوقوف ہی تو۔ اری کیست کھل جایگی۔

آیا۔ یہ تو ہین کچھ جنچتے نہین۔

ل۔ یہ کیا ہے سے دور پہلو ہو

آیا - تین تو بیٹھی ہین اور چوتھی ہے ہین مصرع ٹھنگ سے
ہر روج تین چار آتی ہونگی -

ل - ٹھرن ہو - اری ل ل لکھ پتی ہو جائیگی -

آیا - اچھا اُنکو ادھر بلا لو جری -

للتو اجا کے بشیر الدولہ کو لے آیا اور اُس کمرے مین اِن دونون کو علیحدہ چھوڑ دیا -

ب - (بوسہ لیکر) جانی تیری بدقسمت معلوم ہوتی ہو مجھکو اری نادان اِس گھر مین آن کے خالی خولی جائیگی واہ -

آیا - سرکار آپ لوگون کا کون ٹھکانا ہو گھڑی مین کچھ گھڑی مین کچھ -

ب - اچھا تو ایک ہفتہ تو آزمایش کرلو -

آیا - بہت اچھا -

ب - بس جی خوش ہو گیا -

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

آیا - لے اِس بوسے کے دام تو حال فی الحال دلوادو پھر آگے سمجھا جائیگا -

ب - حال فی الحال ! عربی بولنے لگین - کیا دلوائین تمھین کہدو -

آیا - چاندی تو ہم لینگے نہین -

ب - سونا لو - جواہر لو - لو یہ انگوٹھی لو - اور اسکو بازار مین اکوانا کہ کتنے کا مال ہو دیکھو لوگ کیا پرکھتے ہین -

آیا - اوئی جیسے مین دھرلی جاؤن کہ تو کہان سے اِن دانون کی انگوٹھی لائی -

یہان کی اِس چہل پہل کو چھوڑ کر اب محمد عسکری کا حال سنیے -

نواب محمد عسکری کی طرف سے جوڑ

نواب محمد عسکری سے نواب نادر جہان بیگم نے انکی حرکات ناشایستہ کی چندان شکایت نہین کی لیکن وہ ایک بار انکی جانب دیکھکر مسکرائین - اور یہ جھینپے - وہ اسی کو غنیمت سمجھین - کہ نواب صاحب ہاتھ پاؤن بچاکر بخیر و عافیت گھر واپس آئے - وہان تو دیکھنے کے لالے پڑے ہوے تھے کل حال اپنی بہن اور بہنوئی کی زبانی سنا کرتی تھین دو تین روز نواب محمد عسکری شب کو گھر ہی پر رہے کہ بیگم صاحب کے کچھ تو آنسو پوچھین اور بشیر کی نسبت اب مزاج مین سہولت اور بردباری اور تحمل بھی زیادہ تھا - چوتھے روز بیگم صاحب سے رخصت کے طالب ہوے اور کہا دو دن کی رخصت دیجیے - دن کو کھانا کھانے آیا کرونگا - بیگم صاحب اِس انوکھی درخواست سے متحیر ہوئین اور مسکرا کر فرمایا (کیا مین آپ کی میانجی ہون) -

چوتھے روز نواب صاحب پہلے اپنے دوست چھٹن صاحب کے پاس گئے -

چھٹن - چلتے پرزا -

ع - ہان ہان - کہو کوئی تازہ خبر !

چ - وہ بد معاش یہان کے اب کہیں سے خوب گانٹھ گیا ہو -

ع - ہان وہ تو سن چکا ہون -

ج - جھوٹی گواہیان لکھوا رہا ہے۔

ع - ابھی مقدمہ دائر ہونے مین عرصہ ہے۔

ج - تمھاری یہ سہل انکاری اور بھی مارے ہی ڈالتی ہے - ہمنے اپنا ایک محرر قادر جیو کے پاس بھیجا ہے اور وہ قادر جیو کو ہمراہ لیکے بیرسٹر صاحب کی کوٹھی پر آئیگا - بس اُس سے بات چیت کیجیے۔

ع - مگر بھائی صاحب وہان جانا ٹھیک نہین ہے۔

ج - پاگل ہو خاصے - میرا آزمودہ اور معتمد علیہ ہے۔

یہان سے یہ دونون گاڑی پر سوار ہوکر چلے تو رستے مین کدرا اور للتوا دونون سے مڈبھیڑ ہوئی اور دونو نے جھک جھک کے انکو سلام کیا تو چھٹن صاحب اور محمد عسکری دونون شرمائے اور گاڑی دور نکل گئی تو چھٹن صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیون جی بھلا اس کدرا کلموہے کے پاس ایسی پری رہ سکتی تھی - ہرگز نہین اسکو واقعی تمھارا ہی سا میان چاہیے تھا - مگر سچ کہنا اُنکے سلام کرنے پر کس قدر جھینپے ہین - نواب محمد عسکری نے مسکرا کر کہا کہ کدرا کو تو مین نے کئی بار نواب رونق جنگ بہادر کے ہان جاتے آتے دیکھا تھا مگر للتوا کو کبھی نہین دیکھا تھا - پرسون میرے کوچبین نے کہا کہ حضور یہی پہاڑ پر آیا تھا - چھٹن صاحب بولے کہ ہم نے تو للتوا کو فوراً پہچان لیا پہاڑ پر بھی تو زور دن پر تھا - اب یہ اسوقت یا تو اس نابکار بشیر الدولہ کے پاس جاتا ہوگا یا تھانے پر - وہی جگہ اُنکے ٹھکانے ہین بس - مگر ابھی تک جھک جھک کے سلام کرتے ہین - کوئی تدبیر

ایسی ہوتی [illegible] لگاتے لنٹھ جاتے - بس پھر بشیر الدولہ کے باپ تک کے بنائے کچھ نہ بن پڑتا اور پولیس کی کیا اصل وحقیقت ہے - چلو رونق جنگ کے ہان جائین - چھٹن صاحب کی اس رائے سے محمد عسکری نے اتفاق نہین کیا کہ رونق جنگ کے پاس جائین - کہا اول تو دو کوس نکل آئے اور دوسرے وہ خود غالباً وہین ہونگے - جب بیرسٹر کی کوٹھی پر پہونچے اور اندر گئے تو دیکھا کہ نازو اور قمرن دونون سر کھولے ہوے کھڑی ہین - نواب صاحب نے بیساختہ یہ مصرع پڑھا - ع -

سر کھولے ہوے قاف سے پریان اُتر آئین

کرسیون پر سب بیٹھے - نواب صاحب نے مسخرے سے کہا یار اسوقت عمدہ عمدہ شعر سناؤ -

مسخرہ - حضور غلام کی طبیعت حاضر ہے ابھی لیجیے -

نازکرتی ہوئی اٹھلاتی ہوئی نازو جان
بھکوسے مہراج بلی ساتھ مرے گھر آئین

مہراج - اب تمھاری قفا ٹیل رہی ہے -

مسخرہ - حضور جانصاحب کا طرز ملاحظہ ہو -

فتنہ انگیز اور آفت شوخ
بی بی نازو تو ہین قیامت شوخ
چھپیان سے کے میرے گانو کی
کہتی ہین کیسی ہے یہ رنگت شوخ
بولین مہراج بلیا سے نازو
بھائی تیری بھی ہے طبیعت شوخ

چھٹن - آتا ہے صاحب ہندی کی غزل کا ایک مصرع

نواب غضنفر الدولہ بہادر کے ہاں بیٹے ہوئے ہیں مصرع طرح تھا ع -

پھولون مین تل رہا ہی کانٹا مرے چمن کا

بڑے بڑے اساتذہ اِس مشاعرے مین موجود تھے منجملہ اُنکے جانصاحب بھی اوڑھنی اوڑھکے تشریف لائے اور ایک بڑی لمبی چوڑی غزل پڑھی -

میرا نہ تو میان ہی تیری نہ مین ہون جورو

اب میرے تیرے رشتہ ہی بھائی اور بہن کا

وحشی سی بن رہی ہون بہلاؤنگی دل اُس سے

ننھا سا لادے بچہ صیاد حشان ہرن کا

سینہ صفا بنایا جائے بانکا جو ٹیڑھی بولے

تنہا ہی مین لطف تھا کچھ ای نبو بانکپن کا

وحشی کو رام کرکے ایسی کتھا سنائی

ہر دم دوگانا کلمہ پڑھتی ہی برہمن کا

تو شاعرون مین نامی ہی آج جانصاحب

ہر ملکون شہرہ اُٹھی ہی مرے سخن کا

نواب - اپنے فن مین یکتا تھا -

اختر - اِسمین کیا شک ہی -

چھٹن - ریختی انشاء اللہ خان بھی اچھی کہ گیا ہی -

نواب - ہان ! کیا خوب ! کیا جانصاحب سے پہلے بھی ریختی گو شاعر ہوچکے ہین -

اختر - ہان پیرومرشد - انشاء اللہ خان کے دیوان مین موجود ہی اور پورا دیوان کا دیوان ایک دو غزل نہین - جی - اور وہی رنگ - وہی بیگماتی محاورے -

انگوٹھی چاہت کو کیون سمیٹا عشق کے جھجکورے جھیلنے کو

دوگانا پڑ جائے ٹیکی اپنے تمھارے کھیل کھیلنے کو

عمدہ کلام ہی -

نواب - یہ ہمین آج ہی معلوم ہوا -

مسخرہ - اور یہ کیسا شعر ہی -

لال منھ ہو گیا غصے سے نہ کھانا کھایا

سُنا مرزا نے جو بکتے ہین جھنجھلا کر خالی

اختر - جی یہ جانصاحب کی غزل ہی -

روز پھر آتی ہی لونڈی مری جا کر خالی

بھاڑ مین جائے کرایہ وہ کرین گھر خالی

کام بیگم نے کیا گونڈے مین مردونکا اجی

گُڑیان نوروز مین کرواتی ہین بھر تھالی

اور مقطع ہی -

جانصاحب کا نہین ہنتا ہی چھپر خالی

مسخرہ - یہ رنگ تو خیر پھر بھی کچھ ہی مگر چرکین تو گولی مار دینے کے قابل تھا -

نواب - اجی لاحول ولاقوۃ کیسا ذکر کرتے ہو - نام نہ لو - نازو تم بھی اب پڑھنا سیکھ لو -

چھٹن - مہراج جی سے تعلیم لیا کرو -

نازو - کیون جی پڑھاؤ گے - مگر پہلے اُردو پڑھاؤ - ای یہ موا خود تو پڑھا لکھا ہی ہی نہین -

اتنے مین مہری نے آکے کہا سرکار بی مغلانی بھی آگئین اور ساتھ ہی مغلانی نے بھی جھکجھک کر سلام کیا نواب صاحب کے جان مین جان آئی - یہ تو سمجھے تھے کہ مغلانی کا انگ ہو جاتا ستم ڈھائیگا - وہ جو ہمارے خلاف گواہی دیگی تو تسمہ باقی نہ رکھیگی -

قمرن - مگر وعدے کی خوب سچی نکلین - واہ - اتنے دن کے بعد منھ دکھایا -

نازو - ہم تو سمجھے تھے منھ دیکھے ہی کی محبت ہے -

مغلانی - لونڈی قربان جائے حضور مین نے تو مہری کے منھ در منھ کہا تھا کہ حضور مین چار دن منجھلی بھاوج کے پاس رہکر جہان حضور ہونگی وہان آؤنگی تو جس مکان کا حضور پتا دیا تھا وہان سے میری منجھلی بھاوج اُٹھکے دولت گنج مین جاکے رہین -

مہری - تمنے یہ تو نہین کہا تھا بی مغلانی کہ تین چار دن مین آؤنگی -

مغلانی - اے واہ رے تیرے جھوٹ - آنکھون پر دیوار اُٹھاتی ہو -

نازو - وہان تمکو کام کیا تھا بی مغلانی -

مغلانی - حضور ہماری منجھلی بھاوج کا لڑکا تین اب ماشاءاللہ جوان ہوا ہے اللہ رکھے - اُسکا عقد ہماری منجھلی بھاوج کرنے کو تھین - مگر بڑے بھائی کو وہ گھر نہین بھاتا تھا کہ اُس لڑکی کا باپ شاہی مین جلاد تھا سرکٹے نالے پر نوکر تھا اور ہمارے بڑے بھائی نے اپنی آنکھون دیکھا تھا کہ ایک زبردست کا سر اُسنے کاٹا تھا اور پھر وہ کچھ برسین جاکے مسلمان ہوگیا تو آنکھون دیکھی مکھی تو نہین نگلی جاتی حضور -

نازو - کیا تلوار سے گلا کاٹتے تھے -

نواب - نہین تو - سوئی سے کاٹتے تھے -

مہراج - تلوار سے نہین تو کیا مقتراض سے گلا کاٹا جاتا ہے -

نازو - (کانپ کر) - ہائے مجھے جان نواب کی گئی - سچ ہے ظالم کی مراد پوری نہین ہوتی -

نواب - واہ - کیا اب پھانسی نہین دیجاتی -

اختر - آپنے تو شاید مہراج ہی جلاد کو گلا کاٹتے ہوئے دیکھا ہوگا -

مہراج - جی ہان دوبار -

قمرن - بھلا جس بیچارے کا گلا کاٹتے تھے وہ ہلتا ڈلتا تھا کہ بس کھڑا رہتا تھا -

نواب - بس کھڑا پکارا کرتا تھا کہ آؤ یار جلاد سر کاٹو یار جی -

قمرن - (ٹھنک کر) اے رشتہ کبھی - انکی ہربات مین دل لگی سوجھتی ہے -

مہراج - مشکون سے باندھ دیتے تھے - ذرا تو جنبش کر نہین سکتا تھا -

اختر - وہ بیچارے لوگ نہین ہوتے تھے بی قمرن جان صاحب وہ گردن زدنی ہی ہوتے تھے - بیچاسون آدمیون کا خون کرتے تھے - ڈاکے مارتے تھے - گھرون مین گھس گھس کے اسباب چھینتے تھے اور آدمیون کو قتل کرکے اور جان و مال دونون لیکے چل دیتے تھے -

مغلانی - تو مہری نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا اور مین اُنکے سامنے ہی گئی تھی - مگر اللہ بچائے ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا -

نازو - اچھا مہری وہ دن بھر آئین تو کیا حرج ہوا مگر یہ تو بتاؤ کہ شہر مین کچھ نقل ہے -

مغلانی۔ نہین سرکار ہمنے تو کسی کی زبانی نہین سنا اور اتنے بڑے غدار شہر مین یہ خبرین گھر گھر تھوڑا ہی مشہور ہوا کرتی ہین۔

نواب۔ نہین مشہور تو یہ خبر ضرور ہوگی۔ مگر شہرت تبہی ہوگی جب عدالت مین مقدمہ دائر ہوگا۔

اختر۔ خدا نہ کرے۔

مسخرہ۔ حضور اب عدالت کا نام نہ لین۔

اختر۔ خدا نے چاہا تو ستپٹا کے رہجائین۔

مسخرہ۔ آمین! اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

مغلانی۔ حضور کچھ سننے مین آیا یہ اِس موے کدرا کو کس نے اُبھارا ہے۔

نواب۔ ہان۔ یہ ہمارے ہی ایک عزیز بغلی گھونسا نکلے ہین۔

چھٹن۔ الاقارب کالعقارب۔

مغلانی۔ حضور کے عزیز۔ رشتے دار۔

مسخرہ۔ ایسے رشتہ دار پر خدا کی مار۔

نازو۔ رشتے دار کاہیکو دشمن ہین۔

مغلانی۔ وہ کون ہین سرکار۔ ذری ہمین بھی تو اُس اُجڑے کا نام سنون اور پانی پی پی کے کوسون۔

نواب۔ جی یہ نواب بشیر الدولہ کے کاٹھے ہوئے ہین۔ یہ کمبخت بغلی گھونسا نکلا۔

مغلانی۔ اُنکی جورو اگور کا منھ دیکھے موے بدذات پر بجلی گرے۔ جل بھُن کے راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔ مردے کو یہ سوجھی کیا۔ در گور نگوڑے کو ہو کیا گیا ہے۔

اختر۔ تم دیکھتی جاؤ۔ کیے کی سزا نہ پائے تو سہی کہ کرد کہ نیافت۔

مسخرہ۔ جی ہان سچ۔

کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

چھٹن۔ مین نے اِس شخص کی بہت سی روایتین سنی ہین بڑا زانی و فاجر اور بدذات آدمی ہے۔

نواب۔ ذرا اِس معاملے کو ختم ہو لینے دیجیے۔ پھر دیکھیے گا کہ کیا ہوتا ہے۔

مسخرہ۔ ننگی کا ناچ نچایا ہے تو سہی۔ جاتے کہان ہین ہانو گھر ابھی نہین۔

اتنے مین نواب رونق جنگ بہادر اور سبحان ممن آئے اور رونق جنگ کو دیکھکر نازو اور قمرن کسی قدر جھینپین۔ پہلے تو رونق جنگ نے انکو چھیڑا کہ واہ واہ واہ اچھا گل کھلایا۔ ادھر نواب کے ساتھ پیار سے چپکی ہین اور اُدھر کدرا کو لکھ بھیجا کہ تھانے پر رپٹ لکھوا دے تمہارے تو کاٹے کا منتر نہین ہے۔ نواب کے ساتھ اچھا سلوک کیا)۔

قمرن سمجھی کہ اِن سے کسی نے جا کے یہ جڑ دی کہ قمرن اور نازو ہی نے کدرا کو سکھایا ہے کہ تو نالش کر دے بہت ہی اُڑ گئے۔ سیکڑون قسمین کھانے لگی مگر نازو نے کہ طرار اور قمرن کی نسبت سمجھدار تھی مسکرا کے پوچھا پیاری اوسکے ساتھ کیا اچھا پھر کیا بُرا کیا صاحب پرائی بہو بیٹیون کو پھسلا پھسلا کے لے جانا اور نکال لینا گھر بار مان باپ میان دیور ساس نند سب سے چھڑوا دینا کون بھل منسی کی بات ہے ہم کیا یہ جانتے تھے کہ انکی نیت خراب ہے)۔

یہ تقریر نازو جان نے اس شیرین بیانی اور دلربائی اور کسی قدر کج ادائی سے کی کہ رونق جنگ بھڑک گئے اور کہا یار عسکری بھائی جان حق تو یون ہے کہ واللہ مجھے تم سے سخت نفرت ہو گئی تھی کہ ان دوگون کو تم بھگا کے پہاڑ پر لے گئے اور یہ سارا فضیحتا کیا مگر اسوقت جو ان دونون اندر کے اکھاڑے کی پریون کو دیکھا تو دل بیقرار ہو گیا۔ واہ کیا صورتین ہین واللہ اور نازو کی اس تقریر اور کج ادائی نے اور بھی مار ڈالا۔ (نازو تم ہمارے گھر پڑ جاؤ)۔

مہراج۔ بندگی عرض کرتا ہون جناب۔

رونق۔ تسلیم عرض ہے (مسکرا کر) معاف فرمایئے گا مزاج شریف حضور کا۔

مہراج۔ مزاج برہم ہے اسوقت۔

نواب۔ اچھا بھئی نازو کی رائے لیجائے۔

نازو۔ ہم راضی ہمارا خدا راضی۔

مہراج۔ خوش ہوئے آپ۔ ایسی ہرجائی بھی نہ دیکھی ہو گی وہان بیرسٹر کے ساتھ بھاگی جاتی تھی یہان انسے پیغام ہے۔ اچھا جاؤ ہمنے طلاق دیا۔

نازو۔ اللہ اللہ بڑے طلاق دینے والے۔ طلاق دے جاکے بیاہتا جورو کو۔ ڈھونڈھ جاکے کہین اپنے پیچ رہی ہو گی۔

راوی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

رونق۔ مین سوچتا ہون کہ یہ وہی نازو ہے۔ اللہ اکبر کیا ڈانٹ ڈپٹ اور طراری اور عیاری اور لگاوٹ ہے کہ واہ جی واہ۔ چاہیے منشی مہراج بلی صاحب سے لڑائی ہی کیون نہو۔ بندہ بے گھر ڈالے نہین رہتا۔

مہراج۔ کیا کیا بیفکرے جمع ہین۔ اجی تم نازو اور مجکو دونون کو ایک ساتھ گھر ڈال لو مگر حالات تو بیان کرو صاحب۔

مسخرہ۔ ہان حضور کہہ چلیے۔

ہمن۔ ابھی ملک تو خیر صلاح ہے مگر ——

اختر۔ یہ اگر مگر ہی تو بُری۔

رونق۔ بھئی یہان تک پتا لگا ہے کہ کوتوال نے جابجا تحقیقات کی۔ جس مکان مین تم انکو لے کے رہے تھے وہان جاکے دریافت کیا کہ یہ مکان کس نے لیا تھا مالک مکان نے تمھارا نام نہین بتایا۔ مگر جو مہری تمھارے ہان کچھ دن کے لیے نوکر ہوئی تھی اُسنے پہلے تو انکار کیا کہا مین نوکر تو اس مکان مین ضرور تھی مگر نام نہین معلوم کہ کون تھین اور نہ نواب صاحب کا نام معلوم ہے اور نہ اُنکو اچھی طرح سے پہچانتی ہون کیونکہ وہ رات کو چھپ کے آتے تھے۔ مگر دوسری دفعہ سب صاف صاف قبول دیا کہ نواب محمد عسکری صاحب دو عورتون کو بھگا لائے تھے اور مین اُنکے ہان نوکر تھی اور ایک کا نام قمرن ہے دوسری کا نازو۔ روپے کی طمع مین کچّا چٹھا کہہ سنایا اور نواب بشیر الدولہ کی منظور نظر بھی ہے اور اُس محلے کے ایک بنیے نے بھی سب صاف صاف لکھوا دیا۔

نواب۔ اُسکی گواہی تو خیر۔ مگر مہری کم بخت تو گھر کے اندر تک کا حال جانتی ہے اور کس کس نے گواہی ہمارے خلاف دی ہے۔

رونق ۔ اسٹیشن پر بھی گیا ۔ مگر تم نے بھی تو غضب
ڈھایا کہ ڈنکے کی چوٹ اسٹیشن پر انکو فسون پڑھکر
لے گئے اور گھٹا ٹوپ اور آنوا در ددا اور یہ اور وہ ۔
کوئی جانتا ہو تو خواہ مخواہ جان جائے ۔ رات کو
اسٹیشن ماسٹر نے گواہی دینے سے قطعی انکار کیا ۔
کہا ہمکو کچھ نہین یاد ہی ۔ اسٹیشن پر صدہا آدمی روز چڑھتے
اُترتے رہتے ہین کیا ہم اسم نویسی کرتے رہتے ہین ۔
ہمین کچھ نہین معلوم ۔ پھر اُس موٹے جمعدار کو بلایا
اُسنے بھی قطعی لاعلمی ظاہر کی ۔ کون نواب صاحب
ہان جانتا تو ہون ۔ ہمارے شہر کے رئیس ہین مشہور
آدمی ہین مگر اُنکے ساتھ پہاڑ پر مین نے کسی کو جاتے
آتے نہین دیکھا ۔

نواب ۔ وہ بڑا بھلا مانس آدمی ہی ۔ شاہی مین چوبدار
سلطانی تھا ۔

اختر ۔ جی ہان حضور ۔ نواب اکرام الدولہ بہادر کے
پاس بھی رہ چکا ہی ۔

رونق ۔ مگر ایک تار بابو نے بہت ہی خلاف گواہی
دی ۔ بہت زہر اُگلا ۔ معلوم ہوتا ہی بشیر الدولہ نے اُسکو
معتدبہ رقم دی ہی ۔

اختر ۔ حضور نے پہچانا ۔ یاد کیجیے یہ وہی بابو ہی جس کو
حضور نے کوٹھی سے نکلوا دیا تھا ۔ وہ جو بلا اطلاع
محل خانے کی ڈیوڑھی کے اسطرف باغ مین ٹہل رہے
تھے ۔ لوگون نے منع کیا تو کہا ہم نواب صاحب کے
حکم سے آیا ہی ۔

نواب ۔ اخاہ یہ وہ ذات شریف ہین ۔

اختر ۔ جی ۔ معلوم ہوتا ہی تاک ہی مین تھا ۔

رونق ۔ اور ایک ٹوپی والے کی گواہی دلوا دی ۔

چھٹن ۔ تار بابو نے کیا گواہی دی ۔

رونق ۔ کہا نواب صاحب کو ہم اچھی طرح سے جانتا ہی وہ
اسٹیشن پر آیا ۔ دفتر کے کلاک گھڑی سے اپنا جیب کا
گھڑی ملایا ۔ ہمسے بات چیت کیا ۔ اُسکے ساتھ میونسپل کمشنر
منشی مہراج بلی تھا اور وہ آگا تھا جو کالے گھوڑے پر
نکلتا ہی اور زنانہ سواری تھا ۔ دو تھو عورت پردے
مین تھا اور بہت ساتو کر چاکر عورت تھا پردہ کرا کے
فرسٹ کلاس مین بیٹھا اور پہاڑ پر گیا ۔

اختر ۔ بہت کچھ خدا کی مار ۔

ممن ۔ اور سلسلہ وار بیان کیا ۔

مسخرہ ۔ کیا اُس دن تھا وہ ۔

نواب ۔ ضرور تھا ۔ مگر یہ سب غلط ہی کہ گھڑی ملائی اور
بات چیت کیا یہ بالکل جھوٹ ہی ۔ محض مہمل مگر وہ تو اُسکو
عداوت پڑ گئی ہی ۔ دشمن جان ہو رہا ہی ۔

رونق ۔ اب اِس بیان مین چاہے کچھ کچھ فرق بھی ہو
مگر ایسے معتبر آدمی کی زبانی سُنا ہی کہ سر مو فرق نہین ہو سکتا
ہان اُسکے اور میرے بیان مین فرق ہو گیا ہو تو عجب
نہین ہی ۔

مہراج ۔ وہ کون ہی ۔

رونق ۔ بجرنگ بلی ۔ روزنامچے سے دیکھکے بتایا ہی اور
یہ بھی معتبر خبر ہی کہ کوتوال دو تین دفعہ روز بشیر الدولہ کے
ہان جاتا ہی اور اُنکے گھر سے مرغ روز بلا ناغہ پک کے
آتا ہی ۔ یہ انسپکٹر صاحب کی کارگزاری ہی ۔ صبح کو

وہین کھانا کھاتا ہی اور شام کو روز صبح تک کے آتا ہی۔
اور چھوکی شہادتین ڈھونڈھتا پھرتا ہی بیکار۔

اختر۔ مگر مہری مردار نے انکار کرکے اقبال کر دیا۔ ماشاءاللہ انسپکٹر نے دھمکایا ہو۔

رونق۔ سُنا ہین جب بر سر موقع تحقیقات ہوئی تب تو قطعی انکار کر گئی مگر پھر انسپکٹر نے کانسٹبل کو بھیج کے بُلوایا اور بشیر الدولہ کے مکان پر بُلوایا۔ وہان انشاءاللہ اسپر رنج گئے ہونگے۔ کیونکہ ایک سپاہی نے بجرنگ بلی سے بیان کیا کہ مہری کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی تو اُس نے خدمتگار سے کہا کہ تمھارے نواب صاحب نے اس مہری کو بڑا بے ادب کر دیا ہی تو خدمتگار نے ہنسکر جواب دیا کہ ایسی ایسی یہان دن بھر مین بیسیون آتی ہین جاتی ہین اور نواب صاحب آنکے ہاتھ کی چپتین کھاتے ہین اور خوش ہوتے ہین۔ اب مہری کو اپنے ہان نوکر رکھ لیا ہی اور اُسکے ذریعہ میان کو کانون پر بٹھایا ہی۔

تازو۔ مگر واہ ری ارواح۔

قمرن۔ کلو ہی۔ کلوٹی چالیس برس کا سِن منھ جیسے اچھو رکی پھانک۔

اختر۔ تو اسقدر سمجھیے کہ گویا اُسکے بس ہی مین آ گئے

توبہ۔ توبہ۔ کرسی پر بیٹھتی ہی۔

مسخرہ۔ انکا بھی نام لکھ لیجیے۔ ابھی وہ ان کے سر پر بیٹھیگی۔ آپ بھی عجیب آدمی ہین۔ وہ انکے کلے پر بیٹھیگی۔ ع

آگیا جی اجی یہ جی ہی تو ہی

مگر بقول تازو جان کے واقعی کیا ارواح ہی۔ ماشاءاللہ کوئی چالیس برس کا سِن ہوگا۔ مجھے خیال ہی نہین آتا کہ یہ کون سی مہری ہی۔

مغلانی۔ اے وہ نہ چالیس کی ہوئی۔ برسین تینتیس ایک کی تو ضرور ہی ہوگی۔

تازو۔ اور صورت؟

مغلانی۔ اے جیسے آئنا تو ا۔

رونق۔ نہین سُنتے ہین نمکین عورت ہی۔

قمرن۔ تمھین نمکین ہی۔

تازو۔ خاک دھول نمکین ہی۔

مغلانی۔ اے حضور یہی جیسا حضور کے بوٹ کا رنگ ہی۔

راوی۔ گو مغلانی دل مین تو خوب سمجھتی تھی کہ مہری غضب کی نمکین ہی اور یہ بھی جانتی تھی کہ اگر نواب عسکری دیکھ لین تو ضرور پھڑک جائین مگر وہ موقع تعریف کرنے کا نہ تھا۔

تازو۔ معلوم ہو گیا موا اندھا بھی ہی۔

قمرن۔ اندھا نہوتا تو کلوٹی پر کاہیکو لوٹ ہو جاتا۔

اختر۔ اور زردار ہو کر۔

مسخرہ۔ خدا غارت کرے شور کو۔

اختر۔ آمین۔

قمرن۔ آمین ثم آمین۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

اور سُن لیجیے گا صبح شام ہی میں فیصلہ ہوا چاہتا ہی۔

نواب۔ ابھی ہم کیون لکھوائین کسی کو۔

مغلانی۔ ایسی ہی بات ہی سرکار۔ نیکی نیک را

بدی بدرا - جو کسی کے واسطے کنوان کھودیگا وہ مو آپ
اُسی کنوین مین گریگا -

اختر - چاہ کن راچاہ در پیش - کہ کرد کہ نیافت یہ کرجگ
ہی قبلہ -

نازو - ہمارا جی گھبراتا ہی یا اللہ یہ قصہ کب تک طی ہوگا جو کچھ
ہونا ہو وہ ہو جائے -

قمرن - یہ ہر گھڑی کی جھائین جھائین تو جائے -

نازو - سب طی ہوا جاتا ہی -

نواب - تو نازو جان پر تو کوئی جوکھم نہین ہی -
ہان ہماری قمرن جان کی نسبت اس قدر ہو سکتا ہی
کہ شاید اُنکو حکم ہو جاے کہ کدرا کے پاس چلی جاؤ
سو اُسکو دو چار سو دے کے اس بات پر راضی
کر لینگے کہ فارغخطی لکھدے -

قمرن - اور اُس موئی کلموہی بہری کو بھی کچھ
ضرور دلوا دو -

مغلانی - اُسکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہی کیسی چٹک مٹک
کے چلتی تھی - بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی -

قمرن - ہان اور اپنے نزدیک بہت بن ٹھن کے
رہتی تھی -

مغلانی - حضور اُسکو لگاوٹ بازی مین بڑا دخل ہی
مرد کو باتون ہی مین فریفتہ کر لے -

قمرن - ابھی بشیر الدولہ کے سے مرد ہون تو شاید
پھسل جائین جن مردون کو اللہ نے آنکھ دی ہی وہ تو
ایسی کلوٹی پر نہ ریجھینگے -

نازو - نواب از برائے خدا ایک ٹھکانے تو لگا دو

اب تو ناؤ منجدھار مین ہی -

نواب - گھبراؤ نہین - ابھی اناڑی نہین ہی - ناؤ اب جلد
کنارے پہ لگی جاتی ہی -

مسخرہ - کیا خوب - پورا مصرع ہوگیا - ع -

ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی

اختر - حضور شعر ملاحظہ ہو -

جانی نازو سے کہو کاہیکو گھبراتی ہی
ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی

نواب - سبحان اللہ کیا ہی برجستہ کہا ہی -

ممن - حضور کا بھی تو ایک مصرع برجستہ ہی -

نواب - ہمنے تو خیر اٹکل پچو کہا تھا مگر انھون نے برجستہ
کہا ہی اور مضمون خیز -

مسخرہ - حضور غلام نے بھی کچھ عرض کیا ہی -

نازو بولین کہ "ارے سُن موے مہراج بلی
شکل تیری مجھے اک آنکھ نہین بھاتی ہی"

اختر - ماشاء اللہ آپ بھی لینے لگے -

اتنے مین منشی مہراج بلی باہر سے ہانپتے ہوے
ایک کاغذ لیکر آئے اور کہا بھائی صاحب پولیس کے
لوگون نے تو آخر کار ہار کر کپتان صاحب کو رپورٹ
بھیج دی سب لوگون نے ہمہ تن گوش ہو کر اُنکی
تقریر سُنی -

نواب - کیا رپورٹ کر دی -

رونق - اول تو ان سے یہ دریافت کیجیے کہ آپ
سے یہ حال کس نے کہا کہ رپورٹ کر دی اور رپورٹ
کی بھی تو کیا کی -

مہراج - بجھتی بجرنگ بلی نے مجھ سے کہا کہ آج پولیس سے کپتان صاحب کے پاس رپورٹ بھیجدی گئی مگر ویسے ہی ایک جمعدار آ پڑا اور ہم نے بات ٹال دی اور وہ بجرنگ بلی کو اپنے ساتھ کوتوال کے پاس کسی ضرورت کو لے گیا - وہان زیادہ دیر تک بیٹھنا مناسب نہ سمجھا تو وہان سے سید صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر مین گیا - وہان چپکے سے دریافت کیا تو معلوم ہوا خبر صحیح تھی تلو چتو کرکے مین نے نقل آتاری -

رونق - نقل کہان ہے -

مہراج - یہ کیا ہے - آپ لوگون سے ہرگز نہین پڑھی جائیگی بہت عجلت مین ڈرتے ڈرتے لکھی ہے بندہ خود پڑھکے سنائے دیتا ہے -

جب تک منشی مہراج بلی پڑھین لوگون کے دل کا عجب حال تھا - انتہا کا جوش - نازو نے قلب پر ہاتھ رکھکر کہا دھک دھک کر رہا ہے - قمرن بولی ہمارا ابھی یہی حال ہے باجی جان - نواب صاحب ہمہ تن گوش - حوالی موالی سب خاموش کہ اتنے مین خدمتگار نے آکے بدحواسی کے ساتھ عرض کیا حضور دو برقنداز درختون کی چھاؤن مین کھڑے ادھر کی طرف نہار رہے ہین (کچھ دال مین کالا کالا ہے) اتنا سننا تھا کہ سب کانپ اٹھے - کوئی ادھر بھاگا کوئی اُدھر - نازو اور قمرن سراسیمگی کے ساتھ ایک کمرے مین دوڑ گئین مگر پازیبون کی چھما چھم کی آواز دور تک گئی - اور نواب صاحب نے جھلا کر آہستہ سے کہا ارے نیک بخت یہ چھم چھم تو اتار رکھو - ممن نے فوراً جاکے بیرسٹر کو جو اُس وقت آرام مین تھے بیساختہ جگا دیا - پوچھا کیون خیر باشد - کہا حضور خیر کجا - پولیس والون نے کوٹھی گھیر لی - یہ سنکر بیرسٹر بھی ذرا بدحواس سے ہو گیا! کوٹھی گھیر لی - وجہ! باہر نکلے اور آدمیون کو پکارا تو نواب صاحب کے خدمتگار نے کہا سرکار وہ دو آدمی کھڑے ہوے درختون کی چھاؤن مین سے ادھر کو نہار نہار دیکھتے تھے ہم نے کہا شاید کوئی بات ہو مگر وہ دونون برقنداز ہین اور وہ کھڑے ہین -

بیرسٹر - او دیر - تم لوگ کون ہو اور کیا مانگتا ہے -

خدمتگار - صاحب بلاتے ہین تم لوگ کون ہو جی اور کہان کے جوان ہو سپاہی ہو کہ پولیس مین ہو

سپاہی (سلام کرکے) ہجور مین برپا والے صاحب کا نوکر ہون اور یہ رام لال ہیرالل کی کوٹھی کا سپاہی ہے ایک آدمی پانی بھرنے گیا ہے تو ہم ہون یہان کھڑے ہو گئے -

بیرسٹر - تم برف والے صاحب کے ہان نوکر ہو - اور یہ مہاجن کا سپاہی ہے - دیکھین تمھاری چپراس -

راوی - دیوانہ راہو سے بس ست - خدمتگار کی وحشت کو دیکھیے کہ ان دونون راہ چلتونکو کانسٹبل سمجھا اور نواب صاحب مع رفقا کانپ اٹھے اور اِدھر اُدھر بھاگ کے دبک رہے - ماشاء اللہ خیر جب بیرسٹر نے ان دونون آدمیون کو بلا کے ڈانٹا تو ممن نے کوٹھی مین جاکر نواب صاحب اور نازو اور قمرن وغیرہ کی تشفی کی اور سب کے سب

ازبس خفیف ہوے کہ لاحول لاقوۃ کیا بیوقوف بنے ہین -

بیرسٹر - دیوانہ را ہوے بس ست - اے لاحول -

نازو - اِتی بیر تو ہم سب تھیپے ہوے ہین -

نواب - مجھے تو بھائی صاحب پورا پورا یقین ہوگیا تھا کہ پولیس والے گلے پر آن موجود ہوے اور نازو اور قمرن پکڑی گئین اور ہم اور مہراج بلی دھر لیے گئے -

بیرسٹر - مہراج بلی کہان ہین -

ممن - این ! ابھی تک تو تھے -

نواب - انھین نے آن کے بیان کیا کہ پولیس والون نے کپتان صاحب کے پاس ہمارے مقدمے کا رپورٹ بھیجی - یا ہی بس یہی باتین ہوتی تھین کہ ہمارے خدمتگار نے گھبرا کے کہا سرکار دو برقنداز آئے ہین -

بیرسٹر - اور میان ممن نے آکے کہا کہ پولیس والون نے کوٹھی گھیر لی - جلدی اٹھیے - جا کے دیکھتا ہون تو ٹائین ٹائین فش -

ممن - بعضے وقت کی بات ہی ایسی ہو جاتی ہو -

نازو - میرا کلیجا بلیون اچھلتا تھا -

قمرن - مین تو سمجھی کہ بس اب دھر لیے گئے -

مغلانی - اے مین اب تلک نہین سمجھی تھی کہ یہ موئی بھگدڑ کاہے کی پڑ گئی - وہ تو اب سنا -

بیرسٹر - اچھا صاحب منشی مہراج بلی کو بلایئے -

ممن نے جا کے ادھر ادھر تلاش کیا منشی مہاراج بلی صاحب کا کہین پتا نہ ملا - آکے عرض کیا کہ حضور اور منشی مہراج بلی تو کیا جانے کہان چلے گئے سب کہین ڈھونڈھ مارا پتا نہین ملتا - مین جانتا ہون بھاگ کھڑے ہوے - اب ان لوگون کو دل لگی ہاتھ آئی -

نواب صاحب اور اختر اور ممن اور بیرسٹر انکی تلاش مین اٹھے اور ہر ایک کمرے مین ڈھونڈھا مگر مہاراج بلی کا کہین پتا نہین -

نواب - بھاگ نکلا بھائی صاحب -

بیرسٹر - ضرور - سمجھا کہ عین موقع واردات پر دھر لیا جاؤنگا اس سے بھاگ کھڑا ہونا بہتر ہو -

ممن - مگر بھاگے کدھر سے حضور - کیا یہ ٹٹی پھاند گئے

اختر - ایسے تو معلوم نہین ہوتے -

اتنے مین ایک سائیس نے کہا (جو باتین - ہو باتین - اوہان لگائے رہتے ہین) اصطبل کے ایک درجے مین جہان گھوڑا بندھا تھا گئے تو دیکھا کہ منشی مہاراج بلی صاحب بہادر گھانس کے گٹھے کے نیچے دبکے بیٹھے ہین - مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ممن نے انکو کھینچ کے نکالا اور اسی دم نواب صاحب نے اختر کو حکم دیا کہ نازو اور قمرن کو جلدی بلا لو - ذرا قطع شریف تو دیکھ لین - انھون نے آکے دیکھا تو منھ مین خاک - چو طرفہ گھانس - گرد مین لت پت - اس درگت کے ساتھ آپ وہان سے نکلے - انکا منھ ہاتھ دھلایا گیا - گرد جھاڑی ٹوپی بدلوائی گئی - جب حواس درست ہوے اور آدمی بنے تو انسے رپورٹ کا حال دریافت کیا انھون نے کہا کہ رپورٹ کی نقل مین لایا تھا مگر اس بدحواسی مین مجھ سے گر گئی -

نواب - لاحول ولا قوۃ -

اختر - جو بات ہوتی ہو ایسی ہی ہوتی ہو -

ممن ۔ چلو چلکے ڈھونڈھیں ۔
بیرسٹر ۔ اب جاکے تلاش کیجیے ۔
مسخرہ ۔ ابھی بھسولے مین جاکے دیکھیے جہان حضور بہشت راحت فرمانے تھے ۔ خدا یہ دن حضور کو روز نصیب کرے ۔

اتنے مین وہ رپورٹ لیکر ممن آئے ۔ کہا حضور رونق تکڈانس کے گھیے ہی مین سے لایا ہون ۔ صاف کرکے منشی مہراج بلی صاحب کو دی گئی ۔ آپ نے رپورٹ لیکر پڑھی اور حاضرین کوٹھی مع خدمتگار کے چپ چاپ سننے لگے کہ دیکھیں پولیس نے کیا کیا لکھا ہے پولیس والون نے رپورٹ لکھی کہ نواب محمد عسکری نامے ایک رئیس کی نسبت کدہ را متہار نے روزنامچے مین آکے لکھوایا کہ اسکی زوجہ منکوحہ نابالغ کو نواب صاحب باغوائے منشی مہراج بلی و ممن و آغا محمد اطہر لے بھاگے اور اپنے گھر مین رکھا اور پھر پہاڑ پر لے گئے ۔ لہذا کوہ نینی تال پر تحقیقات کی گئی تو اسقدر ظاہر ہوا کہ زنانی سواری نواب محمد عسکری کے ساتھ گئی تھی مگر وہان پتا نہ ملا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہان چھپادی گئی تاکہ پولیس کو دھوکا ہو اور مجرم بچ جائے گواہون کی گواہی سے بھگا لانا نواب صاحب کا مسماۃ قمرن زوجہ منکوحہ کدہ را متہار کو اور رکھنا اپنے مکان مین ثابت ہوتا ہے مگر عمر مین اختلاف ہے کہ میان اور اسکے گواہ کہتے ہین کہ تیرہ برس کی تھی مگر اسکا کامل ثبوت نہین ہے اسس زوجہ کدہ را کی مان اور اسکے اہل ہمسایہ کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ عمر اسکی اٹھارہ برس کی تھی ۔ لہذا پولیس نے دست اندازی نہین کی کہ اسکی مجاز نہین ہے ۔ اگر عمر کم ہوتی تو دفعہ ۳۶۳ ۔ تعزیرات ہند کے مطابق دست انداز ہوسکتی ۔

یہ مقدمہ دفعہ ۴۹۷ ۔ و دفعہ ۴۹۸ ۔ تعزیرات ہند کا ہے اور یہ بھی پولیس کی دست اندازی کے قابل نہین لہذا مدعی کو ہدایت ہوتی ہے کہ عدالت مین رجوع لائے ۔

بیرسٹر ۔ صحیح ہے ۔
نواب ۔ تو اب اسپر کیا ہوگا ۔
بیرسٹر ۔ اب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یہ رپورٹ صاحب سٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجدینگے اور صاحب ممدوح ملاحظہ شد لکھوا کر دستخط کردینگے ۔
نواب ۔ اور پھر ۔
بیرسٹر ۔ پھر کدہ را کو اختیار ہے کہ مقدمہ دائر کرے اسکی تاریخ پیشی مقرر ہوگی آپ کو اطلاع دیجائیگی ۔
نازو ۔ تو اب کچھ دن کو بلا سر سے ٹلی ۔
بیرسٹر ۔ بیشک ۔ مگر ابھی اسکا اظہار نہ چاہیے کہ آپ اور قمرن جان یہان تشریف فرما ہین ۔
قمرن ۔ بھلا اتنی جان کو دیکھ سکتے ہین ۔
بیرسٹر ۔ ارے اتم تو مین دیکھتا ہون سب کو دھرواؤگی ۔
نازو ۔ تو کیا اتنی جان کسو سے کہدینگی ۔
نواب ۔ بات تو پہونچیگی ۔
ممن ۔ محلے والے تو سنینگے ۔
اختر ۔ بس یون ہی بات پھوٹتی ہے ۔
نواب ۔ ماما کو تو خبر ہوجائیگی ۔ منی تو تمکو دے رکھنے

بوڑھیا کے ساتھ آئیگی -

قمرن - جیسا مناسب سمجھو -

نازو - اچھا بھلا ہم جائین تو کیا ڈر ہو -

قمرن - نہ بہن - جو یہ لوگ کہین وہی کرو - یہ اونچ نیچ سمجھتے ہین -

نواب - جلد بازی نکرو قمرن جان -

بیرسٹر - خدا خدا کرکے کہین کمبخت بخیر و خوبی آ سکے ورنہ یہان تک آنے ہی کے لالے پڑ گئے تھے اِسکو غنیمت نہین سمجھتی ہو اور اوپر سے طرح طرح کی باتین بناتی ہو -

نازو - جب تلک ہم زندہ رہینگے تمھارا احسان مانینگے صاحب بہادر تمنے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا ہے -

قمرن - ہان بہن - ہے تو ایسا ہی -

نواب - ہم تک تو دھوکا ہو گیا -

نازو - بہروپیہ کیا بہروپ بدلیگا -

بیرسٹر - نہدکی - کیا تعریف کی ہے -

نازو - جھوٹ کہتی ہون - کیا اِسمین کچھ جھوٹ بھی ہے نواب کو دھوکا ہو گیا - چھچھن صاحب کو دھوکا ہو گیا آغا صاحب نے نہین پہچانا اور یہ مُوا جھجھوے کا چھچھوندا لا تو ہمرا پڑا رہا -

رونق - یہ یہان کیا ہم خیج ہوتی بھی ہوئی تھی -

ممن - حضور کہان گئے تھے -

رونق - مین نے کہا بھئی چل کے دو ٹکرین مار لو -

نواب - اچھی اِسوقت بڑی کھلبلی مچ گئی تھی -

رونق - وہ تو مین سُن چکا کہ بر قندازون کے دھوکے لوگ گھانس کھا گئے - رپورٹ کا کیا مضمون ہے ؟

مہراج - پڑھ لیجیے نا -

رونق - (رپورٹ پڑھکر) کیا بدخط آدمی ہے منشی جی نگر لکھی کبھی بدحواسی اور عجلت مین ہوگی - خیر - تو پولیس نے رپورٹ کر دی کہ ایسکے دست اندازی کی قابل نہین ہے - اب کدرا کی راے پر منحصر ہے -

بیرسٹر - کدرا کیس کمبخت کی مولی ہے - یہ کہیے کہ نواب بشیر الدولہ کی راے پر منحصر ہے -

رونق - جی ہان - یون ہی صحیح ہے - انھین ذات شریف کی کارستانی ہے خدا سمجھے -

بیرسٹر - اب بہت بڑی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کدرا کو اپنی طرف پھوڑ لین - بس - بشیر الدولہ تو دشمنی پر تلے ہوے ہین اُن سے اِس معاملے مین گفتگو کرنا خلاف مصلحت ہے -

نواب - بڑی توہین ہے -

بیرسٹر - توہین نہین - خلاف مصلحت کہیے - اگر یہ معلوم ہو جاے کہ بے اِنکی خوشامد کے کام نہ چلنا محال ہے تو واللہ اِنکی خوشامد نکرنا بھی حماقت ہے - لیکن خوشامد تو اُسکی کرے جسکی خوشامد سے انسان کی عزت بچے یا کوئی کام نکلے - جو اور کسی ترکیب سے نہ نکلتا ہو - ایسے پاجی کی خوشامد کرنا بھی حماقت ہے جو باوصف منت و سماجت و خوشامد قتل پر آمادہ رہے تو یہ ملعون اِنھین لوگون مین ہے - سواد الوجہ فی الدنیا وسواد القلب فی العقبیٰ -

ممن - انجام بُرا ہے -

رونق - (ابجی) ہکو دوست اپنا کام نکالنا ہو اُسکے انجام سے ہمین کیا غرض ہے - جہنم مین جائے چاہے بہشت مین - کیون بیرسٹر صاحب آپ کی اس بارے مین کیا راے ہے - مقدمہ دائر ہوگا یا نہین -

بیرسٹر - سنا آپنے - پیچ کیست -

رونق - اچھا تو سب سے دور علیحدہ اور سب سے خاطرداری یعنے بلا پاس خاطر یہ بتا دیجیے کہ انجام مقدمہ کیا ہونا ہے -

بیرسٹر - کچھ نہین ہونا کیا ہے - مگر شرط یہ ہے کہ ہماری راے پر چلیے - اور کسی کی نہ سنیے - کھٹ سے ڈسمس ہو جائے تو جبھی کہیے گا - مگر یہ ہو کر امی جان کو دیکھونگی اور نانی جان سے ملونگی اور بجی امان کو بلاؤنگی -

قمرن - (جھنکر) اوئی ! ایک بات کیا منھ سے نکل گئی کہ بس آسی کی گرفت کر لی -

نازو - اچھا اسکو نہ بلوائینگے زبان سے تو قول سے اور

بیرسٹر - زبان دوگی ؟

مہراج - دیکھیے قبلہ یہ بات ٹھیک نہین ہے - طوطے بھی بین لیناؤ - ہمسے بگڑ جائینگی واللہ بگڑ جائینگی -

بیرسٹر - بھائی صاحب جوان عورت سے چاہے پورے دوست سے بنے یا بگڑے - کچھ بھی پروا نہین ہے -

مہراج - نازو تم چلکے باغ مین ہمارے ساتھ رہو - ہم پر ہم پہ تو کوئی مقدمہ ہی نہین - بس جھگڑا مٹا -

نازو - نہ بابا ہم سے - سمجھے دور -

مہراج - تم ہم کو دینا ہی سمجھتی ہو جیسا میان کدراکو

یہ بی قمرن خفی تھین -

اسپر سب اتنے ہنسے -

قمرن - اچھا منشی جی صاحب یاد رکھیے گا -

حسن - اور یاد کیا رکھینگے کچھ جھوٹ سا ہے -

مہراج - تو اسمین بھی کچھ جھوٹ نہین ہے کہ ہم مقدمے سے بری ہین اور ہماری نازو جان بھی -

نازو - تیری کوئی اور ہوگی - سو ربان کہین چراسی ہوگی - جا کے ڈھونڈھ لا - ہم تو بالسٹر کے گھر پڑ گئے میم صاحب بنی ہون -

تو اب چھٹن صاحب کے مہر رنے جو باہر سے بیرسٹر صاحب کے بیرا کو آواز دی تو انھون نے نازو اور قمرن اور بی مغلانی کو اشارہ کیا کہ چپکے سے پردے مین ہو جاؤ اور بیرا سے کہا کہ گول کمرے مین بٹھاؤ - محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی گول کمرے مین گئے وہان مرزا قادر بیگ کشمیری الشہیر بہ قادر جیو جو انکے انتظار مین بیٹھے تھے اٹھ کھڑے ہوے - باہم مصافحہ ہوا اور سب کرسیون پر بیٹھے - چھٹن صاحب نے انکو گلوری دی - بہ بہ کی کرکے انھون نے کھائی اور یون باتین ہونے لگین -

چھٹن - آپ جانتے ہین ہمنے کیون آپ کو بلایا ہے -

قادر - جی خوب جانتا ہون -

چھٹن - بھر -

قادر - فتح ہے -

چھٹن - انشاءاللہ -

مہراج - انکی زبان سے فتح کا لفظ نکلا تو اب

فتح

فتح ہی سمجھیے —

قادر — ناک کٹا ڈالوں اگر فتح نہو —

عسکری — ہمکی — دعوے کے ساتھ —

قادر — حضور میں انکا غلام ہوں یہ جو سامنے بیٹھے ہیں نواب چھٹن صاحب جنکا نام ہو انکا کفش بردار ہوں —

چھٹن — اور مین نواب محمد عسکری صاحب کا غلام ہوں —

ق — تو مین حضور کا (عسکری کی طرف مخاطب ہوکر) غلاموں کا غلام ہوں — بس یہ سمجھ لیجے — اور خدا کی قسم اس بشیر الدولہ پاجی کا دھر دینا اور پھنسوا دینا کتنی بڑی بات ہو — لاحول ولا قوۃ — اور تدبیر اسکی آسان ہو —

ع — کوئی ہو — مرزا صاحب کے واسطے پیچوان لاؤ لاؤ اور گلوریاں اور لاؤ — ہمارا خاصدان اٹھا لاؤ —

ج — اچھا تو پھر جوڑ توڑ جلد کیجیے —

ق — کیا سوچنے کی ضرورت ہو — توبہ توبہ ابھی یوں دھر لیا جاے یوں — چٹکی بجاتے —

ناظم لطف علیخان سے اور آپ سے ملاقات ہو ناظم لطف علیخان وہ جو پار رہتے ہین اُنسے اور صاحب ستی مجسٹریٹ سے بڑا یارانہ ہو —

چھٹن — ہم مین کسی سے رسم نہین ہو — بلکہ ہم سے تو صاحب سلامت کبھی نہین ہو

ع — جیسے اچھا پھول ہو مگر بس وہی دور دور کی ملاقات جانتے ہو ؟

مہراج — نہین — دیکھا ہو مگر صاحب سلامت کبھی نہین ہو — اور آدمی مغرور بھی ہو —

ق — اچھا صاحب اسکو بھی جانے دیجیے — ساہو موتی چند سے آپ لوگ واقف ہین ؟

مہراج — تیرا رسم ہی ہم سے — تیرا تپاک ہو — بالکل گھر کا سا معاملہ ہو — ساہو موتی چند کو اور ہم کو بس ایک ہی سمجھیے —

ق — بس بات بنگئی — صاحب کے مزاج مین ناظم لطف علیخان اور ساہو موتی چند بڑے دخیل ہین — اور آپ مین کسی صاحب سے اور تحصیلدار فیض اللہ سے بھی ملاقات ہو جو اب پنشن پاگئے ہین —

ع — ہان — ہی ملاقات — ساہو موتی چند سے بھی خوب ملاقات ہو اور منشی فیض اللہ صاحب سے بھی —

ج — موتی چند سے تو ہم سے اچھی طرح ملاقات ہو اور ہم انکو مثل اپنے بزرگون کے سمجھتے ہین مگر فیض اللہ صاحب سے فقط دور کی صاحب سلامت ہو —

ق — اچھا — اُس بنیے سے ملاقات ہو وہ بڑا آدمی ہو —

مہراج — نہین جیسے نہین ہو —

ع — وہ دفعتہً بڑا آدمی ہین —

ق — جانے دیجیے — بھلا نواب احمد شاہ کو آپ لوگون مین سے کوئی جانتا ہو —

ج — ہمارے عزیز ہین —

ق — بس تو موتی چند ساہو اور تحصیلدار منشی فیض اللہ اور نواب احمد شاہ کیا قابو ملگیا ہو ان تینون کو سکھا پڑھا کے صاحب ستی مجسٹریٹ کے پاس بھیجیے

کہ یہ جاکے بشیرالدولہ کی بڑی ہی شکایت کرین کہ حضور اندھیر ہو رہا ہی۔ بہو بیٹیون کو زبردستی گھرون سے پکڑوا بلواتا ہی۔ اور بے عزت کرتا ہی اور پولیس والون کو گانٹھ لیا ہی۔

ع۔ اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔

ق۔ نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ انسپکٹر اور سب انسپکٹران دونون کو صاحب بدل دینگے اور ادھر یہ دونون بدمعاش بدلے گئے ادھر بشیرالدولہ چوپٹ ہو گیا اور کد را کو ہم نے اپنی طرف پھوڑ لیا اور بشیر نابکار پر تابڑ توڑ مقدمے دائر کرادونگا۔ بس اب آپ اور کوئی فکر نہ کیجیے۔ صاحب انصاف اور سچے حاکم ہین اور یہ سب سچا مقدمہ ہی۔ اب بندہ اسوقت رخصت ہوتا ہی کل اور آج آپ اسکا بند و بست کرکے صاحب کے پاس ان تینون رنڈیون کو بھجوا دیجیے اور وہ دھڑلے سے شکایت جڑین۔

خرمستیان

ادھر تو یہ خندیا پک رہی تھی اور ادھر نواب بشیرالدولہ بہادر بی منن اور کندن اور جھری اور آپا کو لیے ہوے گلچھرے اڑاتے تھے۔ ایک روز انکے مصاحب نے ایک اخبار سے یہ اشعار انکو سنائے۔

بصد عجز کرتی ہون اپنا بیان
سنو گوش دل سے مری داستان

مین ہون دختر جاٹ بیکس یتیم
فلک نے کیا مجھپہ جور عظیم

وطن ہی مرا شہر لودھیانہ مین
پڑا مجھپہ یہ قہر لودھیانہ مین

مین چھوٹی سی تھی جبکہ باپ اور مان
مجھے چھوڑ کر مر گئے ناگہان

مرا پھر تو ہمدرد اور غمگسار
بجز ذات حق کے نہ تھا کوئی یار

نہ اتری تھی مین گود سے مان کی کبھی
نہ انگلی پکڑ پانون پانون چلی

نہ چھوڑا تھا آنچل کبھی مین نے آہ
نہ روے فلک مین نے دیکھا سیاہ

پدر نے نہ دیکھا تھا بھر کر نظر
دکھایا نہ تھا مان نے ہوا کا ڈر

سحر اٹھنا میرا وہ تارونکی چھانون
نہاری کا کھانا وہ کوون کی کانون

بدن کا مرے دودھ سو کھا نہ تھا
کوئی رنگ دیکھا جہان کا نہ تھا

مرے گھر سے باہر نکلنے کی بھی
نہ بوجھی کٹھن ہی یہ صورت ابھی

کرن مین نے سورج کی دیکھی تھی
کبھی اپنے بل آہ بیٹھی نہ تھی

یکایک بلا میرے سر پر گری
گلی در گلی آہ پھرنے لگی

فلک نے کیا مجھکو بے پر اناتھ
نہ ظل پدر ہی نہ مادر کا ہاتھ

وہ آنکھیں مری ڈبڈبائی ہوئین
جھڑی ابر کی سی لگائی ہوئین

نہ آنسو بھری آنکھ تھی چشمہ تھا
نہ لوہو بھری آنکھ تھی چشمہ تھا
وہ رفتار تھی میری دیوانہ وار
وہ گفتار تھی میری با حال زار
جو گلگونہ وش میرے رخسار تھے
طپش سے وہ رنگ طلا بن گئے
وہ چہرہ جو تھا ارغوانی مرا
تپ رنج سے زعفرانی بنا

بشیر۔ یار مطلب تو بتاؤ یہ دختر جاٹ کون ہی چہرہ ارغوانی اور رخسار گلگونہ وش پڑھکر دل قابو سے جاتا رہا۔

مہری۔ بلا کے گھر ڈال لو۔

جمالن۔ بڑا چھٹا ہوا بدمعاش ہر دیگی چمچا ہی۔ اللہ اس سے پناہ مین رکھے۔

کندن۔ دن رات اسکو بس اسی فکر مین جاتا ہی کہ کس کس کو گھر ڈال لے۔

مہری۔ جی ہان۔ اسکو بھی لاؤ اور اسکو بھی لاؤ یا میرے اللہ۔

شمن۔ ایسا آدمی کس کام کا۔ جب دیکھو نئی بغل مین کوئی بیٹھی ہی۔ ایسے آدمی کا اعتبار کیا بھلا۔ آدمی وہ جسکے دل مین محبت ہو۔

بشیر۔ تو ہم برے آدمی ہین۔ اچھا صاحب جو آدمی آپ کو پسند ہو اُس سے محبت کیجیے۔ اِس آپا کے سامنے تو آپ کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہی۔ اور ہم تو برے ہین ہی۔

شمن۔ اسمین کیا کچھ شک بھی ہی۔ بڑے نکلے آدمی ہو جب ہم کو دیکھا تو ہماری تعریف کی اب یہ آئین انکی تعریف کرنے لگے۔

بشیر۔ اچھا خاموش رہو۔ ہان جی دختر جاٹ والا قصہ سناؤ۔ دلچسپ فسانہ ہی۔

راوی۔ راوی نے پڑھنا شروع کیا۔

اگر سوے عریانی آتی تھی مین
تو عریانی سے شرم کھاتی تھی مین
اگر جانب دشت ہوتا گذر
تو کھانے درندے مجھے بے خطر
نہ دریوزہ گردی کے کچھ سوا
کئی دن تلک آہ شیوہ مرا
بدن پر پڑا میرے گرد و غبار
اور اُس پر وہ بوندون کا گر گر اتار
یہی جامہ دانی کا ملبوس تھا
یہی کامدانی کا ملبوس تھا
وہ گورا بدن جو کہ تھا رشک ماہ
طپش سے ہوا شب کی صورت سیاہ

بشیر۔ عجب ہی بھائی۔ یار بلواؤ۔

مہری۔ ضرور۔ چوکنا نہین۔

جمالن۔ تار بھیجدو تار۔

راوی۔ حضور بڑی رقت کا مقام ہی وہ اللہ کہتی ہی

پراگندہ روزی پراگندہ دل
فلک کے ستم سے جگر منفعل
نہ آنکھون مین کاجل نہ سر کا سنگار

نہ چوٹی کی بندش نہ تن کا سنگھار

نہ روٹی ملی خون کھا کر رہی
نہ پانی ملا اشک پی کر رہی

بشیر — بشیر الدولہ کے ہاں نان بشیر اور سوجی کے لقمے کھاؤ جانی — اور پانی کے عوض برفاب پیو —

راوی — کہتی ہے —

اندھیری وہ راتیں چمک برق کی
وہ تنہائی اور وہ دمک برق کی

بشیر — ہائے افسوس — یہ بہار کی راتیں اور جیسے جدا —

راوی — پھر کہتی ہے —

نگوڑے فلک کا اب کیا کروں | تجھے روؤں یا اپنے سر کو دھنوں

بشیر — بھائی مطلب کی بات کہو — شادی کرنا چاہتی ہو تو ایسا ہو تو بارک اللہ —

راوی — اب مطلب کی بات بھی سن لیجئے —

اسی حال میں ایک مرد کہن | بزرگانہ سیرت شریفانہ ذہن
ملا مجھکو وہ پیر دیرینہ سال | شریفانہ وضع تمیز خصال
مجھے آ کے جانا کہ ہے ناکتخدا | وہ ناتہ الدین لیگیا اپنے ساتھ
رہی پانچ چھ سال ڈیوڑھی پہ | بریلی میں دو سال سے ہوں خوش

ذرا دل لگا کر کان دھر کے سنیے گا —

مری عمر کا تیرھواں سال ہے
ناتیوں میں ملتی ہوں خوشحال ہے

بشیر — صاف لوٹ گیا کلیجہ ہے —

مہری — تیرہ برس کی ہے — بشیر کیا پوچھتا ہے —

راوی — سنیے بس اب ختم ہے —

مری عرض ہے آپ سے اے ملک | بتیروں میں ہوں ان کی درد

بشیر — بس مطلب نکل آئیگا — سو روپیہ کا نوٹ ضرور بھیجینگے — داروغہ جی کو بلاؤ — میاں ایک سو کا نوٹ لاؤ اور اگر سو کا پورا قطعہ نہو تو پچاس پچاس کے دو لادو یا دس دس کے لاؤ —

داروغہ — سو کا قطعہ نہونا کیا معنی پیر و مرشد — اسوقت خدا کے فضل سے دس بارہ ہزار سے کبھی سو سو کے قطعے کم نہونگے — اور ایک قطعہ کی کیا اصل حقیقت ہے —

مہری — جی ہاں امیروں کا گھر ہے — نوابوں کا دربار ہے مگر داروغہ جی بڑے شرم کی بات ہے کہ اس ڈیوڑھی سے آگے ہم نامحرم ہی جائیں —

داروغہ — (ہنسکر) حضور یہ شکایت کی باتیں بی مہری صاحب کیسی کہتی ہیں — غلام کے کان اس سے آشنا نہیں ہیں — مہری تم جب جانے لگو گی تو ہم سے ضرور ملتی جانا —

راوی — داروغہ صاحب تو یہ کہکر چلے گئے اور ادھر نواب بشیر الدولہ بہادر نے ترانی کی اپنا شروع کی کہ ہمکو لینے دینے کے بارے میں کوئی چھوٹوں کبھی شکایت کا لفظ زبان پر لائے تو ہمارے آدمیوں اور ملازموں اور داروغہ تک کو بڑا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا اور انکی نسبت شکایت ہو — اب دیکھو نہ مہری نے دل لگی دل لگی میں شکایت کی — داروغہ صاحب بگڑ گئے کہ نہیں — اور دیکھنا مہری کو کیسا خوش کر دینگے — ہم سے کہتا ہی پھرینگے لاحول ولا قوۃ — یہ تو ہمارا حکم ہے کہ دو پیسے اور حکم ہو تو چار دو اور صاف دستہ بخشش کرو — خوب دل کھول کے دو

ہم راضی ہمارا خدا - مہری نے بھی ہاں میں ہاں ملائی -
ایسے رئیس کے پاس بیٹھنے میں جی خوش ہوتا ہے اور
کنجوس کے پاس روپیہ ہوا تو کس مصرف کا ع -

سے فیض اگر یوسف ثانی ہو تو کیا ہے

سویرے سویرے کوئی نام لے لے تو کھانا نہ نصیب ہو
ایسے منحوس کنجوس مکھی چوس کے پاس تو روپیہ نہو تو اچھا
خود کھائے نہ کسی کو کھلائے -

خود خورم نکس دہم گندہ شود بسگ دہم

بشیر الدولہ یہ شعر سنکر ہنس دیئے - کہا خدا کی قسم مہری
ہم تو تمہاری باتوں میں لوٹنے کے قابل ہو گیا - شستہ و رفتہ زبان
ہے کہ پھول جھڑتے ہیں اور جابجا شعر و سخن موقع محل پر
مصرعہ برجستہ ہم تو بہت خوش ہوئے -
مہری نے چل کے کہا - اور شکل صورت بھی اچھی ہے
اور کمسن دل میں بھی آ گئی ہیں -
بشیر الدولہ بولے کہ مہری صاحب ہم کو دو قسم کی
عورتوں سے چاہ ہے یا تو چودہ پندرہ برس کی ہو یا پھر
تیس اکتیس کی - باقی رہا پچیس برس کی عورت یہ کچھ
نہیں - ہمارے کام پسند -
مہری نے پوچھا تو ان میں کون پسند ہے - کہا مہری
اور کم اور کمسن اور جاہلین - ایسے ستے ٹھیر لگایا کہ
باقی کون رہی - چار بیٹھی ہیں چاروں کا نام لے لیا -
آغا المانحو جی نے انکو خرجات کی بھیم یاد دلائی
اور شعروں نے ٹھنڈی سانسیں بھریں اور کہا بھئی
کوئی شعر پچیس سال والا شعر تو ذرا سنا دینا آغا نے
پڑھنے شعر شروع کیے -

رہی پانچ چھ سال پھر وہ نور | بھری لی میں دو سال سے ہوں حضور

ہری عمر کا تیرھواں سال ہے
اداکھون میں ملتی ہوئی شتحال ہے

بشیر - بھئی کیا آفت کے شعر ہیں -
آغا - خوب کہا ہے -

اور بھری وہ ناصر جب بھولی | وہ تنہائی اور وہ دل کی بیقراری
وہ مشتان وصال شب تار کا | تمنا بیگانہ ہونا وہ مارکا
وہ چھوٹنا وہ ہاتھ کا اور آہ | جھکنا وہ ناون کا خشکی سے آہ

وہ ہاتھوں کا چھپنا بہم
وہ مکان شستہ ہی ہو نا اٹھنا قدم

بشیر - بھئی ایسی پر دوا اعدا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے
لوٹ ہوا کہو - اور لکھ بھیجو کہ ہم عقد کرنے کو مستعد
ہیں -
آغا - دو چار شعر اور سنئے تو پھر پیام عقد بھیجئے -

رہی وہ بید ... | نہ جیسا کہ ہوگی نہ انگلیاں
ہوئی تو ... | وگرنہ ہو چھوٹی چھوٹی کی کہیں

یہ ہر یا عشق تو مشتیٰ ایمان
نہیں نہ دوست مرد اور مسلمان

بشیر - یہ تو اپنی ہی تعلیم -
آغا - وہ تو بچی کی ہے حضور -
بشیر - اچھا لالہ کو بلاؤ - انکے نام سے بھیجو - لالہ کا نام
اور ہمارا کام ہوگا -
مہری - حضور نوکری تو پہنچا دیں - اور یہ لی
کو ذرا جلدی دور دو - کلٹ لیکے پچیس دن سے
اور بیاہ ... اور جٹ پٹ منگنی اور جٹ پٹ بیاہ

تیرھوین سال کی چھوکری نصیب کہان ہو۔
شمن ۔ مہری تم ہی کیون نہین نواب کے گھر مین پڑجاتی ہو۔ عقد کرالو۔
مہری ۔ مجھ بڑھیا کو کون پوچھیگا بھلا تم جوانون کے آگے ہمارے دن اب نہین ہین اب تم لوگون کے دن ہین۔
بشیر ۔ دیکھو بی مہری خبردار ہمارے سامنے ایسی تقریر نکرنا ۔ کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ ہم تم پر کتنے ریجھے ہوے ہین۔ غضب کا مکھڑا پایا ہی۔
شمن ۔ اجی تو گھر کیون نہین ڈال لیتے۔
بشیر ۔ اور اسمین اب کچھ شک بھی ہی اور تم اپنی تو کہو تم یا کندن یا جمالن ان چارون مین سے وہ کونسی ہی جو بے گھر پڑے رہیگی کیا مجال۔
شمن ۔ مجھ غریبنی پر تو حضور رحم ہی کرین ۔ اپنی مہری کو گھر ڈالیے جسپر حضور ریجھے ہوے ہین۔
مہری ۔ تم سمجھتی نہین بہن ۔ بڑی بھولی ہو۔ مطلب یہ ہی کہ جس کسی پر آدمی جان دیتا ہی اُسکے منہ پر اُسکی تعریف نہین کرتا کسی اور عورت کی تعریف کرنے لگتا ہی جسمین معشوق روٹھے اور اس روٹھنے کا وہ لطف اُٹھائین۔
بشیر ۔ ایسی تیسی تمھاری۔
مہری ۔ یہ اپنی معشوق بی شمن سے کہیے۔
شمن ۔ ہم اُنکے معسوک نہین بنتے۔
بشیر ۔ (ہنسکر) ماسوک! گنوارن ہونا۔
جمالن ۔ کیا بیفکری اللہ نے دی ہی۔ دو دو دھر ٹھیالین دوا دھر ٹھیالین ۔ صبح سے شام ہوگئی شام سے صبح نہ کوئی کام ہی نہ کاج ہی دل لگی ہو رہی ہی۔ اس بغل مین چودہ برس والی ۔ اُس بغل مین بیس برس والی آمنے رکھی ۔ سامنے ڈھکی ۔ ادھر تیس برس کی اُدھر اٹھارہ برس کی۔
مہری ۔ اللہ نے روپیہ دیا ہی اسی واسطے یا زمین مین دفنا رکھنے کے واسطے۔
بشیر ۔ مین کہنے ہی کو تھا ۔

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت	
نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت	

یہ دینا لینا ہی رہجاتا ہی۔
شمن ۔ پھر لاؤ کچھ دلواؤ۔
کندن ۔ روٹی کا نہ کپڑے کا سیت میت کا بھترا۔
مہری ۔ یہ دعویدار بولین نا۔
اتنے مین داروغہ صاحب سو روپیے کا ایک نوٹ لیکر جھومتے ہوے آئے ۔ کہا سرکار نوٹ حاضر ہی کسکے نام بھیجا جائیگا اور کسکے نام سے بھیجا جائیگا حکم ہوا دیوانجی کو بلاؤ ۔ دیوانجی صاحب دھوتی اور انگرکھا پہنے ہوے ایک ٹوٹا سا قلمدان ہاتھ مین لیے ہوے تشریف لائے۔
بشیر ۔ یہ سو روپیہ ہم آپ کے نام سے بھیجتے ہین خط لکھیے۔
دیوانجی ۔ (عینک صاف کرکے) کسکے نام خداوند۔
بشیر ۔ آغا الماغوچی سے پوچھیے۔
آغا ۔ آپ بریلی [illegible] صاحب کے نام خط لکھیے اور

یہ منی آرڈر بھی انھیں کے نام روانہ کیجیے اور لکھیے کہ ہمنے سنا ہی کہ وہان کوئی بیکس لڑکی یتیم ہی اور پریشان حال اسکا باپ جو ایک جاٹ تھا مرگیا اور اسکی مان بھی مرگئی ہی اور اسکو مدد کی ضرورت ہی لہذا ایک سو روپیہ بطور خیرات بھیجتا ہون آپ مہربانی کرکے اس جاٹ کی دختر بیکس و یتیم کو [illegible] ثواب ہوگا۔

بشیر۔ بس ٹھیک ہی۔

آغا۔ تحصیلدار صاحب سے بہتر [illegible] اس کام کے لیے اور کون ہوگا۔

بشیر۔ بس بس یہی تدبیر اولی ہی۔

آغا۔ اور یا بریلی کے یتیم خانے سے [illegible] یافت کرلو کسکے نام روانہ ہو۔

بشیر۔ اجی نہین تحصیلدار صاحب کے نام بھیجیے۔

دیواجی نے پھر عینک صاف کی اور [illegible] کر قلم بنانے شروع کیے۔ پہلے ایک قلم بنایا [illegible]۔

قلم سرخ رنگ سے بایہ
تا بہ سختی چو سنگ پیبایہ

اسکے بعد دوسرا قلم بنایا۔ قط زن [illegible] دونون پر قط دیے۔ انگرکھے کے دامن سے پو[illegible] ایک کاغذ پر ایک قلم سے لکھا (امتحان [illegible] شد) اور دوسرے قلم سے لکھا ع۔

دیوگڈھ فتح شد مبارکباد

ایک قلم تو پسند آیا مگر دوسرا ناپسند [illegible]۔ اسکو سکھایا سکھا کر پھر تراشا تراش کے قط [illegible] کے لیے قط زن ڈھونڈھنے لگے تو آغا صاحب نے کہا

درمیان قلم پر قط لگا تو۔ اسپر لالہ صاحب نے ؏

قلم پر قلم قط مزن ای عزیز

قط زن قلمدان کے نیچے دب گئی تھی۔ بہزار [illegible] ملی تو قط لگا کر پھر انگرکھے کے دامن سے صاف کی اور پھر لکھا (امتحان قلم نمودہ شد)

بشیر۔ یا الٰہی۔ اب یہ قلم کب تلک بنا کرینگے؟

آغا۔ خدا ہی ہی جو بن چکین آج۔

بشیر۔ مجھے تو وحشت ہونے لگی۔

آغا۔ یا خدا۔ اک اٹھارہ دفعہ تو امتحان قلم نمودہ شد مگر ہمیشہ ایک نا ایک کسر رہتی ہی۔

دیواجی۔ حضور خانہ زاد پہلے کلک کی نوک پلک کو دیکھ لیتا ہی پھر قلم کو بناتا ہی۔

بشیر۔ اچھا اب خط تو لکھیے۔

آغا۔ ابھی! دو گھنٹے نہ تین گھنٹے۔

لالہ۔ اب قلم اچھا بنگیا۔ روان ہی۔ دونون یکسان ہین۔ ایک قط ایک نوک پلک۔ جب تلک کلک اچھی نہین چلتی خوشنویس کا دل نہین بھرتا ہی اب البتہ قلم روان ہوگا۔

قلم بنا کر دیواجی صاحب نے یون خط لکھا۔

مظہر لطف و کرم حافظ ایمان و دھرم ہندو و مسلمان جناب تحصیلدار صاحب حضور تحصیل بانس بریلی دام ظلہٗ

پس از نیاز عرض رسا میشود کہ در قرطاس خبر کہ مشتہر کنندہ وے اخبار نامی منشی لکھنؤ ست چہ لکھنؤ بلدۂ مصدر علم کہ بہ فرنگی محل نازش بجاست و ایران بچہ در زبان پارسی گفتنش رواست ہمی دیدم کہ ع۔

تیرھوین سال قمسن ۔ پڑجاتی ہو مہری ۔ آگے ہا دن بشیر ہمک

مین ہون دختر جاتِ ہکیس تیم	

عمر تلف کردہ تاسف خوردم کہ او میگوید کہ

اگر سوے آبادی آئی تھی مین
تو عریانی سے شرم کہاتی تھی مین

آگے ہا ترجمہ فارسی ۔

اگر سوے آبادی رفتیم ما
بسے شرم از عریانی خوردیم ما

راوی ۔ آغا صاحب اِس شعر پر بہت ہنسے ۔

بشیر ۔ کبھی چھیڑ دست ۔

لالہ ۔ خداوند یہ دق کرتے ہین ۔

آغا ۔ حضور یہ تو خبطی ہین ۔

داروغہ ۔ حضرت لکھنے تو دیجیے ۔

لالہ ۔ ٹوک دیا بس اب نہ لکھا جائیگا ۔

مہری ۔ گھنٹا بھر مین تو بچہ کا قلم چلا تھا اب جو لکھنا شروع کیا تو انھون نے ہنسنے پہ ٹوکا ۔ اب وہ بچے کیا کرین ۔

لالہ ۔ اب اِسوقت بھلا کیا لکھا جائیگا ع ۔

طبع موزون مین رہی آمد فقط

بشیر ۔ آغا تم اِدھر آؤ ۔ آنکھو بس اِدھر آن کے بیٹھو ۔ مطلب کی بات مین دل لگی بُری معلوم ہوتی ہے ۔

لالہ صاحب بلاغت آپ نے خدا کا سلسلہ یون دیا کیا ۔

"چون این الفاظ رقت انگیز و حسرت خیز را شنیدم بلکہ شنیدیم کا ہیکو یون کہون کہ خواندم تو بسے تاسف ہا کہ خوردم کی بر میگوید آن دخت جات ۔"

	فلک دکھو کھلانے [illegible] تیرے بھلی تو کبھی فقط ایک [illegible] ہی رہی

کہ ترجمہ اُس این [illegible]

	فلک [illegible] کی با منت سر [illegible] بست الامنت

سمجھے رو دون یا اپنے سر کو دھنون	نگوڑے فلک [illegible] کرون

یعنی ترجمہ [illegible] نغز گفتار ست این ۔

	الالای صبح نجر و پایندہ مرادِ دہ و پوست را شنیدہ

[illegible] تا جہری آید ہر آئین	شعر اگر بیم کہم با نفسِ خویش

بشیر ۔ یہ ابھی دم [illegible] کر کیا رہے ہو ۔ خط ابھی ختم ہوا نہین ہوا ۔ ماشاء اللہ ۔

آغا ۔ آپ تو کیون [illegible] آنا سنو اٹھے ہین ۔

داروغہ ۔ دیوانجی صاحب کیا اونگھنے لگے ۔

دیوانجی ۔ ہم مضامین تازہ کی فکر مین گردید اور غرق دریا ہین ۔

بشیر ۔ کیا مضامین تازہ مین گردیدہ ہین ؟

آغا ۔ ذرا خط لکھے پڑھیے تو ۔

[illegible] اک تیاک تو قوت ۔

[illegible] پر خدا کی مار ۔

[illegible] ذرا خط دیکھے تو ہین ۔

[illegible] ختم تو کرو ۔

[illegible] تا خیر لازم ہو ۔

[illegible] ہنسے اور کہا بہت خوب حضور ذرا توقف [illegible] ۔

دیوانجی نے پھر میدان قرطاس مین اسپ قلم دوڑا دیا یا یون کہین کہ کاغذ کے ریگستان پر شتر بے مہار خامہ دوڑایا۔ "بر میگوید ہمان زنکہ یعنی دخت جاٹ جلیس تسیم کہ

بدن پر پڑا میرے گرد وغبار | اور اسپر وہ بوند ونکا گرگر آنا ر

یہی جامدانی کا ملبوس تھا
یہی کامدانی کا ملبوس تھا

کہ در زبان ایرانیان فارس و اہل منہم ترجمہ کردہ داد بالنون والصاد۔

بچشم اندرم گرد بود وغبار | وہ تر تر ترشح کبھی اور کبھا

ہمین جامدانی کا ملبوس بود
ہمین کامدانی کا ملبوس بود

وہ نکسیر کا پھوٹنا دمبدم | جھکا کر وہ سر چلنا سو سو قدم

دیوانجی کو نکسیر کی فارسی نہین معلوم تھی لہذا آپ نے یون خلاقی محاورات و مضمون آفرینی کی۔

روانی ہمان انف دم دمبدم | سر خود نگون کردہ رفتم قدم

راوی۔ حضرت ناظرین یہ ترجمہ ذرا دقت سے سمجھ مین آئے گا۔ اسکا سمجھنا آسان نہین ہے نکسیر کی فارسی دیوانجی نے گڑھی ہے۔ انف عربی مین ناک کو کہتے ہین اور خون کی عربی دم ہے انف دم کے معنی ناک کا خون ہو۔ یا نہین۔ اور انف دم کی روانی یعنی بہنا یعنی پھوٹنا۔ اور دم کے لیے دمبدم نے اور بھی لطف مزید دکھایا۔ اس شعر کے ترجمے پر ہمارے دیوانجی صاحب کو بہت ناز تھا۔ اور بآواز بلند پڑھکر سب کو سنایا۔

روانی ہمان انف دم دمبدم | سر خود نگون کردہ رفتم قدم

بشیر۔ کیا ایمان یہ خط لکھتے ہو یا پاگل سے پنے مین پڑے ہو۔ یہ بکا کیا دمبدم اور سر نگون۔ دیوانجی اپنے دل مین سوچے کہ بشیر الدولہ اور آغا الماغوجی اور داروغہ سب جاہل ان پڑھ کندۂ ناتراش ہین انکی سمجھ مین یہ بلند خیالی بھلا کیا آئیگی۔ اسکے سمجھنے کے لیے مادہ درکار ہے۔ اسطرح کا ترجمہ بھلا کوئی کیا کرسکتا ہے کہ الفاظ بھی گڑھتا جائے اور ایک مصرع کا ایک ہی مصرع مین ترجمہ بھی کرے اور پھر اہل ایران کا محاورہ بھی ہاتھ سے نجانے پائے۔ شہنائی کا بجانا اور چنے کا چبانا دل لگی نہین ہے۔ اس زعم مین آپ نے پھر اشہب خامہ کو گرم جولان کیا۔

بندہ از مدت العمر یعنی ابتدا سے آفرینش با جمہا و لالہ کہ از۔ع۔ پل دسہیرو جاہ وتھانہ اسے ہیکل پل پختہ بر لب شرک بازار جمہاؤ لال مستحکم تعمیر شدہ است در سینہ خیال بود کہ اگر کسے از قسم ذکور و اناث نابالغ دست آید خیرات پرورش وے کردم کہ عند القیامت بکار آید و با عث اجر اخروی شود۔ ایدون بعد انقضائے سالہا سال چنین در چنین خواندم کہ ع۔

ہمین ہمین دختر جاٹ جلیس تسیم

مری عرض ہے آپ اہل ہند | ہمیون کے ہون آپ بھی دردمند
نہ اس سے کوئی بڑھکے خیرات ہے | نہ اس سے کوئی بڑھکے حسنات ہے
اسی امر پر ہے ترقی دین | یہی فعل ہے لائق آفرین
اسی فعل سے قوم قائم رہے | اسی فعل سے نام دائم رہے

یہی ملک پر راہ احسان کی ہے
یہی استواری بھی ایمان کی ہے

فلہذا ایک قطعہائے نوٹ تعدادی مبلغ یک صد روپیہ
یعنی سکہ رائج الوقت بیمین ظہری این عریضہ خاکسار لف
کردہ ابلاغ میدارد کہ سرمایہ کائنات و باعث حسنات و
در بہشت جا یابد اگر آن سے ع -

اپن ہون دختر جاٹ بلکس تیم

خواہد کہ در خاندان شریفان بسر کند خانہ من روسیاہ
ازلی واقف نکات خفی و جلی خانۂ اوست - عمر خاکسار
از شصت متجاوز کردہ بود و زوجہ روسیاہ من بدبخت ہم
از پنجاہ و پنج کہ پر ور شد این نام بردار گنج گوے سبقت
بردہ - و کسی مرد نوجوان در خانۂ آنچنان نباشد کہ سے ع -

اپن ہون دختر جاٹ بلکس تیم

را از واندیشہ بدپید اشود - اگر مرضی او بود مرا تار دہند
بزودی او را درین دیار بیارم و بوسہ بر سر و ریش چنیم
و آیۂ کریمہ فتبارک اللہ خوانم - از رسید این معنی عنایت
شرحہ داشتم -
مخفی نماند کہ بندۂ درگاہ بلا اشتباہ از خاندان شرفاء ہست
و قوم شریف ہندو - خدا کند کہ تحصیلدار صاحب مکتوب الیہ
یا جناب شمار ممدوح الشان ہم خاندان ہندو نباشند
تو بقول شخصے چپڑی اور دو دو سے

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

راقم نیاز بندۂ خاکسار عبودیت شعار رد خلائق
روسیاہ ازلی فدوی دیوان ہر چند بدنام کنندۂ
نکونامے چند امیدوار مغفرت از ہرمستان دیوان دربار
حضور جم جاہ نواب بشیر الدولہ بہادر مد ظلہ رئیس

بلدۂ لکھنؤ - و جواب از ہمین پتہ در بار نواب صاحب
براہ خاوندی ابلاغیدہ رود - زیادہ حد ادب سے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

بشیر الدولہ نے خط دیوانجی صاحب سے لیا تو پوچھا
یہ خط ہے یا بحر طویل - یا شیطان کی آنت - اور نہ جیور
پڑھا تو کچھ غصہ آیا اور کچھ ہنسی - مد ظلہو اور سکہ رائج الوقت
پڑھکر بہت ہنسے - غرض رسالے منہو دنے بھی پچڑکا دیا -
مشطر کے املا مین طنے بڑا لطف دیا پوچھیے لکھنؤ کے
علم و فضل کی تعریف کا یہ کون موقع تھا - فارسی کی ٹانگ
توڑتے توڑتے ایران کا بچہ بھی حضور لکھ گئے اور سے ع -

اپن ہون دختر جاٹ بلکس تیم

گو ہر مقام پر ایک نئی ادا سے ظاہر کیا ہے - بے تکاپن
اس خط سے بڑھکر نہیں ہو سکتا (بہ عمر تلف کردہ تاسف
خوردم کہ او میگوید) ماشاء اللہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ
نثر تو نثر اردو اشعار کا ترجمہ بھی حضور نے ہاتھون ہاتھ
کر ڈالا -

اگر سوے آبادی رقیبم ما
بسے شرم از عریانی خوردیم ما

نگوڑے فلک کا ترجمہ کتنا اچھا کیا ہے (بابریدہ)
اور دوسرا مصرع تو واہ ہی واہ سے ع -

مرا دیدہ و یوسف را شنیدہ

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا

ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا
نکسیر کے لفظ کا ترجمہ نہ بشیر الدولہ ہی سمجھے نہ داروغہ

نہ آغا صاحب - تو دیوانجی نے اکڑ کر فرمایا کہ نکسیر کا ترجمہ
انف دم ہے -
بشیر - انف دم ! یہ کون لغت ہو بھئی -
آغا - جناتی زبان کا لغت ہوگا -
داروغہ - کیوں دیوانجی یہ انف دم کہاں سیکھا یار -
دیوانجی - نثار لوگ سیکھا نہیں کرتے ہیں - بلکہ سکھایا
کرتے ہیں - ہم سیکھنے کے محتاج ہوں تو فارسی بھلا
کیا لکھیں - عربی میں ناک کو انف کہتے ہیں اور نکسیر
ناک ہی سے پھوٹتی ہو اور خون گرتا ہو اور خون کی عربی
دم ہو لہذا انف دم ہوا -
یہ تصریح و تشریح سنی تو سب کے سب لوٹنے لگے
مارے ہنسی کے برا حال تھا کہ بھئی واہ کیا خوب لفظ
گڑھا ہو - کسی لالہ صاحب نے چھپکلی کی فارسی نئی
(پوشیدہ غنچی) بنائی تھی چھپ کا ترجمہ پوشیدہ اور کلی
کا ترجمہ غنچی مگر من چہ فش ام برادر فلان من بسیار
فش ست - یہ دیوانجی اُنسے بھی بڑھ گئے - گرگٹی کو
قند سیاہ و زوجہ قند سیاہ کہنے والے کے بھی کان کاٹے -
راجہ جھاؤلال کی پیدایش اور اُنکے پل اور بازار کا
ذکر سنا تو داروغہ نے کہا (معلوم شد باقندگی)
بشیر - تری ہو - پورا خلل دماغ -
آغا - اگر بے ادبی معاف کیجیے تو کچھ عرض کروں -
اسکے دماغ کا خلل تو ظاہر ہو مگر حضور کو یہ کیا سوجھی
کہ اس گوکھے کو خط لکھنے کو دیا -
داروغہ - لاحول ولا قوۃ - آگے تو سنیے اپنے کو بھی
روسیاہ بنایا ہو اور اپنی زوجہ مکرمہ کو بھی فرماتے ہیں
(زوجہ روسیاہ من بدبخت)
راوی - جب پنجاہ و پنج کے بعد ذکر پُردرشد این نام
برادر گنج) پڑھا تو بشیر الدولہ نے خط لے لیا اور کہا آپ
اسوقت از راہ کرم میرے سامنے سے چلے جایئے اردو
بولنے کی تمیز نہیں اور فارسی کی ٹانگ توڑنے کو موجود -
اور دعا کیا خوب مانگی ہو کہ مکتوب الیہ بھی خدا کرے قوم
ہنود کے خاندان کا ہو - آخرین -

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

پڑھکر بشیر الدولہ نے جھلا کے خط پھاڑ ڈالا اور کہا
ہمارے سامنے اب یہ نہ آنے پائے -
مہری - (قہقہہ لگاکر) بچارے لالہ نے چہ باری تو چشمہ
صاف کرکے آنکھوں پر رکھا اور گھنٹہ بھر تک قلم بنایا کیے
اور منہ بنا بنا کر کبھی اکڑوں بیٹھ کے کبھی لیٹ کے اتنی دیر
میں چٹھی لکھی اور انھوں نے موتی کی سی آبرو اتار ڈالی
منمن - کیا کچھ بگاڑ دیا تھا -
بشیر - چلو اب وہ ذکر ہی جانے دو -
کندن - اور ان بچاروں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سب
بگاڑے دیتا ہو اس سے نہ لکھوایئے -
آغا - ہمنے کہا تھا کہ نہیں کہ حضور کتوں سے آٹا منگواتے
ہیں - نواب صاحب کے مزاج میں ضد بڑی ہو - ہمارا
کہا ایک نہ مانا - اب پچھتاتے ہیں -
بشیر - تو مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ خط کے عوض یہ ذات شریف
اردو اشعار کا ترجمہ کرنے بیٹھینگے -
داروغہ - وہ راجہ جھاؤلال کے خاندان کا حال

لکھنے لگے - لاحول ولاقوۃ!

مہری - مگر اسکی شکل اسوقت دیکھنے قابل تھی جب نواب نے کہا تم میرے سامنے سے ہٹ جاؤ -

داروغہ - تو یہ نوٹ کیا ہوگا -

بشیر - بھیجا جائیگا -

آغا - دیوان شیرچند کے نام سے بھیجیے -

بشیر - (مسکراکر) ہان دیوان شیرچند اپنے کو لکھتے ہین شیر سے دیوان کے بچے بنے ہین - بدمعاش نہین مجھے ابتدا سے معلوم ہوا کہ آپ ترجمہ کرنے بیٹھے - ترجم اشعار بیٹھ سکے -

آغا - تو مین اسکے نام سے خط لکھتا ہون -

آغا صاحب نے تحصیلدار بریلی کے نام خط لکھا -

جناب تحصیلدار صاحب - تسلیم گو بندے کو خدمت سامی مین نیاز نہین حاصل ہے مگر بقول اسکے ع -

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ایک تکلیف دیتا ہون - اور امید رکھتا ہون کہ اس کار خیر مین جناب مجھے ضرور مدد دینگے - مین نے اودھ اخبار مطبوعہ ۲۲ - دسمبر ۱۸۸۴ء مین ایک درخواست ملاحظہ کی تھی کہ کسی جاٹ کی ایک دختر یتیم و بیکس بریلی کے یتیم خانے مین ہے اور وہان اسنے پرورش اور تعلیم پائی ہے - مین اسکی درخواست کے مطابق ایک نوٹ تعدادی مبلغ ایک سو روپیہ کا جسکا نمبر ۷۷۸۹۰۹ - ہے بذریعہ رجسٹری بھیجتا ہون مہربانی کرکے یہ نوٹ اسکو یا یتیم خانے کے مہتمم کو میری جانب سے دیدیجیے اور اگر وہ لڑکی ایک شریف

خاندان مین لڑکیون کے ساتھ رہنے اور کھیلنے کے لیے یہان آنا منظور کرے تو مجھے مطلع فرمایئے اس تکلیف دہی کی مکرر معافی چاہتا ہون - جواب عریضہ کا منتظر

آپ کا خادم بندہ شیرچند دیوان از لکھنؤ اہلکار دربار نواب بشیر الدولہ بہادر - مرقومہ ——— ماہ ———

یہ خط پڑھکر آغا صاحب نے نواب بشیر الدولہ کو سنایا - اور نواب صاحب نے پسند کرکے کہا خط اسکا نام ہے یہ نہین کہ لگے ترجمہ کرنے اور نام بر دار گنج اور الم غلم - خواہ مخواہ کی بھرتی -

مہری - دل لگی ہوتی جو یہ خط بھی نہ پسند آتا اور انکو بھی نواب صاحب اُسی دیوانجی کی طرح سے نکلوا دیتے -

آغا - بندگی - آپ اچھی ہماری خیر خواہ ہین -

منمن - بغلی گھونسا بنی ہوئی ہین -

داروغہ - نہین دیوانجی نے تو حد ہی کردی واللہ -

مہری - ہمین تو ہنسی یہ آتی ہے کہ بیچارے نے کئی مرتبہ عینک کا چشمہ دامن سے صاف کیا اور بڑے سوز کے ساتھ قلم بنایا اور بنا بنا کے رسان رسان لکھنا شروع کیا مگر پھل یہ پایا کہ نکالے گئے اور بےعزت ہوے بیچارے توبہ توبہ - بڑا ذلیل ہوا -

کشمیری پیچ چل گیا

نواب محمد عسکری صاحب کی طرف سے خوب خوب داؤن پیچ ہوے اور بشیر الدولہ اپنی شروت کے زعم مین مہری اور گیندن اور منمن اور جالن کے پھیر مین ہیں اور جاٹ کی لڑکی کے بلانے کی فکر مین تھے - اب کل کارروائیون کا حال ملاحظہ فرمایئے اور سمجھتے جایئے

پیر کے دن جو صاحب سٹی مجسٹریٹ کی ملاقات کا دن
تھا چند سفید پوش ملاقات کو گئے -
سب کے پہلے جمعدار نے ساہ موتی چند سے کہا کہ
چلیے حضور صاحب نے سلام دیا ہی - ساہ جی موٹے تازے
آدمی - پرانا فیشن ٹودار پگڑی - گھیتلا جوتا اتار کر
چق اٹھاکے ہانپتے ہوئے اندر گئے - اور فراشی
سلام کیا -
صاحب - آپ کا مزاج کیسا ہی ساہ جی صاحب -
ساہ - سرکار کی بادولت سے -
راوی - آگے آئی آیت -
صاحب - شہر کا کیا خبر ہی -
ساہ - ہجور جب سے یہان بشیر الدولہ آئے ہین جب سے
بھلے مانسو کی ناک مین دم ہی -
صاحب - (متحیر ہوکر) کیا بات - کون بشیر الدولہ ؟
ساہ - صاحب وہ ایک نواب ہین یہان سے کلکتے گئے
تھے وہان سے ایک عورت بھگاکے یہان لائے وہ یہان
سے کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی اب وہ نواب بھلے مانسون
کی عورتون کو بے آجتی (بیغرتی) کرنا چاہتے ہین
اور بھلے مانس کی بہو بیٹی کب منجور کریگی بس اسکے
مرد کا دشمن ہو جاتا ہی -
صاحب - بشیر دولہ (نوٹ بک پر نام لکھکر) ہم دیکھیگا
آپ کا مزاج اچھا رہتا ہی -
ساہ - بہت اچھا سرکار کی بادولت سے -
صاحب - اچھا ساہ جی صاحب ہم آپ سے پھر ملینگے -
صاحب بہادر نے فرط اخلاق سے کھڑے ہوکر
ہاتھ ملایا اور بڑے تپاک کے ساتھ رخصت کیا - ساہ جی
کہ بڑے پرانے فیشن کے آدمی تھے رتھ پر سوار ہوئے
اور چلے ادھر حاضرین و ناظرین نے انکی قطع شریف دیکھکر
ہنسنا شروع کیا کہ اس تہذیب کے زمانے مین بھی انھون
نے رتھ کی سواری نہ ترک کی - ادھر صاحب بہادر
نے جمعدار کو آواز دی اور جمعدار نے باہر آکر کہا
ہجور نواب صاحب چلیے - صاحب بلاتے ہین ہجور کو
اور نواب صاحب نے چق کے پاس جوتا اتار کر اندر
قدم رکھا -
صاحب - (استادہ ہوکر) ول نواب صاحب مزاج شریف
آپ کا -
نواب - شکر ہی - آپ کا مزاج انور -
ص - ول نواب صاحب اس شہر مین (نوٹ بک دیکھکر)
کوئی نواب بشیر دولہ ہی -
ن - انکا حال ناگفتہ بہ -
ص - ہمنے بڑی بڑی بات سنا ہی -
ن - سٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر ایسا دق بھلے مانسون کو
کیا ہی اس شخص نے کہ مین کیا عرض کرون -
ص - وہ کون ہی اور کیا کرتا گیا ہی -
ن - بھلے مانسون اور خصوصاً رئیسون کا جانی دشمن ہی
اور جھوٹے مقدمے بنایا کرتا ہی - اور بدمعاشون سے
گنٹھا ہوا ہی - اور خود جھوٹی گواہیان جاکے دیتا ہی اور
حلف اٹھانے کو ہر دم تیار رہتا ہی -
ص - بڑا برا آدمی ہی -
ن - مگر آپ کو خوب ٹوہ لگ گئی -

ص - ہمکو تو رتی رتی حال معلوم ہی بشیر کا - اسکا تدارک ہونا چاہیے - ایسا آدمی بھلے مانس کا دق کرنے والا شہر مین رہنا ٹھیک نہین ہی -

ن - حضور ذرا اور لوگون سے دریافت تو کرین -

ص - ہم سُن چکا ہی نواب صاحب - آپ اسکا ٹھیک ٹھیک حال اور لوگون سے پوچھکے ہمکو لکھ بھیجے گا مگر انگریزی زبان مین - ہم آپ کا وہ چٹھی آپ کو واپس کر دیگا نواب صاحب -

ن - حضور کچا چٹھا لکھ بھیجونگا - رتی رتی حال جیسا آپ نے کہا ہی - مگر ضرور اسکا تدارک کیجیے گا - بڑا اندھیر ہو رہا ہی - مگر بڑی خوشی کی بات ہی کہ آپ کو اُسکا حال معلوم ہو گیا ہی - اب ضرور قرار واقعی بندوبست ہو جائیگا - اب ہمین اطمینان ہی - تمام شہر مین تہلکہ مچا ہوا ہی - دس بدمعاش نوکر کر دیے دو ایک اپنے ہی سے بدمعاشون کو جو شریف صورت ہین گواہ بناکر عمدہ عمدہ کپڑے پنہاکر لیگیا - پولیس والون کو گانٹھ لیا بعض بے ایمان وکیلون سے سازش کر لی چپلے رعب بیٹھ گیا اور روپیہ صرف کرنے کو خود موجود -

ص - بڑا افسوس - بہت بڑا افسوس -

یہ صاحب رخصت ہوے تو ایک تحصیلدار پنشن یافتہ تشریف لائے صاحب سلامت اور مزاج پرسی کے بعد صاحب نے پوچھا - آپ تحصیلدار صاحب اسی شہر کا قدیم باشندہ ہی - انھون نے کہا جی ہان حضور - پوچھا آپ نواب بشیر دولہ کو جانتا ہی کہ وہ کون ہی - تحصیلدار نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ کہا حضور مین تو مختلف اضلاع مین تحصیلدار تھا - اب عرصہ دراز کے بعد یہان مستقل طور پر مقیم ہونے کا اتفاق ہوا ہی اچھی طرح لوگون سے واقف نہین لیکن اگر حضور اُسی بشیر الدولہ کو پوچھتے ہین جو یہان کا خاص رہنے والا ہی اور کلکتے سے جاکے اب یہان واپس آیا ہی تو وہ تو ایک مشہور بدمعاش ہی مگر مجھے اُسسے کبھی سابقہ نہین پڑا اُسنی سنائی کہتا ہون اور اگر کوئی اور بشیر الدولہ ہین تو حضور مجھے نہین معلوم -

صاحب کو اب اور بھی یقین ہو گیا کہ بشیر الدولہ ایک مشہور بدمعاش آدمی ہی - اور چونکہ آدمی منصف مزاج رعایا پرور عدل گستر نیک طینت تھے نہایت ہی رنج ہوا کہ میری مجسٹریٹی کے زمانے مین اور ایسے بدمعاش کا اتنے دن تک تدارک نہو - اُس روز اور کوئی صاحب بجز اُن بزرگوارون کے جنکا ذکر کیا گیا ملاقات کو نہین گیا تھا - لہذا صاحب اُن سب سے رخصت ہوکر جب حاضری کھانے بیٹھے تو دل مین سوچنے لگے کہ اسکا تدارک کس طرح پر کیا جائے کہ جلد اس بدمعاش کے ہاتھون سے رعایا کو چھٹکارا ملے - آدمی تھے خوش فکر اور مزاج مین جلد بازی اور عجلت بھی نہ تھی - بڑی دیر تک ہر پہلو پر خوض کیا کیے - کئی تدبیرین سوچ[ین] مگر ہر ایک کے ساتھ ایک ایک شق باقی لگی ہوئی [تھی]

اُس روز تعطیل تھی - شام کے قریب صاحب ب[ہادر] زم[ـ]
گئے - وہان کرنل راس صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس [سے] ملاقات ہوئی جیمز منزل کے کتب خانے مین بیٹھکر ب[ا]ت [چیت] گفتگو ہونے لگی -

جانے

صاحب - ہمنے آج ایک نئی بات سُنی ہی - سنا یہان کوئی نواب کلکتے سے آیا ہوا ہی اور بڑی بد معاشی پر اُسنے کمر باندھی ہی - اور جھوٹے مقدمے لڑاتا ہی اور عزت دار آدمیون کو دھمکاتا ہی -

کرنل - ہمنے نہین سُنا - اِسکا بند و بست کرنا چاہیے وہ کون نواب ہی -

صاحب - اُسکا نام بشیر دولہ ہی -

کرنل - کلکتے کا رہنے والا ہی -

صاحب - نہین رہنے والا تو یہین کا ہی مگر کلکتے چلا گیا تھا وہان سے اب یہان آیا ہوا ہی -

کرنل - بشیر دولہ ہم دریافت کرینگے - تو اُسکا پیشہ یہ ہی کہ جھوٹے مقدمے لڑائے اور بھلے مانسونکو دھمکا دھمکا کے کچھ وصول کرتا ہوگا -

صاحب - سُنا تو یہ ہی کہ رئیسون کی بہو بیٹیون کو تکتا ہی اور جب وہ ہتّے نہین چڑھتین تو اُن پر اور اُنکے اعزہ پر مقدمے دائر کراتا ہی اور بد معاشون اور آپکے پولیس کو گانٹھکر پریشان کرتا ہی -

کرنل - پولیس سے ہم خود تنگ ہین - لکھنؤ مین رُسن اور تجربہ کار پولیس افسرون کی ضرورت ہی - اور یہان مرد کا ئے نئے آدمی بھرتی کر دیے گئے ہین - ہم اُسکی تو وہ صاحبن رہینگے - اِس قسم کے آدمی بڑے خطرناک لوگ آپ ہوتے ہین انسے بہت ڈرنا چاہیے - اور پولیس اور سا و رنمنٹ دونون کی اُنکی ذات سے بدنامی ہی - ہم صاحسکا ضرور تدارک کرینگے -

کرنل راس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دوسرے روز اپنے ایک بڑے معتبر انسپکٹر شہباز خان اور ایک سب انسپکٹر رام سنگھ کو بُلوایا - مگر مختلف اوقات مین - صبح کو انسپکٹر اور سہ پہر کو سب انسپکٹر - انسپکٹر شہباز خان سے جو اُنھون نے نواب بشیر الدولہ کا ذکر کیا تو اُسنے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور واقع مین وہ بشیر الدولہ سے ناواقف بھی تھا مگر وعدہ کر گیا کہ (مین پوری پوری تحقیقات کر کے حضور کو اطلاع دونگا - کہ آیا وہ اصل نواب زادہ ہی یا کسی بد معاش نے اپنا نام نوابون کی فہرست مین شامل کر دیا ہی اور لہو لگا کے شہیدون مین داخل ہو گیا ہی اور اگر نواب ہی تو چال چلن کیسا ہی) - کرنل صاحب نے بڑی تاکید کر دی کہ آپ اِسکی بہت جلد تحقیقات کر دین - اور انسپکٹر نے وعدہ کر لیا کہ مین جان لڑا دونگا -

سہ پہر کو سب انسپکٹر رام سنگھ آئے - اِنسے جو کپتان صاحب نے نواب بشیر الدولہ کا ذکر کیا تو اُنھون نے اپنی واقفیت ظاہر کی اور کہا حضور وہ ہمارے مکان کے سامنے رہتے ہین اور بڑے امیر نواب ہین پوچھا آپ اُنکی نسبت کیا جانتے ہین - اُنکا چال چلن کیسا ہی - کہا حضور مین اُنکے چال چلن کو بہت بُرا سمجھتا ہون - ایک دفعہ اُنھون نے ایک عورت کو زبردستی اُسکے گھر سے پکڑوا بلوایا اور بے عزت کیا اور اپنے ساتھ کلکتے لے گئے اور اُسپر پہرا رکھا اور جب اُسکا مرد نالش کرنے کی فکر مین ہوا تو اُنھون نے ایک بد معاش کو ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا کہ اُسکو قتل کر ڈال - آپ ایسے ہتکھنڈے کا آدمی ہی -

صاحب - یہان بھی کچھ بد معاشی کرتا ہی -

رام۔ حضور اُسکا تو پیشہ ہی ہے یہ۔

ص۔ یہان کیا حال ہے؟

رام۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک برابر عورتین آتی جاتی ہین۔ اونچی بھی اور نیچی بھی بڑی بھی اور چھوٹی بھی امیر بھی اور غریب بھی اُسمین بیسوا بھی ہوتی ہین اور شوہر والی بھی ہوتی ہین۔ سبھی طرح کی عورتین ہوتی ہین اور دن رات دھما چوکڑی مچی رہتی ہے اور کئی عورتین ایسی ہین جنکو اُسنے گھر ڈال لیا اور میان کو خبر ہی نہین ہوئی کہ جورو کہان بھاگ گئی۔ اور جو کسی سے تکرار ہوئی تو بدمعاشون کو لگا دیا کہ مار چلو۔ پیٹ ڈالو۔ جوتے لگا دو۔ بےعزت کرو۔ بڑا بدآدمی ہے اور سپرنٹنڈنٹ نے روپیہ دیا ہے۔

ص۔ بھلا ہم سے آپ دریافت کرکے بتا سکتے ہین کہ اُس سے ہمارے پولیس کا کون کون گٹھا ہے۔

ر۔ ہان حضور جو ٹھیک ٹھیک دریافت ہوگا عرض کرونگا مگر اتنا جانتا ہون کہ دو آدمی گٹھے ہوئے ہین ایک انسپکٹر [illegible] اور دوسرے کوتوال۔

ص۔ [illegible] آدمی [illegible]؟

ر۔ حضور [illegible] فرق نہین ہے۔

ص۔ اور شہباز خان۔

ر۔ وہ بڑا کھرا آدمی ہے حضور۔

ص۔ اچھا اِسکے حال کی ٹوہ لو اور ہمسے کہو۔

ر۔ بہت بہتر۔ حضور وہ جو وکیل ہے مولوی عظمت اللہ وہ بھی اِس سے گٹھا ہوا ہے۔

ص۔ تو بڑا بھاری بدمعاش ہے۔

ر۔ اور روپے والا بھی ہے۔ اِس سے کوئی بول نہین سکتا اور پولیس کو گانٹھ لیا ہے۔ اب بھلا کون اُسکا مقابلہ کرے۔ مجسٹریٹ ہے تو وہ ہے پولیس ہے تو وہ ہے۔ نواب ہے تو وہ ہے۔ سب وہی وہ ہے۔

ص۔ اور ہم کو اب تک آپ نے اطلاع نہ دی۔

ر۔ حضور یہ کام شہر کے کوتوال کا ہے یہ کام شہر کے انسپکٹر کا ہے۔ ہم تو باہر کا کام کرتے ہین ہم کون بیچ مین بولنے والے تھے۔

یہ سب انسپکٹر بھی رخصت ہوئے وقت رخصت رام سنگھ سے صاحب نے فرمایا کہ بہتر ہوگا کہ آپ اور انسپکٹر شہباز خان دونون ملکر تحقیقات کیجیے مگر اسیطرح کی تحقیقات ہو جیسی ڈٹکیٹو پولیس کے لوگ کرتے ہین کہ کانون کان کسی کو خبر نہین ہوتی اور مطلب حاصل۔

رام سنگھ اُسی روز انسپکٹر شہباز خان سے ملا اور صاحب کا پیغام دیا اور یون مکالمہ اور مشورہ ہونے لگا۔

ش۔ ہان صاحب نے ہمسے بھی کہا تھا مگر یہ نواب بشیر الدولہ کون آدمی ہے۔

ر۔ ہم جانتے ہین۔

ش۔ وہ کہتے تھے کہ بڑا بدمعاش ہے۔

ر۔ اُس سے بڑھکر بدمعاش اِس شہر مین تو اب کوئی نہین ہے۔ ایک ہی گرگا۔ عزت دار آدمی کا اُنی دشمن۔ شریف زادیون کی بے آبروئی کرنے کا باک ہے۔

ش - استغفر اللہ گولی مارنے کے قابل آدمی ہی دوزخ ایسے ہی لوگون سے بھریگی -

ر - بڑا پاجی آدمی ہی -

ش - اچھا تو پھر آج اور کل دو دن مین اُسکے کل حال دریافت ہونے چاہیین کہ کون کون عورت اُسکے پاس ہی - کس کس منکوحہ کو بھگا لایا ہی - اُنکے میان کہان ہین - جھوٹے مقدمے کون کون دائر ہوے ہین - کون کون بدمعاش اُسکی صحبت مین رہتا ہی - یہ کل حال دریافت ہونا چاہیے -

ر - مجھے بہت سا حال تو خود ہی معلوم ہی اور باقی حال مین دریافت کر لونگا - آپ اطمینان رکھین - آج ہی سب امور دریافت کرکے اطلاع دونگا -

ش - ہم نے آجتک بشیر الدولہ کا ذکر ہی نہین سُنا تھا مگر خیر اب تو اُنکی شامت آگئی -

ر - صاحب لے ہی ڈالینگے -

ش - بہت خفا ہین - کیا معلوم اُنسے کسنے کہدیا ہی مگر حق تعالی گواہ ہی کہ جب سے ہمنے یہ سُنا ہی کہ یہ شخص شریف زادیون کی آبرو لیتا ہی اور اگر وہ نہ منظور کرین تو اُنکے اعزہ کو زحمت دیتا ہی تب سے ہماری آنکھون مین خون اُتر آیا ہی - اِس قسم کا آدمی گولی مارنے کے قابل ہی - ہمکو خود دلی دشمنی ہوگئی ہی -

ر - ہمسے صاحب پوچھیے کہ دلی تم اب تک کیون نہین بولا ہم نے کہا خداوند یہ کام صدر کے افسر پولیس کا ہی - ہمتو مفصل مین تعینات ہی - اچھا آپ ایک کام کیجیے - بندہ اِنکی قبر تک سے واقف ہی - کچھ

تو وہ لینے دیجیے - وہ تین منکوحہ عورتین اگر ایسی ملجائین جنکو نواب بشیر الدولہ نے بغرت کیا ہی تو پھر مزہ دیکھیے اُنسے گنٹھ جائیے اور اُنکے شوہرون کو بھی بطمع زر اپنی طرف گانٹھ لے بس پھر دل لگی دیکھیے -

ش - ہان بس مین بھی یہی سوچا تھا -

ر - اِسکے بغیر یہ ملعون نہ مانیگا -

ش - اور صاحب کھٹ سے سزا دیدینگے -

ر - چھوٹتے ہی - چکی پیستا ہو تو سہی -

اِس گفتگو کے بعد شہباز خان اور رام سنگھ رخصت ہوے مگر وقت رخصت خان صاحب نے اپنے دوست سے وعدہ کرا لیا کہ اِس معاملے مین بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کرینگے اور اُنھون نے قسم کھا کر بیان کیا کہ اگر دریغ کرین تو پاجی سمجھیے گا -

رام سنگھ نے گھر پر آکر شمسو نامے ایک شخص کو بلوایا جو رام سنگھ کا نمک پروردہ قدیم اور بڑا رسا آدمی تھا اور کہا شمسو یار ایک معاملے مین ہمکو مدد دو تو عمر بھر احسانمند رہین اور بڑا کام نکلے -

شمسو ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا حضور مجھے بیوجہ بے سبب کانٹون مین گھسیٹتے ہین - بھلا غلام سے یہ تقریر کیسی - مین تو حضور پر سے قربان ہو جاؤن تو کون ملعون دریغ کرے نہ کہ ایک ادنی سی بات کے لیے - رام سنگھ صاحب نے اُسکو قریب بلا کر آہستہ آہستہ مدعا سے ضروری الاظہار سے اطلاع دیدی -

رام سنگھ - تمھی بشیر الدولہ نامے نواب کے پاس تم کبھی کبھی

جایا کرتے ہو۔ یہ ہمکو خوب معلوم ہوا۔
شمسو۔ جی ہان جاتا ہون۔
رام۔ بھلا کیسے آدمی ہین۔
شمسو۔ یہ نپوچھیے بس۔ بڑے ہی بجوڑے آدمی ہین۔ ہین تو رئیس کے لڑکے مگر چھچھلے۔
رام۔ صحبت سُنا بہت خراب ہی۔
شمسو۔ اِسمین کیا شک ہی۔ بڑا پاجی آدمی ہی۔ ہمارے مذہب کے رو سے وہ بھی دوزخ جائیگا۔
رام۔ بھلا کیون جی شمسو کوئی تدبیر ایسی بھی ہوسکتی ہی کہ وہ پولیس کے ہتّے چڑھ جاے۔ مگر ہم بدعت نہین کرنا چاہتے۔ اور جھوٹا مقدمہ نہین دائر کرنا چاہتے ہم نے سُنا ہی کہ وہ منکوحہ عورتون کو بلواتا ہی اور کسی بہانے سے بُلا کر اُنکی عزت لیتا ہی۔
شمسو۔ حضور اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ کٹنیون کے ذریعے سے وہ بلاتا ہی۔ خلقت تو کھانے کو مرتی ہی ہی نوکری کے بہانے یا بیگم صاحب کی مصاحبت کے بہانے یا سینے کے بہانے عورتون کو بُلواتا ہی۔ اُسکے گھرمین کوئی عورت تو اُسکے خاندان کی ہی ہی نہین بس وہ بیچاری بے بس ہوجاتی ہی۔ اور اکثر اونچے گھرون سے بھی بُلواتا ہی غرض کہ بڑا پاجی ہی۔
رام۔ اچھا پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ کسی عورت کا شوہر اُسپر نالش داغ دے اور یہ ملعون سزا پاجاے تاکہ اُسکے یہ ہتکنڈے تو جائین۔ ہم تم کو پولیس مین نوکر رکھا دینگے۔ مگر اِسمین دل سے مدد دو۔
شمسو۔ تو آپ یہ چاہتے ہین کہ بشیر الدولہ دھر لیا جاے اور عورت بھی قبول دے کہ مجھے بےعزت کیا اور اُسکا میان بھی نالش کرے اور روپیے پیسے کا اُسپر اثر بھی نہو پہنچے۔ آدمی ٹیکھا بھی ہو اور گواہ بھی چست ہون یہی یا کچھ اور؟
رام۔ بس بس۔ تم خود فہمیدہ آدمی ہو۔ مگر مقدمہ سچا ہو۔
شمسو۔ سچا مقدمہ لیجیے۔ وہان تو روزمرہ یہ باتین ہوا کرتی ہین حضور۔ اچھا تو پھر کل مین حاضر ہونگا اور مطلب کرکے حاضر ہونگا۔
رام۔ اجی ہم جیو شیر۔ دیکھین تو سہی کہ کیسا کارروائی کرتے ہو جب جانین کہ معاملہ روبراہ ہو۔
شمسو۔ حضور آپ ایسے اُستادون کی مار کھائی ہی آپ کی آنکھین دیکھی ہین۔ ایسا مارون کہ چارون شانے چت۔
رام۔ ہان نسمہ نہ باقی رہنے۔
شمسو۔ حضور یہ کچھ اِس کام کا بدلا نہین غلام چاہتا ہی بلکہ حضور کی پرانی مہربانی سے امید ہی کہ پولیس مین جگہ دلوا دیجیے گا کہ آدھ سیر آٹے سے لگ جاؤن۔
رام۔ کہہ تو دیا کہ اگر مجھے خوش کرنا چاہتے ہو تو اِس معاملے مین مدد دو۔ کھٹ سے نوکر ہو جاؤگے۔ یہ ہمارا ذمہ ہی۔ جہان تک ہوسکے اِسمین کوشش کرو۔ ع

کوشش کرو کہ کار خیر ہی یہ

میان شمسو وعدہ کرکے رخصت ہوے اور دوسرے روز سہ پہر کے وقت تشریف لاے۔ کوتوال رام سنگھ کو

اُنکے آنے کی خبر ہوئی - فوراً بُلوا لیا - اور چھوٹتے ہی کہا (بھئی وعدے کے تو سچے نکلے - کہو کچھ کارروائی شروع بھی کی) اُسنے ہنسکر جواب دیا (حضور شروع بھی کی اور ختم بھی کی)-

رام - اِسکے کیا معنی -

شمسو - اِسکے یہ معنی کہ حضور ذرا میرے گھر تک چلے چلیں تو سب حال کھُل جائے کہ کارروائی کیسی ہوئی ہے -

ر - معلوم تو بہت خوش ہوتے ہو جی -

ش - خوشی کی تو بات ہی ہے بس خداوند بندے کے ساتھ چلے ہی چلیے - دیر نہ کیجیے -

ر - کچھ تھوڑا بہت حال بتاؤ تو -

ش - حضور وہاں سب معاملہ لیس ہے چلکر دیکھ لیجیے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے -

ر - تو بھئی بتاتے کیوں نہیں ہو -

ش - حضور مستغیث - گواہ - منکوحہ عورت - اور ثبوت جرم سب موجود ہے -

رام سنگھ فوراً میاں شمسو کے ساتھ چلے تو اُسکے گھر میں جاکر دیکھتے کیا ہیں کہ واقعی کئی آدمی بیٹھے ہوئے ہیں - غور کرکے دیکھا کہ دو عورتیں اور دو مرد ایک عورت کوئی بیس برس کی دوسری بڑھیا - اور مرد کا سن کوئی چالیس برس کا اور دوسرا مرد بائیس تیئیس سے کم - دیکھتے ہی خوش ہو گئے -

رام - عورت یہ ہے نا -

شمسو - حضور - یہ عورت اِس مرد کی ہے (چالیس برس والے مرد کی طرف اشارہ کرکے)

رام - یہ تمہاری بیوی ہے جی -

شمسو - ہاں صاحب اِسی کی ہے - اور یہ دونوں اِسکے گواہ ہیں -

رام - اِنکی گواہی معتبر سمجھی جائیگی ؟

ش - اِنکی گواہی ایک طرف خود بشیر الدولہ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں - یہ لفافہ ملاحظہ ہو -

رام سنگھ نے لفافہ لیا تو سادہ - کھولا تو اسمیں یہ لکھا ہوا تھا -

بخدمت حضور نواب بشیر الدولہ صاحب بہادر - جناب والا - کورنش -

اسوقت حضور کا وہ معشوق جسکی حضور کو بڑی تلاش تھی آیا ہے - سمجھ جائیے - یعنی اس سپاہی کی بیوی - مگر چونکہ منکوحہ عورت ہے لہذا دن کو نکلتے ہوئے جھجکتی ہے - وہ کہتی ہے کہ شاید دو ہفتے تک آپ نے اُسکو اپنے گھر رکھا اور بیوی اور میاں کی طرح رہے اور پھر اُسکے میاں کے خوف سے اُسکو نکال دیا اور ایک جھنجھی تک نہ دی - اب اُسکے میاں سے اور اُس سے کھٹ پٹ ہوئی ہے - اور وہ بھاگ آئی ہے جیسا حکم ہو ویسا کیا جائے -

پیشتر کی نسبت اور بھی زیادہ جوبن ہے - آپ یا خود آئیے یا شام کو اُسکو بلا لیجئے - ورنہ کوئی اور اُسکو لے بھاگیگا - ع -

مصلحت بین و کار آسان کن

جواب جلد عنایت ہو - آپکا خادم (نام سپاہی سے ملتا ہوا)

دیگر یہ کہ وہ بھوکی ہی اور بڑی تکلیف مین - بازار سے کھانا منگوایا ہی مگر اسوقت بھلا کیا ملیگا - اگر ممکن ہو تو کچھ بھیجو کہ بیچاری بھوکی اور قابل رحم ہی -

اُسکی پشت پر یہ جواب لکھا تھا -

مشفقی یار تمنے اسوقت جلا لیا - واللہ جان تازہ جسم مین آگئی - ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خانۂ احسان آباد -

کریمن کے آنے کی خوشخبری کیا سنائی کہ مول لیا - ع

درم ناخریدہ غلام توام

ہماری معشوقہ گلبدن کی شکایت بالکل بیجا ہی کہ ہمنے اُسکے میان کے خوف سے نکال دیا - ہرگز نہین - اُسکے میان کا ہمکو ذرا خوف نہین - اول تو اُسکے میان کے فرشتے خان کو بھی کانون کان خبر نہ ہوتی کہ جورو کہان ہی - اور اگر خبر ہوتی بھی تو زنا کا ثبوت کہان سے لاتا - ہم اندھیرے اُجالے بٹوا دیتے - اور پولیس ہماری ہی کہتا - وہ میرے پاس دو ہفتے یا کچھ کم وبیش میری بیوی بنکے رہی مگر مین نے خوش بھی کردیا - ع -

مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہین کرتا

اور پھر کریمن کے لیے جسپر میری جان جاتی ہی -

دیکھی جو وہ صورت و شمائل
دل ہو گیا بسمل اور گھائل

یہ شعر ابھی برجستہ تصنیف کیا ہی -

کریمن کو فنس مین سوار کرکے ابھی ابھی بھیجدو اور اگر یارانے مین بُرا نہ مانو اور کسرِشان نہ سمجھو تو بھائی خود بھی ساتھ آؤ -

اُسکا میان تو پہلے تار گھر مین نوکر تھا پھر ریل پر سپاہیون مین نوکر ہوا اب خدا جانے کہان ہی - چاند خان اُسکا نام ہی اگر وہ مل سکے تو تلاش کرلو اور یہان بھیجدو کہ مین اُسکو کانون پر بھیجدون اور یہان گلچھرے اُڑادون - ع -

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

کریمن جان کے لیے انگور کی دو پٹاریان اور ایک انار اور دو سیب بھیجتا ہون -

راقم - بشیر الدولہ

راجہ - (خوش ہوکر) یہ آپہی کے دستخط ہین -

ش - اسمین کیا شک ہی حضور -

ر - اور بشیر الدولہ کو لکھا کس نے تھا -

ش - یہ حضور ابھی نہ بتاؤنگا -

ر - کارے کردہ شمسو -

ش - خداوند تسمہ نہین باقی رکھا مین نے -

ر - بیشک -

ش - حضور دیکھتے ہی جائین -

ر - تمھارا کیا نام ہی جی -

ش - اپنا نام بتاؤ جوان -

سپاہی - ہجور ہمارا نام چاند خان -

ر - یہ تمھاری بیاہتا بیوی ہی

چاند (دبے دانتون) جی ہان ہجور - اگر یہ ہمارا ری ہوتی تو گھر مین گھس کے (گالی) کو اتنی پھریان بھونکتے

کہ (گالی) تمام عمر یاد ہی تو کرتا - اب بھی جو اگر سرکار دربار
مین کچھ ہوا تو دیکھا جائیگا - یا تو ہمارا ہی سر نہین یا اسی کا
نہین - جاتا کہان ہی -

ر - تم اس سپاہی کی بیاہتا عورت ہو جی -

عورت - (حجیب کر منہہ پھیر لیا) -

چاند - بولتی کیون نہین ہی - کتوال صاحب ہین -

ر - منہہ سے بولو جی - ہم اسکو ایسی کڑی سزا دلوا ئینگے کہ
رو تے نہ بن پڑیگی -

چاند - پھر کام تو گولی ہی مارنے کا ہی آگے مرضی حاکم ہی

اس گفتگو کے بعد شمسو نے ایک اور خط جیب سے
نکال کر رام سنگھ کو دیا اور کہا حضور یہ خط بھی ملاحظہ ہو
رام سنگھ نے پڑھا تو وہی دستخط - ویسا ہی کاغذ - وہی
قلم وہی روشنائی -

ارے یار -

احسان کیا ہی تو پورا احسان کرو - ع -

سوختم سوختم این راز نہفتن تاکی

بھالی وہ کافر صورت یاد آگئی -

قرص پیکان کا ہی ٹکڑا کہ سپر کا ٹکڑا
ٹکڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

اب دیر کاہیکو کرتے ہو - کہین ہمارا قاصد تو نہین
بھٹک گیا - ع -

راستہ دیکھا نہین قاصد بھٹکتا جائیگا

یہان اسوقت شادی مرگ کی سی کیفیت ہی -

کرون اگر مین رقم تہنیت کا آج آہنگ
تو نکلے میرے قلم سے صدا ئے بربط و چنگ

کریمن کا نام سنتے ہی واللہ دیوانہ ہو گیا -

بنایا کاکل مشکین نے سودائی ہزارون کو
پری بنکر یہ ناگن ڈس گئی شامت کے مارونکو

خدارا اب انکو سوار کرا کے بھیج دو ورنہ دم بھر مین
خفا ہو جائیگا -

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رکی ہی
اتنا ہی اسے چاہینگے ہم اور زیادہ

بندہ منتظر بیٹھا ہی - طالب دیدار بندہ
بشیر الدولہ مشتاق جمال یار

رام - یہ پیچھے بھیجا ہوگا -

ش - جی ہان - یہ ثبوت کامل حضور -

رام - اب نہین بچ سکتا - بس گیا گذرا -

شمسو - حضور تو یہ بیچارہ تو اب کہین نوکر بھی نہین ہی
کہیے تو غلام اپنے گھر پہ اسکو ٹکا لے - مگر کھانے پینے کا
حضور کو بندوبست کرنا ہوگا -

رام - دو میان بیوی یہ ہین اور ایک تم - ہم نان بائی
کو حکم دیدینگے کہ صبح کو کوئی سیر بھر کی چپاتیان اور کوئی
آدھ سیر خشکہ اور ماش کی دال اور ترکاری دیجایا کرے
اور شام کو روغنی روٹی یا شیرمال اور کوئی ۴ سیر کباب
بکری کے اور قورمہ - دیجایا کرے - مزے سے تینون
آدمی ملکے چکھو اور دندناؤ -

ش - بس آپ حکم دیتے جائیے -

ر - اور اوپر کے چھٹکر خرچ کے لیے دو آنے روز مقرر
کیے دیتے ہین - تیل ہی - دیا ہی - بتی ہی - کبھی شوق کے
کھانے ہی کا جی چاہا - باقی رہا دھوبی اور

میان بھٹنا اور ناؤ۔ یہ سب ہمارے ڈرتے ہیں۔
چاند۔ ہجور ہم اپنے پاس سے کھلائینگے۔ اور ہجور کو کبھی کسی بات کی وہ نہ دینگے۔ ہان جو سرکار ہمپر رحم کرین تو نالش ہو جاے۔
رام۔ دیکھئے تو جاؤ۔ مگر تم کہین گڑبڑ نہ کر دینا ایسا نہو یہ عورت کچھ کا کچھ کہدے۔
چاند۔ ہجور یہ عورت بد نہین ہے۔ مگر ہجور اسکو جال مین پھانس لیا اور عورت تو عورت ہوتی ہے لڑ سکتی نہین بے بس۔ اور ہجور چودہ دن تک اُسکو بند کر رکھا اسکا کون کسور ہے۔
رام۔ یہ سب گواہی دینی ہوگی۔ ہم سب سمجھا دینگے تم آرام سے رہو بس۔
رام نے اِن دونون کو اپنے دوست میان شمسو کے سپرد کیا اور انسپکٹر شہباز خان سے جا کے کل حال بیان کیا۔ اُنھون نے یہ خوشخبری سُنی تو جامے مین پھولے نہ سمائے کہ بڑے موذی کو مارا اور یہ دونون ملکر صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی پر گئے۔ اطلاع ہوئی اور دونون ایک ہی وقت طلب کیے گئے۔
صاحب۔ دل صاحب کچھ مطلب بھی نکلا۔
رام۔ حضور بشیر الدولہ کی ایک چوری پکڑی ہے۔
ص۔ چوری! کیا چور بھی ہے؟
رام۔ چور نہین ہے۔ مطلب میرا یہ کہ ایک جرم مین وہ ابھی ابھی ماخوذ ہو سکتا ہے۔
ص۔ وہ کیا۔
شہباز۔ خداوند ایک سپاہی کی منکوحہ جورو کو اس بہانے سے بلوایا کہ بیگم صاحب نوکر رکھینگی اور محلسرا مین لے گئے تو وہ ہکا بکا کہ نہ بیگم نہ کوئی عورت یہ مین کہان پھنس گئی۔ دو ایک مہریان تھین وہ بھی ہٹ گئین۔ عورت بیچاری کیا کر سکتی ہے۔ اکیس دن کے قریب اُسکو اپنے گھر مین زبردستی رکھا۔ آنا جانا سب بند۔
ص۔ حبس بیجا بھی ہے۔ زنا بھی ہے۔
رام۔ حضور سُنتے تو جائیے۔
شہباز۔ جب اُسکے میان کو خبر ہوئی کہ کسی نواب نے زبردستی اُسکو گھر ڈال لیا تو وہ تلاش کرنے لگا کہ کونسے نواب ہین۔
ص۔ اُسکا مرد کہان کا سپاہی ہے۔
ر۔ حضور پہلے تار گھر مین نوکر تھا پھر ریل مین نوکر ہوا اب آجکل بیکار ہے۔
ص۔ کیون موقوف کیا گیا۔
ر۔ اُسنے خود استعفا دیدیا۔ کام دقت کا تھا۔
ص۔ اُسکی عورت بد ہے۔
ر۔ نہین خداوند۔ بد نہین ہے۔ مگر دروازہ بند کر کے اُسکو قید کر لیا وہ کیا کر سکتی تھی۔
ص۔ تو وہ مرد اور عورت کہان ہین۔ اُن کو بلاؤ اور اپنی تشفی کر لو کہ مقدمہ بناوٹ کا یا جھوٹا تو نہین ہے۔ ہم جھوٹا مقدمہ نہین چاہتے اگر بشیر الدولہ نے سچ مچ ایسا کام کیا تو اُسکو سزا ملنا چاہیے مگر ایسی یہ دشمنی کرنا عقل کی بات نہین کہ جھوٹ تہمت اُسپر لگایا جائے۔ ہماری یہ راے ہے۔

رام - خداوند پورا قصہ تو حضور نے سنا ہی نہین - جب اُسکے میان نے اپنی بیوی کی ادھر اُدھر تلاش کی تو بشیر الدولہ نے ایک بدمعاش کو پانچ سو روپے دینے کا وعدہ کیا کہ اندھیرے اُجالے اُسکو مار ڈالو -

ص - بائی جو وہ ایسا بدمعاش آدمی ہی - اُسکا ضرور تدارک کرنا چاہیے -

رام - خداوند اب وہ بچ نہین سکتا - اب اُسکی بدمعاشی کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہی - اور اِس مقدمے مین ایسا کامل ثبوت ہی کہ کسی طرح بچ ہی نہین سکتا -

ص - ول یہ تو مقدمے کی روئداد سے معلوم ہوگا -

ش - خداوند رام سنگھ نے انعام اور ترقی کا کام کیا ہی -

رام - حضور بشیر الدولہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دکھا دون جبا کی سند ہی -

ص - اُسنے کیا لکھا ہی -

رام - لکھا ہی کہ مین اور سپاہی کی بیاہتا جورو اِسطرح تین ہفتے تک رہے جیسے میان اور بیوی رہتے ہین اور مین نے اُسکو بہت کچھ روپیہ دیا - اگر اب بھی وہ آئے تو مین اُس کو گھر ڈال لون - ممکن نہین کہ اُسکے میان کو کانون کان خبر ہو اگر اُسکا میان نوکری چاہے تو ہم اپنے گاؤن پر بھیجدین -

ص - اِسی طرح کا عبارت اُسکا لکھا ہی !

رام - حضور اِس سے بڑھکر -

ص - ہو نہین سکتا - کوئی پاگل ایسا لکھدے تو لکھدے جسکے ہوش حواس درست ہونگے وہ ہرگز نہین لکھ سکتا - اور کیون لکھنے لگا بھلا -

رام - حضور یہ خط موجود ہی - اور اسکا ثبوت ہم دینگے کہ خاص اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی -

شہباز - مین پڑھکے سنا دون حضور -

مشفقی - یار تم نے اِسوقت جلا لیا - واللہ جان تازہ جسم مین آگئی -

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خانہ احسان آباد -

گرمین کے آنے کی خوشخبری کیا سنائی کہ ہم کو مول لے لیا -

درم ناخریدہ غلام توام

ص - ول گرمین کے کیا معنی -

رام - حضور یہ اُس سپاہی کی جورو کا نام ہی -

ص - اچھا آگے پڑھیے -

شہباز - بہت خوب "گرمین کے آنے کی خوشخبری کیا سنائی کہ مول لے لیا ع -

درم ناخریدہ غلام توام

ہماری معشوقہ گلبدن کی شکایت بالکل بیجا ہی -

ص - معشوقہ کسکا نام ہی -

ش - خداوند ——— معشوقہ ———

رام - سر معشوقہ کے معنی بلوڈ -

ص - (مسکراکر) او ! گو آن -

شہباز - شکایت بالکل بیجا ہی کہ ہمنے اُسکے میان کے خوف سے اُسکو نکال دیا - ہرگز نہین اُسکے میان

کا ہمکو ذرا خوف نہین - اول تو اُسکے میان کے فرشتے
خان کو بھی کانون کان خبر نہوتی کہ جورو کہان
ہے اور اگر خبر ہوتی بھی تو زنا کا ثبوت کہان سے
لاتا ہم اندھیرے اُجالے چُھوا دیتے - اور پولیس
ہماری سی کہتا - وہ میرے پاس دو ہفتے یا کچھ کم و
بیش میری بیوی بن کے رہی مگر مین نے اُسکو
خوش بھی کر دیا -

ص - ول - یہ تو بہت صاف صاف لکھا ہے - یہ تو
صاف ماخوذ ہو سکتا ہے -

رام - حضور اب اِسکے ماخوذ ہونے مین کیا بات باقی
رہگئی ہے - بیچ کھیت سزا پائیگا -

ش - ہان حضور " مگر مین نے خوش بھی کر دیا - ع -

مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہین کرتا

اور پھر کریمن کے لیے جسپر ہماری جان جاتی ہے

دیکھی جو وہ صورت و شمائل
دل ہوگیا بسمل اور گھائل

یہ شعر ابھی برجستہ تصنیف کیا ہے -

ص - وہ صورت دیکھنے مین کچھ اچھی ہے -

رام - حور کا بچہ ہے حضور -

ص - عمر کیا ہے -

رام - کوئی اُنتیس تیس برس کی -

ص - ول - گو آن -

شہباز " کریمن کو فنس مین سوار کرکے ابھی بھیجدو
اور اگر اِرادے مین بُرا نہ مانو اور کسرشان نہ سمجھو
تو بھائی خود بھی ساتھ آؤ " -

ص - یہ کیسکے نام ہے -

رام - حضور یہ ابھی نہ بتاؤنگا -

ص - ول - گو آن -

ش " اُسکا میان تو پہلے تار گھر مین نوکر تھا
پھر ریل پر سپاہیون مین نوکر ہوا - اب خدا جانے
کہان ہے چاند خان اُسکا نام ہے - اگر وہ ملے تو تلاش
کر لو اور یہان بھیجدو کہ مین اُسکو کانون پر بھیجدون
اور یہان گلچھرے اُڑاون - ع -

کیسکی رہی اور رہیگی کسکی

کریمن جان کے لیے انگور کی دو پٹاریان اور ایک
انار اور دو سیب بھیجتا ہون -

راقم بشیر الدولہ

صاحب یہ خط پڑھکر بہت خوش ہوے کہ بشیر الدولہ
نے صاف صاف اقبال کر لیا اب اگر عدالت
مین اِسکے خلاف بیان کرے تو دروغ حلفی کا دوسرا
مقدمہ دائر ہو - مگر رام سنگھ اور شہباز خان سے
کہا کہ شاید وہ اجلاس مین یہ کہدے کہ مین نے نشے کی
حالت مین یہ خط لکھدیا - میرے دشمنون نے مجھے بلا کر
لکھوا لیا ہوگا مجھے یاد نہین کہ مین نے کب لکھا تھا -

رام - حضور یہ دوسرا خط بھی ملاحظہ ہو - ملا لیجیے ایک ہی
خط - ایک ہی روشنائی ایک قلم ہے

ص - اچھا اِسکو پڑھکر سناؤ -

رام - حضور اِسمین لکھا ہے -

" ارے یار -

احسان کیا ہے تو پورا احسان کرو -

سوختم سوختم این راز نہفتن تا کی

بجائی وہ کافر صورت یاد آگئی۔

ٹرہ پیکان کا ہی ٹکڑا کہ سری کا ٹکڑا
ٹکڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

اب یہ دیر کاہے کو کرتے ہو۔ کہین ہمارا قاصد تو نہین بھٹک سا گیا۔

راستہ دیکھا نہین قاصد بھٹکتا جائیگا

یہان اسوقت شادی مرگ کی سی کیفیت ہی

کردن اگر مین رقم تہنیت کا آج آہنگ
تو نکلے میرے قلم سے صدائے بربط و چنگ

کرمین کا نام سنتے ہی واللہ دیوانہ ہو گیا۔

ص۔ کرمین کسکا نام۔

رام۔ حضور اسی سپاہی کی بی بی کا نام ہی۔

ص۔ او! ہان ہم بھول گئے تھے۔ گو آن۔

رام۔ "واللہ دیوانہ ہو گیا۔

بنایا کاکل مشکین نے سودائی ہزارونکو
پری بنکر یہ ناگن ڈس گئی شامت کے مارونکو

خدارا اب انکو سوار کرا کے بھیجدو ورنہ دم پہلو مین خفا ہو جائیگا۔

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رکے ہین
اُتنا ہی اُسے چاہینگے ہم اور زیادہ

بندہ منتظر بیٹھا ہی

طالب دیدار بندہ بشیر الدولہ
مشتاق جمال یار

ص۔ یہ دوسرا خط ہی۔

رام۔ حضور۔ ہی ثبوت یا نہین ہی خداوند۔

ص۔ ہان بیشک ہی مگر شرط یہ ہی کہ اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو۔ اسکا ثبوت البتہ چاہیے کہ اسکا راقم وہی شخص ہی۔

رام۔ یہ میرے ذمے ہی اس سے اطمینان رکھیے۔

صاحب سے رخصت ہوکر رام سنگھ اپنے گھر کو واپس آئے اور اس فکر مین تھے کہ بشیر الدولہ کی خاص تحریر کسی بہانے سے دیکھنے مین آئے۔

بشیر الدولہ کی شامت اعمال سے اُسی روز رام سنگھ کوتوال کے ہان ایک مہمان آ کے ٹکا۔ یہ اُنکے وطن جگدیس پور کا ایک پنشن یافتہ صوبہ دار تھا۔ قوم کا برہمن۔ شب کو انسپکٹر شہباز خان جو رام سنگھ سے ملنے کو آئے اور اُنکی بشیر الدولہ سے باہم آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی تو یہ نام سنکر صوبہ دار چونکا۔ کہا بشیر الدولہ کون وہ نواب تو نہین جو کلکتے سے یہان آیا ہی اور یہین کا رہنے والا ہی۔ وہ تو بڑا بدمعاش ہی۔ رام سنگھ نے پوچھا آپ اُسکو کہان سے جانتے ہین۔ کہا وہ اب کہان ہی ہم تو اُسکی تلاش مین بہت دن سے ہین لوگ اُسکو ڈھونڈھتے ہوے کلکتے گئے تھے وہان سنا لکھنؤ گیا ہی۔ لکھنؤ آئے تو سنا یہان سے پھر کلکتے کو گیا۔ اب اِن دونون کو اور بھی فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہی باصرار تلاش کا سبب دریافت کیا تو صوبہ دار نے کہا (ہم یون نہین بتائینگے تا وقتیکہ ہمکو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ وہ آپ لوگون کا دوست ہی یا نہین)

رام سنگھ نے کل قصہ صاف صاف کہہ سنایا اور کمرے کا دروازہ بند کر لیا - اور صوبہ دار کو تشفی دی کہ آپ راست راست بلا کم و کاست فرمادیجیے ہمکو تو خود ہی فکر ہی کیونکہ اُسکی بد معاشی کا حال اب حکام تک مشہور ہو گیا ہی - اور سب اُسکے پر سر پرخاش ہین - اگر آپ سے بھی ہمین کچھ مدد ملے تو احسان ہوگا -

صوبہ دار نے بیان کیا کہ چھ مہینے کا عرصہ ہوا کہ ایک اہیرن پر نواب بشیر الدولہ عاشق ہوے اور اُسکے پاس پیغام بھیجا اُسنے انکار کیا مگر روپیہ عجب شی ہی - جب اُنھون نے طمع زر دی تو وہ بھی پھسل گئی - مگر اُسکا باپ بڑا کائیان ایک ہی بگڑے دل تھا - اُسنے کہا کہ اِس شخص کی لڑکی کنواری ہی - اگر آپ یہ ذمہ کرلین کہ مین تمام عمر پچاس روپیہ مہینا دیا کرونگا تو خیر - نواب صاحب تو فریفتہ تھے ہی فوراً ایک کاغذ پر لکھدیا مگر اہیر نے اُس کاغذ کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ میرے وکیل کے مشورے سے جسطرح وہ بتائے لکھدیجیے چنانچہ نواب صاحب نے لکھکر مُہر کردی اور اپنے دستخط کردیے ایک میرے دستخط ہوے اور ایک مسلمان زمیندار رئیس کے - دو مہینے تک نواب کے گھر مین وہ رہی اِسکے بعد نواب صاحب نے اُسکو تماشے کے دھوکے سے ایک عورت کے ساتھ میلا دکھانے کو بھیجا اور میلے مین سے وہ عورت اُسکو چھوڑ کر چلدی - لوگون نے اُسکو پہچانا - اِسکے گھر لے گئے اب وہ دور سے کھانا پاتی ہی اور زار زار روتی ہی کہ نہ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی رہی - اور جسوقت اُسکو میلا دکھانے کو بھیجا تھا کل زیور نکال لیا تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی زیور پر ہاتھ ڈالے - لاکھ لاکھ تلاش کی مگر اُسکا پتا نہ ملا نہ ملا - اب آپکی زبانی جو اُسکا نام سُنا تو کان کھڑے ہوے معلوم ہوا کہ وہی ہی -

شہباز - وہ کاغذ پاس ہی -

صوبہ - بیشک وہ کہان جاسکتا ہی -

رام - تو اُس چھوکری اور اُسکے باپ اور اِس کاغذ کو لائیے - آپ تو اچھے ملے واللہ بڑے موقع پر مدد دی -

صوبہ - لیکن اتنا یاد رکھیے گا کہ اگر بشیر الدولہ کو ذرا بھی خبر ہوئی تو پھر وہ کوئی ایسی تدبیر سوچیگا کہ آپ سے بنائے کچھ بھی نہ بن پڑیگا اور وہ تو وہ بال بال بچ جائیگا -

رام - بھلا ہم پولیس افسرون سے بات چھوٹے تو اتنا ہی بس - ہم چھاپنے تک تو دینگے نہین - مگر ایک امر دریافت طلب یہ ہی کہ وہ چھوکری بیاہی تھی کہ بن بیاہی -

ص - اُسکی شادی ہو گئی تھی جی - اُسکا میان دوسرے گانون مین رہتا ہی مگر غریب سا آدمی ہی اُسکے خسر یعنی چھوکری کے باپ نے کچھ دے لے کے اُسکو راضی کر لیا ہی -

رام - اب آپ ایک کام کیجیے - اُسکی مان کو بلوائیے اور باپ کو - باپ کی جانب سے تو کوئی

بہم

نالش نہو مگر اُسکا میان نالش کردے -
شہباز - نہین - اِسمین گڑبڑ ہو جائیگا - وہ کہدیگا
کہ جب اِسکے باپ نے رضامندی ظاہر کی اور مجھسے
کاغذ پر دستخط کرا لیے اور دو معتبر آدمیون کی گواہی
ہوگئی تو مین کیونکر جان سکتا تھا کہ وہ بیاہتا عورت ہی
باقی رہا ماہواری جو دینے کو کہا تھا وہ دیتا جائیگا -
رام - اچھا تو بدچلنی تو ثابت ہوگی کہ اِس سے وعدہ
کر کے ستیاناس کیا اور میلے کے بہانے سے نکال دیا
یہ تو ثابت ہوگا کہ اِس ملعون کے قول و فعل کا کوئی
اعتبار نہین ہی - آپ اِن سب کو بلوائیے ادھر ایک
مقدمہ اور تیار ہی - اور یہ دوسری ہت بلیتی دیکھیگی
تو دل لگی ہوگی اور تب تک دو ایک اور مقدمے دائر
ہوجائین تو عجب نہین - حکام پر ظاہر ہو جائیگا
کہ یہ بھلے مانسون کی بہو بیٹیون کے ساتھ کس طرح
پیش آتا ہی - اور یہی ہمارا منشا ہی - دو ایک ایسے
مقدمے صبح شام اور آیا ہی چاہتے ہین اور ایسے
مقدمے کہ اجلاس پر جاتے ہی ثابت ہوجاے اور
کسی مین دو برس کسی مین ایک برس اور کسی
مین چھ مہینے قید سخت کی سزا دیجاے - جرمانے
کو تو وہ کچھ سمجھیگا نہین - روپے والا آدمی ہی -
زردار ہی - قید البتہ اُسکے کردار بد کی سزا کے
مناسب ہی -
شہباز - ہم تو آپ سے کہہ ہی چکے ہین کہ ہمکو اس
قسم کے آدمی کی صورت سے نفرت ہی - سپاہی کی
جانب سے آپ مقدمہ دائر کرا دین - دوڑ دھوپ

مین ہم بھی شریک ہین اور روپے درمے قدمے سخنے
مدد کو بھی موجود ہین - اور اِسکا ہمکو اور آپکو اور دھاں
کو سب کو خیال ہی ہی کہ جھوٹا مقدمہ نہ دائر ہو - سچا مقدمہ
دائر ہو - اور اِن دونون مقدمون سے ثبوت کافی مل
گیا ہوگا کہ تحریری شہادت موجود ہی اور خود اقبال
کرتا ہی کہ منکوحہ عورت کو اپنی بیوی کی طرح پر رکھا
اور اب بھی خواستگار ہی کہ اگر وہ ملے تو فوراً بھیجدیجا
اُسکے میان کو گانون پر بھیجدونگا اور خود گلچھرے
اڑاؤنگا - مگر ہان اُسکے دستخط نہوے تو کل کارروائی
ٹیاپل ہو جائیگی - پہلے اِسکا اطمینان کر لیجیے کہ
دستخط بھی اُسی کے ہین بس پھر فتح ہی چاروں
شانے چت -
صاحب کو لوگون نے انسپکٹر اور کوتوال کی جانب
سے خوب بھر دیا کہ جب تک یہ دونون اِس شہر مین
رہینگے بشیر الدولہ پر ہرگز آنچ نہ آسکیگی یہ سب قاعدے
کی چالین تھین - اِنکا نتیجہ سنیے کہ بے سان گمان
ایک روز دفعۃً انسپکٹر پولیس کے نام پروانہ پہونچا
کہ تم لکھنؤ سے محمدی ضلع کھیری کو بدلے گئے اور تمھین
تاکید کیجاتی ہی کہ بفور رسید پروانہ تم انسپکٹر شہباز خان
کو چارج دیکر آج ہی روانہ محمدی ہو - اِسکی تعمیل کو
اپنا فرض اور اِسکی عدم تعمیل کو اپنے ضرر کا باعث
سمجھو - یہ پروانہ پڑھتے ہی انسپکٹر کے ہوش غائب غلہ
ہوگئے کہ پروانہ کاہیکو بم کا گولہ ہی - پھر غور سے
پڑھا کہ کہین کسی اور انسپکٹر کے نام تو نہین ہی -
سخت صدمہ ہوا کہ اِس گلزار مقام سے بدل کر

اُس کو ردہ مین بھیجے جاتے ہین - اپنے سب انسپکٹر کو بُلا کر پروانہ دکھایا تو وہ بھی متحیر ہوگیا علیحدہ کمرے مین جا کر سرگوشی ہونے لگی -

ا - (انسپکٹر) کچھ ہماری سمجھ مین نہین آتا -

س - (سب) لاحول ولاقوۃ کیا سچ ہوا ہو واللہ -

ا - آخر غور تو کرو یہ بات کیا ہو -

س - کسی کا جوڑ چل گیا ؟

ا - شہباز خان انسپکٹر کی تو بدمعاشی نہین ہو -

س - کیا عجب ہو -

ا - ہم صاحب کے پاس جائینگے اور پوچھینگے کہ حضور ہمسے کونسی خطا سرزد ہوئی جسکے جلد و ہین ہم یون راندے جاتے ہین - بے وجہ بے سبب یہان سے محمدی کی بدلی مین ہمارا بڑا نقصان ہوگا -

س - ضرور کہیے اور نہ مانین تو صاحب انسپکٹر جنرل کو عرضی دیجیے کہ ہمارا کیا قصور ہو -

ا - جی چاہتا ہو استعفا بھیجدون بس -

س - شاید مزے مزے انسپکٹری کرتے تھے ع -

ع -	بسے غم ذرہ سے غم کالا
	این از کجا رسید دگر بار الغیاث

یونکہ سر رشتہ دار سے دریافت کیجیے -

ا - ہان ہم بھی یہی سوچے تھے -

تھوڑی دیر مین یہ دونون سر رشتہ دار کے گھر پر گئے صاحب سلامت کے بعد انسپکٹر نے اپنی مصیبت کا حال بیان کیا کہ خدا جانے کن ذات شریف نے چغلی کھائی اور صاحب کو ہمسے بدظن کردیا - آپ اسمین اگر کچھ مدد دین تو احسان ہوگا - اب سنیے کہ سررشتہ دار نواب رونق جنگ بہادر کا دوست اور محمد عسکری کی پارٹی کا آدمی تھا - جب انسپکٹر صاحب اپنا سارا دُکھڑا رو چکے تو سر رشتہ دار نے کہا (مجھے آپ کی بدلی کا حال اب تک نہین معلوم ہوا تھا - کیونکہ مین کل دو گھنٹے کی چھٹی لی تھی - آپ کہان بدل دیے گئے) اُنھون نے جواب دیا (جی کھیری کے ضلع مین محمدی مین بدلا گیا) سر رشتہ دار نے مسکرا کر کہا (انو وہ بڑی دور پھینکا - یہ کہیے کہ جہنم ہی کو سیدھا بھیجدیا - بڑے افسوس کا مقام ہو اور اب آپکی جگہ پر یہان کون آئیگا - کوئی باہر سے آئے شاید - بڑا افسوس ہوا)

سب - کوئی بات اسکی تہ مین ضرور ہو - کسی ذات شریف نے چغلی کھائی ہو یا شکایت کی ہو جب تو یہ ہوا -

سر رشتہ - ہمارے صاحب چغلی سُننے والے نہین ہین جناب -

سب - آخر پھر بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی -

سر رشتہ - اب ہم بھلا کیونکر کہہ سکین -

رموز مصلحت ملک خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

ایسا نہو کہین آپ کو بھنگا بدل دین -

سب - کیا تعجب ہو -

ا - خدا نکرے یہ بیچارے اور بھی پریشان ہونگے - لڑکے بالے انکو وہان کہان لیکے جائینگے - تھوڑی دیر کے بعد

یہ دونوں رخصت ہوئے مگر سر رشتہ دار کی تقریر سے
سخت ناراض - گالیاں دیتے ہوئے جاتے تھے -
سوچے کہ صاحب کے بنگلے پر چلکر رہیں شاید کوئی
نتیجہ نکلے - پہونچے اطلاع ہوئی پہلے انسپکٹر صاحب
بلائے گئے -

ا - (جنگی سلام کرکے) حضور
ص - آپکا تبادلہ ہی نہیں گیا -
ا - حضور ابھی تو پروانہ پایا ہی -
ص - آپکو فوراً روانہ ہونا چاہیے -
ا - خداوند ایک التماس ہی -
ص - آپ فوراً جائیں -
ا - خداوند بندہ کی بیچارگی -
ص - آپ جانے کا بندوبست کیجیے - دوسرا بات
نہیں ہو سکتا -
ا - حضور غلام کی کیا خطا ہی -
ص - حاکم کا حکم - بس -
ا - تو حضور ایک ہفتے کی مہلت ملے -
ص - آپکو آج لکھنؤ چھوڑ دینا ہوگا -
ا - حضور ——— غلام سے کبھی ——— کوئی ———
مگر حکم حاکم -
ص - اچھا صاحب سلام - کار بد کا ہمیشہ کار بد
نتیجہ ہی - ول - سلام -
ا - اچھا تو حضور -
ص - بس اب فرصت نہیں - سلام صاحب -
کوئی ہی -

تعمیل ارشاد حاضر ہوا اور انسپکٹر صاحب با دل حزین باہر
تشریف لیگئے - اور کوتوال صاحب طلب ہوئے -
کوتوال - (جنگی سلام کیا)
ص - ول آپ کب بھنگا جائیگا -
کوتوال - خداوند میں لکھنؤ کا ایک سب انسپکٹر ہوں -
ص - ہوں نہیں تھا بولو - لکھنؤ کا سب انسپکٹر تھا
اب ہمنے تمکو بھنگا بدل دیا تم اور تمھارا انسپکٹر ملکے
لکھنؤ لوٹ کھایا - کار بد کا نتیجہ کار بد ہی -
کوتوال - خداوند جو حکم حضور نے دیا وہ سر آنکھوں پر
بجا لاؤنگا مگر حضور تحقیقات کرکے ہماری اتنی تشفی کردیں
کہ ہمسے کیا خطا سرزد ہوئی ہی - بس -
ص - ول بھنگا میں تمکو مرغ کا قورمہ اور پلاؤ نہیں
ملیگا - وہاں نشیر دولہ نہیں ہی - ہمکو افسوس ہی کہ
ہم تمھارے انسپکٹر کو اس سے بری جگہ نہ بھیج سکا
اندھیر لکھنؤ میں مچا دیا - نشیر دولہ کا راج تھا - اور تمھارا
عملداری تھا - اب تم کو ہمنے جہنم کو بھیجا ہی - اور
شہر ہی سے ابھی آپ تمکو ہاتھ دھونا پڑیگا تم پروانہ پاتے ہی
فوراً باہر نکل جاؤ - ہم تمکو شہر میں نہیں مانگتا - نہ تم
نہ تمھارا ساتھی چور انسپکٹر - نشیر دولہ کا دوست -
ک - حضور یہ کسی دشمن نے حضور سے ———
ص - (کھڑے ہوکر) - ول سلام - رخصت -
ک - تو حضور دفعتہ چلا جانا تو محال ہی -
ص - ہم نہیں جانتا - سلام - بس رخصت -
صاحب کھانے کے کمرے میں چلے گئے اور سب انسپکٹر
اپنا سا منھ لیکر باہر نکلے - گئے تھے انسپکٹر صاحب کی

سفارش کے لیے مگر وہاں اُلٹی آنتین گلے پڑین نہایت ہی سراسیمگی اور بدحواسی کے ساتھ گھوڑون پر سوار ہوکر احاطے کے اندر چپ چاپ چلے۔ جب باہر سڑک پہ پہونچے تو بادل پردرد یون باتین ہوئین۔

ا۔ ہماری طرف سے کسی نے ضرور بھر دیا ہو۔ بات ہی نہین کرنے دی۔ کہا ابھی مہدی جاؤ اور ایکمرتبہ غصّہ ہوکر کہا کہ کار بد کا ہمیشہ کار بد نتیجہ ہو فوراً مہدی جاؤ۔ اب فرصت نہین سلام صاحب دل سلام۔ آپ جانے کا بندوبست کیجیے۔ دوسرا بات نہین۔ بس سلام۔ تم سے کیا بات چیت ہوئی۔

س۔ (رسب) کیا عرض کرون۔ مجھے تو کہین کا نرکھا۔

ا۔ کیون کیون خیر باشد۔

س۔ مکان بنانا الگ جھگڑا ہو۔ تمھکا اپنے بھائی کے مصنوعی نام سے الگ لیا ہو لڑکے بالے بھی آگئے ہین عجب پریشانی ہو۔

ا۔ مجھے تو وحشت ہوتی ہو۔

س۔ وحشت کی تو بات ہی ہو مگر یہ سررشتہ دار بڑا پاجی نکلا برہمن ہو نا۔ اِس کم بخت کو سب معلوم تھا جیسے مین نے سلام کیا صاحب نے پوچھا تم یہان کہان تم بھنگا ابھی نہین گیا۔

ا۔ واللہ! یہ کیسے۔

س۔ مین نے کہا خداوند مین لکھنؤ کا سب انسپکٹر ہون کہا ول ہون مت کہو۔ یون کہو کہ لکھنؤ کا سب انسپکٹر تھا اب تم نہین ہو۔

ا۔ یہ جبھی سررشتہ دار ملعون نے کہا تھا کہ کہین آپ کو بھنگا نہ بھیجدین۔ بڑا پاجی ہو۔

س۔ کہا تم اور تمھارا انسپکٹر ملکے لکھنؤ کو لوٹ کھایا۔

ا۔ ہان! یہ کسی نے جڑ دی ہو۔

س۔ اب بھنگا مین تمکو قورمہ اور مرغ پلاؤ نہین ملیگا وہان بشیر الدولہ نہین ہو۔

ا۔ (متحیر ہوکر)۔ واللہ! افوہ یہ چپّے چپّے کی کسی نے پہونچائی ہو۔ بشیر الدولہ کا نام لیا؟

س۔ بیشک! ۔ کہا تم لوگون نے اندھیر مچا دیا بشیر الدولہ کا راج اور تمھارا اختیاری تھا۔ اب ہم تمکو جہنم بھیجتا ہو۔

ا۔ لاحول ولا قوۃ۔

س۔ ہم تمکو شہر مین نہین مانگتا۔

ا۔ یہ تو ہمسے کبھی کہا تھا۔

س۔ تمھاری ترقی سے بھی تمکو ہاتھ دھونا پڑیگا۔ تم فوراً باہر اُٹھ جاؤ۔ شہر مین تم نہین رہ سکتا۔ تم اور تمھارا چور انسپکٹر دونون شہر بدر۔ تم بشیر الدولہ کا دوست ہو۔

ا۔ یہ غور کے قابل بات ہو۔

س۔ یہ کسکا جوڑ پڑ گیا یا الٰہی۔

ا۔ دریافت کرنے کی بھی تو مہلت نہین۔ وہ تو آج ہی کوچ کرنا ہو۔

س۔ ہم بے طرح مارے پڑے۔

ا۔ بڑا افسوس ہو۔

س۔ یہ بشیر الدولہ سے کیون کھٹک گیا۔

ا۔ اِسکی حرکتین۔

س- یہ پلاؤ اور قورمے کی کس نے جڑی -
ا- ہم بتائیں یہ سب بجرنگ بلی (گالی) کی شرارت ہی وہ ایک ہی (گالی) ہی افسوس ہی کہ اب ہم اِس (گالی) کا کچھ نہین کر سکتے ورنہ (گالی) کو کھا ہی جاتا -

س- ہان یہ بات ہمارے ذہن مین بھی آئی تھی کہ تھانے پر ہمارا آپ کا بغلی گھونسا بجرنگ بلی ہی ہی اور وہ منشی مہراج بلی کا عزیز بھی ہی اور نواب محمد عسکری کی ٹکری کا آدمی ہی یہ سب اسی کی آگ لگائی ہوئی ہی -

ا- نہین یہ ہمارا گمان نہین ہی - ہماری یہ راے ہی کہ بجرنگ بلی نے کسی رئیس یا حاکم سے یہ سب باتین جڑدی ہین اور اُسنے صاحب کا مزاج درہم برہم کر دیا ہی - بجرنگ بلی کی یہ مجال نہین کہ اتنے بڑے حاکم کے پاس جائے اول تو بار ہی پانا محال ہی اور اگر سلام ہوا بھی تو یہ جرأت بھلا ہو سکتی ہی کہ افسرون کی شکایت کرے لاحول ولا قوة - کیا مجال - کیا واللہ برا وقت ہی کہ نہ کسی سے مشورہ لے سکتے ہین نہ صلاح - کسی سے بل تک بھی تو نہین سکتے -

س- اِس طرح شہر سے نکالے جاتے ہین جیسے چھٹے ہوے بدمعاش اور نادری حکم ہی کہ آج ہی شہر چھوڑ دو -

ا- صبر پڑیگا ہمارا -

س- اب آپ تو تھانے پر جائیے اور بندہ اپنے گھر جاتا ہی کہ اُن لوگون کا کوئی بندوبست کرون -

ا- تمھارے بھائی کی رخصت کو اب کتنے دن باقی ہین -

س- ابھی اٹھارہ بیس دن باقی ہین -

ا- جھنگا جاکے متعلقین کو بلا لینا -

س- اچھا مکان جو ٹھہرا رہا ہون -

ا- ہان سچ کہا -

س- یک سر و ہزار سودا -

ا- بڑا رنج ہی واللہ -

س- کیا مصیبت دفعتہً پڑ گئی ہی -

ا- کچھ کہتے سنتے نہین بنتا ع -

جسنے ہمین جلایا وہ بھی جلے خدایا

اتنے مین ایک کانسٹبل نے کہا صوبیدار صاحب آپ کی تلاش مین انسپکٹر باج کھان بیٹھے ہین - جلدی جائیے - دونون نے گھوڑے تیز کیے اور پولیس اسٹیشن پر پہونچے تو دیکھا کہ انسپکٹر شہباز خان اور سب انسپکٹر رام سنگھ اِنکے منتظر بیٹھے ہین -

شہباز- ارے میان بڑی دور پھینکے گئے -

انسپکٹر- کیا بتائین بھائی -

رام- آپ کے نام جھنگا جانے کا حکم ہی -

سب- جی ہان - کیا آپ ہماری جگہ آئے ہین -

رام- ہان بھئی ہم تو اپنے مفصل ہی مین اچھے تھے مگر حاکم کے حکم کو کیا کرین -

سب- بیشک - اچھا آپ کو مبارک ہو -

انسپکٹر اور سب انسپکٹر شہباز خان اور رام سنگھ کو چارج دیکر تین بجے کے وقت اسباب لدوا کے نواب بشیر الدولہ کے ہان گئے -

سب انسپکٹر ان سے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا اور یہ نواب صاحب کے مکان پر پہونچے - بشیر الدولہ کو اطلاع ہوئی فوراً بلا لیا -

ب - (بشیر) کہو استاد یہ کل کہان غائب رہے - این!! یہ آج چہرہ کیون اترا ہوا ہی -

ا - کیا بتاؤن نواب صاحب -

مہری - اللہ خیر کرے بہت چہرہ اتر گیا ہی -

ب - کبھی ہمین وحشت ہوتی ہی -

ا - اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہین -

ب - کیا معنی - رخصت کیسی -

ا - بدلی ہوگئی -

ب - ارے! لاحول ولاقوۃ! کیا بری خبر سنائی ہی میان دل لگی تو نہین کرتے ہو -

ا - خدا کی قسم -

ب - اور کہان کی بدلی ہوئی -

ا - محمدی ضلع لکھیم پور کھیری -

ب - افوہ! یہ سب معاملہ بگڑ گیا - اب ہمارے ہاتھ پانو پھول گئے بس - اب کچھ نہو سکیگا -

مہری - ان سے بڑی بڑی امیدین تھین -

ب - آپکے اسسٹنٹ تو رہینگے -

ا - انکو بھنگا بدل دیا -

ب - بھنگا کہان ہی -

ا - نیپال کی ترائی مین - بہرائچ کا ضلع دنیا بھر سے دور - بڑی مصیبت پڑ گئی -

ب - بھلا کب تک جانا ہوگا -

ا - اسی دم - حکم ہی کہ ابھی ابھی جاؤ اور شہر کو فوراً چھوڑ دو -

ب - این! واللہ!!! اور جرم -

ا - حاکم کا حکم -

ب - دوڑو دھوپو - خوشامد کرو -

ا - اب وقت نہین ہی اور نہ کچھ ہوسکتا ہی - حکام سب بدظن ہین - بات تک صاحب سٹی مجسٹریٹ نے نہ کرنے دی کہا کار بد کا نتیجہ بد ہوتا ہی - آج ہی شہر چھوڑ دو اور سب انسپکٹر سے کہا کہ تم کو ہم بھنگا بھیجتے ہین وہان مرغ پلاؤ اور قورمہ نہین ملیگا وہان بشیر الدولہ نہین ہی - تم نے اور تمہارے انسپکٹر نے لکھنؤ کو لوٹ کھایا اور بشیر الدولہ کا راج تھا تم دونون چور ہو اور بشیر الدولہ چھٹا ہوا بدمعاش ہی -

ب - یہ کیا - ہمنے انکا کیا بگاڑا ہی -

ا - خدا جانے کس نے کیا خبر دی ہی -

ب - مرغ پلاؤ اور قورمے کا حال انکو کہان سے معلوم ہوگیا ہمین تو یہ حیرت ہی -

ا - اب ہمارا یہان رہنا ہوتا تو ہم کچھ فکر کرتے مگر وہ تو حکم ہی کہ فوراً جا کے چارج لو -

ب - کیا افسوس ہی واللہ -

ا - اگر کھانے بھر کا سہارا ہوتا تو مین تو نوکری

چھوڑ دیتا ہرگز نوکری نہ کرتا -
ب - کوتوال بیچارے کے لڑکے بالے آ گئے تھے -
ا - وہ ہمسے زیادہ تباہی مین ہین -
ب - پھر بھائی اب ہم کیا کرین - تمھاری تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہمارے دشمن ہین اور ادھر لالہ بجرنگ بلی بھی بغلی لگو نسا ہے - پھر ہمکو کیا صلاح دیتے ہو - رام سنگھ کو ہم جانتے نہین ہین اور وہ جو مسلمان انسپکٹر ہین میان شہباز خان وہ سنا ہے کہ بڑے ہی مرشد ہین -
ا - بڑا بد آدمی ہے -
ب - وہی تو کہتا ہون -
ا - کیا تفرقہ پڑ گیا ہے - افسوس !!!
ب - ارے یار آج ہی چلے جاتے ہو - بھئی اچھی طرح باتین کرنے کا بھی موقع نہ ملا - اور اتنا بڑا حاکم خواہ مخواہ مجھسے بگڑ گیا اور خدا جانے لوگون نے اُنسے کیا لگا دیا ہوگا -
ا - خبر نہین - بہت کچھ لگائی بجھائی ہوگی کہ خداوند چنین ہے اور چنان ہے - کہتے تھے کہ تم نے اور تمھارے انسپکٹر نے شہر کو لوٹ کھایا - اور بشیر الدولہ کا راج ہے - اندھیر ہے - صبح سے اگر پانی تک پیا ہو تو قسم لیجیے - تڑکے ہی تڑکے یہ گولہ پڑا -
ب - کھانا کھائیے - پہلے کھانا کھائیے - دیکھو جی پوچھو کچھ ہے - کوئی شے تیار ہے - جو تیار ہو لے آئے -
باورچی نے آکے کہا سرکار بسکٹ ہین اور آغا صاحب کے واسطے اسوقت پرندے کے کباب اور چپاتی پکی ہے - سویرے اُنھون نے کھانا نہین کھایا تھا اور بھُنے گردے ہین - حکم ہوا کہ آغا صاحب سے کہو یہین آن کے کھائین اور چپاتیان گرما گرم اُتارو - انسپکٹر اور آغا نے گرما گرم چپاتیان اور پرندے کے کباب اور بھُنے گردے اور تلی ہوئی شہر کی مچھلی اور نورتن چٹنی کھائی اور بعد فراغ طعام دو دو چار چار بسکٹ کے ساتھ اڑائی تو ایک گوشے مین لیجا کر بشیر الدولہ نے یون آہستہ آہستہ گفتگو کی -
ب - بھائی صاحب آپ نے بڑا لونڈا پن کیا جو آپ میرے ہان اسوقت آ گئے - تم تو محمدی بدل بیٹھے مگر بندے کو یہین رہنا ہے - اگر صاحب مجسٹریٹ سُن لینگے کہ تم یہان آن کے ٹکے تھے وہ اور بھی بدظن ہو جائینگے اِس سے بہتر یہی ہے کہ آپ سرائین ٹکین شام کو بندہ ریل کے اسٹیشن پر ملیگا -
یہ گرما گرم فقرے ایک ایسے شخص کی زبان سے سُنکر جسکے سبب سے یہ اسقدر مصیبت مین پڑ گئے تھے انسپکٹر کا چہرہ مارے غصے کے لال ہو گیا اور تمتمانے لگا - اُسی وقت کمرے کے باہر نکل آئے اور پھاٹک کے باہر جا کر اپنے خدمتگار کو حکم دیا کہ ہمارا اسباب لیکر داروغہ صفائی کے ہان بھی چلے آؤ اور اکا کرایہ کر کے اُسی وقت داروغہ صفائی کے گھر پر گئے - ادھر بشیر الدولہ کے خدمتگار نے اپنے آقا سے کہا حضور انسپکٹر صاحب اُسوقت بہت خفا ہو کر چلے گئے اور اپنے خدمتگار کو کہ گئے ہین کہ اسباب اُٹھا لاؤ

ب — اشارہ کرنے سے کیا مطلب ہے۔

خ — کچھ نہیں حضور۔

راوی — انسپکٹر کے خدمتگار نے گاڑی کرایہ کی اور اسباب بار کر کے داروغہ صفائی کے گھر پہنچا ادھر مہری نے متحیر ہو کر یوں سوال کیا۔

مہری — اے یہ اسوقت انکا اسباب کاہیکو ہٹوا دیا۔

ب — آپ اشتعنہ مردک نام۔

مہری — اتنی دشمنی ہے کہ کوئی ایسا کرتا ہے۔

ب — اب ہمیں اس سے کیا مطلب ہے۔

آغا — تو اپنا اسقدر بے مروتی بھی نچاہیے۔

ب — بندہ مطلب کا آشنا ہے۔ بس مطلب سے مطلب رکھتا ہے۔

آغا — اسنے آپ کا کتنا ساتھ دیا۔

ب — روز قورمہ اور مرغ کے کباب اور کٹلٹ اور بریانی اور طرح طرح کا سالن نہیں کھایا۔ یہ سب مفت کا آتا ہے۔

مہری — تو اب کہیں جیسے بھی یہ طوطے چشمی نہ کرنا کہ آج تو تمھاری بانگی دیکھ لی۔

ب — تمھاری اور بات ہے۔

مہری — بس بس آج ہمکو بھی آزما لیا۔ جب ایسے وقت میں تمنے اپنے دوست کا ساتھ نہ دیا تو پھر آپ تم سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ ایسے وقت پر جو دشمن ہو اسکو بھی مدد دینی چاہیے اور وہ کوئی تمھارے دست نگر نہیں دو سو مہینا پاتے ہیں اور اوپر سے

لینے تو ہزاروں ہی پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ بھلے مانس کیا جو کسی دوست کو کھلا کر کہتا پھرے کہ ہمنے فلانے کو مرغ کا پلاؤ کھلایا تھا اور فلانے کو قورمہ کھلایا تھا یہ رئیسوں کی شان نہیں ہے۔

ب — صاحب وہ آجکل دشمن ہو رہے ہیں اور میں اسکو اپنے گھر ٹکاؤں۔

م — جاؤ بھی معلوم ہوگیا تم نکمے آدمی ہو اور شام تک کی باتیں تھیں۔

ب — تو تم تو انکا جامہ پہنے ہوئے ہو جیسے تم کو ہم سے مطلب ہے یا انسے مطلب ہے۔ ایسے ایسے انسپکٹر ہمارے ہاں بندھے رہتے ہیں۔

آغا — اچھا اب اسٹیشن پر تو چلیے گا۔

ب — واہ اچھی ہو۔ کیسا اسٹیشن۔ بندہ ہے اور یہیں اور دل لگی مذاق ہے۔

م — اے تو اٹھتے رہتے سے ہیں کہیں بھاگ جاتی۔

ب — ہم کسی کے غم میں نہیں شریک ہونا چاہتے۔

آغا — اور خوشی کے وقت شریک ہونا چاہیے۔

م — انہیں کون عجب ہے۔

ب — ہم غم کے وقت کسی کے شریک نہیں ہوتے۔

م — تو تمھارا بھی گاڑھے وقت کوئی شریک نہ ہوگا یہ بھی یاد رکھو۔

ب — ہمیں ایسا وقت ہی نہ آئیگا۔ ہم پر گاڑھا وقت پڑے ہی گا نہیں۔ اتفاق سے مہری اور آغا دونوں نے اپنے اپنے دل میں کہا بڑے بول کا سر نیچا۔

ب — خدا نے ہمیں اسقدر دولتمند کیا ہے کہ ہمارا روپیہ ہمکو کل مصائب سے بچا لیگا۔

مہری - اللہ نہ کرے کہ مصیبت پڑے - یہ واہیات
باتین نہ کرو -
آغا - واجد علی شاہ سے زیادہ نو روپیہ نہین ہو حضور
کے پاس - پھر بھلا کیا ؟
ب - وہ اور بات تھی -
مہری - ہمارا جی اِن باتون سے گھبراتا ہو -
آغا - کچھ اور باتین کیجیے -
اتنے مین حضور تحصیل کے تحصیلدار صاحب کی
گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی آئی اور برآمدے مین ٹھہری اور
خدمتگار نے دوڑ کر اطلاع دی کہ حضور تحصیلدار
صاحب تشریف لائے ہین - ڈرائنگ روم مین
نواب بشیر الدولہ صاحب جا کے بیٹھے اور تحصیلدار
صاحب کو بلوایا -
ب - (استادہ ہوکر) تسلیمات عرض کرتا ہون -
ت - (تحصیلدار) تسلیم جناب نواب صاحب مزاج اقدس
ب - الحمد للہ - آپ کا مزاج انور -
ت - آپ کے ہان انسپکٹر صاحب فروکش ہین -
ب - جی یہان سے کھانا وانا کھا کے اب صفائی کے
داروغہ کے ہان گئے ہین -
ت - سنا آج ہی قصد روانگی ہو -
ب - جی ہان -
ت - تو مین آداب عرض کرتا ہون - انھین سے
ملنے کو آیا تھا -
ب - بسم اللہ خدا حافظ ہو -
تحصیلدار صاحب گاڑی پر سوار ہوے اور

کوچبین کو حکم دیا کہ داروغہ صفائی کے مکان پر چلو
اور ادھر آغا اور مہری سے بشیر الدولہ نے کہا کہ
دیکھو تحصیلدار آیا تھا ہم کیا کسی تحصیلدار کو سمجھتے
ہین اِنکو حکومت کا نشہ ہو تو ہم کو بھی اپنی دولت
کا نشہ ہو کہ
مہری - کیا کچھ حکومت کی لیتے تھے یا نہین آپ ہی
آپ خیال ہوا کہ یہ حکومت کی لیتا ہو -
آغا - مہری خدا گواہ ہو ہم اُنکی باتون سے خوب
واقف ہو گئی ہو - خوب اُنکے مزاج کی تم نے نباضی
کی - واقعی اُنکے دل مین یہ وہم پیدا ہوا ہوگا کہ یہ
ہمسے تحصیلداری کی لیتا ہو -
ب - مین نے واللہ حقہ نہین دیا - نہ گلوری دی -
وجہ کیا - ہمسے اور دون کی ! ہم سے بشیر الدولہ سے اور
حکومت اور رعونت کی جو دنیا مین کسی کی حقیقت ہی
نہین سمجھتا -
آغا - کیا بُرے بُرے کلمے اور غرور و پندار کے الفاظ آج
حضور کی زبان سے نکلتے ہین -
داروغہ - عجب دنیدار نہین - سچ کہتے ہین - نواب
بشیر الدولہ بہادر جنکا نام ہو وہ ایسے ہی ہین - آپ کو
ابھی معلوم کیا ہو بندہ نوازمن -
آغا - بندہ نوازمن کیا خوب - مشفقی من کے بھائی
بندہ نوازمن پیدا ہوے -
داروغہ - آپ ایک شے کو جانتے ہی نہین ہین جناب
آغا صاحب -
ب - خدا کی قسم افلاطون آئے تو دو کلمون مین

تباہ کر دون -

داروغہ - حق ہے -

آغا - تم ہی ایسون نے تو سلطنت غارت کرائی -

مہری - (مسکرا کر خاموش ہو رہی)

آغا - مہری تم واقعی وزارت کے قابل ہو -

مہری - (مسکرا کر) بندگی -

داروغہ - حضور بادشاہ ہون اور مہری وزیر ہون اور ہمارے لیے کیا عہدہ تجویز ہے گا جہان پناہ -

آغا - آپ کا سر منڈوا کے گدھے پر سوار کرا کے شہر بدر کرا دون کہ غارت کُن رؤسا ہو -

مہری - میرے دل کی بات کہی نگنے -

بشیر - اچھا بی مہری صاحب تو اب خوب چڑھ گئے لگین ماشاء اللہ - بڑی علامہ اپنے نزدیک -

آغا گو ایک وارستہ مزاج اور مسخرہ آدمی تھا - مگر آقا کا جان نثار اور راستباز اور حق پرست خوشامد اور تملق اور چاپلوسی سے طبیعت نفور اور داروغہ اسکے برعکس تبرا کا تیا ان ایک ہی ذات شریف جنکے کاٹے کا منتر نہین - اُسنے بڑھاوے دے دے کے بشیر الدولہ کی اور بھی مٹی خراب کر دی مہری گو بڑی چربانک اور آوارہ عورت تھی مگر خلقی دانشمند اور دور اندیش اور فہمیدہ اور باسلیقہ -

خیر - ادھر تو یہ گفتگو ہو تی تھی - اب اُدھر تحصیلدار صاحب کا حال سُنیے کہ داروغہ صفائی کے مکان پر یہ اپنے دوست انسپکٹر سے ملے - دریافت کیا کہ یہ دفعۃً کیسا گولہ تم پر پڑا انھون نے کل حال بیان کیا کہ ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ ہم پر صاحب کا عتاب کیون ہے اور دفعۃً ہم سے ایسی کون خطا سرزد ہوگئی کہ کھڑے کھڑے شہر سے نکلوا دیے دیتے ہین اور ہمارے سب انسپکٹر کے نام بھی پروانہ جاری ہوا ہے کہ تم فوراً چارج دیگر بھنگا چلے جاؤ - عجب گو مگو کا معاملہ ہے مگر حکم حاکم مرگ مفاجات - سب انسپکٹر سے کہا کہ تم اور انسپکٹر دونون نے ملکے شہر کو لوٹ کھایا - اور بشیر الدولہ نے تمکو پلاؤ اور مرغ کھلا کھلا کے اپنے بس مین کر لیا) - تحصیلدار نے کہا مین آپکی تلاش مین بشیر الدولہ ہی کے ہان گیا تھا - سنا وہان سے آپ لد بھند کے یہان آٹھ آٹھ آئے تو یہان آیا - اسکے جواب مین داروغہ صفائی نے کہا حضور نے ابھی پورا پورا حال تو سُنا ہی نہین - یہ تو ظاہر ہے کہ انسپکٹر صاحب اور اُنکے سب انسپکٹر دونون بشیر الدولہ کی بدولت راندے گئے ذلیل اور مردود ہوے اور بدل دیے گئے اور اِس بشیر الدولہ محسن کش احسان فراموش کی باتین سُنیے کہ یہ جو اُنکی کوٹھی مین اسباب لیکر گئے اور کل حال اُس سے بیان کیا تو وہ دم بھر بھی اُنکے ٹکنے کا روادار نہ ہوا - کہا آپ کے یہان ٹکنے سے صاحب مجسٹریٹ بندے سے اور بھی بدظن ہو جائینگے - آپ جا کے سرا مین فروکش ہو جیے - مین اپنے گھر مین آپ کو ٹکا کر بدنامی نہین لینا چاہتا - اِس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے کیا دنیا ہے اور کیسے بدباطن لوگ ہین - دم بھر ٹھہرنے کا روادار نہوا - حالانکہ خوب جانتا تھا کہ آج ہی شب کو روانہ ہو جائینگے اور اُسی کمبخت کے

سبب سے یہ مصیبت انپر پڑی ہو ایسے محسن کش اور احسان فراموش کو زندہ چنوا دے۔ سنگسار کرے یہی اور انکی عقلمندی کہ اسکو اپنا دوست سمجھے تھے۔ وہ آدمی کیا جو دوست اور دشمن مین تمیز نکر سکے۔ مگر انکی عقل کو کوئی کیا کرے۔

تحصیلدار صاحب نے یہ کل قصہ بغور سنا اور کہا افسوس صد افسوس۔ یہ بشیر الدولہ ایسا پاجی آدمی ہی۔ لاحول ولاقوۃ! واللہ بڑا رنج ہوا۔ رنج کیا معنی صدمہ ہوا۔ لعنت خدا۔ احسان فراموشی کی بھی کوئی انتہا ہی۔ اور تم میرے گہر کیون نہ اٹھ آئے بھائی اسقدر مغائرت! واہ۔ خیر یہ باتین تو ہوتی ہی رہینگی اب آپ ذرا میرے ساتھ چلیے۔ مجھے ایک بڑی ضروری بات عرض کرنی ہو۔ اب پس وپیش نہ کیجیے۔ بس چلے چلیے۔

انسپکٹر۔ اب تو کہین جانے آنے کو جی نہین چاہتا۔

ت۔ آپ کچھ پاگل ہو گئے ہین۔

داروغہ (صفائی) جائیے تحصیلدار صاحب کا کہا کیجیے۔

ت۔ آپ انکا اسباب تو میرے بنگلے پر بھجوا دیجیے اور یہ ابھی یہان سے نجا ئینگے۔ بالفعل میرے ہان چند روز کش رہینگے۔

داروغہ۔ خدا ہمچنین کند۔

ت۔ سب بند وبست ہو گیا ہو۔

انسپکٹر۔ اور پروانے کی تعمیل نکرون۔

ت۔ اجی کیسا پروانہ تم چلو تو سہی۔

ا۔ بسم اللہ چلیے مگر اونچ نیچ آپ دیکھ لیجیے

بندہ نواز سے

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم وبیش را

داروغہ۔ کچھ تو تحصیلدار صاحب نے سوچ لیا ہوگا۔

ت۔ صحیح ہی۔ مگر ہان جو یہ بیوقوفی نہ کر جائین۔

ا۔ وہ کیا۔

ت۔ وہ یہ کہ اب بشیر الدولہ کو اپنا دوست نہ سمجھو۔

ا۔ دوست! غضب کیا۔ خدا گواہ ہی اگر میرا بس چلے تو اس لعین نابکار کو ایسا دق کرون کہ تمام عمر یاد ہی تو کرے۔ وہ پاجی پن اس بدذات نے میرے ساتھ کیا ہی اسطرح آنکھین پھیر کر گفتگو کی کہ مارے غصے کے مین کانپ اٹھا۔ دو دن اگر پھر مجھے انسپکٹری ہو جائے تو وہ نکو کا ناچ نچاؤن کہ یاد کرے۔ مگر ع

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند

اس گفتگو کے بعد تحصیلدار صاحب نے دوست انسپکٹر کو گاڑی پر بٹھا کر لے گئے اور داروغہ صفائی کو تاکید کر گئے کہ انکا اسباب ہمارے مکان پر بھیجیے اور یہ بھی تاکید کی کہ اسوقت کی گفتگو کا حال بجز ہم تین آدمیون کے چوتھے کو نہ معلوم ہو۔

گاڑی پر سوار ہو کر چلے تو تحصیلدار صاحب نے نہین بتایا کہ کہان جاتے ہین۔ اور نہ کوچبین کو کچھ حکم دیا چلتے چلتے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی مین گاڑی ایک دم سے گھڑ گھڑاتی ہوئی داخل ہو گئی۔

ا۔ یہ تو صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ کی کوٹھی ہی۔

ت۔ یہ جا با نشگر۔

ا - (ہنسکر) - آپ پاگل سمجھے ہین مجھے -

ت - ہمارا بنگلہ ہی میان -

ا - (متحیر ہوکر) یہ یہان کاہیکو لائے بھائی کیون نہ لیل گراؤ گے - وہ میری صورت دیکھکر جل جائینگے -

ت - پھر اب جو کچھ ہو سو ہو -

ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم

ا - آج آپ بے جوتے پڑوائے نہین مانتے - خیر ع

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

راوی - یہ مصرع تحصیلدار نے بھی مسکراتے ہوئے دُہرایا اور کہا ہماری خاطر سے آج آپ جوتے ہی کھائیے یارانے مین یہی سہی - کون بڑی بات ہے -

ا - آپ تو دل لگی کرتے ہین اور مجھے پورا پورا یقین ہے کہ صاحب میری صورت دیکھتے ہی رول سیدھا کر بیٹھے کہ یہ بلاڈی فول اب یہان کیا کرنے آیا ہے -

ت - رول اگر ہاتھ مین لیا تو ہماری تشفی نہ ہوگی - یہین تم پر کفش کاری کرین جب کی سند ہے - اب دل لگی تو ہو چکی مطلب کی بات سنو ہم تمکو تین ہفتے کی رخصت دلوائے دیتے ہین - تم بشیر الدولہ کے دھر دا دینے کی فکر کرو - صاحب تم سے خوش ہو جائینگے وہ بدمعاش کے دشمن جانی ہین ایسا کھرا اور راستباز اور ملنسار انگریز بھی نہین دیکھا - بشیر الدولہ کے پاجی پنے کی حرکتون کا حال انکو رتی رتی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اُسنے تم کو کانٹھ لیا تھا اب اگر تم اُسکو دھر دا دو اور خود ایک رہو تو تم سے بڑے خوش ہون مگر ہان اگر اُسین تمنے ذرا بے ایمانی کی یا جعلی مقدمہ پیش کیا یا جھوٹے گواہ دیئے تو بشیر الدولہ کو تو وہ فوراً چھوڑ دینگے مگر تم کہین کے نہ رہو گے -

ا - رخصت کاہیکو وہ دینے لگے -

ت - اِس سے تمکو کیا بحث ہے -

ا - اگر ایسا ہے تو سبحان اللہ - کیا پوچھنا ہے - گھی کے چراغ مسجد مین روشن کردن - عید ہو جائے واللہ بھائی جان اِس امر مین ضرور شتابہ لڑاؤ -

صاحب کسی دوست کے پاس ملاقات کو گئے تھے کوئی آدھ گھنٹے کے بعد واپس آئے - اور تحصیلدار کے ساتھ انسپکٹر کو دیکھکر مسکرائے - باواز بلند کہا (ول تحصیلدار صاحب ہم آپ کو جلد دیکھینگے) انھون نے جواب دیا (بہت خوب حضور)

ا - شگون تو اچھا ہے مسکراتے جاتے تھے -

بولا وہ شگون ہے نرالا
نیولا پکڑ آستین مین پالا

ت - چھکنے لگے چڈا گلچھرے -

ا - تمھاری ہی جوتیون کا صدقہ ہے سب -

ت - اگر رخصت ملی تو دعوت لینگے ہم ادر -

ا - مع جلسے کے -

ت - کھانا اور ناچ اور جام بادۂ گلفام -

ا - بٹرو دے والی کو بلواؤن حضور -

راوی - کہان تو ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ منہ پر ہوائیان اُڑ رہی ہوئی تھین اور کہان اب ناچ رنگ کی سوجھنے لگی - صاحب ذرا مسکرا دیئے اور جان مین جان آ گئی -

تھوڑی دیر کے بعد آردلی نے آ کے کہا - صاحب نے
سلام دیا ہے دونون صاحب چلیے - تحصیلدار خوش خوش
بے جھجھک اور انسپکٹر ڈرتے ہوے چلے کمرے مین
گئے تو صاحب نے کھڑے ہو کر دونون سے ہاتھ ملایا
اور کرسی دی -

ت - حضور تین ہفتے کی انکو رخصت دیجیے -

ص - ول مگر اسکا ذمہ کون کرتا ہے کہ یہ ایماندار رہیگا
بشیر الدولہ سے نہین ملجائیگا -

ت - حضور یہ میرا ذمہ ہے -

ص - اچھا تین ہفتے کا رخصت منظور -

ت - تو حکم تحریری ملجاے -

ص - وہ سب ہو جائیگا -

ت - حضور یہ بڑے سچے آدمی ہین مگر بشیر الدولہ کے
چکمے مین آگئے اور مارے پڑے -

ص - اچھا اب ہم سے اور ان سے کوئی بات چیت
نہو گا جو ہو گا آپ کے ذریعے سے ہو گا -

ت - بس بس حضور نے اچھا فیصلہ کر دیا -

ص - بشیر الدولہ بڑا بھاری بدمعاش ہے - عورت
لوگ کو بے آبرو کرنے والا - ہماری مجسٹریٹی مین ایسا
آدمی نہین رہنے پائیگا اور جو اہلکار اسکا دوست
ہو کے رہیگا وہ بھی نہین رہنے پائیگا -

ت - حضور بجا فرماتے ہین -

ص - ہم کسی کا دشمن نہین ہے اور ہم جھوٹا مقدمہ
نہین مانگتا سچ بات ہو اور گواہ بھی سچا ہو بس
اور کچھ نہین - جھوٹ بولا کوئی اور ہمارا مزاج
بد لگیا - بڑا کڑا مزاج ہو جاتا ہے -

ت - بیشک جتنے سچے اور ایماندار آدمی ہین اُن
سب کا یہی قاعدہ ہے - نہ جھوٹ بولین اور نہ جھوٹ
کسی کا سنین -

ص - (مسکرا کر) اور نہ جھوٹ بولنے دین سے

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

ت - (مسکرا کر) حضور ابکی فارسی مین امتحان دینگے ؟

ص - ول ہائی اسٹینڈرڈ کی ہم کوشش کر رہا ہے -
اچھا صاحب رخصت -

دونون نے جھک جھک کر سلام کیا اور باہر آئے -

ت - لے اب دعوت اور جلسہ دیجیے -

ا - ضرور - جلالیا واللہ جلالیا -

ت - اب بشیر الدولہ کے پھانسنے کا سامان کرو -

ا - سامان ! سامان کیسا - پھنس گیا سمجھو - اب کیا
کوئی دقیقہ باقی بھی رہیگا - شہباز خان کو بلوائیے اور
رام سنگھ کو - بس پھر دل لگی دیکھیے کہ حضور فیض گنجور
نواب مستطاب بشیر الدولہ بہادر نبرد سے چلے
جاتے ہین -

ت - رام سنگھ کی زبانی سُنا کہ بڑے بڑے ظلم ڈھائے
ہین اور اب تک دو تین بیاہتا عورتین موجود ہین -
جوڑی اور چھکڑی ہی ہانکتا ہے - ایک فٹن ہمیشہ
جوڑی چلتی ہے اور ایک فٹن اور ایک راس سواری
اور ایک کوتل -

ا - مجھ سے پوچھیے صاحب -

ت - بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے -
ا - یون گرفتار کرا دون یون (جھگی بچائے)

گھر پر پہونچکر تحصیلدار صاحب نے انسپکٹر شہباز خان کے نام رقعہ لکھا -

بائی ڈیر انسپکٹر - آج شب کو حضور کی دعوت ہے مع انسپکٹر رام سنگھ کے تشریف لائیے - نو بجے جلسہ شروع ہوگا - اور ماحضر بھی یہان ہی تناول فرمائیگا - رام سنگھ کے لیے بازار سے کھانے کا بندوبست ہو جائیگا - ملاقات ہوئی اور حسب دلخواہ - ہ

> الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست
> آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید

سمجھ جاؤ - تین ——— کی ——— منظور ہوئی دعوت اور جلسہ انھین کی جانب سے ہے - آپ فوراً چلے آئیے اور کوتوال صاحب کو بھی ہمراہ لائیے کہ مشورہ ہوگا -

آپکا نیاز مند -

دیگر یہ کہ اپنی پسند کا کوئی طائفہ بھی تجویز لے - ایک روپیہ کچہری کا حاضر ہی ساتھ لیتے آئیگا -

یہ رقعہ سپاہی نے انسپکٹر شہباز خان کو دیا - پڑھکر رام سنگھ کے حوالے کیا اور رام سنگھ نے یون جواب لکھا -

جناب تحصیلدار صاحب - کورنش - بڑی خوشی ہوئی کہ ہز آنر نے تین بیٹھنے کی . . . منظور کی - اب گلچھرے اُڑائیے - کیا پوچھنا ہے اور . . . . . کو دھر دبوچیے بندہ مع حضور انسپکٹر صاحب بہادر جلد حاضر ہوگا انسپکٹر صاحب فرماتے ہین کہ بندہ تو ارباب نشاط مین کسی سے واقف نہین ہے حضور اپنی پسند کے موافق کسی کو بلوا لین ع -

> ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

اب آپ جانیے اور وہ جانین - بندہ تو ایلچی ہے - آپ بھی افسر وہ بھی افسر - مگر بندہ اتنی خوشی ہوئی کہ نقش مراد کبھی نشین ہوا -

> شکر نعمتہا ے تو چند انکہ نعمتہا ے تو
> عذر تقصیرات ما چند انکہ تقصیرات ما

میرے لیے کھانے کا بکھیڑا نہ کیجیے گا - بندہ کھانا کھا کے آئیگا ہان انسپکٹر صاحب البتہ کھائینگے مگر فرماتے ہین کہ ع -

> دق تقوی گرو بادہ و جام ست اینجا

مین نے سنا کہ آن ذات شریف نے بڑی محسن کشی کی - ہ

> دل مرا لیکے مری جان دغا تُنے تو کی
> نہی مجھسے جشم وفا تُسے جفا تُنے تو کی

سزا اس شخص کی -

> ناز ہمسے اور دشمن سے نیاز
> طاق ہو وہ فتنہ گر ہر کام مین

ہم سے کچھ چشمک رہتے کچھ - مگر خیر دیر آید درست آید جلسے کے لیے جن لوگون کو بلا لیجیے وہ خوش گلو بھی ہون اور خوبرو بھی ہون -

بندہ رام سنگھ

از جانب خاکسار شہباز خان بعد نیاز مضمون خط

واحد ہم پہ جلسہ مبارک ہو ع -

بعد مدت کے حسینون کا نصیبا جاگا

آپ کی پسند ہمارے سر آنکھون پر ہو - اور پھر کیف منظور بسر و چشم منظور خدا توفیق دے - بندہ مع کوتوال صاحب حاضر ہوتا ہون - ہمارے یار کو ہمارا سلام -

رقعہ پڑھکر تحصیلدار صاحب ہنسے - اور انسپکٹر کو دیکر کہا کوئی شے منگوا لیجئے قبلہ - گو ہمارے پاس ایک بوتل عمدہ قسم کی موجود ہے مگر بندہ نہ صرف کریگا آپ خود بھی منگوا لیجئے کہ ہم ہون اور رام سنگھ بھی ہون ہوے اور شاید خان جان اور نواب چھٹن صاحب پانچ اور شاید کوئی مسماۃ بھی شغل کرین - کوئی چھ سات آدمی پینے والے ہین ایک بوتل مین تو قبلہ کچھ نہ ہوگا - انسپکٹر نے کہا آپ انگریزی آرڈر لکھیے بندہ دستخط کر دیگا تحصیلدار صاحب نے چٹھی لکھی -

Messrs Nowroji & Co

Gentlemen

Please supply

1 Glenliver Whisky one bottle

2 Carlton Whisky one bottle [7yo old]

3 Dennis Mounie one bottle

4. Curaias one bottle

Soda a dozen bottles

Lemonade do do

Bitters one do

انسپکٹر نے دستخط کر دیے -

ا - ہوسکی منگائی تو پھر برانڈی کیون لکھی - یہ تو بچپنا کر دیگی - آدھا تیتر آدھا بٹیر -

ت - آپ بھی اس قابل ہوے کہ ان معاملات مین دخل دیجیے - بیوقوف فرض کرو چھٹن صاحب برانڈی ہی پیتے ہون تو ایک بوتل وہ بھی منگا لی - اور فرض کرو کہ مسماۃ برانڈی اور ہوسکی دونون کو ناپسند کرین اس سے کیوراسو بھی منگا لے -

ا - کیا خانم بنے بیٹھے ہین - کیوراسو بھی منگوا لی - برانڈی بھی منگوا لی - ال منت دل بیرحم -

ت - ہان! اچھا ابھی رخصت کا حکم منسوخ اور تم شہر پر ہوتے ہو - ہمسے ٹراتے ہو - کیون صاحب -

ا - آپ تحصیلدار ہین تو اپنے گھر کے ہونگے - بندہ بھی الانسپکٹر فی الپولیس ہے قبلہ -

ت - ہان - اچھا - اچھا بچہ اچھا - ہماری ہی بلی اور ہمین سے میاؤن احسان فراموش!

ا - آخر بشیر الدولہ کے دوست ہین کہ نہین پھر محسن کش کہان تک نہون - فرمایئے -

ت - اس لعین کا نام ہمارے سامنے نہ لینا اب خون آنکھون مین اتر آتا ہے جب وہ بات یاد آتی ہے یہ آپ سے کہا کیونکر گیا - مجھے بھی حیرت ہے - اور دیکھ

لاحول ولا قوۃ!

ا- جی ہاں صاف منھ در منھ - لگی لپٹی ذرا نہیں بالکل صاف - بھائی صاحب آپ اب جا کے سرا میں رہیے بندے کے ہاں ٹھکانا نہیں ہے کیونکہ صاحب بدظن ہو جائینگے بس آگ لگ گئی واللہ سر سے پاؤں تک پھنک گیا کر سو رہے آنکھیں پھیرلیں -

ت- میں ہوتا تو مار بیٹھتا واللہ -

ا- جوتے کھانے کا کام کیا ہے - مگر دیکھو تو سہی کہ کیا ہوتا ہے - ایسا انتقام لیا ہو کہ عمر بھر یاد کرے -

گھر سے جوں کوہ نہیں ہمتیں سخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو

ہمارے بھی منھ میں زبان ہے -

ت- تم پھر اسکے پھندوں میں آ جاؤ گے -

ا- غضب کرتے ہیں آپ تو تحصیلدار صاحب واللہ ستم ڈھاتے ہو بھائی جان بدنام سے نفرت ہے مردود کی صورت سے نفرت ہے واللہ اور آپ ایسا فرماتے ہیں کہ میں پھر مل جاؤنگا - معقول - میرا بس چلے تو کھڑا چنوا دوں عنایت -

آپ نے یہ اچھا لطیفہ کہا -

ت- بہت مروت بھی انسان کو خراب کرتی ہے -

ا- جی تو وہ مروت والے کوئی اور لوگ ہوتے ہونگے -

ت- اچھا دیکھا جائیگا -

ا- ایسا مروت کا تو یہ بندہ نہیں پاتا ہے -

اتنے میں سوداگر کے ہاں سے پتلیں آئیں اور تحصیلدار صاحب اور انسپکٹر بڑے شوق سے انکو دیکھنے لگے -

ا- ایں! دوالا نکالیے گا بندہ کا - میں ایک حبہ تو دونگا نہیں - اور پتلے کا ایک دو تین چار اور بارہ - سولہ اور دس چھبیس اور دو اٹھائیس - اٹھائیس پتلوں کا رقعہ تھا - ارے! اور ایک پینچہ بھی ہے غضب خدا کا انتیس پتلوں کا رقعہ - معاذ اللہ -

ت- آج ہی تو پھنسے ہو چڑا -

ا- ابھی نہیں - صدقے ہیں میرے -

ت- وہ صدقے نہیں ہے تو کیا فکر ہے -

ا- دکان کی دکان قربان کردوں -

ت- اگر پہنچ میرے حاکم -

ا- یہ پھر کسی لونڈے کو دیجیے گا -

ہم پتلے میں کبھی آئینگے
آپ استاد ہو شہر میں ہم

ت- جی - اور بشیر الدولہ کے پھندے میں آ گئے -

ا- ہاں بشیر الدولہ ہی کہتے ہیں -

اتنے میں انسپکٹر شہباز خان اور رام سنگھ کوتوال آ گئے - اور چار دن باہم گرمجوشی کے ساتھ ملے اور بہت خوش ہوئے اور باہم بیٹھے تو یوں گفتگو ہونے لگی -

شہباز- آپکے دوست ہمارے انسپکٹر صاحب کے مزاج میں لونڈا پن اسقدر ہے کہ معاذ اللہ - پس کسی بات کا اعتبار نہیں ہو سکتا ہے ورنہ بشیر الدولہ کو ایسا ناچ ہم نچائیں کہ تمام عمر یاد کرے - ابھی آپ خود ہی غور کیجیے کہ جب (آہستہ سے) حاکم خود ہی برسر

پر خاش ہو تو ممکن نہیں اور دولہ کوئی بلوہ بچ جائین
اور جب پولیس کے افسران اعلیٰ بقول شخصے خاص
اسی کام کے لیے متعین کیے جائین تو پھر فرمائیے اُسکا
کہان ٹھکانا لگے - مگر اس کم بخت سے خوف ہو کہ اُسکے
دم دھاگے مین نہ آجائے -
ا - کیسی باتین کرتے ہو مرزا صاحب -
ش - یار ہمکو یقین نہین آتا -
ا - بھلا کوئی صورت یقین آنے کی بھی ہو ؟
ش - ہان ہو -
ا - وہ کیا -
ش - وہ یہ کہ تم ہمارے ساتھ رہو اور ہلو نہین
ہمکو در پردہ مدد دو مگر ہمسے جدا نہو -
ت - بس یہی ٹھیک ہو -
ش - ہو کہ نہین -
رام - ہمارا اور آپ کا اب سہارا ہے -
ش - ورنہ اگر بشیر الدولہ کے پھندے مین
ابھی پھنسا تو بس یہ دین اور دنیا دونون سے
گیا گذرا -
ا - ہائے افسوس - یہ لوگ کس قدر مجھ سے بدظن
ہو گئے ہین -
رام - بے ادبی معاف حضور کی سب حرکتین ہی
ایسی ہین -
ت - کچھ اور بھی سنا آپنے - جب انھون نے جاکے
اپنے تھانہ والے اور صاحب کی ملاقات کا حال بیان کیا تو
انکا اسباب پھکوا دیا اور کہا مرا ہین رہنے جا کے -

رام - پھر یہ داروغہ صفائی کے ہان گئے - سب حال
سن چکے ہین جناب - اُف ری طوطے چشمی ! -
ا - ہا جی بنا کہو صاحب -
ش - مزا تمھاری - واللہ تمھاری مزا - اب بھی
سویرا ہو - نہین پچھتایئے گا -
ا - اچھا اب تو ہمارے آپ کے عہد ہی ہو گیا ہو کہ
آپ دونون کی حراست مین رہینگے - بس پھر کاہیکا
جھگڑا ہو -
ش - سنو جی تم اگر بشیر الدولہ سے ملجاؤ گے تو
نقصان اٹھاؤ گے وہ عجب نہین کہ نوکری بھی
جاتی رہے اور ہم تو بشیر الدولہ کو ضرور پھانس
لینگے -
ا - دیکھو تو مین کسقدر مدد دیتا ہون -
رام - آپ کی موجودگی سے ہم لوگون کا بھی بڑا
فائدہ ہو - وہ یہ کہ جو جو باتین آپ کو معلوم ہین وہ
ہمکو معلوم ہو جائینگی -
ا - آپ دیکھتے تو جایئے -
رام - ہاتھ پہ ہاتھ مارو -
ا - (لاف) قول مردان جان دارد -
ش - اب ایسے بیوقوف تو یہ نہین بنجائینگے
کہ بشیر الدولہ کے لیے اپنا گلا کٹانے پر آمادہ
ہو جائینگے -
ت - جی ہین -
رام - ہان اسکی تو امید نہین ہو -
ت - ابھی دو ایکروز بشیر الدولہ کو انکی رخصت کی

منظوری کا حال نہ معلوم ہو تو بہتر ہی۔

رام۔ مشکل ہی۔

شش۔ اُسکے گوبند دن نے پرچہ دیا ہوگا۔

رام۔ آپ بھی کیا باتین کرتے ہین۔

ا۔ گوبند سے اُسکے کون تھے۔ ہم اور ہمارا سب بجرنگ بلی دشمن ہی اُسکا ہی۔ تھانے پر اور کسی سے جان پہچان نہین۔ بلکہ ہر دفعہ دار جمعدار کانسٹبل سے دونون مین رنجش۔ گوبند اُسکا کون رہگیا ہی۔

رام۔ ہان یہ بھی صحیح ہی۔

شش۔ کوتوال کا کیا جانے کیا حشر ہوا۔

رام۔ لدپھند کے بیچارہ اسٹیشن پر پہونچا ہوگا مگر افسوس ہی کہ ہم لوگون سے ملے بھی نہین۔

اتنے مین ایک طائفہ آیا اور چھما چھم کی صدا سے واقف ہیاتے ان احباب موافق کو معلوم ہوا کہ کوئی پری بصد شان دلبری ڈولی سے اُتری اور چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر آئی۔ آپس مین صلاح ہوئی کہ اب شغل مو ہونا چاہیے۔ مگر رام سنگھ نے کہا ابھی ذرا نواب چھٹن صاحب کا انتظار کر لینا چاہیے۔ کہ اتنے مین نواب صاحب کی گاڑی بھی آئی اور تحصیلدار صاحب نے استقبال کیا۔ نواب صاحب کو کوٹھے پر لائے اور سب حاضرین سے مصافحہ ہوا۔

چھٹن۔ ارے میان انسپکٹر یہ کیا اودھم پڑ گئی بھائی۔ سنا تم بھی بدل دیے گئے ہو۔ یہ کیا ہے۔

ا۔ یہ سب آپ ہی لوگون کے کاٹے ہوئے ہین۔

چھٹن۔ بجا ارشاد ہوا۔ آپکے کوتوال صاحب نے

نینی تال بھر ڈھونڈھ مارا۔ کہین پتا نہ لگا۔ مخبر اپنا چھوڑ آئے۔ اِدھر اُدھر لوگون کو ڈانٹا ڈپٹا اور آپ اب اُنکا دھڑا باندھتے ہین۔ سنا ہے بین صاحب کی رخصت منظور ہوئی۔

ا۔ جی ہان۔

رام۔ اب یہ آپکے مہمان ہین۔

چھٹن۔ میرے مہمان؟ میرے مہمان کا ہے کو ہونے لگے ہین۔

رام۔ محمد عسکری اور بشیر الدولہ کے ساتھی ہین۔

چ۔ مگر مین تو اُس مقدمے مین کوئی فریق نہین ہوں۔ میرا تو نام بھی نہین ہی۔

رام۔ نواب محمد عسکری صاحب دوست تو آپکے ہین۔

چ۔ دوست تو میرے بشیر الدولہ بھی ہین۔

ا۔ بشیر الدولہ ملعون باجی کی اور آپکی دوستی کیا۔

چ۔ اللہ! کجا دو دانت کاٹی روٹی ٹوپی بدلول کجا یہ تفرقہ۔ بابن شور اشوری بابن بے نمکی۔ قربانت شوم۔

ت۔ اچھی اُس پچھلے دکھڑے کو جانے دو۔ اب یہ اُس باجی کے دشمن ہین۔ اور اسکی وجہ بھی ہی۔

چ۔ آپکو شاید یقین آتا ہو مجھ کو تو یقین نہین آتا ہی بشیر الدولہ کے تو نفس ناطقہ ہین یہ۔ اُنکے کل امور مین شریک حال۔ خلوت اور جلوت دونون کے بیٹھنے والے۔ بھلا یہ اُنکے دشمن کیونکر ہو سکتے ہین۔

ا۔ خدا گواہ ہی نواب صاحب اور اگر ذرا غلط

کہتا ہون تو یا باری تعالے کل کا دن نہ دیکھ سکون کہ اگر میرا بس چلے تو ایسی جگہ اُسکو قتل کرون کہ جہان پانی نہ ملے۔

چھٹن۔ ارے میان کیون کسی بیچارے کو کوستے ہو۔

ا۔ بیچارہ ہی۔ ایک ہی لعین ہی بخدا۔

چھٹن۔ شکر ہی کہ اب آپنے اُسکو پہچانا۔

ا۔ ایسا پہچانا کہ عمر بھر نہ بھولونگا۔

چھٹن۔ یہ کھٹ پٹ آپسے اور اُنسے کاہے پر ہوئی تھی۔

ا۔ یہ نپوچھیے۔ رنج ہوتا ہی۔

ت۔ یہ اُنکو اپنا دلی دوست اور احسانمند اور اپنے کو اُنکا محسن اور یار سمجھکر بغیر اُنکی اطلاع کے اسباب لیکر اُنکی کوٹھی پر گئے کہ شام کو مسوری روانہ ہوجائینگے پہلے تو بڑے تپاک سے حسب معمول پیش آئے مگر جب یہ کل حال سُنا کہ صاحب سٹی مجسٹریٹ نے صاف صاف کہا کہ تم نے اور بشیر الدولہ اور کوتوال نے ملکے شہر مین اندھیر مچا دیا ہی اور بشیر الدولہ کا راج تھا لہذا تم کو ہم جہنم داصل کرتے اور دونون کو یہان سے دور بدلے دیتے ہین۔ بس یہ سنتے ہی فوراً کہا کہ آپ مہربانی کرکے میرے مکان سے اسباب لیجائیے۔

چھٹن۔ واللہ! اسقدر پاجی ہی۔ یہ تو انتہا ہی بس اب اس سے بڑھکر پاجی پنا اور کیا ہوگا۔

ت۔ ابھی سنتے تو جائیے۔ کہا آپ فوراً تشریف لیجائیے اور سرا مین جاکے ٹکیے ورنہ صاحب مجھسے اور بھی بدظن ہوجائینگے اور اسکے بعد دوسرے کمرے مین چلے گئے اور بات تک نکی۔

چھٹن۔ معاذ اللہ! جناب تحصیلدار صاحب۔ گو بشیر الدولہ کے پاجی ہونے مین تو کوئی شک ہو ہی نہین سکتا مگر یہ روایت جو آپ نے بیان کی واللہ میرے ذہن ناقص مین یہ بات نہین آئی۔ بے مروتی بھی تو کتنی۔ معاذ اللہ کا مقام ہی۔ میرے تو ہوش اُڑ گئے۔

ا۔ خون جگر پی کے رہگیا۔ اسکا جواب فقط یہی تھا کہ پکڑ کے پچیس لگاتا اور ایک گنتا۔ اور بھول جاتا تو پھر سرے سے گنتا۔

راقم۔ جی نہین۔ یہ سزا نہی۔ سزا یہ ہی کہ مارئیے نہ پیٹیے۔ سمجھے جناب۔ بس مقدمہ قائم کرکے جہنم وصل کرا دیجیے۔ اس سے زیادہ سزا اور کیا ہوگی۔ تمام عمر یاد رہے کہ ہان اچھے گھر بیعانہ دیا تھا۔

چھٹن۔ ہونا تو ایسا ہی چاہیے۔

راقم۔ تو اُنسے تو یہ نہوسکیگا۔

چھٹن۔ این! اب بھی مروت کرینگے۔

راقم۔ دیکھ ہی لیجیے گا۔

ا۔ اچھا اگر آج کے دسوین دن مقدمہ نہ دائر ہو تو ہمین شریف نہین پاجی سمجھیے گا۔ ابھی دفعتہً مفت سر کو چھیڑ دینا ٹھیک نہین ہی۔ مگر انشاء اللہ ذرا دیکھتے تو جائیے جناب۔

چھٹن۔ جواب ترکی بہ ترکی تو یہی ہی۔

اتنے مین تحصیلدار صاحب نے اپنے خدمتگار کو بلایا اور ایک چپراسی کو جو اُنکا محرم راز تھا۔ چھٹن صاحب سے

دریافت کیا کہ آپ برانڈی پئینگے یا ہوئیسکی - انھون نے
کہا حضرت ہم تو فدیح نوش ہین - ہم سے آپ یہ کیا
پوچھتے ہین - بلانوشون کو برانڈی اور ہوئیسکی سب
یکسان ہی - تحصیلدار نے حکم دیا کہ کاٹرنٹن ہوئیسکی
کھولی جاے - سب نے اپنے اپنے گلاسون مین
تھوڑی تھوڑی انڈیلی اور سوڈا ملاکر انسپکٹر کی تندرستی
کا جام پیا - پہلے دور مین ذرا ذرا گرمائے پھر
دوسرا دور شروع ہوا - اسمین رام سنگھ نے کہا
حضرت بے ادبی معاف ہو تو کچھ عرض کرون - مردون کے
ساتھ شراب پینے مین کسی ملعون ہی کو لطف آتا ہوگا
ہمکو تو لطف نہین آتا - سچی بات تو یہ ہی -
چھٹن صاحب نے بھی انکے کلام کی تائید کی - کہا
بھئی ہمارا بھی یہی صاد ہی - جب تک معشوق نہو تب تک
لطف ہی کیا - لطف تو جب ہی کہ وہی ساقی بنے -

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر می نخورم بے رخ بزم آرائی

انسپکٹر نے اس رقاصہ کو بلوایا جو پیشتر سے آئی ہوئی
تھی چھٹن صاحب نے کہا اور جو وہ یہان نہ آئے یا
آئے بھی اور شریک نہو تو بے لطفی ہوگی - انسپکٹر اسپر
ہنسے - فرمایا اب ایسی گئی گذری انسپکٹری ہماری نہین
تھی کہ آج چھٹی بی کل کوئی رعب نہ مانے -
یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ رقاصہ چھم چھم کرتی
ہوئی رندون کی محفل مین آئی - کم سن عورت کوئی
سترہ برس کی عمر - گدرایا ہوا بدن - اعضا متناسب
سرخ و سفید چہرہ - اور آنکھین نشیلی -

ت - یہ کون ہین ہمنے انکو آجتک دیکھا ہی نہین -
ا - یہ لکھنؤ ہی کی ہین مگر کوئی پانچ برس سے مرزاپور
چلی گئی تھین اب پھر یہان آئی ہین -
چھٹن - اب کتنے دن سے آپ یہان ہین ؟
عباسی - (رقاصہ) کوئی دو ڈھائی مہینے ہوے ہونگے -
چھٹن - آپ کا نام کیا ہی -
عباسی - عباسی جان -
چ - مین سمجھ گیا - اب تمھاری بہن چھٹن کہان ہین ؟
ع - وہ باندے مین ایک رئیس کے پاس نوکر تھین
مگر وہان سے چلی آئین - برسون ہوچکین -
ت - کیا کوئی رشتہ آپ سے انسے قائم ہوگیا -
چ - ہان - یہ ہماری سالی ہوئین -
ع - آپ کا کیا نام ہی -
ت - نواب چھٹن صاحب - بڑے رئیس ہین
ہمارے شہر کے -
ع - اخاہ - بندگی -
رام - ایّن ! پرانی ملاقات نکلی -
ع - مین نے جب آپکو دیکھا تھا تو بہت چھوٹی تھی -
ت - یہ کیا بھئی - اجی نواب صاحب -
ع - ہماری بہن سے اور آپ سے رسم تھا -
چ - (گلاس دیکر) پی جاؤ -
ع - کیا - کالا پانی ! اوئی -
چ - پیو - نخرے نکرو -
ع - جی نہین - ہم سچ کہتے ہین -
ا - کیون صاحب آپ سچ کہتی ہین ذرا مجھسے تو

چار آنکھیں کیجیے - آپ شغل نہیں کرتی ہین -
ع - اے ایکدن اُس جوہری کی خاطر سے تولیہ پی لی تھی
چ - آج ہماری خاطر سے آپ ماشہ ہی بھر پیجیے
ع - بہت اچھا لائیے -
شراب پیتے ہی بی عباسی گرمائین اور لگین چہکنے
چھٹن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا - ہم سے آپ کا
ذکر باجی اکثر کیا کرتی ہین کہ بڑی خاطر داری سے پیش
آتے ہین اور بڑے رئیس ہین اور مجاز کی بڑی تعریف
کرتی تھین کہ واہ کیا مجاز پایا ہے - اللہ جانتا ہے آپ کی
باتون پر لوٹ ہین ہم تو بڑے خوش ہوے کہ آپ کو
یہان دیکھا - اب باجی کو لیکے کل ہی تو پہونچتی ہون -
چھٹن صاحب نے کہا آپ اور آپ کی باجی دونون
سر آنکھون پر مگر ہمنے تو اب توبہ کر لی ہے بالکل
تائب ہو گیا - اسپر اُسنے قہقہہ لگا کر جواب دیا کہ
اللہ میان سے بھی دہوکے دھڑی کرتے ہو -
توبہ کر لی ہے اور یہ ہاتھ مین کیا ہے - بندگی - واہ
کیا توبہ ہے ایسی توبہ ہمکو بھی سکھا دو روز مجرکو اُٹھکے
توبہ کر لیا کرین دنیا مین مزے سے چین کرین
اور وہان بھی نیک بیبیون کے ساتھ حشر ہو گا
ازین چہ بہتر -
چھٹن - اچھا سکھا دینگے مگر اتنی سی مین تمھارا کیا بھلا
ہوتا ہے اور لو - یا تو بے نہین انسان اور لے تو پھر
اچھی طرح سے ذرا سرور تو گٹھے -
عباسی - اے نہین اب نشہ تیز ہو جائیگا - اور ناچنا
گانا بھی ہے بس اتنی ہی بہت ہے -

ت - ناچ گانے کے یہان ہم لوگ کم شائق ہین ہم تو
باتون کے عاشق ہین بی صاحب -
ع - اے تو گھنٹہ آدھ گھنٹہ تو ناچ مجرا ہوگا پھر جو زیادہ
ہو گئی تو لطف کہان رہا -
رام - اجی ایک گلاس اور پیو صاحب -
ا - ہان ہان ابھی گال تو گرما گرم ہو جائین -
ع - بہت اچھا - ایسا نہو باجی خفا ہون -
ا - جی ہان ایسی ہی باجی ہین آپ کی - قرابے کے قرابے
لنڈھا دیے چھٹن صاحب بہادر کے ساتھ - کہنے لگین
باجی نہ خفا ہوئین - کیا انھون نے بھی اب توبہ کر لی
ہے - چلو دونون اچھے رہے - ادھر انھون نے توبہ
کر لی - ادھر انھون نے ! خوب شد -
ش - جناب تحصیلدار صاحب کی پسند پر بندہ درگاہ
کا بھی صاد ہے واقعی آدمی معقول ہے -
ت - مجھ سے کیا بحث ہے جناب - جیسے آپ مہمان
ویسا مین - پسند انسپکٹر صاحب کی ہے -
ا - روپیہ دینے کے وقت بندہ تو شہباز خان کے
یہان ہو گا - جسکو دینا پڑیگا وہ جانے اُسکا کام جانے
ہم تو مہمان آپ کے گھر کے ہین ایسا کون بے حمیت
ہو گا جو مہمان کو لُٹوا دے -
ت - آپ شہباز خان صاحب کے ہان ہون جناب
جری مار جنگ کے ہان اور جناب لالہ پنڈی مل کے
گھر ہین - دو ایک آپ کے ہین نے تاک لیے ہین کہیے
دو چار طائفے اور آجائین -
ا - سب صاحب یاد رکھین پولیس کے روبرو اقبال

کر لیا ہی انھوں نے

ش ۔ مجسٹریٹ کے سامنے پولیس بچاری کیا کر سکتی ہی
پولیس کے سامنے لاکھ کوئی اقرار کرے ۔ کیا ہو سکتا ہی
اتنے مین چپراسی نے اطلاع دی کہ (وہ کوتوال صاحب
آئے ہین جو مسکی گھوڑے پر نکلتے ہین) ۔ حکم ہوا کہ آنے دو
مگر اور کوئی بلا اجازت نہ آنے ۔ کوتوال آئے چھٹن صاحب
کو دیکھکر ذرا جھجکے ۔ علیک سلیک کے بعد شہباز خان
نے گفتگو شروع کی ۔

ش ۔ ایکو تو تین ہفتے کی رخصت ملگئی ۔ آپ
اپنی کہیے ۔

کوتوال ۔ انسپکٹر صاحب کی سفارش تو ہمارے
جناب تحصیلدار صاحب نے کی ہم غریبون کو کون
پوچھتا ہی ۔ ہم پہلے چوکی پر گئے وہان سے بشیر الدولہ
کے ہان گئے وہان سنا کہ داروغہ صفائی کے مکان پر
اٹھ گئے ہین ۔ نواب صاحب سے ملنا چاہا ۔
داروغہ نے آکے کہا (آرام مین ہین اسوقت ملاقات
نہین ہو سکتی) اور کمرے مین باتین ہونے لگین ۔
ایک عورت نے کہا کہ بلوا لو دوست ہین تمھارے
اسکے جواب مین بشیر الدولہ صاحب نے فرمایا اُف جی
جان کھا گئین ۔ الگ بھی کرو ۔ اترا شحنہ مردک نام
خس کم وجہان پاک ۔

ت ۔ واللہ ! ابھی نہین ۔

ک ۔ خداوند مین نے اپنے کانون سنا ۔

ش ۔ ایسا بچوڑا ہی ۔

ک ۔ خون آنکھون مین اتر آیا ۔

ت ۔ بات ہی ایسی ہی ۔

ک ۔ وہان سے داروغہ صفائی کے مکان پر گیا ۔
وہان سنا کہ تحصیلدار صاحب اپنے بنگلے پر لیگئے ہین ۔
یہان حاضر ہوا ۔

ت ۔ انسے بھی اسی طرح پیش آئے ۔

ک ۔ سزا ہم لوگون کی ۔

ت ۔ انسے کہا آپ سرا مین جا کے رہیے ۔

ک ۔ جی ہان سن چکا ہون ۔

ا ۔ تو پھر اب ۔

ک ۔ اب بندہ تو کل شب کو بھنگا جاتا ہی ایک بڑی
تقویت ہوئی کہ میرے دیرینہ مربی کپتان کنگ صاحب
وہان سپرنٹنڈنٹ ہین ۔ بندہ کا تو کل کو چ بولتا ہی ۔
اب آپ اس (گالی) سے سمجھ لیجیے ۔ کچھ سکھانے کی
ضرورت نہین ہی ۔ مگر تابڑ توڑ ہون ۔

ا ۔ یہ دوستی کا پھل ہمکو دیا ہی ۔

ک ۔ نواب زادے ہین صاحب ۔

چھٹن ۔ حضرت یہ ملاحی کی سند نہین ۔

ت ۔ (مسکرا کر) جی ہان اُدھر کے لوگ بھی بیٹھے ہین
ذرا سنبھلے ہوے قبلہ ۔

ک ۔ نہین آپ اُدھر کے لوگ نہین ہین آپ خود اُسکے
درپے تخریب ہین ۔

ت ۔ جناب نواب چھٹن صاحب آپکی شکایت کرتے تھے ۔

ک ۔ مین نے تو اپنے نزدیک شکایت کی کوئی بات نہین کی ۔

ت ۔ پیار پر آپ ہی تو گئے تھے ۔

ک ۔ تو ایسین تو مین مجبور تھا ۔

۴۰

ث - اور وہ فرض منصبی تھا -

ک - آپ خود ہی غور کر سکتے ہین اور اگر واقعی نواب چھٹن صاحب بہادر کو خاکسار سے کسی قسم کی رنجش ہو تو مجھے معاف فرمائین - مسلمان کو مسلمان سے بے سبب کاوش نہونی چاہیے -

چھٹن - مجھے آپ سے کوئی رنجش نہین ہو -

ک - تو مجھ سے بغلگیر ہوجیے -

دونون ہنسی خوشی بغلگیر ہوے اور کوتوال کو بھی دور مین شریک کیا دیر تک ہنسی دل لگی مذاق رہا اتنے مین انسپکٹر شہباز خان نے اپنے دوست انسپکٹر سے پوچھا کہ کیسے کھانے کو کیا پکوایا ہو - اُنھون نے کہا بھائی صاحب شام کو تو جلسے کی صلاح ہوئی شام تک تو ہماری روح پر صدمہ تھا - بھلا اس عجلت مین کیا پک سکتا تھا -

ع - ای تو جو ہو وہ منگواؤ - بے کبابون کے پینے کا مزہ کیا - کباب نہو کچھ اور ہی ہو -

رام - بے پد رقے کے لطف نہین ہو -

ش - ہماری خود یہی راے ہو -

ث - لاؤ جی پد رقہ کچھ لاؤ -

دو پلیٹون مین الگ الگ تلے ہوے چیتے آگئے تو شہباز خان نے کہا یار رام سنگھ یہ ہندو ہین یہان نہین چلیگی سب ساتھ کھائینگے - اسمین چلیے بی عباسی ہون چاہے جناب تحصیلدار صاحب ہون دروازے بند کر لیجیے چاہیے اسکا مضائقہ نہین - رام سنگھ نے مسکرا کر کہا اچھا صاحب زبردست ہو - اور حاکم اور افسر ہو ہمارے - لائیے آج ہم بھی لوطلے شہیدون مین داخل ہوجائین -

۱۱ بجے شب تک دور جام رہا - اُسکے بعد سب نے ملکر کھانا کھایا اور تھوڑی دیر گانا سنا - مگر نشہ اسقدر تیز تھا کہ نہ سامعین کو مطرب سے کوئی واسطہ تھا نہ مغنی کو سامعین سے - آواز کہین جاتی ہو - طبلہ کہین جاتا ہو اور سارنگی کہین جاتی ہو -

دو بجے سے پھر بادۂ گلگون کا دور چلا اور گانا موقوف ہوا - اور سازندے اپنے اپنے گھر چلے گئے - صرف بی عباسی اور اُنکی ایک مہری رہگئین -

ع - ای اب کیا رات بھر یہی شغل رہیگا -

ا - ہم اپنے نواب چھٹن صاحب کی تندرستی کے جام پر جام نوش کرینگے -

رام - کل چھٹی بھی تو ہو - اتوار ہو کہ نہین -

ا - ہمکو تو بالفعل تین ہفتے کی مہلت ہو -

ث - تو اب نواب چھٹن صاحب اور ہمارے دوست انسپکٹر صاحب مین تو میل ہوگیا اب تو رنجش نہین باقی ہو -

چھٹن - مین تو اب صاف ہون -

ث - اور کوتوال صاحب سے -

ک - مین خادم احباب ہون -

ج - اسوقت اس جلسے مین جتنے ہین انمین کسی سے رنجش نہین رہ سکتی اور نہ رہیگی -

ا - ہم سب اب نواب محمد عسکری صاحب کے دوست اور بشیر الدولہ لعین مردود محسن کش احسان فراموش کے دشمن ہین

ک - وہ ایسا ہی پاجی ہی۔
ت - کیا کہنے لگا (اترا شحنہ مردک نام) -
رام - دیکھو تو سہی -
چھٹن - اب اتنے آدمیون سے تو بچکے نہین رہ سکتا جائیگا کہان -

آپس مین یہ صلاح ہوئی کہ انسپکٹر صاحب صبح کو کدرا اور للتوا کو بلائین اور اُن دونون کو دھمکائین کہ صاحب سستی مجسٹریٹ بہادر نواب بشیر الدولہ کے دشمن ہوگئے ہین اور تم دونون کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہی - مگر تھانے پر نہ بلائین - علیحدہ کہین بلائین اور اُنکو اسقدر ڈرا دین کہ ہوش و حواس غائب ہوجائین - اور اُنکو صلاح دین کہ تم روپوش ہوجاؤ اور یہ بھی کہین کہ بشیر الدولہ کی دوستی کے جرم مین صاحب نے کوتوال صاحب کی بدلی کر دی ہی - جب وہ دونون گھبرا جائین اور روپوش ہونے پر آمادہ ہون تو اُنکو صلاح دیجیے کہ کانپور بھاگ جاؤ - یہ راے چھٹن صاحب نے دی - اور یہ تجویز قادر بیگ کی سکھائی ہوئی تھی -

تحصیلدار صاحب پھڑک اُٹھے - انسپکٹر صاحب نے بھی اسپر صاد کیا - شہباز خان نے بھی پسند کی - رام سنگھ بھی متفق الراے ہوے کہ چکما کارگر ہوجائیگا - چار بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا -

رنگ ریبان

دوسرے روز انسپکٹر صاحب دس بجے سو کے اُٹھے رام سنگھ نے جو گھر پر جاکے لمبی تانی تو بارہ بجے کی خبر لائے

تحصیلدار آٹھ بجے اُٹھے - مُنھ دھو کے چار پی مگر بیچیر سو رہے کوتوال بیچارے کو نیند کہان - گھر پر جاکر مُنھ ہاتھ دھوا اور چار پیکر اپنے دھندے سے لگا کہ شب کو عازم سفر ہوا تھا بارہ بجے دن کے انسپکٹر صاحب تھانے پر گئے تو سُنا کہ شہباز خان صاحب آرام مین ہین - اُنکو جا کے جگایا رام سنگھ کو بلوایا اور ایک کانسٹبل کو بلوایا جو اُنکا خاص آدمی اور محرم راز اور معتمد علیہ تھا اور اُسکو علیحدہ لیجاکر شب و فراز سمجھا کر روانہ کیا اور وردی مین گھوڑے پر سوار ہوکر شرف الدولہ کے باغ مین گئے اور وہان کدرا اور للتوا کا انتظار کیا اب سُنیے کہ کانسٹبل وردی اُتار کر اور معمولی کپڑے پہنکر گیا تھا - پہلے کدرا ملا -

کانسٹبل - تمھارا یار للتوا کہان ہی - اُسکو بھی بلاو صوبے دار صاحب نے چپکے سے بلایا ہی -

کدرا - ٹھیر جا شاہ -

کانسٹبل - بلاؤ تو راستے مین کہینگے -

کدرا - (للتوا کو آواز دیکر) ابے جری ادھر آ -

للتوا - سلام جمعدار صاحب -

کانسٹبل - صوبے دار صاحب نے بلایا ہی - تم دونون ہمارے پیچھے پیچھے چلے آؤ -

للتوا - کھیریت تو ہی -

کانسٹبل - اب یہ نہ پوچھو کچھ -

للتوا - کیا - ہ ہ ہ ہمکو تو کچھ دَ دَ دال مین کَ کَ کَ کَ کالا کالا معلوم ہوتا ہی -

کانسٹبل - کیا بتائین یار -

کدرا - خدا خیر کرے -

للتوا۔ ہمارے تو ہوش اُڑ گئے۔

کدرا۔ دیکھو اللہ مالک ہے۔

ل۔ وہ مالک ہے تو کل مالک ہے۔

جب چلتے چلتے ایسے مقام پر پہونچے جہان باغون کی کثرت کے سبب سے آبادی کم تھی تو کانسٹبل نے ایک تکیے مین ایک قبر پر بیٹھکر ان دونون سے آہستہ آہستہ یون گفتگو کی۔

کانسٹبل۔ اب سب حال سنو۔ بڑا غضب ہو گیا ہے یا نواب محمد عسکری کے کسی دوست نے جا کے صاحب سپرنٹنڈنٹ سے کچا چٹھا جڑ دیا اور تم دونون کا نام بھی لیا اور بشیر الدولہ کی سازش اور بے ایمانی کا سب حال کہدیا اور صاحب سنتے ہی آگ ہو گئے تم دونون کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہے آج لکھا گیا ہوگا۔ اسی لیے صوبہ دار صاحب نے تمکو بلوا لیا ہے کہ صلاح دین اور پہلے ہی سے سمجھا دین کہ تم لوگ چھپ رہو۔

للتوا (رنگ زرد ہو گیا) اس کمبخت سپرنٹنڈنٹ سے پیچھے کیا جا کیا گیا ہوگا۔ اور یہ اسکو چھوڑتے نہین۔ تو کیا مجسٹریٹ صاحب سے اور بشیر الدولہ نواب صاحب سے میل نہین ہے۔

کدرا۔ تو اب ہم دونون گرفتار ہو جائینگے۔

کانسٹبل۔ وارنٹ تو ہمارے ہی ہاتھ سے جائیگا گرفتار کرنے والے تو ہم ہی ہین مگر جب صوبے دار صاحب تمہاری طرف ہین اور تمکو دوست سمجھتے ہین تو پھر تمکو کیا ڈر ہے۔ مگر ہان روپوش ضرور ہونا پڑیگا۔

للتوا۔ بڑی وہ پڑ گئی اور ہماری بہن کی شادی ہے۔

کدرا۔ صوبے دار صاحب کہان ہین۔

کانسٹبل۔ جو تمہارے پر بلاتے تو اپنے آپ دھر لیے جاتے کوئی جا کے صاحب سے جڑ دیتا کہ یہ تو للتوا اور کدرا سے ملے ہوئے ہین اسی باغ مین انسپکٹر صاحب آئے ہین اور خاص تمسے ملنے کے لیے تمہارا بڑا خیال ہے۔

ک۔ اللہ اُنکے مراتب اور بلند کرے۔

ل۔ بھلا ہم گنگ گریب آدمیون کی اتنی تو چلہ رہی یہ کیا کم ہے ہجور۔

کانسٹبل ان دونون کو باغ مین لیگیا تو ٹوٹی پھوٹی بارہ دری کے ایک در بیچے سے انسپکٹر صاحب نے انکو اشارہ کیا کہ ادھر آؤ۔ انسپکٹر کی بدحواسی دیکھکر دونو لنڈون کے حواس غائب ہو گئے۔ پہلے تو انھون نے اپنے کانسٹبل کو للکارا (عجب آدمی ہو جی! کہا تھا کہ ان دونون سے کہنا کہ منھ کو رومال سے چھپا لین)۔ وہ تو سکھایا پڑھایا تھا ہی۔ اُسنے عرض کیا (حضور اسی سے تو مین نے وردی نہین پہنی۔ اُدھر گنیش گنج کی طرف لوگ جاتے ہین ادھر سعادت گنج کی طرف ہم کو کون جانتا ہے)۔

ا۔ للتوا یار بڑا ہی غضب ہو گیا۔

ل۔ (روتا ہوا) ہجور سُنا صاحب نے ہماری گرفتاری کا حکم دیا ہے۔

ا۔ ہان اب تمکو ہوشیار رہنا چاہیے۔

ک۔ اور ہجور ہم۔

ا۔ تمہارے ہی سبب سے تو ہم سب شکنجے مین پھنس گئے نواب بشیر الدولہ بیچارے کی جان عذاب مین ہے کوتوال صاحب کو بھنگا بدل دیا۔

ل۔ حضور کیا نواب صاحب پر بھی آنچ آ گئی۔

ا۔ محمد عسکری کے جلنے دشمن ہین اور نواب بشیر الدولہ کے جسقدر دوست ہین وہ سب راندے گئے۔ کوتوال کو نیپال کی ترائی مین بدل دیا۔ بشیر الدولہ کے یہان کل سے چوکی پہرا بیٹھیگا ہمکو صاحب نے بلا کے بہت دھمکایا۔ بشیر الدولہ کے وکیل کا ڈبلونیا چھیننے کی رپورٹ کی ہے۔

ل۔ اور ہم حضور۔

ا۔ تمھارے نام گرفتاری کا حکم ہے۔ تم اور کلو را۔

ل۔ تو حضور اب ہم تو بھاگ جائینگے۔ پکڑے گئے قید ہوے تو کیا پھائدہ۔

ا۔ فوراً روپوش ہو جاؤ۔

ل۔ تو روپوش ہوکے بچ جائین کہان۔

ک۔ حضور ہم کانکرا باد چل دین۔

ا۔ ہماری صلاح تو یہ ہے کہ کانپور مین جاکے رہو۔

ل۔ بہت اچھا۔

ا۔ وارنٹ تو ہمارے ہی ذریعے سے جاری ہوگا۔ یہان اگر تم رہے تو ہم پر فرض ہوگا کہ تمکو گرفتار کرلین اگر نہ گرفتار کیا تو کوئی جاکے صاحب سے کہدیگا اور ہم سے وہ اور بھی خفا ہو جائینگے۔ اور کانپور چلے جاؤ گے تو ہم وہان نہ بھیجینگے۔

ل۔ تو سرکار پھر آج ہی چلے جائین۔

ا۔ بیشک۔

ل۔ (آبدیدہ ہوکر) حضور ہماری بہن کا بیاہ ہے۔

ا۔ کب تک۔

ل۔ کل کل کوئی مہینا بھر ہے۔

ا۔ او۔ تب تک سب صاف ہو جائیگا۔

ل۔ آج ریل پر سوار ہو جائین۔

ا۔ ہان۔ دونون کے دونون مگر اپنے گھر مین نہ کسی سے کہنا۔ آپہر اگر ظاہر ہو گیا کہ تم کانپور جاتے ہو تو بات پھوٹیگی اور تم دھر لیے جاؤ گے۔

ل۔ حضور کانون کان کسو کو نہ خبر ہو۔

ک۔ گھر مین کچھ بہانہ کر دینگے۔

ا۔ تمھاری قمرن نے بہت آدمیون کو دق کیا بشیر الدولہ بیچارے کی حالت پر سخت افسوس ہے۔ یہ سب قمرن کی بدولت ہے۔

ک۔ کیا بتائین سرکار۔

ل۔ بڑی بری گھڑی اِنکا اِن نکاح اُسکے ساتھ ہوا تھا۔ اب کیا ہوتا ہے۔

انسپکٹر نے اُنکو صلاح دی کہ تم دونون گلیون گلیون اپنے گھر جاؤ اور ٹھیک سات بجے شام کے ہمکو صفائی کے داروغہ صاحب کے مکان پر ملو تو ہم کانسٹبل ساتھ کر دینگے اور وہ تمکو سوار کرا دیگا۔ دونون نے جھک کر سلام کیا اور یون گڑگڑا کر منت کرنے لگے۔

ک۔ حضور ہی کا سہارا ہے۔

ل۔ حضور اپنا ہاتھ رکھے رہین۔

ک۔ ہم لوگ نے بڑی سرکار کو دِقّت دی۔

ا۔ نہین۔ یہ غلط ہے۔ ہمنے جو کچھ کیا نواب بشیر الدولہ کے سبب سے کیا جو ہمارے دوست ہین۔ مگر اب ایسا مصیبت پڑ گئی ہے کہ ہم بشیر الدولہ سے بل تک نہین سکتے

اچھا اب تم لوگ رخصت - شام کو سات بجے داروغہ
صاحب کے مکان پر آ جاؤ بس -

ک - سلام ہجور -

ل - ہجور پر دوستی رکھیے گا -

اودھر للتو اور کدرا ادھر انسپکٹر اور کانسٹبل روانہ ہوئے
للتو اسنے کدرا کو راستے مین ڈانٹنا شروع کیا -

ل - تمھاری بادولت ہمیسان نکسان ہی اٹھایا -

ک - بھائی ہم تو کھد گھبراے ہین -

ل - پہلے کانپور مین جا کے کجیہت کیا اب سہر سے
نکلوایا - یہ دوستی مین ملا - جو کبھی مکرن کا گال کہین چوما
ہوتا تو کہتے بھلا کچھ بھی کیر -

ک - ہمکو دیکھو - جورو اکی جورو داگئی اور گھر کا گھر چھوٹا -

ل - اب کہو مین کہان رہو گے -

ک - جہان تم رہو - مدا کے محلے مین کسو سے نہ کہنا کہ کہان
جاتے ہین کہان نہین جاتے -

چار بجے نواب چھٹن صاحب نے اپنی گاڑی بھیجکر
انسپکٹر صاحب کو بلوایا یہ جو چھٹن صاحب کے ہان گئے
تو نواب رونق جنگ ملے بڑے تپاک سے مصافحہ ہوا -
نواب صاحب نے کہا کہ نواب چھٹن صاحب بہادر کی
زبانی مین نے سب حال سنا - بشیر الدولہ نے جو کانٹے
ہمارے حق مین بوئے اسکا حال تو آپ پر روشن ہے -
مگر خیر اب آپ ہمارے معین و مددگار رہین انسپکٹر نے
پہلے معذرت کی اسکے بعد چھٹن صاحب سے کہا کہ کدرا
اور للتو کو آج مین نے بلا کے ڈرا دیا وارنٹ گرفتاری کا
نام سنکر روح فنا ہو گئی اور شام کو وہ دونون کانپور
بھاگ جائینگے - چھٹن صاحب بہت خوش ہوے - کہا
ایک کام کیجیے - ہم خط لکھ دینگے وہ خط لیکر کانپور ہمارے
دوست لالہ بشیشر پرشاد سے ملین اور انہین کے گھر
پر ٹھہرین اور وہین دونون وقت کھانا کھائین اور
دندنائین -

چنانچہ ایسا ہی ہوا - اور آٹھ بجے رات کو چھٹن صاحب
اور رونق جنگ اور انسپکٹر نے اپنے سامنے کدرا اور
للتو کو ریل پر سوار کرا دیا اور ٹکٹ لے دیا اور لالہ کے نام
خط دیا اور پتا بتا دیا -

ا - بندہ تو اب رخصت ہوتا ہے -

چھٹن - شکریہ ادا کرتا ہون -

انسپکٹر سے رخصت ہو کر چھٹن صاحب نے رونق جنگ
کو انکی کوٹھی پر اتارا اور خود بیرسٹر کے ہان گئے اور
کچا چٹھا کہ سنایا - محمد عسکری اور بیرسٹر اور اختر نے
کان دھر کے سنا -

نواب چھٹن صاحب نے حاضرین جلسہ کو جب یہ مژدہ
روح افزا سنایا تو سب کی باچھین کھل گئین اور قمرن اور
سب سے زیادہ خوش ہوئی کہ منہ مانگی مراد پائی -

نازو اور قمرن اور بی مغلانی نے بشیر الدولہ کو
کوسنا شروع کیا -

مغلانی - اللہ کرے موے کے ہاتھون مین ہتھکڑی پڑ جائے
اور اسی طرف سے نکلے اور ہم اوپر سے اسپر تھوک دین
اور کہین موے پر سو ڈرے -

نازو - برچھی کا پھل ملے نگوڑے کو -

قمرن - اللہ کرے بلبت پڑین -

چھٹن - کیا خدا نے نیچا دکھایا ہے -
اختر - ابھی ہماری پوری تشفی نہین ہوئی ہے -
چھٹن - تو آپ وہمی ہین بندہ نواز -
مغلانی - اسکی دوا تو میان وہ کیا مثل ہے لقمان کے پاس بھی نہ تھی - مگر ہان یہ کہو کہ ابھی جیسے یقین سا نہین آتا ہے کہ مبادا اُسکی تقدیر خدا ناخواستہ خدا ناخواستہ پلٹا کھا جائے -
چھٹن - اِس سے اطمینان رکھو بی مغلانی -
مغلانی - اے تم جیو میرے شیر - جم جم جیو -
نازو - آمین اللہ -
قمرن - انھین سب لوگون نے اِس گاڑھے وقت مین ہمارے نواب کو مدد دی - اللہ انکو اجر دے -
مغلانی - آمین - آمین -
نازو - ہمارے رونگٹے رونگٹے سے دعا نکلتی ہے -
اتنے مین منشی معراج علی صاحب نازل ہوئے -
معراج - فتح ہے یاران فتح ہے - خوشی کے شادیانے بجاؤ - آئی ہوئی ٹل گئی - بجرنگ بلی نے آج یہ خوشخبری سنائی - بی مغلانی مبارکباد -
اب وہ شہر کا فر باجی کوئی دم کا مہمان ہے - خدا نے چاہا تو بڑے گھر مین چکی پیستا نظر آئیگا ہزارون لاکھون کی آہون کا دھوان کہان جائیگا بیکار جا سکتا ہے بھلا - کیا مجال للتوا اور کدرا تو کانپور بھیجے گئے اور وہان چھٹن صاحب کے دوست لالہ بشنبھر کے ہان رہینگے - یہ کھٹکا تو رفع ہوگیا - اچھا - مقدمہ ابھی تک دائر نہین ہوا ہے پولیس نے مستغیث کو ہدایت کی کہ ہماری دست اندازی کے قابل نہین ہے - اگر تیرا جی چاہے تو عدالت مین نالش کر اور وہ ضرور نالش کرتا اور مقدمہ دائر عدالت ضرور ہوتا - اور بڑا ہی فضیحتا ہوتا - ہوتا ہوا تا خاک بھی نہین مگر بدنامی اور زیرباری تو ہوتی خدا نے اِس سب سے بچا لیا - کدرا جو مستغیث تھا وہ کانپور گیا - للتوا جو اُسکو ورغلاتا تھا وہ بھی شہر بدر کانپور کو ہیر پھیر روان باشد - پہلے مقدمہ تو جنم سے پہلے ہوا - اب سنئے کہ جس انسپکٹر نے اور بشیر الدولہ نے دانت کاٹی روٹی تھی وہ جانی دشمن بشیر الدولہ کا ہوگیا ہے اور کوتوال قسمین کھاتا ہے کہ پاؤن تو پکڑا ہی کھا جاؤن اور خود میان بشیر الدولہ کی جو درگت ہونے والی ہے وہ صبح شام مین دیکھ لینا -
مغلانی - جانے کن راجاہ دربیش -
معراج - کیا فرق ہے -
اختر - تو اب دو صاحبون کی ایک ہی خبر سنی اور دونون ایک ہی روایت بیان کرتے ہین اور مختلف ذریعون سے سنی ہوئی ایک نے بجرنگ بلی کی زبانی سنی دوسرے نے خاص پولیس کے افسرون کی زبانی سنی -
عسکری - شکر ہے خداوندا ہزار شکر ہے -
نازو - تو تمنے اپنی آنکھون دیکھا تھا نواب چھٹن صاحب کہ وہ موذی کا تانگہ کدرا سوار ہوگیا -
چھٹن - معقول! ابھی وہین سے چلا آتا ہون - مین تھا نواب رونق جنگ بہادر اور انسپکٹر صاحب خود

ہمارے ساتھ گئے تھے - فارغخطی لکھ گیا ہی کہ مجھسے قمرن سے
کچھ واسطہ نہین -
مہراج - بھئی کیا گھرا چکما ہوا ہی واللہ -
چھٹن - انسپکٹر نے کہرا اور للتوا کو بلا کر کہا کہ ارے
غضب ہو گیا - صاحب ستی مجسٹریٹ بہادر نے تم دونون
کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہی اور بشیر الدولہ
کے مکان پر بھی کل سے چوکی پہرا بیٹھا چاہتا ہی اور
کوتوال کو مارے غصے کے بھنگا بدل دیا بس دونون
گھبرا اٹھے -
مہراج - وہان لالہ بشیشر کے مکان پر رہینگے نا -
چھٹن - جی ہان - لالہ بشیشر پرشاد کے ہان -
نازو - کیا شان ہی تیری کریمی کی - قربان تیری کریمی کے
روتے کو ہنسانا اور ہنستے کو رولانا اسی کا نام ہی - کہان تو
ہمارے منہ پر ہوائیان اڑی ہوئی تھین کہ اب بگڑے گئے
اور اب بگڑ گئے - قمرن بیچاری کا بیماری کے سبب سے
کیا حال ہو گیا تھا کہ توبہ ہی بھلی - یہ کسکو امید تھی کہ صحیح
سلامت یہان تک پہونچینگے اور آج اللہ نے یہ دن
دکھایا کہ فرحت فرحت سے ہنستے بولتے ہین - وہ موا بشیر الدولہ
کل تک کیسا خوش خرم ہوگا مگر آج نانی مر گئی ہوگی -
چھٹن - اسکو ابھی یہ حال تھوڑا ہی معلوم ہی - وہ تو
ابتک یہی سمجھا ہوا ہی کہ ایک انسپکٹر گیا دوسرا آیا دوسرا
گیا تیسرا آیا جو آئیگا اسکو بزور زر اپنی طرف کرونگا چلو
چھٹی ہوئی - کہرا اور للتوا کو وہ اپنا سمجھا اور چیلا سمجھا ہی ہی
وکلا روپیے کے آشنا - انکو اس سے کیا بحث ہی کہ بشیر الدولہ
برسر حق ہین یا نواب محمد عسکری - انکا قول تو یہ ہی کہ سرخرو

کہ باشد من بالائم - انکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی
مردہ چاہے بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین - مگر
جب سنیگا کہ انسپکٹر کو تین مہینے کی رخصت ملی اور وہ
لکھنؤ ہی مین رہینگے تو سر پیٹ لیگا اور ادھر کہرا اور للتوا
کو بھی غائب پائیگا بڑی دل لگی ہوگی -
بیرسٹر - اب یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی یہ فرمائیے کہ اتنی
بڑی خوشخبری سنی ہی کچھ جشن بھی ہوگا -
عسکری - بھائی صاحب ہم سب تو آپ کے مہمان ہین
آیا ذہن شریف مین کھانا آپ کے ہان عمدہ سے عمدہ
پکا ہی ہی - جشن مین تین چار چیزین ہوتی ہین - ایک مطعوما
لذیذ یعنی عمدہ پکا ہوا کھانا دوسرے شراب ناب تیسرے
پیارے پیارے معشوق چوتھے احباب موافق وبذلہ سنج
تو کھانا تو آپ کے ہان پک ہی رہا ہی - میان ذرا اپنے
خاص نبر کو بلاؤ (حاضر ہوا) اسوقت کیا پک رہا ہی -
خداوند مرغ پلاؤ ہی اور اناناس پلاؤ اور باقرخانی اور قورمہ
اور کباب ہی اور نواب چھٹن صاحب کے حکم سے
تیتر کا قورمہ پکا ہی اور گوبھی ہی اور نازو جان صاحب
کی فرمایش بچھڑے کے بلیدے کی تھی وہ بھی ہی اور
جو حکم دیجیے) -
نواب صاحب نے فرمایا تو دو چیزین ہماری طرف سے
ٹہرصاد و چاہے کھانے مین دیر ہو جائے کچھ پروا نہین
ایک کندن قلیہ اور ایک انڈون کے املیٹ - اچھا صاحب
یہ تو ہوا اب رہی شراب وہ ہمارے ساتھ ہی - اب رہے
معشوق بھلا نازو جان اور قمرن سے بہتر معشوق کہان
ملینگے اور احباب بذلہ سنج تو سبھی ہین -

نازو۔ (ہنسکر) میزان اچھی دے دی۔

مہراج۔ بات معقول کہی۔

نازو۔ آپ بھی بولے (منہ چڑھاکر) بات معقول کہی تیری ایسی تیسی نگوڑے۔

مہراج۔ این! شیطان نے انگلی دکھا دی کیا! ہشت ہماری نازو جان کلیلون پر ہین۔

مسخرہ۔ یہ ہماری کیا معنی! اسکی تصریح کیجیے کہ آپ کی کون ہین۔ ہمشیرہ عزیزہ یا۔

راوی۔ یا کے لفظ کے بعد میان مسخر الدولہ جیدہ انگیز صاحب کچھ اور کہنے کو تھے کہ منشی مہراج جی نے ایکبارگی مسخرے کا ٹیٹو ا لیا اور غل مچا کے کہا۔

یو بلڈی فول کا بچہ واسطے گالی گلوچ بکنے مانگتا بچہ سور جنگلی کہ گفتہ اند۔ ع۔

اصل بد از خطا خطا نہ کند

نازو۔ (قہقہہ لگاکر) آگئے آگئے بلاڈی فول صاحب آگئے اب سوجھنے لگی موے کو۔

محسن۔ (ہنسکر) جی ہان اللہ کا بچہ واسطے آگئے اور کہ گفتہ اند بھی ساتھ لائے۔

اختر۔ اب تک کیسی بھیگی بلی بنے بیٹھے رہتے تھے۔

نواب۔ کون۔ ریل پر انکا نقشہ دیکھتے آپ۔

اختر۔ سنا۔ ہلے تک نہین۔

چھٹن۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اس شخص پر پڑے ہین۔ بالکل مردہ تھا۔

آغا۔ اسدن تا۔ اسکے ہر۔ واللہ بات بھی کرتا تھا تو آہستہ آہستہ اور دبک کے کونے مین پڑ رہا جاکے۔

چھٹن۔ ہم لوگ اپنے اسٹیشن پر ٹہلے۔ ادھر آئے اُدھر گئے ہنستے بولتے گو راگھاری کرتے تھے مگر یہ بچہ خاموش۔

آغا۔ یہ نواب چھٹن صاحب نے خوب کہی کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اسپر پڑے ہین۔

نازو۔ ہمنے آغا صاحب کو دیکھا نواب محمد عسکری کو دیکھا نواب چھٹن صاحب کو دیکھا مگر اس مونڈی کاٹے کو نہ دیکھا مین سمجھی بھیڑیا اسکو لیگیا ہے۔

آغا۔ اسدن کی بھی دل لگی نہ بھولیگی اور اتفاق سے بھیڑیا آہی گیا۔ باتین ہی کرتے کرتے بھیڑیا نکلا بعضے وقت کی بھی کیا بات ہوتی ہے۔

بیرسٹر۔ اب یہ فرمایئے خداوند نعمت کہ جشن کب ہوگا اور اسمین کیا کیا ہوگا اور کس قدر روپیہ کا صرف ہے روپیہ بندے کے ہاتھ دھریئے اور پروگرام بتا دیجیے۔

نواب۔ یہ سب نازو جان کی راے پر ہے۔

نازو۔ ایک دن تو رتجگا ہو۔ اور ایکدن جسنے جسنے جو منت مانی ہو وہ پوری کرے اور ایک دن ناچ ہو۔ چار طائفے زنانے اور ایک طائفہ مردانہ۔

مہراج۔ تو مردانہ طائفہ بی نازو جان کی پسند کا ہو۔

بیرسٹر۔ جی اور زنانہ آپ کی پسند کا ہو؟

آغا۔ تو انھین دونون میان بیوی کی پسند پر کل دارومدار ہے۔

نازو۔ وہ جو لڑکا آج کل نیا نیا نکلا ہے۔ کہروا جو خوب ناچتا ہے اُسکو بلواؤ۔

نواب — یار مہراج بلی بس ہم سمجھ گئے تمہاری جورو تمسے
چھٹین بس اب اُس بھانڈ کو آپ نے دیکھا ہو؟
چھٹن — سترہ برس کی عمر اور اسقدر نمکین ہو کہ بے اختیار
گھورنے کو جی چاہتا ہو —
نواب — مردون کا یہ حال ہو —
چھٹن — جی —
نازو — دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو —
قمرن — ہمنے بھی دیکھا ہو —
مہراج — خدا اسی خیر کرے بھائی صاحب سچ —

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

بی نازو جان صاحب اب ہم تمکو ڈبیا مین بند کر رکھینگے
آپ ذرا اب بہت چل نکلی ہین —
نازو — ایک ڈبیا مین کیا اگر تو ہمین سات پردون مین
بھی بند کرے تو ہم نکل بھاگین — تو موئی ہی کا تاہی
کیا مال بچارا — بڑا بند کرنے والا!
نواب — چھٹن صاحب میری اِس بات کو گرہ کر رکھیے
کہ نازو (کان ہین) کسی طرح اب مہراج بلی کے پاس نہین
رہ سکتی تو وجہ کیا — عورت ہو کم عمر — کوئی سترہ اٹھارہ
برس کی اور شوخی رگ و ریشہ مین بھری اور اِس عورت
کی قطع اور آنکھین کہے دیتی ہین کہ کم سن شریر بے زبان
دیتی ہو — تو اِس سے بہتر یہ ہو کہ اپنے جلیسے ہی مین رہے
مہراج بلی کے پاس تو بھائی صاحب سچ —

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

کا نقشہ ہو اِس سے تم ہو یا نواب رونق جنگ ہین یا
آغا صاحب تم مین سے کوئی اپنے گھر ڈال لو اور یان بھی

بے جو کھم ہو کیونکہ کوئی والی نہ وارث نہ کوئی کہنے سننے والا
میان کا پتا ہی نہین — ایسے بے فکرے میان بھی کم دیکھے
ہونگے واللہ — کچھ فکر ہی نہین —
چھٹن — (آہستہ سے) جی ہان اور ایسی پری بیگم
جورو پا کے!
نواب — جی ہان —
چھٹن — تو اِس تقریر سے حضور کا منشا کیا ہو —
نواب — منشا تو صاف صاف عرض کر دیا کہ آپ یا
رونق جنگ یا چھٹن صاحب بہادر — وہ — (مسکرا کر)
یا آغا صاحب اِسکو اپنے گھر ڈال لین —
چھٹن — نا بابا — بندہ درگذرا —
نواب — تو آغا سے ہم کہینگے —
چھٹن — ہان اُنسے کہیے —
نواب — رونق جنگ سے ہم کہینگے — اگر ہماری سالی
سُن لیگی تو خواہ مخواہ جوتا چلیگا — وہ الگ کو دینگے اور
بیوی الگ کو دیگی جسطرح ہماری بیوی بات بات پر
بہن اور بہنوئی کو طعنے دیتی ہین کہ یہ سب کانٹے بوئے
ہوے دولہا بھائی ہی کے ہین —
چھٹن — عورتون کو کیا جلد خبر مل جاتی ہو واللہ ہم تو
اِسکے قائل ہین —
نواب — ڈیوڑھی پر بھاٹک پر بازار مین جب خدمتگار
رونا پہا ہی خواص مہری ماما یہ سب ملتے ہین تو کچا چٹھا
کہ سناتے ہین اور مہریان رسوخیت جتانے کے لیے جا کے
تڑ سے بیگم صاحب سے پرچہ جڑ دیتی ہین اور میان بیوی
مین جوتا چلنے لگتا ہو — اب کوئی کہان تک چھپائے

ع - نہاں کے ماند آں رازی کزو سازند محفلہا -
اتنے مین آغا صاحب نے کہا - بھئی یہ کانا پھوسی کی سند نہین - اگر پوشیدہ باتین کرنی ہین تو باہر جایئے - چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا (آپ ہی کی غائبانہ آباد کی باتین ہوتی ہین اور آپ ہی بگڑتے ہین - یہ عجب اندھیری) آغا صاحب بھی مسکرا دئے - فرمایا (خیر خدا نے آپ کو یہ توفیق خیر تو دی - ہم ممنون ہوے - مگر جو سماۃ تجویز کی ہین اُنکے سن و سال سے مطلع فرمایئے رنگ کیا ہے قطع کیا ہے - بھدّی بھد بسیل ہین یا نازک اندام - منھ چوڑا ہی یا تنگ ہی - کمر کیسی ہی - نک سک سے درست ہین یا نہین -

نواب - معقول! ہم تجویز ین اور آپکے لیے تجویز ین اور بھدّی بھد بسیل ہو -

چھٹن - جی ہان اب ہم لوگون کو ایسا گاؤدی سمجھے ہو کہ نادان چندے خورشید چندے مہتاب -

نواب - سن کوئی اٹھارہ برس کا -

آغا - سبحان اللہ -

نواب - رنگ جیسے کندن دمکتا ہی سرخ و سفید - اور نمکینی بھی ہی ہیچ و صبیح -

آغا - ازین چہ بہتر

نواب - اور دھان پان -

آغا - بس بس منظور منظور بھائی صاحب مگر مزاج کی کیسی ہی یہ ضرور فرمایئے -

نواب - بڑی تیکھی بڑی شوخ -

آغا - بس بس اینجانب کے پسند ہی - بھلا اگر ہم اُس سے کچھ چین چین کرین تو کان گوشی کر دے -

نواب - کان گوشی! کان گوشی نہین - جوتا لیکے گردن پا پوش کاری کرے حضرت -

آغا - چشم ما روشن دل ما شاد - خانہ احسان آباد - بھلا محلے والون کے ساتھ کس طرح پیش آئیگی -

نواب - بس وہ آپ کے کل دوستون کو شل آپ کے سمجھیگی

راوی - اسیر بڑا قہقہہ پڑا -

آغا - بس نبگئی بات - بھلا تاک جھانک کریگی -

نواب - دن بھر یا دروازے پر کھڑی جھانکا کریگی یا چھت پر ٹہلا کریگی - اور اِدھر اُدھر اشارے بازی کیا کریگی - اور چہل -

آغا - اچھا صاحب تو بعد نکاح ہم کس مکان مین رہا کرینگے -

نواب - ہمارے پڑوس -

چھٹن - (ہنسکر) اجی نہین ہم اپنے پڑوس کو بھی دینگے -

رونق - آپ لوگ سب فت پر نکل جایئے گا - اپنے مردانے مکان کا ایک حصہ ہمکو دینا پڑیگا -

آغا - بھئی ایسی جورو کہان ملیگی کہ ابھی آئی بھی نہین اور یار لوگ اپنے مکانون اور کوٹھیون کی ڈالیان لگانے لگے اچھا پھر ہم جسکے پڑوس رہینگے وہ جسطرح کا برتاو ہمارے ساتھ کریگا اُسیطرح کا برتاو ہم بھی اُسکے ساتھ کرینگے -

نواب - آپ تو بدگمان آدمی ہین -

رونق - احسان فراموش ہی -

چھٹن - کسی بدمعاشون کے محلے مین جا کے رہینگے وہان اپنے خود ہی بھگت لینگے - ہمکو کیا - ہم شریفون کے محلے مین بھلا کا ہیکو آنے لگے - خیر صاحب اچھا ہی

یہ گپ شپ دیر تک رہی - آخر کار چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور اختر اور ممن رخصت ہوئے بیرسٹر صاحب اپنے کمرے مین گئے - مہراج بلی کا قصد پہلے وہین رہنے کا تھا - مگر طبیعت کے کسل کے سبب سے سٹپٹا گئے - اور آغا صاحب کے ہمراہ چلے گئے - اب باقی رہ گئے نواب محمد عسکری صاحب اور بی قمرن اور نازو جان - چلتے وقت منشی مہراج بلی صاحب نے اپنی مطبوعہ نازنین کو یہ ہدایت کی کہ ادھر بغل والے کمرے مین دروازے اندر سے بند کرکے سو رہنا - اور بی نعمانی بھی تمھارے ہی کمرے مین شب کو سوئین - مجھ کو تم کو اسی کمرے مین پائین - خبردار - نازو چپ چاپ سنتی رہی اور جب منشی مہراج بلی نے اپنی کہانی ختم کی تو جھک کر اٹھی اور ایک دھول لگا کر کہا لونڈی کاہے مین عورت ذات کیا کر سکتی ہون بھلا اور جو بالفرض رات کو شیشے کے دروازے توڑ ڈالے تو کیا ہو - اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی گاڑی پر اپنی جورو کو بھیجدے وہ پہرا دے اور ہم آرام سے سوئین مزے سے ٹانگ پھیلا کے - وہ تو بڑھیا کھوسٹ ہوگی اُسکو کیا ڈر ہے - ہم ابھی جوان جہان ہین - اسپر قہقہہ پڑا اور مسخر الدولہ نے دو ایک پھبتیان کہین اور [illegible] سب رخصت ہوگئے -

نواب محمد عسکری نے قمرن جان کو جان بوجھ کر زیادہ پلا دی اور جب نشہ تیز ہوا تو قمرن کو پلنگ تک جانے کی تاب و طاقت بھی نہ باقی رہی بستر ہی پر لیٹ گئی اور ایسی نیند آئی کہ غافل سو رہی - نواب صاحب تو یہ خدا سے چاہتے تھے - دبے پاؤن چپکے چپکے اٹھے اور نازو جان کے کمرے کے پاس جا کر دروازے کو آہستہ سے کھولا وہ تو خود اس تاک مین تھین کہ کہین نواب صاحب آئین جب دروازے کے پاس آہٹ معلوم ہوئی تو یہ چپکے سے اٹھ بیٹھین اور اشارے سے کہا کہ باہر چلو مین بھی آتی ہون اور دبے پاؤن باہر گئی اور برآمدے مین جہان چلمنین پڑی ہوئی تھین ایک کوچ پر یہ دونون بیٹھے

نازو - (گال پر آہستہ سے تھپڑ لگا کر) تو بڑا چنچل ہے -

نواب - نازو جانی اب آخر اپنی بہن سے صاف صاف کہدو اور دونون ہماری ہو کے رہو -

نازو - کچھ پاگل ہو گیا ہے کیا ؟

نواب - تم خود مٹرن بننے کی باتین کرتی ہو - ارے نادان بیوقوف (گال پر ہاتھ پھیر کر) ایسے تو تم دونو کا فائدہ ہے -

نازو - کوئی بڑی بہن ایسی ہوگی کہ بیحیائی سے اپنی چھوٹی بہن سے کہے کہ آؤ بہن ہم تم سوتین بنجائین -

نواب - دونون چین کروگی -

نازو - یون کیا کم چین تمھاری بدولت کرتے ہین - یہ بات اپنے دل سے نکال ڈالو نواب ناحق بن ناحق ہمسے اور بہن سے لڑواؤگے -

نواب - اب تو خدا خدا کرکے وہ تھکا فضیحتی دور ہوئی اب نہ للتو کا ڈر ہے نہ کدرا کا خوف ہے کدرا اور للتو اب تو جہنم واصل ہوئے بشیر الدولہ صبح شام مین دھر لیا جائیگا بس اب ہمین ہم ہین - ایک راجہ نے ایک عورت کو اپنے گھر ڈال لیا - عورت تھی عقلمند - سوچی کہ یہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکلنے پائے - جھٹ اپنی جوان بہن کو

بلا لیا اور وہ بھی ساتھ رہنے لگی - راجہ اُسکو دیکھ کے
بھڑک گیا اور ہزار جان سے عاشق ہو گیا - اور یہ
اپنی بہن کو روز پٹی پڑھاتی تھی کہ خبردار میرے
ساتھ ہی ساتھ رہا کرنا مجھ سے جدا ہونا - ایکدن راجہ
جب کوٹھی پہ آنے لگا تو اُس عورت نے اپنی بہن
کہا کہ جا کے نیچے سے عطر کی شیشی لے آ - زینے پر اُن
دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی تو راجہ نے موقع وقت غنیمت
جان کر اُس نوجوان کے گال زور سے کاٹے وہ اُبلی
چھوکری گھبرا اُٹھی اور آہستہ آہستہ رونے لگی - راجہ
کوٹھے پہ آیا اور پتنگ اُڑانے کے لیے منڈیرے پر چلا گیا
جب تھوڑی دیر میں وہ چھوکری اوپر آئی تو اُسکی بہن
نے اِسکو بدحواس اور ہراسان پایا - اور دیکھا تو
گال بیربہوٹی کے سے لال لال ہو رہے تھے - اور
آنکھوں سے صاف ظاہر تھا کہ ابھی ابھی آنسو پونچھ
ہوئے آئی ہے - اسکا تو منشا ہی یہ تھا کہ بہن کو بھی
پیشکش کرے پوچھا کہ تو اسوقت گھبرائی ہوئی کیوں ہے
پہلے تو اُس ناکردہ کار نے کچھ جواب نہ دیا مگر جب اُسکی
بہن نے بڑا اصرار کیا اور دھمکی دی تو یہ رونے لگی - آخر
بہن اسکو کوٹھڑی میں لے گئی اور وہاں دم دے دے کے
سب حال پوچھ لیا اور دل میں بڑی خوش ہوئی کہ آرزو
بر آئی - اب دار لیا ہو - اُسکو کوٹھڑی ہی میں بٹھایا اور
خود جھٹ سے آنکھ سنبھال بیٹھی - جب راجہ کوٹھے سے
اُترا تو اُس عورت کے پاس جا کے بیٹھا تو اُسکو اُداس
پایا - دل میں چور تو تھا ہی سمجھ گیا کہ یہ کیا بات ہے
پان مانگا - اُس نے گلوری بنا کے دی - کہا - نہیں ہم
یون نہ لینگے ہم تمھارے ہاتھ سے کھا ئینگے - اُسنے بلا عذر
اپنے ہاتھ سے گلوری کھلا دی تو راجہ کو اسقدر جرأت
ہوئی کہ اُسکے سُست بیٹھنے کی وجہ اس سے دریافت کرے
ڈرتے ڈرتے آہستہ سے پوچھا کہ تم اسوقت سُست کیون
ہو اُسنے پہلے تو بات ٹال دی کہ کچھ نہیں سُست تو نہیں ہون
مگر جب راجہ نے بڑی خوشامد کی تو اُسنے دو خادمہ عورتونکو
جو خدمت کے لیے حاضر تھیں اِدھر اُدھر کام کے لیے بھیجدیا
اور راجہ سے کہا اسوقت تمھاری یہ حرکت کیا تھی جی
بھلمنسی اسی کو کہتے ہیں - اسکا نام تو شہد پن ہے
اس بچاری کی تب سے روتے روتے آنکھیں لال ہو گئیں
راجہ نے سُنکے ع -

کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

بہت شرمایا - کچھ جواب دینے کو تھا مگر زبان گویا نہیں
ہوئی - اسپر اُس عورت نے کہا ؎

پھر یا یہ نہیں خطا تمھاری
فرمائیے کیا سزا تمھاری

راجہ کا دل اِس شعر کے سننے سے شیر ہو گیا - کہا اب
جو ہوا سو ہوا - لیکن اگر وہ ہمسے پوچھے کہ ع -

فرمائیے کیا سزا تمھاری

تو ہم یون جواب دیں -

قاتل میں پری کے کہا سلیمان — بوسے بتلائے کیا پشیمان
کی ... رہتی ہے جو خوشی ہو — عاشق کی سزا جو پوچھتی ہو
... سے ... کیسو او — کالے ناگون سے مجھکو ڈسوا
... سے قتل ہو جو منظور — ابرو کے اشارے سے کرو چور
زندان میں جو زندہ بھیجیا — اپنے دل تنگ میں جگہ دو

ع - ہان - اچھا تو اب یہ معلوم ہوا -
ر - ہاتھ جوڑتا ہون معاف کرو -
ع - نہین - بس اب ہم سوچ لیے -
ر - کیا سوچین -
ع - اس بجہ سے کہ اب ہم یہان سے اپنے گھر چلے جائینگے
تم اب اس قابل نہین ہو کہ تم پر کوئی اعتبار کرے -
اتنا سننا تھا کہ راجہ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے
اور وہ تہ دل سے خوش ہوگئی کہ اب راجہ کو اچھی طرح پھانس
لیا اب کہان جا سکتا ہے - بس دوسرے دن راجہ تو ہوا
کھانے گیا اُسنے قلس ہین سوار کرکے اپنی بہن کو میکے مین
بھیجدیا راجہ کو جو معلوم ہوا تو آٹھ آٹھ آنسو رونا شروع کیا
کہ ہائے کیا غضب ہوگیا - اور پیشتر کی نسبت اب اِس
عورت کو زیادہ پیار کرنے لگے کہ شاید بگڑ جائے - کوئی
تین چار دن تک اُسنے انکو خوب چھکایا آخرکار ایک دن
اُسنے کہا راجہ ہمین معلوم ہوتا ہے کہ تم اب خدانخواستہ مر جاؤ
تمھاری کیفیت دیکھکے مجھے معلوم ہوتا ہے - یہ آخر کس پہ
جان جاتی ہے کس سے آنکھ لڑی - گو سوتیا ڈاہ بڑی بری
چیز ہے مگر تمھارے اوپر سے جان قربان ہے - تم اُسکو نوکر
رکھ لو ہم تنخواہ دینگے - بس اسپر راجہ نے کہا کہ مجھے
تمھاری بہن نے مار ڈالا - مین بے اُسکے دیکھے اب جیونگا
بس اُسنے اُسی وقت بہن کو بلوا دیا - وہ تو یہ چاہتی ہی
تھی اب وہ دونون چین کرتے ہین - تمھاری طرح
بیوقوف نہ تھی -
نازو - تو تیرا کائیان ایسی ہی نٹ کھٹ ہے جیسے گنواری
بولی مین مترا کہتے ہین -

نواب - اور ہم -
نازو - ہم نیک پارسا - بہوشیار -
نواب - اور ہم مرتے ہین -
نازو - بیشک ! تو بجر مرا ہے -
نواب - بجر تو بہرے کو کہتے ہین جو سن نہ سکے - بجر مارا
ڈالی ہوگا مہراج بلیا -
نازو - درگور موے کس نگوڑے کا نام لیا - پڑے بھاڑ
بھٹی مین - چولھے کی جڑ مین مُوا -
نواب - تو اگر تم دونون بہنون کو چین کرنا ہے تو ہمارا
کہنا مانو ورنہ خیر -
نازو - اچھا لے اب تھوڑی سی پلاؤ تو -
نواب - ابھی لو - خدا کرے بہت پی جاؤ -
نازو - اے ہم تم کو پلانے کا دم و غوی رکھتے ہین ہم بیچارے
کیا مال ہو -
نواب - لو چپکے سے لایا ہون - قمرن غافل سو رہی ہین
ذرا خبر بھی نہین ہے - لے اب اتنی دیر تک باتین کی ہین اب
ایک بوسہ تو دو -
نازو - (بوسہ لیکر) ایک نہین ہزار سہی -
نواب - جی خوش ہوگیا - ہمارے ہاتھ سے پیو ہم زیادہ
نہ پلائینگے تھوڑی ہی سی تو -
نازو - بس ایک بار -
نواب صاحب نشے مین تو چور تھے ہی نازو کو پکڑکر
اتنے بوسے لیے کہ گال سرخ ہوگئے اور وہ لڑ جھگڑکے چھڑا کر
الگ جا کے کھڑی ہوئی - اور کوسنے لگی کہ تیرے ہاتھ ہی
ٹوٹین موذی کاٹے - جن ہاتھون سے تو نے مجھے پکڑا تھا

اب میں تیرے چکمے میں نہ آئنگی اب جا کے سو رہو -
جو کہیں تمرن کی آنکھ کھلی تو غضب ہی ہو جائیگا بس -
بہنوں بہنوں میں کیوں لڑواتے ہو ہم دونوں بہنیں تو
بہنیں ہی بنکے رہینگی - سالیاں بنکے اور سوتیں بنکے نہ رہینگی
تم میں ناحق کو درد سر مول لیتے ہو اور یوں چاہے پکڑ دھکڑ
کرکے ہزار بار چوم لو تو کیا ہوتا ہی الغرض اسی پکڑ دھکڑ میں
جب رات خوب بھیگی تو نواب تھک کے سو رہے اور
ناز و نے اپنے کمرے میں جا کے آرام کیا -

دھر لیے گئے

نواب بشیر الدولہ بہادر کو تو اپنی دولت کا غرور تھا
اور اس زعم میں تھے کہ ہمارا کوئی کیا کریگا - اور ادھر لونڈا
محمد عسکری کے احباب اور پولیس والے انکی فکر میں تھے
کہ کسی تدبیر سے انکو گرفتار کریں اور نیچا دکھائیں - مگر
بشیر الدولہ کو ذرا بھی خبر نہونے پائی کہ ہمارے لیے کیا
کارروائی ہو رہی ہی چنانچہ ایک روز مہری یوں باتیں ہوتی ہیں
مہری - تونے بہت سے گھر کھائے ہیں - کیا جانے تیرا
کیا حشر ہوگا کبھی سوچا بھی ہو کہ اللہ کے سامنے کیا کہیگا -
بشیر - اس نگر کا طوطا کوئی اور با تھے ہونگے یہاں ان
باتوں کے پاس نہیں پھٹکتے - اگر اللہ میاں ہمسے پوچھینگا
تو ہم صاف صاف کہدینگے کہ مہری کو اسقدر ملاحت کیوں
بخشی تھی کہ ہمارا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور ہم بے قابو ہوگئے

> کیوں بتوں کو حسن بخشا تھا جو ہم بہک گئے
> منصف ہو اور روز قیامت چاہیے

اسکا وہ کیا جواب دیگا - بس گناہ بخشا جائیگا -
مہری - معلوم ہوگی وہاں - ہمارا کہا مانو تو بس اب یہ کرو
کہ مجھکو تو گھر ڈال لو اور باقی اور سب کو دفعان کرو بہت ہو چکی
بدمعاشی کر چکے - اب کچھ حشر کا بھی خیال چاہیے - وہاں
کی بھی فکر کرو -
بشیر - خوب - تم تو ہماری اتالیق ہی بنگئیں - مہری اگر تم
سچ سچ قسم کھاؤ اور مجھکو یقین بھی آجائے تو ہم تمہارے نام
آدھی دولت لکھدیں اور اپنی خاص الخاص زوجہ منکوحہ
سمجھیں - مگر یقین آنا محال ہی - یہی بڑی مشکل ہی کہ تمہاری
بات کا یقین کیونکر آئے -
مہری - جو بے ایمان ہوتا ہی وہ سب کو اپنا ہی سا سمجھتا ہی
تم خود بے ایمان ہو - ویسا ہی اور سب کو بھی سمجھتے ہو
تمسے کچھ بھی نہوگا - بس یہی ہوا کریگا کہ آج ایک آئی کل
ایک آئی صبح کو ایک اور شام کو ایک - تم چھٹے ہوے شہدے
ہو نواب - اور تمام شہر تمکو جانتا ہی -
اس عرصے میں کندن مٹھن بھی آگئیں اور جانکی جو سوتی
تھی نیند سے بیدار ہوئی اور سب کی سب بشیر الدولہ کو
گھیر کر بیٹھیں -
بشیر - سبحان اللہ خوبصورت مہری ہی اور گلبدن مٹھن ہی اور
سرخ و سفید جانکی اور نازک بدن کندن ہی سب میں ایک
ایک ہنر ہی - کوئی اس سے خالی نہیں ہی -
بشیر الدولہ مٹھن کے زانو پر سر رکھے ہوے کندن سے
چہل کر رہے تھے اور مہری انکی کمر پر سر رکھے ہوے دراز
تھیں اور بی جان آیا انکے کانوں پر ہاتھ پھیرتی تھیں
اور یہ بلا تشبیہ کنہیا بنے ہوے لیٹے تھے - کہ تمرن آ
آئے - کہا حضور ایک چھیڑ دو - دو چھیڑ دیں - یہ نہیں چھوڑ
چار چار ایکبار لگے ہیں دا لیگا - انہیں سے ایک مجھکو

عنایت ہو جائے - حضور کے ساتھ کے کھیلے ہوئے آپ کے
پڑھتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں - ایک ہمکو عطا ہو -
نواب صاحب نے کہا کہ بھئی سنو جسکے نام پر چٹھی نکلے وہ
تمہاری - نور اُنجش دونگا - نام لکھو - آغا نے نام لکھے
کندن - جمالن - مہری - شمن - اور گولیاں بنائیں اور
تین خالی گولیاں بنائیں - اور ایک میں لکھا ڈال مبارک)
اور چار دن لکھی ہوئی گولیاں الگ رکھیں پر سادی ایک
شمن بولی ہم اٹھائینگے - کندن نے کہا ٹھہر جاؤ پہلے
پوچھو انکو سب میں کون پسند ہے - آغا نے کہا شمن - اور نواب
صاحب سے پوچھا تمکو کون پسند ہے انھوں نے مہری کیطرف
اشارہ کر کے کہا ہم تو اس رنگ اور اس سکت پر جان دیتے
ہیں چٹکے رنگ پر مرتا ہوں -
کندن - آغا کو شمن اور انکو مہری پسند ہیں -
مہری - اگر کہیں میرے نام کی چٹھی نکلی تو نواب ہاتھ ملینگے
اور جو شمن کے نام کی چٹھی نہ نکلی تو آغا روئینگے -
آغا - یہ کاہے سے - ہم کیوں رونے لگے - ہماری روئیگی
جوتی - کوئی نکوئی تو ہمارے نام نکلے ہی گی -
کندن - تم تو ہر طرح مزے میں ہو -
شمن - چار دن تھی ہیں -
آغا - چار دن جوان ہیں کہ نہیں ہیں - اچھا اور چار دن
حسین - اور شوخ اور چست و چالاک نواب بشیر الدولہ کے
دنگل کی بیٹھنے والی -
کندن - اور کیا اکہرا اور چھریری ہوئی ایک سے ایک
بڑھ چڑھ کے -
آغا - یہ دل لگی تو مزا ہی کر گی - اب حضور خود اپنے ہاتھ سے

چٹھی اٹھائیں - دیکھیے تو سہی -
بشیر - کبھی ہم بی شمن کے سامنے چٹھی اٹھانے دیے کو
انھیں سے کہو - وہ تو پہلے ہی سے تلی ہوئی ہیں - میں
جانتا ہوں انکو انھوں نے پسند کیا چٹھی پڑھو پڑھکے بولی میں
شمن سے روٹھکر ایسی تو کبھی پسند نہیں - وہ کیا -
ہم اب جاتے ہیں بس - رخصت -
آغا - معقول رخصت کی ایک ہی کہی رخصت بمعنی دارد
اور جو چٹھی میں تمہارا ہی نام نکلا تو پھر کیا ہوگا - گھر سے
پکڑوا بلوائی جاؤگی - جی -
نواب - بی مہری تم چٹھیاں اٹھاؤ - بی شمن تو ہم سے
بگڑ گئی ہیں - خدا کرے انھیں کا نام چٹھی میں نکلے تو چھیڑ
دل لگی دیکھیے - اور خدا نے چاہا تو انھیں کا نام نکلا یا نکا
مہری نے اٹھوں چٹھیاں اپنی طرف کھینچ لیں چار ادھر
رکھیں چار ادھر اور سب کو مخاطب کر کے کہا کہ اب میں نکالتی ہوں
نواب - یا خدا شمن نام مبارک میں نکلیں -
شمن - ایسی تیسی تمہاری -
آغا - جو نکلے - ہماری ایک کہیں نہیں گئی ہے -
مہری - یا اللہ مچھو چھٹ اور سب کا نام نکلے -
کندن - اری مچھو چھٹ اور سب کا نام نکلے - اسکے کیا معنی
ہوے - کیا سب کی سب اسکے کھونٹے باندھی جائینگی بس
ایک بہت ہے -
شمن - ہم اس چٹھی میں شریک نہیں ہیں -
آغا - رو دو - رو دو دری -
شمن - دور ہو تمکو رسے تو خود رو - روئے ہماری جوتی رو دے
ہماری بیزار - مو او وانہ ہو گیا ہے کیا -

مہری - اچھا تم تو کھولو پہلے -

مہری نے پہلے ایک چٹھی اٹھائی اور نواب بشیر الدولہ کو دی
انھون نے کھولی اور پڑھکر کہا (مہری) مہری نے کہا یا اللہ
خالی جائے یا خدا خالی جائے اور یہ کہکر دوسری چٹھی اٹھائی
نواب اور آغا دونون بول اٹھے خالی - اب مہری اچھل
پڑی (چلو ہم تو بچ گئے - ہماری دعا یہین تک رہ سکتی ہی
اور یہ تینون جانین انکا کام جانے - ہمین کیا واسطہ ہے
یہ کہکر دوسری چٹھی اٹھائی نواب صاحب نے پڑھکر کہا
(آیا - جمالن) جمالن اپنا نام سنکر مسکرائی - منمن بولی اللہ
کرے انھین کا نام نکل آئے دوسری کھولی تو وہ بھی خالی گئی

جمالن - چلو ہم بھی بچ گئے -

نواب - مہری کے بچ جانے کی ہمکو بھی خوشی ہوئی -

جمالن - اور ہمکو اپنے بچنے کی خوشی ہوئی -

منمن - اب ہم اور کندن رہگئے -

نواب - (گولی کھولکر) کندن جان -

کندن - اللہ عزت رکھنے والا ہے -

نواب - (دوسری چٹھی کھولکر مسکراتے)

آغا - (اچھل کر) مال مبارک -

نواب - بی کندن جان صاحب مبارک ہو آپکو -

کندن - (جھینپ کر) ایسی تیسی تمھاری -

نواب - اب تو ہم زبان ہار گئے -

کندن - (اٹھکر) ہم تو جاتے ہین اب -

آغا - (دوپٹا پکڑ کر) کیا دل لگی ہے -

کندن - (جھٹککر) یہ مہری کے ہاتھ ہین کہ قلم کر ڈالے بس -

مہری - اب ہم کیا ان گوئیون کے پیٹ مین بیٹھے تھے -

ہمارا اسمین کیا قصور ہے بہن -

کندن - بھلا اسمین عوضی ہو سکتی ہے -

آغا - جی نہین - عوضی ووضی کچھ نہین ہو سکتی ہے -

کندن - ہماری عوضی ہماری بھاوج -

آغا - جی نہین -

کندن - ای ہمسے جوان ہے -

آغا - ہمکو نہین چاہیے -

اس چہل پہل کی عین گرم بازاری کیوقت نواب بشیر الدولہ
کا ایک سپاہی اور ایک خدمتگار دوڑتا ہوا کمرے مین آیا -

نواب - یہ کیا حماقت ہے بے -

منمن - اوئی مین کانپ اٹھی -

سپاہی (ہانپتا ہوا) سرکار بچا ٹمکس پر قبضہ ازون کا پھر
ہوگیا اور کوتوال آگئے ہین -

نواب - کیا ؟

کندن - یا اللہ بچائیو -

خدمتگار - حضور کوئی بات اسمین ضرور ہے -

نواب - آغا - دیکھو تو جی -

منمن - مین تو بھاگ کے اس شہ نشین مین جو رہتی ہون

کندن - مین بھی چھپ رہونگی -

راوی - منمن اور کندن بھاگ کے شہ نشین مین گئی ہی تھین
کہ کمرے مین رپ رپ کی آواز آئی اور بشیر الدولہ کے ہوش اڑ گئے
مگر ابھی تک مہری کے زانو پر سر رکھے لیٹے ہوئے ہین اور جمالن
انکے پاس لیٹی ہوئی ہے کہ دفعتہ انسپکٹر شہباز خان دندناتے
ہوئے کمرے کے اندر - اور انکے پیچھے چار کانسٹبل اور دو
جنٹے - اور ایک لالہ - دیکھتے ہی مردنی چھاگئی -

انسپکٹر- نواب صاحب تسلیم-
بشیر- کیا بات کیا ہی-
ا- دیکھیے عرض کرتا ہون-
ب- (گھبرائے ہوے) فرمایئے فرمایئے-
ا- (مہری کیطرف) تمھارا کیا نام ہی-
مہری- حضور ہمارے نام دو ہین مگر ہمکو لوگ منّی کہتے ہین-
ا- (کانسٹبل سے) بلاؤ تو اُس آدمی کو-
ک- (کمرے کے باہر جاکر) چلو جی عیدو-
ع- (کمرے مین قدم رکھکر) نواب صاحب کو سلام-
ا- یہی ہی-
ع- ہان ہجور یہی حرامجادی ہی-
مہری نے جو اپنے میان کو دیکھا تو ہوش اُڑ گئے اور تھر تھر کانپنے لگی- رنگ رو باختہ- بشیر الدولہ سمجھے کہ مہری نے کوئی سنگین جرم کیا ہی اور تھانہ دار اور کانسٹبل اسکو گرفتار کرنے آئے ہین- پہلے تو انکے ہوش حواس غائب غلّہ تھے کہ پولیس والون کا آنا کیا معنی مگر اب سمجھے کہ مہری کے لیے آئے ہین تو بہت زور سے مہری کو ڈانٹا دور ہو میرے گھر سے مُردار کیا انسپکٹر صاحب اِسنے کوئی خون کیا ہی- آپ فوراً اِسکو گرفتار کر لیجایئے)
ا- اِسنے خون نہین کیا ہی- آپ نے حمیت کا خون کیا ہی اور شرع کا خون آپ کی گردن پر الگ ہی-
عیدو- حرامجادی اب دیکھو تو اپنی گت-
مہری- (گردن نیچے کرکے رونے لگی)
ع- اب روتی ہی مکّار-
ا- اور تمھارا کیا نام ہی بی صاحب-

آیا- سرکار ہمارا نام-
ا- کیا! بتاتی کیون نہین- جب اوکھلی مین منھ ڈالا تو موسلون کا کیا خوف ہی-
آیا- سرکار ہماری آبرو آپ کے ہاتھ ہی-
کانسٹبل- ہونھ! بڑی آبرو دار ہین!
ا- کیسی کچھ- لے نام بتاؤ نہین اور ذلیل ہو گی-
ک- بتاتی ہی کہ نخرے کرتی ہی اب-
آیا- ہمارا نام جما——
ا- کیا منھ سے صاف بولو-
آیا- جمالن میرا نام ہی سرکار-
ا- جمالن! یہ نام تو مین نے سُنا ہی- کوئی رپٹ لکھانے آیا تھا- جمالن! روزنامچے دیکھینگے چلکے-
ک- تم یہان کیون آئی ہو-
جمالن- نوکری کرنے کو آئی تھی-
ک- نوکری! کیا کماتی ہی- ٹکٹ لیا ہی-
آیا- نہین- آیاگیری کی نوکری کرتی ہون-
کانسٹبل- (دوسرا)- آیاگیری کی نوکری کرنے آئیو- اور نواب صاحب کی بغل مان پہوڑ رہیو-
ا- یہان مردانے مین آیاگری کیسی- اور جو آیاگری کے لیے آتی ہی وہ بغل مین سو رہتی ہی-
بشیر- اچّھا صاحب تو میرے مکان پر تو پنچایت نکیجیے یہ-
ا- آپ ہین کس خیال مین نواب صاحب- آ ورنہ آپ فرما کیا رہے ہین- کچھ نسبت کی بھی خبر ہی حضور کو یہ بھی معلوم ہی کہ یہ کونسا جرم ہی-
بشیر- جرم کیسا- کیا جرم کیا ہی-

ا۔ جی یہ جرم چکی پیسنے کا ہی۔
ب۔ چکی کوئی اور پیستے ہونگے۔
اتنے مین سب انسپکٹر رام سنگھ بھی آئے اور ان دونون عورتون کو دیکھکر عیدو سے پوچھا۔ تیری عورت کون ہی اسمین۔ اُسنے مہری کیطرف اشارہ کرکے کہا (ہجور یہ ہی)
رام۔ اور یہ کون مسماۃ ہین صاحب۔
ا۔ جی یہ کوئی جمالن ہین۔ آیاگیری کرتی ہین۔
رام۔ مسماۃ جمالن آیا۔ اخاہ۔ یک نشد دوشد۔ اِنکو آپنے پہچانا نہین انسپکٹر صاحب (کانسٹبل کی طرف مخاطب ہوکر) قیصر باغ کے نکڑ پر جو لال کوٹھی ہی اُسمین ایک ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اُنکے ہان مہتر نوکر ہی دیکھو بھلا ہی سا نام ہی۔ بخشا۔ سمجھے۔ بخشا کو جاکے بلا لاؤ۔ کہو تیری لڑکی کا پتا ملگیا۔
ا۔ کیا۔ یہ مہترانی ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔ اور یہ اِسکو پاس بٹھائے پاس لٹائے ہوے تھے۔ اری لاحول ولا۔ لاحول ولاقوۃ۔
رام۔ تمھارے مرد کا کیا نام ہی۔
جمالن۔ ہجور مرد کا نام ہم کیا بتائین۔
رام۔ اچھا تیرے باپ کا نام کیا ہی۔
ج۔ یہی جو ہجور نے لیا ابھی ابھی بکسا۔
ا۔ جمالن نام سُنا تو مین خود بھی کھٹکا تھا کہ روزنامچے مین کسی نے لکھوایا تھا کہ اُسکی جوان لڑکی کا دور وز سے پتا نہین ہی کہ کہان چلی گئی۔ مگر تم نے خوب پہچان لیا۔
رام۔ نواب صاحب کے بھی کیا کرتوت ہین۔
ا۔ ماشاء اللہ۔ خدا جانے کیا حشر ہوگا۔

انسپکٹر اور رام سنگھ ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ میان عیدو کھڑے دانت پیس رہے تھے اور اِنکی بیوی یعنی مہری نیچی گردن کیے ہوے روتی جاتی تھی۔ رام سنگھ اِن دونون سے چہل کرتے تھے (کیون مہری۔ بھلا اب جو نواب صاحب تمکو جواب دیدین تو ہمارے ساتھ چلی چلو)
عیدو بولے سرکار جب ایک کو چھوڑ کے یہان آئی تو اب اسکا کون ٹھکانا ہی۔ عورت گجر گئی بس۔ مداکھو ب بیٹھین نکال کے اِسکو چھوڑ دونگا۔ رام سنگھ نے جمالن سے پوچھا کیون آیا جی کتنے دن سے غائب ہو)۔ آیا تھر تھر کانپتی ہوئی اُٹھی اور ادب کے ساتھ دور سے رام سنگھ کے قدمون کے پاس گر پڑی اور کہا (سرکار دہائی اللہ اور نیچو ہجور ہم سے بڑا کسور ہوا اب جو مرجی ہووے)۔ رام سنگھ مسکرائے اور کچھ کہنے ہی کو تھے کہ کانسٹبل بخشا مہتر کو ساتھ لیکر حاضر ہوا اِس مہتر کے ساتھ چار مہتر اور تھے۔ بخشا نے جھک کے سلام کیا اور اُن چارون نے بھی جُھک جُھک کے سلام کیا۔
رام۔ بخشا تمھارا نام ہی۔ تم بھنگی ہو۔
بخشا۔ جی نہین ہجور ہم مہترجادے ہین (مہترزادے)
ا۔ (مسکراکر) معقول بات ہی۔
رام۔ (ہنسکر) مہترزادے ہین آپ۔
بخشا۔ ہجور کی جوتیون کی پھٹ پھٹ ہین۔
رام۔ تیری لڑکی جو بھاگ گئی تھی اُسکا کچھ پتا لگا۔
بخشا۔ ہجور یہ کیا بیٹھی ہی۔ جو حکم ہو جاے تو ابھی کھجت اُتار کے بیس اُسکے لگاؤن۔
ا۔ بک مت۔ یہان مارپیٹ کی کیا بات چیت ہی۔ اِس عورت کا مرد کہان ہی۔

بختا - اسکا مرد یہی ہی - نام تبلائے -
مرد - ہجور میرا نام گھگھو ہی -
ا - نرا گھگھو ہی ہی -
رام - انسپکٹر صاحب انصاف سے دیکھیے تو ان ہیچ
تو نون مین اس شکل صورت کی عورت کا خدا ہی حافظ ہی -
ا - مین خود یہی کہنے کو تھا -
رام - اب تھوڑی تو انکی اوقات ٹھہری - جہان کسی نے
چہرہ شاہی کھنکتے ہوے دکھائے اور بس پھسل پڑین -
ا - روپیہ عجیب چیز ہی بھائی صاحب -
رام - یہ عورت تیری کون ہی گھگھو -
گ - ہجور ہماری جورو ہی -
رام - کتنے دن سے غائب تھی -
گ - ہجور آج دسوان دن ہی -
رام - تمکو کسی پر شک تھا -
گ - ہمسے ہجور ایک تنبولی نے کہا تھا کہ ایک آیا کو ایک
نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہی اور وہ عورت کھراب ہی
اور جوان ہی اور گوری گوری ہی - ہم سمجھ گئے کہ یہی ہوگی
ہم نے پھر اس سے دھر دھر کے پوچھا کہ وہ نواب کون
ہین مگر پھر اسنے نہ بتایا -
ا - تو اسکی عورت ہی -
ج - ہان سرکار -
ا - نواب صاحب کے پاس کب سے آتی جاتی ہی -
ج - ہجور آٹھ دن سے یہین ہون -
ا - کھاتی پیتی کہان تھی -
ج نواب صاحب کے ساتھ -

ا - ہی لعنت خدا -
رام - توبہ! توبہ! ایک ساتھ بیٹھ کے کھاتی تھی -
ج - جی ہان - ہم اور مہری دونون کھاتے تھے -
عیدو - عجب ہوگیا - ہجور یہ آسمان کیون نہین پھٹ
پڑتا ہی - عجب گھدا کا چھترانی کے ساتھ کھانا کھالیا -
رام - نواب نامدار یہ کیا کہہ رہی ہی -
نواب - (آنکھیں نیچی کرکے) جسکا جو جی چاہے وہ کہے -

ما کار خویش را بخداوند کارساز
بسپردہ ایم تا کرم او چہا کند

ا - اب خدا یاد آیا -
رام - جی ہان ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی -
نواب صاحب کے احباب کو آغا الماعوچی نے اُسیوقت
خطوط اور رقعے روانہ کیے کہ یہ مدد کا وقت ہی - نواب
بشیر الدولہ بہادر بڑی مصیبت مین پڑ گئے ہین -
بعضون نے تو جواب ہی نہین دیے اور بعضون نے
آدمی کو گھرک کے نکالدیا اور بعضون نے جواب دیے بھی
تو بے مروتی کے -
ا - آغا صاحب مہربان مخلصان زاد نوازشہ - بندگی کے بعد
واضح ہو کہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہوا کہ نواب بشیر الدولہ بہادر
نے کسی منکوحہ عورت کی عزت لی اور اُسکو اپنے گھر ڈال لیا
تھا اور آج اسکا میان پولیس والون کو ہمراہ لیکر نواب
صاحب کی کوٹھی پر آیا اور وہ عورت نواب صاحب کے پاس
لیٹی ہوئی پکڑی گئی - بڑا افسوس ہوا - مگر ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

نواب صاحب کو ہم سمجھایا کیے مگر انھون نے ایک نہ سنی

نتیجہ کار بد کا کار بد ہے

بندہ میر ضامن علی عفی عنہ

یہ نواب صاحب کے بڑے پرانے دوست تھے۔

۳ - شفیق من آغا صاحب سلامت - آپکا خط جس کے پڑھنے سے سخت قلق ہوا مجھے اسوقت ملا منکوحہ عورت کی آبرو ریزی خلاف شرع ہے نواب صاحب کے یہ ہتکنڈے کوئی نئی بات نہیں ہے - بندہ ہزار ہا بار انکو سمجھاتا رہا مگر انھون نے ایک نہ سنی آخر کار دھر لیے گئے - وہ عورت کون ہے - کوئی پیچ قوم ہے یا کوئی شریف زادی - ضمانت پر بالفعل رہا ہو سکتے ہین -

رقیمہ نیاز کمترین اسد اللہ

یہ صاحب بشیر الدولہ کے ساتھ کے پڑھے اور کھیلے ہوے ہین

۳ - مائی ڈیر آغا - مین نے ایک آزمودہ کار سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ضمانت پر نواب صاحب ابھی رہا ہو سکتے ہین - مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ مسماۃ کون ہے - مجھے بیسی ام اطلاع دو آدمی ساتھ بھیجتا ہون - انسپکٹر تو نوابصاحب کا دوست ہے یہ گڑبڑ کیا ہو گیا -

خاکسار راجی مل

یہ نواب صاحب کے محرم راز اور لنگوٹیے یار ہین -

۴ - مکرمی جناب نوابصاحب - آغا الماغوجی کا ایک رقعہ میرے پاس اس مضمون کا آیا ہے کہ کسی عورت کے شوہر نے تھانے پر رپورٹ لکھائی تھی کہ آپ اسکی منکوحہ بیوی کو بھگا لے گئے اور آج اسکا میان پولیس کو لیکر آپ کی کوٹھی پر آیا تو زن مذکورہ آپ کی بغل مین مع ایک اور زن جوان کے پائی - آغا مسخرے کی بات کا تو ہمین ذرا بھر یقین نہین ہے اول تو یہی سمجھ مین نہین آتا کہ پولیس والے باوصف آپ کے سپاہیون اور چوکی پہرے کے کیونکر ایسے مقام تک گھس گئے جہان آپ اس عورت کو بغل مین بٹھائے ہوے تھے اور پھر دوسری مسماۃ صاحب کیون تشریف فرما تھین یہ آغا باجی کا مسخرہ پن ہے -

آپ کا نیازمند - سری چند

اور یہ ان صاحب کو خبر ہی نہین کہ ایک چھوڑ چار چار موجود تھین اور خطوط تو آغا الماغوجی کے پڑھ کے رکھ لیے مگر ذیل کے خط کا جواب لکھا -

۵ - آغا صاحب - مین ابھی حاضر ہوتا ہون تم نوابصاحب کو تسلی دیتے رہو - میرے ہان اسوقت انیٹرم صاحب مصور آئے ہین وہ گئے اور بندہ سوار ہوا منکوحہ عورت کا بھگا لیجانا بڑا سخت جرم ہے مگر از راستی کہ بر راست اور ہم پہلے ہی سے سمجھاتے تھے کہ بشیر الدولہ بہت برا کرتے ہو مگر وہ کم بخت سنتا کسکی ہے کہا کرتے تھے کہ ؎

مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین

اب مزے چکھیے -

ملگئی میری سیہ بختی مین
دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

مین روز کہا کرتا تھا کہ ؎

دین و دنیا سے گیا تو یہ سمجھ لے اے داغ
غضب آیا اگر اس بت پہ ترا دل آیا

مین دو سوا دو گھنٹے مین آتا ہون -

یورس ٹرولی میر مشتاق حسین

اسکا جواب آغا نے یون لکھا -

جناب میر صاحب -

تا تو بمن میرسی من بجد امیر سم

آپ کے دوسوا دو گھنٹے پر لعنت - پھر آئے تو کیا آئے
وقت پر آؤ تو کام آؤ ورنہ بیوقت آئے تو کیا - تا تریاق
از عراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود - یہان ایک گل
اور کھلا ہی - دوسری عورت بھی جو نواب کے گھر سے دس
روز سے باہر نہین نکلی منکوحہ نکلی اور بہت نیچ قوم -
خدا کے لیے جلد آؤ - تمھارا خادم آغا المانحوچی -

پندرہ منٹ کے عرصے مین میر مشتاق صاحب کی گاڑی
آئی - اُترتے ہی تھے کہ آغا نے بڑھکے اِنکو لیا -

میر - یہ کیا گڑبڑ ہو گیا -
آغا - نرا غضب ہو گیا -
میر - ہین کہان -
آغا - وہان کمرے مین تحقیقات ہو رہی ہی -
میر - شہباز خان آئے ہین -
آغا - جی ہان اور ایک ہندو کوتوال ہی -
میر - اچھا تو پہلے بغیا مین آؤ -
آغا - (بغیا مین) ستم ہو گیا حضور -
میر - گھبراؤ نہین - یہ بتاؤ کہ وہ عورت کون ہی -
آغا - وہ ایک مچھلی والی ہی -
میر - لاحول ولا قوۃ اور میان اُسکا کہان ہی -
آغا - وہ بھی آیا ہی -
م - یہ کتنے دن سے تھی -
آغا - کوئی بیس دن تو ہوے ہونگے -
م - توبہ - اور وہ دوسری عورت کون ہی -
آغا - کہتے ہوے شرم آتی ہی -
م - کیون کیا کوئی شریف زادی ہی -
آغا - جی بڑی شریف زادی - مہترانی ہی -
م - میرے سر کی قسم -
آغا - آپ کے قدمون کی قسم -
م - وہ بھی منکوحہ ہی -
آغا - اُسکا باپ اور شوہر اور تمام کنبا آیا ہی -
م - توبہ توبہ - اور وہ کبھی نہین ملی -
آغا - ایک وہ - چار ہین اسوقت -
م - تو ایک مہترانی بھی ہی -
آغا - چلیے نا - اب یہان کھڑے رہنے سے کیا ہوگا -
م - کیا چلین میان - لاحول ولا قوۃ ! -
آغا - کئی مہتر آئے ہوے ہین - اور بی مہترانی اور مہری
دونون سرکار کی بغل مین پکڑی گئین - چار اسوقت
بیٹھی ہین وہان -
م - اور چارون شوہر والی ہین ؟
آغا - جناب - ایک دو تین چار - ایک مہری - دو کٹنین
اور ایک آیا - بی مہترانی صاحب -
م - دو کٹنین ناحق تھین - ایک کٹن کے عوض اگر جولاہن
یا چمارن ہوتی تو لطف زیادہ ہوتا - افسوس - مگر معلوم نہین
کہ شہباز خان کیسا آدمی ہی مقدمہ بڑھیگا - سُنا صاحب فاشی مجسٹریٹ
بھی خلاف ہین -
آغا - میر صاحب بندہ نمک حرامی تو کرنا نہین چاہتا مگر ہماری
سرکار نے تو اندھیر کر دیا تھا کسے باشد - گھر دن مین کٹنیان
بھیجا کرتے تھے - غضب خدا کا یہان تک نہ نازل ہو - فرمایئے
م - کیا کہین یار -

آغا — چلیے اب وہان تک تو چلیے —
م — چلو چلین مگر مہترانی کا ذکر سنکر نفرت سی ہو گئی —
آغا صاحب کے ساتھ میر مشتاق حسین صاحب گئے تو
انسپکٹر شہباز خان نے کہا — بندہ کی عرض ہے — رام سنگھ نے
بھی جھک کے سلام کیا — میر مشتاق حسین صاحب
علیک سلیک کے بعد اُسی بنچ پر بیٹھے —
میر — یہ کیا ہنگامہ ہے — آپ لوگون نے آج یہان کیون
تکلیف کی ہے —
رام — نواب صاحب ہی سے پوچھیے —
میر — یہ کون عورت ہے —
ا — جی یہ نواب صاحب بہادر کی آشنا ہین —
جمالن — حجور ہمکو اس دھوکے سے بلوایا کہ محل نے یہان
ایک نوکری خالی ہے اور جب یہان آئے تو ہمکو گھر سے نکلنے
نہین دیا اور اِجت (عزت) کی اجت لی —
میر — تو اتنے دن سے تمکو قید کر رکھا ہے — تم کسی وقت موقع
پاکے نکل کیون نہ گئین —
مہری — پہرے چوکی سے بھاگ کے کہان جائین — سر گھڑیا
کنواڑے بند — ایک کمرے سے دوسرے کمرے مین جائین تو
دو چار مسٹنڈے ساتھ —
میر — تم کون ہو —
مہری — حضور مجھے بھی نوکری کے بہانے سے بلوایا تھا —
بس یہان آنا تھا کہ جبر جھٹو کر لیا — نہ انکم تھین بیگم — یہی
تھے — جب سے دن رات روتے روتے آنکھین پھوٹتی ہین
نہ تو ہمکو ان دونون کمرون سے کہین جانیکا حکم ہے نہ کسو سے
بات کرنے پاتے ہین — جی گھبراتا تھا کہ اللہ کہان پھنسایا

لاکے — بارے خدا نے ہماری سُن لی —
رام — تو جلسن پہچانتی ہے —
میر — اچھا اِنکے میان کو تو دعویٰ نہین ہے —
عیدو — واہ صاحب — حضور بھی اچھے آئے —
میر — بھئی جو بات ہونی تھی وہ تو ہو گئی اب تو کچھ بھی
ہو نہین سکتا — باقی نواب صاحب سے کچھ لے مرو بس —
عیدو — ہم نالت بھیجتے ہین ایسے روپیے پر — اجّت
ہمارے گھر کے لوگون کی اُتارلی اور اُسنے لے کے کھراب
کر دیا جو اگر نوابی ہوتی تو سر کاٹ کے دھر دیتا —
بخشا — ایسی ہی بات ہے —
رام — یہ عورت تو اِنکے میان عیدو مہرا کی ہے —
میر — اِسکو تو مین پہچانتا ہون —
ع — حجور کے یہان جھوائی تو لے سے حصہ لیکے گیا تھا —
میر — ہان خوب یاد آیا — اور یہ کون ہے —
رام — جی یہ اُسی سے پوچھیے —
بخشا — جی یہ ہماری لڑکی ہے اور یہ ہمارا داماد ہے — دس دن
سے روٹی جو اچھی طرح کھائی ہو تو کسم لیجیے آج پتا چلا
ہے — مین مہتر جادا ہون —
ا — (شہباز خان) — خوش ہوے میر صاحب — اور جمالن
اِدھر دیکھو تو کھانا کہان کھاتی تھی —
جمالن — نواب صاحب کے ساتھ —
ا — توبہ توبہ — مہترانی کے ساتھ کھانا کھاتے تھے — کیا
اندھیر کی بات ہے — ستم ہے بس افسوس صد افسوس —
بخشا — اِتنے بڑے رئیس کو یہ نہ چاہیے —
میر — اچھا اب تم ہی رحم کرو صاحب —

بخشا - کھدا ہی ہجور بس اور تو نہین جانتے -

مھری - ہمارا صبر پڑیگا -

میر - تم لوگون کو رحم کرنا لازم ہی -

مھری - اللہ کرے ایسی جگہہ اسکی گردن ماری جاے جہان پانی نہ ملے ہماری آبرو دلی ہی - ہم کو بے قابو پاکے کہین کا نہ رکھا مگر اللہ نے بچا لیا -

جمالن - ہم لوگ تو سمجھے تھے کہ بس اب اس جنجال سے نہ بچنے کے مگر اسکی مرضی -

میر - ہم تو تمکو یہی صلاح دیتے ہین کہ اب اسکے حال پر رحم کرو - اور پھر پور روپیہ اسسے لے لو -

بخشا - اللہ کو منہہ دکھانا ہی -

عیدو - نواب ہوتی تو تماسا دکھا دیتے میر صاحب - مدا اب بے بس ہین -

ا - اچھا اس سے کیا مطلب ہی -

ع - ہجور کو ڈراتے ہین نہین ہم تو گرانسہ سے موڑ کاٹ لین - اور کیا -

رام - پھانسی بھی یاد ہی -

ع - بلا سے ہجور -

رام - تو تمھاری عورت کا تو اسمین کچھ قصور نہین ہی وہ بیچاری بے بس ہو گئی - کیا کر سکتی -

ع - ہجور پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ یہ حرامجادی اپنے آپ نواب کے پاس آئی - مل اب سنا کہ بہانے سے بلوا کے جبر دلی (زبردستی) گھر مین بند رکھا -

بخشا - یہی تو ہوا ہی -

جمالن - ہم دھوکا کھا گئے -

رام - اور دو دو ایک دم سے -

جمالن - دو نہین چار ہین -

مھری - کاہیکو بکتی ہو -

ا - چار کیسی - وہ دو اور کہان ہین ؟ -

جمالن - ڈھونڈھ لایئے تو بتا دین -

گھگھو - بتاتی کاہے نہین حرامجادی -

مھری - اب اس سے کیا مطلب ہی بہن -

جمالن - جسمین چار چار نالشین ہون موسے پر -

رام - جمالن تم ذرا ادھر آؤ اور مھری تم بھی آ جاؤ بس اور کسی کو ہم نہین بلاتے -

مھری اور جمالن کو لیکر رام سنگھ علیحدہ گئے اور وہان کچھ باتین ہونے لگین - اب سنیے کہ منمن اور کندن نے جو سنا کہ جمالن ہمکو دھرے دیتی ہی تو کانپ اٹھین - ادھر ادھر تلملاتی پھرین مگر مفر کی صورت نہین پائی -

کندن - بس آیا موئی کی زبان جل جاے -

منمن - جی چاہتا ہی منہہ جھلس دون پکڑ کے -

ک - مھری بچاری نہین بولی -

م - یہ مردار مہترانی ہی نہ آخر -

ک - جی چاہتا ہی کو ڈپٹ دون -

م - تمکو تو خبر کچھ ایسا ڈر نہین مگر ہماری تو ہڈیان ہی تمھارا بھائی کچل ڈالیگا -

ک - اور ہمکو چھوڑ دیگا ہمارا بھائی -

م - کیا کرین اب -

ک - بڑے پڑے پھنسے -

م - اور ہمکو اس موذی کاٹے سے ہمیشہ سے نفرت تھی

ک - یہی روپیہ وہ چیز ہے کہ آدمی کو اندھا کر دیتا ہے بس چوندھیا دیتا ہے -

م - اب یہ کہ تلاش ان دونون کو بیچکے گیا کہان -

القصہ پولیس والے بعد تحقیقات باضابطہ ضروری کارروائی کرکے روانہ ہوے تو بشیر الدولہ سوچے کہ چلو اپنے دوست انسپکٹر کے پاس جو تحصیلدار کے ہان اُٹھ گئے ہین اور اُنسے چلکے مشورہ لو -

خدمتگار - حضور کوئی بشیر الدولہ آئے ہین -

انسپکٹر - (بآواز بلند) کون بشیر الدولہ -

بشیر - کہو نواب بشیر الدولہ - آپکے دوست -

خدمتگار - سرکار حضور کے دوست نواب بشیر الدولہ ہین

ا - تم یہان کہان آ گئے - بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ صاحب ہمسے بدظن ہو جائینگے - یہان کچھ کام نہین ہے -

خ - حضور ہمارے آقا غصہ ہوتے ہین -

بشیر - پوچھو کہین اور چوری سے چلتے ہو - دو دو باتین کرنی ہین بس -

ا - ارے میان تم جانتے ہو کہ ہین گردن زدن -

بشیر - (زینے کی طرف جاکے) اچھا خیر -

ا - خیر یا خیر اور شر کیسا - ہم نیر سے اپنی نوکری دینگے بھلا -

بشیر - بیلے نکرنا -

ا - کوئی ہے مار کے نکال دو -

ب - (جلدی جلدی قدم بڑھا کر) اچھا سمجھا جائیگا -

ا - چکی پیسو جاکے اب -

ب - شور - ٹھہر جاؤ -

ا - غفور - نکالدے اس سور کو یہان سے -

بشیر الدولہ بہت گھبرائے ہوے یہان سے گاڑی پر سوار ہوے اور گھر جاکر آدمی کو حکم دیا کہ کدرا اور للتوا کو بلا لاؤ آدمی اُنکے مکان پر گیا تو دیکھا کہ کدرا للتوا کی دکان پر بیٹھا ہے

آدمی - کدرا چلو نواب صاحب نے یاد کیا ہے -

للتوا - کون نواب صاحب بھیا -

آدمی - چلو تمکو بھی بلایا ہے -

للتوا - تب بلایا تو ہے - بھلا کب کہا کیس نے ؟

آدمی - سرکار نے - این ! تم تو جیسے اجنبی ہو گئے -

للتوا - تو ہم اور کدرا تو نواب محمد عسکری کے نوکر ہو گئے ہین

آدمی - کیا ! دل لگی کرتے ہو کیا ؟

ک - دل لگی نہین - سچ کہتے ہین -

آدمی - اور تیری جورو کہان ہے بے -

ک - (بگڑ کر) کیا !

للتوا - یہ جورو جانے کی بات چیت اچھی نہین ہے - بھائی لے ہماری دکان سے ٹل جاؤ -

آدمی - آج تو کچھ اُلٹی اُلٹی باتین ہو رہی ہین -

ل - ارے بھائی کہہ تو دیا کہ ہم دونون اب عسکری نواب کے نوکر ہین -

ک - اپنے نواب سے کہو آٹے دال کی کھبر لین -

ل - اچھا اِس سے کیا مطلب ہمکو -

ک - اور وہ جھری والے ٹکڑے ہین کیا ہوا -

آدمی - دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہے -

ک - چکی پیسنے ہونگے -

آدمی - کیا بکتا ہے - جوتی کھانے کی باتین -

ک - (چڑ کر) دہائی ہے مارے ڈالتا ہے -

للتوا - (دوکان سے اُتر کر) کیون لڑتے ہو جی)
آدمی - (کدرا کو پیٹ کر) مار ہی ڈالونگا -
للتوانے اُٹھاکے دے مارا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور کدرانے خوب ٹھونکا - بشیر الدولہ کا آدمی پٹ پٹا کر اُٹھا اور گالیان دیتا ہوا گھر گیا اور نواب صاحب کے پاس جاکر رونا شروع کیا -
آدمی - سرکار ہمکو کدرا اور للتوانے مارا -
بشیر - (آگ بھبوکا ہوکر) کیا ! کدرا اور للتوا بھی ہمارے دشمن ہو گئے -
آدمی - حضور وہ کہتے ہین کہ ہم نواب محمد عسکری کے نوکر ہین
بشیر - ہان !!
آدمی - اور کدرانے ہمسے پوچھا کہ مہری والے مقدمے مین کیا ہوا - تمہارے نواب جلی پیسینگے -
بشیر - آغا کو بلاؤ - آغا صاحب کدرا اور للتوا کو پیٹتے ہوے لاؤ - جوتے مارتے ہوے لاؤ -
آغا - کیا ہوا کیا - ارے کیا ہوا بھئی -
آدمی - سرکار نے ہمکو بھیجا تھا کہ للتوا اور کدرا کو بلا لاؤ اُنھون نے ہمکو بھی گالیان دین اور سرکار کو بھی گالیان دین اور بہت بُرا بھلا کہا اور جب ہمنے منع کیا کہ سرکار کو کیون اِس موافق کہتے ہو تو ہم کو مارا - دونون نے ملکر ہمکو مارا -
بشیر - اب اِس تحقیقات سے کیا مطلب ہے ٹھوکتے ہوے لاؤ جوتے مارتے ہوے لاؤ -
آغا - بہت خوب - چلو بھئی -
آغا صاحب اُس آدمی کے ہمراہ للتوا کی دکان پر گئے اور ڈانٹ کے کہا کیون بے منہار والے پاجی دو کوڑی کے آدمی تو اور نواب بشیر الدولہ بہادر کے خدمتگا پر ہاتھ اُٹھائے للتوانے اسکا جواب یون دیا (ہجو بن نا بک - کو بیچ مین بولتے ہین یہ نواب بشیر الدولہ کے نوکر اور ہم اور کدرا نواب محمد عسکری کے نوکر - نوابون کے نوکرون کی لڑائی مین آپ باپ باپ بڑے آدمی کا ہیکو بولتے ہین) - آغا اور بھی جھلائے - کہا یہ عسکری بسکری کے بھروسے نہ بھولنا اتنا پٹوگے کہ کھوپڑی گنجی ہو جائیگی - اب یہ للتوا کو بھی طیش آگیا اُسنے کہا آغا صاحب جری جبان سنبھال کے بولیے گا - بان بس کہہ پا ہیگا - ہم کچھ آپکے یا آپکے نواب کے بسے نہین ہین ہمکو ایک کہیے گا تو ہم دس سنائینگے -
آغا صاحب جھلّے آدمی - اِنکو یہ تاب کہان کہ ایسے کلمے سُنین - آو دیکھا نہ تاؤ تڑسے ایک لپڑ جمایا - آدمی تھے تنہ زور یہ لپڑ اِس زور سے پڑا کہ پانچون جم گئین اور للتوا کو چکر آگیا یہ بھی پٹ پڑا کہ جان پہ کھیل جائے اتنے مین للتوا کے ایک دوست جسکا نام صادق تھا اور جو واقعی دوست صادق تھا آغا صاحب کو اُٹھاکے دے مارا آغا صاحب نے جھاڑ پونچھکر صادق کے بھی ایک ڈگ اِس زور سے دیا کہ اُسکا ایک دانت ٹوٹ کے کھٹ سے گر پڑا -
پولیس کے لوگ جمع ہو گئے - اور فساد بڑھ گیا - صادق لڑنتیا آدمی تھا - اور نجیب - نور خان کے اکھاڑے کا خلیفہ آغا صاحب بڑے تنہ زور آدمی - ہاتھ پاؤن کے کرارے - اور ڈنڈ پیل - اُسنے اِنکو اُٹھاکے دے مارا - اِنھون نے گھونسا دیا کہ دانت توڑ ڈالا - دونون پکڑے گئے - اور تھانے پر آئے رام سنگھ کو خبر ہوئی -

رام - کیا ماجرا ہے -

صادق - کوتوال صاحب یہ آغا جو کھڑے ہین انھون نے ہمکو اور للتوا کو مارا اور ہمارا دانت توڑ ڈالا -

رام - بڑے جنگی آدمی ہین -

للتوا - ہجور ہماری دُکان پر -

رام - مت بکو -

کانسٹبل - چپ رہو جی -

رام - اچھا اب بتاؤ کہ تم کو انھون نے کیون مارا اور تمھارا دانت کیونکر ٹوٹا -

صادق - کوتوال صاحب ہم اسکی دُکان پر للتوا کی بیٹھے تھے

رام - للتوا کون ہے؟

راوی - کیا تجاہل عارفانہ ہے - جی یہ وہی ہے جو حضور کے ساتھ کانپور سے آیا تھا -

صادق - یہ تمبولی ہے خداوند -

رام - ہان تو کیا ہوا -

صادق - کوتوال صاحب ہم اسکی دکان پر بیٹھے تھے کہ یہ آغا صاحب آئے اور انھون نے کہا دو سو گالیان للتوا کو دین -

رام - خواہ مخواہ گالیان دین -

صادق - پہلے آکے کہا کہ نواب بشیر الدولہ کا حکم ہے کہ جوتیان مارتے ہوئے للتوا اور کدرا کو لاؤ - للتوا بولا ہم نہین جاتے نواب صاحب کیا کوئی کوتوال ہین - بس یہ آغا صاحب نے للتوا کو دکان پر سے گھسیٹ لیا اور مارتے مارتے بیدم کر دیا اور جو ہم بیچ بچاؤ کو گئے تو ہمکو گھونسا مارا -

رام - تو نواب بشیر الدولہ کے بڑے زبردست ہین -

للتوا - ہجور بڑا پاجی آدمی ہے -

رام - لوگون کو زبردستی پکڑوا پکڑوا بلاتے ہین کوتوال کی کیا حقیقت ہے بھلا - اب ذرا دیکھو دانت توڑ ہی دیا کہ نہین -

کدرا - ہجور ہمکو کہدے گھر اسے لیے جاتے ہین کہ چل نواب صاحب کا حکم ہے کہ گھسیٹ لاؤ -

رام - بڑے وہ بنے ہین -

للتوا - جیسے انھین کے کی حکومت ہے -

رام - آپ کیا فرماتے ہین آغا صاحب -

آغا - ہم راہ راہ جاتے تھے بس صادق ہمکو پیٹ گیا اور للتوا اور کدرا نے اسکو مدد دی اور ہمکو ذلیل کرنے کی کوشش کی - ہمنے اپنے تئین چھڑا لیا تو صادق نے اپنے منہ پر گھونسا مارا اور اپنا دانت توڑ ڈالا -

ص - اس اندھیر کو دیکھیے -

ل - ہجور دیکھیے -

رام - تمنے سنتے ہو آغا صاحب -

ص - ہم بیٹے اور انھون نے چھڑا لیا - تم ایسے دس کو چھڑا لین بھلا - ہجور ہماری انکی کشتی ہو جائے -

رام - کیا بکتے ہو واہیات خرافات -

کانسٹبل - کشتی لڑو دنگل مین جاکے -

رام - تم نے کیا دیکھا للتوا -

ل - ہجور آغا صاحب نے آکے کہا چلو نواب صاحب نے تمکو یاد کیا ہے - ہمنے کہا اس تکہت ہمارا بکری کا ہرج ہوگا ہم نہ جائینگے - کہا - نواب صاحب کا حکم ہے کہ نہ آئے تو جوتے مارتے لاؤ -

رام - ہون!

ل - بس ہجو رہنے کہا کیا نواب صاحب کوئی کوتوال ہین یا کوئی انکا دیا کھاتا ہی بس ہجو رانی بات پر ہمکو دکان پر سے کھینچ لیا اور مارنے لگے - کدرا نے گل مچایا اور سادک بیچ بچاؤ کو آئے تو اُنکے جو رسے گھونسا مارا تو دانت ٹوٹ گیا -

رام - اور کون گواہ ہی -

کدرا - ہم ہجو ر -

رام - تم کیا کہتے ہو -

ک - ہجو ر ہم للتوا کی دکان پر بیٹھے تھے اور سادک سے باتین کر رہے تھے کہ آگا صاحب آئے اور نواب صاحب کا کھدمدار (خدمتگار) آیا - آگا صاحب نے ہم سے کہا کہ چلو نواب بشیر الدولہ نے یاد کیا ہی اور للتوا تمکو بھی بلایا ہی للتوا نے کہا ہم تو اس بکھت نجائینگے - اسپر آگا جی بولے کہ نجاؤگے تو جوتے مارتے ہوے تمکو لیجائینگے حکم ہی نواب صاحب بہادر کا للتوا نے کہا تو کیا نواب صاحب کے لیے ہین کچھ یا نواب صاحب کہین کے حاکم کوتوال ہین - بس اِتی بات مین بگڑ گئے اور للتوا کو مارنے لگے بس ہمنے گل مچایا لوگ دوڑے آئے سادک بچارے جو بیچ بچاؤ کو گئے تو اُنکو گھونسا لگایا اور بچارے کا دانت ٹوٹ پڑا -

رام - اور کوئی گواہ ہی -

آواز - ہم بھی ہین -

رام - آپ کا نام کیا ہی -

آواز - ہمارا نام چنڈا لگانیچر -

رام - نیا نام ہی -

چنڈا - انکا نام بھی تو آغا الماغوچی ہی -

رام - الماغوچی !!! آپکا اسم مبارک آغا صاحب -

آغا - نام تو میرا اصل مین رضائی بیگ ہی مگر -

چنڈا - اگر مگر نہین - نام بتائیے - رضائی بیگ اور توشک بیگ اور لحاف پرشاد اور گدڑی لال نہ بتائیے - صاف صاف بتائیے اسپر بڑا قہقہہ پڑا - رضائی بیگ کے بیٹے توشک بیگ اور لحاف پرشاد خوب سوجھی - کدرا اور للتوا اور صادق اور کل حاضرین انکی خوش کلامی سے خوش ہوے مگر سب کو حیرت تھی کہ یہ بیچ مین کہان سے کود پڑے - لڑائی کیوقت انکا تو کہین پتا ہی نہ تھا -

رام - ہان حضرت - آپ نے کیا دیکھا -

چنڈا - حضور بندہ درگاہ بوقدمے دوقدمے چلے آتے تھے

اِس فقرے پر بھی بڑا قہقہہ پڑا -

رام - تو آدمی کاہیکو تھو ہین آپ -

چنڈا - حضور سنا نہین -

اسپ تازی اگر ضعیف بود
ہمچنان از طویلہ خر بہ

رام - اچھا صاحب - فرمایئے -

چنڈا - تو دیکھتا ہون کہ اک ہنگامہ بپا ہی - پہلے خدا جانے کیا گلچپ ہوئی اور کس بات پر جوتا چلا مگر ہمنے صرف اسقدر دیکھا کہ یہ آغا الماغوچی صاحب بہت ہی بگڑے اور اس بچارے تنبولی کو دکان سے گھسیٹ کے مارنا شروع کیا بس پھر تو اللہ دے اور بندہ لے - مارتے مارتے بھرکس نکال ڈالا مین دُبلا پتلا دھان پان سہین آدمی - لڑنے بھڑنے کی طاقت نہین ورنہ اللہ جانتا ہی ان میان الماغوچی کو اتنا سمجھو نکلتا کہ انکا بھیجہ نکل جاتا یہ پہلوان جو کھڑا ہی اس بچارے نے

انکی خوشامد کی کہ اب جانے دیجیے کا ہیکو مارے ڈالتے ہو۔ بس اسپر آپ نے ایک ڈوگ جمایا اور اس بیچارے کا دانت توڑ ڈالا۔ افسوس کا مقام ہے۔

رام۔ بس اور تو کچھ آپ کو نہیں فرمانا ہے۔ آپ نے انکو گھونسا لگائے اور اسکا دانت ٹوٹتے ہوئے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے!

چنڈا۔ جی ہان۔ دونون کٹوری کی سی کھلی ہوئی تھین یہ بھی اور وہ بھی۔

رام۔ بڑی بڑی بولی۔ اچھا خیر آپ کے اظہار ہو چکے۔

چنڈا۔ ہان اگر حضور ایک بڑی بات تو باقی ہی رہ گئی ہے وہ بھی عرض کردون۔

رام۔ جو کچھ آپ کو کہنا ہو فرمایئے۔ مگر طول نہ دیجیے مختصر مختصر۔

چنڈا مختصر۔ بہت اچھا مختصر ہی سہی سہ

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے
طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

مختصر یہ التماس ہے کہ بس آغا المامعوجی کو سولی پر چڑھا دیجیے۔ اسپر بھی بڑا قہقہہ پڑا۔

رام۔ سولی پر چڑھا دین!

چنڈا۔ بیشک! آج اسکا دانت توڑا کل کسی اور کا کان کاٹینگے پرسون کسی کی ناک اڑا دینگے۔ ہر روز نیا شگوفہ کھلا ئینگے۔

اے زبردست زیردست آزار
گرم تا کے بماند این بازار
بچہ کار آیدت جہانداری
مردنت بہ کہ مردم آزاری

اسکا پھانسی ہی پانا اچھا ہے۔

آغا۔ یہ بالکل جھوٹا ہے۔ یہ وہان تھا ہی نہین۔

چنڈا۔ (کمر کستے ہوئے) یون قضا سر پر کھیلتی ہے۔

رام۔ (ہنسکر) اجی حضرت آپ ان بڈھے بڈھیون پر کیون خواہ مخواہ اس بوسے پڑتے ہین جسنے اتنے بڑے پہلوان کا دانت توڑ ڈالا۔

کانسٹیبل۔ یہ تو ایک پھونک ہین اڑا جائین۔

چنڈا۔ اڑوالو۔

آغا۔ اجی جناب بندہ ہارا۔

چنڈا۔ وہ مارا۔

آغا۔ تو اب مجھے کیا حکم ہوتا ہے کوتوال صاحب۔

چنڈا۔ اب آپ جا کے ایک آدھ کی ناک کاٹیے۔

رام۔ آپ اگر ضمانت دیجیے تو خیر ورنہ حوالات۔

آغا۔ تو مین تو نواب بشیر الدولہ بہادر کا نوکر ہون انکے نام عرضی لکھتا ہون وہ ضمانت کر دینگے۔

رام۔ آپ یہان ٹھہرے رہیے۔ انکا ضمانت نامہ آ لے تو پھر آپ تشریف لیجایئے۔

آغا۔ بہت خوب۔

آغا صاحب نے بشیر الدولہ کے نام عرضی لکھی۔

بجناب مستطاب نواب بشیر الدولہ بہادر۔

بعد عرض . . . . . . میرسانہ

ازانجا کہ حسب الحکم حضور کے واسطے سرکوبی و گوشمالی کدر امنہار و للتوا بیڑہ فروش فدوی بھیجا گیا تھا چنانچہ مسمی للتوا نے سخت بدزبانی اور فحش گالیون سے فدوی اور حضور پرنور دونون کو یاد کیا۔ جان نثار جان دینے پر آمادہ ہو گیا۔ للتوا نے بہت سخت سست حضور کی شان مین کہا بندے نے دکان سے کھینچکر ٹھونکا اسپر ایک شہدہ اسمی صادق کہ کبھی اکھاڑے مین لڑتا ہے بزعم پہلوانی للتوا کی

حرف حرف پورا کہ خانہ زاد نے ایک گھونسا اُسکے بھی جمایا اور اُسکا دانت میرے شہ زور گھونسے کی ضرب سے شکستہ ہوتا اب پولیس والون نے گھیر لیا - اور گرفتار کرکے تھانے پر لے آئے - بے ضمانت کے رہا ہونا غیر ممکن ہی دو سو کی ضمانت چاہیے - حضور ضمانت نامہ لکھدیں تو بندہ رہا ہو - آفتاب دولت درخشان باد

فدوی خانہ زاد آغا

یہ عرضی رام سنگھ نے اِنسے لیکر ایک کانسٹبل کو دی اور کہا جاکے نواب بشیر الدولہ کو دو اور ضمانت نامہ لکھوا لاؤ - تھوڑی دیر مین کانسٹبل واپس آیا - رام سنگھ نے پوچھا ضمانت نامہ لکھوا لائے - نواب صاحب سے ملاقات ہوئی تو اُسنے یون جواب دیا -

کانسٹبل - اجی سرکار کیسا جمانت ناما - پڑھتے ہی چٹھی اُٹھاکے پھینکدی اور کہا ہم نہین جانتے آگا یا گاگو - وہ ہمارا ملاجم نہین ہی - وہ شہدا جواری چانڈو باج ہی -

رام - یہ تو نوکرون اور مصاحبون کے ساتھ حال ہی ہم اِسکو کیا کرین -

آغا - کیا کہا! شہدا جواری چانڈو باز ہی؟ ضمانت نہین کی نواب صاحب نے!!!

آدمی - بشیر الدولہ کا ملازم جسکو انھون نے پہلے بھیجا تھا کہ للتو اور کدرا کو بلا لاؤ) یہ بڑے تاجب (تعجب) کی بات ہی - اِستے بڑے رئیس اور اپنے مصاحب کی دوسو کی جمانت نکی - کوئی کیس دن کی امید پر انکی نوکری کرے -

آغا - تو پھر اب حوالات کے بغیر چارہ نہین ہی -

رام - مجھے خود افسوس ہی -

آدمی - ایسے رئیس کی تو صورت نہ دیکھیے

آغا - بڑے پاجی نکلے -

رام - واقعی یہ شخص اِس قابل نہین ہی کہ کوئی اُسپر بھروسا کرے - افسوس اور دو سو روپے کی!

آغا - بڑی خرابی مین ہم پڑ گئے -

رام - میرے امکان مین اگر کچھ ہوتا تو بندہ ضرور مدد کرتا مگر افسر پولیس ہون - گو مگو کا معاملہ ہی -

آغا - پھر کوئی تدبیر ہی بتائیے -

رام - ایک کام کیجیے یہان ایک رئیس ہین نواب چھٹن صاحب شاید آپ جانتے بھی ہونگے - اُنکو مین خط لکھتا ہون -

آغا - آپکی مہربانی کا شکریہ -

خط لکھکر رام سنگھ سب انسپکٹر نے اپنے آدمی کو دیا اور کوئی دس ہی منٹ مین وہ واپس آیا اور اُسکے ساتھ نواب چھٹن صاحب کا ایک متصدی تھا -

رام - کچھ جواب دیا -

متصدی - جواب نہین دیا ہی مگر یہ ضمانت نامہ لکھدیا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر آغا صاحب کو روپیے کی ضرورت ہو تو یہ دو سو روپیہ نقد حاضر ہی -

رام - ریاست اِسکو کہتے ہین -

آغا - پانون دھو دھو کے پیجیے -

رام - جی خوش ہو گیا -

آغا - مین تو غلام ہو گیا -

متصدی - اور حضور فرمایا ہی کہ آغا صاحب کو اگر تکلیف نہو تو تشریف لائین - گاڑی بھی بھیجی ہی اور کہا ہی کہ مین بے آغا صاحب کے کھانا نہ کھاؤنگا -

آغا — یہ مین خواب دیکھ رہا ہون!

آدمی — ایسے رئیس پر جان قربان کر دے —

رام — چلیے — ہم بھی چلتے ہین —

رام سنگھ اور آغا صاحب گاڑی پر بیٹھے — آغا کے حکم سے آدمی بھی کوچ بکس پر بیٹھ لیا — اور گاڑی چلنے ہی کو تھی نہ میان سحر الدولہ چھدا گلچھرے بھی جھٹ سے آن موجود ہوے —

رام — کیا آپ بھی چلینگے —

چھدا — کھانے کا نام سُنا اور نہادہ چلا —

آغا — آپ تو ہمین سولی ہی پر چڑھائے دیتے تھے —

چھدا — نواب چھٹن صاحب کو دعائین دیجیے —

آغا — رونگٹا رونگٹا دعا گو ہے —

رام — اس انسانیت کو دیکھیے کہ ضمانت نامہ لکھ دیا اور دوسو اقبہ بھیجے اور گاڑی بھیج کے بلوایا کہ بغیر آپ کے کھانا نہ کھاؤنگا —

آغا — اور جان نہ پہچان —

نواب چھٹن صاحب بہادر کے دولتخانے پر پہونچے تو وہ استقبال کے لیے آئے اور آغا صاحب سے بغلگیر ہوے —

آغا — حضور مجھے اپنا غلامان غلام ——

چھٹن — ہرگز اس قسم کی تقریر نہ کیجیے گا — آپ میرے برادر حقیقی کے برابر ہین —

آغا — خداوند ——

چھٹن — مین ایک نہ سنونگا — مجھے رنج ہوتا ہے —

آغا — مین کیا عرض کرون —

ج — مزاج شریف کوتوال صاحب —

رام — حضور کی جان و مال کو دعائین دیتا ہون —

ج — بشیر الدولہ تو ایک نالائق پاجی آدمی ہے بلکہ پورا آدمی انچ الپوچ —

آغا — حضور انھین کے کام کو گیا تھا —

آدمی — سرکار ہم دونون گئے تھے —

رام — مگر ان لوگون کا بُرا — ایسے پاجی کی نوکری کیون کی؟

آغا — دیکھیے اب تو ہم غریبون کی اللہ نے سُنی ہے — اس مہری والے مقدمے مین کیسا ذلیل ہوتا ہے —

چھٹن — آپ کو تو سب معلوم ہی ہے

آغا — حضور دن رات کا رہنے والا مجھے نہین تو اور کسکو معلوم ہوگا —

چھٹن — کیون صاحب وہ اصل مین مہترانی ہے

آغا — حضور یہ کچھ نہ پوچھیے —

رام — لعنت خدا —

چھٹن — اسکی ارواح پر لعنت —

آدمی — حضور ہم سب کا ایمان کھویا —

آغا — ہم لاعلم تھے —

چھٹن — ہم مسلمانون کا ایمان ایسا بودا نہین ہے کہ لاعلمی مین کسی نے مہترانی کے ساتھ کھانا کھلا دیا اور ایمان جاتا رہا — مگر اسکی بدمعاشی کو دیکھیے کہ روپیہ پاس موجود ہوکے پسند آئی تو کون پسند آئی —

آغا — حضور دن رات وہان یہی شغل رہتا ہے کہ صبح کو دو اور دوپہر کو ایک اور سہ پہر کو دس اور شب کو چار —

چھٹن — اور سب منکوحہ — بن بیاہی کوئی نہین —

آغا — سب منکوحہ — یہی تو سخت عیب ہے —

چھٹن — اب اس مہری والے مقدمے مین تو آپ کی

گواہی ضرور ہوگی - آپ کیا کہیے گا -

آغا - اب تو مین حضور کا غلام ہون جو حضور فرمائینگے وہ عرض کرونگا اب تو بالفعل اس مخمصے مین پھنسا ہون اسی

چھٹکارا سلئے تو بڑی خیر ہو -

رام - خیانت ہوجانے سے اتنا البتہ ہوا کہ آج حوالات سے بچگئے مگر سات برس کی قید اس دفعہ مین ہے -

آغا - ذات ہوش اڑ گئے -

رام - شہرے جیہو دھب کھنسے ہو -

آغا - اور ان حضرت کی گواہی نے اور بھی معاملہ بگاڑ دیا تسمہ تک باقی نہین رکھا -

چنڈا - بندہ راست باز ست سچ -

راست بیگویم و یزدان نہ پسندد جز راست

حرف راست ستودن -

رام - آگے آیئے -

آغا - تو خداوند جہان اسقدر عنایت کی ہے اتنی مہربانی اور کیجیے کہ مجھے کسی طرح بچا دیجیے -

رام - نواب صاحب پورا احسان کیجیے -

چھٹن - خدا گواہ ہے جنکی بچانے سے رہا ہو جائین -

آغا - خدمون پیر ٹوپی رکھکر حضور تمام عمر شکر گذار رہونگا بس زر خرید غلام بنا رہونگا - ورنہ اگر دس برس کی قید ہوگی تو حضور جیل ہی مین پیستے پیستے مرجاونگا -

چھٹن - ابھی آپ کا اعتبار نہین ہے -

آغا - مین سمجھا نہین -

چھٹن - آپ سے اندیشہ ہے -

آغا - وہ کیا ! -

چھٹن - جبتک آپ خوب یقین نہ دلاوین کہ اب نواب بشیر الدولہ سے نہ ملیے گا تب تک ہم کوئی وعدہ آپ سے نہین کرسکتے - ہم ابھی کھٹکتے ہین -

آغا - حضور یہ کیا فرماتے ہین - حضور کو یہ یقین ہے کہ مین بشیر الدولہ سے ملونگا - اگر مین اسکی صورت دیکھنے کا روادار ہون تو ایک باپ کا نہین -

چھٹن - پھر قول ہارتے ہو -

آغا - ہارے -

چھٹن - اور گواہ کون ہے -

آغا - ہمارے اور آپکے درمیان مین خدا گواہ ہے -

چھٹن - بس منظور -

رام - اب آپ نواب صاحب سے کچھ نہ کہیے شب کو مین آرام کیجیے مگر بشیر الدولہ کا آدمی جو ساتھ ہے -

آغا - جی یہ تو میرا نوکر ہے - تنخواہ انھین سے پاتا ہے مگر ساتھ میرے ہین ہے - اسکو مین نے بچپنے سے پالا ہے - جہان مین رہونگا وہان یہ بھی رہیگا -

آدمی - حضور مین تو نمک پروردہ ہون -

آغا - تمنے دیکھا بشیر الدولہ نے کیسی واہی تباہی کی مجھے اسقدر غصہ آیا ہے کہ بیان نہین کرسکتا -

آدمی - سرکار حکم ہو تو ناک کاٹ کے ابھی لے آؤن ذرا دیر نہ لگے -

آغا - کام تو ایسا ہی کیا ہے -

چھٹن - ابھی خاموش رہو - جو ہم اور کوتوال صاحب بتائین وہ کرو جلد بازی نہ کرو - تم اب ہمارے رفیق ہو -

آغا تو بشیر الدولہ سے جلا ہوا تھا ہی اور یہ بھی سوچا

کہ اب اُنکا اقبال یاری پر نہین ہے بلکہ بدی پر ہے اور اُنھون نے میرے ساتھ اسقدر بے مروتی اور طوطے چشمی بھی کی ہے چھٹن صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تا دم مرگ ممنون منت رہونگا۔

اب سنیے کہ اصلیت اسکی یون تھی کہ نواب چھٹن صاحب نے پولیس والون کو بشیر الدولہ تک بھیجا ہی نہین اور سکھا دیا کہ تم آکے کہدو کہ وہ ضمانت نہین کرتے اور کہتے ہین کہ اِس بدمعاش سے ہمسے کوئی واسطہ نہین۔ وہ سب سے لڑتا ہے۔ اِس چھلے سے آغا کو بشیر الدولہ سے بدظن بلکہ جانی دشمن کر دیا۔ اب بشیر الدولہ کے ہاتھ پانون بھی انکے دشمن ہو گئے۔ مہری آپ کے خلاف گواہی دینے کو موجود جمالن خون کی پیاسی۔ کندن اور منہن جان بچاکے بھاگین تو اُنکے مکان کی طرف رخ بھی نکیا۔ آغا الما غوجی پاتا تو مار ہی ڈالتا کہ اپنے کام کے لیے بھیجا اور جب مصیبت کا وقت آیا تو پولیس مین دھر دیا۔ اگر مین کد را اور للتو اسے بشیر الدولہ کی نسبت لڑنہ پڑتا تو پولیس تک جانیکی نوبت کاہیکو آتی۔ ہمنے تو خیرخواہی کی کہ ہمارے آقا کو گالیان دیتا ہے ہم نہین سُن سکتے۔ اور جب پولیس مین دھر گئے تو ہمارے خلاف ہو گیا۔ ادھر انسپکٹر پولیس جو اِنکے بڑے دوست تھے اُنکو بھی اپنے وقت پر دغا دی اور دشمن بنا لیا۔ الغرض شہر بھر اِنکے خلاف اور اِنکا عدو ہو گیا اور کوئی بھی دوست نظر نہ آیا۔ وجہ یہ کہ جو اِسکے دوست تھے اور جنھون نے اِسکے لیے اپنا نقصان کیا اُنھین کا دشمن ہو گیا

زندان کو چلے مچل مچل کر

نواب بشیر الدولہ نے اِدھر اُدھر بڑی دوڑ دھوپ کی کہ کس تدبیر سے اِنکی دفع ہو جاؤن تو پھر ان حرکتون سے باز آؤن مگر کوئی اپنا حامی نہ پایا۔ وکلا مین سب نے جواب دیا بیرسٹرون نے قطعی انکار کیا۔ مجسٹریٹ دشمن ہو گیا گواہی کو ایک نہین۔ کُل احباب کُل ملازم کُل آشنا اور تمام شہر اِنکے خلاف گواہی دینے کو مستعد۔ پولیس کی یہ کوشش کہ پھانسی ہی ہو جائے۔

جسوقت صاحب مجسٹریٹ کے سامنے جاکے کھڑا ہوا تو شہر بھر اُمنڈ آیا اور سب کے سب خوش تھے کہ آج بشیر الدولہ قیدخانے جائینگے۔ صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس پر یہ خوب روئے اور صاف اقبال جرم کیا اور جسقدر گواہ پیش ہوے سب نے صاف صاف کہا کہ حضور انکو خوب معلوم تھا کہ مہری کا میان موجود ہے اور جا ... یہ جھکر اُس بیچاری کو گھر مین بند کر رکھا اور کسی طرح باہر نہ نکلنے دیا اور جمالن کا حال بھی انکو خوب معلوم تھا کہ اُسکا میان موجود ہے جسوقت جمالن اور اُسکا میان اور باپ اور کئی اور بہتر اور بہتر انیان کھڑی ہوئین اور جمالن نے اظہار دیے کل سامعین نے حقارت اور نفرت کی نظر سے بشیر الدولہ کو دیکھا کہ نوابزادہ اور اتنا بڑا امیر کسپر ... کے ساتھ کھانا کھاتا تھا کئی آدمیون نے باواز بلند (لعنت) کا لفظ کہا اور کئی آدمیون نے زور سے دعا مانگی یا خدا اِسکا مُنھ کالا کر کہ یہ بنی ... سان کا ننگ پیدا ہوا ہے۔

قمرن جان نے ڈاک ... ادمی تھی ... جلدی خبر لاؤ کہ ... موے بدذات کا کیا حشر ہوا گھر سے پچاس قدم کے فاصلے پر ایک ... رونا کھڑا تھا۔ اور ... سے ایک گولی بھر کے فاصلے پر ایک اور رونا تھا اور پھر وہان سے دو کھیت کے فاصلے پر ایک سوار تھا۔ اور وہان سے کچہری تک دوڑ دوڑنے اور

وہ سوار کٹہرے تھے کہ ادہر سزا ہو ادہر فوراً انکو اطلاع ہو جائے اور خوشی کے شادیانے بجین۔

نازو کی یہ کیفیت تھی کہ کھٹ ہوا اور اُنکے کان کھڑے ہوے اور خواصون کو حکم دیا کہ دربان سے پوچھو کوئی خبر آئی۔ گاڑی کہین گھڑگھڑائی اور یہ چونکتا ہوئین۔ مغلانی کی زبان دعا مانگتے مانگتے تھک گئی کہ یا علی مشکلکشا دس برس سے کم سزا نہو۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بد دعا مانگتے مانگتے زبان تھک گئی۔

مہری آمین آمین کہتی جاتی تھی۔

گھر بھر مین سب کو یقین تھا کہ بشیر الدولہ ضرور سزا پائیگا اور اگر بشیر الدولہ کو سزا نہ ملتی تو اسمین شک بھی نہین کہ قمرن کو غش آجاتا نازو زار زار روتی مغلانی کی جان نکلجاتی۔ اور نوابصاحب کے دلمین بشیر الدولہ کیطرف سے پھر کھٹکا ہو جاتا اور اسمین بھی شک نہین کہ ابکی بشیر الدولہ جان کا دشمن خون کا پیاسا ہو کر خدا جانے کیا کیا ستم ڈھاتا۔

جون جون وقت گذرتا تھا قمرن اور نازو مضطر و بیقرار ہوتی جاتی تھین۔ نواب صاحب کی بے صبری بھی پل پل بڑھتی جاتی تھی اندر سے باہر تک سب اسی خبر کے منتظر تھے کہ بشیر الدولہ قید ہو گیا۔ دو بجے قمرن نے ممن کو نوابصاحب کی گاڑی پر سوار کرا کے کچہری بھیجا کہ جلدی سے خبر لاؤ۔ اسنے واپس آکے کہا کہ ابھی صاحب نے حکم نہین سُنایا مگر مقدمہ بالکل بگڑ گیا۔

نازو سمجھی کہ مقدمہ بگڑ جانے کے یہ معنی ہین کہ بشیر الدولہ جیت جائینگے۔ بڑی حسرت کے ساتھ کہا (ہی ہی اب کیا ہوگا ابکی وہ لیے ہی ڈالیگا موا) یہ کہتے تو جیسے ہوش سے اُڑ گئے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے) قمرن نے تسلی دی اور کہا (باجی جان تم کچھ سمجھین بھی۔ اُلٹی اُلٹی سنتی ہو۔ یہ کہتے ہین کہ اُس مونڈی کاٹے کا مقدمہ بگڑ گیا۔ تو جو مقدمہ بگڑ گیا تو ہماری جیت ہے) مغلانی نے بھی اِس کلام کی تائید کی (جی ہان یہ تو اِسکے معنی ہین ہی۔ حضور کچھ کا کچھ سمجھی تھین۔ ای اب دو گھڑی مین سن ہی لو گی۔ اب وہ موا بچتا نظر نہین آتا) نواب صاحب نے مسکرا کر نازو کو بنانا شروع کیا کہ (اگر ابکی بشیر الدولہ چھوٹا تو خیر نہین نظر آتی۔ قمرن کا تو اب وہ کچھ بنا نہین سکتا۔ مگر ہان تم بیان والی ہو تمکو البتہ عدالت تک کھچوائیگا) نازو نے جواب دیا (اِس بات کا تو بیان تم ہی نہین رکھتے۔ ہمارے میان کا ہونا نہونا سب برابر ہے۔ وہ موا ایک گھر کنچنی پر ایسا لٹو ہے کہ جان دیتا ہے۔ ہم سے اُسکو کوئی غرض کوئی سروکار نہین۔ ہم چاہین دن بھر مین ستر کرین چاہے سو ہمارا میان تو ہمکو چھوڑ چکا جیسے چھٹے سانڈ۔ اب ہم کو کاہیکا ڈر ہے) نوابصاحب نے کہا (اِس بھروسے بھی نہ رہیے گا۔ وہ میان کسی ایرے غیرے پچکلیان کو بنا لیگا۔ اور اُسکی طرف سے دعوی کرا دیگا) نازو بولی (اُسکی ایسی تیسی مونڈی کاٹے کی۔ کچھ قمرن کا اُسنے بنا لیا کچھ اب ہمارا بنائیگا۔ قمرن کے تو میان بھی موجود تھے جب میان کے ہوتے ساتھی کچھ نکر سکا تو اب ہمارا کیا کر سکیگا کہ ہمارا میان بھی موجود نہین ہے۔ تم یون ہی واہی تباہی ہمین بنایا کرتے ہو اِس جھگڑے مین ہم نہ آنے کے اور پہلے تو وہ بچیگا کب۔ خبر آتی ہی ہوگی کہ بڑے گھر بھیجدیا گیا) مغلانی نے آمین کہکر دعا مانگی کہ یا علی مشکلکشا اب جلدی سے مشکل کشائی کیجیے۔ اب کان یہ سننے کو ترس گئے کہ اُس موے موذی نے دس برس قید کی سزا پائی اور

شہر بدر کر دیا گیا - یہ تو موا اس قابل ہے کہ اُلٹے استرے اسکا سر مونڈے اور گدھے پر اُلٹا سوار کرے مُنھ کی طرف دُم اور دم کی طرف مُنھ - (اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مسخرے نے مغلانی کو بنانا شروع کیا کہ کیون بی مغلانی کیا بشیر الدولہ کے بھی دُم ہے -

مغلانی - واہی جی - دُم نہین پیٹھو سہی -

مسخرہ - ہم تو سمجھے تھے کہ آدمی نہین دُمدار ستارہ ہے -

مغلانی - اے تو منحوس تو موا ایسا ہی ہے -

مسخرہ - تُمنے اُسکی دم کہان سے دیکھ لی -

مغلانی - آپ بھی بس - ع -

سبب صورت انکو فقط دُم کی کسر ہے	

نازو - ہان تو گدھے پر سوار کرکے کیا کرے -

مغلانی - خوب سا ہنڈ واٹے -

مسخرہ - بھلا مُنھ بھی کالا کرے کہ نہ کرے -

مغلانی - نہین - مُنھ نہ کالا کرے - مُنھ کالا کرنے سے لوگ سمجھینگے کہ موئے مسخرے کلموے کا بڑا بھائی ہے -

مسخرہ - کہ مغلانی کا خالو سمجھینگے -

مغلانی - نواب صاحب دیکھیے یہ مسخرہ میرے بھی مُنھ چڑھنے لگا اب مین اسکو صلواتین سناؤنگی ہان -

ن - تم نے خود ہی چھیڑ کی -

قمرن - جھوٹ بولتے ہو تم - چھیڑ خانی اسی موئے نے کی -

مسخرہ - کسی زمانے مین مغلانی پر بھی غضب کا جوبن تھا -

مغلانی - اور کسی زمانے مین تیری اماں پر بھی غضب کا جوبن ہوگا - مونڈی کاٹا خبیث -

نازو - ٹپکا جو بدلا ہوگا - خبردار -

مسخرہ - آپ تو نازو جان کچھ سمجھتی تو ہین نہین - ہمارے اور بی مغلانی کے رشتہ ہی ایسا نازک ہے -

نواب - کیا رشتہ ہے کچھ ہی -

مغلانی - (بگڑ کر) حضور اور رشتہ دیتے ہین -

نواب - ہمنے تو صرف رشتہ پوچھا تھا -

مسخرہ - یہ ہماری نصیب ہوئی ہوتی ہین -

اسپر مغلانی بہت بگڑی اور مسخرے کو صدہا بے نقط سنائین اور بڑا قہقہہ پڑا - اور مسخرے اور مغلانی سے دیر تک جھگڑا بازی رہی - یہان صرف نواب صاحب اور ممن اور چند اشخاص رہ گئے تھے - چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور نواب رونق جنگ اور اختر اور میان کلوب کچہری گئے تھے نواب صاحب اپنا دل مسخرے کی باتون سے بہلاتے اور منتظر بیٹھے تھے کہ بشیر الدولہ کے قید ہونے کی خبر سنین جب تین بجے اور کچہری سے کوئی واپس نہ آیا تو انکو تشویش ہوئی اور اختر کو انھون نے تُمتُم پر دوڑا دیا کہ تم بھی جاؤ اور خبر لاؤ -

مغلانی - آج جشن ہوگا -

نازو - دیکھو اللہ ہے -

قمرن - ہمارا تو دل گواہی دیتا ہے باجی -

ن - اسمین شک کیا ہے جی -

قمرن - وہ چاہئے ایک ہی مہینے کو قید ہو جائے -

مسخرہ - مگر کیا نیچا دیکھا ہے -

ممن - ایسے کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے -

ن - ایک نہ ایک روز ہیا نہ لبریز ہوتا ہے -

ممن - اور آغا اللہ خوش کیسا خوش ہو گیا -

مغلانی - آغا تو آغا ہاتھ پاؤں دشمن ہو جاتے ہیں حضور اپنے ہی ہاتھ پاؤں دشمن ہو جاتے ہیں - بُری گھڑی اللہ نہ دکھائے - یا پاک پروردگار ایسی گھڑی سے بچانا - جیسا مُوے نے کیا ویسا ہی پایا - سزا ہو گئی -

اتنے میں پھر دوڑتی اور غل مچاتی ہوئی آئی کہ فتح ہے فتح ہے حضور فتح ہے - سوار نے آکے عرض کیا کہ موذی کو مار لیا صاحب نے قید کا حکم سُنایا ہے - جس نے سُنا اچھل پڑا -

قمرن - (مارے خوشی کے آنسو آنکھوں میں بھر آئے) چل جھوٹی کہیں کی - سچ سچ بتا -

نازو - بڑے موذی کو مارا - بڑے موذی کو مارا -

مغلانی - ہماری دعا کہیں خالی جایا کرتی ہے -

نواب - (چہرہ بشاش) اُف - آج جیسے کسی نے قارون کی دولت اور قزل ارسلان کی سلطنت ہمکو دیدی - میں سچ کہتا ہوں کہ بڑی مشکل سے میں خوشی کا ضبط کرتا ہوں اور دل کو سنبھالتا ہوں - اوہ مجھے تو اُس بدبخت نے کہیں کا نہیں رکھا تھا - مگر چاہ کن را چاہ درپیش - جو بات یہ میری نسبت چاہتا تھا وہ اُسکے آگے آئی -

مسخرہ - کہ کرد کہ نیافت -

مغلانی - اب آج تو جوڑے بانٹیے سرکار -

قمرن - کہیں کسی نے دل لگی تو نہیں کی ہے -

مغلانی - اے نہیں -

نازو - نواب جاکے باہر پوچھو تو -

قمرن - اے ہاں یہ تو ما جا تو ڈر سے بیٹھ گئے -

نازو - اے باہر جاکے دیکھو - پوچھو کون آیا ہے کیا کہتا ہے -

نواب - (کوٹھی کے احاطے میں جاکے) کون آیا ہے -

دربان - حضور چھٹن صاحب نے کچہری سے --

راوی - دربان کچھ اور کہنے کو تھا کہ اتنے میں دور سے ایک گاڑی نظر آئی اور ہمن نے کہا (حضور یہ تو نواب رونق جنگ بہادر کی گاڑی معلوم ہوتی ہے) اتنے میں گاڑی ذرا قریب آئی اور فٹن میں سے لوگوں نے غل مچایا - مگر بعد کے کچھ سُنائی نہ دیا - نواب صاحب اور ہمن دو چار الگنے واحاطے کے پھاٹک کیطرف دوڑے اور چونکہ وہاں بستی نہ تھی اس سبب اور بھی بے تکلف دوڑنے لگے یہاں تک کہ گاڑی روک لی گئی اسپر نواب رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری کے وارد و غیرہ سوار تھے - مذکور ہوتے ہی چھٹن صاحب نے بآواز بلند کہا (مبارک باشد مبارک باشد) ع -

ہمیشہ دلبر جان مبارک باشد	

ہمن - حضور بڑی خوشی ہوئی - واللہ بڑی خوشی ہوئی -

راوی - گاڑی سے سب اتر پڑے اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری لپٹ گئے - اور بڑے قہقہے پڑے ضبط مسرت محال تھا -

نواب - بھائی صاحب سچ کہیے گا کیا اُسکی قدرت ہے کیا کا کیا ہوگیا - میں ذرا اُسکی صورت دیکھتا کہ جب حکم سُنایا گیا تو اُسکے چہرے کی کیا قطع تھی - نانی ہی مرگئی ہوگی - ہائے تیرے کی -

آغا - مُردنی چھائی ہوئی تھی - چہرے کی رنگت جیسے دھویا ہوا کپڑا -

ٹہلتے ہوئے کوٹھی میں پہونچے ہی تھے کہ دیسے ہی پیرسٹر صاحب ادھر گاڑی پر آپہونچے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ نازو اور قمرن پہاڑ سے اتر کر بیرسٹر کی اُس کوٹھی میں فروکش ہوئی تھیں

جو شہر سے بالکل الگ تھلگ تھی یہ کارروائی جو اس حصہ کا دل میں بیان کی گئی اسی کوٹھی میں ہوئی تھی۔

ہیر سٹر۔ (گاڑی سے اتر کر) لے بھائی صاحب اب وعدہ وفا کیجیے۔ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب بھی ہمارے ساتھ ہیں

مہراج۔ (مسکراتے ہوئے گاڑی سے اتر کر جھپٹ کے کوٹھی کے اندر پہونچے) مبارک مبارک۔ بشیر الدولہ لد گئے۔

زندان کو چلے مچل مچل کر

نازو۔ کے برس کی قید ہوئی۔

مہراج۔ ایک برس کی۔

قمرن۔ (بہت خوش ہوکر) اللہ جانتا ہے کہیں مجھے وہ نہو جائے جسکو شادی کے ساتھ۔

نازو۔ نحس بات نہ منھ سے نکالا کریں۔

مغلانی۔ کیوں منشی جی جب حکم سنایا گیا تو کیا حال اسکا ہوا ہوگا۔ کانپ اٹھا ہوگا۔ ہی ہی کیا بری گھڑی ہوگی۔

مہراج۔ بری گھڑی تھی کہ اچھی گھڑی تھی؟

مغلانی۔ حضور ایک طرح تو اچھی تھی اور ایک طرح بری تھی

نازو۔ اب قید میں کب سے رہیگا۔

مہراج۔ اب قید تو ہو ہی۔

نازو۔ بس آج ہی سے۔

مہراج۔ سر منڈ گیا ہوگا۔ رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہونگے۔

قمرن۔ اب جیسیں جیسے پیچ سا ہوتا ہے۔

مغلانی۔ اللہ سب کا بھلا کرے مگر یہ اسکو سوجھی کیا تھی جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا۔

اتنے میں بیرسٹر اور کل حاضرین جلسہ مع نواب اندر آکر بیٹھ گئے اور سارے خوشی کے چو طرفہ شور اور غل مچنے لگا

سب کے سب ایکدم سے غل مچاتے تھے اور کوئی کسی کی نہیں سنتا تھا سب اپنی اپنی گاتے تھے۔

بیرسٹر۔ کیوں کیسا نیچا دکھایا۔

مہراج۔ آج کا دن بھی عجیب دن ہو۔

مغلانی۔ اے حضور اب منتیں پوری کیجیے۔

مہری۔ کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

مسخرہ۔ یہ خوشی کی سربونگ ہو۔

آغا۔ ارے یارو ایک ایک آدمی بولو۔

نازو۔ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔

قمرن۔ کچھ مجھ سے کہتی ہو باجی۔

نازو۔ کہتی ہوں سب اپنی ہانک رہے ہیں۔

قمرن۔ ہمنے اب بھی نہیں سنا۔

چھٹن۔ لے بھائی صاحب اب وعدہ وفا کیجیے۔

نواب۔ ارے یارو یہ کیا حماقت ہو۔

جملو۔ حضور غلام بھی حاضر ہو۔

نواب۔ کچھ گانا شروع کردو کہ یہ سب دہی خاموش رہینگے

آغا۔ یہ سیر تو اچھی ہو۔

جملو۔ بہت خوب حضور۔

ہر روز عیش کیوں نکرے روزگار عیش ایک ایک غم کے بدلے میں سو سو ہزار عیش

نواب بھئی خوب چیز چھیڑی ہو میاں جملو۔ واللہ!

چھٹن حسب حال۔ برجستہ و موزون۔ ہاں صاحب فرمایئے

جملو۔ حضور عیش کا تو دن ہی ہو۔

رنگین نشاط سے ہو سپید و سیاہ دہر ہو ابلق زمانہ پہ گویا سوار عیش

اختر۔ بہار عیش بھی آئے۔

جملو۔ کوئی قافیہ نہ بچیگا۔ ع

اس عملدے کو جنے عشرتکدہ کیا۔
اب دیکھئے دکھائیگا کیا کیا بہار عیش
اہل زمین کو زیر فلک جوشش نشاط
آسودگان خاک کو زیر مزار عیش
اسد رہی اپنی گرمی ہنگامہ سرور
کیا کیا نکالتا ہے دلوں کا بخار عیش
رحمت سے حق کی دور نہیں جنتی کی طرح
اگر آج دوزخی کو ملین بیشمار عیش
لکھا کسی نے بھول کے گر کوئی حرف غم
نکلا زبان خامہ سے بے اختیار عیش

نازو۔ پہلے ہم کو سب حال بتا دو پھر گانا سنو۔

نواب۔ اچھا یہ ختم کر لینے دو پھر کہین۔

بیرسٹر۔ آؤ ہم تم اس کمرے مین چلکے بیٹھین۔

نازو اور بیرسٹر دوسرے کمرے مین جاکے بیٹھے۔

نازو۔ ایک برس بھر کی قید ہوئی؟

بیرسٹر۔ ہان! کیا تھوڑی ہے۔ اپنے کیے کو پہونچگیا۔

نازو۔ روتا تھا کچھ۔

بیرسٹر۔ مرگیا۔ یہ رونا لیے پھرتی ہین۔ چہرے کی رنگت ایسی ہوگئی جیسے مردہ۔ خون کا نام نہین۔ سفید اور آنکھین گڑھے مین دھنس گئین۔ کچھ پوچھو نہ۔ جتنے آدمی تھے سب کو سناٹا ہوگیا اور سب کے سب عبرت کرتے تھے

نازو۔ اسکی کوئی جورو جاتا بھی ہے۔

بیرسٹر۔ جورو نہ جاتا اسد میان سے ناتا۔

نازو۔ اتی اچھی بات ہے۔

بیرسٹر۔ کیون نازو جان ریل پر کی کوئی بات یاد ہے۔

نازو۔ بڑے استاد ہو۔ سوا اپنے مطلب کی بات دوسرا مطلب نہین۔

بیرسٹر۔ کیون صاحب یہ طوطے چشمی۔ اچھا خیر! دیکھو دو سہی جاتی کہان ہو۔

نازو۔ (مسکراکر) اے ہے! اے ہے۔ مین آپکی ان گیدڑ بھبکیون مین کب آئی ہون بھلا۔

ب۔ نازو پچھتاؤگی پھر۔

نازو۔ تمھاری ایسی تیسی۔

ب۔ اچھا جائیے بس اب ہمسے نہ بولیے گا۔

نازو۔ (ہاتھ پکڑکر) کچھ شری ہوگئے ہو۔ ہم دل لگی کرتے تھے۔ تمسا ہمکو ملے کہان۔

ب۔ پھر اچھا ایک بوسہ تو دیدو۔

نازو۔ تم تو ہو جلدباز۔ یہ موقع نہین ہے۔

ب۔ اچھا یہ مانا۔

جب میان جملو گا چکے تو چھٹن صاحب نے بیرسٹر کو آواز دی کہ میان ادھر آؤ ذرا مشورہ کرین آج تو رتجگا ہوگا۔ بڑی بڑی تیاریان ہورہی ہین۔ نازو اور بیرسٹر باہر آئے اور چھٹن صاحب نے یون کچہری کا حال بیان کیا۔

جسوقت صاحب کے چپراسی نے آواز دی ہم سب کا عجب حال تھا۔ اور اتنے آدمی جمع ہوئے تھے کہ تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ٹھسا ٹھس بھرے ہوئے۔ بشیر الدولہ کانپ رہا تھا جب صاحب کے روبرو گئے تو وہ کسی کاغذ پر دستخط کررہے تھے اب لوگ دل کے کانون سے سنا چاہتے ہین کہ کیا حکم ہوتا ہے

انکی طرف والے دعا مانگتے تھے کہ بری ہو جائین ورنہ داغ
یہان سے جائین اور ادھر والے دست بدعا تھے کہ قید کا حکم
سنایا جائے اور جن عورتون پر اسنے بدعت کی تھی وہ یہی
چاہتی تھین کہ پھانسی کا حکم سنایا جائے -
نازو - اوئی کیا پھانسی بھی اسمین ہوتی ہے -
نواب - بات کہتے ہین جی -
مہراج - بھلے مانس لوگ تو یہ چاہتے ہی تھے -
چھٹن - جب صاحب دستخط کر چکے اور بشیر الدولہ کیطرف
انھون نے دیکھا تو وہ تھر تھر کانپنے لگا - صاحب نے کہا
اردلی بشیر دولہ تم سخت نالائقی کا کام کیا ہے - پرایا نکاح
پڑھا ہوا عورت لوگ کو تم غرق کیا -
قمرن - ہے ہے - مر گیا ہوگا بس - کیا برا وقت تھا -
مہراج - مردنی تو اسی وقت چھا گئی تھی بس -
نواب - کچھ بولا بھی - مگر بولتا کیا بھلا - نانی مر گئی تھی
جان پر بنی ہوئی کہ اب قید کا لفظ کہا اور اسکا حکم سنایا
اور گئے گذرے -
رونق - سب کو یقین ہوگیا کہ اب یہ نہین بچینگے -
مسخرہ - صاف صاف کہدیا نا -
چھٹن - نہین اسطرف والون کو ابھی تک یقین تھا کہ
شاید کچھ فہمایش کرکے بری کردین مگر یہ محال امر تھا -
نازو - اُف - اسپر تو بیتی تھی اور مین سن سن کے کانپ
اٹھتی ہون کہ یا اللہ اسکی کیا حالت ہوگی -
مہراج - حالت کیا - سکتے کا عالم تھا -
قمرن - اچھا اب مختصر کرو -
میر منشی - اجی اب شب کے جشن کا ذکر کرو -

نازو - ہان یہ کہان کا جھگڑا لگایا ہے -
آغا - آج جشن کرنے کی تو ہماری صلاح نہین ہے لوگ کیا کہینگے
بہت برا سمجھینگے - آج کیا معنی دو ہفتے تک غزہ کر جاؤ
ہماری تو یہی صلاح ہے -
نواب - منظور - مگر کثرت راے کیا ہے -
چھٹن - ہماری بھی یہی راے ہے -
نازو - اے تو ہم اپنے گھر مین تو جشن کرین جی یا گھر مین
خوش روزہ کرنے مین بھی عیب ہے -
چھٹن - گھر مین جو چاہو کرو - اسمین کسی کا کیا اجارہ ہے
چاہے سب کے سب ملکے ناچو چاہے گاؤ بجاؤ -
آغا - آج خوب اڑے - بھئی آج ہماری طرف سے دعوت
ہے خدمتگار کو بلواؤ -
نازو - آج سوا شامپین کے اور کچھ نہ پئینگے ہم -
آغا - جو چاہو پیو - اور تم قمرن جان -
قمرن - بس جو باجی پئینگی وہی ہم بھی پئینگے -
آغا - بہتر حساب کرلو - نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب
اور ہم اور اختر اور مسخرہ اور نازو اور قمرن اور مہراج جی اور
ممن اور رونق جنگ آج سب کو پینا پڑیگی -
نواب - تو کتنے آدمی ہوئے سب ملاکے دس ہوئے دو تو
خالی شامپین پئینگے نازو جان اور قمرن اور باقی سب ہوسکی
آغا - تو آدھی درجن تو ہوسکی ہوئی اور آدھی درجن شامپین
پائنٹ اور دو بوتل شیری اور دو بوتل اکشا [illegible] براندی
اور دو درجن سوڈا اور ایک درجن لمونیڈ اور ایک بوتل [illegible]
کی بھی ہونی چاہیے -
ممن - خیر اونکا اسکے ساتھ ہی امید کا فرشتہ ساتھ تھی

منگوا لیجیے گا۔

سنجو۔ وہ کیا ہوگا۔

ممن۔ صبح کو طبیعت سب کی پریشان ہوگی۔

نواب۔ بھئی کیا کہی ہو واللہ۔

چھٹن۔ خوب سوجھی واقعی جہاں اسقدر کثرت سے شراب اور اسقدر سامان وحشت ہوگا وہاں ضرور صبح کو طبیعت بدمزہ ہوگی۔

رونق۔ ہمارے نزدیک دو بوتل ہسکی اور ایک بوتل شامپین اور چار چار بوتلیں سوڈا اور لمونیڈ کی کافی ہیں۔

نواب۔ بس باقی جھول جال ہے۔

نازو۔ تیری اچھی تسبی اور نواب کی سے کے ساتھ آج تو ہم دیدلا کے اُتی پینگے کہ سویرے تک خبر نہ رہے آج دن ہی ایسا ہے۔

قمرن۔ ہاں باجی جان سچ کہتی ہو۔

نواب۔ اور جو تم بیہوش ہوئیں۔

آغا۔ پاپوش سے۔

قمرن۔ جوتی کی نوک سے۔

نازو۔ بیہوش تو ہونا ہی چاہیے۔

چھٹن۔ بھئی پھر جلدی منگواؤ۔

بیرسٹر۔ سنو بھئی ہماری رائے تو یہ ہے کہ آج خوش رہو ضرور ہو مگر ذرا اعتدال کے ساتھ ہو۔

نازو۔ ہم آج کسی کی نہ سنینگے۔

قمرن۔ اور نہ ہم سنینگے باجی جان۔

بیرسٹر۔ دل لگی آج اچھی ہوگی۔

نواب۔ ایک کام کرو بھئی۔ تین آدمی کم کم پیئیں تاکہ اگر ہم لوگوں سے کوئی بے ضابطگی ہو تو روکے۔

رونق۔ بندہ تو محروم ہے۔

آغا۔ کیوں بنتے ہو یار بیجے۔

ممن۔ خداوند غلام دو بجے تک نہ پیئیگا۔

نواب۔ بہتر۔ جب تک سب سو کبھی نہ پیئینگے۔

ممن۔ اور جب دو بجے لگا لگاؤنگا تو کب تاب پی سکونگا

بس۔ اور آپ لوگ پی پاکر سو گئے ہونگے۔ بس اور نواب رونق جنگ بہادر اور میاں جلوہ تین آدمی کافی ہیں۔

بیرسٹر۔ بندہ اپنے قرینے کے ساتھ رہیگا۔ نہ کم نہ زیادہ تم سب کو میں ہی سنبھالونگا جی۔ گھبراتے کاہیکو ہو۔

آغا محمد اطہر صاحب نے سوداگر کے نام رقعہ لکھا اور نواب محمد عسکری کی شم پر آدمی کو بھیجا کہ بہت جلد سب سامان حاضر کرو۔ ابھی جاؤ اور ابھی آؤ۔ یہاں سب اسی کے منتظر ہیں

نازو۔ اور کھانے کا بندوبست کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ اس سے تم کو کون مطلب ہے۔

نازو۔ مطلب یہ ہے کہ جو ہم کہیں وہ پکواؤ۔

بیرسٹر۔ فرمائیے۔

نازو۔ پورا مرغ کباب ہو۔ اور انڈوں کے املیٹ خوب پیاز اور پودینا اور ذری سا بیسن دیکے۔

راوی۔ اب املیٹ کی فرمائشیں ہونے لگیں اور کھٹا میٹھا اور باجرے کی روٹی بھول گئیں۔

بیرسٹر۔ یہ تو آپ کی فرمائش ہے اور بی قمرن جان صاحب

قمرن۔ بس یہی کباب سالن قورمہ اور کیا کباب سے بڑھکر اور کیا گزک ہوگی۔

بیرسٹر۔ تو مرغ کباب مسلّم مرغ۔ اور آملٹ جسکو نازو جان املیٹ کہتی ہیں۔ اور بکری کے کباب۔ مرغ کا قورمہ پلاؤ

وغیرہ تو پکے ہی گا۔
مسخرہ۔ اور حضور ایک ہماری بھی فرمایش ہے۔ ہرن کے انڈوں کے کباب بھی ہوں۔
راوی۔ اسپر سب نے قہقہہ لگایا مگر مہراج بلی چپ چاپ بیٹھے رہے۔
آغا۔ منشی مہراج بلی صاحب شاید اس لطیفے کو نہین سمجھے۔
مہراج۔ جی ہان نہین سمجھے۔ ہونہہ! نہ سمجھنے کی ایک ہی کہی۔
آغا۔ اچھا کیا سمجھے۔
مسخرہ۔ سمجھے اور سمجھ کے ہوے۔
مہراج۔ اسمین بات ہی کیا ہی۔ ہرن کے بھی کہین انڈے ہوا کرتے ہین۔ ہرنی کے انڈے کہنا چاہیے تھا۔ مرد کے انڈے کیسے۔
راوی۔ اسپر پیشتر سے بھی زیادہ قہقہہ پڑا۔
نواب۔ بھئی کیا خوب سمجھے ہو واللہ۔
چھٹن۔ دور کی سوجھی جناب۔ کہنے لگے ہرن کے انڈے نہین ہوتے۔ ہرنی کے انڈے ہوتے ہین۔ واہ صاحب واہ۔
آغا۔ اور مرد کی کتنی کہی۔ ہرن تو مرد ہوتا ہی نا۔ اور ہرنی عورت ہوتی ہی۔
چھٹن۔ جی ہان مرد اور عورت کی خوب ہوئی۔
پیرسٹر۔ اب یہ مرد اور عورت ہی ہوا کریگا یا اس تقریر کو ختم بھی کیجیے گا۔ تو وہی معمولی چیزین پکین۔ کباب اور قورمہ وغیرہ۔ مگر بابائی صاحب آج کے کباب بھی وہ خوش ذائقہ پکینگے کہ عمر بھر نہ کھائے ہون۔
نازو۔ تو پھر ہم کبابون ہی کی گزک بنائینگے۔
قمرن۔ اوئی۔ اور چاول اور گوشت کچھ نہ کھاؤ گی۔

نازو۔ بس اور کچھ نہین۔ یہ کیا کم ہی۔ اس سے بڑھکر اور گزک ہی نہین۔
کوئی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نواب محمد عسکری صاحب کا ٹھٹم آیا اور یہان سب کے سب بشاش ہو گئے کہ سامان عشرت آگیا اور لطف صحبت دوچند ہو جائیگا۔
پیرسٹر نے ایک مختصر سی اسپیچ دی کہ دیکھو یارو ایسا نہو کہ کثرت ہو جائے۔ ورنہ اسکا خمیازہ برا ہوگا۔ پیو گے تو ضرور ہی مگر سمجھ بوجھ کے۔ ابھی سے دل مین ٹھان لو کہ کم کم پینگے۔ مگر انکی اس اسپیچ کو سنتا کون تھا۔
آغا۔ آج آپ پاگل ہو گئے ہین۔
چھٹن۔ جی ہان جبھی تو خبط کی باتین کرتے ہین۔
نازو۔ اوئی ہان یہ کیا پادریون کی سی وعظ کرتا ہی۔
نواب۔ سچ کہتے ہین۔
قمرن۔ اچھا پھر تم نہ پیو۔
آغا۔ لے اب ڈرائنگ روم مین چلیے۔ کھانے کے کمرے مین چل کے بیٹھیے۔ وہان یہان کی نسبت زیادہ لطف ہی۔
ممن۔ غلام تو نہ جانے کا سرکار۔ بس بندہ تو دو بجے سے کارروائی شروع کریگا۔ مگر آپ لوگ بھی ذرا سمجھ بوجھ کے شغل کیجیے گا ؎

نہ چندان بخور کز دہانت بر آید
نہ چندان کہ از ضعف جانت بر آید

مہراج۔ اب یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی۔ بندہ سے چل کے کھانے کے کمرے مین ڈٹتے ہین۔
منشی مہراج بلی کے اٹھتے ہی اور سب بھی اٹھ کھڑے ہوے اور کھانے کے کمرے مین آکے کرسیون پر بیٹھے

اور بیرسٹر صاحب کے خانساماں اور نواب صاحب کے خدمتگار نے آنکے پہلے سامان لیس کیا۔ میز پر ہملہ اور گلاس چنے۔ اور بوتلین کھولین۔ پہلے شامپین کی ایک پائنٹ کھولی اُسکے بعد ہوسکی۔ شامپین نازو اور قمرن نے پی اور ہوسکی اور حاضرین جلسہ کے گلاسون مین انڈیلی گئی اور سوڈے کی بوتلین دنادن کھلنے لگین۔

بیرسٹر صاحب نے گلاس اُٹھاکر کہا (بی قمرن جان کی تندرستی کا جام پیجیے) اور سب نے تھوڑی تھوڑی چسکی لگائی۔ اِسکے بعد نواب چھٹن صاحب نے بی نازو جان کی تندرستی کا جام پیا۔ اور منشی مہراج بلی نے تجویز کیا کہ آغا محمد اطہر صاحب کی تندرستی کا جام نوش کیا جائے۔

چنڈا گلنجر دستہ کے بھی لوگون نے زبردستی پلا ہی دی ابھی کھانا نہین منگوایا گیا۔ صرف بکری کے کباب اور تلے ہوئے پیٹھے اور آملٹ گزک کے لیے حاضر تھے اور نیبو (لیمون) اِس سے بہتر گزک اور کیا ہوسکتی تھی۔ چنڈا گلنجر و کو سب سے زیادہ لطف حاصل ہوا۔ اور لہرا لہرا کر فرمایا کہ

نشہ مین کبابون کا مزہ کیا جانین
بد مزہ لوگ غم عشق کے کھانے والے

آغا۔ سو جھنے لگی۔

مسخرہ۔ آپ کے قدمون کی قسم۔ ایسا لطف کبھی کبابون مین نہین حاصل ہوا تھا۔ گویا نعمت کی مان کا کلیجا ہے۔

نازو۔ شامپین بھی کیا چیز ہے۔

قمرن۔ باجی دنیا ہو اور شامپین ہو۔

آغا۔ اور نواب ہون۔

مہراج۔ ہان قمرن کو تو ایسا ہی کہنا چاہیے مگر نازو جان کے دل سے کوئی پوچھے کہ وہ کس جوان رعنا کا نام لینگی۔

آغا۔ پوچھو دیکھو۔

مہراج۔ پوچھین کیا۔ ہم خود جانتے ہین۔

آغا۔ بھلا پوچھو دیکھیے۔

مسخرہ۔ تو پوچھنے مین کیا مضائقہ ہے۔

مہراج۔ نازو جانی سے بولو اب۔

نازو۔ اے ہم خود ہی جانتے ہو۔

مہراج۔ بندگی۔ اب فرمائیے۔

آغا۔ اِسکی سند نہین۔ نام لیجیے کہین۔

مہراج۔ اچھا نام بھی لے دو جی۔

نازو۔ ہم تو اپنے بارسٹر کا نام لینگے۔

بیرسٹر۔ (کھکھلا کر) واہ رے مین۔

مہراج۔ نازو دیکھو سنبھلو۔ مگر خیر اسوقت نشے مین ہو معاف کیا۔ آیندہ ایسا کلمہ مُنہ سے نہ نکالنا۔

نازو۔ دُرمونڈی کاٹے تجھیر اللہ کی سنوار۔

آغا۔ یہ بڈھب ہوئی بھائی صاحب۔

نواب۔ کیون جی جس دن نینی تال مین جبرائی تھی کہ کدیا نے رپورٹ لکھوائی ہے اُسدن کو خیال کرو اور آجکے دن کو زمین آسمان کا فرق ہے۔ خدا نے بڑا فضل کیا۔ وہ دن ہمین خوب یاد ہے۔ کیسی کھلبلی مچی ہوئی تھی کہ الامان الامان توبہ ہی بھلی۔ ہوش اُڑے ہوئے تھے۔

نازو۔ آپ کی بھی کیا باتین ہین نواب صاحب بھلا اِس جشن مین اُس دن کا کون ذکر ہے۔ کہان تو مزے مزے اپنے پی رہے ہین۔ کہان انھون نے اِس منحوس دن کا ذکر چھیڑ دیا۔

قمرن ـ مین تو کانپ اٹھی مجھے وہ دن یاد آگیا ـ
مغلانی ـ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے ـ
آغا ـ این ! یہ مغلانی کہان سے بول اٹھین ـ
مغلانی ـ حضور آج خوب دل کھول کے ہنسیے بولیے ایسی ویسی بات کا خیال نہ کیجیے ـ
مہراج ـ ہان ہماری بھی یہی راے ہے ؎

امروز روز جشن ہست سب ملکے جشن کرلو
گلگون شراب سے تم جام طرب کو بھرلو

آغا ـ شعر شاعری شروع ہوگئی ـ
اتنے مین منشی اختر صاحب بھی تشریف لاے اور ع

لوگون کو شکار ہاتھ آیا

آئیے آئیے ـ آؤ بھئی منشی اختر صاحب ـ مزاج شریف آئیے جناب ـ اسوقت کہان سے ؎

بعد مدت کے پھنسا آج پرانا چنڈول
لگی گلشن کی ہوا دم کا ہلانا گیا بھول

حضور اسوقت کہان سے تشریف لاتے ہین ـ ابھی ابھی یہان سے اٹھ کے کہان چلے گئے تھے ـ اب ہم رندون سے خبث طینت کی نہ لیجیے ـ بس بسم اللہ کیجیے شریک ہو جائیے ـ
اختر چکرایا کہ برا پھنسا ـ خدا ہی خیر کرے ـ اب ان لوگون سے مفر محال ہے ـ اور دل لگی یہ کہ سب کے سب پیے ہوے ہین ـ اندھے کی داد نہ فریاد ـ سوچا کہ ناحق ہی آیا ـ
نواب ـ بیس دفعہ تو ہمارا آپ کا ساتھ ہوچکا ہے اب یہ آپ ان ـ خ کی کیا لیتے ہین ـ
اختر ـ (ہاتھ جوڑکر) سرکار یہ سب سچ ہے مگر غلام کو آج معاف ہی کر دیجیے تو بہتر ہے ـ بڑا ہی ممنون ہونگا ـ
آغا ـ یہ نہونے کا ـ
نازو ـ آج اس خوشی کے دن ایسی باتین کرتے ہو ـ
چھمن ـ لے اب خاصی طرح سے پیجیے ـ اور بہت چین چپڑ کی نہ لیجیے ـ ورنہ یہ زبردستی طور سے پیش آئینگے ـ
اختر ـ غلام کو کوئی عذر نہین مگر حضور ـــ
مہراج ـ اگر مگر دونون کی ایسی تیسی ـ
اختر ـ حضور مگر ـ
مہراج ـ ابے اگر مگر دونون کی ایسی تیسی ـ اگر کی تو بجی ہوتی ہے اور مگر دریا مین ہوتا ہے ـ
اختر ـ یا الٰہی ـ اب ـ
چھمن ـ لو میان ـ اڑاؤ بس اب ـ
اختر ـ مجھے کوئی عذر نہین ہے مگر ـ
رونق ـ پھر وہی اگر مگر ـ
نواب ـ سنو صاحب ـ یا تو آتے ہی نہوتے ـ ہم لوگون کو تمہارا خیال بھی نہ تھا ـ مگر تمہاری حماقت نے تمکو کہین کا نہ رکھا اب کیا ہو سکتا ہے ع

چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

آخر خوف کیا ہے بھائی ـ اگر گناہ ہے تو ہمارے سر ـ بس اب اڑائیے ـ لو بس ـ
نازو ـ پی جاؤ ـ
قمرن ـ یہ مزہ کرکرا کرنے آئے ہین یہان ـ
نواب ـ پھر آئے کیا کرنے تھے جی تم ـ
اختر ـ حضور قصور ہوا
پیر سٹر ـ اب ایک آپ ہی تو بہشت مین جائینگے اور ہم سب تو

دوزخی ہین -

	جنتی وہ ہون جنتی دوزخ ہین جلتی ہین میرے دامن تر سے	

اگر آپ کو شریک صحبت نہین ہونا تھا تو آنا کیا فرض تھا اور اب جو آپ تشریف لائے تو ہماری صحبت کو بھر بخشند کرنا کیا معنی - آپکی بھی کچھ عجیب باتین ہین - اتنے لائق اور معمر ہو کر اسقدر بھی نہ سمجھے - ناز ہم باین ریش و فش ماشاء اللہ

آغا - کیون صاحب یہ ہماری صحبت مین بے لطفی کرنا کیا معنی آپ کو آنا ہی کیا فرض تھا -

اختر - سب ہمین کو کہتے ہین -

نازو - غریب کی جورو سب کی سلہج -

قمرن - اجی یا تو نواب انکو یہان سے نکالو یا زبردستی سے پلادو - جھگڑا پاک ہو بس -

نواب - (بگڑ کر) منشی اختر صاحب ہمسے آپسے ہرگز نہ بنیگی آپ کو بلایا کس نے تھا - اگر آپ کو پینی ہو تو پیجیے ورنہ اپنے گھر کی راہ لیجیے -

قمرن - اور پھر آج سے نہ آنا -

ممن - کیا ہو کیا - حضور کیا بات ہو -

نواب - ایک ممن بھی تو ہین - انھون نے کہدیا کہ خداوند بندہ دو بجے کے بعد شروع کریگا - اچھا جب انکو یہ معلوم تھا کہ دو بجے کے بعد شروع کرینگے تو یہ چپ چپاتے چلدیے اور دوسرے کمرے مین جا کے بیٹھے کہ اگر یہان بیٹھا تو ممکن ہو کہ لوگ زبردستی کرین کہ ضرور پیو اور آج عہد یہ ہوا ہو کہ تین آدمی اپنے ہوش مین رہین - منجملہ انکے میان ممن بھی ہین نواب ممن کی دور اندیشی کو دیکھیے کہ یہ اس کمرے مین نہین آئے یہ سمجھکر کہ اگر میرا خود جی للچایا تو مین پی لونگا اور نواب کی نظرون سے گر جاؤنگا -

آغا - آپ نے تو اک بحر طویل چھیڑ دی -

نواب - مجھے عرض کر لینے دیجیے - تو ممن کا مطلب یہ تھا کہ اگر مین پی لونگا تو نواب کی نظرون سے گر جاؤنگا اور اگر مین نے نہ بھی پی تو یہ سب کے سب مجھے زبردستی پلا دینگے لہذا وہ اس کمرے مین نہین آئے - اب آپ یہ فرمایئے کہ آپ کیا سمجھکر آئے -

اختر - حضور ---- غلام -

نواب - آپ کیا سمجھکر آئے -

آغا - مین عرض کرون - آپ یہ سمجھکر آئے کہ میری صحبت کو بھر بخشند کرین - بس -

اختر - حضور -

نواب - کیون بکتے ہو جی -

اختر - حضور غلام -

چھٹن - بھئی نواب محمد عسکری - خدا کے لیے یا تو اس مردک اختر کو نکال دو یا اس سے کہو کہ تمھارے حکم کی تعمیل کرے -

نواب - کوئی ہو -

آغا - حاضر خداوند - جو حکم ہو -

چھٹن - آغا صاحب یہ دل لگی کا موقع نہین ہو مذاق کو اسوقت بالاے طاق رکھیے -

آغا - بھائی آخر -

مہراج - بھائی صاحب بات یہ ہو -

نواب - ممن اور ممن -

پیر شتر - اب سمجھو بوجھ کے چلیے گا -
نواب - کیون ؎

ما ز یاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

بیچارے اختر نے جو یہ رنگ دیکھا تو نواب صاحب کے ہاتھ سے جام شراب لیکر تین چار قطرے ڈرتے ڈرتے پیے اور کہا - شل مشہور ہو دبے پر بلی چوہے سے کان کتروا تی ہو - ایک دفعہ پی تھی اب ایک دفعہ اور سہی ؎

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا

نازو اور قمرن بہت خوش ہوئین کہ اختر نے ہماری خاطر سے شراب پی لی اور نازو یون چہک کر بولین اللہ کی کیا کریمی ہو - ابھی کل ہی کی بات ہو کہ ہم دل مین سوچتے تھے کہ یا اللہ اب ہمارا کیا حشر ہو گا - پھر وہی ماش کی دال اور موٹی موٹی چپاتیان اور دن بھر محنت مزدوری - تھوبے کا ساگ پانی اور نمک کا کھایا اب کس سے جائیگا اور مزدوری کون کریگا - یہان تو بے مرغ پلاؤ اور اناناس پلاؤ اور کباب اور گندن چلیے کے نقمہ حلق سے نہ اتریگا اور محنت مزدوری کا اب یہ حال ہو کہ ہل کے پانی پینا بھی محال ہو - اور سب سے زیادہ یہ سوچ تھا کہ نواب کو اللہ ان آفتون سے بچائے بری گھڑی نہ دکھائے کہ انکی بادولت چین چان خوش گذران کیا ہو - بارے اللہ نے ہماری سن لی -

قمرن بولی باجی جان اگلے جو کہہ گئے ہین سچ کہہ گئے ہین کہ جو کنوان کھودیگا کسی کو اس مین ڈھکیل دے وہ آپ ہی اس کنوئین مین گریگا اور ایسا گریگا کہ کہین ٹھلیڑا نہ لگیگا - دیکھو نواب بشیر الدولہ موئے کو کیسا غیبی تھپیڑا لگا - سیکڑون ہزارون کی آہ بد تھی اور غریب کی آہ کوئی بیکار جایا کی ہو - کیسا منھ کے بھل گرا ہو کہ نہ اٹھ سکتا ہو نہ تڑپ سکتا ہو -

بی مغلانی نے بھی ہان مین ہان ملایا - حضور ایسی بات کہی ہو کہ موتیون مین تولنے کے قابل - جواہرات ایک طرف رکھیے اور ان باتون کو ایک طرف - چاہ کن را چاہ در پیش ؎

کسی کی بدی تو نکر عیب ہو
کہ اسکا خدا عالم الغیب ہو

اور جو حق کی طرف ہوتا ہو اسکا کوئی بال بھی بانکا نہین کر سکتا ہے -

دشمن چہ کند اگر مہربان باشد دوست

بس یہ انسان یاد رکھے کہ کسی کی بدی نہ کرے ہم تو یہ جانتے ہین اور بشیر الدولہ تو دین و دنیا دونون کے کام کا نہین رہا -

گھسے گنجی بیچ قوم عورتین ڈوم مہتر واہ وا واہ - اور انھین پہ جان دیتا تھا جنکی آنکھ ناک صورت شکل کچھ بھی نہین - آنکھ نہ ناک تیو چاندسی -

جھلو - حضور کچھ گنگناؤن ؎

ساقیا برخیز و در دہ جام را — خاک بر سر کن غم ایام را
بادہ در دہ چند ازین باد غرور — خاک بر سر نفس نافرجام را
گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان — ما نمیخواہیم ننگ و نام را

نواب - بس ہمارا اس شعر پر عمل ہو -
چھٹن - علی ہذا القیاس -
رونق - تم دوزخیون نے ہمکو بھی ماراستیاناس کیا آپکی

وہی مثل ہی کہ ع-

خود تو ڈوبینگے مگر یار کو لے ڈوبینگے

خود تو ڈوبے تھے ہی مگر ہمکو بھی ڈبویا-

نازو- اچھا نواب ایک جام ہمارے ہاتھ سے بھی پی لو-

رونق- اِن ہاتھون سے نصیب کہان ہو-

مہراج- ہمکو تو نصیب ہی-

بیرسٹر- ایسی تیسی آپ کی-

نازو- یہ اپنی ٹانگ ضرور اڑاتا ہی- ہر بات مین اپنی ٹانگ اڑائیگا- ان نہ مان مین تیرا احسان تو ہوتا کون ہی-

بیرسٹر- اچھا ہمکو اور رونق جنگ دونون کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام مو دو- ع-

کیسکی رہی اور رہیگی کسکی

مہراج- اچھا پلا دو- یہ بھی کیا یاد کرینگے یہ جام دے ہی چکی تھین کہ خدمتگار نے آکے عرض کیا (حضور ڈیوڑھی پر سے ایک آدمی آیا ہی اور یہ خط لایا ہی) نواب محمد عسکری صاحب نے خط پڑھا- نائب داروغہ کی جانب سے خط تھا

حضور نواب قمر رکاب نواب محمد عسکری صاحب بہادر دام اقبالہ- بغرض عرض میرساند-

کہ جب سے حضور عالیہ متعالیہ آقائے نامدار جناب حضور بلقیس مرتبت بیگم صاحبہ نے خبر سنی ہی کہ نواب ع-

بدنام کنندۂ نکو نامے چند

کو صاحب مجسٹریٹ بہادر کے اجلاس سے قید کی سزا جسکا وہ نابکار مستحق تھا ملی ہی تب سے ازبس خوش ہین مگر مہری نے آکے کہا کہ جناب عالیہ فرماتی ہین کہ نواب صاحب کو عرضی لکھکر دریافت کرو کہ یہ خبر کہان تک صحیح ہی- حضور غلام نے کہلا بھیجا کہ سارے شہر مین خبر اڑی ہی اور بھائی صاحب کا رقعہ بھی اِس مضمون کا آگیا اور جو سپاہی یہان سے روانہ اور تعینات کیے گئے تھے وہ بھی یہی خبر لائے ہین مگر تسکین نہین ہوتی-

اب التماس ہی کہ حضور اپنے قلم مبارک سے دو سطرین لکھکر بھیجدین تو جناب عالیہ متعالیہ کی تشفی خاطر ہو- فدوی محلسرا مین بھجوا دیگا- پہلے تو صلاح ہوئی تھی کہ ڈومنیان بلوائی جائین چنانچہ حیدری جونے والی آبھی گئی مگر نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے ممانعت آئی کہ اُسکے نام کے ساتھ بھی نواب کا لفظ ہی گو وہ کیسا ہی سیہ کار کیون نہو- لہذا ڈومنیون کا گانا موقوف رہا- اگر حضور محفل رقص کسی روز قرار فرمائین تو فدوی کو ضرور یاد فرمائین کہ جشن ضرور ہی ہی مگر ہان دو چار دن کے بعد-

جواب حضور جلد بھیجین کہ فوراً نظر انور و اقدس جناب عالیہ دام اقبالہا سے گذرے- تابعدار نمکخوار-

رونق- اپنے ہاتھ سے جواب لکھو-

نازو- وہان بھی خبر ہو گئی جی-

مسخرہ- سارے زمانے مین خبر ہو گئی-

چھٹن- ارے صاحب ہر گلی کوچے مین اسوقت یہی چرچا ہوگا مشہور آدمی ہی کوئی ایسا ویسا نہین ہی- اُسکو کون نہین جانتا- ہر جگہ یہی چرچا ہوگا-

اختر- گھر گھر یہی ذکر ہی یہی شور-

نواب- اچھا ہوا کہ ڈومنیان نہین آئین اور گانا بجانا موقوف ہو گیا-

مہراج- آپ کو جنون ہی-

نواب - یہ کاہے سے -

مہراج - اب کسی کو کیا معلوم کہ ناچ کا ہمکو کیا گیا مگر ہان پہ کہو کہ اپنے دل کا چور ہی -

آغا - میرے دل کی بات کہی واللہ - لیکن احتیاط شرط ہی ایسا فعل کیون کرین جس سے مطعون خلائق ہون - اور خواہ مخواہ لوگ ہمکو بنائین - آج نہین کل سہی - کل نہین پرسون سہی - جلدی کیا ہی -

نازو - ہماری جان تو اس سے بڑھکے اور کوئی جلسہ نہوگا کہ سب مل کے ہنستے بولتے ہین - اور وہ ہوا تا نشان ہی ہین نہوا تو کیا - خط کا جواب لکھ کے بھیجدو - دیر کیون کرتے ہو

قمرن - ہمارا سلام لکھدینا نواب -

نواب - (مسکراکر) بہت خوب -

آغا - ضرور -

قمرن - اور لکھ دینا کہ آپکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی - ایکدن کے لیے یہان آجایئے ہم بھی آنکھ بھر کے دیکھ لین -

آغا - بیگم صاحب آج خوش تو ضرور ہوئی ہونگی لیکن زیادہ تر خوشی کا باعث تب ہوگا جب وہ سنینگی کہ اب قمرن نکالی گئین -

قمرن - کیا منحوس باتین بکتے ہو - نکالا لیے تمکو - واہ وا کیا جانے کون گھڑی کیسی ہوتی ہی - تم بڑے بڑے آدمی ہو جی - آغا یا غا بنے ہین -

اختر - جی ہان -

چربی آنکھون مین تیرے چھائی ہی
کچھ نگوڑے کی شامت آئی ہی

چھٹن - کیا دے بھئی -

مہراج - انھون نے بھی اک ہانک لگادی -

نازو - اگر بیگم صاحب ایسا سمجھین تو انکی غلطی ہی - ہم لوگون کے آنے سے نواب کا فائدہ ہی ہوا نقصان نہین ہوا اگر ہم نہوتے تو یہ ادھر ادھر روپیہ لٹادیتے ہمارے سبب سے اتنا تو ہی کہ چار دیواری مین بیٹھے ہین کوئی تنخواہ ہمکو نہین ملتی ہان کھانے بھر کے تو گنہگار ضرور کرتے ہین - پھر خدمت نہین کرتے اور یون نواب کہدین ہم ابھی چلے جائین -

قمرن - تو نواب بچارے تو بولتے بھی نہین ہین -

نازو - یہ بیچ کے کھلوے تو بولتے ہین -

آغا - (قہقہہ لگاکر) تو ہم بیچ کے کھلوے ہین ؟

نازو - اور کون ہی تو -

آغا - (ہنسکر) اچھا اب دیکھو ہم لگائی بجھائی کی فکر کرین تو سہی - اچھا بی نازو -

نازو - (نشہ مین) مجھے دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی جو لگائے بجھائے نہین - لگاؤ بجھاؤ -

قمرن - اری باجی وہ تو تمکو بناتے ہین اور تم بنتی ہو - چڑھ گئی ہی کیا -

نازو - مین ایک نہ مانونگی - اپنی اور آغا کی جان ایک کرونگی -

نواب - انکو ذرا ہی سی مین چڑھ جاتی ہی -

آغا - مجھے پائین تو کھا ہی جائین -

مہراج - اب انکو نہ ملے -

نازو - (لپٹ کے) موئی کاٹے اب نہ ملیگی - کیا تیرے باپ کا مال ہی -

مہراج - بی کے ہت جھٹ بھی ہوجاتی ہین -

میر منشی - بھائی صاحب لطف تو اس لپٹ سے آیا ہی -

مہراج - بجا - آپ پر پڑے تو لطف کا لطف معلوم ہو - پرائی کھوپڑی پر تو سب ہی کو لطف آتا ہے - کھوپڑی بجنا گئی -

مسخرہ - بجر پور نہ پڑی -

آغا - ہان جھنجھلتی ہوئی پڑی -

نواب صاحب نے اِس عرصے مین خط تیار کیا -

بیگم - لو مبارک - اِس بشیر الدولہ لعنتی کو صاحب نے ایک برس قید سخت کی سزا دی اور جرمانہ الگ جرمانے کو تو وہ کیا سمجھتا ہے - روپیے والا ہے مگر ہان قید کا نام سُنکر رو دیا ہے -

	زندان کو چلے مچل مچل کر	

ہمنے تو آدمی بھیجدیے تھے اُنھون نے کہا کہ نہین کہا پورے ایک برس کی سزا ہوئی خوب شد - وہ اِسی قابل تھا - کیے کو پہونچیگا اب اپیل مین بھی کچھ نہونے کا - رویا کرے مگر کیا خدا نے سزا دی ہے - اُلٹی ہو گئی - ایسے کا یہی حشر ہوتا ہے - یہ تو بنی بنائی بات ہے -

راقم نواب

جب تک نواب صاحب کا خط جاے جاے تین چار آدمیون نے بیگم صاحب کو باہر سے اطلاع دی کہ بشیر الدولہ کو قید ہو گئی - مامائین اور مہریان اندر سے باہر آئی تھین اور باہر سے اندر - اور تمام گھر مین خوشی کے شادیانے بج رہے تھے کہ بڑے موذی کو مارا -

بیگم - آج کلیجے مین ٹھنڈک پڑی - بہت دن سے جل رہی تھی - آج ٹھنڈک پڑی -

مغلانی - برس بھر تک یہ موذی کاٹا قید خانے مین جھیلیگا جب کہین نجات پائیگا -

مہری - نا بی بی - دیکھ لینا وہین سے مر کے نکلیگا -

ماما - اب تو بیڑیان کھڑکھڑائے - موے نے تمام شہر کا ندھے پر اُٹھا لیا تھا اور روز روز کلیجا تھر تھر کانپتا تھا کہ یا اللہ کیونکر عزت بچیگی -

بیگم - کیون بی مغلانی بھلا خوشی تو قمرن کو بھی ہوئی ہو گی آخرش وہ بھی تو نواب کے حق مین دعا ہی مانگتی ہو گی کہ یا اللہ بشیر الدولہ نیچا دیکھے اور نواب کے پانون مین کانٹا نہ چبھنے پائے -

مغلانی - جی ہان سرکار اِسمین کیا فرق ہے اُسکی تو بڑھتی دولت ہی نواب ہی کے نام سے اور نواب ہی کیطرف سے اور اُنھین کے سبب سے تو یہ اِتنی مشہور ہوئی اور اِنھین کے دم سے اِسوقت شہزادی بنی ہوئی ہے دونون ہنسین چین کرتی ہین -

بیگم - اُف - ہم سوچتے تھے کہ یا اللہ کبھی وہ دن بھی ہو گا کہ ہم گھوڑے بیچ کے بیفکر سوئینگے - جو خدا نکردے ذرا نواب کے دشمنون کے پانون مین کانٹا چبھتا تو غضب ہی ہو جاتا - چلو اب اپنی اپنی منتون کو پورا کرو جو وعدہ کیا ہے وہ تو پورا ہو -

مغلانی - ہان سرکار ایسا ہی ہے یہ سچ ہے حضور -

اِتنے مین نواب صاحب کا خط آیا اور ڈیوڑھی مین کھڑے ہو کر ایک آدمی نے پڑھکر سنایا اور بیگم صاحب اور بھی دل مین خوش ہوئین کہ اب کوئی شک نہین باقی رہا کہ بشیر الدولہ قید ہو گیا -

اب سُنیے کہ کچھ روز کے بعد نواب صاحب نے بڑے اہتمام بلیغ کے ساتھ چلنے کی تیاری کی اور مشہور کیا کہ ہمارے

دوست نواب چھٹن صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہی اور ہماری جانب سے جلسہ ہوا ہی - کیونکہ نواب بشیر الدولہ کے گرفتار ہونے کا جلسہ کرنا انکی وضع کے خلاف سمجھا جاتا اور لوگ سمجھتے کہ محمد عسکری ایک چھوٹی ہمت کے آدمی ہین نہ

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود

مگر اس بہانے سے کہ نواب چھٹن صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہونے کا جلسہ ہی کوئی حرف نہین رکھ سکتا تھا - اور اندر باہر دونون جگہ دھما چوکڑی مچی ہوئی - ادھر اُنکے احباب مین وہ ہو حق مچا ہوا تھا کہ کئی دن تک برابر میکشی اور محفل رقص وسرود آراستہ ومنعقد رہی -

بشیر الدولہ کو بھی قید خانے مین لوگون نے خبر دی کہ نواب محمد عسکری صاحب کے ہان کئی دن سے دھما چوکڑی مچی ہوئی اور دور دور سے طائفے بلوائے گئے ہین - یہ سُنا تو اور بھی بوٹیان نوچ لین مگر قہر درویش بر جان درویش - وہان کیا بس چل سکتا تھا - جن لوگون نے بشیر الدولہ کو اس خبر سے اطلاع دی تھی اُنھون نے اسطرح پر کہا تھا کہ گویا کسی کو کوئی مژدہ سُناتا ہی - انسپکٹر کی عداوت کے سبب سے نواب بشیر الدولہ کو اکثر اوقات جیلخانے مین ذلیل ہونا پڑتا تھا -

فاعتبروا یا اولی الابصار

اس جشن جمشیدی اور بزم فریدونی اور صحبت طرب انبساط اور محفل رقص وسرود ونشاط کے اختتام پر جسکو جہان جگہ ملی وہان پڑ رہا - نازو اور قمرن اور منی اور منگلانی ایک کمرے مین سوئین - اور یہ سب سوئے تو اسطرح کہ گویا گھوڑے بیچکر سوئے تھے - ایسی لمبی تانی کہ کوئی گیارہ بجے بیدار ہوا کوئی بارہ کے عمل مین سو کے اُٹھا - اکثرون نے حمام کیا بعض بعض نے گومتی مین جا کے نہایا - کوئی دو بجے کے وقت کپڑے پہنکر کھانا کھانے بیٹھے - اسوقت پورا انگریزی ڈنر تیار ہوا تھا - ملگٹانی سوپ (ملتانی) مرغ کے کٹلٹ - مرغ کا اسٹو - مچھلی - ٹرکی روسٹ - مٹن روسٹ بط کا کباب - فرنچ بال - آملٹ - چکن کری - نان پاو لوف - آلو - گوبھی - چاول - پائی - پلم پڈنگ - میٹھائی فواکہ - چاء -

نواب محمد عسکری اور آغا محمد اطہر اور منشی مہراج بلی اور بیرسٹر نے صرف شامپین پی اور وہ بھی قلیل المقدار - رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور ممن نے بیر پر اکتفا کی نازو اور قمرن نے شیرز ملا کر جنجر پی لیا - دن کے سبب سے تیز شراب کسی نے نہین پی - پان کھا کر حقے پی رہے تھے کہ آغا محمد اطہر کے آدمی نے کہا حضور آغا الماعوجی آئے ہین - اور سلام کرنا چاہتے ہین - حکم ہوا کہ بلا لو -

آغا - (الماعوجی) حضور کل حاضر نہو سکا -

نواب - آپ بڑے واہی ہین -

آغا - ایک ایسی وجہ ہوگئی کہ -

چھٹن - اور آئے بھی تو بیوقت - ابھی ہم لوگ کھانا کھا چکے

آغا - کچھ تو بچا بچایا ہوگا -

نواب - کھائیے گا - کوئی ہی - آغا صاحب کو کھانا کھلوا دو حکم دو کہ جلد میز پر چن دے -

باورچی نے مرغ کے کٹلٹ اور کری اور چاول اور ایک روٹی اور مکھن دانی اور نمکدانی اور سرکہ اور

چٹنی اور آلو اور مچھلی اور فریج بال لا کے میز پر چن دیا
آغا صاحب نے چکھنا شروع کیا - خدمتگار نے ادب کے
ساتھ دریافت کیا (خداوند - گرم کرنے والی بھی کوئی شے
حاضر کروں)
آغا - نواب صاحب وغیرہ نے اِسوقت کھانے کے
ساتھ پی تھی؟
خ - جی ہاں - کسی نے بیر پی کسی نے شامپین - دو ایک
نے خالی جنجر بیر ہی پی - تھوڑی تھوڑی سب نے پی -
آغا - اچھا پھر کوئی ہلکی چیز لاؤ - مگر تھوڑی ہو - دن کا
وقت ہے -
خ - شری بھیجیے - لمونیڈ لا کے مزہ دیگی - آج ہی تو پینے کا دن ہے
آغا صاحب نے چار پگ شری کے اُڑائے اور ایک
بوتل لمونیڈ بھی پی اور منہ دھو کر محفل میں آئے - حقہ پیا
پان کھائے -
نواب - انگریزی کھانا کیا اچھا پکا تھا - آپکو پسند ہے؟
آغا - کیا بات ہے حضور - سب سے بہتر کٹلٹ تھی اور مچھلی
بھی خوب پکی تھی - کاریگر لوگ ہیں -
چھٹن - کچھ اور بھی ساتھ تھا -
آغا - جب میں نے سنا کہ قدرے قلیل سب صاحبوں نے
پی ہے تو بندہ بھی ہول کے شہیدوں میں داخل ہوا -

ہول کے کشتوں میں داخل ہوا ہوں

رونق - آپ نے اِسوقت کون چیز پسند کی -
آغا - حضور ہم غریبوں کے سب چیزیں نعمت ہیں -
اور پھر ایسے دربار میں - بندے نے تو اِسوقت شری پی
لمونیڈ کے ساتھ -

مہراج - آپ کیا شراب پیتے ہیں -
آغا - جی نہیں حضور -
چھٹن - اِن سے پوچھیے آپ نے کیا کھایا -
مہراج - ہمنے بازار سے پوری منگوائی - ہم تو ہندو ہیں
(مسکرا کر) اور کیا کھاتے -
چھٹن - جھوٹے کی ایسی تیسی -
مہراج - بیش باد -
چھٹن - او کافر - کھاتا ہے اور کھا کے مکر جاتا ہے -
مہراج - ہزار روپیہ کا لقمہ ہو تو نہ کھاؤں -
آغا - (واطر) کبھی دعوت تو مہراج کے ہاں ہوئی تھی -

دال ادھر کی بے نمک پھیکی
جسمیں خوشبو ذرا نہ تھی گھی کی

مہراج - کھا کے یہ کفران نعمت! کیوں صاحب -
نواب - بڑے احسان فراموش لوگ ہیں -
مہراج - دو قسم کا پلاؤ اور دو قسم کے کباب اور کندن قلیہ
اور نان بشیر اور مرغ کباب اور نان آبی اور میوے کی روٹی
اور مٹھائی اور ایک درجن بوتل شامپین اور خدا جانے
کسقدر انبار لگا ہوا تھا -
چھٹن - جی ہاں مجھے یاد ہے -
نواب - تم تو کنجوس ہو یار مگر تمہاری منشیانی بڑی فیاض
اور مخیر ہیں -
مسخرہ - اب بندہ بھاگتا ہے -
نازو - (ہنسی کو ضبط کیا) -
قمرن - (مسکرانے لگی) یاد ہے کچھ -
نواب - کیا واہیات - اُس ذکر کو جانے دو صاحب -

مہراج - (چہرہ سرخ) اسی سے تو ہم کہتے ہین کہ یہ صحبت شریفون کے قابل نہین ہی (بگڑ کر) سب پواج اِسمین بھرے ہوے ہین - سب پاجی کہ گفتہ اند ؎

ہمنشین تو از تو بہ باید
تا ترا عقل و دین بیفزاید

نواب - بھائی صاحب ابکی دفعہ بکرہ نے وہ چیخ ماری اور وہ غل مچایا کہ ہم لوگون کو خوف تھا کہ مبادا ہم پیٹ نہ پڑین - معاذ اللہ کا مقام ہی مین تو سمجھا کہ ہم سب بڑے آج بے بھاؤ کی پڑین مگر ع -

رسیدہ بود بلاے و لے بخیر گذشت

شرفا کے گھر مین اسقدر غل پیچے سنے نہین سُنا تھا - اور کھانا! تو بہ ہی بھلی - کوئی شی کھانے کے قابل نہ تھی مگر شراب کے زور سے کچھ زہر مار کیا اور پھر اپنے گھر کا کھانا منگوانا پڑا - چیزین کثرت سے تھین مگر لاحول ولا قوۃ!!!

مہراج - تم لوگ اس قابل ہو کہ تمکو ترسائے اور بھوکا رکھے اور کھانا نہ دے اور بازار سے نانبائی کی دوکان سے کچھ منگوا دے - حلوائی کی دکان اور دادا جی کا فاتحہ وہ بھلے مانس کیا جو کسی شریف کی ہجو کرے - کھانے اگر غرا ہے - یہ بڑے پاجیون کا کام ہی - ہم سے بڑی غلطی ہو گئی واللہ - خیر - اب سے آئے گھر سے آئے -

نواب - یہ تو ہم لوگون کو کہنا چاہیے کہ اب سے آئے گھر سے آئے - اب کبھی جرأت نہ ہو گی کہ تمسے دعوت مانگین کیونکہ جب اپنے گھر سے کھانا منگوانا پڑا تو دعوت سے کیا فائدہ - اور دیسی شراب ملعون نے منگوائی تھی ایسا غصہ آیا کہ بیان سے باہر - مگر قہر درویش بر جان درویش - یہ تو ہم لوگون کو کہنا چاہیے کہ اب سے آئے گھر سے آئے - آپ تو مزے مین رہے ہم لوگ البتہ اب آپ سے جھوٹون دعوت نہین مانگ سکتے -

مہراج - اچھا بھئی ابکی کسی روز ہم دعوت کرینگے -

چھٹن - روپیہ بسا دیجیے -

نواب - بس یہی ترکیب اچھی ہی - ہم اپنے پکوا لینگے تم اس جھنجھٹ مین کیون پڑو - ہم بھگت لینگے -

قمرن - اچھا پکے تو واہ واہ بُرا پکے تو واہ واہ -

مسخرہ - کوئی شکایت نکر سکیگا -

نازو - واہ ہم اپنے اہتمام سے پکوائینگے جی -

مہراج - بس بس - یہی ٹھیک ہی - تخمینہ کرو -

نازو - کَے آدمی ہین - ایک ہین اور ایک قمرن اور نواب عسکری اور نواب رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب اور مہراج بلیا اور آغا المانو جی اور یہ موا مسخرہ اور ممن اور کون بس -

مہراج - یہ سب کتنے ہوے -

نواب - اور سب کے پہلے اپنا اور قمرن ہی کا نام لیا -

ممن - اور ہم سب کے بعد -

مہراج - آٹھ اور ایک نو آدمی ہوے -

نازو - اور پکے گا کیا گیا -

ممن - اہتمام تمہارا اور پوچھو ہمسے -

نازو - اجی نو آدمیون کے لئے کوئی دس سیر کا پلاؤ ہو -

ممن - (قہقہہ لگا کر) بلکہ دس سیر -

رونق - نازو کا اہتمام ہی تو میان کا دوالا نکلا نکلا - نو آدمیون کے لیے دس سیر پلاؤ -

ناز و۔ کیا تھوڑا ہوا۔
ممن۔ فی آدمی پاؤ بھر بھی رکھو تو نو پوے ہوے اور نو پوے کا سوا دو سیر ہوا۔ نہ کہ نو سیر۔ سوا دو سیر کا تم ڈھائی سیر رکھو تو انتہا ہی۔
نواب۔ کچھ اور بھی ہوگا یا بس پلاؤ ہی پلاؤ۔
ناز و۔ اور انگریزی روٹی ہوگی اور مکھن۔
رونق۔ معقول! اپیل اچھا ہی۔
ممن۔ بورانی ہونی چاہیے۔ کباب پکواؤ۔
مہراج۔ یہ تو سب مفت خورے ہین۔ تم پلاؤ اور انگریزی نان پاؤ اور مکھن اور دو سیر کا قورمہ بس یہ پکواؤ۔ اور ماش کی دال اور چپاتیان۔ بس بہت ہی۔
چھٹن۔ اپنی اصلیت پر آگیا۔ ماش کی دال اور روٹی۔
ناز و۔ اجی پلاؤ ہوا۔ قورمہ ہوا۔ روٹی ہوئی انگریزی۔ مکھن ہوگا اور کوئی سوا سیر کے کباب سہی۔ ارد کی دال اور روٹی نہ سہی۔
نواب۔ آپ نقدی بسا دیجیے قبلہ اور ہم کسی خانسامہ کو باورچی ٹولے سے بلوا کے اسکے سپرد اہتمام کردینگے۔ ورنہ آپ تو ہین پاپی۔ آپ ارد کی دال اور موٹے موٹے ٹکڑون کے سوا اور کچھ نہ کھلاینگے۔ ہم آپ سے خوب واقف ہین قبلہ۔ ایک دفعہ چکھا کھا گئے۔ اب سے آئے گئے سے آئے ورنہ اس دعوت کو سلام ہی۔
چھٹن۔ یا ممن کے تعلق اہتمام کردیجیے۔
منشی مہراج بلی شیخی مین آگئے کہ تو گئے کہ ابکی ہم دعوت دینگے مگر ہوش اڑے ہوے کہ ایک رقم کی رقم نکل جائیگی۔ کچھ جواب دینے ہی کو تھے کہ نواب رونق جنگ بہادر نے

ایک مصاحب نے آکے عرض کیا (حضور اسوقت آنکھوں سے آنسو نکل پڑے)
نواب۔ کیون خیر باشد۔
رونق۔ آنسو کا کون موقع ہی میر صاحب۔
مہراج۔ خدا خیر کرے۔
رونق۔ بولو صاحب۔
میر۔ (مصاحب) حضور ذرا تکلیف کرین ورنہ ذرا پھاٹک تک چلے چلین۔
نواب۔ کیا ہی کیا۔ کچھ کہو تو سہی۔
رونق۔ پی ہنسے چڑھی آنکھ۔
ممن۔ ارے میان کچھ کہوگے بھی۔
میر۔ حضور چل کے دیکھ لیجیے۔ مین زبانی نہ کہونگا۔ بڑی دقت کا مقام ہی خدا کی قسم حضور۔
نواب۔ ممن جاؤ تو بھئی۔
رونق۔ عجب بے تکا اور جھکی آدمی ہی۔
ممن اس مصاحب کے ساتھ باغ کے پھاٹک تک گئے اور افسوس کنان واپس آگئے۔
نواب۔ کیا ہی بھئی۔
ممن۔ حضور خود چل کے دیکھ لین۔
نواب۔ معقول! تم بھی وہی بولنے لگے۔
ممن۔ حضور خدا یہ دن دشمن تک کو نہ دکھائے۔
نواب محمد عسکری اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب اٹھے منشی مہراج بلی اور سب حوالی موالی اٹھ کھڑے ہوے کہ چل کے دیکھین کہ کیا ماجرا ہی۔ مگر ممن نے منع کیا اور کہا پھاٹک تک چلیے مگر وہان سب کے سب جا نہ سکے [illegible]

پھاٹک تک سب گئے اور وہان سے ممن کے ساتھ پہلے
چھٹن صاحب باہر گئے - دیکھا تو فوراً آخیر کے ساتھ ممن نے
دو ایک باتین کین اور بڑے افسوس سے واپس ہوئے
رونق - کیا بات ہی بھائی صاحب -
چھٹن - افسوس صد ہزار افسوس -
نواب - دل لگی بازی ہی معلوم ہوتا ہی -
چھٹن - کیا بکتے ہو - دل لگی بازی نہین - بڑی رقت
کا مقام ہی - ہی ہی - کون رئیس اور کس حالت مین ہی
افسوس صد افسوس ہے

گندم از گندم بروید جو ز جو از مکافات عمل غافل مشو

اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے -
ممن - حضور افسوس ہی کہ نواب بشیر الدولہ ٹرک کوٹ
رہتے ہین - وہی قیدیون کے کپڑے اور کنٹوپ - رونا
آتا ہی واللہ -
نواب - یا خدا شہر آفات سے بچا - یا خدا ہم سب کو شہر
آفات سے بچا لے - ہم گنہگار بندے بندی ہین - بھئی
ہم سے نہ دیکھا جائیگا -
ممن - حضور واپس چلین - یہ کون دیکھنے کی بات ہی
جو اُسنے کیا وہ پایا - اب اِسمین دیکھنے کی کون بات ہی -
رونق - ہان کوئی تماشا تو ہی نہین - یہ تو مقام عبرت ہی -
نواب - یار کچھ بند و بست کر کے اِس بیچارے کو کچھ کھلوا دو
خدا جانے کب سے بھوکا ہوگا - وہ آبائی ترکاری ملی تو کیا
ممن - حضور چل کے بیٹھین - مین سپاہی کو گانٹھتا ہون -
نواب - اچھا - بڑا ثواب ہوگا ع -

کوشش کرد کار خیر ہی یہ

ممن - تو حضور کے سامنے کھلایا جائے یا علیحدہ -
چھٹن - نہین میان بالکل علیحدہ - میرا یا نواب محمد عسکری
باہم مین سے کسی کا ذکر نہونا چاہیے - ایسی حالت مین اُسکو
اب زیادہ شرمانا شرافت کے خلاف ہی -
ممن - اچھا دیکھیے کوئی ترکیب نکالتا ہون - مگر آپ لوگ
چلے جائین - اُسکو یہ تو نہین معلوم ہو کہ کسکا بانع ہی -
نواب - مین نے تو ابھی مول لیا ہی بھئی - باغبانون سے
البتہ منع کردو کہ بتائین نہین -
چھٹن - چلو اب چپ رہین -
ممن پھاٹک کے باہر جاکر جیلخانے کے سپاہی سے بات
چیت کرنے لگا -
ممن - تم جیلخانے مین نوکر ہو -
سپاہی - جی ہان -
ممن - کیا تنخواہ ملتی ہوگی -
سپاہی - کھانے بھر کو ملتا جاتا ہی - آٹھ روپئے ملتے ہین
جناب - غریبانہ بسر ہوجاتی ہی -
م - بھلا کچھ اوپر سے بھی مل رہتا ہی -
س - اب ملتا نہین تو آٹھ مین بسر ہوسکتی ہی بھلا رئیسون
امیرون سے مل ہی جاتا ہی -
م - آجکل کوئی نواب بیچارے قید ہوے ہین ؟
س - جی ہان حضور - وہ جو بیٹھے ہوے ہین -
م - افسوس کتنے افسوس کا مقام ہی -
س - حضور دیکھا نہین جاتا -
م - بھلا کیون جی اِنکو اگر کچھ کھلوائین تو آپکے خلاف تو نہوگا

س - ایسا تو حضور کہاں ہو سکتا ہی بھلا یہ تو غیر ممکن ہی ابھی
کوئی دیکھ لے تو غضب ہو جائے -
م - آپ کے ہاتھ بھی گرا دینگے -
س - تو کہاں کھلائیے گا -
م - اِس باغ مین ساتھ لیجائیے -
س - تو ہمارے ساتھی کو بھی کچھ دینا ہوگا -
م - جو کہو گے وہ دینگے - اچھی طرح خوش کر دینگے خاطر
جمع رکھو - ہم اُن لوگون مین نہین ہین جو وعدہ کر کے
مُکر جاتے ہین -
س - اچھا آپ بند و بست کرین -
م - بس کسی بہانے سے اِس باغ مین لیجائیے - ہم اِدھر
اُدھر چھپ جائینگے کہ ہمکو دیکھ کے یہ شرمائین نہین بس وہ
کھا لینگی تو تم اپنے لیجانا - اور بھاگنے والے تو معلوم
نہین ہوتے -
س - بھاگ کے کہاں جائیگا کوئی -
م - (نواب سے) حضور حاضر ہی - سب معاملہ لیس ہی -
نواب - کھانے کو کچھ بچا بچایا ہی -
خاص نپر - ہان حضور کچھ تو ہی - کتنے آدمیون کا کھانا ہوگا -
نواب - کتنے! ابھی ایک آدمی -
خاص - ای حضور حاضر ہی -
نواب - کیا شی ہی -
خاص - فرنج بال ہی اور کری بھات اور آلو -
نواب - اچھا میز پر چنو اور میوہ اور مٹھائی بھی رکھدو
جب خاص نپر نے عرض کیا کہ کھانا میز پر چن دیا گیا
حضور) تو حکم ہوا کہ تم وہان سے چلے جاؤ اور اب کھانیکے

کمرے مین کوئی اور نہ جانے پائے - خاص نپر کمرا بند کر کے
چلا گیا - حکم ہوا کہ اُنکو بلاؤ - نواب بشیر الدولہ بیڑیان
کھڑکھڑاتے ہوئے اُس کمرے مین گئے اور اِدھر نواب
محمد عسکری نے نازو کو بھیجا اور بی منی کو ساتھ کر دیا کہ اِس
قیدی کو آرام اور عزت سے کھلا دو - بی منی اور نازو جان
نے حکم کی تعمیل کی اور نازو جان اٹھلاتی ہوئی بصد
آن بان اُس کمرے مین گئین - بشیر الدولہ اکیلا بیٹھا تھا
مگر پاؤن مین بیڑیان - پہلے تو یہ دونون کسی قدر جھجکین
مگر دل کڑا کر کے اندر گئین اور کہا کہ کھانا رکھا ہی - کھاؤ
قیدی نے فرنج بال اور کری بھات کھایا اور ٹھنڈا ٹھنڈا
پانی پی کر نازو کی طرف مخاطب ہو کر یون گفتگو کی -
قیدی - آپ کا کیا نام ہی سرکار -
نازو - ہمارا نام حسن آرا بیگم ہی -
قیدی - نام تو خوب پایا ہی -
نازو - (شرما کر) کچھ اور چاہیے -
قیدی - اب ہمکو ایک بوسہ چاہیے - بس -
منی - ای خدا خدا کرو میان -
قیدی - یہ مکان کسکا ہی - حضور کا دولتخانہ ہی - آپ
کون ہین اور آپ کے شوہر کہاں ہین -
نازو - مین بیوہ ہون -
قیدی - اچھا ہمکو قید سے چھٹنے دو - انشاء اللہ ہم حاضر
ہونگے - اور ہمارے آپکے ع -

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

ہم بھی زندہ رہے ہین -
منی - اچھا اب رخصت ہوجیے بیگم صاحب -

قیدی - یا الٰہی مین اسوقت خواب دیکھتا ہون یا بیداری کا عالم ہے - مجھے بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی پری نے مسخر کر لیا - اور اُسی کے عشق نے مجھے یہ کنوئین جھنکوائے ہے

عشق نے خوب کیا ظاہر و باطن یکسان
داغ جو سینے پہ دیکھا وہی دلبر نکلا

ظالم اب قید خانہ اور بھی کاٹ کھائیگا -

تھک تھک کے نہ بیٹھینگے نہ مر مر کے اُٹھینگے
اب ظلم نہ ہمسے دل مضطر کے اُٹھینگے

اِس سے تو موت ہی بہتر ہے - اچھا اب اتنا احسان تو کرو کہ ایک دفعہ چوم لوے

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت ہمین خدا دے

ظلم ہی کرنا آتا ہے یا کچھ اور بھی بھلا ہم بھی یاد کرین کہ قید خانے مین بھی خدا نے ایک پری کی صورت دکھادی -

مُنّی - اب چلو بیگم صاحب -

قیدی - ٹھہر جا ظالم - ذرا اِنکو ادھر تو آنے دو -

نازو کو خوف معلوم ہوا کہ مبادا ہاتھ ڈال بیٹھے - جھٹ وہان سے بھاگ کے دوسرے کمرے مین آئی تو دیکھا کہ نواب محمد عسکری صاحب اور چھٹن اور قمرن اور ممن سب کھڑے سن رہے ہین -

نازو - قیدی کیا ہوا کوئی ٹرّی سا ہے - اور بڑا بدذات معلوم ہوتا ہے -

نواب - (اشارے سے) چپ - خاموش -

نواب صاحب نے ممن سے کہا کہ اب اِنکو سپاہی کے ہمراہ رخصت کیجیے - ممن نے جاکے سپاہی کے سپرد کر دیا اور کہا - خبردار - بشیر الدولہ چلے تو متحیر کہ یا خدا یہ کسکی کوٹھی اور کس کا باغ ہے اور یہ اُس پری پیکر نے میری اسقدر خاطر کیون کی اور اُسکو میرے ساتھ اسقدر ہمدردی کیونکر ہوئی - سپاہی سے دریافت کیا کہ (یہ کسکا باغ ہے) اُسنے کہا (کوئی لالہ ہین) - پوچھا (کون لالہ) کہا (نام نہین معلوم)

وہ تو اپنے کام پر گئے اور ادھر نازو نے باصرار تمام دریافت کیا کہ کون ہے -

نازو - بات چیت سے تو بھلا مانس معلوم ہوتا ہے -

مُنّی - اور شکل صورت سے بھی -

نواب - تباہی دون -

چھٹن - نواب بشیر الدولہ یہی ہے -

نازو - ارے !

مُنّی - اوئی اتبک اِسکے یہ ہتھکنڈے نہین جاتے -

نواب - اِس درجے کو پہونچ گیا - یہ گت بنی مگر ابھی تک ذرا فرق نہین ہوا ہے -

رونق - ہم تو قائل ہوگئے اِسوقت -

ممن - ہے ہے - ارے غضب خدا کا بیڑیان کھڑکاتا ہے اور ابھی تک اپنی اِن حرکتون سے باز نہین آتا ہے - بوسہ بازی پر آمادہ -

مُنّی - اور جسکا اسقدر احسان ہو کہ ایسی حالت مین بلا کے کھلائے اور سپاہی کو انعام دے اور خود جا کے کہے کہ اچھی طرح کھاؤ اُس سے یہ گفتگو -

نازو - تمکو یہ کیا سوجھی نواب -

مہراج - حماقت کسکو کہتے ہین -

چھٹن ۔ بھائی حماقت نہین ۔ رحم آگیا ۔
مہراج ۔ اِس رحم کو پاجی پنا کہتے ہین ؎

نکوئی با بدان کردن چنان ست
کہ بدکردن بجاے نیک مردان

اختر ۔ ہماری بھی یہی راے ہی ۔
مہراج ۔ یہ جو حال آپنے اِسکا اسوقت دیکھا ہی وہی حال ہمارا اور آپ کا ہوتا ۔ اِسی طرح مہراج بلی اور محمد عسکری اور چھٹن صاحب بھی سٹرک پر ڈرمٹ چلاتے ہوتے ۔
چھٹن ۔ بندے کو کیون سانتے ہو ۔
نواب ۔ ہان اِنکا تو نام ہی نہ تھا ۔
رونق ۔ کہتے ٹھیک ہین مہراج بلی ۔
بیرسٹر ۔ ہمارے بہت خلاف یہ کارروائی ہوئی ۔
رونق ۔ بیشک ۔ اور جو کوئی واردات ہو جاتی ۔
ممن ۔ ہان حضور صحیح ہی ۔
بیرسٹر ۔ کتنی ٹیڑھی کھیر تھی ۔
نواب ۔ اچھا اب تو جو ہوا سو ہوا ۔
ممن ۔ اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان چگ گئین کھیت ۔
چھٹن ۔ کِس عبرت کا مقام ہی اور عبرت کے ساتھ کتنی حسرت ہوتی ہی ۔ توبہ توبہ غضب خدا کا اِس حالت مین بھی شاہد پرستی کا وہی حال ہی ۔ نازو کو دیکھا اُسی پر لوٹ ہو گئے ۔ اور پیغام یہ کہ قید سے رہا ہو لین تو تمھاری خدمت بجا لائین ۔ اور پانوٗن مین بیڑی ہی مگر پیغام اور شاہد بازی سے باز نہین آتے اِس حرکت کو دیکھیے ۔ انتہا یہ امرد و نالائق نابکار تو پیدا نہین ہوا ہی ایسے پر رحم کرنا سخت نادانی ہی ۔
منی ۔ اور حضور اور نواب اور ۔ وہ تو ——— (شرما کر مسکرا کے خاموش ہو گئی) ۔
نازو ۔ بلاتا تھا کہ یہان آ کے بوسہ دو ۔ وہ تو اپنے نزدیک مالک بن بیٹھنے کی نیت سے آیا تھا کہنے لگا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مین کسی پری کے پھندے مین پھنسا ہون ۔ اور اُسنے مجھے قید کر لیا ہی ۔ مین خواب دیکھتا ہون یا سچ مچ صحیح ہی ۔ پھر مجھ سے پوچھا تم کون ہو نام کیا ہی اور تمھارے میان کہان رہتے ہین مین نے کہا ہمارا نام حسن آرا بیگم ہی اور ہم اب بیوہ ہو گئے ہین بس اِتنی شہ جو پائی تو ایکا ایکی بوسے کا سوال کیا ۔ اب مین کیا جانتی تھی کہ کون نگوڑا ہی ۔ سوچی کہ نواب کو یہ کیا سوجھی کہ موے قیدی کے سامنے ہمین بھیجا اور یہ بندہ معوا بھی موا کیسا ڈھیٹ ہی کہ توبہ ہی بھلی ۔ یہ ہمین کیا معلوم تھا کہ یہی موا نواب بشیر الدولہ ہی ۔ اللہ اِس نگوڑے سے سمجھے ۔
قمرن بولی کہ نواب نے بڑی بیوقوفی کی کہ اِس موذی کو بلوا کے کھانا کھلایا ۔ اِسکو تو زہر دینا چاہیے ہی کہ کھاتے ہی انتا غفیل ہو جاتے ۔ ایسی جگہ گردن مارے جہان پانی بھی نہ ملے ۔
رونق ۔ چلو جو ہو چکا اُسکا اب کیا ذکر ہی ۔
ممن ۔ یہ سب اعمال کا نتیجہ ہی ۔
رونق ۔ میرے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔
مہراج ۔ بھائی صاحب اُس سور نے یہ کوشش کی تھی کہ نواب محمد عسکری کو اِس حالت کو پہونچائے خدانخواستہ جو اُسکی

حالت خود ہو – اور مجھے بھی وہ لپیٹ لیتا – مگر خدا کو بچانا منظور تھا –

آغا (الماغو جی) آپکی نسبت تو انھون نے یہ فکر کی تھی کہ ایک مصنوعی شوہر قائم کرکے مقدمہ دائر ہو جائے اور آپ بھی بندھے بندھے پھرین – ایکدن مجھ سے بھی کہا تھا کہ تم نازو کے شوہر بنجاؤ مین نے کہا حضور مجھ سے یہ نہو گا معاف فرمایئے – بندہ اِن باتون سے بہت ہی ڈرتا ہو – مین ایک یار باش آدمی – مرنجان مرنج – لڑنے بھڑنے سے مجھے کیا سروکار ہو – عدالت کی کبھی صورت نہین دیکھی وکیل کے نام سے منزلون بھاگتا ہون مارے سوالات جرح کے نکدم کر دیتے ہین –

نازو – اُسی موے بدذات کو یہان بُلایا –

بیرسٹر – اگر وہ یہان کوئی بے ضابطگی کرتا – مثلاً کسی کو مارتا – یا کاٹ کھاتا یا کسی پر پتھر پھینکتا تو سب دھرے جاتے – سپاہی اور ممن اور ہم سب – چاہیے پیچھے کچھ نہوتا مگر پہلے تو مصیبت پڑ جاتی – اسکو تو یہ لوگ سمجھے نہین – رحم اور ترس (اور یہ) اور وہ کہہ کے اُسکو یہان بلا کے کھانا کھلایا – اور اُس نابکار کو دیکھو کہ اِس تباہی مین بھی نازو سے بوسے کے طالب ہوے – واہ –

نازو – اب کل پھر بلانا –

نواب – چپ چپ بی ہزار نعمت بائی –

ممن – ذرا جا کے دیکھون تو سپاہی سے کیا کہتا ہو اور میرا کچھ شکریہ ادا کرتا ہو یا نہین –

ممن جب باغ کے پھاٹک کے باہر گئے تو دیکھا سڑک کے کونے پر بشیر الدولہ کھڑے چلم پی رہے ہین – تنباکو کا ہیکو بھسا کو تھا – ممن اُسوقت اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اسدرجے انقلاب! یہ وہی نواب بشیر الدولہ ہو جسکے خدمتگار تک دو سیر امشکبو تنباکو پیتے تھے – گنگا جمنی حقے اور فوق البھڑک بیش بہا دست انداز اور دستکی اور سونے اور ششب اور چاندی کی مہنالین اور کہان چلم اور ہنو – کیا مقام عبرت ہو – سپاہی سے انھون نے پوچھا کہ ان نواب سے کچھ تمکو ملتا بھی ہو اُسنے کہا ہان حضور ملتا ہو – دو روپیے روز سپاہیون کو دیتے ہین اور چار روپیے روز داروغہ کو – اور وہ نہ بھی کچھ دیتے تو کیا تھا – ہم بھی بھلے مانس کے لڑکے ہین – کچھ ایسے ویسے نہین ہین – چھ روپیے روز کے روز نواب کے دوست ہمارے داروغہ صاحب کے پاس پہونچا دیتے ہین – بس – ہم لوگ چین کرتے ہین اور یہ بھی چین کرتے ہین – اب کوئی چار بجے اِنکے واسطے مرغ کا پلاؤ اور کباب پک کے آتے ہونگے – کسی درخت کی آڑ مین یہ بیٹھ کے چپکے سے کھا لینگے اور پانی پی کے الگ ہو جائینگے اور خالی آپ ہی نہین بلکہ روز دو تین قیدی اِنکی بدولت کھاتے پیتے ہین اور دندناتے ہین ایک روز دس قیدیون کی دعوت تھی – دسون نے اِنکی بدولت مزے مزے سے کھانا کھایا اور کون کھانا! وہ کھانا جو اُنکے باپ کو بھی کبھی نصیب نہوا ہو گا – دور تک اُسکی خوشبو آتی تھی – مارے مہک کے مین کیا کہون – بس دو قیدی ایک طرف کھڑے کر دیے ایک ایک طرف اور سڑک کی طرف ہم کھڑے رہے اور بس اِس باغ کے اندر کھانا ہوا – تو اِس ترکیب کے ساتھ کہ نواب صاحب کے یہان کے دو آدمی دسترخوان بچھا کے

۲۸۷

کھا کے بیٹھے اور قیدیوں نے ایک جانب اور نواب صاحب نے
دوسری طرف کھانا شروع کیا - اگر کوئی آجاتا تو قیدی سب
الگ ہو جاتے اور نواب صاحب کے اہلکار اپنے کھانے
لگتے کوئی کانوں کان بھی نہ سنتا - بس یہی ہوا - کھا کے
فرصت سے حقہ پیا گلوری کھائی اور دندنانے لگے -

ممن - تو یہ کہیے کہ جشن رہتے ہیں -

س - حضور کی دعا سے -

ممن - پوچھتے تو نہیں تھے کہ یہ باغ کسکا ہے -

س - جی ہاں پوچھتے تھے -

مم - پھر تمنے کیا کہا -

س - ہمنے کہدیا کہ ایک لالہ کا باغ ہے - پوچھا نام ہمنے
کہا نام تو نہیں معلوم کہ کون ہیں مگر ہیں لالہ ہی کوئی -

ممن اس سپاہی سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ بشیر الدولہ
نے ایک باغبان سے جو شہر کی طرف سے آتا اور باغ کے
اندر جانے کو تھا دریافت کیا کہ یہ کسکا باغ ہے - اسکو
یہاں کی اس کارروائی کی کیا خبر تھی - اسنے صاف صاف
کہدیا کہ یہ باغ نواب صاحب کا ہے - نواب کا نام سنکر کان
کھڑے ہوئے - پوچھا (کون نواب) اسنے کہا (نام تو نہیں
یاد ہے مگر بڑے نواب ہیں) اتنے میں ایک رہرو نے
جو اسی باغ کے قریب کے ایک پورے کا رہنے والا تھا
کہا (یہ باغ نواب عسکری بہادر کا ہے) - عسکری کا نام
سنتے ہی چہرے پر مردنی چھا گئی - پھر کسی سے کچھ کہا نہ سنا
ایک قسم کا سناٹا سا ہو گیا - اور اس رہرو کی طرف
ایک دفعہ نظر ڈالکر منہ پھیر لیا - اور سپاہی کو بلا کر آہستہ
آہستہ باتیں کرنے لگا -

بشیر - (ب) - یہ باغ کسکا ہے - تم تو کہتے تھے کہ لالہ کا باغ ہے
اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ نواب صاحب کا باغ ہے ذرا دریافت
تو کرو -

سپاہی - (ایک بہشتی سے) کیوں میاں بہشتا - یہاں
اس جنگل میں کہاں آ نکلے -

بھشتا - اجی اس پورے میں تو ہم رہتے ہی ہینگے -

سپاہی - ہاں ! بھلا یہ باغ جانتے ہو کسکا ہے -

بھشتا - یہ باگ ہے نواب عسکری کا - جانتے ہو عسکری
نواب کو - وہ جو منہار والی کو پہاڑ پر بھگا لے گئے تھے
اور وہاں برس بھر رہے - اور اب وہاں سے آکے اسکے
میاں کو کھش (خوش) کر دیا اور اس سے پھارگ کھتی
لکھوالی - اللہ اللہ کھیر صلّا - بڑے آدمی ہیں بھئی
بڑے لوگ ہیں -

س - ارے ہاں سمجھا - نواب محمد عسکری وہ جنپر منہار کے
لونڈے نے مقدمہ دائر کیا تھا اور پھر کچھ ہوا ہوایا نہیں

بھشتا - اجی ہارا نواب بشیر الدولہ کو بیرا کر دیا - وہ آئے بیٹھے ہیں

راوی - بشیر الدولہ کا لفظ سنکر سپاہی بھی ذرا چکرایا اور
سوچنے لگا کہ بشیر الدولہ تو یہی ہیں اسکو انکا نام بخوبی معلوم
تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ منکوحہ عورت کے بھگا لیجانے
سے سزا پائی ہے مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ محمد عسکری سے اور انسے
عداوت ہے - بھشتا تو کہکے چلدیا مگر بشیر الدولہ کو سخت ملال
ہوا کہ اول تو یہ بات ساری خدائی میں مشہور ہو گئی - دوسرے
عسکری کے باغ میں جاکے کھانا کھایا - پہلے تو خوف ہوا کہ
کہیں زہر نہ ملا دیا ہو پھر سوچا کہ اس اہلکار کا نام دریافت کرو
جو ہمارے پاس پہلے پہل آیا تھا اور جو سپاہی کہکے چلا گیا

تھا۔ ممن دو ترا اڑ مین کھڑے ہوئے یہ سب سُن رہے اور دیکھ رہے تھے
جب بشیر الدولہ نے سپاہی کو بلا کے کہا کہ یار ذرا اُس مصاحب کو تو
ٹٹولو جو ہمارے پاس پہلے پہل آیا تھا تو ممن اور بھی آڑ
مین ہو گیا۔

سپاہی ۔ اب ہم اِس باغ کے اندر نجائینگے۔

بشیر ۔ پھر نام کیونکر دریافت ہو۔

س ۔ کل پرسون اترسون کسی دن دریافت کر لیجے گا
ذرا آٹھ یا نو بجے کے چلنا چاہیے۔ حضور تو بڑے آدمی
ہین مگر ہمارے نیخطر ہی بگڑ جائینگے۔

ب ۔ اجی تم ہمکو ذرا قید سے چھوٹنے تو دو۔ مالامال نکردیا
ہو تو سہی۔ تمکو نوکری کرنے کی پھر کیا حاجت رہیگی۔ کہوگے
تو نقد ہی دیدونگا۔ کہوگے تو کسی مہاجن کے ہان جمع
کرا دونگا۔ کہو تو بنک مین جمع ہو جائے اور اُسکا سود دکھا دو
یا نوٹ لے دین۔ یا ماہواری کچھ مقرر کر دینگے۔

س ۔ حضور اِس مصیبت سے نجات پائین بس اِس سے
زیادہ ہمارے لیے اور نہ کوئی وظیفہ ہو سکتا ہے نہ کوئی
تنخواہ۔ بس بہت بڑی خوشی یہی ہے۔ اِس سے زیادہ
خوشی اور کیا ہو سکتی ہے۔

ب ۔ تم شریف زادے ہو۔

س ۔ حضور کو خدا اِس سے نجات دے بس۔

ب ۔ بھلا دو باتین تو دریافت کر دو۔

۱ ۔ وہ مہری اب کسکے پاس ہے۔

۲ ۔ خاص سازش اسمین کسکی تھی۔

س ۔ اجی سرکار اب اِسکا ذکر نہ کیجیے۔ گذشتہ را صلوٰۃ
آئندہ را احتیاط۔ شدنی امر تھا۔

ب ۔ جو ہمنے کیا وہ کون نہین کرتا۔ مگر خدا کی مرضی۔

س ۔ حضور جتنے رئیس ہین سب کرتے ہین مگر بقول حضور کے
خدا کی مرضی۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ ع ۔

بے رضای تو یکے برگ نجنبد ز درخت

ممن یہ سب تقریر سُن رہا تھا۔ جب سپاہی سب قیدیونکو
لیکر چلا تو ممن باغ مین آئے اور نواب محمد عسکری صاحب سے
کچا چٹھا آکے بیان کیا کہ ایک سقہ اُدھر سے جاتا تھا اُسنے
یہ یہ کہا اور ایک مالی نے یہ کہا اور ایک رہرو نے یہ جواب دیا
اور بشیر الدولہ اور سپاہی مین یہ یہ باتین ہوئین اور پلاؤ اور
قورمہ اور باقرخانی اور زردہ روز گھر سے پک کے آتا ہے
اور چھ روپیہ روز قیدخانے مین صرف کرتا ہے دو روپیہ
سپاہیون کے لیے اور چار روپیہ روز داروغہ کو دیتا ہے
اِس طرح سے جیلخانے مین رہتا ہے اور سپاہی سے کہتا تھا
کہ دو باتین تم دریافت کر دو۔ ایک یہ کہ وہ مہری اب کسکے
پاس ہے۔ اور دوسرے ہمارے اِس معاملے مین کس کس کی
سازش تھی۔ مگر اُس سپاہی نے ٹال دیا اور کہا کہ اب اِسکا
ذکر نہ کیجیے۔ اِسپر خاک ڈالیے خدا حضور کو اِس مصیبت سے
نجات دے بس ہم تو یہی دعا مانگتے ہین۔ اِسپر خاموش ہو رہا۔

نواب ۔ تو ابھی تک اُسکی ٹوہ ہے۔

ممن ۔ جی ہان ضرور ٹوہ ہے۔

رونق ۔ تو اُسکو یہ معلوم ہو گیا کہ اِس باغ کے مالک نواب
محمد عسکری اُسکے دوست ہین۔

ممن ۔ صاف صاف سُنا۔

مہراج ۔ وہ ابھی ہتکھنڈون سے باز نہ آئیگا۔

ممن ۔ اجی اپنی ایسی تیسی ہتکھنڈے کریگا۔

چھٹن - اب وہ سیدھا کلکتے بھاگیگا -
تازو - جہنم مین جاے مونڈی کاٹا -
چھٹن - اب اِس سے بڑھکے جہنم اور دوزخ اور کیا ہوگا دنیا مین اس سے بڑھکے سزاے افعال و اعمال کیا پاتا مگر اس اتفاق کو دیکھیے کہ اِسی باغ کیطرف اُسکو بھی سڑک کوٹنے آنا تھا اور کہین نہین ٹھکانا تھا - کانے چور کنوڑے
بجھنٹ - یہ تو ظلم پالتا تھا ؎

ہوش جس روز سے سنبھالا ہی
پیر گردون نے ظلم پالا ہی

ہو بُرا چرخ ستمگر تیرا
ظلم سے ظلم کیے ہین تونے

ایک ظلم تھوڑا ہی کیا - ظلم پہ ظلم توڑے ہین - صدہا آدمیون کی آہ بد کا یہ نتیجہ ہی - جبھی تو اِن دہاڑون پہونچا ایسے پر رحم واقعی غلط تھا مگر ہم لوگون سے رہا نہین جاتا
نواب - ہم کیون بدی کرین جو جیسا کریگا وہ خود پائیگا - مگر اِسوقت اُسکے دل مین مُردُرا پھِرتا ہوگا کہ نواب محمد عسکری کے باغ مین کیون جاکے نمک کھایا - اور عجب نہین کہ یہ بھی وہ سمجھ جاے کہ نواب عسکری کہین نہ کہین سے مجھے ضرور دیکھتے ہونگے - اور اِس حالت مین دیکھکر خوش ہوے ہونگے -
مسخرہ - اور یہان یہ کیفیت تھی کہ ہر فرد بشر اُسکی حالت پر افسوس کرتا تھا ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

اِس شعر حافظ شیراز کی حضور نے پوری پوری تعمیل کی ہی والله ہی اتنے بڑے دشمن کے ساتھ اِس درجہ دوستی کا اظہار یہ بڑے رحمدل آدمیون اور خدا کے مقبول بندون کا کام ہی ؎

انسان وہی مقبول خدا ہوتا ہی
جو مسلک خیر مین فنا ہوتا ہی
قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی
دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی

مقبول بندگان خدا کی یہی تعریف ہی -
ممن - اِسمین شک نہین کہ حضور نے اِس وقت بڑا کار نمایان کیا - ورنہ یہ کون بشیر الدولہ ہی وہی جس کے سبب سے نینی تال پر کھلبلی مچگئی تھی اور کس مصیبت سے بھاگے تھے کہ الامان - توبہ توبہ تار پر تار چلے آتے تھے کوئی دو برس کی قید کا جرم بتاتا تھا - کوئی چھ مہینے کی میعاد کہتا تھا - قمرن جان بیچاری کیسی نصیب دشمنان علیل ہوگئی تھین کیا بُری حالت تھی - معاذ الله اِیلی پر کس مصیبت سے آئے تھے - راستے مین قدم قدم پر خوف کاٹھ گودام مین چور سے بدتر بنے ہوے تھے بارے خدا خدا کرکے یہان داخل ہوے تو یہان بھی چین لینے یا یہان اور بھی گل کھلایا - وہان پولیس والے تحقیقات کے لیے آئے - بدنامی الگ اور سوہان روح الگ - یہان جھوٹے گواہ بنائے اور آسمان سر پر اُٹھا لیا سنتے سنتے کلیجا پک گیا - شدہ شدہ کپتان صاحب تک نوبت آئی مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا کہ بخیر گذشت نہ وہ کشمیری صلاح دیتا اور نہ یہ سب ہوتا - اور اِس مین انسپکٹر کی بھی بڑی مدد تھی - ایسے شخص اور اتنے بڑے دشمن کو جو جان کا بھی دشمن تھا وقت مصیبت مدد دینا

اور اُسپر رحم کرنا ہر ایک کا کام نہین ہے۔

نازو۔ کس کس مسہری پر یہ سوتا ہوگا اور کہان کہان آرام کے ساتھ رہتا سہتا ہوگا اور کیا کیا کھاتا ہوگا۔ سونے کے لقمے کھاتا ہوگا مگر اب کیا جانے کیا ملتا ہوگا۔

چمن۔ اب بھی پلاؤ کھاتا ہے مگر جیلخانے مین وہی موٹی روٹی اور آبالی دال یا پانی بہر ترکاری نمک ڈال کے۔ اور پہننے کو کمل اور کملی۔

نازو۔ شال دوشالے اوڑھتا ہوگا۔

قمرن۔ نواب ہی ہے۔ شال دوشالے کون بات ہے۔

مسخرہ۔ آغا الماغوجی کو سلام کو جانا چاہیے تھا۔

آغا۔ ارے یار غریب کس منھ سے مین جاتا بھلا۔ اور کس منھ سے چار آنکھین کرتا۔ میری تو روح پر اُس وقت صدمہ ہوا۔ وہ کیسے ہی برے سہی۔ مگر نمک کھایا ہے۔ انکے افعال ایسے ہوتے تو یہ بات کاہیکو ہوتی۔ اور سمجھایا کرتا تھا۔ خدا مانا۔ ایکدن بڑے غرور کے ساتھ کہا کہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہے ہمین کون نیچا دکھانے والا ہے۔ کسی کی کیا مجال ہے۔ اُس مہری تک نے خدا کی قسم کہا کہ نواب بڑا بول نہ بولا کر۔ مگر انکو تو چڑی ہوئی تھی کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ نبرد و زبر ہم سب کو نیچا دکھائینگے۔ دس کی جگہ ہم سو خرچینگے اور پولیس کے لوگ ہمارے غلامان غلام ہین۔ وہان تو یہ خبط تھا۔ بڑے بول کا سر نیچا۔ وہ بڑے بول کا سر نیچا ہوا آخر۔ اور ایسا نیچا دیکھا کہ تمام عمر یاد کرینگے۔ ذرا سلامت روی سے چلتے تو یہ روز بد کاہیکو دیکھتے۔ نواب محمد عسکری کو پھانسی دو۔ منشی معراج علی کو جیلخانے بھجوا دو۔ اُن کے رفیقون اور مصاحبون کو قید کرا دو۔ وہان تو بس یہ خیال تھا۔ پھر یہ خیال تو بھلے مانسون کا نہین ہے۔ انسپکٹر سے وہ دانت کاٹی روٹی کہ معلوم ہوتا تھا کہ یک جان و دو قالب ہین ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

یہ معاملہ تھا۔ مگر بس وہ طوطا چشمی کہ معاذ اللہ کا مقام ہے۔

اُن ملون میل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

اُسدن کبھی مین نے سمجھایا کہ نواب صاحب یہ آپ کیا کرتے ہین اسکو آپ نے اتنا منھ لگایا اور اب اِسطرح اُس سے پیش آتے ہین۔ مگر وہ سنتے کسکی تھے۔ بس وہ آگ ہوگیا کہ تمہارے ہی واسطے تو مین یہ پاپڑ بیلتا تھا اسی علت مین نکالا گیا۔ مردود ہوا۔ اور تمہین مجھ سے اسقدر خلاف ہو۔ ادھر آپ لوگون نے کوشش کی بس تسمہ تک نہ باقی رہا۔ مروت تو نواب بشیر الدولہ کے مزاج مین چھو ہی نہین گئی ہے مروت کے پیچھے تو سونٹا لیکے دوڑتے ہین کہ خبردار ادھر نہ آنا۔

رونق۔ بد مزاج بے مروت اور چال چلن کا یہ حال! پھر بھلا کیونکر بچ سکتا۔

آغا۔ ایک دن انسپکٹر بھی بیٹھے تھے اور مین بھی تھا تو کندن کو بلوایا اور بڑے شوق سے بلوایا۔

معراج۔ کندن کون! قطع کلام تو ہوتا ہے آپ کا۔ یہ کندن کون مسماۃ ہین۔

آغا۔ جی یہ ایک کٹنی کی چھوکری ہے اور نواب صاحب کی معشوقہ۔ میان کدرا اور للتوا ہی اسکو لاتے تھے

تمکین سی عورت ہی۔
نواب۔ قمرن جانتی ہونگی۔ کیون جی قمرن جان۔ یہ کندن کون ہی۔
قمرن۔ ہوگی موندی کاٹی کوئی۔ مین کیا جانون کندن پندن کو۔ کٹرنون کٹریون کو مین کیا جانون۔ وہ موا کیا میرے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔
نواب۔ ہان جناب پھر کیا ہوا۔ بی کندن تشریف لائین۔
آغا۔ جی ہان۔ اُسکے ساتھ اُسکی بھاوج بھی تھی۔ بی ثمن اور دو ایک اور بلوائین۔ روز دس پانچ سات آٹھ آتی تھین عمدہ سے عمدہ کھانا اور اچھے سے اچھا کپڑا اور برف اور انار اور کشمش پستہ اور سیب اور بہی اور انگور اور فصل کے کل میوے اور طرح طرح کی مٹھائیان موجود رہتی تھین وہ ڈال کی ٹوٹی مر بھکی عورتین بھلا اس قسم کا کھانا کہان سے لاتین۔ دن رات ننگی رہتی تھین۔ اور پاتی بھی تھین۔ روپیہ بھی ملتا تھا بس پھر بھلا ایسے کو کیونکر چھوڑتین۔ ثمن کندن مہری اور جمالن اور مہادئی اور جنکو ہندنی اور مسلمانی اور ہر قسم کی عورتین سارے زمانے کی چھٹی ہوئی موجود رہتی تھین۔
اس گفتگو مین ایک آدمی نے آکے کہا کہ حضور خواجہ صاحب آئے ہین وہ جو نواب گنج مین رہتے ہین نازو اور قمرن ہٹ گئین اور خواجہ صاحب تشریف لائے علیک سلیک کے بعد خواجہ صاحب نے کہا (مزاج شریف) فرمایا (الحمد للہ عرصے کے بعد ملاقات ہوئی) پوچھا (یہ بشیر الدولہ کی نسبت کیا سنا۔ کیا سزا ہوگئی ؟)
نواب۔ کار بد کا نتیجہ ہمیشہ کار بد ہی۔

خواجہ۔ کیا واقعی سزا ہوگئی۔ افسوس کا مقام ہی۔ یہ آخر ہوا کیا۔ کسکو بھگا لے گئے تھے۔
ن۔ اُنکی حرکتین ہی ایسی ہین۔ ایک پاجی پنا ہو دو باتین ہون تین باتین ہون جب یہ کیفیت ہو کہ کسی کی بہو بیٹی پہ نظر بد نہین۔ کیسے باشد۔ تو کب تک بچے رہتے بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی۔ ایک دن بین کی گردن پر چھری پھیر ہی ہی جائیگی۔
خ۔ یار تم تو دفتر ابو الفضل لکھنے لگے کہ ایک صفحے مین تمہید ہی تو دس صفحون کے بعد کہین جاکے خبر نکلی۔ صاف صاف کہو بھائی۔
ن۔ صاف صاف اور گول گول اسمین کیا ہی۔ برسون گھر گرہستون کی عزت آبرو لیا کیے آخر کار دھر لیے گئے ایک مہری اور ایک کٹرن سے آپ کی ملاقات تھی۔ اسی مین گرفتار ہوے۔
خ۔ کہ برس کی قید ہوئی ؟
ن۔ ایک برس کی اور جرمانہ ہوا۔
خ۔ اور اپیل کا نتیجہ کیا ہوا۔
ن۔ ڈسمس۔
خ۔ کیا رنج ہوا ہی واللہ۔ کتنا معقول آدمی ہی۔ اور یار باش۔ مگر اتفاق۔
ثمن۔ جناب یہ ہتکنڈے تو اُنکے عرصۂ دراز سے تھے مگر روپیے کے زور سے بچتے گئے۔ ابکی دھر لیے گئے۔
خ۔ اور وہ عورت کون تھی۔
ثمن۔ ایک مہری۔ مجھلی والی۔ کوئی بتیس تینتیس برس کا سن۔ اور ایک مہترانی جو کسی صاحب کی آیا تھی۔

خ — لاحول ولاقوۃ!

اختر — حضرت بڑا بد اعمال آدمی تھا اور واللہ اس سے بھی زیادہ سزا کا مستحق تھا۔

خ — اگر آپ کو اپنی زبان سے یہ فضول تقریر نکرنی چاہیے کسی کی مصیبت پر خوشی نکرنی چاہیے۔

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود

اختر — اسکا حال تو خدا ہی جانتا ہی کیونکہ وہی عالم الغیب ہی مگر جو جیسا ہوگا اُسکو لوگ ویسا کہینگے۔

ممن — پھول کو سب پھول کہینگے — کانٹے کو کوئی پھول نہ کہیگا۔

خ — یہ فرمایئے کہ بشیر الدولہ ہی بیچارے کے ایسے کرم تھے کیا ان افعال کے آپ لوگ نہین مرتکب ہوتے۔ چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین نو سو چھید۔

ممن — اب کچھ اور گفتگو کیجیے۔

مسخرہ — یہ خواجہ صاحب بھی مجھے چور کے ساتھی گٹھ کٹے معلوم ہوتے ہین — اگر آپ کو بڑی ہمدردی تھی تو آپ نے اپنے ہی اوپر اوڑھ لیا ہوتا۔

خ — مین اپنے اوپر کیا اوڑھ لیتا۔

مسخرہ — کہہ دیتے کہ مہری میرے پاس ہی نوابصاحب سے کوئی بحث نہین — بس — وہ بیچارے بچ جاتے۔

ممن — اجی سنا کیجیے — گاڑھے وقت آڑے آنا دل لگی نہین ہی اور یون خالی خولی باتین بنانے والے تو بہت ملجاینگے۔

اختر — کہنے اور کرنے مین بڑا فرق ہی۔

خ — جرمانہ تو دیدیا گیا ہوگا۔

اختر — جی ہان — اُسی دم۔

مسخرہ — نہین صاحب — کیسا جرمانہ — اُسکے پلے کیا تھا اب آپ جرمانے ہی سے امداد کیجیے۔

خ — میرا بس اگر چلے تو سر منڈا کر گدھے پر سوار کرکے شہر مین ہنڈواؤن۔

ن — کیا! یہ کیسکو۔

خ — اُسی بشیر الدولہ کو — میرا رونگٹا رونگٹا بد دعا دیتا ہی اُس نابکار لعین کو۔

ن — مین سمجھا تھا کہ آپ اُسکے بڑے ہمدرد نکلے۔

خ — ہوے پر سوڈرے — مجھے کوئی چلکے ذرا اُسکو کملی پہنے ہوے دکھا دے تو گویا کروڑون روپیہ مجھے ملگیا۔

ن — یہ کون بڑی بات ہی — اگر آپ تھوڑی دیر پیشتر آگئے ہوتے تو ہم دکھا دیتے۔

خ — واللہ! کیا اسطرف سے نکلا تھا۔

ن — اِسی سڑک پر اور قیدیون کے ساتھ آیا تھا اور دو ہر قندار جیلخانے کے ہمراہ تھے۔

خ — آپ لوگون سے چار آنکھین ہوئین۔

ن — نہین صاحب — آغا محمد اطہر صاحب اور جھمن صاحب اور میان ممن نے البتہ دیکھا تھا مگر مین نہ دیکھ سکا۔

ممن — اور اسمین دیکھنا ہی کیا ہی۔

خ — ضرور دیکھنا ہی — میرا رونگٹا رونگٹا اُسکو بد دعا دیتا ہی اور یہ میری ہی بد دعا کا اثر ہی — ہا مجھے کوئی دکھا دیتا۔

ممن — اگر آپ کو ایسا ہی خیال اور فکر ہی تو کیا مضائقہ ہی کل نہی پرسون سہی — یہ کون بڑی بات ہی — ابھی تو ادھر سے

جاتا تھا - اگر دو گھڑی پہلے آپ آئے ہوتے تو دیکھ لیتے

خدا نے چاہا تو کل سہی -

خ - یا خدا مجھے ایک دفعہ اس حالت مین اُسکی صورت دکھادے کہ یا تو وہ چکی پیستا ہو - یا کملی پہنے ہوئے درمٹ ہاتھ مین ہو - رام بھج -

م - آپ بھی بہت جلے ہوئے ہین -

خ - کچھ پوچھیے نہین -

م - آخر اسکا سبب کیا -

خ - کچھ نہ پوچھیے -

ن - سبب دریافت کرنے والے آپ کون -

خ - گولی مارد ے ملعون کو -

ن - ہے تو اسی قابل واللہ مگر نیکی نیک را و بدی بدرا کہ کرد کہ نیافت -

ممن - رقت ہوتی تھی کہ اتنا بڑا امیر اور اتنا بڑا دولتمند آدمی اور یہ حال - ہے ہے

ہوا چتر ہما عنقا سے بھی معدوم ان دنون
پڑے ہین دھوپ مین محتاج سایۂ ظل سبحانی

خواجہ - دنیا تغیر کا نام ہے مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ اِس تغیر کے اسباب کیا ہین -

مہراج - بشیر الدولہ کی حالت مین جو تغیر واقع ہوا اُسکا سبب ظاہر ہے -

خواجہ - انکا باجی بنا - بیٹھے تو ہین یہ میان الماغوچی اِنسے پوچھیے - اور یہ بیچارہ ہمیشہ ٹوکتا رہتا تھا کہ نواب بہت نہ بڑھ جاؤ مگر سنتا کون ہے - نواب تو ہوا کے گھوڑون پر سوار تھے -

آغا - خواجہ صاحب سب جانتے ہین مگر اُنکے ساتھ بھی ڈبدی کی ہے کہ واللہ کوئی شریف ایسا نہ کرتا مگر کیے کی سزا پا گئے -

خ - ابھی کہان - ابھی دیکھتے تو جاؤ -

ن - اب اِس سے زیادہ اور کیا ہوگا -

خ - ابھی جیلخانے ہی مین مرے تو سہی -

رونق - ہونا ایسا ہی ہے -

خ - اچھا بندہ رخصت ہوتا ہے - کل انشاء اللہ بارہ بجے سے آئے ڈونگا -

ن - تو پھر ما حضر بھی یہان ہی تناول فرمایئے گا - کوئی دس بجے آجایئے -

خ - تسلیم ضرور حاضر ہونگا -

ن - مگر بندہ میز پر کھانا کھاتا ہے - آپکو اِسمین کوئی عذر تو نہ ہوگا - یہ فرما دیجیے -

خ - تم تو بھائی انگریزی خوان بھی نہین ہو - مگر خیر میز ہی پر سہی -

خواجہ صاحب رخصت ہوئے تو نازو اور قمرن پھر آکے بیٹھین کہ ویسے ہی کسی نے آکے کہا کہ حضور شہر سے دو چار صاحب آئے ہین - نواب صاحب نے آدمی کو ڈانٹ بتائی کہ یہان ہم اسلیے نہین آکے رہے ہین کہ سب سے ملاقات کرتے رہین - جو آئے فوراً کہدو کہ گھر پر جائے - کوٹھی پر جائے - یہان پیرسٹر صاحب اُنکے دوست آکے رہے ہین - یہ کون لوگ ہین جو آئے ہین - مہراجبلی نے کہا (جوہری لوگ ہین) نواب صاحب باہر برآمد ہے مین نکل کے گئے وہان ان جوہریون سے ملے اِنسے بھی

نواب بشیر الدولہ کی نسبت گفتگو رہی اور ان سب نے متفق الرائے ہو کر کہا کہ واقعی بڑا موذی اور بدذات آدمی ہی جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ مگر آپ نے خوب سیدھا بنایا۔ انھون نے کہا ابھی مجھ سے کیا واسطہ مین نے تو صرف اُسکی چوٹ بچائی تھی بس۔ اپنی طرف سے کوئی وار نہین کیا۔ اُسکا وار روکا۔ اور اپنا وار نہین کیا اس شخص نے خواہ مخواہ مجھے پھنسوانا چاہا تھا۔

جوہریون نے جواب دیا کہ جیسی بدی اُسنے کی تھی ویسی ہی سزا بھی پائی۔ آپنے اُس کے ساتھ کچھ نہین بدی کی مگر نارا مین نے اُسکو سزا دی اور وہ اسی قابل تھا کسی نے اُسکی کوئی حرکت ناشایستہ بیان کی اور کسی نے کوئی۔ سب نے بُرائی کی اور سب متفق الرائے تھے کہ بڑا بدکار اور آوارہ آدمی ہی۔

جب جوہری رخصت ہوے اور نواب صاحب پھر اپنی جگہ پر واپس آئے تو بیرسٹر صاحب نے آغا الماغوچی سے گفتگو شروع کی۔

بیرسٹر۔ ہان صاحب یہ ان خواجہ صاحب کی کیا تاریخ اور روایت ہی۔ کیا یہ بھی مظلوم ہین۔

آغا۔ حضور ایک اِنپر کیا فرض ہی۔ صدہا آدمی مظلوم ہین۔ ایک دو نہین۔ انکی روایت بیان کرون تو ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ جائین۔

بیرسٹر۔ ہان مین سمجھ گیا تھا کہ یہ بھی تیر ظلم کے صید ہین۔ وہ تو انکی گفتگو سے ثابت ہوتا تھا۔ مگر اُنکے سامنے زیادہ اصرار اورنا خلاف تہذیب سمجھا۔ لہذا خاموش ہو رہا آپ نے اور زیادہ اشتیاق دلایا۔

آغا۔ واللہ ہنستے ہنستے لوٹا لوٹ جائیے گا عجیب قطع کا آدمی ہی۔

بیرسٹر۔ تو حضرت کچھ فرمائیے گا بھی یا اشتیاق ہی دلائے جائیے گا۔

آغا۔ خواجہ صاحب ایک رئیس کے لڑکے ہین۔ اُنکے باپ ایک سال تک چکلہ دار ہو گئے تھے۔ اب انکا زمانہ بکام نہین ہی۔ مگر کھانے بھر کو ہی۔ کوئی ستر اسی روپیہ ماہواری زمینداری مین پیدا کرتے ہین اور سیر وغیرہ ہین اور لکھنؤ مین دکانین ہین اُنکی آمدنی بھی چالیس پینتالیس روپیے ماہواری سے زیادہ ہی۔ تو کوئی سوا سو کے قریب یہ ہوا اور ایک بہت بڑا مکان انکا سعادت گنج مین ہی لاگت تو اُس مین بہت آئی ہی مگر اب بھی بکے تو کم سے کم پانچ چھ ہزار کو بکے۔ اور ڈھائی ہزار کے نوٹ ہین۔ اپنے دال روٹی سے خوش ہین اور آدمی چال کے ہین۔ ہمارے نواب صاحب کے پاس بہت آتے جاتے تھے۔ اِنکی ایک لڑکی بھی ہی۔ نواب صاحب نے کہین اتفاق سے دیکھ لی۔ عقد کا پیغام کیا اِنھون نے منظور کر لیا کہ دولتمند آدمی ہی امیر ہی۔ آمدنی بہت اچھی ہی اور نواب زادہ ہی۔ برات کے دن وہ جوتا چلا کہ توبہ۔

نواب۔ یہ کاہے سے۔

بیرسٹر۔ یہ جوتا کیون چلا۔

آغا (الماغوچی) اپنے عوض آپ نے اپنے خدمتگار کو نوشہ بنا کر بھیجدیا۔ برات پہونچتے ہی لوگون نے پہچانا کہ بشیر الدولہ نہین۔ یہ تو کوئی اور ہی ہین۔ اور شادی کا سامان اپنے علاقے پر کیا تھا۔ وہان سب

گنوار کے لٹھ - میان نوشہ صاحب سے دریافت کیا گیا
جو لوگ ہمراہ آئے تھے اُنسے سخت کلامی ہوئی - گنوارون
نے منصوبہ کیا کہ اِنکو خوب پیٹھیں - آخر کار نوشہ صاحب
نے جوتے کے خوف سے قبول دیا کہ ہمارے میان نے ہمکو
دولہا بناکر بھیجا تھا کہ جب نکاح ہو جائیگا تو وہ لوگ پھر
کیا کر سکینگے - اور مجھ سے یہ وعدہ تھا کہ تو بیاہ کے لا
ہم ایک ہزار روپیہ دینگے اور ایک سال کے بعد وہ بیبی
ہو جائیگی - پھر تو اُنپر اور براتیون پر خوب جوتے برسے
اور لوگون نے فکر کی کہ اِنکو تھانے پر گرفتار کرا دوین
یا مقدمہ دائر کرین مگر صلح جو آدمیون نے سمجھا بجھا کے
رفع دفع کر دیا لیکن دولہا خوب ہی پٹا اور براتت کے ساتھ
جو لوگ آئے تھے اُنکا بھی مارتے مارتے بھرکس نکالا -

بیرسٹر - (قہقہہ لگاکر) لاحول ولا قوۃ - !

نازو - (ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئی) بس اب حد ہوگئی کچھ ٹھکانا ہے -

قمرن - (لوٹن کبوتری بنی ہوئی) ایسے کی صورت نہ دیکھے
ایک بیچاری گنواری کو کہین کا نہ رکھا تھا -

مسخرہ - بابان قدم لے بشیر الدولہ بہادر کا - جب ہی
خواجہ صاحب بگڑے ہوے تھے -

مہراج - پہلے اُنھون نے ہم لوگون کو ٹٹولا تھا کہ دیکھو
ان سب کی کیا راے ہے - دیکھا تو سب کو بشیر الدولہ سے
منحرف پایا - بس خود ہی اُگل پڑے - کتنا پاجی آدمی ہے پاجی :
کی بھی کچھ انتہا ہے - معاذ اللہ !!!

خدمتگار کو نوشہ بناکے بھیجا - آنکھون مین خاک جھونکنا
اِسی کو کہتے ہین -

رونق - واللہ عجب روایت سُنی - خواجہ صاحب نے
اچھے گھر بیعانہ دیا تھا - سمجھے کہ صاحبزادی لکھو کھا روپے
کی جائداد پر قابض ہوگی - دیکھا تو نوشہ کی کایا پلٹ -
خدمتگار - کہا - بشیر الدولہ کہا -

نواب - مگر خوب ہی بے بھاؤ کی پڑی ہوگی واللہ -
میان نوشہ صاحب کی کھوپڑی ہی جانتی ہوگی ہزار روپے
گئے بنا بنایا گھر پلٹ گیا اور جوتے کھاتے ہین کھانے
اچھے پھنسے چڑا -

اتنے مین خاص بیر نے آکے دریافت کیا (خداوند
اسوقت کیا حکم ہوتا ہے)

نازو - آج ہم اسوقت ہلکی غذا کھائینگے -

بیرسٹر - ہم بھی -

قمرن - ٹیرین پکواؤ -

نازو - اور ارہر کی گھٹی ہوئی کھچڑی -

نواب - سبحان اللہ کیا ہلکی غذا بتائی ہے - اجی ہم سادے
چاول پکاؤ اور نان پاؤ ہو اور مکھن اور قورمہ - یا چاہے
گوشت مین گوبھی پکا لو - بس - پلاؤ ولاؤ اسوقت نہ ہو

مہراج - پارآلو کا بھرتا بنواؤ -

نازو - اور ترکیب ہمسے سنو - پہاڑی آلو کے بھون لو
اور بھون کے پسوا ڈالو - اور پودینا اور نمک اور مرچ اور
پیاز ڈال کے تل لو دیکھو تو کیسے بنتے ہین -

ادبار ! ادبار ! ادبار !!!

قمرن یعنی بی قمرن النسا بیگم نے ایک روز اپنی پرانی صندوقچی
کو جو کھولا تو تین عطر کی شیشیان اُسمین پائین - عطر سونگھا
تو جلتا ہوا - مہری کو تینون شیشیان دیدین مگر تاکید کر دی

کہ خبردار یہ عطر نہ ملنا - اپنی کسی گوئیان یا بہن کو دیدینا
میرے سامنے یہ عطر ملکے نہ آنا - بہت دنونسے یہ صندوقچی
کھولی نہ تھی اِس سے چکٹ گیا - اتفاق سے اُس صندوقچی میں
کوئی ایسی شی دیکھی کہ دس منٹ تک قمر النسا ٹکٹکی
باندھے اُسی کو دیکھا کین اور تھوڑی دیر بعد صندوقچی کو
بند کرکے ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین - مہری کی سمجھ
مین نہ آیا کہ یہ کیا بات ہی - اسمین کون سی ایسی شی دیکھی
جس سے آہ سرد بھرنے لگین -

جب غور کرکے دیکھا کہ قمر النسا بیگم کی حالت اچھی نہین ہی
تو تاڑ گئی کہ کوئی یاد آیا ہی اور اتفاق سے اُسوقت اِنکو
ہچکیان بھی آنے لگین -

مہری - حضور کو کوئی اِس وقت یاد کر رہا ہی -

ق - (آہ سرد بھرکر) کیا جانے -

م - مگر سرکار دل کو دل سے راہ ہی -

ق - کیا بکتی ہی خرافات -

م - بکتی تو نہین ہون - کہتی تو سچ ہی ہون -

ق - اچھا پھر اِس کہنے اور پوچھنے سے کیا فائدہ -

م - لونڈی سُن لے تو عرض کرے -

ق - ہم بیکار بات کہکے ضائع نہین کرنا چاہتے - ہان
جو وعدہ کرو تو کہین - مگر تو بھلا کیا جانتی ہوگی -

مہری - میرے دل پر اسوقت کیا جانے کیا گذرتی ہی
مین جانتی ہون یا میرا دل -

مہری - حضور بچہ کوئی کسو کے دل مین تو بیٹھا نہین ہی
اپنا دل یا اللہ کے سوا اور کون جانے اِتنی ہی بات
تو سوا اللہ پاک کے اور کوئی جان نہین سکتا بس یہی

تو اِسنے اپنے ہاتھ مین رکھا ہی - اور اک موت یہی دو باتین
بندہ نہین جانتا اور تو آسمان پر تھگلی لگاتا ہی جو کچھ حال
سنون تو شاید ہی کہ کچھ کر سکون -

ق - مین تو سب صاف صاف کہدون مگر اعتبار نہین
کیونکہ جو کہین ادھر کی بات اُدھر ہوئی تو بس مین عمر بھر
کے لیے گئی گذری - پھر کہین میرا ٹھکانا نہین ہی
اِس سے نہ کہنا اور دل ہی دل مین گھٹنا اچھا اور کھلے
اپنے پانون مین کلھاڑی مارنا اِس سے اپنا نقصان ہی
نقصان ہی - اور سراسر ضرر - تو ایسا کام کاہیکو کوئی کرے

مہری - اے تو حضور یہ حضور کو کہان سے معلوم ہو گیا
کہ بات اِدھر کی اُدھر ہوگی - جو ذرا کوئی بات بھی ادھر کی
اُدھر ہو تو زبان پکڑکے وست پناہ سے نکال لیجیے ایسی
بات ہی بھلا - ہم آپ ہی امیرون رئیسون مین رہے ہین
ایسی بات ہی بھلا کہ ادھر کی بات اُدھر ہونے پائے -

ق - مہری ہمنے اسوقت کیا جانے کیا دیکھ لیا کہ بس سن سے
رہگئے - کلیجا پکڑکے رہگئے - دل اب قابو مین نہین ہی اور
نہ کچھ کرتے دھرتے بن پڑتی ہی - قہر درویش برجان
درویش -

م - لگی بُری ہوتی ہی ع -

	تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے	

اب حضور کا چھپانا بیکار ہی -

ق - سمجھ بوجھ کے چلنا چاہیے - جلدی کیا ہی ٹھنڈی
کرکے کھانا اچھا - بہت گرما گرم کھائی اور منھ جل گیا
زبان مین چھالے پڑ گئے تو کیا - اِس سے آدمی پہلے ہی
کیون نہ سمجھ لے -

مہری اور قمر النسا بیگم مین بڑی دیر تک اسی قسم کی گفتگو رہی - نہ بیگم صاحب نے پوچھا نہ دی کہ انکے دل کی بیقراری کا کیا سبب تھا اور نہ مہری صاف صاف سمجھ سکی مگر اسقدر ضرور تاڑ گئی کہ انسے کسی سے پہلے رسم تھا اُسنے اپنی کوئی نشانی دی تھی - صندوقچی مین وہ اسوقت انھون نے دیکھ لی تو طبیعت قابو سے جاتی رہی اور اُسکی یاد نے انکو بیقرار کر دیا ہی اور یہ ٹھنڈی سانسین بھرتی ہین -

مہری بڑی کلان کار عورت تھی اور اس فن مین اُستاد سوچی کہ اچھا شکار ہاتھ آیا - مگر کھود کھود کے پوچھنا خلاف مصلحت سمجھی لہذا اُسوقت بات ٹال دی کہ اتنے مین قمرن کی گوئیان بی منی صاحب آئین - منی اور قمرن مین پہلے ادھر اُدھر کی باتین ہونے لگین - قمرن نے کہا کہ محلے کے دیکھنے کا ہمکو بہت جی چاہتا ہی امی جان جو تجھے پانچوین آجاتی ہین مگر اور اپنی گوئیون کو نہین دیکھ سکتے ترستے ہین - نو اب کہین جانے دین نہ آنے دین - اب اُنکی مرضی کے بغیر بھلا کیونکہ ہم جا سکتے ہین - انکا حکم ہی نہین ہی - اور سب باتون مین تو ہم اُنکا کہنا مانتے ہین مگر اسمین کیونکر اُنکے خلاف کر سکتے ہین -

منی نے کہا - اری بہن اللہ نے جو تم کو دیا ہی وہ اللہ سب کو دے سب سے زیادہ تو انسان کے لیے چار پیسے ہین بس - جسکے پاس چار پیسے ہین اُسکو سمجھنا چاہیے کہ ہین طالع سکندر رہون اور محلے والی شہدیون سے نہ ملین تو کیا اور ملین تو کیا -

قمرن بولی - ہان بہن یہ ٹھیک کہتی ہو - رہا جو کھائیگا اچھا - پہنیگا اچھا - اوڑھیگا اچھا - وہ یہ بھی تو چاہیگا کہ کوئی دیکھے - جب سے ہمکو انھون نے اس چار دیواری مین بند کر دیا ہی نہ تو اچھا کھانا اچھا لگتا ہی - نہ اچھا پینا نہ اچھا پہننا اچھا لگتا ہی - نہ اچھا بچھونا - مکان بھی سجا ہوا ہی - آدمی نوکر چاکر پیش خدمت یہ وہ سواری شکاری سبھی کچھ ہی مگر بس ان دیوارون کے باہر جانے کی ازا جت (اجازت) نہین ہی جیسے قیدی ہوتے ہین - تو ہم بھی بہن آجکل نظر بند ہو رہے ہین - لاکھ لاکھ جتن کرتی ہون کہ باہر نکل سکون مگر ایک نہین پیش جاتی ہی تم ہی کوئی بہانہ بتاؤ -

منی - بہن تمکو تو جنون ہوا ہی - نانی دلہن کہان ہین -

قمرن - اوئی کہین اُنسے ذکر بھی نکرنا - وہ تو کہتی ہین کہ ہم لوگ آجکل بادشاہی کر رہے ہین - اُنکا کون ذکر ہی -

منی - وہ سچ کہتی ہین - تمکو روٹیان لگی ہین -

قمرن - تو ہم تو قید سے تنگ آگئے ہین -

م - تمھاری ایسی تیسی -

ق - نہ کہین جانے کے نہ آنے کے -

م - جانے آنے مین کیا دھرا ہی سڑن -

ق - تو قیدی بنے رہین -

م - قمرن تمکو سچ مچ روٹیان لگی ہین - تم اسکی قدر نہین کرتی ہو کہ اللہ نے تمکو کسقدر رتبے کے مراتبے پر پہونچا دیا ہی اور کہان سے کہان آگئی ہو - افسوس ہی -

ق - مگر بہن -

م - چل بگلی - اری اب تو بیگم بنی ہوئی ہی - پاگل پنے کی باتین کرتی ہی کہ قید ہون اور یہ ہون اور وہ ہون بیوقوف

جو عروج تو نے پایا وہ اچھی اچھی شہزادیون کو نہین ہی -
ق - ہمکو تو بہن جو لطف اُسمین تھا کہ دو بازار گھومے
ادھر اُدھر ہنسے بولے دس آدمیون نے جوبن دیکھا
وہ لطف اِسمین نہین ہی -
م - چل بدنصیب -
ق - اچھا تم ہماری جگہ پر نواب کے پاس آؤ اور ہم
تمھاری جگہ پر جائین -
م - کتنی ناشکری کرتی ہو بہن -
ق - پھر چاہے جو ہو -

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

اسنے مین نازو آئی - منی اور نازو مین باتین ہونے لگین
نازو نے کہا بہن تین چار دن ہوے امّی جان آئی تھین
کہ ہماری گوئیان واحد کی چھوٹی بہن ہمکو دیکھنے کو ترستی ہی
اور یہان آنا چاہتی ہی ہم نے نواب سے کہا - وہ بولے
کہ میرے گھر وہ نہین آسکتی - اُسکی مان کُٹنا پا کرتی ہی -
کیا جانے اُنکو کہان سے معلوم ہو گیا کہ ادھر ہم نے کہا
اور اُدھر چٹ وہ بول اُٹھے کہ (وہ ہمارے ہان نہین
آسکتی اور اُسکی مان کُٹنا پا کرتی ہی) -
منی نے ہنسکر جواب دیا - بہن کہتے تو ٹھیک ہین اُسکی
مان کُٹنی تو ہی ہی - ایک دن مین جو اُسکے گھر گئی تو
ایک سوار کو بلا لائی اور وہ رپ رپ کرتا ہوا اندر گھس
گیا - مین ڈر کے بھاگی تو مجھے دم دینے لگین کہ بیٹھا
بیٹھو آدمیون سے آدمی نہین بھاگا کرتے ہین - انسان ہی
انسان کے پاس بیٹھتا ہو - ادھر آؤ - یہ ہمارا لڑکا ہی اسبا
بہن بھائیون مین پردہ ہونے لگا) اور وہ موا اچھی

بولا کہ (ارے صاحب ادھر آؤ - آخر اب تو ہم نے تم کو
دیکھ ہی لیا ہی - اب چھپنے سے کیا ہوتا ہی - ہم دلہین جالینگے
نہین - یا کہو تو ہم چلے جائین - ہم تو اپنا گھر سمجھ کے
آئے تھے - یہ کیا معلوم تھا کہ لوگ یہان ہمکو دیکھ دیکھ
کے بھڑک جائینگے - اور ہم تو ہمیشہ بھلے مانسون اور بہو بیٹیون
مین ہی بیٹھا کیے ہین مگر تمھاری بھڑک کو ہم کیا کرینگے)
مین چپ چاپ سنتی گئی مگر دم نہ مارا سسٹ مارے
بیٹھی رہی - تو موئڈی کاٹا گانے لگا -

جان آنکھون مین ہی کرنا نہ کنارا قاتل
کوئی دم اور بھی ہو جائے نظارا قاتل

میرا کلیجا دھڑ دھڑ کرنے لگا کہ یا خدا اب کیا ہوگا -
نازو - یہ کیون - کیا کچھ کہتا تھا -
قمرن - تم بھی اندھیر کرتی ہو باجی -
نازو - آخر کلیجا دھڑ دھڑ کیون کرتا تھا -
منی - ای ہے ایا مرد - موا دیو -
نازو - پھر اس سے کیا ہوتا ہی -
قمرن - تم ہو کہان باجی اسوقت - ای تو ڈراہی چاہیے
کہ جیسے گھر گئی ہی وہ کہتی ہی کہ بیٹیا یہان آکے بیٹھو اور نامحرم
موا دہان ڈٹا ہوا ہی - ڈر کی تو بات ہی ہی -
منّی - اسوقت سونے سوتے اٹھی ہین نازو -
نازو - نہین تو - تمکو ڈر ہو تو ہو مگر تمھاری گوئیان قمرن
کو ڈر نہ لگتا - یہ تو کل ہمسے لڑتی تھین کہ باجی اب یہ
چار دواری ہمین کھائے جاتی ہی - اب تو جی چاہتا ہی کہ
ذرا باہر نکلا کرین - ادھر اُدھر جایا کرین - ہمسے اب یہ
قید نہین سہی جاتی - اسی پر امّی جان نے یہ طرہ کیا کہ واحد کی

بہن کا ذکر چھیڑا اور اُسکی مان زمانے بھر کی مشہور رنگٹنی ہی۔ بس
نواب اور بھی کھٹک گئے۔ اُسکو لاکھ لاکھ سمجھاتی
ہون کہ اری ستڑن یہ بات تمام دنیا بھر مین سمجھے
نصیب نہونے کی مگر اُسکو کیا جانے کیا چڑی ہی مین
تو سکھاتے سکھاتے ہار گئی۔ اب یہ ہمارے مان
کی نہین ہی۔ تم سمجھاؤ تو شاید کچھ سمجھے اور امی جان
تو سمجھا گئی ہین۔

منی۔ قمرن۔ اری کچھ سودا ہوا ہی۔ تو اپنے دل مین
آخر سوچتی کیا ہی۔ وہی سوسی کے پاجامے پہننے ہونگے
اور آبالی دال کھانے کو ملیگی۔

قمرن۔ اے تو ہم کرتے کیا ہین بہن۔

نازو۔ پھر تو یہ کیون بکا کرتی ہی کہ مین بازار جانے کو
ترستی ہون اور قیدی بنا کے نواب نے رکھا ہی۔ جو
یہی تھا تو نکاح کیون پڑھوا لیا۔

ق۔ اے مین یون ہی کہتی تھی باجی تم تو پیچھے ہی پڑ گئی ہو
اب کوئی دُکھ سُکھ کی باتین بھی نکرے۔

منی۔ دُکھ! کیا ہو گیا ہی تجھے۔ یہ کیا تیری مت پھر گئی
دکھ کیسا۔ تجھے دکھ سے کیا مطلب۔

ق۔ اچھا اب نہ کہینگے۔

نازو۔ آپ بھی راج کرتی ہی اور دس کو دے کے راج
کرتی ہی اسکو غنیمت نہین سمجھتی۔

منی۔ اللہ اِنکو عقل دے۔ مجھے تو بڑا رنج ہوتا ہی
کہ اِسے ہوا کیا ہی۔

ق۔ اچھا اب صاف صاف کہین۔

منی۔ ہان کہو۔ جو کچھ کہنا ہو ہم لوگون سے کہو۔

ق۔ نواب سے کہو کہ ہمکو شام کو ہوا کھانے بھیجا کرین۔

منی۔ روز ہوا ہی تو کھایا کی ہین۔

نازو۔ بُرے دن جب آتے ہین تو یہی باتین سوجھتی ہین

بہن۔ پوچھو ہوا کھانے سے کیا ہوتا ہی۔

ق۔ اب تک رونق جنگ آتے تھے اور نواب چھٹن
صاحب دو گھڑی ہنستے بولتے تھے آغا سے باتین کرتے
تھے۔ دن رات دس پانچ دس پانچ آدمی بنے ہی رہتے
تھے اب صبح سے شام تک ہم ہین اور یہ چار دیواری
اور بس۔

منی۔ ہمکو اللہ نے اسکی چوتھائی بھی دولت دی ہوتی
تو ہم تو کبھی نام بھی باہر جانے کا نہ لیتے۔

نازو۔ اپنے بافراغت سے رہتی ہو۔ دس عورتین تمھاری
خدمت کو ہین۔ تم سے بڑھکے کون ہوگا۔

قمرن۔ تو ہوا کھانے مین بھی ہوا کوئی عیب ہی۔

منی۔ اچھا کہینگے نواب سے۔

نازو۔ کُٹنی کی طرح پر کہینگے۔ کچھ زبردستی تو ہی نہین۔

ق۔ کیون نہین زبردستی ہی۔

نازو۔ تم جاؤ تمھارا کام جانے۔

منی۔ قمرن اب تم دودھ پیتی بچہ نہین ہو۔ اب تم
ننھیون مین نہین ہو۔

اتنے مین مہری نے قمرن سے کہا (حضور آپ کا ہیکو
اِن سب سے ٹھائین ٹھائین کرتی ہین۔ اور خواہی نخواہی
ہلکان ہوتی ہین۔ بیکار بیکار)

نازو نے قہر کی نظر سے مہری کو دیکھا۔ اور اُسکی
اِس تقریر سے جل گئی اور قمرن خاموش ہو گئی۔

منی کو بھی اسکی تقریر سخت ناگوار گذری کہ بہن کے مقابل مین
مہری کیا ہے اور اس آپس کی گفتگو مین مہری کون بیچ مین
بولنے والی ہے۔
مہری - حضور کوئی سونے کا لقمہ کھلائے چاہے زربفت
اور کمخواب پہنائے مگر جب تک ذرا ادھر ادھر ہوا کھانے
نجائے تب تک لطف کیا۔
منی - تم ادھر وہان سے آئی ہو۔
قمرن - تم چپ رہو مہری - مجھ سے یہ لوگ جیت نہ پائینگے
مگر تم کو سیکڑون سنانے لگینگی۔
مم - قمرن تجھے ہو کیا گیا ہے۔
ق - تو بن سنے کیا آخر۔
مم - تیری سیٹی کی بولی جاتی ہے تو - یہ تیری شرم کی بات
ہے اب تیری فصد کھلوانی ہوگی۔
ق - ان - اچھا - اپنی اور ہماری دونون کی فصد کھلواؤ۔
مم - کیا مین بھی ٹھرن ہوگئی ہون۔
ق - ٹھرن نہ ہو مین تو ٹھرون کی سی باتین کیون کرتین
تم۔
مہری - اسکو اگر خاموش ہو رہی - حضور اب آپ
اس بات کو جانے ہی دین۔
نازو - یہ تو بھی کیا ہی مردار۔
مہری - مجھ سے مردار مردار کی گفتگو نکرنا خبردار۔
نازو - دور ہو مردار یہان سے تو۔
مہری - تم ہوتی کون ہو۔
منی - ارے تو کچھ نشہ کھا کے آئی ہے - یہ تو کس سے
جھگڑتی ہے تیری اتنی مجال۔

مہری - تم کون بیچ مین بولنے والی ہو۔
منی - اجی اسکو نکال دو گھر سے۔
مغلانی - مہری کیا بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہے
تو اپنا درجہ نہین دیکھتی - دو روپے کی نوکری کرنیوالی
اور برابر کی تقریر کرتی ہے۔
مہری - اور تو کے روپے کی نوکر ہے۔
مغلانی - اس تو تکار کو حضور نے دیکھا۔
مہری - تم ہو کیا بچاری - مین سمجھتی کیا ہون۔
مغلانی - تو کیا ہے مردار - میرے منہ نہ لگنا بہت نہین
تو کھڑے کھڑے نکلوا دونگی ہان۔
اسکے جواب مین مہری اور بھی گرمائی اور اب مغلانی
اور مہری مین نوک جھونک ہونے لگی - خوب چلی اور
بڑی سخت کلامی ہوگئی - نوبت باینجا رسید کہ غل کی
آواز نواب صاحب نے بھی سن لی اور بدحواس ہوکر
آئے کہ دیکھین یہ ہنگامہ کیسا بپا ہے - آکے دیکھا تو
مہری اور مغلانی مین ہو رہی ہے - اور مہری مغلظہ
گالیان سناتی ہے - نواب نے آکے مہری کو ڈانٹا اور
بہت سخت کہا - اور نازو پر بھی خفا ہوے کہ تم دیکھتی ہو
اور منع نہین کرتین - مکان کا ہے کو بھٹیار خانہ ہوگیا۔
نازو نے کہا مین تو تب منع کرون جب کوئی میرا کہنا
مانے اور جب میری کوئی وقعت ہی نہین ہے تو
مین کیون بولون - مگر رہا نہ گیا - بولی ہی بولی اور
بیچ مین بول کے ذلیل ہوئی - اب تم جانو اور تمھارا
کام جانے۔
نازو - نکال دو اس مہری چڑیل کو۔

قمرن — مہری ہی کو کہینگی۔
نواب — کیا!
نازو — یہی تو ساری خرابی ہی۔
نواب — مہری کو نہین اور کسکو کہین۔
قمرن — تو چپ چاپ بیٹھی رہ مہری۔
نواب — ہان! یہ بات ہی!
نازو — مُنھ لگائی ڈومنی اور ناچے تال بے تال۔
مغلانی — حضور اِسنے کروڑون گالیان مجھے دین مگر مین چپ۔
ن — جب میرے سامنے اِسکی یہ کیفیت ہی تو میرے پیچھے تو اسنے آسمان سر پر اٹھا لیا ہوگا۔
نازو — گھر کی مالکن شہ دیتی جاتی تھی تو آسمان سر پر کیون نہ اٹھا لیتی۔
قمرن — تمکو بھی خوب لگانا بجھانا آتا ہی۔
نواب — یہ آج اِسکی کیفیت کیا ہی۔
ق — مجھے سودا ہو گیا ہی۔
ن — ہان سودا تو ہو گیا ہی — جب بڑی بہن کو تم نے ڈانٹنا شروع کیا تو سودا ہی نہین تو اور کیا ہی — اور ایک ٹکے کی ماچی کے لیے۔
مہری — یہان نوکری نکرتے تو ماچی کا ہیکو بنتے۔
ن — میرے مُنھ نہ لگنا چڑیل — نکل یہان سے مردار دور ہو یہان سے۔
مہری — (اٹھکر) مین آپ چلی جاتی ہون۔
ن — ابھی جہنم واصل ہو۔
قمرن — (مہری کو پکڑکر) جو یہ جائیگی تو مین سنکھیا کھا کے سو رہونگی بس — مین نے کہدیا ہی۔
مہری — ای حضور آپ جم جم جیین — دودھون نہائین پوتون پھلین — ہم اپنے آپ نہ رہینگے۔
ق — تو گئی اور مین نے زہر کھا لیا۔
ن — چاہے زہر کھاؤ اور چاہے سنکھیا کھاؤ — یہ یہان نہین رہ سکتی چھوڑ دے اِسکو۔
ق — اچھا تو چھوڑ دیا مگر اِسکا مزہ تمکو چکھا دونگی۔
ن — اب یہ مار کھائیگی۔
منی — حضور اپنی طرف دیکھین۔
ن — تم دیکھو تو اِسکی ڈھٹائی کو۔
منی — قمرن — ہائین! بھلا یہ کون عقل کی بات ہی جی وہ ٹکے کی ماچی عورت — اُسکی طرف سے تم اپنی بہن سے لڑتی ہو۔
نواب — یہ مہری چڑیل کے پیچھے اِسقدر جامے سے باہر ہوئی جاتی ہی — اِسمین کوئی بات ضرور ہی — مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو مین اِسکو گھر مین نہ گھسنے دیتا۔
قمرن — کیا اُسنے بیچاری نے کیا کیا ہی جی — جسے دیکھو اُسی کا دشمن ہو رہا ہی۔
ن — (غصے مین باہر جانے لگے) آج یہ نئی بات دیکھی۔
نواب صاحب تو باہر چلے گئے اور ادھر قمرن نے مہری کی خوشامد کر کے اُسکو منا لیا اور کہا کہ اِسوقت تو نواب غصے مین تھے اب ہم کل اُنکو راضی کر لینگے ہماری بھی نادانستگی ہوئی — اب تم معاف کر دو۔
اِس تقریر سے نازو اور منی کو اور بھی رنج ہوا کہ ایک ادنی سی مہری اور خادمہ کی اِسقدر خاطرداری

اور ہمارا ذرا بھی خیال نہین - بڑی بہن کوئی چیز ہی
نہین ہے - مہری نے مغلانی کو گالیان دین - نازو سے
سخت کلامی کی - منی سے خم ٹھونک کے لڑنے پہ آمادہ
ہوگئی - اور قمرن ابھی تک اسی کا دم بھر رہی ہے علٰحدہ
جاکر یہ دونون باتین کرنے لگین کہ اِس چھوت کو کسی
ترکیب سے نکالنا چاہیے کیونکہ یہ قمرن کے مزاج پہ
بڑی حادی ہوگئی ہے ایسا نہ ہو کہ قمرن کو یہ خراب
کردے اور پھر نواب کی نظرون سے بھی گر جائے
اور اودھر قمرن اپنی مہری کو لیکر کوٹھے پر گئی اور کوٹھے
کے زینے بند کر لیے اور مہری سے باتین کرنے لگی -

قمرن - مہری ایک تو ہمکو آج یون ہی رنج تھا کہ سویرے
کیا جانے کون یاد آیا - اسپر ہماری بہن نے اور بھی
صدمہ پہونچایا -

مہری - بہن کاہیکو ہین حضور -

ق - اب تم سے سب حال کہون یا نہ کہون مگر تم کہہ نہ دینا
کسی سے -

مہری - حضور کو ہمارا اعتبار ہو تو پھر کہہ چلیے نہین تو
خیر جانے دیجیے مگر مین چاہے مار ڈالی جاؤن - زبان
سے نہ نکالونگی - مجھے کسی سے کہنے سے کیا
ملیگا -

قمرن - سوچ لو - اعتبار لاکھون مین ہے -

مہری - خوب سوچ لیا ہے - مجھے کسی سے کہنے مین
کیا ملتا ہے -

قمرن - بات یہ ہے کہ ایک لونڈے پر جان جاتی تھی
میری اور کھانا پینا حرام تھا مگر اب بھول گئی تھی
آج اُسکی تصویر دیکھی ظالم کی - بس مرمٹی -

مہری - وہ کون ہے سرکار -

قمرن - ڈھونڈھ لاؤگی ؟

مہری - آسمان سے تارے اُتار دون تو سہی -

ق - اتا انعام دون کہ عمر بھر کھائے اور لڑکے بالون کے
واسطے چھوڑ جائے -

م - چاہے کچھ دیجیے اور چاہے نہ دیجیے - حضور کا
کام ہو جائے بس مطلب تو یہ ہے -

ق - ایسا لونڈا ہے ظالم کہ اہو ہو ہو !!!

م - کچھ نام نشان بتاؤ تو بھی ہے -

ق - اُسکا نام فضلے ہے -

م - فضلے ! اور رہتا کہان ہے -

ق - یہی تو نہین معلوم - مگر اتنا جانتی ہون کہ برف
بیچتا ہے - اور ایسا البیلا سجیلا کہ دیکھو تو معلوم ہو - مگر
خبردار تو اُسپر آنکھ نہ ڈالنا -

م - کیا مجال ! اچھا ہم تلاش کرکے لائینگے -

ق - میری مہری - مین تیرے صدقے -

م - یہ کاہیکو کانٹون مین گھسیٹتی ہو -

ق - میری جان جاتی ہے -

م - تو جس روز اُسکو ڈھونڈھ کے لاؤنگی اُس روز ایک جوڑا
اور دو اشرفیان لونگی - اسکا وعدہ کیجیے بنا وعدے
کے مین نہ مانونگی - قول جان کے ساتھ ہے - اب جو
حضور سے زبان ہار رہی تو بے اُس لونڈے کے لائے
رہونگی نہیں -

ق - تو ایک جوڑا اور دو اشرفیان کہتی ہے اور مین

دو جوڑے اور چار اشرفیان دونگی -

م - تو حضور مین لاؤن اور پھر لاؤن - اور یہ انعام تو خیر سے لے ہی گا - انعام کی کون بات ہے آپ انعام چاہیے دین چاہے ندین - مین ڈھونڈھ نکالونگی - وہ کونسا ایسا پریزاد چھوکرا ہے یا خدا - مین ابھی سمجھی نہین اور فضلے نام ہے - فضلے برف والا کون ہے؟ برف والے ایسے کوئی ہزار دو ہزار تو ہین نہین یہان انھین لوگون سے خوب دریافت کرونگی -

ق - ہان ہان انھین سے پوچھو کسی برف والے سے پوچھو -

م - وہ لوگ جانتے ہونگے -

ق - تو اب کب تک یہ معاملہ چوکس ہوگا -

م - کل - کل نہین تو پرسون - بس دو تین دن کے اندر ہی اندر -

ق - ہان ! اتنی جلدی -

م - اور نہین کیا - اے مین شہر بھر سے جان پہچان رکھتی ہون مجھے کون نہین جانتا - اب تو آپ کی طبیعت کا حال معلوم ہوا ہے ایک سے ایک بڑھکر دکھاؤن -

ق - تو مجھے اور اُسکو ملا دے مہری - بس -

م - کل ہی جو اللہ نے چاہا - اور اسکی تو بات ہی اور ہے کہ نواب صاحب ہاتھ پکڑکے نکال دین -

ق - ایسی مجال بڑی ہے کسو کی -

م - یہ آپ کی بڑی بہن کیون اکثر یہان رہا کرتی ہین -

ق - دوسرے تیسرے اپنے میان سے یہان جاتی ہین بس انکا ہین کون ڈر ہے -

م - اور مغلانی بھی بڑی بس کی گانٹھ ہے اسکے بھی کاٹے کا منتر نہین ہے - ایک ہی افعی ہے اسکو نکالیے کہین - ہم سے اِس سے کبھی نہ بنیگی - اور یہ آپ کو بدنام کریگی اِس سے ڈرتی رہیے گا بڑی ہی ایک ہے -

ادھر مہری اور قمرن مین سرگوشی ہوئی - اُدھر نازو اور منی مین - مہری اور قمرن آوارگی کی باتین کرتی تھین اور نازو اور منی عقل اور دور اندیشی کی - منی کو قمرن اور نازو سے لڑکپن سے محبت تھی - اور مہری کو اپنے حلوے مانڈے سے غرض - منی خیر خواہ اور خیر طلب تھی - مہری بدکارہ و بدخواہ - نازو کے مزاج مین آراستگی اور دوربینی تھی قمرن کی طبیعت بسبب ناعاقبت اندیشی کے بدی پر آمادہ - اِسی سبب سے منی اور نازو مین میل ہوگیا - اور ادھر قمرن اور مہری مین سانٹھ گانٹھ ہوگئی - مغلانی بڑی بوڑھی عورت دور اندیش اور خیر سگال - رئیسون اور رئیس زادون کی آنکھین دیکھے ہوے - وہ بھلا مہری کی چال ڈھال کو کب پسند کرتی - اور پھر نازک مزاج بھی پرلے سرے کی تھی کسی کی آدھی بات بھی سُننا گوارا نہ تھا - مہری کی اِس سخت کلامی پر اسقدر صدمہ ہوا کہ نازو سے آکے کہا حضور - لونڈی اب نوکری کر چکی اور یاد رکھیے یہ مہری نگوڑی شنقل آپ کو بہت بہا دن دکھائیگی - میرا کہنا حضور کو بھی ضرور بڑا معلوم ہوگا تو اسکو مین کیا کرون - مجھ سے تو یہ نہین دیکھا جائیگا کہ مہری ٹکے کی عورت کا دہ جنبہ کرین اور بڑی بہن سے اسطے

سبب سے جھگڑین اور خود نواب صاحب سے اُلجھ پڑین یہ بیل چڑھنے والی نہین ہو ایک نہ ایک دن اِس کا انجام بُرا ہونا ہو۔ اِس وقت کیا غضب کی بات کی کہ اگر مہری کو نکالدو گے تو مین سنکھیا کھا لونگی اور زہر کھا کے سو رہونگی آفت رے غضب خدا۔ مہری نہوئی کوئی وہ ہوگئی۔ آج کو یہ کہا کل کو اور اِس سے بڑھکے کہینگی۔ اب یہان رہنا ٹھیک نہین ہو بس۔

نازو۔ بی مغلانی تمکو ایسا چاہیے ہم لوگ مل کے قمرن کو سمجھاینگے۔ اور مہری گھر سے نکالدی جائیگی۔ مہری بھی کوئی چیز ہو۔ ابھی یون نکالیجاے یون۔ چٹکی بجاتے۔ اِس وقت اُسکو کیا جانے کیا ضد پڑ گئی ہو۔

مغلانی۔ بیگم صاحب یہ جھگڑا اِتنا اب روز روز کا سمجھیے ایک دن کا نہین ہو۔ مہری اب بڑی مشکلون سے نکلیگی۔

منّی۔ ای بہن۔ تم دیکھتی تو جاؤ۔

مغلانی۔ ای بیٹا مجھے دنیا کا رنگ دیکھتے دیکھتے اِتنی عمر ہوئی۔ مین سب سمجھتی ہون۔ لڑکی کے طور اب بے طور ہین اِنکو سنبھالیے اور اس نگوڑی چھوت کو نکالیے۔

منّی۔ کل اِنکی دادی کو بلوائینگے۔

مغلانی۔ ہان اُنکو بلواؤ۔

نازو۔ ضرور بلواؤنگی۔ یہ تو ہاتھ سے نکلی جاتی ہو۔

مغلانی۔ آج ہی بلوا بھیجیے۔

منّی۔ ہماری یہ صلاح ہو کہ آج اُنکو نہ بلوائیے۔ بلکہ آج مین اور نازو جان اُنھین کے گھر جائین۔

مغلانی۔ ضرور جائیے اور اُنسے کہیے کہ آ کے سمجھائین اور اِس مہری کا سب حال اُنسے کہیے کہ اب یہ ہاتھ سے جاتی ہو اسکو سنبھالو۔ نہین تو مہری خدا جانے کیسا غضب دکھادیگی۔ ایک بڑی دور ہو۔

منّی۔ اچھا تو نواب صاحب کو بلا کے اُنسے مشورہ کرلو۔

نازو۔ پوچھ لینگے۔

مغلانی۔ میرا ابھی کچھ ذکر نہ کیجیے گا۔

نازو۔ نہین جی تم کاہے کے واسطے ڈرتی ہو تم نے تو اور ہماری طرف سے مہری کو للکارا۔ تم ہماری خیر خواہ ہو تمکو کیا خوف ہو۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ قمرن کے میکے سے ایک عورت خیر صلاح پوچھنے آئی۔ قمرن کوٹھے سے نیچے اُتری اور مہری سایے کی طرح ساتھ ساتھ۔

عورت۔ بٹیا کھیر صلاح پوچھی ہو۔

ق۔ کہنا تمھاری چھوٹی لڑکی مرگئی۔

ع۔ ای اللہ نہ کرے بٹیا۔

ق۔ بس یہی کہدینا۔

ع۔ ای یہ کیا بکتی ہو آج۔

ق۔ بس دور ہو یہان سے۔

ع۔ (متحیر ہوکر مہری سے) بڑی بٹیا کہان ہو۔

ق۔ ہم نہین جانتے۔

نازو۔ (دالان سے باہر آکر)۔ کون ہو۔ امامن۔

ع۔ (امامن) کھیر صلاح!

نازو۔ ہان۔ خیر صلاح ہو۔ وہان تو خیر صلاح ہو۔

ع — ہان بیٹا — ہمسے کہا کہ جاکے کھیر صاحب پوچھ آؤ — آج
یہ (قمرن کیطرف) کاہیکو بگڑی بیٹھی ہین —
نازو — ہین تو آنے ہی کو تھی —
ق — چلو خس کم جہان پاک —
مہری — (مسکراکر) خاموش —
ع — یہ آج کیا ہی کیا —
نازو — چلو اب تجھکو اس سے کیا مطلب ہی —
ع — ای سیدھی بات ہی نہین کرتی ہین — ٹیڑھی میڑھی
باتین منہہ سے نکالتی ہین —
نازو — اچھا تو جاکے کہدے کہ نازو آج رات کو آئینگی —
ع — بہت اچھا —
ق — (مہری کو بلاکر اور جانے لگی) ہم کو ٹھیے پر جاہین —
ع — آج انکو ہوا کیا ہی بی بی —
نازو — انکو ہو گیا ہی سودا —
ع — ای ہان معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہی —
ق — تیرا سر — دور ہو مالزادی —
ع — ای کچھ دوانی ہو گئی لڑکی — فصد کھلواؤن تیری —
ق — دوانی تو اور تیرے ہوتے سوتے — مردار —
نازو — اماں تم جاؤ — سنتی نہین ہو —
ق — اب جو میرے گھر مین آئی تو کوچے کاٹ کے
دھر دونگی —
منی — قمرن — تو سچ مچ سڑن ہو گئی ہی —
ق — تو سڑن تیرے ہوتے سوتے سڑن —
م — مجھ سے بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بنانا نہین
جان کی ہی وہین پہونچادونگی —

ع — بی بی مین تو جاتی ہون —
منی — ٹھہری رہ — مین بھی چلتی ہون —
منی ڈولی پر سوار ہوئی اور چلی گئی اور امامن ڈولی
کے ساتھ ساتھ گئی — جب ڈولی نازو کے میکے مین اُتری
تو امامن اور منی ساتھ ساتھ اندر گئین —
ضعیفہ — منی اچھی ہو —
م — کچھ نہ پوچھو — کیا کہون اور کیا نہ کہون —
ض — کیا کیون ! کیون ! یہ امامن کہان ملگئی —
امامن — حضور آج جوتیان کھاتے کھاتے بچ گئی — اچھی ہی
گئی تھی بس —
ض — یہ کیا بات کیا ہی —
امامن — منی سے پوچھو —
ض — ای منی بولو — یہ کیا کہہ رہی ہی —
م — نازو جان آئی ہونگی وہ سب حال کہینگی —
ض — اور قمرن کہان ہی —
م — انکا حال نہ پوچھو — وہ اب قابو سے جاتی رہی ہین
وہ کسی کے بان کی اب نہین رہی ہین — اُن سے
کون بولے —
امامن نے حال بیان کیا کہ میرے جاتے ہی قمرن
لگین الٹی الٹی باتین کرنے پہلے کہا — کہہ دینا قمرن
تو یہ توبہ دشمنون کے کان بہرے مرگئین — پھر کہا
(جا اور جاکے کہدے) نازو بی بی نے کہا (امی جان سے
کہہ دینا کہ ہم آج آئینگے) اسپر بولین (خس کم تو جہان
پاک) مجھے مردار اور حرامجادی اور بہر دنگی اور کیا جانے
کیا کیا بتایا —

ضعیفہ کو سخت حیرت ہوئی - کہا ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ قمرن نے یہ کیون کہا - بہنین بہنین ایک دوسری پر فدا ہین - یہ بات نئی سُنی - مُنی بولی اب وہ زمانہ نہین رہا - اب تمھاری قمرن کا یہ حال ہی کہ پاسے تو بہن کی بوٹیان نوچ کھائے اور یہ سارا فساد اُس مردار مہری کا ہی جسکے ہتھون مین قمرن آجکل ہین بری بدہوتی جاتی ہی - نازو کے تو ناک مین دم آگیا وہ آتی ہی ہونگی -

ضعیفہ دم بخود ہوگئی - سوچنے لگی کہ اسکا سبب اصلی کیا ہی طرح طرح کے خیال دل مین آئے - پہلے سوچی کہ کہین نواب نے نازو پر تو ڈورے نہین ڈالے - قمرن کو برا معلوم ہوا ہی چاہیے - پھر سوچی کہ شاید قمرن کو بُری راہ چلتے دیکھا ہوگا اِس سے نازو خفا ہوئی اور قمرن سے لڑ پڑی -

مُنی نے کہا (بہنون بہنون مین خوب ہوئی اور مہری نے نازو جان کو بیسون باتین کہین اور بعضی جب اُنکی طرف سے بولی تو مہری نے کروڑون گالیان دین نواب باہر سے اندر آئے - اُنھون نے مہری کو للکارا بس قمرن آگ ہوگئین - نواب سے خوب لڑین - اور برابر مہری کی طرف سے بولتی رہین اور جب نواب نے کہا تم نکل جا میرے گھر سے) تو قمرن نے اُسکو پکڑ لیا اور کہا (مہری جائیگی تو ہم زہر کھا کے سو رہینگے) یہانتک نوبت پہونچ گئی - بڑا غل مچایا - نواب کا منھ مارے غصے کے لال بھبھوکا ہوگیا - اور خون پی پی رہگئے مگر جب منہ سے جانے کے باہر ہوجائے تو مرد کیا کرے -

اور دو ایک بار اگر ایسا ہی ہوا تو قمرن نظرون سے گر جائینگی اور سچ پوچھو تو نظرون سے تو آج ہی گر گئی کہ میان تو مہری سے کہتا ہی کہ تو نکل جا اور بیوی کہتی ہی کہ اسکے بغیر مین زہر کھا کے سو رہونگی - یہ گئی اور مین نے زہر کھا لیا - اسکے بغیر مین نہ جیونگی اب اسکا کیا علاج ہی سوا اسکے کہ مرد کو غصہ چڑھے اور مہری کو مار کے نکالدے اور بیوی کو مارتے مارتے بیدم کر دے اور کیا ہوگا بتائیے -

ض - کیا جانے کیا اسکی قسمتون مین بدا ہوا ہی -

م - اسکو تم کیا کروگی اور کوئی کیا کریگا -

ض - وہ مہری بڑی گُنیان نکلی ہی -

م - نازو جان سے لڑ پڑی - بس اور اس سے بڑھکے کیا ہوگا -

ض - لوکا نہ مُنہ مین لگا دیا -

م - وہ اور الٹا ہمارے مُنہ مین لوکا لگاتی -

اماّمن - بات ساری یہ ہی کہ مہری مجھے تو بڑی بدعورت معلوم ہوتی ہی - اگرچہ وہ نہ نکلی بُرا ہوگا - اور اُسکے نکلنے پر بُرا ہوتا چلیگا - یہ بھی یاد رکھنا - اُسنے قمرن پر جادو کر دیا ہی - اب یہ اُسکے بس مین ہین - اور اُسکے واسطے نازو سے اور خود نواب سے لڑ پڑین - ہم اور مُنی بیچاریان کس کھیت کی مولی ہین -

ض - بچھین برے نکلے -

مُنی - اب تم اپنی بڑی ہی کی زبانی سُن لینا -

ض - اے نہین بابا تم کیا جھوٹ کہو گی -

اماّمن - ہماری تو صلاح یہ ہی کہ اِس مہری کو پکڑ کے

بند کر دے اور اتنا مارے کہ بیدم ہو ہو جائے۔
ص - انگریزی ہی امامن۔
منی - ہان امان یہ بھی سچ ہی۔
ص - آجکل ان پاجیون کا زمانہ ہی - دیکھو ابتو سننے پر
سب باتین ہین - جیسا ہوگا ویسا کیا جائیگا۔

اب ادھر کا حال سُنیے کہ جب قمرن اور مہری کوٹھے پر چلی گئین تو نازو جان نے فوراً نواب صاحب کو بلوایا اور کہا (نواب - ہم اب یہان نہ رہینگے - تم جانو تمھاری جورو جانے - چاہے سنبھالو چاہے بگڑنے دو - یہ معاملہ تو تمھاری آبرو ہی اور بگاڑو تو تمھاری آبرو ہی۔

نواب صاحب نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ (نازو جان - تم اور ایسی باتین کرو) نازو نے کہا میرا تو کلیجا پک گیا - اِس مہری کا ستیاناس ہو - اِسنے ہماری بہن کو بس تباہ ہی کر ڈالا - یہ چڑیل کہان سے آئی - نواب صاحب نے پوچھا (ہین؟ کہان؟) - کہا (مہری کو لیکے کوٹھے پر گئی ہین اور ہم نے جو امامن سے کہا کہ امّی جان سے کہدینا کہ ہم آج آئینگے تو کہا - خس کم جہان پاک - اور مہری موئی نے اِسپر مسکرا دیا) -

نواب کو سخت حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے یہ قمرن کو کیا ہو گیا - پوچھا (امامن کیون آئی تھی اور اُس سے کیا بات چیت ہوئی تھی) - کہا - اِسکی شامت آئی تھی خیر صلاح دریافت کرنے - اِسپر بھی پیچ پڑی - اس سے کہا کہدینا کہ قمرن مر گئی اور پھر اُسکو مردار اور قحبہ اور کیا معلوم کیا کیا بنایا - وہ پہلے تو ششدر رہ گئی کہ یہ کیا ماجرا ہی اور بڑی حیرت سے اُسنے پوچھا کہ یہ آج کیا ہو گیا ہی بڑی چڑچڑی ہو گئی ہین - بات کرتے کاٹے کھاتی ہین اور پھر وہ تبرا سنے لگی - اِسکے بعد منی کو سیکڑون سُنائین - منی بھلا کب دبنے والی تھی یہ عروج تو ہم کو تمھاری بدولت ہوا ہی وہ تو رتی رتی حال جانتی تھی اُسنے بھی خوب خوب سُنائین اور گھر مین ایک دھوم اور حشر مچگیا - تب ہمنے منی کو اماجان سے پاس بھیجا اگر وہ آئین تو اچھا اور نہ آئین تو ہین اب یہان نہ رہینے کی - جب بہن نے کہا خس کم جہان پاک تو اب بہن کے یہان کسکے بھروسے پر کوئی رہے - بچھیڑا کودتا ہی کھونٹے کے بل پر -

نواب - اچھا اپنی مان کو تو آنے دو۔
نازو - تو پھر اُنکو بلواؤ -
نواب - تمنے تو منی کو بھیجا ہی -
نازو - منّی سے تو ہمنے کہلا بھیجا ہی کہ ہم آتے ہین - مین تو سوچی تھی کہ پہلے مین جا کے اچھی طرح سمجھا تو دون پھر وہ اُسکو ڈانٹین ڈپٹین -
نواب - مین بلوا لیتا ہون - منی نے سب بیان کر دیا ہوگا اور منی نہ ہین تو امامن نے تو ضرور ہی کہا ہوگا ہم ڈولی بھیجے دیتے ہین -

نواب صاحب کے حکم سے ایک مہری دو ڈولیان لیکر گئی کہ ضعیفہ اور منی کو سوار کرا لائے اور خود جا کے باہر بیٹھے کہ جب نازو کی مان آئینگی تو اندر چلا آؤنگا - قمرن کو اِس حال سے ذرا بھی اطلاع نہ تھی - وہ وہان مہری سے باتین کر رہی تھی اور مہری نے اُسکے وارثہ

اور خراب کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھا۔

مہری۔ بھلا وہ تصویر ۔۔ ہم بھی دیکھین۔ کیا ہرج ہے۔

ق۔ غش مین آکے گر پڑوگی۔ وہ صورت ہے۔

م۔ بلا سے چاہے جو ہو۔ پہچان تو لونگی۔ یہ کیا کم بات ہے۔

ق۔ ارے ہان خوب یاد دلایا ہے۔ پہچان تو لو۔

م۔ شاید راستے مین بھینٹ ہی ہو جائے۔

ق۔ پہلے ہاتھ صاف پاک کرکے آؤ اور عطر مل لو پھر تصویر تم کو دکھائینگے۔ یہ منھ کھائے چولائی !!!

م۔ حضور دل کی تو صفائی ہے۔ یہی سب سے بڑھکے ہے۔

ق۔ (صندوقچی کھول کر) ہائے جان نکل گئی۔ مار ڈالا۔

م۔ حضور دکھا دیجیے۔ مین صدقے دکھا دیجیے۔

ق۔ دور سے دیکھو۔ بس دور ہی سے دیکھو۔

م۔ (تصویر لیکر) واہ۔ کیا شکل ہے اور کیا صورت اللہ نے بنائی ہے۔ واہ! اسپر تو پریان بھی عاشق ہو جائین اور اچھی اچھی عورتین اسکو چاہنے لگین اس مین کچھ شک نہین مرد کیا ایک چیز ہے اور ابھی اٹھتی جوانی نکلتی کونپل ہے۔ دیکھ کے جی خوش ہو گیا حضور واہ اہاہاہا!!!

ق۔ جبھی تو ہماری جان جاتی ہے۔ اور دم نکلتا ہے۔

م۔ اسکو لاؤن اور ہزارون مین لاؤن۔ دیکھ لینا۔

ق۔ پھر جو وعدہ کیا ہے وہ بھی پورا ہو گا اسی دم۔

م۔ تصویر دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ ایک بات اور بھی ہے سرکار کہ بعضے کی تصویر اچھی لگتی ہے اور جب اسکو دیکھو تو تصویر کا آدھا بھی نہین۔ یہ بھی ہوتا ہے۔

ق۔ اوہی۔ یہ تو تم الٹی باتین کر رہی ہو۔ تصویر مین تو آدھی بھی وہ شکل نہین ہے۔ مین سچ کہتی ہون مہری۔ وہ عورتون کی تعریف سنی ہے کہ پان کھائین تو گلے سے سرخی نظر آئے وہ اس مرد مین بات ہے۔ جب دیکھو گی تو کہو گی کہ تصویر تو کوئی چیز ہی نہین ہے اب دیکھ ہی لوگی۔ اور ایک مجھپر کیا فرض ہے جس نے اسکو دیکھا وہ عاشق ہو گیا۔

م۔ تو یہ اور بھی نئی بات ہے کہ تصویر سے صورت اچھی ہے۔ واہ اسکا کیا کہنا ہے۔ اب آخر دیکھون ہی گی۔ آج نہین کل سہی۔

ق۔ جھک کے سلام کرون جو غش نہ آجائے۔ عجب صورت ہے مہری۔

م۔ جب حضور کی سی قبول صورت ایسا کہین تو بس سمجھ لیا کہ اسکا مثل دنیا مین نہین ہے۔ بس یہ سمجھ لیا ہمنے۔

ق۔ تو ہے تو ایسا ہی۔

م۔ موہنی اسی کو کہتے ہین۔

ق۔ اسی کا نام موہنی ہے۔ بلکہ موہنی کی بھی کوئی حقیقت اسکے سامنے نہین ہے۔ ہائے (آہ سرد بھر کر)۔

م۔ تو اب کب چھٹی ملیگی لونڈی کو۔ یہ فرمائیے۔

ق۔ کل صبح کو اٹھکے چلی جاؤ بس۔ شام کو آجانا۔ پرسون پھر چلی جانا۔ بس یون ہی جاؤ اور آؤ۔

م۔ اور جو ہمکو یہان آپکی بہن نے موقوف کر دیا اور جواب دے دیا پھر ہم کیا کرینگے۔ پھر اور کہین بس نہین چل سکیگا حضور کا اختیار کیا ہے۔

ق - بکومت واہیات! کسی کی کیا مجال ہی -

قمرن کی تو دلی خواہش یہ تھی کہ نفضلے برف والا کسی ترکیب سے ملے - اسکو دل سے اِس لونڈے کا عشق تھا نہ نازو کا خیال تھا - نہ بوڑھیا کا لحاظ نہ یہ خوف کہ نواب سنینگے تو گھر سے نکال دینگے نہ یہ ڈر کہ اگر انھون نے نکال دیا تو کوڑی کے پھر تین تین ہونگے - یہ عیش و آرام یہ آسایش یہ چین پھر بھلا کہان نصیب ہو گا - نفضلے خود مفلس محتاج آدمی اُسکو یہ مقدرت کہان مگر با این ہمہ نفضلے کی حسرت دیدار مین گویا آنکھون مین جان اٹکی تھی ؎

اب تو آنکھون مین جان اٹکی ہی
دیکھ جا آکے اک نظر مجکو

مہری اِنکی بیقراری دیکھکر سمجھاتی تھی اور دلاسا دیتی تھی کہ آسمان زمین سمندر رہا جہان ہو گا وہان لاؤنگی ؎

ہولی وہ جو بوسے تو زبان سے
تارے مین اتارون آسمان سے

قمرن کہتی تھی کہ مہری جب مجھے وہ یاد آتا ہی تو اُسکی جدائی خون رُلاتی ہی اور اندھیرا سا چھاتا ہی ؎

آنکھے ہی چھٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے
جب جدا تجھ سے ہم اے ماہ جبین ہوتے ہین

اور یہ اُن دونون کو خبر ہی نہ تھی کہ ادھر نواب اور نازو مین کیا ہنڈیا پک رہی ہی - قمرن مہری سے کہ رہی تھی کہ اللہ وہ دن دکھائے کہ ہم اور وہ برف والا ایک پاس بیٹھے ہون وہ ہمکو چوم رہا ہو اور ہم اُسکو - بس زندگی ہو جائے - اور روپیہ پیسا اشرفی اور زیور یہ سب دو دن کا ہی -

مہری ایک ہی کلان کار - استادہ - ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی کہ اللہ وہ دن بھی جلد دکھائیگا - گھبرائیے نہین - نفضلے کو کل ہی پرسون تک حضور کی بغل مین نہ بٹھا دیا ہو تو سہی - یہ کونسی مشکل بات ہی - وعدہ بے سمجھے تھوڑا ہی کیا ہی - ہان وہ جو دو جوڑے اور چار اشرفیان آپ نے قبول ہین اِنکے سوا ایک انعام اور بھی مانگتی ہون جسمین کوڑی پیسا کچھ دام بھی نہ لگیگا -

ق - وہ کیا ہی - سُنون تو جواب دون -

م - بلے سنے ہوئے منظور کر لیجیے - حضور کا کوئی نقصان نہین ہی -

ق - ہان! اچھا منظور کر لیا - اب بتا دو کہ وہ کیا ہی -

م - قول دیجیے اور کہیے کہ قول دیا - ہان!!!

ق - اچھا قول دیا - اب نہ پھرینگے -

م - اُسکے گالون کے دو بوسے - ایک ادھر ایک اُدھر -

ق - دُر ہو موئی - وہی بات کہی نہ - بڑی ایک ہی -

م - اب قول دیا ہی حضور نے - اب پھریے نہین -

ق - مین تو جانتی ہی تھی کہ تو بھی عاشق ہو جائیگی وہی بات ہوئی آخر - ارے یہ موہنی ہی -

م - تو حضور پھر اپنے منہ سے فرما دیجیے بس -

ق - ہان ہان وہ تو وعدہ ہی ہو گیا - قول ہی ہار چکی ہون - اور مین تو کہتی ہی تھی کہ عشق آجائیگا - ہزار جان سے عاشق ہو جائیگی -

م - اب مین اِس صورت کو نہ بھولنے کی - نہ بھولنے کی

دل مین کھب گئی - وہ صورت ہی -
ق - دیکھو اللہ ہی جو نصیب ہو جائے - ہمکو تو یقین نہین آتا -
اتنے مین دو ڈولیان آئین - نواب صاحب کی
مہری ساتھ ساتھ - پردہ کرا کے سواریان اُترین نازو نے
ڈیوڑھی کے پاس ان کا استقبال کیا -
نازو - امی جان بندگی عرض ہی -
ض - جیتی رہو - پھلو پھولو خوش رہو بیٹا -
منی - مہری ذری سا پانی پلا دو - بڑی دیر سے پیاس
لگی ہی - مگر خوب ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ہو -
ض - (اندر آکر) قمرن کہان ہی -
نازو - بیٹھیے تو - دم لے لو - بڑے بڑے معرکے ہین -
ض - منی کی زبانی سب سن چکی ہون -
نازو - جو سنا وہ اب آنکھون دیکھو -
ض - ہی کہان ؟ -
نازو - مہری کے ساتھ کوٹھے پر ہی - بس مہری ہی اور
وہ ہی ہم سب دشمن ہین - ایک مہری سے سب -
ض - یہ مہری کمبخت کہان سے بہتی بوڑتی آئی -
نازو - اِسکے ہتکھنڈے کیا جانتے تھے ہم لوگ -
ض - ہان یہ بھی سچ ہی -
منی - نواب صاحب تو نہین آئے تھے پھر ؟
نازو - اری انھین کے کہنے سے تو ڈولیان بھیجی گئین -
منی - ہان سچ کہا - مین ہی بھول گئی تھی -
نازو - (مہری سے) ذری نواب کو تو بلواؤ -
مہری نے دربان سے کہا - اُسنے ایک سپاہی کو بُلا کے
کہا - اُسنے نواب صاحب سے عرض کیا - اور نواب صاحب
اندر تشریف لائے - ضعیفہ نے دعائین دین - پاس
بٹھایا - اور یون باتین ہونے لگین -
ض - یہ کیا سُننے مین آیا -
ن - اب آپ ہی جانیے - آپ کی لڑکی ہی - ہم اسکو
کیا جانین - حشر مچا ہوا ہی -
ض - یہ مہری کہان سے آئی اور اسکو کھڑے کھڑے
کیون نہین نکلوا دیتے -
ن - تم نکال دو نا - اب تو آ ہی گئی ہو -
ض - بلاؤ قمرن کو -
خواص - (کوٹھے پر جا کر) حضور کی امی جان آئی
ہین اور بلاتی ہین -
قمرن - کہدو کہ آرام کرتی ہین -
خواص - (نیچے اُتر کر نازو کے کان مین) حضور نے فرمایا کہ
(کہدو آرام مین ہین) -
ض - کہا کیا - ہم سے بیان کرو جی -
نازو - جاگتی ہی اور کہا کہدے آرام کرتی ہین -
ض - اری قمرن ! جا کے جگا دو -
خواص - (کوٹھے پر جا کر) حضور حکم ہی کہ جگا دو -
ق - دور ہو یہان سے - نکل جا -
خواص - (نیچے آکر) حضور وہ خفا ہوتی ہین -
ضعیفہ نے جو یہ سنا تو آگ ہو گئی - فوراً نازو اور
منی اور خواص کو لیکر اوپر گئی - دیکھا تو کمرے کا دروازہ
بند ہی - اور بھی بد دماغ ہو گئی -
منی - قمرن تمہاری امان جان آئی ہین -
ض - اری قمرن - کیا اتنی جلدی سو رہی -

منی — قمرن!

ض — نواب یہان آؤ — اِس دروازے کو اِسی دم چرواؤ بس دیر نہونے پائے — مین اپنا اور اُسکا لہو ایک کرونگی — یہ جاتی کہان ہی —

ن — مجھے غصہ نہ دلاؤ نہین بُری ہوگی —

ض — میری اجازت ہی کہ تم مارتے مارتے اُڑا دو بس —

نواب — ہونا کچھ ایسا ہی ہی —

ض — ایسی ڈھیٹ مگری لڑکی کو مارتے مارتے بیدم کردے —

نواب — دو ہڈیان ہین اُنپر رحم آتا ہی —

ض — نہ آنا چاہیے — جو اپنی گوئیان کی نہین — اپنی بڑی بہن کی نہین — اپنی مان کی نہین اور سب کو چولھے مین ڈالو اپنے میان کی نہین وہ اِس قابل ہی کہ اُسکو سنگسار کرے — اور گردن مارے —

منی — اب تک تو ایسی کبھی نہین — اِس مہری قطامہ کے آثار کے دو سو لگاؤ اور ایک گنو — یہ اِس چڑیل پچھل پائین کی سب کارستانیان ہین کہ ہماری انمول لڑکی کو بے حیا اور ڈھیٹ کردیا — موئی کہان کی آئی ہی —

مغلانی — وہ پھر بھی برس پڑیگی — وہ سننے والی نہین ہی —

منی — مین بھی جلی بھنی ہون — بوٹیان ہی نوچون چاہے کھال کھینچون — اور بھُس بھرون — نکالو اِس نگوڑی چنڈو ستر خصمی کو — موئی پچھل پائین —

نواب — سمجھا کے کہدو کہ دروازہ کھولدین — نہین تو مین آگ لگادونگا — اور اُسی مین پھونک کے دھر دونگا —

ض — بس یہ تو ہونا ہی ہی — یہی تو ہونا ہی —

مغلانی — کرورون روپے مین تولنے کے قابل تھی —

ض — وہ کہتے ہین شکر بد کی صحبت سے اللہ بچائے بس بُرے کی صحبت مین بیٹھی اور یہ انجام بد ہوا —

منی — اری قمرن تو نہین کھولیگی دروازہ؟ کیون؟ —

مغلانی — (دروازہ دھم دھما کر) کیا سو رہین —

ض — کیا کرتی ہو جی — اِسی دن کے لیے اِسکو پالا پوسا تھا یہ اِسی دن کے لیے ہڈیان توڑی تھین — اِنکو کلیجے سے لگائے رہے — آپ اپنے اوپر سب سختیان سہین — واہ رے زمانے —

منی — قمرن کھولدو —

ض — اب دروازہ تڑوا ڈالو جی —

ن — مین خود اوپر آتا ہون —

مغلانی — (دروازے کے پاس) بھلا اِس تو تو مین مین اور جھگڑے ٹنٹے سے کیا ملیگا —

ن — وہ یون نہ مانیگی —

نازو — افسوس اِسکی مت کیسی پھر گئی —

منی — اچھا دن اُسکے نصیبون مین دیکھنا نہین بدا ہی —

ض — بس دیکھ چکین اب —

نازو — ہو چکین ساری خاطرین — سب ختم —

باہر کسی سپاہی نے دربان سے کچھ کہا اور اُس نے خواص سے کہا اور اُسنے اوپر آکے نواب سے کہا حضور کوئی صاحب آئے ہین — نام لونڈی کو یاد نہین رہا — فرمایا داروغہ سے کہو (نام لکھدین) اُسنے نام لکھدیا (منشی مہراج بلی صاحب) — حکم ہوا کہ اُنکو یہان ہی بھیجدو اب اور سب سے پردہ ہوتا تھا مگر نواب رونق جنگ بہادر

اور منشی مہراج بلی صاحب سے پردہ نہیں ہوتا تھا۔ آئین
نواب رونق جنگ کا سامنا تو شاذ و نادر ہی ہوتا تھا مگر
مہراج بلی البتہ چھٹے ساتوین مل لیتا تھا۔

مہراج بلی جو کوٹھے پر آئے تو دیکھا ضعیفہ اور نازو اور منی اور مغلانی اور نواب صاحب مضطر اور پریشان کھڑے ہین ۔ اور سب کے چہرے سے غصے کی علامت نمایان ہے۔

مہراج۔ آج کیا ماجرا ہے یہ۔

ض۔ تم خوب موقع پر آئے۔

مہراج۔ آخر ہے کیا معاملہ۔

ض۔ میرا سر ہے اور کیا کہون بیٹا۔

مہراج۔ نواب کیا ہوا بھئی۔ کوئی بولتا ہی نہین۔

نواب۔ نازو جان سے پوچھو صاحب۔

مہراج۔ نازو جان۔ کیا یہ معاملہ کیا ہے اور قمرن کہان ہین بتا دیجیے۔

نازو۔ معاملہ کیا ہے۔ کچھ نہین۔ لڑکی ہاتھ سے جاتی رہی ہے اور کچھ بھی نہین ہے۔

مہراج۔ قمرن! کیا ہوا! کیون ہاتھ سے کیون جاتی رہی۔

نازو۔ پوچھو اسی سے۔

مہراج۔ پوچھون کس سے جب وہ کہین ہو بھی۔

نازو۔ وہ اس کمرے مین ہے اور اس کمرے کو بند کر لیا ہے اور کھولتی نہین۔

مہراج۔ (علیحدہ لیجا کر) کیا ہوا کیا۔

نازو۔ آج قمرن نے وہ آنکھیں نکالین کہ بس کیا کہون مجھکو تو برا بھلا کہا۔ مغلانی کو سنتا ہین۔ نواب سے زبانی سخت گفتگو ہو گئی۔ ایک مہری نگوڑی جو نوکر رکھی ہے یہ سب اسی کی چڑھائی ہے۔ نواب نے کہا اس مہری کو نکالدو بس اسپر آگ ہو گئی۔ کہا مہری کو نکالدو گے تو مین ابھی ابھی سنکھیا کھا لونگی۔

مہراج۔ کہا ہوتا کھا لے۔

نازو۔ امی جان نے اماں خیر صلاح کہہ کبھی تھی اسکو مردار نجیب بنایا۔ ایک حشر مچا ہوا ہے۔

مہراج۔ اس مہری پہ جوتے پڑوا دو۔

نازو۔ جب وہ دروازہ تو کھولے۔

مہراج۔ دروازہ کھول دو قمرن۔ اس سے کیا فائدہ

نازو۔ ہم تو ہار گئے۔

مہراج۔ قمرن جان دانا ہو کے نادان بنی جاتی ہو۔ اب کھولدو دروازہ۔

قمرن۔ کیا ہے کیا۔ یہ دنگا کا ہیکا ہے۔

مہراج۔ دروازہ کھول دو تو نہ کوئی دنگا ہے نہ فساد ہے تم تو اپنے آپ دنگا فساد مچاتی ہو۔ خواہ مخواہ کو۔

قمرن۔ لے کے سونا حرام کر دیا۔ کیا ہے کیا۔ واہیات!

مہراج۔ تو اب سنو چلین۔ اٹھو دروازہ کھولدو صاحب

ق۔ جب تک تم سب دروازہ کا پیچھے رہوگے تب تک ہرگز ہرگز تو کھولونگی نہین۔ کیا ماجرا کیا ہے۔

مہراج۔ تمہری صحبت مزاج مین ہو گی۔ بھئی واہ۔

ق۔ ضد ہی تو ہے۔ کنڑ اڑے گا لس کے سب کھڑے ہو گئے کیا ٹھٹھول لیا ہم کسی کا یا کسی کا باپ مارا ہے۔

نازو۔ گفتگو سن لی۔ کیا قہر ہے۔

مہراج - (اشارے سے سمجھا کر) چپ رہو - اچھا سب
ہٹتے جاتے ہین - ہٹ جاؤ جی سب -

مہری - مارکے بی بی کو ہلکان کر ڈالا - سونے تک
نہ دیا - جو آتا ہی اس گھر مین حکومت ہی کرتا ہوا آتا ہی -
جیسے سب کی ذلیل اور لونڈی ہین -

نازو - (کان مین) - یہ مہری کی آواز ہی -

مہراج - خوب سمجھا - سلے اب کھولدو -

قمرن - ہم تو کسو کے کہنے سننے سے نہ کھولینگے -

مہراج - اچھا خیر - چلو جی نیچے چلکے بیٹھین -

منشی مہراج بلی کے کہنے سے سب نیچے اُتر گئے
اور نواب صاحب انکو لے کے باہر گئے اور حکم دیگئے
کہ جیسے ہی دروازہ کھلے ہمین اطلاع ہو جائے اور
دربان کو حکم دیا کہ جو مہری نئی نئی نوکر ہوئی وہ بے
ہمارے حکم کے دہلیز باہر قدم نہ رکھنے پائے فوراً روک
اور ٹوک دو اور ہمکو اطلاع کر دو - یہ کہکر نواب اور
مہراج بلی باغ مین ٹہلنے لگے -

تھوڑی دیر کے بعد بی قمرن صاحب نے دروازہ
کھولا مگر نہ وہ کوٹھے سے نیچے اُتری اور نہ ضعیفہ کوٹھے
پر گئی -

قمرن مہری سے باتین کرنے لگی -

ق - یہ گھر نہین ہی یہ سرا ہے ہی -

م - جو آتے ہین حکومت جتاتے ہو -

ق - وہ سننے والی کوئی اور ہونگی -

م - اے حضور کو کونسی غرض ہی - حضور خود دس کو
دیکھے کھاتی ہین - وہ خوشامد کرین کہ حضور ہ

ض - (آپس مین آہستہ آہستہ) بڑی کلہ دراز ہی -

نازو - ہان اُنّی جان بڑی ایک ہی مردار -

منشی - مگر اسوقت نواب اور منشی جی دونون خار کھائے
ہوئے ہین - اللہ کرے بلے بھاؤ کی پڑین -

نازو - ضرور پڑیگی - دیکھنا تم -

منشی - مین بھی اپنا بدلا لونگی -

نازو - نہین - تم نہ بولنا منشی -

ض - وہ لوگ اپنے آپ سمجھ لینگے - جاتی کہان ہی -

نازو - (خواص سے) نواب صاحب کو اطلاع کرا دو -

نواب صاحب اور منشی مہراج بلی ڈیوڑھی مین آکے
کھڑے ہوئے اور کہا کہ جب وہ نیچے اُترے تو اشارہ
کر دینا کیونکہ اگر ہم کوٹھے پر گئے اور اُنھون نے پھر
دروازے بند کر دیئے تو بڑا غصہ آئیگا -

ق - (مہری سے) یہ جتنی ہمارے یہان ماما اصیلین ہین
سب اس قابل ہین کہ سر منڈوا کے گدھے کے اوپر
سوار کرے -

م - ہی تو ایسا ہی -

ق - ایک سرے سے سب کی سب -

م - ہان ہی تو ایسا ہی -

ق - اور ہوگا - یہ میرے یہان نہ رہ سکینگی -

نازو - (چپکے سے) کھلی کھلی چھیڑ کرتی ہی -

ض - مین سب سُن رہی ہون -

منشی - ہم تو سُن سُن کے جلتے ہین -

ض - کیا بس ہی -

نازو - برابر کی لڑکی سے کیا کہے -

ص - نواب اور منشی بچارے ڈیوڑہی مین کھڑے ہین آ
نازو - کیا کرین -
منی - اللہ بُرے سے نہ سابقہ ڈالے -
نازو - ہم تو ایسا ہی ہین -
منی - اے دیکھتے دیکھتے قمرن کیا سے کیا ہوگئین -
نازو - اولیا سے خبیث ہوگئین -
منی - اور سب کی دشمن ہوگئین - ہم سے بھی خلاف
امامن کو بھی گالیان - نازو جان پر بھی ٹوٹنے - ان سے
بھی خلافت - خود نواب سے لڑنے پر موجود - منشی جی
آئے اِنکو بھی سُنا ہی دین -
ص - آثار اچھے نہین ہین -
منی - مین تو خود کہتی ہون اماجان -
ص - لچھن بُرے بُرے ہین -
منی - ظاہر ظہور تو ایسا ہی ہی -
نازو - راج اور جین کرنا نہین بدا ہی -
منی - ہرگز کبھی نہین بدا ہی -
ص - ہمنے تو اِن کو اِس عروج کو پہونچا دیا - اب یہ جانین
اِنکے مقسوم جانین - ہم اسکو کیا کرین -
منی - بس یہی بات ہی -
ص - ہم اور جیسے بیچبانی سے برس چھ مہینے -
منی - جیسا کرینگی ویسا بھگتینگی - ہم اسکو کیا کرین اور
تم کیا کرسکتی ہو -
اِس عرصے مین قمرن نے مہری کو کسی کام کے لیے
نیچے بھیجا بس نواب نے موقع پاکر مہری کو پکڑ لیا اور
مہراج بلی نے مارے غصہ کے چٹیے پکڑ کے دو تین لپڑ
رسید کیے - بس مہری نے کوسنا شروع کیا - وہ کوستی
جاتے اور یہ پیٹتے جاتے ہین - مارتے مارتے بیدم کردیا
اور قمرن کی یہ کیفیت کہ مہراج بلی سے کشتی لڑنے پر
تیار - حملے کر کر کے آتی تھی - ضعیفہ پکڑتی تھی - منی
پکڑتی تھی مگر وہ حملون سے باز نہین آتی تھی - نوبت
بانیجا رسید کہ مہری بیٹھ گئی اور نواب صاحب نے
قمرن کو ایک دالان مین لیجاکر خوب ہی پیٹا - اور
قمرن بہت روئی پیٹی چلائی -
نازو - بس اب کیا رہی -
ص - جبے اسکے یہ ماتی بھی نہین -
منی - یہ سارا فساد اِس مردار کا ہی - یہ مہری حرامزادی
نازو - بس اُسی ہی کی قمرن منتظر تھی -
منی - چلو اب نظرون سے گر گئی -
نازو - اب ہم بھی یہان نہ رہینگے -
ص - (مہراج بلی سے - علیحدہ لیجاکر) تم اپنی والی کو
اب اپنے گھر لیجاکے رکھو -
مہراج - ہان مین خود یہی سوچتا تھا -
ص - آج سے نہ مین قمرن کی مان اور نہ قمرن میری بیٹی -
مہراج - جہنم مین ڈالو -
نازو - اپنی بھگتیگی بس -
مہراج - یہ وہی قمرن ہی جسپر نواب کی جان جاتی تھی -
نازو - پھر یہ سب اپنے کرتوتون ہی - نواب کا اسمین
کیا قصور ہی -
ص - مین تو خود ہی کہتی ہون -
نازو - لے اب گاڑی منگواؤ -

حض - ڈولی تیار کرو -
نازو - امی جان ہم منی کو آج اپنے ساتھ لیے جاتے ہین
حض - اچھا بیٹا سے نواب اب ہم رخصت ہوتے ہین
اب ہم سے اور اُس چھوکری سے کوئی واسطہ نہین -
نواب - آپنے تو خود ہی سب دیکھا -
حض - قسمت اسکی پھوٹ گئی -
نازو - ہم سے ملا کرنا نواب -
نواب - کیا تم بھی جاؤ گی -
مہراج - ہان انکو ہم لیے جاتے ہین -
حض - لے رخصت خدا حافظ -

ضعیفہ ڈولی پر سوار ہوئی اور ڈولی روان ہو گئی
مہری کو نواب صاحب نے ٹھوکرین مار کے نکال دیا
اور باہر اور بھی گت بنائی گئی -
دربان - اب آئے تو سر مونڈ داؤن -
سپاہی - آئے تو جوتے نہ کھائے -
رونا - ارے یہ تو ہی حرامجادی ہے -
سپاہی - صورت سے کہہ دیتی ہے -
دربان - آتے ہی چوبداری کرادی مردار نے -
سپاہی - (ہنستے ہوئے) چوبداری کی اچھی کہی -
دربان - اور کیا جی - چوبداری تو تھی ہی -
مہراج - ہم جاتے اب گاڑی منگوائین یا اب کون جائے
نواب - پالکی گاڑی کو حکم دو - جوڑی اور گاڑی ہو سنگ یا جوڑی
ہو یا فٹن ہی سہی -
بیس منٹ کے اندر ہی اندر ضعیفہ اور منشی مہراج بلی
اور نازو جان اور منی اور وہ بدبخت مہری کوئی بھی
اس محلسرا مین نظر نہ آیا - فقط قمرن اور ماما اصیلین تھین
اور بس - یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ قمرن نے نکاح کے بعد
مار کھائی تھی - کیونکہ کدرا کی مجال نہ تھی کہ مارنے کی
جرأت کرتا اور نواب نے کبھی پھول کی چھڑی بھی نہین
اٹھائی تھی - آج جو سب کے سامنے اس بے عزتی سے پٹی
تو کٹ گئی اور سب سے زیادہ خرابی یہ کہ گھر مین سب
دشمن - مغلانی کو تو اب جانی دشمن سمجھتی تھی - خواصون
کو بغلی گھونسا اور مہری کی جدائی کا اور بھی صدمہ تھا کہ
فصلے برف والا اب کیونکر ملیگا -

نواب صاحب نے آج کھانے کو بھی نہ پوچھا - اور
مغلانی خواصون نے بھی ان سے بات تک نہ کی - اور
اب اندھیرا بھی ہو گیا تھا الگ الگ کھانا کھا کے
باہم یون سرگوشی کرنے لگین -
خواص - اب یہان گذارا نہین ہے -
مغلانی - ہم تو کل گھر چلدینگے -
خواص - ہم بھی نوکری چھوڑ دینگے بوا -
مہری - مین تو کل سے اپنے مچھلیان بیچکے جیونگی -
کہان کا جھگڑا ہے -
خواص - اری بہن وہ کیا کہا ہے ایک در بند سو در
کھلے ہوئے -
مغلانی - ہمین تو کچھ ایسی نوکری کی فکر نہین ہے - لڑکا
اللہ اسکو صد وسی سال کی عمر عطا کرے دس روپیے
مہینے کا دفتری ہے - ایک لڑکی اسکول مین پڑھانے پر
نوکر ہے بارہ پاتی ہے - داماد بیس روپلے کا سوار ہے -
تین روپے مہینا مرزا والا گھر کے یہان سے

اٹھیسویں دن ملتا جاتا ہے ہمیں کیا کرنا ہے۔ دو روٹی صبح
دو روٹی شام ہمیں گذر کیٹرا۔

خواص۔ اب تو نوکری نکر و بوا۔ او رکبہ دیکھی تو آرام کی

مغلانی۔ اور نہیں کیا اب ہم بیٹھے رہنے کے قابل
ہیں۔ بس اب اس قابل ہیں کہ نہلا دئے جائیں اور بس۔

مہری۔ مگر وہ مہری خوب ہی ڈھٹی گئی۔ ساری کچھائی
سب نکل گئی۔ ڈھائی گھڑی کی بادشاہی نہ چلی۔ جوتے
پڑنے لگے۔

مغلانی۔ بڑے بول کا سر نیچا۔ بہت بڑھ بڑھ کے
باتیں بنائی تھی۔ ویسا ہی نیچا بھی دیکھا۔ سزا ہے
موئی کی کالی کی۔ ایسے کو ایسا ہی چاہیے۔

خواص۔ تو کل ہم بھی نوکری چھوڑ دوں گی بوا۔ اور
ہم بھی چلے جائینگے اور مہری بھی جانے کو کہتی ہے۔ پھر
یہاں کون رہجائیگا۔ وہی تین عورتیں باقی رہجائینگی۔

مغلانی۔ اسکے پاس کون رہے۔ ہمسے ہرگز ہرگز یہاں
نہ رہا جائیگا۔ اسکا اعتبار کون ہے اور اصل یوں ہے کہ
اصل ذات سے خطا نہیں اور بد اصل سے وفا نہیں
آخر ہے تو وہی چوڑی والی۔ مگر واہ ری نانو۔ واہ بڑی
بھلی مانس عورت ہے۔ ہزاروں لاکھوں میں ایک ہیں
کو کیسا ڈانٹا اور للکارا۔ اور اسکی ماں بھی بہت
سمجھدار عورت ہے۔ یہی ایک ایسی نکلی۔ مگر ویسا
کیا ویسا پایا اتنا ہی کہ یاد کرتی ہو گی۔ ادھر یہ ڈھٹی گئی
ادھر مہری پہ پڑ گئیں۔

خواص۔ جا کے پانی والی کو نہ پوچھو۔

مغلانی۔ بڑے چوسٹے ہیں۔ سمجھے کیا اسکی نوکری

ترقی ہے میں نے کیسی کیسی خدمتیں کی ہیں کس کس طرح سے
آدمی بنایا ہے۔ کیسی کیسی جانفشانیاں کی ہیں۔ پہاڑ سے
اور یہاں جہاں سبھی جہان لٹا کر۔ مجھ ایسی خیر خواہ کے
ساتھ جب اسنے یہ برتاؤ کیا تو اب اس کمبخت سے کیا کوئی
امید رکھے۔ بس آخر پا لیا۔ کوا ہنکنی بنی رہیگی۔
نوکری تو اسکے یہاں کوئی کرنے سے رہا۔ اور کوئی
رہتا بھی ہو تو میں بھگانے والی نہیں ہوں۔ ڈھول
کو سے نہ ہانکے تو سہی۔

خ۔ قسمت میں اسکی یہی لکھا ہے بس۔

مہری۔ ہاں پھر یہ تو لکھا ہی ہے۔

خ۔ ادھر بی مغلانی چلدینگی۔ ادھر مہری جاتی ہے
اور ہم بھی باہر کا سب بیٹھے ہیں اور تھوڑی ہی میں چل ہی
دیں۔ منی اب آنے سے رہیں۔ ماں انکی رخصت
ہو کے گئی ہیں۔ اماں آوے ہیگی نہیں۔ اور یہ
جو دو ایک ہیں یہ بھی ٹکینگی۔

سیدانی (مصاحب نو) بی مغلانی سچ فرماتی ہیں۔

مغلانی۔ اور تم بھی کیا تھیں۔

سیدانی۔ سچ بی ہزار نعمت پائی۔ ہم کل سویرے
کسو بہانے سے بھاگ کے گھر چلے جائینگے۔

خ۔ اور اسکے روز دن کی تنخواہ۔

س۔ اسی تنخواہ گئی چولہے میں۔

مغلانی۔ ہاں جی کہیں یہاں سے چھٹکارا ملے۔

س۔ بس بس۔

مغلانی۔ میں بھی کل سویرے سے اپنے ڈیرے لگ جاؤنگی۔

خ۔ میں بھی ڈھونڈ لونگی۔

مغلانی — اور یہ مہری بھی چلی جائیگی —

س — یہاں رہکے ذلیل کون ہو بہن —

مغلانی — سب ایک ساتھ ہی نوکری چھوڑ دو —

س — جو اپنی ماں بہن کی نہیں وہ کسو کی کیا ہوگی —

شب کو نواب صاحب نے ایک چوکیدار کو چھت پر سلایا اور زینے کے دروازے میں قفل ڈال دیا اور ڈیوڑھی پر یہ حکم دیا کہ ہوشیار رہنا — اور مغلانی کو علیحدہ بلاکر یوں گفتگو کی —

نواب — یہ ہماری نظروں سے گر گئی —

مغلانی — حضور کم اصل سے وفا نہیں —

ن — سچ کہتی ہو مغلانی —

م — کم اصل بیچ کم اصل ہے چاہے لاکھ کوئی [illegible]

ن — ہوتا ایسا ہی —

م — ہمارا نواب سلام ہے حضور —

ن — کیوں کیوں —

م — کلام اللہ کی قسم ہم انکی نوکری نکرینگے —

ن — اچھا نازو کے پاس رہو —

م — ہاں یہ مانا —

ن — ہم مہراج جی کو لکھے دینگے — تنخواہ ہم سے لو اور رہو وہاں — تم نے مصیبت کے وقت ہمارا ساتھ دیا ہے بی مغلانی —

م — ای حضور جان صدقے ہے حضور کے نام پر — یہ کیا بات ہے — مگر انکی نوکری کروں تو یا اللہ بڑے بڑے آدمیوں کے ساتھ حشر ہو — یہ نہونے کا — سویرے ہی چلدونگی —

ن — ہم سے ملکے جانا —

م — ضرور کیا مجال جو بے سلام کیے جاؤں —

صبح کو بی مغلانی نواب صاحب سے رخصت ہوئیں بہت دعائیں دیں اور کہا تین چار دن کے بعد نازو بیگم صاحب سے لونگی جیسا کہینگی وہ کرونگی —

نواب صاحب نے بڑے افسوس کے ساتھ اسکو رخصت کیا — اسکے بعد مہری نے جھکے سلام کیا اور کہا سرکار میں اب نوکری نکرونگی (حساب کرکے تنخواہ دیدی گئی اور یہ بھی رخصت ہوئی — اسکے بعد سائیس نے کہلا بھیجا کہ مجھے نوکری کرنی منظور نہیں ہے مجھے بھی رخصت دیجیے —

الغرض قمرن کے علاوہ گھر میں دو عورتیں اور رہگئیں — ایک مہری اور ایک اندھی چندھی خواص — یہ مہری اس سبب سے رہگئی کہ اب چوری کرنیکا خوب موقع ملیگا کیونکہ قمرن بے فکر اور لاابالی عورت ہے اور خواص کو دن کو اونٹ نہیں سوجھتا اور چندھی اندھی خواص اس سبب سے رہگئی کہ اسکو پوچھتا کون — الغرض تمام رات قمرن بے آب و دانہ رہی اور تڑکے اٹھی تو مکان کو سونا پایا —

مہری — دیکھو بیگم صاحب یہ سب حضور کو چھوڑکے چلدیئے

قمرن — (خاموش جواب ندارد)

مہری — حضور بیگم تمھیں یہ سب کی سب —

ق (بے اعتنائی کے ساتھ) ہوگا —

مہری — اور ماما کی کچھ خبر ہے

خواص — وہ تو رات ہی کو چلی گئی تھیں —

راوی — ہم اسقدر لکھنا بھول گئے کہ دو عورتین جو
قمرن کے کھانا پکانے کے لیے مقرر تھین وہ یہ رنگ دیکھکر
راتہی کو چلدین اور بہانہ کر گئین کہ ایک سیدانی کے
پاس روپئے کے تقاضے کو جاتے ہین شب کی بھوکی
پیاسی — اشتہا کا غلبہ نواب کا پتا نہین — نہ کوئی بات
کرنے والا — اپنا نہ پرایا — یگانہ نہ بیگانہ — اور ماما دونون
غائب — تھوڑی دیر انتظار کرکے مہری نے نوابصاحب
پاس کہلا بھیجا کہ حضور آج دو ماماین سے ایک بھی نہین
ہے — کھانے کا کیا انتظام ہوگا وہان سے جواب آیا کہ
کھانا باہر پک رہا ہے اور ۱۰ بجے کے قریب باہر سے کھانا
آیا — ایک پیالے مین ماش کی دال — ایک کٹورے مین
کوئی پاؤ بھر قلیہ اور چار کباب اور اچار — اور کٹورے سے
میٹھے چاول اور کوئی سیر بھر کی چپاتیان — پہلے قمرن نے
کھانا کھایا — نصف گوشت — دو کباب کسیقدر دال اور
کٹورے سے میٹھے چاول اور تین چپاتیان — باقی اُن
دونون نے بیٹھ کے کھایا — کھا پی کے قمرن کوٹھے پر
چڑھی اور بازار کی جانب کی کھڑکی سے سیر دیکھنے لگی
مگر طبیعت بیقرار تھی نہ کوئی بات کرنے والا نہ بولنے
چالنے والا نہ ہنسنے بولنے والا نہ ناز و نہ منی جہان نہ
مغلانی نہ مہری — گھر مین سناٹا پڑا ہوا — فقط اندھی چندی
خواص جو کسی مصرف کی نہین اور ایک مہری جسکو چوری
کرنے کے سوا کوئی کام نہین کئی بار کوٹھے پر سے نیچے
اُتری اور پھر کوٹھے پر گئی مگر بے چینی کم نہوئی —
مہری — سرکار اوپر ہی بیٹھیے یا نیچے ہی بیٹھیے —
قمرن (بے اعتنائی سے) ہان ہان —

خواص — آج نیند بڑی آتی ہے —
مہری — آج ہمکو گھر اچھا معلوم ہوتا ہے کاہے سے کہ نہ جھگڑا
ہے نہ ٹنٹا ہے — اب کھاؤ اور پیو اور چپ چاپ اللہ کا
نام لو اور شکر کرکے سو رہو —
خواص — اب انکو تو چہل پہل کی عادت ہے —
م — بُری عادت ہے —
خ — پھر کیا — کنواڑے بند کرکے چپ چاپ بیٹھا رہے —
م — جتنا بکھیڑا اُٹھاوگے اُتنا ہی بڑھیگا —
خ — اے کیا باتین کرتی ہو —
م — جو لفت (لطف) اکیلے مین ہے وہ کسی مین نہین —
خ — ہان! ہوگا —
م — اکیلا سب سے اچھا ہے —
خ — تم معلوم ہوتا ہے اکیلے گھر مین رہی ہو —
م — اور تمہارے گھر مین کوئی سو پچاس ٹہر دنگیان ہونگی
اپنا اپنا گھر ہے —
خ — جو ہنسی خوشی سے رہنے مین لفت ہے وہ ایسین
کہان کہ اکیلا الو بنا بیٹھا رہے —
م — اچھا تو تم اب ان ٹہردنگیون کو پھر بلا لو —
خ — ہم کون ہین بی —
جب قمرن گھبرا کر کوٹھے پر گئی تو مہری نے خواص کو
خوب للکارا کہ تم بھی بڑی گدھی ہو — سمجھتی ہو نہ بوجھتی
ہو اور بیجا باتین واہیات بکتی جاتی ہو اری
نادان تب ہمکو خاک ملتا جب سب کی سب گھر مین
رہتی تھین تب ہماری دال بھی گلتی تھی — ہم تھے
کس مین — کسو مین نہین — ہمین جب پوچھتا کون تھا

کوئی نہین - اور اب ہم ہی ہم ہین - اور سولھون آنے
کے مالک اور تم سمجھتی نہین ہو اور الٹی پلٹی بکتی جاتی ہو
تم سے تو بڑھکے ہو تو وقت بھی نہین دیکھی کہ اپنے برے بھلے
کا کچھ حال نہین دیکھتین - وہ گھر بھرا ہو چاہے اجڑا ہو
ہماری جوتی بیزار کی نوک سے - ہمکو تو اپنے حلوے
مانڈے سے مطلب ہی - مردہ بہشت مین جاسے -
جاہے دوزخ مین - ہم کو اس سے کیا مطلب ہی - بلکہ
ہم تو مناتے ہیں کہ کہین یہ سب چلے جائین اور ہمین ہم
رہجائین - جو چاہا ہو کرد کوئی پوچھنے والا نہین -

خواص نے اسکی تقریر سنکر کہا - تو ہم مین اور تم مین
فرق ہی ہماری کتے کی سی خاصیت ہی اور تم بلی ہو بلی
مناتی رہتی ہی کہ اس گھر کے سب اندھے ہو جائین تو مین
مزے مزے چکھون اور کتا مالک کا خیر خواہ ہوتا ہی کہ
انکو اللہ اور دے کہ مجھے چیچھڑے کے عوض دو دو لقمہ
گوشت ملا کرے -

مہری - اے دور ہو گدھی - خواص کی دم بنی ہی -
خواص - تم بھی ایکدن اسی مہری کی طرح سے ٹپوگی -
م - واہ - ہم یہان سے کچھ بنا کے بیجائینگے جی -
خ - کہین ہاتھ نہ صاف کرنا بہن -
م - اے نہین بہن کچھ چور تو ہین نہین -
خ - نہین تمھاری نیت بد معلوم ہوتی ہی -
م - اسکا حال تو اللہ ہی جانتا ہی -
خ - اللہ تو سب جانتا ہی - تمھاری باتین تمکو دھوکا دیتی ہین کہ گھر مین جو سنا آتا پڑ گیا تو نکال لین یہاں سے لگین - اور تم نے اپنے آپ ہی کہا کہ مردہ بہشت مین

جاسے چاہے دوزخ مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے
مطلب ہی - اسی سے نمکحرامی معلوم ہوتی ہی -
م - اچھا ہم نمکحرام سہی -
خ - اے تو لڑتی کیون ہو -
م - اللہ کرے تم دونون آنکھ سے اندھی ہو جاؤ -
خ - ہمکو تو خدا ہی نے اندھا کیا ہی - ٹٹول ٹٹول کے
کچھ سوجھتا تو کیا - رہا جو کسی کی بدی چاہتا ہی اللہ اسکو
بدلا ضرور دیتا ہی -
م - تجھ پر آسمان پھٹ پڑے -
خ - تجھ پر ساتون آسمان ٹوٹ پڑین -
م - تیرا منہ کالا ہو -
خ - تجھے گدھے کی سواری ہو -
م - تیرے بال بچون پر ہمارا صبر پڑے -
خ - تیرے بال بچون کو ہیضہ ہو - سب آج شام ہی تک
بلک بلک کے مرجائین -
م - اللہ کرے تیرا جنازہ نکلے -
خ - اللہ کرے تجھے کفن نہ نصیب ہو -
م - مین دست پناہ سے زبان پکڑ کے نکال لونگی موئی بیسوا
پاجیون کی باجی -
خ - آنے دے میرے لڑکے کو - اتنے جوتے پڑواؤنگی کہ
ایک بال نہ رہیگا - تو سمجھی اپنے دل مین کیا ہی ری - اتنے
جوتے پڑین کہ منہ نہ پہچان پڑے - حرامزادی -

قمرن ان دونون کی باتین زینے پر کھڑی ہوئی
سرے سے سن رہی تھی - مگر چپ چاپ - اسکو صاف
یقین ہو گیا کہ مہری بدخواہ اور بد طینت اور بد اندیش ہی

اور چاہتی ہی کہ اس گھر مین اسکے سوا اور کوئی نہ رہنے پائے
کیونکہ اسنے صاف صاف کہدیا تھا کہ (مُردہ چاہے بہشت
مین جائے - چاہے دوزخ مین - ہم کو اپنے حلوے
مانڈے سے مطلب ہی) اسکے علاوہ اور بھی بہت سی
باتین ایسی کہی تھین جنسے اسکی بدنیتی اور بدطینتی
ظاہر ہوئی تھی لہذا قمرن کی نظروں سے گر گئی -
خواص کی باتین البتہ قمرن کو پسند آئین اور سمجھی کہ
یہ ہماری خیرخواہ ہی - اور یہ نہین چاہتی کہ ہمارا گھر
اُجاڑ ہو جائے جب مہری اور خواص مین خوب ہوتا
چلا تو شدہ شدہ دربان نے نواب صاحب تک
یہ بات پہونچائی - وہ سمجھے کہ قمرن ان دونون سے
لڑتی ہی - دربان کو حکم دیا کہ خواص اور مہری کو علٰحدہ
علٰحدہ بُلا کر اس جھگڑے کا سبب دریافت کرکے ہمکو
اطلاع دو -

دربان - (پکارکر) مہری - مہری - اجی مہری صاحبہ -
مہری - آئی - (باہر جاکے) کیا ہی -
دربان - سرکار پوچھتے ہین یہ غُل کیا مچ رہا ہی کہ باہر
تک آوازین جاتی ہین - اور اسکا سبب کیا ہی -
مہری - کچھ نہین - باتین کرتے تھے -
دربان - اچھی باتین کرتے تھے - حرامزادی اور بیسوا
اور کیا جانے کیا کیا گفتگو ہوگئی - یہ باتین ہی تھین -
مہری - اجی دنیا کی باتین تھین -
دربان - تم جھوٹ بولتی ہو -
م - جھوٹ بولنے سے ہمین کیا فائدہ -
دربان - سرکار سنینگے تو بہت خفا ہونگے - اچھا
تم جاؤ - اری بی خواص ذرا یہان تک آؤ -
خواص - کہیے - کون بلاتا ہی بھئی -
دربان - سرکار دریافت کرتے ہین یہ غُل کیسا مچ رہا تھا
کہ وہان تک آواز گئی اور معلوم ہوا کہ خون ہوگیا یہ کیا
بات کیا ہی - کس سے لڑائی ہوئی -
خ - اب تمکو ہمارے کہنے کا تو کاہیکو یقین آئیگا - تم حضور سے
کہدو کہ خود بیگم صاحب سے دریافت کرلین -
دربان - آخر کیا ہوا کیا تھا - یہ ہوئی کس سے ؟
خ - مہری نے کہا کہ ہمین آج یہ گھر اچھا معلوم ہوتا ہی
کہ نہ غُل ہی نہ غپاڑا ہی - نہ کوئی بولتا ہی نہ چالتا ہی - ہمنے
کہا - ہمکو تو آج سناٹا معلوم ہوتا ہی - بس اتنے پر کہنے لگی
کہ تو بیوقوف ہی ری - جو سب کی سب ہوتین تو ہمکو کون
پوچھتا - ہمنے کہا ہمکو کوئی پوچھے یا نہ پوچھے اس سے
ہم کو کیا مطلب ہی ہم بدخواہی اُس سرکار کی نکرینگے
جسکا نمک کھایا ہی بس اسپر لڑنے لگی کہ تیرا جنازہ
نکلے اور تیرے بال بچے مرین اور بس پھر تو اللہ دے
اور بندہ لے - ہمنے بھی پھر جواب دیے -
دربان - اب دور ہوگئی ہو اسپر بھی نہین تسکین ہی
خ - تو ہم اسکو کیا کرین -
دربان - کیا واہیات !
خ - کوستی ہی جی - گالیان دیتی ہی - بھلا کہتی ہی کوئی
کہان تک سنے -
دربان - تو یہی ہم جاکے کہے دیتے ہین -
خ - بیشک ہم جوابدہی کر لینگے جی -
دربان - سوا سے جھگڑے اور دنگے فساد کے

کوئی بات نہین — ادھر سرکار کو رنج — اُدھر اپنی جڑ کھودنا — تم دونون بھی نکالی جاؤ گی —

خ — پھر اِسکو ہم کیا کرین —

دربان نے جاکے نواب صاحب سے کہا کہ حضور معلوم ہوتا ہے مہری اور خواص مین لڑائی ہوئی ہے کیونکہ مہری نے تو آسکے کہا کہ جھگڑا وگڑا کچھ نہین ہوا — آپس مین باتین کرتے تھے) اور خواص کا بیان ہے کہ مہری خوش ہو رہی تھی کہ اچھا ہوا گھر سونا ہو گیا اب ہم ہی ہم یہان ہین ہم کو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے — مُردہ چاہے بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین — بس یہ فقرہ خواص کو بُرا معلوم ہوا اور اُسنے کہا کہ مہری یہ بدخواہی کی باتین نہ کیا کرو اِسی پر آپس مین خوب چلی اور گالی گلوج اور کوسنا ہونے لگا —

نواب — تو آپس ہی کی تو تو مین مین تھی —

دربان — ہان حضور معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے —

نواب — چلو خیر — خاموش رہو — پہرے والون سے کہہ دو کہ خوب چوکس رہا کرین —

دربان — بڑی چوکسی رہتی ہے خداوند —

نواب — تو یہ مہری کا قصور ہے — بدنیت معلوم ہوتی ہے وہ دعا مانگتی تھی کہ گھر سونا ہو جائے واہ ری نمک حرام — خدا غارت کرے —

چھ سات روز تک قمرن اسی طرح گھر مین تنہا رہی — صرف ایک مہری اور ایک خواص خدمت کو — باقی اللہ اللہ خیر صلاح — دونون وقت سقہ پانی بھر جاتا تھا اور دو وقت کھانا بھیجا جاتا تھا — اِس عرصے مین نواب صاحب نے دو بار قمرن کو شب کے وقت کوٹھی مین بلوا بھیجا مگر اُسنے یہی جواب دیا کہ مین بے مہری کے دیکھے کسی سے نہ ملونگی — ایک بار اُسکی مان نے بھی امامن کو بھیجا مگر قمرن نے امامن سے اور بھی سخت کلامی کی اور کہا کہ اُس بڑھیا چڑیل کو سمجھا دینا کہ جیتے جی مین اُسکی صورت اب نہین دیکھونگی اور اُس نازو بیسوا سے کہنا کہ جو کبھی پھر آدمی بھیجا تو اُس آدمی کو کھا جاؤنگی اور اُس نازو کو بھی کچا کھاؤنگی اور اُسکی بوٹیان نوچ نوچ کے اڑاؤنگی —

الغرض نواب اور نازو اور ضعیفہ اور مہراج بلی سب اُسکی حرکات ناشایستہ سے اُسکے دشمن ہو گئے تھے اور ایک روز ان سب نے مہراج بلی کے مکان پر بیٹھکر قمرن کی نسبت یون مشورہ کیا —

ض — مین تو اپنے حساب اُسکو مُردون مین سمجھ چکی ہون —

نواب — علے ہذا القیاس — میری تو زندگی اُسکے سبب سے تلخ ہے —

مہراج — کون! اگر وہ مرجائے تو مین خوش ہون —

ض — آمین اللہ —

نازو — مین خوش میرا خدا خوش —

ض — اُسکا مر جانا ہی اچھا —

نازو — کیا ہو گیا کم بخت کو — ارے غضب خدا کا ایک اُسی مہری پر فدا ہے جسنے یہ سب فساد مچا دیا تھا —

ض — ہان کی بات ہے جو امامن کو بھیجا کہ جاکے دیکھو بیچ بیچ کو اکیلی بیٹھی ہوگی تو کہلا بھیجا کہ اُس بڑھیا چڑیل سے کہنا کہ ہم کو کبھی اپنی صورت نہ دکھائے — اور

نازو کو صد ہا سنائین -
نواب - میرا تو کلیجا پک گیا ہے - بڑی غلطی مجھ سے ہوئی -
نازو - یہ مہری کم بخت کہان سے چھوت لگی آئی -
ض - یہی اسکی قسمتون مین لکھا تھا -
نازو - آپ بھگتیگی - کسو کا کیا بگاڑیگی -
ض - بھگت ہی رہی ہے - اب اور کیونکر بھگتیگی -
نواب - ابھی اور بھگتیگی - پچھین کہے دیتے ہین -
ض - واہ ری قمرن - کیا ہو گیا تجھکو -
نازو - اے ابھی کیا جانئے کیا کیا بدا ہے -
نواب - کہان پہونچکے کیا ہو گیا ہے

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

کہیں عروج سے کہان گری جا کے کہ اب گھر مین اکیلی پڑی رہتی ہے - افسوس ہے !!!
ض - کبھی ان دونون سے بات چیت کرتی ہے یا بالکل چپ چاپ بیٹھی رہتی ہے - گونگی ہے؟
نواب - سُنا کہ بولتی چالتی کسی سے نہین ہے مگر کوسا کرتی ہے اور خواص سے کبھی کوئی ضرورت کی بات کی تو کی ورنہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر بس یہی شغل رہتا ہے -
مہراج - قسمت! کسی کا کیا قصور ہے -
نواب - اور مہری خوب لوٹتی ہے - دونون ہاتھون سے لوٹا کرتی ہے - مگر خواص بھلی مانس عورت ہے -
نازو - تم کل جاؤ ذری -
مہراج - اچھا جاؤنگا - دیکھون بکتی کیا ہے -

نواب - وہ انسے بھی بدزبانی کریگی -
نازو - اب تم تو غضب کرتے ہو -
نواب - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے -

دوسرے روز منشی مہراج بلی دو گھڑی دن رہے نواب محمد عسکری کے ہان گئے - اُسی وقت مینہ برس چکا تھا - نواب صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ابھی ابھی کھانا اندر گیا تھا - یہ بھی پہونچے - دیکھا کہ برانڈی کی بوتل کھلی ہوئی ہے اور ایک گلاس مین انڈیلے ہوئے بی قمرن پی رہی ہین اور سامنے ارہر کی کھچڑی اور دانے دار گھی اور بورانی اور گولے کباب اور شلجم کا اچار رکھا ہے - کھاتی جاتی ہین اور چسکی لگاتی جاتی ہین -

مہراج - مین اچھے وقت پر آ پہونچا -
قمرن - (نظر حقارت سے دیکھکر) دور ہو میرے سامنے سے -
مہراج - (غصے کو ضبط کرکے) تجھے جنون تو نہین ہو گیا ہے
مہاروالی - پاجی کی پاجی -
قمرن - جو مجھکو کہے وہ پاجی - اُسکا منھنا دیشت پاجی -
مہراج - مہری کی طرح تو بھی پٹیگی -
ق - تو آپ پٹیگا -
م - قضا کھیلتی ہے سر پر کیا؟
ق - تیرے سر پر قضا کھیلتی ہے؟
م - اب سر منڈوایا جائیگا اور جوتیون کا ہار گلے مین ہوگا -
قمرن - دیکھنا کیسا اللہ بدلا لیتا ہے تجھ سے بھی اور اُس ستر خصمی سے بھی -
خ - حضور اب کا ہیکو بات بڑھاتی ہین (قمرن سے)

سرکار خاموش رہیے - آپ ہی چپ ہو جایئے - اس سے کیا فائدہ ہوگا بھلا -

م - تمکو ابھی اس چھوکری کا حال اچھی طرح نہین معلوم ہی اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی -

ق - کھانا حرام کر دیا -

م - مین جاتا ہون - تیری صورت نہ خدا دکھائے -

ق - یہان کسکی جوتی کو غرض ہی -

م - جوتی پیزار کا حال معلوم ہو جائیگا -

ق - ہو چکا اپنی اپنی خبر لو -

م - ہمارے ہان تیری ایسی تین سو ساٹھ صبح و شام آتی ہین تو ہی کیا مال -

خ - ای حضور اب بات کو مختصر کیجیے -

م - میری آنکھون مین خون اتر آیا ہی جی -

خ - اپنی طرف دیکھیے حضور -

م - یہ اور ہمیسے زبان ملائے -

ق - تم کہان کے بڑے وہ بنے ہو - زمانے بھر کے بد اعمال بدچلن آدمی - مین تمکو سمجھتی کیا ہون -

خ - ای بی بی کیون ہلکان ہوتی ہو -

م - بازاری عورت ہی نا -

ق - بازاری عورت تجھ سے کٹری ہو گی -

م - قمرن نکال کے یہ جوتا سے لگاؤ نکالکہ یاد ہی کریگی - سور کی بچی - اپنے بلندی قول - چمار کا بچہ - بادہ خور -

ق - یہ جانکے نواب موندی کاٹے کو سناؤ جسکے دوست ہو - ہم اسکو اور تم کو دونون کو کیا مال سمجھتے ہین - تم ہو کیا بیچارے -

م - اچھا کل اسکا جواب دونگا (باہر چلے گئے) -

قمرن نے شراب جام مین انڈیلی اور اچار کھانے لگی -

قمرن کا پتا نہین

قمرن - میری تو کچھ جان جاتی ہی -

مرد - چل جھوٹی -

قمرن - مین تیرے دیکھے چین نہین آتا -

م - سب جھوٹ -

ق - بھلا جھوٹ ہوتا تو مین یہان کاہیکو بیٹھی ہوتی -

م - نواب نے نکال دیا ہوگا -

ق - نواب کی کیا اصل حقیقت ہی -

م - بس بس ہم سمجھ گئے -

ق - ابوسہ لیکھا مین قربان -

م - (جواب بوسہ دیکر) اس شہر مین تو ایسی کوئی نہین جو ہمکو دیکھے اور رال نہ ٹپکنے لگے -

ق - اب ہمارے سامنے نہ کسو کا نام لینا -

م - اوہو تم ہو کون -

ق - ہم نے روپیہ دولت گہنا نعمت چھوڑ کے تیرا ساتھ دیا ہی -

م - پھر ہم اسکو کیا کرینگے -

ق - ذری ہماری ایک گوئیان کو تو بلا لاؤ -

م - کون گوئیان -

ق - جسکا ہم نام لین - جیسے ہین کسی نے [illegible] روپیہ دیدیا - تو جیسے -

م - ابوسہ لیکر) کمرن جانی - کمرن نام ہی کہ قمرن نام ہی

ق - جو تو کہے وہی نام ہے۔
م - تمھارا نام قمرن ہے۔ قمرن جان صاحب۔
ق - تو جو چاہے کرے۔ تجھ سے ہم ہارے۔
م - ارے ایک تم ہی نہیں - ہمسے بڑے بڑے ہارے ہین - جسنے دیکھا وہ بس مین آگئی -
ق - اسی کو موہنی کہتے ہین۔
م - جو ہو سو ہو - عورتون سے ہمکو بڑا لینا ہے۔
ق - قسمت کا دھنی ہے تو۔
م - ہون تو دھنی ضرور۔
ق - کیا جانے کتنی عورتین تیرے بس مین آگئی ہونگی ان گنت۔
م - اسکی کون گنتی ہے۔
ق - ایک بات پوچھون بتائیگا - منی بھی تیرے بس مین کبھی آئی تھی - سچ کہنا۔
م - ایک منی سے لیے پھرتی ہو۔
ق - وہ تو قسمین کھاتی ہے۔
م - جھوٹی ہے - جھوٹون بلاؤن - تو سیتون آسکے - دوڑی ہوئی آئے - دوڑی ہوئی -
ق - بھلا بلا تو - ایک بات ہے ہم اُسکے سامنے نہونے کے وہ بڑی ایک ہے - ہم اُسکو دیکھین وہ ہمکو نہ دیکھے -
م - تم کنواڑے کی درار سے دیکھنا -
ق - ہان چپکے چپکے دیکھا کرونگی - وہ تو بڑے غرور کی لیتی ہے کہ مین کیا جانون کون ہے کون نہین ہے - ہم ایسے لوگ نہین ہین اور کیا جانے کیا کیا بکا کرتی ہے ایک دفعہ ہم اُسکو یہان اپنی آنکھون دیکھ لین بس -

ذری اُسکا غرور تو ٹوٹے بہت بڑھ بڑھکے باتین کیا کرتی ہے۔
م - اب تو یہ بتا کہ یہان رہیگی یا کہین اور رہا کریگی جو یہان رہے تو ہم ویسا ہی بند و بست کرین۔
ق - کچھ سٹری ہو گیا ہے - دین دنیا دونون کو چھوڑ کے یہان آئی ہون اور تو پوچھتا ہے کہ یہان رہیگی یا نہین -
م - اچھا بس رہا کرو۔
ق - مکان تو کوئی لے لے -
م - ہم غریب آدمی ہین۔
ق - بیس ہزار کا گہنا پہنکے آئی ہون - تو غریب کاہے سے ہے۔
م - ہم تمھارا گہنا کیا کرینگے -
ق - تیری اتنی اوقات تو ہے نہین کہ ہمکو کھلا اور پہنا اور اوڑھا سکے - اسی کو بیچ -
م - (خوش ہوکر) اچھا سمجھی جائیگی۔
ق - یہ سب اب تیرا مال ہے۔
م - اے تم جیتی رہو۔
ق - ہماری زندگی تو اب تیری زندگی کے ساتھ ہے۔ میری تجھپر جان جاتی ہے بس۔
م - اور ہماری تم پر جان جاتی ہے۔
ق - اچھا اب یہ بتاؤ کہ تمھارے یہان کون کون آئیگا اور کس کس کو تم معتبر سمجھتے ہو - جو ہمارا کہنا مانو تو کسو کو اعتبار دار نہ سمجھو کسو کا اعتبار نکرنا - ہرگز نکرنا نہین تو ہم پکڑے جائینگے اور تم قید ہو جاؤگے -
م - اچھا کوئی نہ آئیگا -

اس مرد نے جب دیکھا کہ قمرن اسقدر زیور لیکر
آئی ہے اور نقدی بھی پاس ہے تو خوشامد کرنے لگا اور سوچا
کہ سونے کی چڑیا پھنسی ہے اسکو خوب ہی پھانسنا چاہیے
ایسا نہو کہ یہ ہاتھ سے نکل جائے اور قمرن واقعی سونے
کی چڑیا ہی تھی - اول تو نوعمر - کم سن دوسرے خوبرو
اور خوش جمال - تیسرے مالدار - اب اور کیا ہونا چاہیے

م - اب ایسا کرو قمرن کہ تمام عمر تم ہو جاؤ -

ق - جو اللہ کی مرضی ہوگی تو ایسا ہی ہوگا -

م - ہم تمہارے غلام ہیں -

ق - میں خود تیری لونڈی ہوں -

م - تمنے ہمارے پیچھے ساری دولت کھودی -

ق - دولت! راج کہو - راج پر لات مار کے آئی ہوں -

م - ہاں! ہم جانتے ہیں -

ق - تیری چاہ میں راج کھودیا -

م - یہاں بھی راج کروگی -

ق - بڑا راج تو یہ ہے کہ تو پاس رہیگا -

م - ہم اپنے کلیجے میں تمکو رکھینگے جی -

ق - دل کو دل سے راہ ہے -

م - یاد ہے جب ہماری تم پر جان جاتی تھی وہ دن
یاد ہیں -

ق - جھوٹا ہے - تو تو کبھی بات بھی نہیں پوچھتا تھا

ففضلے - جان تو ہماری ہی جاتی تھی کہ اس برف والے
لونڈے کو بلاؤ -

اب ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ قمرن نواب کے
ہاں سے بھاگ کر ففضلے برف والے کے گھر پہونچی -

دوسرے دن سویرے مغلانی اٹھی تو قمرن کا پلنگ خالی
پایا - سمجھی کہ کوٹھے پر گئی ہونگی کیونکہ قمرن کا قاعدہ
تھا کہ تڑکے کوٹھے پر جا کر ٹہلتی - ہاتھ دھوتی تھیں
اور نو دس بجے تک وہیں بیٹھی رہتی تھیں - اور کھانا
بھی وہیں کھاتی تھیں - مغلانی آدھ گھنٹے کے بعد
کوٹھے پر گئی اور پیچھے پیچھے مہری بھی گئی - ادھر ادھر
دیکھا تو قمرن کا کہیں پتا نہیں -

مغلانی - مہری - حضور کہاں ہیں -

مہری - یہیں کہیں لیٹی ہونگی -

مغلانی - لیٹے لیٹے تو اب اٹھی ہیں -

مہری - ای حضور کہاں ہیں -

مغلانی - سرکار! -

مہری - اس کمرے میں دیکھو -

مغلانی - ہم اس کمرے میں دیکھتے ہیں تم اس کمرے
میں دیکھو -

مہری - کہاں چلی گئیں -

مغلانی - نیچے ہی تو نہیں ہیں؟

مہری - کیا جانے کہاں ہیں -

مغلانی - (چو طرفہ ڈھونڈھ کر) یہاں تو نہیں ہیں -

مہری - اور یہاں بھی نہیں ہیں -

مغلانی - تو پھر تنزرے پر چڑھکے دیکھو -

مہری - (تنزرے پر جا کر) ای کہیں بھی نہیں ہیں -

مغلانی - نیچے تو چلکے دیکھو -

مہری - ہاں - وہیں ہونگی -

مہری نے نیچے کے کمروں اور دالانوں میں ڈھ

ادھر تلاش کی مگر کہین پتا نہ ملا۔ مغلانی بھی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے ہار گئی۔ اب یہ فکر ہوئی کہ نواب صاحب کو اطلاع دین کہ قمرن جان کا کہین پتا نہین لگتا۔

دربان سے مہری نے کہا کہ نواب صاحب کو فوراً یہان بھیج دو کہ ایک بڑا ضروری کام ہے۔ ابھی ابھی بلایا ہے

دربان نے (نواب سے) حضور کو محلسرا مین یاد کیا ہے اور مہری نے کہا ہے کہ حضور کو بہت جلد بھیجو کہ ضروری کام ہے مگر کام نہین بتایا ہے۔

نواب۔ اچھا آتے ہین۔

دربان۔ حضور بہت جلدی کا کام ہے۔

نواب۔ کہہ دو کہ آتے ہین۔

نواب صاحب سمجھے کہ قمرن نے بلایا ہوگا۔ وہان جاتے ہین تو مہری بدحواس۔ مغلانی گھبرائی ہوئی۔ پوچھا (کس نے بلایا ہے ہمکو؟)

مہری۔ حضور کیا عرض ——

مغلانی۔ سرکار آج ——

نواب۔ کیا! ہمین کس نے بلایا ہے۔

مغلانی۔ خداوند لونڈی نے تکلیف دی ہے۔

ن۔ مطلب!

مغلانی۔ حضور آج سویرے سے بیگم صاحب کا پتا نہین ہے۔

ن۔ پتا نہین ہے کیا معنی!

مہری۔ سرکار کہین ڈھونڈھے نہین ملتی ہین۔ اوپر دیکھا۔ نیچے دیکھا سب کہین ڈھونڈھا کہین نہین ملتی ہین۔

ن۔ ایں! کیا!! یہ کیا ماجرا ہے!!!

مغلانی۔ سرکار سمجھ مین نہین آتا۔

ن۔ اچھا ہمارے سامنے تو تلاش کرو۔

مہری۔ حضور اس دالان مین کوئی نہین ہے۔

ن۔ ہان یہان تو کوئی نہین ہے۔

مہری۔ اچھا اب اس دالان مین دیکھیے۔

ن۔ یہان بھی سناٹا ہے۔

مغلانی۔ ان دو کمرون مین بھی کوئی نہین ہے۔

ن۔ ہان صاف سناٹا ہے۔ اچھا اس مین تو آکے دیکھو۔

مہری۔ یہان بھی کوئی نہین ہے۔

ن۔ خالی پڑا ہوا ہے۔

م۔ حضور اب اوپر چلکے دیکھیے۔

ن۔ کوٹھے پر ہونگی جی۔

مغلانی۔ خداوند امید کرتے ہون۔

مہری۔ ہمکو تو حضور اب امید نہین رہی۔

ن۔ نہین نہین اوپر ہونگی۔

کوٹھے پر جاکر دیکھا تو کسی کمرے مین آدمی کا نام نہین ہے سب خالی۔ اب تو نواب صاحب بھی پریشان ہوئے کہ یا خدا یہ کیا ماجرا ہے۔ کہین پتا ہی نہین۔ حکم دیا کہ جو کوٹھے اور کوٹھریان بند ہین انکو کھولو۔ اب اس عرصے مین آغا مظہر صاحب اور منشی مہراج علی بھی آگئے اور انکو بھی نواب نے اندر بلوا لیا۔ اور افسوس کے ساتھ کہا کہ قمرن کا کہین پتا نہین ہے۔ ادھر ادھر کنجیان آئین۔ جو کوٹھے اور کوٹھریان مقفل تھین وہ سب کھولی گئین مگر قمرن ندارد۔

آغا - یہ کیا ہوا یار -

ن - عقل نہین کام کرتی -

مہراج - مہری یہ سارا تیرا فساد ہی -

مہری - ارے صاحب مجھ سے تو اچھی طرح سے بات بھی نہین کرتی تھین -

مہراج - پھر مغلانی کو معلوم ہو گا -

مغلانی - سرکار جو ہمکو ذری بھی معلوم ہو تو ہمارا منھ عقبے مین کالا ہو -

ن - کے بجے رات تک تمنے انکو دیکھا تھا -

مغلانی - ایسا کہ کوئی ایک بجے تک -

آغا - اور تم نے مہری -

مہری - حضور آدھی رات کے بعد تک تھین -

ن - کوئی آتا جاتا تھا -

مہری - پرندہ پر نہین مارتا تھا -

ن - پھر یہ کیا ہوا -

مہری - حضور عقل کام نہین کرتی -

ن - آغا صاحب - عقل دوڑائیے بڑا ہی غضب ہو گیا ہی -

مہراج - بیشک -

مغلانی - حضور کوئی دو بجے دھماکے کی آواز آئی تھی جیسے کنوئین مین کوئی شی گری -

مہراج - اور تمنے غل نہ مچایا -

مغلانی - کچھ شک تو تھا ہی نہین -

آغا - کنوان اگارنے والے کو بلوائیے - جلدی بلوائیے -

مہری - تڑکے ادھر ادھر ڈھونڈھا تو ہم سمجھے کہ کوٹھے پر ہو نگی - وہان بھی نہین - بس پانون تلے سے مٹی سی نکل گئی کہ یا اللہ اب کیا ہوتا ہی - نہ کوٹھے پر نہ نیچے -

مہراج - بھلا گھر مین کوئی مقام ایسا تو نہین ہی کہ جسپر سے بازار کی جانب کود سکے -

ن - دیکھو - نیچے تو کوئی مقام ایسا نہین ہی - مگر کوٹھے پر شاید ہو تو ہو -

منشی مہراج بلی کوٹھے پر جانے ہی کو تھے کہ آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بھی گھبرائے ہوے اندر گھس آئے اور سخت حیرت کے ساتھ پوچھا کہ ارے یہان یہ کیا ہوا - پہرے والا تو ابھین شریک نہ تھا - اسکی اچھی طرح تحقیقات کرو - پہرے والے سے دریافت کیا تو اسنے کہا حضور صبح سے شام تک تو کوئی فنس یا ڈولی نہین آئی - کوئی عورت تک نہین آئی اور دن بھر آدمی احاطے اور باغ مین پھرے رہتے ہین اور دو دو پہرے اور اس سب کے علاوہ یہ تو ملاحظہ فرمائیے کہ بڑا پھاٹک بجز گاڑی یا بگھی آنے کے وقت اور کبھی کھلتا ہی نہین - یہ ڈولی ڈنڈا کدھر سے جاتا - سب پہرے والون سے دریافت فرمائیے دیکھیے کیا کہتے ہین - اور پہرے والون نے بھی انکی تائید کی - اور سب کو کلی یقین ہو گیا کہ پہرے والون کا قصور نہین ہی - آخرکار نواب صاحب کو ایک بات کا کھٹکا ہوا کہ کہین کوٹھے پر سے تو نہین چلی گئی - کوٹھے پر گئے تو دیکھا کہ بازار کی جانب جو زینہ تھا اسکا بازار کے رخ کا دروازہ بند ہی مگر کنڈی لٹک رہی ہی - ماتھا ٹھنکا کہ اسیطرف سے

بھاگ گئی ہوگی کھولتے ہیں تو باہر سے بند۔ آدمی دوڑائے تو معلوم ہوا کہ باہر سے مقفل ہے۔ سمجھ گئے کہ شب کو اسی زینے کی جانب سے بھاگ گئی اور باہر سے قفل بند کر گئی۔ اگر کوئی چور دیکھ لیتا تو موس ہی لیجاتا۔

ادھر اُدھر لوگ دوڑائے مگر کہیں پتا نہ ملا۔ نازو کو خبر ہوئی تو سر پیٹ لیا۔ ضعیفہ نے سنا تو بہت روئی منی کو بھی سخت افسوس ہوا۔ کئی مہینے اسی امید میں گذر گئے کہ شاید قمرن کا کہیں پتا لگے مگر بے سود۔

نواب صاحب اپنی حماقت کے سبب سے صید غم و الم ہوئے کہ قمرن ہاتھ سے گئی اور کبھی نازو کبھی مہراجبلی کبھی اور احباب راز دان سے کہتے تھے کہ ہم سے بڑی بیوقوفی ہوئی کہ اس مہری کو ہمنے نکالدیا۔ اگر وہ نہ جاتی اور ہم اسپر سختی نکرتے تو وہ ہرگز قمرن کو گمراہ نکرتی۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے مثل ہے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد۔

آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب کو انکی اس حماقت پر سخت افسوس تھا کہ وہ کمبخت تو انکے گھر سے نکل گئی اور یہ اسکا نام لے لیکے روتے اور سر دھنتے ہیں۔ نازو انکو کبھی کبھی آکے سمجھاتی اور دل بہلاتی تھی اور اسکے سبب سے نواب صاحب کا غم ذرا غلط بھی ہوتا تھا قمرن کے بھاگنے کے چند ہی مہینے بعد نازو کی بڑھیا بھی ڈھلک گئی۔ اور نازو اب بالکل اکیلی رہگئی دوسرے تیسرے نواب عسکری یا تو نازو کے پاس خود مہراجبلی کے ہاں جاتے تھے یا نازو اور مہراجبلی انکے ہاں چلے آتے ہیں۔

جب ایک سال کے قریب گذر گیا تو قمرن کی محبت کچھ کم ہو گئی مگر دل سے نہیں بھولے تھے ایک روز ممن نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ قمرن کا خدا جانے کیا حشر ہوا ہوگا۔ بڑے دن جب آتے ہیں تو یہی ہوتا ہے۔ تر لقمہ کھانے کو ملتا تھا۔ اچھے سے اچھا پہننے کو۔ زیور سے گوندنی کی طرح لدی رہتی تھی۔ حکومت کرنے کو سب سامان موجود خدمت کو ماما خواصیں پیش خدمتیں مغلانیاں مہربان آتو دایہ وہ۔ سواری کو فٹن گاڑی پالکی بروش آدھا قفس سکھپال تامدان۔ مگر بڑے دن آئے اور بیس دھریے گئے۔ جب قمرن کے بڑے دن آئے تو ایسے گھر سے نکل گئی۔

ع۔ خدا گنجے کو نہ بلوائے تو جلی ہی بیتی ہوگی۔ اپنے کیے کا پھل پا یا روتیاں لگیں نا۔

مسخرہ۔ حضور یہ پلاؤ وہ شے ہے کہ کھا کے ضبط کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ یہ باقرخانی اور زردہ اور شیرمال اور یخنی پیٹ میں اچھلا کرتی ہے۔

ع۔ مگر نازو جان واللہ کسی شریف کے نطفے کی ہے وہ مشہار کی لڑکی نہیں ہے۔

ممن۔ حضور یہ سچ فرماتے ہیں اسمیں شک نہیں۔ نازو کی شرافت میں کوئی شک نہیں ہے۔ اب تک نشی مہراجبلی کے ساتھ نبھا رہی ہے۔

مسخرہ۔ پرسوں زار زار روتی تھیں۔ کہتی تھیں کہ قمرن اگر مر بھی جاتی تو رنج نہوتا مگر یہ کلنگ کا ٹیکا البتہ شاق گذرتا ہے کہ ایک میاں کو چھوڑ کے دوسرا کیا اُسکو بھی چھوڑا۔

ع۔ پچھتائی ہوگی اب۔

مسخرہ۔ پھر اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان چگ گئین کھیت۔

ع۔ کچھ پتا نہ معلوم ہوا کہ کہان بھاگ گئی۔ کس کے ساتھ چلی گئی اور کس کی سانٹھ گانٹھ سے گئی۔ زمین کھا گئی آسمان کھا گیا۔

ممن۔ حضور اُسی مہری کے پھیر مین گئی ہوگی۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ اُسی چڑیل کی کارستانی ہی۔ بار اُبھرا گیا۔ ادھر کا رکھا نہ اُدھر کا رکھا۔ اور بار بھی ڈالا ہوتو عجب نہین زیور کی طمع نے یہ سب کچھ کرایا۔ مگر قمرن کی عقل بھی واقعی جواب ہی دیگئی تھی۔ افسوس۔

ع۔ ارے یار وہ ذکر ہی جانے دو۔

ممن۔ حضور میان جملو کو حکم ہو کچھ سنائین۔

میان جملو نے کچھ متفرق اشعار سنائے ؎

در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را	
افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را	

ع۔ آپ کی ایسی تیسی۔ ہم تو دو گھڑی غم غلط کرنے کے لیے کچھ سننا چاہتے تھے تمنے وہ اُلٹی سنائی کہ اور مزاج برہم ہوگیا۔

ممن۔ پاگل تو ہین ہی۔

مسخرہ۔ اپنی نانی کو روتا ہی یا دادی امّان کو۔

ممن۔ جی ہان بڑے دور اندیش آدمی ہین ماشاء اللہ!

ہی طرفہ تماشا سر بازار محبت	
	سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت
اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت	
	صدقے مین تجھ مین سر کے گرفتار محبت

ع۔ ممن اگر گانا سیکھین تو خوب گائین۔

مسخرہ۔ خوش گلو آدمی ہی۔

جملو۔ مگر بے اصولے۔

ع۔ عجب پاگل آدمی ہو۔ مین تو خود کہتا ہون کہ اگر ممن گانا سیکھین تو خوب گائین۔ آدمی خوش گلو ہی مگر ناواقف۔ اصول سے واقف نہین ہی۔

ممن۔ بے اصولے کی کیا کہی ہی۔ ہم کیا گویے ہین یا گانے کی روٹیان کھاتے ہین۔ بے اصولے ہوگے تو تم اور لیدار ہو تو تم جنکی روٹیون کا دارمدار گانے پر ہی ہم کو کیا۔ ہمارا یہ پیشہ نہین ہی۔ ہان شوقیہ گا لیتے ہین۔

جب دربار برخاست ہوا تو نواب صاحب نے ممن سے کہا کہ بھئی قمرن کا کچھ تو پتا لگاؤ۔ اتنا تو معلوم ہو جائے کہ وہ کس کے پھیر مین گئی ہی بس اور ہم کچھ نہین جانتے ممن نے کہا حضور تو کل اور پرسون کی چھٹی دیجیے اور کچھ خرچ کو دلوا دیجیے۔ تو انشاء اللہ کوشش کرون۔ نواب صاحب نے بارہ روپے فوراً دلوا دیے میان ممن روپے لیکر خوش خوش روانہ ہوے۔ اور سوداگر کی دکان سے ایک بوتل رم کی لائے اور ایک دوست کے ہان جاکر کباب منگوائے اور تمام شب کھانے پینے اور عیش و نشاط مین رہے صبح کو قورمہ کباب پکوائے الغرض دو دن خوب جشن کیا اور خوب بادہ نوشی کی تیسرے دن شام کو ایک شخص کو بڑی بڑھیا کے لیے گئے نواب صاحب کی خدمت مین آداب بجا لائے اور کہا پیرو مرشد یہ پیر صاحب میرے عنایت فرما ہین کچھ تخلیے مین عرض کرنا ہی اسی وقت تخلیہ ہوگیا

صرف ممن اور میر صاحب اور نواب۔

ممن۔ حضور کچھ کچھ تو پتا لگا ہی۔ مگر افسوس ہی کہ پہلے ہم لوگون نے اسکا کچھ تدارک نہ کیا ورنہ گرفتار کر لیتے جناب میر صاحب بیان کیجے۔ آپ خود ہی فرمائیے۔

میر۔ پیر و مرشد کیا عرض کرون۔ پہلے سے ذرا بھی نہ معلوم تھا ورنہ یہ کاہیکو ہوتا مگر اب تو وقت ہاتھ سے نکل گیا۔

نواب۔ ہان کیا بات ہوئی۔ آپ خوب ملے واللہ۔

میر۔ حضور میری سسرال کے پڑوس مین ایک مہری رہتی تھی۔ تو ہم شام کو ہر روز بلاناغہ سسرال جایا کرتے تھے ہمارے ساڑھو نوکر ہو کر عظیم آباد گئے ہین۔ تو اپنی سالی کے پاس مین جایا کرتا ہون۔ ایک تو سالی۔ دوسرے ہمارے گھر کے لوگون سے ایسا اُنس ہی کہ بہنوں بہنوں مین کم ہوگا اور اس سب پر طرہ یہ کہ ہماری سالی بڑی شوخ اور چلبلی ہین اور کم سن عورت اور بلا کی حسین۔ تو دو گھڑی وہان جا کے ہنستے بولتے اور چہل کرتے ہین۔ مہری اُنکے گھر بہت آیا جایا کرتی تھی اور سنتے ہین خدا جانے جھوٹ ہی یا سچ ہی کہ کبھی کبھی ہماری سالی صاحب کو ہوا بھی کھلا لایا کرتی تھی۔

راوی۔ اس فقرے پر نواب صاحب کو ذرا حیرت ہوئی کہ سالی کی نسبت یہ کلمہ اُسکی زبان سے کیونکر نکلا مگر یہ نواب صاحب کی غلطی تھی۔ جب اُنھون نے اپنی سالی کے حسن و جمال اور شوخی و چستی کا حال بیان کیا تھا جبھی سمجھ لینا تھا کہ یہ اس فشن کے آدمی ہین۔

میر۔ خیر تو حضور والا مین اُس مہری سے کبھی چہل کیا کرتا تھا کہ مہری صاحب اگر ہم آپ کے سامنے اپنی سالی کا بوسہ لین تو آپ بگڑ تو نہ جائیے گا وہ کہتی تھی واہ بگڑینگے کیون نہین۔

نواب۔ تو معلوم ہوتا ہی یہ وہی مہری ہی۔ بڑی پڑھی ہوئی تھی بدکارہ۔

ممن۔ حضور اُسیکی سازش۔ کھلی ہوئی اُسی کی سازش تھی مگر افسوس صد افسوس۔

میر۔ بس قبلہ اِس مہری کی صحبت مین ہماری سالی صاحب بھی کلیلون پر تھین۔ ایک دن مہری کو ہمنے وہان نہین دیکھا معلوم ہوا کہ کسی نواب کی ڈیوڑھی پر گئی تھی وہان نوکر ہوگئی۔ پانچوین چھٹے دن دو گھڑی کے لیے آجاتی تھی۔ کبھی ہمسے ملاقات ہوتی تھی اور کبھی نہین ہوتی تھی۔ ایک دن جو جاتا ہون تو ہماری سالی نے کہا مہری نوکری چھوڑ آئی اور ایک بہت بڑی رقم کہین سے لائی ہی۔

ممن۔ ابھی آپ سے اور مہری سے ملاقات نہین ہوئی۔

میر۔ جی نہین۔ رقم کا نام سنا تو بندۂ درگاہ کو خواہش ہوئی کہ بہ بینم کہ کرا آوردہ است مہری کو ہماری سالی نے آواز دی اور بلایا۔ مہری نے کہا ہم آپ کے گھر نہ آئینگے آپ تو ایک مردوئے کو لیے بیٹھی ہین۔

ممن۔ مردوا کون؟

میر۔ ہماری نسبت کہا۔ مذاق مین کہا۔ خیر ہمنے آواز دی کہ مہری صاحب سلام۔ بولی سلام نہین قبول ہوتا۔ آج ہمارے دماغ آسمان پر ہین۔

ممن۔ وہ تو ہوا ہی چاہین۔

میر۔ ہم نے کہا آپ کے دماغ آسمان پر کب نہین

کہ آج ہین — لے ذرا یہان تک آؤ تمھین ہمارے سر کی قسم بس وہ چمکتی ہوئی آئی اور بندگی کرکے بیٹھی — ہم نے پوچھا کہو اب کہان نوکر ہو — آہستہ سے بولی میان اتو ہمارے پاس وہ رقم ہی کہ ہم آپ اور ونکو نوکر رکھ لین ایسا کھرا مال ڈھونڈھ کے لائی ہون کہ دیکھو تو پھڑک جاؤ — لکھنؤ مین تو اِس صورت اور شکل کی دوسری پیدا نہین ہوئی ہی اور جگہ کی نہین کہہ سکتی — مرد تو مرد ہم کہتے ہین عورت تک دیکھے تو جی خوش ہو جانے وہ چیز لائی ہون مین نے اصرار کیا کہ مجھے بھی دکھا دو تو اُسنے جا کے کہا کہ ہمارے ایک ملاقاتی تمکو دیکھنا چاہتے ہین بس اسپر وہ عورت بگڑ گئی کہا ہم اسیلیے نواب کے گھر سے نہین نکلے آئے ہین کہ ادھر اُدھر مارے مارے پھرین — بلکہ اسیلیے بھاگ کے آئے ہین کہ جسکو ہم کہین اُسکو بلا دو — آخرش مہری نے ہمین کوٹھے پر چڑھا دیا اور اپنی سالی کے دو منزلے سے ہٹنے مہری کے مکان مین جھانکا تو جان نکل گئی ایسی صورت کبھی کاہیکو دیکھنے مین آئی تھی — مجھے دیکھتے ہی بڑے غرور سے اُٹھی اور مہری کو بُرا بھلا کہتی ہوئی کمرے کے اندر جا کے بیٹھی — مگر ہماری دال نہ گلی — دوسرے دن مہری اور وہ دونون کیا جانے کہان غائب ہو گئین ہم نے لاکھ پتا لگایا مگر پھر پتا نہ چلا کہ کہان گئین اور کہان نہین گئین —

نواب — تو یہان تک تو پتا لگا کہ مہری کے ساتھ تھی —

ممن — صاف ظاہر ہی حضور — اور یہ تو ہم لوگ پہلے ہی سے سمجھ گئے تھے — اُسنے کیا جانے کیا سبز باغ دکھایا کہ بس اُسکے بس مین آ گئی —

میر — مکان تک اُس مہری نے چھوڑ دیا ورنہ ہم اپنی سالی کے ذریعے سے اُسکو راہ پر ضرور لے آتے —

راوی — سالی کے پیلے کیا اچھا کام تجویز ا تھا —

نواب — اب میان ممن تمھاری کاریگری مین پتا لگا جاتا ہی اتنا پتا ملگیا ہی اب تلاش کرنا تمھاری راے پر ہی — اور تمھاری کوشش پر —

ممن — حضور جو اتنا پتا ملا ہی تو اور بھی ملے ہی گا جاتا کہان ہی چور —

میر صاحب اور ممن سے نواب نادار بہت خوش ہوئے اور ممن سے بڑے بڑے وعدے کیے کہ اگر پتا لگا دو تو تمام عمر ممنون منت رہون — میان ممن نے بھی اللو تپو کی باتین کین کہ حضور کیون غلام کو کانٹون مین خواہ مخواہ گھسیٹتے ہین — اگر جان تک حضور کے کام آئے تو واللہ دریغ نہ کرون یہ کیا بات ہی — یہان خود اُس دن سے مارے غصے کے کھانا پینا حرام ہی — اگر مہری ملجائے تو پھر دل لگی ہی — اپنا اُسکا خون ایک نہ کیا ہو تو سہی — انگشتری ہی تو کیا ہوا ابھی ایسے گئے گذرے نہین ہین پکڑ کے جھونٹے پکڑ لونگا اک دو سو لگاؤن اور ایک گنون اور پھر کوٹھری مین بند کر کے بھوکا رکھون — کھانا پینا سب بند — سسک سسک کے جان جائے تو سہی

میر صاحب نے بڑا افسوس کیا کہ اگر مجھے اِس بات کا علم ہوتا تو آپ کاہیکو اتنی پریشانی ہوتی — دیوار سے دیوار ملی ہوئی — ایک پھلانگ مین اُدھر سے اُدھر ہو جاتا اور اُدھر سے اِدھر — اور حملہ ایسا کہ جا ہو کسی کو کاٹ بھی ڈالو کوئی کانون کان خبر نہو — اور مہری ایک مشہور

دلالہ ہو۔ پیر حضور نے اسکو نوکر کیونکر رکھ لیا ہمین یہی تعجب ہو۔

دو تین دن تک انکی گرم بازاری رہی۔ چوتھے روز میان ممن نے ایک فقرہ اور چست کیا۔ ایک لالہ کو پھانس لائے اور انکو دو ایک گھنٹے تک خوب پٹی پڑھا دی کہ یہ کہنا اور وہ کہنا۔ وہ ایسے بھی فقرہ بازی مین دو ہاتھ بڑھا ہوا تھا۔ جو جو ممن نے سکھا دیا فر فر یاد کر لیا اور کہا اِس لسانی کے ساتھ بیان کرون کہ مرقع کھینچ دون معلوم ہو کہ کوئی داستان گو امیر حمزہ کی داستان پڑھ رہا ہو۔ انکو لیکر میان ممن نواب کی خدمت مین پہونچے اور کان مین عرض کیا کہ لیجیے حضور دوسری کا پتا مل گیا ہو لالہ صاحب بیان فرمائیے یہان کوئی غیر نہین ہو۔ لالہ صاحب نے یون روایت بیان کی حضور مین کچہری گڑھ ضلع لکھیم پور کچہری کی جانب گیا تھا تو وہان غلام ایک سرائے مین جو اثناء راہ مین واقع ہو فروکش ہوا۔ میری کوٹھری کے قریب ایک کوٹھری مین جو بہت صاف ستھری تھی ایک شخص آن کے ٹکا۔ اُسکے ساتھ ایک رتھ تھا اور دو گھوڑے۔ ایک سمند سیاہ زانو دو رکابہ گھوڑا جسپر وہ خود سوار تھا اور دوسرے گھوڑے پر جسکا رنگ شفتہ تھا اُسکا ایک ملازم مسلح سوار تھا۔ اور رتھ مین پردہ پڑا ہوا تھا جس سے معلوم ہوا کہ کوئی پردہ نشین اسمین جلوہ گر ہی۔ دو لیون پر دو مہریان اُسکی خادمہ تھین۔ اور بہنگیون اسباب تھا۔ جب رتھ سرا مین داخل ہوا تو اس کوٹھری کے پاس پردہ کرایا اور سواریان اُترین۔ اسمین دو عورتین ایک خادمہ اور دوسری ایک زن چاردہ سالہ زرد رنگ کا پیتمبر پہنے ہوئے جھمکڑا دیکھتے ہی سن سے جان نکل گئی۔ پیتامبر سے جسکو شاید پیتمبر کہتے ہین سمجھا کہ ہندنی ہو اور خادمہ بھی ایک ہندنی تھی مگر مہریان دونون مسلمان مرد شکل صورت اور وضع قطع سے نہ مسلمان معلوم ہوتا تھا نہ ہندو۔ بھٹیاری کو بلا کر مین نے پوچھا کہ کیون بی بھٹیاری آج تو خوب مالا مال ہو جاؤ گی اور مراد دلی پاؤ گی کہ ایک رتھ اور دو گھوڑے اور اتنے آدمی اور رئیس آکے یہان ٹکا ہو۔ اُسنے ہنسکر جواب دیا کہ رئیس سمجھا ہین تمنے کرایہ چکانا نامناسب سمجھا۔ جو دل مین آئیگا دینگے مین نے کہا تم جا کے بیگم سے ملو تو سہی۔ دیکھو کون ہین اور کہان سے آئی ہین۔ ایک جھپ ہمنے بھی دیکھ لی ہو عورت نوجوان اور خوبصورت معلوم ہوتی ہو۔ بھٹیاری مسکرائی اور بولی کہ تم مرد لوگ بڑے بڑے لوگ ہوتے ہین مگر تمنے جو تعریف کی تو ہمارا بھی جی چاہتا ہو کہ چلکے دیکھین یہ کہکر بھٹیاری اُس مکان مین گئی۔ پہلے آدمیون نے روکا مگر جب معلوم ہوا کہ سرا کی بھٹیاری ہو تو جانے پائی۔ وہان سے گھڑی بھر کے بعد آئی تو مسکراتی ہوئی۔ منھ مین گلوری اور بدن مین عطر کی بو باس اور ہاتھ مین ایک گلدستہ۔ مین نے کہا اخاہ اسوقت تو آپ بڑے ٹھسے سے آئی ہین۔ عطر کی بو باس سے تمام سرا مہک گئی ہو اور گلوری بھی خوشبودار کھائی ہو۔ گلدستہ بھی ہاتھ مین ہو۔ بولی آپ ٹھیک کہتے تھے۔ اُس کوٹھری مین جو گئی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاند نکل آیا۔ مین نے تو اتنی عمر مین اس شکل صورت کی عورت نہین دیکھی تھی۔ اور ابھی بالکل بچہ ہی بہت ہو کوئی پندرہ برس کی ہوگی۔ اس سے

زیادہ نہین ہوسکتی - ساری پہنے ہوے ہین مگر واہ رے حسن ایسی حسن دار تو دیکھی نہ سنی - اپنے ہاتھ سے گلوریان بناکے ہمین دین - عطر ملا - چلتے وقت گلدستہ دیا - ایسا مزاج بھی کم ہوگا جب مین نے اسقدر تعریف حسن اُسکی زبانی سنی تو طبیعت بے قابو ہوگئی اور اُن مہریون تو مین نے گانٹھا - جب راہ پر آگئین اور میرا کلمہ پڑھنے لگین تو بندہ درگاہ نے پوچھا کہ تمھاری کون ہین اور کہان سے آئی ہین اور یہ رئیس کون ہے اور یہ اُسکے ساتھ کیون آئی ہے - کیونکہ اگر انکا میان ہوتا تو شب کو باہر کیون سوتا اور میان بیوی کا سا اُنکا اُنکا برتاو بھی نہین ہے - انھون نے بیان کیا کہ یہ ہماری بی بی کو بھگا لائے ہین اور یہ ایک نواب کے گھر پڑ گئی تھین - اور لکھنؤ مین اُنکا مکان ہے - اب یہ شخص انکو بھگا لایا ہے اور پہاڑ کیطرف کوئی راجہ ہین اُنکے واسطے لیے جاتا ہے - وہان شاید تین سو ٹھہرے ہین تین سو کا نام سُنکر مین نے کہا ہم چار سو دینے کو موجود ہین اور مین یہی سوچا تھا کہ حضور کے نام تار بھیجونگا اور تحفے کے طرز پر پیش کرونگا وہ لوگ چار دن تک ٹکے رہے اس عرصے مین بندے نے اُنسے راہ و رسم بڑھایا مگر جو شخص بھگا لایا تھا اُسکو جو مین نے دیکھا تو بڑا تیکھا پایا - جرأت نہ ہوئی کہ اُس سے کچھ کہہ سکون - مہریون ہی سے گفتگو رہی - مگر اُنکی بھی دال نہین گلتی تھی - ایک دن پھر بندہ درگاہ نے اُس پری کے رخ انور کی جھلک دیکھ لی مین کیا عرض کرون حضور - اسمین کوئی شک نہین کہ بس حضور کے قابل تھی - خدا جانے کس راجہ کے واسطے لیے جاتا تھا -

مگر مہریان کہتی تھین کہ یہ وہان رہینگی نہین کیونکہ جون جون جنگل کی جانب بڑھتی جاتی ہین وحشت کو بھی ترقی ہوتی ہے اس کوروہ مین اُنکا قیام محال ہے - یہ شہر کی رہنے سہنے والی عورت دن رات چہل پہل - جنگل مین بھلا اُنکا کیا جی لگیگا - یہ جنگل مین رہنے والی اسامی نہین ہین - اُنکو خواصین چاہیین پیش خدمتین چاہیین - ماما چھو چھو کھلائی - دایہ وہ جب کھاتی بھرکے عورتین گھر مین ہون تب کہین اُنکا دل بہلے اور یہان جنگل کی جنگلی عورتون مین تو انکو اور بھی وحشت ہوگی - وہ بات کرنا کیا جانین - انکی شستہ و رفتہ تقریر یہان گنواری گفتگو - مین بہت خوش ہوا کہ خدا کرے یہان سے بھاگ جائے - گھبرا کے بھاگے تو بندہ راستے مین چھیڑ چھاڑ کرے اور حضور کے محل معلی مین لائے اور پیش کرکے تمام عمر کی روٹیون کا سہارا کرے مگر اتفاق سے

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند	
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا	

ایک روز بس لدپھند کے چلدیے - بندہ درگاہ شکار کو گئے تھے وہان سے لوٹ کے آیا تو سناٹا -

نواب - ارے! لاحول ولا قوہ!! غضب ہوگیا بھئی -

ممن - لاحول ولا قوہ -

لالہ - جی کو ہم جنانا - سر میٹ درد پیدا ہوگیا - دل گھرانے لگا انتہا کا افسوس ہوا کہ غضب ہی ہوگیا ع

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا	

نواب - لوگون سے پوچھا تو ہوتا -

لالہ - حضور کسی سے کچھ نہ کہا - کسی کو اپنے سفر کا

حال ہی نہ بتایا۔ چوٹون کی طرح سے بھاگ گئے جیسے چور بھاگتے ہین خدا جانے کس رخ نکل گئے۔

ممن۔ وہان جنگل مین کون جانے کدھر گئین۔

لالہ۔ اِسطرح پر بھاگ جانے سے مہترون کا قول اور بھی سچ نکلا کہ واقعی بھگا ہی لایا ہوگا اور اِس مرد اور عورت مین جو برتاو ہوتا تھا اُس سے بھی پایا جاتا ہی کہ وہ اِسی غرض سے لیگیا تھا کہ کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے۔

نواب۔ بس کیا خوب شعر پڑھا ہی کہ ؎

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہگیا

بس ہماری حالت اِسی شعر کے مصداق ہی ؏۔

دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

لالہ۔ ہماری بدقسمتی اور بدنصیبی۔

ممن۔ خدا نے چاہا تو انشاء اللہ ڈھونڈھ ہی نکالونگا۔

لالہ۔ خدا ایسا ہی کرے۔ یا خدا تو ایسا ہی کر۔

ممن۔ کچہری گڈھو ضلع لکھیم پور کچہری تک تو ہم نہین گئے تھے مگر سیتا پور تک ہو آئے ہین۔

میان جملو بھی یہ تقریر سن رہے تھے اور ہان مین ہان ملاتے تھے جب لالہ صاحب رخصت ہونے لگے تو نواب محمد عسکری صاحب نے چپکے سے کہا کہ اِنکو دو اشرفیان بطریق انعام دے دو۔ اور اُنکے ساتھ جاؤ اور خوب سمجھاؤ کہ اگر کچھ بھی حال اور معلوم ہو تو ضرور بتادین۔

ممن۔ بہت خوب حضور

لالہ۔ تو غلام آداب عرض کرتا ہی۔

نواب۔ ہان جی۔ پھر کبھی تشریف لائیے گا۔ ضرور آیا کیجیے گھر ہی آپ کا ہی ؏۔

کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

لالہ۔ حضور کی پرورش۔ غلام کو اِس سے بڑھکر فخر کیا ہوگا کہ حضور کے دربار مین حاضر ہوا کرے۔

میان ممن نے دو اشرفیان تحویل سرکار سے لین اور دور وپے اپنے نام لکھوائے اور لالہ کو لیکر روانہ باشند اب نواب صاحب اور میان جملو اکیلے رہگئے۔ تن تنہا تو نواب نے کہا یار جمال الدین آج جی چاہتا ہی کہ تمکو خوب رنگین آج مے نوشی کو بہت جی چاہتا ہی۔ جملو نے کہا حضور پھر ؏۔

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

شغل کیجیے۔ غلام بھی شریک ہی۔ خدمتگار کو حکم ہوا کہ برانڈی کی بوتل لاؤ اور سوڈا اور برف اور دو ٹمبلر اور کچھ کھانے کو لاؤ۔ خدمتگار نے حکم کی تعمیل کی اور دور چلنے لگا۔ اور دونون نے خوب لنڈھائی۔

نواب۔ یار خدا ہمکو اِس کام مین سرخرو کرے۔

جملو۔ حضور خدا مسبب الاسباب ہی ؏۔

شاید کہ ہمین بیضہ بر آرد پر و بال

نواب۔ مطلب برآری ہوگی یا نہین۔

جملو۔ مطلب برآری ہوجائیگی حضور۔ اطمینان رکھیے۔

نواب۔ انشاء اللہ ابکی مار لیا ہی۔ انشاء اللہ تعالے۔

ج۔ خداوند نیازمندون کا حق ضرور یاد رہے سرکار

ن۔ اجی مالا مال کردونگا۔

ج۔ الٰہی خدا حضور کو سلامت اور شاد رکھے آمین۔

ن - مجھے کوئی وعدہ خلاف سمجھے ہو صاحب جس سے
جو وعدہ کیا وہ پورا کر دیا - یہ کیا بات ہی -
ج - ہان حضور کیا غلام کوئی نیا پایا و واقف آدمی ہی -
ن - پتا لگنے دو - اُس ملعون کو جو بھگا لیگیا ہی کھود کے
دفنا دون اور قمرن کو بھی وہ سزا دون کہ تمام عمر یاد کرے
بھولے نہین کہ کسی سے سابقہ پڑا تھا -
ج - اسمین کیا فرق ہی حضور کو خدا نے رئیس کیا ہے
جو چاہیے کر گذرے کون مشکل بات ہی -
ن - ایک کو دفن - ایک کو سزا اور ایک کو انعام -
ج - مین سمجھ گیا خداوند - دفن تو اس بچہ شمر کو -
اور سزا اس زن کو اور انعام غلام زر خرید کو -
ن - خلعت ہفت پارچہ لو - روپیہ لو - سواری لو -
ج - حق تعالے عمر طبعی کو پہونچائے - آمین یا خدا
آمین - ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ن - حضور اسکو تو کسی جلاد کے سپرد کر دین کہ اندھیرے
اجالے چھری بھونک دے اور اس زن کو پابجولان -
راوی - اچھی صلاح دی جبین جس دوام
بعبور دریاے شور ہی ہو - ایک کی جان لین -
ایک کو قید کرین - دونون سنگین جسم مشیر بھی
اچھے ملے - ع

ز ہے ہمچنین شہریارے جہان
جہان چون نگیرد قرارے جہان

ن - سخت بدنام ہوا اس کمبخت عورت کے سبب سے
مگر باقی کہان ہو خدا نے چاہا تو جو بھگا لیگیا ہی اسکو تو

اسی جگہ قتل کر دون اور قتل کر کے اسی جگہ دفنا دون
اور ببول کا درخت نشانی کے لیے لگا دون اور سورہ لکا
خون چھڑکون اور اس عورت نابکار کو پابجولان کر دون
بس یہی ترکیب خوب ہی -
راوی - پسند آگئی - میان جلاد کی صلاح پسند آگئی
تھوڑی سی اور پی لیجیے -
ج - غلام تو صلاح نیک ہی دیگا - صلاح معقول ہے ہم
شما را کہ دہ -
ن - مرحبا ای - نیک دادی - بلکہ نیک و بسیار -
ج - دعا گوی دولت ام - و غلام ہم ام - و بندہ خدا
ہی ہستم -
ن - (نشے مین) کوئی ہی - دفنا دے - بس قتل کر ڈالا
اب دفنا دے - اپنے دفنا دے مردک -
خدمتگار - اے حضور کسکو دفنا دون -
جلو - کہا مانا کرو بھائی جان -
راوی - یہ اُلٹے بھی بڑھ گئے -
خدمتگار - تو کسکو دفنا دون - کہیے آپ کو دفنا دون
اور تو کوئی مجھے یہان سوجھتا نہین ہی -
ن - اچھا جاؤ قتل کر کے نہ دفناؤ -
جلو - بھائی مالک کا حکم مانو -
خدمتگار - (ہنستے ہوئے) پھر اُٹھے تو آپ کا گور کفن
ہو جاے ابھی ابھی آپ تو نشے مین چور ہین آپ سے
کون اسوقت گفتگو کرے -
جلو - آپ تو ناحق خفا ہوتے ہین - ہمنے تو ایک
سیدھی سی بات کہی کہ بھائی صاحب مالک کا تو حکم ہی

کہ دفنا دو تمکو اسمین کیا عذر ہی مگر تم حجتین کرتے ہو ۔ ایک شاخ شاخسانہ نکالتے ہو ۔

خدمتگار ۔ (ہنستے ہوے) بہت اچھا ۔

اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے ۔ دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ دونون کو چھیڑ چھاڑ ہوئی ہی ۔

نواب ۔ آؤ بھائی چھٹن صاحب ۔ ہمکو اِن خدمتگار ملعون سے شکایت ہی ۔

چھٹن ۔ کیون میان یہ کیا بات ہی جی ۔

خدمتگار ۔ حضور اپ سرکار ہی سے دریافت کرلین

چھٹن ۔ کیا قصور ہوا بھئی ۔

نواب ۔ ایک چھوٹی سی بات ہی بھائی صاحب من ۔

جھلو ۔ بہت ہی چھوٹی سی ۔

نواب ۔ اور اس سے بھی چھوٹی ۔

جھلو ۔ جی بس خفیف سمجھیے ۔

چھٹن ۔ (ہنستے ہوے) آخر وہ چھوٹی بات یا چھوٹی سی بات یا خفیف مین بھی تو سن لون ۔

جھلو ۔ اجی خفیف بات ہی ۔

نواب ۔ ہم پوچھتے ہین کہ خدمتگار ہمارا حکم کیون نہ مانے ۔ آخر نوکر تو ہمارا اور کہنا نہ مانے ۔ ہمنے حکم دیا کہ ہوا ایسی ہو اور وہ اُسکی تعمیل نہ کرے ۔ ایسی تیسی اُسکی ۔

جھلو ۔ نہین صاحب ۔ ایسی تیسی نہین ۔ ایسی کی تیسی اور تیسی کی ایسی بھی کہ سکتے ہو ۔

چھٹن ۔ (خدمتگار سے) آج بہت پی ہی کیا ۔

خدمتگار ۔ آج میان جھلو صاحب اپنے آپے مین نہین ہین ۔

نواب صاحب کو نشہ اسقدر تیز تھا کہ بیہوش ہو گئے نواب چھٹن صاحب نے اُنکے سر کے نیچے تکیہ رکھدیا اور اُدھر خود مصروف میکشی ہوے ۔ مگر جادو کو نہین پینے دی ۔ اسی روز شب کو بیگم صاحبہ کی طبیعت ایسی ناساز ہو گئی کہ راتہی کو طبیب اور ڈاکٹر بلوانے پڑے ۔ اور اُنکے کل احباب کو اطلاع دیگئی اور منشی مہراج بلی اور آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور ہمسب کو آنا پڑا ۔ کئی روز تک طبیعت حد اعتدال سے منحرف رہی اور سب احباب تو دن رات اُنھین کی کوٹھی مین رہتے تھے مگر منشی مہراج بلی صاحب تو دس بجے دن کو کھانا کھانے اور نہانے کیلیے اپنے گھر چلے جاتے تھے ۔ آخرکار طبیعت خدا خدا کرکے ٹھہری اور ڈاکٹرون نے نواب صاحب کو اطمینان دلایا کہ اب فضل الٰہی ہی ۔

ہفتے عشرے کے بعد ایک روز نازو جان ابھی مہری سے باتین کر رہی تھین کہ بیگم صاحب نے اسکے بڑی بیماری اُٹھائی تھین اندیشہ تھا اور ہم دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ کرے بیماری جلد دور ہو ۔ بارے شکر ہی کہ اب فضل الٰہی ہی ۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی آگئے ۔

خاتمہ !!!

مہراج ۔ نازو جان تمکو نواب صاحب نے ایک جگہ بلوایا ہی (آہ سرد بھر کر) گاڑی بھی بھیجی ہی ۔

نازو ۔ مین بھی تیار ہون مگر آج اس [illegible] بلتی لون مین کون کام ہی ۔ ہم تو جانتے ہین ذری دیر اور ٹھہر جاؤ ابھی تو بڑی گرم ہوا چلتی ہی ۔

مہراج - بڑا ضروری کام ہی - گاڑی کے دروازے
بند کر لینگے - خس کے پردے پڑے ہین ترک لینگے -
نازو - تم اسوقت گھبرائے ہوے اور پریشان سے
کیون ہو -
مہراج - پیاس بہت لگی ہو - گلا خشک ہو -
نازو - اری تو پانی پیو - کیا آدمی ہو -
مہراج بلی نے برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ایک کٹورا
بھر کے پیا اور اصرار کیا کہ نازو جان جلد چلو - نازو
تیار ہوئین - پردہ کرایا گیا - دونون گاڑی پر سوار
ہوے اور چلے تو راستے مین نازو کو اس سبب سے
پریشانی سی ہونے لگی کہ مہراج بلی بار بار ٹھنڈی
سانسین بھرتے تھے اور نازو جو باتین کرتی تھی اسکا
جواب اُکھڑا اُکھڑا سا دیتے تھے -
نازو - اسوقت ایسا کونسا کام ہو -
مہراج - ہان - یون ہی بلوایا ہو -
نازو - یون ہی کی بھی ایک ہی کہی - ابھی کوئی ایک بجے
دو بجا ہوگا - ٹھیک دوپہر یا ہو اور گرمی کی دوپہر
چیل انڈا چھوڑتی ہو - کہنے لگے (یون ہی بلوایا) -
مہراج - نہین کچھ ایسی -
نازو - اف - اری ہی دو - مین مارے پسینون کے
بولا گئی - اری ذرا کھڑکیان کھول لو - کہین سے ہوا
تو سنگی -
مہراج - (خاموش بیٹھے کچھ سوچنے لگے) -
نازو - تم اسوقت ہو کہان - ؟
مہراج - یہ کیون - مین کہان ! ہین ہین -

نازو - کچھ کھوے ہوے سے ہو - بیگم صاحب کا مزاج
کیسا ہو -
مہراج - (دبے دانتون) اچھا ہو -
نازو - اللہ کرے اچھا ہو - مگر دل نہین مانتا - تم اتنے
سست کیون ہو - سچ سچ بتاؤ - کل تو تم کہتے تھے
کہ بیگم نے کھچڑی کھائی اور ٹہلین - بھی آئی اور بید کے
علاج نے فائدہ کیا - اب آج یہ کیا ہوگیا -
اتنے مین گاڑی رکی - مہراج بلی نے کھڑکی سے
دیکھا اور پوچھا (گاڑی کیون رکی ہو) کوچبان نے کہا
(بھیڑیان سڑک پر ٹھہر گئی تھین) جب گاڑی چلی تو
نازو جان نے باصرار دریافت کیا کہ تم ہمین لیے
کہان چلتے ہو - ہم بیگم صاحب سے چار آنکھین کیونکر
کر سکینگے - مہراج بلی نے جواب دیا جہان تم چلتی ہو وہان
بیگم صاحب نہین ہونگی - اب تھوڑی دیر مین پہونچے
جاتے ہین گھبرائی کاہے کو ہو -
نازو - تمھاری گھبراہٹ دیکھکر -
مہراج - نازو جان بڑی بڑی بیماریان انسان کو
ہوتی ہین مگر پوٹ پوٹ کے آدمی اچھا ہی ہو جاتا ہو
اور جسکو جینا ہوتا ہو وہ کنوئین مین گرنے سے بھی بچ
جاتا ہو - کوٹھے سے گر پڑتا ہو اور بال تک بیکا نہین
ہوتا - اور جسکی آئی ہوتی ہو وہ بیٹھے بیٹھے مر جاتا ہو
بیماری سے آدمی کو ڈرنا تو ضرور چاہیے مگر کسی حالت
مین نا امید نہونا چاہیے -
نازو - یہ سب تم کہہ کیا رہے ہو -
مہراج - دنیا کی بات ہو -

نازو - صاف صاف کیوں نہیں بتاتے -

مہراج - بات کہتا ہوں جی کہ بیماری بڑی بلا ہی مگر آدمی بچ ہی جاتا ہی -

نازو - امی جان کہا کرتی تھیں کہ مردوں کو اٹھتے بیٹھتے دیکھا ہی اور اچھے خاصے ہٹے کٹوں کو دیکھتے دیکھتے مرتے -

مہراج - ہاں یہ تو اکثر ہوتا ہی -

نازو - جبھی تو کہا ہی کہ ؎

دنیا دو رنگی مکانا سرا ہے
کہیں خوب خوبا کہیں ہاے ہاے

امی جان اکثر کہا کرتی تھیں -

اتنے میں اتفاق سے آسمان پر غبار چھا گیا اور ہوا بڑے زور سے آندھی آئی یہاں تک کہ کوچبین کو گاڑی روک لینی پڑی اور اسطرح کا اندھیرا چھا گیا کہ الامان - اور بجلی لونکی اور بادل گرجنے لگا - چونکہ منشی مہراج بلی اسوقت بیماری اور مرنے اور مردوں کا ذکر کر رہے تھے نازو کے دل میں خوف سمایا کہ خدا خیر کرے - اور تھر تھر کانپنے لگی - اول تو عورت - دوسرے کمسن - تیسرے نازک بدن - بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک نے سخت مضطر و بدحواس کر دیا اور چونکہ گاڑی بیابان میں کھڑی ہو گئی تھی اس سبب سے اور بھی خوف معلوم ہوتا تھا - منشی مہراج بلی خود ڈرپوک تھے انکی بزدلی سے نازو اور بھی گھبرائی - سمجھانا اور تسلی دینا درکنار یہ خود ہی رونے لگے - ماشاء اللہ ! چوبیس پچیس برس کا سن و سال اور ڈاڑھی موچھ لیے آپ کا رونا کتنا موزون تھا -

کوچبین - حضور بجلی کہیں گرا ہی چاہتی ہی -

راوی - اسنے اور ڈرکا دیا -

کوچبین - ارے حضور گھوڑی کالی ہی اور کالی ہی چیز بجلی ساس او بدا اسے کے گرت ہی -

راوی - رہے سہے ہوش بھی غائب ہو گئے -

کوچبین - کا سووت ہو سرکار -

مہراج - پرمیشر کا نام لے پرمیشر کا نام لے بک بک ذکر - یہ سونے کا کون وقت ہی -

نازو - اب کیا ہوتا ہی -

مہراج - اللہ مالک ہی - جان کے لالے پڑے ہیں -

آدھ گھنٹے کے اندر ہی اندر بجلی کا لونکنا موقوف ہوا اور ہوا نے بادل کو منتشر کر دیا اور تھوڑی تھوڑی پھوہار پڑنے لگی تب کہیں انکو ڈھارس ہوئی اور گاڑی چلی - نازو کی جان میں جان آئی اور مہراج بلی سمجھے کہ اجل کے منھ سے خدا خدا کرکے نکلے - جب مکان پر گاڑی ٹھہری اور پردہ ہو کر نازو اتریں تو جیسے ہی نازو جان نے کمرے کے اندر قدم رکھا دیکھا کہ ایک اونچے پلنگ پر کوئی لیٹا ہوا ہی - اور سفید چادر اسپر پڑی ہی - اور نواب محمد عسکری سر بالین مغموم و ملول کرسی پر بیٹھے ہیں اور دو خواصیں پائنتی کی طرف ادب کے ساتھ کھڑی ہیں اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھبٹن صاحب الگ بیٹھے ہوئے کچھ باتیں کرتے ہیں مگر سب کے چہرے سے اداسی برستی ہی اس پلنگ کے اور انکے درمیان میں ایک چق حائل تھی -

نازو دنگ کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ نواب صاحب کی
مجلس ہے یا بزم خموشاں ہے اور بحیرت تمام سوچنے لگی
کہ یا خدا اس پلنگ پر یہ سکڑا سمٹا کون لیٹا ہے۔ کچھ
دیر تک نازو سے کوئی مخاطب نہوا۔ منشی مہراج بلی
کمرے کے باہر ایک پیش خدمت سے چپکے چپکے باتیں
کرتے تھے۔ جب آغا صاحب کی اُس پر نظر پڑی تو اشارے
سے اپنے قریب بلا لیا۔
نازو۔ (آہستہ سے) یہ انکی طبیعت ایکا ایکی ایسی کیا
ہو گئی۔ کل تک تو ایسا حال نہ تھا۔
آغا۔ نازو جان کچھ کہا نہیں جاتا۔
نازو۔ پہلے تو میں ششدر رہ گئی کہ یا اللہ کون بیمار لیٹا ہے
مگر جب میں نے دیکھا کہ چپ چاپ پڑی ہوئی ہیں اور تم دونوں
پردے میں پلنگ بچھا ہے اور نواب افسوس کے ساتھ
سر ہلائے بیٹھے ہیں تو پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی اور تاڑ گئی
کہ بیگم صاحب کے دشمنوں کی حالت اچھی نہیں ہے۔
آغا۔ (گردن نیچی کرکے) نازو جان۔
نازو۔ یہ ایکا ایکی ہو کیا۔ یہ تو انکی زبانی میں کئی دن
سے سنتی ہوں کہ بیگم صاحب خدانخواستہ بیمار ہیں
اور پرسوں کہ شاید اترسوں سنا کہ بیماری بڑھتی جاتی
ہے مگر پرسوں سنا کہ اب طبیعت ٹھہر گئی کسی بید کے
علاج سے فائدہ ہوا۔
ہم سمجھے اب اچھی ہو گئیں۔ کل سنا کہ کھچڑی بھی
کھائی اور ہضم بھی ہوئی اور اُٹھ کے بیٹھیں بھی۔
یہ ایک ہی دن میں طبیعت ایسا پلٹا کھا گئی۔ وہ بیمار
کہاں ہے۔؟

چھٹن۔ کیسا بید!!! افسوس کا مقام ہے بی نازو جان
علالت طول کھینچ گئی ہے۔
نازو۔ اللہ سب کا مالک ہے۔
نواب محمد عسکری نے مارے غم کے نازو جان کے
آنے کی آہٹ بھی نہیں سُنی تھی جب انکو اطلاع ہوئی
تو انھوں نے بلوایا نازو آہستہ آہستہ مریضہ کے
پلنگ کے پاس گئی اور نواب محمد عسکری کے قریب
ایک کرسی پر بیٹھی تو نواب صاحب نے مریضہ کے
کان میں کہا کہ (ذری آنکھیں کھولو۔ دیکھو تو کون
بیٹھا ہے) نازو بولی (وہ بیچاری مجھے اتنے دن کے بعد
کا ہیکو پہچانینگی۔ حضور اب مزاج کا کیا حال ہے۔)
یہ آواز سنکر مریضہ نے چادر سر سے ہٹائی
مریضہ نے نازو کو غور سے دیکھا اور نازو نے مریضہ کو۔
نازو۔ پہچان ہی نہیں پڑتیں۔
مریضہ۔ یہ کون ہیں نواب؟
نواب۔ پہچانو۔ کہو تو گول تکیہ رکھدیا جاوے۔ اسکے
سہارے ذری اُٹھ بیٹھو۔
نازو نے جلدی سے تکیہ رکھا اور پیش خدمتوں نے
کمر تھام کر تکیے کے سہارے بٹھا دیا۔ نواب صاحب نے
نازو سے پوچھا (کہو پہچانا) نازو بولی (کیونکر پہچان سکتی
دو ہی دن میں گُھل کے کانٹا ہو گئی ہیں۔ اللہ جلدی سے
اچھا کردے۔ بیماری بھی کیا بری شے ہے)
مریضہ۔ نواب ہماری باجی جان کو بُلواؤ۔
مہراج۔ اچھا بلوائے دیتے ہیں۔
مریضہ۔ یہ حسرت تو نہ رہجاوے کہ باجی کو نہیں دیکھا

نازو - (کسکی آواز ہو (پریشان خاطر ہوکر) نواب سچ سچ بتاؤ - یہ کہین قمرن تو نہین ہین)

اس سوال کے جواب مین نواب منھ سے تو نہین بولے مگر آنکھون کو ترجمان دل بنایا اور اشکون سے جواب شافی دیا کہ (ہان قمرن ہی ہین)

نازو کو اب تک قمرن کی طرف ذرا بھی خیال نہین گیا تھا - پہلے تو یقین ہوگیا تھا کہ مہراج بلی نواب کے ہان لیے جاتے ہین کیونکہ بیگم صاحب کی علالت کی خبر انہون نے سنی تھی مگر جب کمرے مین قدم رکھا تو ہکا بکا ہوگئی کہ اگر بیگم صاحب ہوتین تو نواب چھبٹن اور آغا صاحب کا کہان سے گذر ہوتا مگر چپ پڑی ہوئی دیکھا پھیر خود آرا نے بدل دی اور یقین ہوگیا کہ اس پلنگ پر بیگم صاحب ہی مرض کی حالت مین لیٹی ہوئی ہین اسی کے مطابق چھبٹن صاحب اور آغا محمد اطہر سے بیگم صاحب کے مرض کا حال دریافت کیا اور افسوس ظاہر کرنے لگی کہ طبیعت بحال ہوکر پھر انہ سر نو کیون علیل ہوگئین - جب نواب صاحب نے اپنے پاس بلایا تب بھی یہ بیگم ہی سمجھتی ہوئی تھین - اور چونکہ علالت کے سبب سے قمرن کا رنگ روپ بالکل بدلا ہوا تھا اس سے اور بھی تمیز نہ کرسکی - آخرکار پہچانا تو اس حالت مین چھوٹی بہن کو دیکھکر فرط غم والم سے دل بے قابو ہوگیا - تھوڑے عرصے تک بہن کو حسرت اور حیرت کے ساتھ دیکھا کی کہ پہنے پہنے کپڑے پہنے ہوسکے ہو اور زیور کے عوض پہنت کا چھلا تک نہین ہو - اور چہرے پر زردی چھائی ہوئی ہو

نواب - (کان کے پاس جاکر بآواز بلند) قمرن جان کو انکو پہچانا - یہ کون سامنے بیٹھی ہین ؟ -

قمرن - (غور سے دیکھکر) ہماری باجی جان ہین (آنکھین پرنم کرکے) باجی جان بندگی -

نازو - بندگی (آنسو چھپانے کے لیے گردن نیچی کرلی مگر اشک ٹپ ٹپ گرنے لگے) -

نواب - (آہستہ سے) سامنے بیٹھکے روتی ہو - واہ واہ جسمین اور بھی حالت دگرگون ہوجاے - ذرا ضبط کرو نازو جان -

نازو کرسی سے اٹھکر ایک کونے مین گئی اور وہان جاکے خوب روئی - مہراج بلی اور چھبٹن صاحب اور آغا صاحب نے جاکے بہت سمجھایا اور پانی منگواکر منھ دھلوایا اور کہا اب رونے دھونے سے کام نہ نکلیگا اب دوڑ دھوپ دوا درمن اور تیماری اور شب بیداری کا کام ہو - اور اگر تم خود ہی رونے دھونے مین رہین تو ہاتھ پاؤن پھول جائینگے اور خود بیمار ہوجاؤگی - نینی تال مین قمرن کیسی سخت بیمار ہوگئی تھین مگر خدا نے کتنی جلد صحت بخشی بیماری جب جاتی ہو تو یون جاتی ہو جیسے بجلی بجا - تمہے سراسیمہ ہونا چاہیے دیکھو نواب کیسے استقلال سے باتین کرتے ہین - اور خبردار قمرن جان کے سامنے کبھی نہ رونا - ورنہ انکی وحشت دوچند بڑھجائیگی کہ کوئی تو سبب ہو کہ یہ رو رہی ہین - مریض کو اس بات کا بڑا خیال رہتا ہو - ذرا بھی شک ہوا تو انکے دل مین طرح طرح کے خیال جاگزین ہوتے ہین اور وہ بھی سمجھتا ہو کہ اب میری حالت روز بروز بدتر

ہوتی جاتی ہو-
نازو نے پوچھا (یہ آئین کیونکر تھین کہان - بیمار
کہان ہوئین اور کب سے یہان آئی ہین) آغا صاحب
نے کہا (کیونکر آئین اور کہان تھین اور کیونکر بیمار ہوئین
اور اب کہان سے آئی ہین یہ کچھ بھی ہمین نہین معلوم
ایک عورت نے آکے کہا کہ کسی کی ڈولی آئی ہو- دربان
اور سپاہی لوگ آنے نہین دیتے- ہمین پھاٹک پر گئے
تو دیکھا کہ پردے کے اندر ایک عورت کانپ رہی ہو-
پوچھا کون ہو- کہان سے آئی ہو- کہا نواب کے مردانے
مکان مین لیچلو تو بتاؤن- مردانے مکان مین ڈولی
آئی تو کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہو- سکے بعد بیگم سے
سب نے پردے مین جاکے ڈولی دیکھی مگر کسی کی
سمجھ مین نہ آیا- ہر شخص جا جاکر ڈپٹ ڈپٹ کے پوچھے
کہ تو کون ہو- کسکے پاس آئی ہو اور یہان کیا کام ہو-
آخرکار محمد عسکری نے پہچانا اور قمرن کو کمرے مین لائے
تب سے مارے ضعف اور غش کے اچھی طرح پوچھ نہ سکے
کہ کیا حال ہو اور ڈولی والے انکے اترتے ہی یکلخت بھاگے
نازو- بھلا اب اچھی ہوجائینگی آغا صاحب -
آغا- نینی تال کا حال یاد ہو- وہان کیسی بیمار ہوگئی تھی-
چھٹن - ڈاکٹر کا علاج ہوگا- آپ ہی اچھی ہوجائینگی
کچھ ایسا سخت مرض نہین ہو-
نازو- نواب کے صدقے- اللہ جانتا ہو دوسرا ہوتا تو
ذری بھر بھی رحم نہ کرتا- مگر رئیس کی کیا بات ہو- رئیس
پھر رئیس ہو- یہ تو بڑون کے رئیس ہین نا- انکا کیا کہنا
آغا- ابھی تک اپنا کچھ حال نہین بیان کیا صرف تمکو

دوبارہ پوچھا- بس اور کسی کا بھی نام نہ لیا- مگر ضعف کے
سبب سے بار بار غش آجاتا ہو- یہ جو تم سوتی ہوئی دیکھتی
ہو اصل مین سوتی نہین ہین یہ غش ہو-
نازو- اِتنی ہی سی دیر مین پھر غش آگیا اور ہم سمجھے تھے
کہ سو رہی ہو- ابھی ابھی ہمسے بولی تھی- بڑا ضعف ہو
ڈاکٹر کے علاج کے بغیر کچھ بھی نہوگا- حکیم تو اور بھی کمزور
کر دیگا-
آغا- علاج بڑے معرکے کا ہوگا-
نازو- (آبدیدہ ہوکر) یہ دن دیکھنا تھا کہ میلے کچیلے
پھٹے پرانے کپڑے ہونگے اور بدن کی ہڈی ہڈی گن لیجائیگی
اور سوکھ کے کانٹا ہو جائینگی اور ڈولی پر لدکے آئینگی اور
پتا نہ چلیگا کہ کون لایا اور کہان سے آئی-
آغا- چلو اب اس خیال سے درگذرو-
نازو- اور ایک دن وہ تھا آغا صاحب کہ آپ اور
نواب انکے پیچھے پیچھے دوڑے گئے تھے اور ایک آج ہو
آغا- مگر یہ بھی خدا کو اچھا کرنا تھا کہ یہان آگئین-
چھٹن- دس آدمی دوڑنے دھوپنے والے ہین-
روپیہ خرچنے کا کوئی خیال ہی نہین- سب طرح کا آرام ہو-
نازو- اب علاج کب سے شروع ہوگا-
آغا- بس آج شام کو ڈاکٹر آئیگا-
چھٹن- اختر کی راے ہو کہ ذرا سفر کا تکان دور ہو
اور شربت انار کو برف مین ٹھنڈا کرکے پلا لین تو کپڑے
بدل سکے صاف ستھرے اور نئے نئے کپڑے پہنا دین
تاکہ ذرا صفائی سے دل کو فرحت ہو تو پھر پانچ بجے تک
ڈاکٹر کو بلائین- مگر اتنا یاد رکھنا کہ اب جو قمرن کی آنکھ

کچھ تو ایک تو زیادہ باتیں نہ کرنے دینا۔ دوسرے کچھ پوچھنا نہ کچھنا کہ تو کہاں رہی اور بیمار کیونکر ہوئی اور کہاں بھاگ گئی تھی اور یہاں کیونکر آئی۔ ان سب باتوں سے قمرن کو خفت ہوگی اور دل اور کمزور ہو جائیگا بات بات پر تسلی دینا کہ دو دن میں اچھی ہو جاؤ گی۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔

نازو۔ بہت اچھا۔ کسی طرح جان بچ جائے بس۔ مگر نواب کا احسان گردن سے اُتارے نہ اُتریگا۔

آغا۔ اچھا پھر وہ تو اچھے لوگ ہیں ہی۔ اُنکے اچھے ہونے میں کون کلام ہے۔ اُنکی ریاست میں کون شک کر سکتا ہے بھلا۔ وہ اچھے اُنکا خاندان اچھا اُنکے پیڑھیوں تک اچھے۔

اتنے میں قمرن نے ذرا کروٹ بدلی اور بیگم اختر جہاں بھی تشریف لائیں۔ نازو جان کرسی پہ بہن کے سامنے جا کر بیٹھیں چھمّن صاحب اور آغا صاحب چق کے اس طرف تھوڑی دور پر فرش پر بیٹھے تھے۔ اختر نے شربت انار میں برف سے خوب ٹھنڈا کرکے کیوڑا ملا کر چاندی کے کٹورے میں پلایا اور رومال تر کرکے منھ پونچھا تو قمرن کے دل کو ذرا ڈھارس ہوئی۔ دس پانچ منٹ کے بعد اُسکے میلے کچیلے کپڑے اُتروا کر ململ کی ہلکی سی کرتی اور تن زیب کی سفید دُھلی ہوئی ساری پہنا دی اور خوب سا عطر خس مل دیا۔

قمرن۔ اُف! اب جان میں جان آئی نواب۔

نواب۔ کچھ کچھ تسلی تو ہوئی ہوگی ضرور۔

ق۔ تسلی سی تسلی!

نواب۔ لو گلوری کھاؤ۔ چونا کتھا کم ہے۔

ق۔ کپڑے بدلنے سے بڑی تسکین ہوئی اور شربت پینے سے جیسے آنکھیں کھل گئیں۔

نواب۔ اسی لیے سفید اور ہلکی پوشاک پہنائی ہے۔

ق۔ ساری پہنا کے ہندنی بنا دیا۔ اور ہلکی ہلکی ساری نے ہمیں بڑا آرام دیا۔

نواب۔ اب شام کو کوئی پانچ بجے ڈاکٹر آئیگا۔

ق۔ اے ہے ڈاکٹر نگوڑا کیا کریگا۔ حکیم کو بلواؤ۔ اچھے تو ہم ہو ہی جائینگے۔

نواب۔ یہ کون بیماری ہے۔ نینی تال کی بیماری یاد ہے؟

نینی تال کا لفظ سنا تھا کہ قمرن کو پچھلی باتیں یاد آگئیں نواب کی وفاداری اور اپنی بیوفائی اور بے مروتی کے ساتھ جدائی اور ماں کو برا بھلا کہنا بہن سے لڑنا جھگڑنا اور گھر سے بھاگ جانا کل امور کی تصویر سامنے کھنچ گئی اور مارے شرم اور خفت کے کٹ گئی۔ پیشتر تو بیماری اور غشی کی حالت اور سفر کے تکان اور ڈولی کے ہچکولوں کے سبب سے بجز درد دل و بیماری کے کرب کے اور کچھ یاد نہ تھا مگر اب جو ذرا ڈھارس ہوئی اور نینی تال کا لفظ سنا تو سب باتیں یاد آگئیں گردن نیچی کر لی اور کچھ دیر بعد آہستہ سے کہا کہ (نواب اب یہاں کسی کو آنے نہ دینا۔ ہم کسی کو منھ نہیں دکھانا چاہتے۔ بس ہم اور تم اور یہ دو تین عورتیں ہوں اور کوئی نہ ہو۔ ہاں باجی جان ضرور ہوں۔ بس ہم تین چار آدمی ہوں۔

نواب۔ اب تم کل باتیں ہمارے ہی اوپر چھوڑ دو

اور خدا نے چاہا تو دو دن مین اچھی ہو جاؤ گی - ڈاکٹر کا
علاج تو تیر بہدف ہوتا ہی - پٹ پڑہی نہین سکتا -
قمرن (آنسو ڈبڈبا آئے اور ضبط نکر سکی) نواب ہمارا
دل اُلٹا جاتا ہی -
نواب - (سہولت کے ساتھہ) قمرن جان - بھلا برف سے
کچھہ تسلی ہوئی - خیر تو حکیم اختر صاحب نے اچھی دی -
شربت انارین - کھٹے میٹھے انار کا شربت اور برف اور
کیوڑا - عمدہ چیز ہی -
قمرن - پہلے تو بات نہین کیجاتی تھی - سمجھتی تھی کہ بس
اب مری اور اب مری - اب دم نکلا اور اب دم نکلا -
جان عاری تھی زندگی سے بیزار -
نازو - اور شربت پینے سے ؟
ق - دل ذری ٹھکانے ہوا - تسکین ہوئی - اب باتین
کرتی ہون - پہلے تو بول نہین سکتی تھی - اسی طرح پر
اگر طبیعت ٹھہر جائے تو جان مین جان آئے -
نواب - دل پر صدمے کو افزونی نہ ہونے دو -
اختر - اب ان باتون سے بھلا کیا مطلب نکل سکتا ہی
اور اور باتین کرو صاحب - مریض سے کبھی صدمے کا
ذکر ہی نہ کیجیے گا - دانا ہوکر نادان بنتے ہین حضور -
نازو نے یہ باتین سُنکر نواب صاحب سے کہا کہ آ
دل مین تو آتا ہی کہ باتون باتون مین حال دریافت کرین
کہ کون بھگا لیگیا تھا وہ موئی حرّی کہان گئی - کسلئے
بھگایا تھا مگر پوچھا نہین جاتا - شرم آئیگی کچھہ سمجھہ مین
نہین آتا اللہ جانے کسکے ساتھہ بھاگ گئی تھی اُسنے
پھر چھوڑ کیون دیا - ماندی ہو کے یہان کیونکر پہونچی -

ہمین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی خواب دیکھتا ہی
اور پوچھین تو اُنکے دل پر اور ایک صدمہ بیٹھے بٹھائے
اور اس بیماری مین کون پوچھے - تمسے اتنی بیوقوفی البتہ
ہوئی کہ جو کہار ڈولی لیکے آئے تھے اُنکو روک نہ لیا - ٹھکانا
جاتے تو کُل حال صاف صاف بتا دیتے کہ ڈولی کہان سے
آئی اور یہ آپیر کہان سوار ہوئین کسنے سوار کرایا اسکان کا
پتا کسنے دیا - تمسے یہ بڑی بیوقوفی ہوئی -
نواب صاحب نے کہا اصل حال یون ہی کہ ہماری
سمجھہ مین نہین آیا کہ کسکی ڈولی ہی اور کون آیا ہی - اور
قمرن کا تو ذرا بھی خیال نہ تھا - ڈولی اُتری - سواری
اُتری - لوگون نے پوچھا تم کون ہو - کہان سے آئی ہو
اسکے بعد مین نے پہچانا - انکی ابتر حالت دیکھکے پہلے
عبرت ہوئی پھر رنج ہوا یہ ہوش کسکو تھے کہ ڈولی کا
حال دریافت کرے اور یہ بھی نہین معلوم تھا کہ قمرن
ڈولی پر آئی ہین یا کاہے پر آئی ہین - شاید سُنا ہو
مگر اسوقت ہوش حواس درست نہ تھے -
نازو - تو پہچانا تم ہی نے تھا کہ قمرن ہین -
نواب - اور سب دنگ تھے کہ یہ ہی کون عورت ہمنے
پہچان لیا - مگر تھوڑی دیر کے بعد پہچانا -
نازو - وہ شکل صورت ہی نہین ہی - وہ رنگ و بو ہی
نہین ہی - وہ بات ہی نہین ہی -
نواب - کوئی دفعۃً پہچان ہی نہین سکتا کہ قمرن ہے
یا کوئی اور عورت ہی -
ادھر اختر اور چھیلن صاحب اور آغا محمد اطہر مین
قمرن کی علالت طبع کی نسبت باتین ہونے لگین -

ڈاکٹر نے کہا ہماری رائے میں انکو دق کی بیماری
اور دق کا دوسرا درجہ ہی نہیں بلکہ تیسرا شروع ہوگیا ہے۔
نواب صاحب سے آپ لوگ کچھ نہ کہیں۔ ڈاکٹر نے دوسری
دفعہ تشخیص مرض کر لیا۔ مگر عارضہ بہت ہی طول کھینچ گیا ہے
بچنا دشوار بلکہ مشکل ہو۔ آخر کو اس تشخیص سے نواب صاحب
اور آغا صاحب اطہر نے بھی اتفاق کیا اور سب کی یہی
رائے ہوئی کہ نازو جان اور بھی عسکری سے ان کا
ذکر کیا جائے۔ اسکے بعد دنیا کے انقلاب پر کچھ دیر تک
تذکرہ رہا کہ قمرن حالت اور خودرائی اور اس چھوری
کے اغوا نے اسکی حالت کہاں سے کہاں پہونچائی
اور اب ہزاروں تکلیفیں برداشت کر کے یہاں آئی
تو جان بلب۔ مدقوق اور چھیچھڑے لگے ہوئے۔ اگر
نواب صاحب نہ لاتے تو یہ روز کا بھیک دیکھنا نصیب
ہوتا۔ یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ نازو اسکے پاس آئیں
پوچھا کیا باتیں ہوتی ہیں۔ آغا صاحب نے کہا
ہم لوگ کہہ رہے تھے کہ قمرن خدا جانے کس کے ساتھ
بھاگ گئی تھیں۔

نازو۔ ہم تو سب سے ہی سے کہتے آئے ہیں کہ اسی
بدوضع … کے پھیر میں گئی۔ اسی پر لٹو تھی
آغا۔ ہاں۔ ممکن ہے۔ کسی کے ساتھ بھاگی نہیں
تو گئی کہاں تھی۔

جعفری۔ اور بھاگی تو عشق ہی میں بھاگی ورنہ یہاں
کس شے کی کمی تھی۔ اللہ کا دیا سب کچھ تھا۔ دولت
ثروت۔ زیور۔ سواریاں۔ نوکر چاکر۔ … ۔ املاک۔ باغ
آغا۔ اور اس سب پر طرہ خاطرداری اور محبت۔

سب سے بڑھا ہوا تو یہ تھا کہ دل سے نواب اسکو چاہتے
تھے اور جان دیتے تھے مگر بدنصیبی۔ آگ اس عورت نے
بھکا یا کبھی تو انکی عقل کو کیا ہو گیا تھا مگر خیر اب تو تیر از
کمان جستہ و وقت از دست رفتہ کا نقشہ ہے۔ اب کیا
ہو سکتا ہے اب یہی دعا ہو کہ کسی طرح لوٹ پوٹ کے اچھی
ہو جائیں بس۔ وہی نواب ہیں اور وہی قمرن۔
نازو نے کہا دیکھو آغا اس چھوکری کی عقل پر کیا
پتھر پڑ گئے تھے۔ بھاگی اور آخر کو یہ نتیجہ دیکھا کہ در بدر
… کے ٹھوکریں کھاتی ہیں۔ مگر واہ رے نواب ذرا
اُف تک نہ کی۔ دوسرا ہوتا تو اب ہرگز منھ نہ لگاتا۔ آغا
صاحب نے کہا۔ (بھلا نواب صاحب کا سا شخص کہیں
آن انکی باتوں پر لحاظ کر سکتا تھا۔ وہ جو ہوا وہ ہوا
یہ ہمدردی کا وقت ہے۔ مگر اسمیں شک نہیں کہ قمرن نے
بڑی احسان فراموشی اور ناشکری کی اور نواب صاحب کے
دل کو بڑا ہی صدمہ پہونچایا اور بدنام جو ہوئے وہ الگ
گو انکی ریاست اسی کی مقتضی تھی کہ اس حالت ضعف علالت
میں سرپرستی کریں ہاں اگر تندرستی کی حالت میں قمرن
آتیں تو ہم بھی نواب کو صلاح دیتے۔ وہ ایک روز میں
قمرن خود بخود اگل پڑتیں کہ کہاں گئی تھیں اور کیوں
گئی تھیں اور کسکے کو … ہی کی۔ وہی تقریر سے
ثابت ہوگیا کہ سخت نادم اور اپنی حرکت پر نادم و شکستہ
نہایت منفعل ہیں۔
نازو چپ چاپ سنتی رہی جب آغا صاحب اپنی
تقریر ختم کر چکے تو نازو نے آہستہ … پوچھا کہ
اب انکی صحت کی بھی کوئی امید ہو سکتی ہے یا …

دیکھکر ایسا نہیں ہوتی کہ یہ نپٹ سکیں - اور یوں تو زندگی
باتوں کو خدا ہی سمجھے - ہم لوگ کیا سمجھ سکیں -
چھٹن صاحب نے تشفی دی اور کہا تم ہر طرح مطمئن
رہو - جس طرح شہزادیوں کا علاج ہوتا ہے اسی طرح انکا
بھی علاج ہوگا اور دو دن میں پلنگ سے اٹھ کھڑی
ہونگی - ابھی آئی ہیں اور سفید کپڑے پہنے اور عطر
ملنے اور شربت اور برف اور کیوڑے کے استعمال سے
اتنی ہی دیر میں اسقدر فائدہ ہوا جب جم کے علاج ہوگا
تو کسقدر فائدہ ہوگا - شام کو ڈاکٹر آئیگا - اس ہفتے
کے اندر ہی اندر چلنے پھرنے لگیں تو سہی - یہ تو کوئی
ایسی سخت بیماری نہیں ہے کہ علاج ہی نہ ہو -
قمرن اس عرصے میں کوئی آدھ گھنٹے تک دل ہی
دل میں کچھ سوچا کیں اور خود بخود آنکھوں میں اشک
بھر آتے تھے اور ضبط گریہ نہ ہوسکا - نواب صاحب نے کہ
سرہانے بیٹھے تھے سمجھانا شروع کیا کہ قمرن ابھی بیماری
کو تم اسپر بڑھانا چاہتی ہو رونے دھونے سے عارضہ
اور طول کھینچیگا اور طبیعت ہلکان ہوگی اور ضعف
بڑھ جائیگا اور بیماری اور جڑ پکڑ لیگی - اسکے سوا اور
کچھ نہ ہوگا اور پھر علاج میں بھی بڑی دقت واقع ہوگی قمرن
نے کہا ہم اپنی اس بیماری کو نہیں روتے ہیں - رونا
اس بات پر آتا ہے کہ مجھ بدنصیب نے تم سے وفا نہ
کھیلی اور اب میں پھر جدائی کا داغ دینگی تمہارے ہی
اور یہ آئی - رونا تو اس بات کا ہے کہ کیا جانے میری
بدنصیبی نے مجھے کیا کر دیا کہ عقل کی بات میری سمجھ ہی
میں نہیں آتی تھی - میں نے کیا اسکا فریب جھیل

پایا - مگر تمکو میں نے صدمہ دیا اور بدنام کیا - اسکا
البتہ قلق اور رنج ہے - میں تو اسی لات کی تھی بلکہ
اس قابل کہ ٹھوکریں کھا کھا کے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ
کر جان دیتی اور - ع -

نہ ملتا ٹاٹ کا ٹکڑا کفن کو

نواب - قمرن اگر تم چاہتی ہو کہ ہم یہاں سے چلے جائیں
تو یہ باتیں کرو - ہم آپ ہی بھاگ جائینگے -
قمرن - تم سے چار آنکھیں نہیں کر سکتی
نواب - ایک لفظ بھی اگر تمہاری زبان سے اب نکلا
تو میں اٹھ کے چلا جاؤنگا بس -
آغا - قمرن جان یہ کیا واہیات باتیں بکتی ہو جی -
چھٹن - تم سب خیال اپنے دل سے دور کر دو اور دل
کو مضبوط رکھو کہ جھٹ پٹ اچھی ہو جاؤ - یہ فضول باتیں
جانے دو - ورنہ نواب صاحب اٹھ کے چلے جائینگے -
تازہ بے باتیں کرو - شام کو ڈاکٹر آئیگا اس سے بولو چالو
مرض کا حال بتاؤ - ان باتوں سے بھلا کیا فائدہ -
نواب - اور نہیں تو کیا -
تازہ - قمرن پانی اور بھیگی برف کا پانی دیں پانی پی کر
قمرن نے نواب سے کچھ باتیں کیں لوگ سمجھے کہ شاید
کچھ اپنی دادی کا تذکرہ کرتی ہے اور اسکا حال دریافت
کرتی ہے مگر معلوم ہوا کہ کچھ بہکی بہکی باتیں کیں جنکا سر
نہ پاؤں - اس بے سر و پا تقریر کے جواب میں نواب
نے بھی انا پ شناپ کچھ بکنا شروع کیا اور تھوڑی
دیر کے بعد پھر غش آیا -
دو گھڑی دن رہے ڈاکٹر صاحب آئے - مریضہ کا

حالت دیکھتے ہی مایوسی ہوگئی مگر کسی سے ابھی کچھ کہا
نہ تھا۔ نبض دیکھی زبان دیکھی اور ایک آلے سے
سینے اور پشت کا امتحان کیا اور ضروری ضروری باتیں
دریافت کرکے نسخہ لیا اور آغا صاحب کو علیحدہ لے جاکر
کہا کہ دق کا تیسرا درجہ ہے مریضہ کسی طرح بچ نہیں سکتی
دو چار روز کی مہمان ہے۔ مرض نے کام تمام کر دیا
اب کھانے پینے کی روک ٹوک نہ کیجیے۔ جب ڈاکٹر صاحب
رخصت ہونے لگے تو آغا صاحب نے اصرار کیا کہ اگر آپکے
خلاف نہ ہو تو کل سویرے خود بھی تشریف لائیے اور
صاحب سول سرجن کو بھی ساتھ لیتے آئیے کیونکہ
اپنی طرف سے تو ہم کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھینگے آئندہ
جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب کو رخصت کرکے منشی اختر اور نواب
محمد عسکری وغیرہ وغیرہ سے آغا صاحب نے ڈاکٹر کی
رائے بیان کی اور مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔
منشی اختر نے کہا کہ یہ تو بندہ عرض ہی کر چکا ہے کہ حالت
مریضہ ردی اور مرض طبیعت پر غالب آگیا ہے۔ دوا کا
کام اب نہیں رہا۔ مگر یہ بھی فرض ہے کہ علاج میں کوتاہی
نہ کیجائے میرے نزدیک اگر بڑے حکیم صاحب کو بھی بلایا
جائے تو مضائقہ نہیں۔ علاج ڈاکٹر کا ہو اور نگرانی
کے لیے بندہ اور حکیم صاحب ہوں۔ اس رائے سے
سب نے اتفاق کر لیا اور دوسرے دن صبح کو ڈاکٹر صاحب
مع سول سرجن آئے۔ حالت مریضہ دیکھکر سول سرجن نے
بھی جواب دیا اور ڈاکٹر صاحب نے نسخے کو بحال رکھا
تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب تشریف لائے نبض دیکھی
دیر تک حال دریافت کیا اور نسخہ لکھا اور کہا جب ضرورت
ہو تو مجھے مریضہ کے حال سے اطلاع دیجیے گا۔ اور اختر کی
طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ تو خود ہی واقف ہیں حال
جیسا ہے وہ ظاہر ہے۔ اب امکان کچھ نہیں ہے چند روز شاید
ادویہ کے ذریعے سے نکال لیجائیں ورنہ اب خاتمہ
سمجھیے۔ آخری درجہ تپ دق کا بھی آخری درجہ ہے۔
مسکنات دیجیے۔ اور بس۔ دوا اب کیا کر سکتی ہے۔
ہاں دس نہیں بارہ روز سہی۔ چار نہیں پانچ دن سہی
عارضہ طول کھینچ گیا ہے۔

ڈاکٹر یعنی اسسٹنٹ سرجن نے جواب دیا سول سرجن
نے جواب دیا حکیم صاحب نے جواب دیا۔ اور اختر تو
پہلے ہی جواب دے چکا تھا۔ گھر بھر کو معلوم ہوگیا کہ قمرن
کے آخری دن ہیں۔ نازو سے البتہ کسی نے بیان
نہیں کیا مگر آثار سے وہ بھی تاڑ گئی کہ امید زیست کم ہے
چونکہ نازو وہاں اکیلی گھبراتی تھی نواب صاحب نے
اس سے دریافت کیا کہ جسکو کہو اسکو بلا دوں تمھاری
کوئی گوئیاں آجائے تو ذرا تمھارا دل لگے۔

نازو۔ ہاں منی کو بلا دو۔

نواب۔ ابھی بلواتا ہوں۔ ایک آدمی اسکا مکان
جانتا ہے۔

نازو۔ مگر کہنا قمرن کے مرنے جانے کا حال نہ بیان کرے

نواب۔ تمھاری طرف [illegible] جائیگا بس۔

نازو۔ فقط اسقدر کہنا کہ [illegible] نے بلایا ہے اور
اسکے بیمار ہیں۔ پالو [illegible] آئیں۔

آغا۔ گاڑی بھیجدو۔ [illegible] بہلی آئے

کوئی کا نون کان سنیگا بھی نہین اور ڈھنڈھورا
کاہیکو پٹواؤ-
نازو- اُسکے یہان کوئی کہنے سُننے والا نہین ہی جی
وہ چھوٹون سُنئے تو سیجون چلی آئے
خدمتگار کو نواب صاحب نے روانہ کردیا اور کہا
جلدی سے بی منی کو جاکے بُلالاؤ مگر خبردار یہ نہ کہنا کہ
کس کام کے لیے بلایا ہی- کہنا کوئی ضروری کام ہی
ابھی ابھی چلیے- اور یہین سوار کراکے لے آؤ- تحقیقات
خدمتگار جاکے بُلا لایا- منی کو تو نازو سے دلی
لگتی سنتے ہی کپڑے بدلے اور سوار ہو کر آئی پہلے
نواب صاحب سے ملاقات ہوئی انھون نے کان مین اسکے
کہا کہ تمہاری گوئیان نازو نے تمکو بلایا ہی- قمرن بیچاری
واپس آئین- قمرن کا نام سنکر منی سخت متحیر ہوئی اور
پہلے اسکو یقین نہین آیا اور جب سنا کہ علیل ہی تو افسوس
ہوا- اسکے بعد نازو سے ملی اور ابھی قمرن کے
پلنگ کے پاس نہین آئی- دور سے دیکھا کہ قمرن
لیٹی ہوئی ہی- نازو اور منی علاحدہ جاکر بیٹھین اور باہم
یون باتین کرنے لگین-
نازو- بہن کا حال تو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی-
منی- اللہ پر بھروسا رکھو بہن وہ بڑا [illegible] ہی-
نازو- اُسکے سوا اور کسکا بھروسا ہی- [illegible]
کوئی نہین ہی
منی- یہ آئین کب سے- اور کہان
کہان سے ہی-
نازو- نہ اُسنے بتایا اور نہ ہمنے پوچھا

منی- خوب کیا- ہی ہی کس رنگ کا کیا ہوگیا-
نازو- کہین اچھی طرح اُٹھ کھڑی ہو بہن-
منی- اللہ مین سب قدرت ہی-
نازو- تم نواب سے اپنی طرح پر پوچھو- ہم سے وہ
چھپاتے ہین-
منی- اب دن رات اسی فکر مین نہ رہو کہ فلانا چھپاتا
ہی اور ڈھمکا نہین بتاتا- اس سے کچھ مطلب نہ رکھو
بس اللہ سے دعا مانگو اور خدمت کرو-
نازو- اچھا ہوا تمکو بلا لیا- یہ ایک ڈولی پر سوار ہوکے
آئی اور کہار ڈولی رکھکے اُسکو اُتارکے چلے گئے-
منی- اُو ہی- اور آئے کہان سے تھے-
نازو- وہ تو ٹھہرے ہی نہین- بس سواری اُتاری
اور ہوا ہوگئے پیچھے پھر کے دیکھا بھی نہین-
منی- اجی کہار گئے ہو لیے ہین- یہ اچھی ہو جائین
بس- اور ابھی کچھ ذکر نہ کرنا- خبردار! جو کچھ کہین
بھی تو ٹال جانا- جانو سُنا ہی نہین-
نواب صاحب نے اشارے سے نازو کو بلا کر قمرن کے
سرھانے کرسی پر بٹھایا اور کہا تم ذرا بیٹھو مین آتا ہون اور
منی کو اشارے سے علاحدہ لیجاکر کہا کہ بی منی قمرن کی
کیفیت سے ابھی تم کاہیکو واقف ہوئی ہوگی کہ اُن کا
کیا حال ہی اُسنے کہا- حضور خدا پر بھروسا رکھیے مگر ہین
ظاہر اسباب معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی بیماری بڑھ گئی اور غور
کرنے والا بھلا کون تھا کہ غور اور پرداخت کرتا- بس [illegible]
اور بھی مرض دن دونا بڑھتا گیا- چلو اتنا ہی اچھا ہوا
کہ یہان تک آگئی- اب جم کے علاج ہوگا- مرض کے

اُٹھ اُٹھ کھڑے ہوتے ہین - جب تک دم مین دم ہو
تب تک انسان دوڑ دھوپ بھی کرتا ہو اور تب تک
امید بھی رہتی ہو - کوئی گھبرانے کی بات نہین ہو -
نواب صاحب نے انکو سمجھایا کہ نازو کی تشفی ہی
کرتی رہنا تاکہ وہ گھبرا نہ اُٹھے - ابھی کم سن ہین - اور
ہمارا یہان بھلا انھون نے کہان دیکھی ہونگی - نواب صاحب
نے اس تقریر کے بعد کہا کہ مین ذرا باہر جاتا ہون اور
تم آغا صاحب سے باتین کرو - آغا صاحب نے کہا
خوب ہوا کہ تم یہان آگئین -

متی - ہم خدمت کرنے کو حاضر ہوے ہین -

آغا - ضرور - تمھاری تو ضرورت بھی تھی -

مہراج - اب تم انکی بیماری تک جانے نپاؤگی - اتنا
یاد رہے دن رات یہین رہنا ہوگا - بس خدمت کرو

متی - اے حضور یہ کچھ آپ کے فرمانے کی بات ہو - وہ جو
آپ نہ کہتے تو کیا مین چلی جاتی - مین اب یہان سے
ٹلنے والی نہین ہون - یہ موقع ایسا ہو کہ مین ٹال کے
ادھر اُدھر چلی جاؤن اور پھر کسی کی نوکر رہا کرون -
نہ کسی کی تابعدار - نازو جان کو تن تنہا چھوڑ کر گھر مین
جا کے چھپ رہون بھلا یہ کون بات ہو - لڑکپن سے
ایک جگہ رہے - کھیلے کودے لڑے جھگڑے - اتنے
دنون کی جان پہچان ایک جان دو قالب -

اب سنیے کہ ایک روز متی نے اپنا حال خود کہہ سنایا
مجھے اس نگوڑی مہری نے ستیاناس کیا - ہاے کہین کا
بھی نرکھا سبز باغ دکھا کے لگی کہ برف والے لونڈے
سے ملادونگی مین تو اُسپر جان دیتی ہی تھی پھسل گئی
اور باتون باتون مین پھنس گئی - ہاے مین نے اپنے
پانون مین اپنے آپ کلھاڑی ماری اسمین کسی کا کیا
قصور ہو - اس کمبخت برف والے نے فضیلے سے [illegible]
کہ زیور سب اُتار کے بیچ لیا اور مجھے کہین کا نہ رکھا آبرو گئی
آبرو لی اور دولت کی دولت کھائی اور پھر دھتا بتایا
مجھ بختون جلی کی قسمتون مین یہی بدا تھا - پہلے تو
کچھ دن چین سے رہی - جب زیور پر ہاتھ ڈالا تب بھی
مین نہ سمجھی کہ اسکا انجام کیا ہوگا - رفتہ رفتہ سارا زیور
اپنا مال بلکہ اپنے باپ کا مال بنا لیا - کیا معلوم بیچا کہ
کسی کو دیدیا کہ گھر مین رکھ لیا - مجھے بالکل مفلس اور
ننگا کر دیا - اب مجھے رونے بھی نہین بن پڑتی کہ جیسا کیا
ویسا پایا - مجھے یقین ہوگیا تھا کو اسنے میرا زیور اس
غرض سے اُتار لیا کہ کچھ تو بیچ کے گلچھڑے اُڑائے اور
کچھ اپنے گھر رکھے - اب جب میرا سارا زیور لے لیا تو بیجا
حکمرانی کرنے لگا - کہان تو وہ ناز سہنا تھا کہان اب یہین
ناز اُٹھانے پڑے - ہوتے ہوتے نوبت یہانتک پہنچی
کہ مار پیٹ بھی شروع ہوگئی - اب ہم بیٹھے بیٹھی [illegible]
بدن پر کبھی پھول کی چھڑی بھی نہین پڑی تھی [illegible]
مار کھانے لگے - پھر اسکے بعد ایک دن ایک [illegible]
ہاتھ مین دو سو روپے پر بیچ ڈالا - اسکے پاس [illegible]
دن رہی - اُسنے بھی چھوڑ دیا - وہ اپنی جورو [illegible]
ڈرتا تھا - جب اسکی جورو نے اسپر سختی کی تو اسنے مجھے
چھوڑ دیا گانون کے تین چار لونڈے جو مجھپر لٹو تھے
اُنھون [illegible] آخرکار ان سب سختیون سے تنگ آکر
ایک روز [illegible] کیا کہ کنوئین مین

ں اُسی دن سے بیمار پڑ گئی اور ایسی علیل ہوئی کہ
اٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی نہ رہی - ایک بیچارے ٹھاکر
نے جو بوڑھا آدمی ہی رحم کھا کر اُسکے کُل حال دریافت کیا
اور ڈولی کر دی اور کہارون سے کہا جہان یہ کہین وہان
انکو آرام سے پہونچا دو اور ایک روپیہ اُسکے خرچ کے لیے
دیا - اس ایک روپیے کو مین بڑا غنیمت سمجھی کیونکہ بدست [illegible]
ٹکے کو محتاج تھی - اسلئے جب ڈولی کے ہچکولے لگتے
غش پر غش آتا تھا مگر [illegible]
دینے والا - کہار بھی چیا [illegible]
گڑھے مین ایسکو ڈھکیل [illegible]
مگر بیچارے بڑے بھلے [illegible]
کہین ٹیک کے چلے [illegible]
کرکے تمھارے در تک [illegible]
نہین بگڑتی تو نہ خراب ہوتا [illegible]

اس تقریر کو کل حاضرین اور سے سُنا کیے - نازو منھ
پھیر کر کبھی کبھی روتی جاتی تھی - کبھی آنسو پونچھکر دل کو
ڈھارس دیتی تھی - نواب صاحب کا دل بھی قمرن
کی باتین سُنکر بھر آتا تھا - آغا صاحب اور محسن اور
چھٹن صاحب اور مسخرہ اور نانی مہراج بلی سب بہ نظر
عبرت سنا کیے اور دست حسرت ملا کیے - اُس روز
سب کو یقین ہو گیا کہ اب قمرن بچ جائیگی کیونکہ چہرے
پر جو بیشتر مُردنی چھائی ہوئی تھی وہ اب کسی قدر
سُرخی سے مبتدل ہو گئی اور کھانا اچھی طرح سے
کہین اور ہوش حواس بھی درست تھے کھانا بھی
اچھی طرح کھایا اور تکیے [illegible] سہارے سے اُٹھ کے
بیٹھی بھی - ان باتون سے لوگون کو بڑی ڈھارس
ہوئی کہ بیماری جو خبیث کی طرح چمٹی تھی اب رفتہ رفتہ
کم ہوتی جاتی ہی -

نواب - اب آج مزاج کا کیا حال ہی قمرن جان -
ق - آج سب روزون سے اچھے ہین طبیعت ذرا
بحال ہی -
چھٹن - فتح ہی - بیماری کا اب نام نہ لیجیے -
ق - دیکھو اللہ ہی اور نواب کی نیک نیتی - ہم تو
روسیاہ ہین - بیچائی کا جینا جی کے اور بیچائی ہو گئی
آغا - کیسی باتین کرتی ہو -
ق - ہم سچ کہتے ہین - بیچائی سے بچے تو کیا -
نواب - اب کچھ کھانے کو اسوقت جی چاہتا ہی -
نازو - انار کے دو ایک دانے دون -
ق - ہان انار کھانے کو بہت جی چاہتا ہی - مگر میٹھا
انار ہو - ذری دیکھ کے توڑنا - ایسا نہو کہ دانت کھٹے
ہو جائین اور کھانا نہ کھایا جائے - اُس روز قمرن کی
طبیعت بہت بحال رہی اور دس گیارہ بجے کے وقت
مہراج بلی اور نازو سوار ہو کر گھر چلی گئین اور شب کو
خلاف معمول قمرن کو اچھی طرح سے نیند آئی اور تڑکے
اُٹھین تو بہت بشاش اور خوش تھین -
نواب - آج تو طبیعت اچھی ہی -
قمرن - بالکل - اب ہم اچھے ہو گئے -
نواب - شکر خدا -
قمرن - دوا نے بڑا فائدہ کیا -
ماما - حضور کی باجی جان نے [illegible]

حال دریافت کیا ہی کہ رات کو مزاج کیسا رہا اور اب اسوقت کیا حال ہی۔

قمرن۔ مہری کہدیا کہ رات کو اچھی طرح سے نیند آئی اور بے چینی ذرا بھی باقی نہین رہی اور اسوقت بھی مزاج اچھا ہی۔ اور بلایا ہی۔ دونون کو کہنا کہ بلّا یا ہی

(نواب سے) منی رات کو یہین رہی تھیں ہم تو سو گئے تھے تمنے انکی کچھ خاطر بھی کی۔

نواب۔ بی منی جوان عورت ہین انکی تواضع اور خاطر اس سے بڑھکر اور کیا ہوتی کہ ہمنے اپنے کمرے مین انکو ایک مسہری خالی کر دی۔

قمرن۔ (مسکرا کر) تم تو دل لگی کرتے ہو۔

منی۔ مین قمرن کے پلنگ کے نیچے سوئی تھی۔

قمرن۔ بالی مرتا ہی کچھ کچھ۔

منی۔ جی بجا ہی۔

نواب۔ آج کیا کھاؤ گی منی۔

منی۔ حضور [illegible] اچھی [illegible] ہین تو [illegible] لاکھون روپیے [illegible]۔

نواب۔ اب [illegible] باقی رہا ہی

قمرن۔ اب ہم اچھے [illegible] بس آ[illegible] ہمین اچھا ہی [illegible]

[illegible] بلی [illegible]

اور [illegible] دیکھی تو باہر جاکر [illegible] بھائی صاحب جس [illegible] وقت ذرا تیز ہوجاتا [illegible] کی طرف [illegible] کو قمرن کی کیفیت تھی

بارہ بجے [illegible]

اا بجے [illegible]

اور ایک [illegible]

شور [illegible]

راہی [illegible]

خاتمۃ الطبع

الحمد و المنۃ کہ کتاب ہمیشہ بہار [illegible]

ماہ فروری ۱۹۰۱ع مین [illegible]

اعلان۔ حق تالیف اس کتاب کا بحق [illegible]